خدائی فوجدار

ترجمۂ کتاب

ڈان کوئیکساٹ ڈی لامانشا

جلد اول و دوم

جو پہلا اسپین کی زبان سے انگریزی مین ترجمہ ہوئی تھی اور اب اسکو
انگریزی سے پنڈت رتن ناتھ صاحب در سرشار لکھنوی مصنف فسانۂ آزاد
و جام سرشار و سیر کہسار وغیرہ نے

حسب فرمایش

جناب مالک مطبع اودھ اخبار کے بکمال فصاحت و بلاغت اُردو مین

ترجمہ کیا

بار دوم

مطبع منشی نول کشور لکھنؤ مین طبع ہوا

سنہ ۱۹۰۳ع

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان صحیح حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے تھے ان مین بعض کتب ناول مرغوب دل منثور اردو کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب ناول مرغوب دل اردو	
ناول زیب النسا ماز بابو راجی داس صاحب بھارگو۔	عہ پ
فسانۂ آزاد۔ کامل ہر چہار جلد مصنفہ پنڈت رتن ناتھ در لکھنوی یہ تمام ہندوستانی ناولون مین ایک دلچسپ اور مشہور افسانہ ہی۔	للعہ پ
اور متفرق جلدین بھی بنا بر فروخت ذیل مین درج ہین۔	
۱۔ جلد اول۔	سے پ
۲۔ جلد دوم۔	للعہ پ
۳۔ جلد سوم۔	للعہ پ
۴۔ جلد چہارم۔	للعہ پ
فسانۂ آزاد۔ جلد ثانی و جلد ثالث کے ماہواری رسالہ بھی علٰحدہ علٰحدہ متفرق طور پر فروخت کے لیے موجود ہین۔	
۱۔ جلد ثانی من ابتداے ماہ جولائی ۱۸۸۰ع لغایت ماہ دسمبر ۱۸۸۰ع و اپریل ۱۸۸۱ع سے لغایت ماہ دسمبر ۱۸۸۱ع کاغذ سفید فی رسالہ۔	۲ر پ
۲۔ جلد ثالث من ابتداے ماہ مارچ و ماہ مئی و جون و جولائی و ستمبر ۱۸۸۲ع لغایت ماہ نومبر ۱۸۸۲ع کاغذ فی رسالہ	۲ر پ
۳۔ جلد ثالث بابت ماہ دسمبر ۱۸۸۲ع۔	۶ر پ
سیر کہسار۔ کامل در دو جلد مصنفہ پنڈت صاحب موصوف اس کتاب مین مضامین نصیحت کو فسانہ کے پیرایہ مین مصنف علام نے ظاہر فرمایا ہی اور رئیسان خامکار اور اُنکے رفقاے غدار و مکار کا نمونہ ناظرین کے پیشکش کیا ہی ایک رئیس کی بیوقوفیان اور مصاحبین کی ابلہ فریبیان اس انداز سے درج ہین کہ باید و شاید۔	عہ پ
فریب حسن ترجمۂ ناول فوسٹ مصنفۂ آرنلڈ صاحب مترجمۂ جناب خواجہ اکبر حسین صاحب ساکن ریاست ہینگن پلی۔	عہ پ

دیباچہ

مدت سے تمنا تھی کہ ڈان کوئکساٹ ڈی لا مانشا کا انگریزی سے اُردو مین ترجمہ کرون
مگر ناولون کی تصنیف اور مختلف انگریزی کتابون کے ترجمے اور وقائع نگاری وغیرہ امور سے مجھے
فرصت نہین ملتی تھی کہ یہ آرزو برآئے۔ کچھ دن ہوئے مین نے اپنے محسن اور بزرگ جناب منشی نول کشور
صاحب سی۔ آئی۔ ای سے ذکر کیا کہ اگر ڈان کوئکساٹ کا اُردو مین ترجمہ ہو تو سبحان اللہ منشی جی تو ایسی
فیض رسان اور فیض بخش باتون کے لیے ہمیشہ مستعد رہتے ہین فوراً منظور کر لیا اور فرمایا کہ اسکے مطالب کا
خلاصہ سُنائیے تو مین بھی غور کرون کہ کس درجے اور کس پایہ کی کتاب ہے بہ تعمیل ارشاد مین نے بہت ہی مختصر طور پر
اسکے مطالب کا چربا اُتار کر ڈان کوئکساٹ کا لب لباب پیشکش کیا۔ پڑھتے ہی پھڑک اُٹھے اور چونکہ ماشاء اللہ
بڑے تجربہ کار اور فن تصنیف و تالیف کے ارکانون سے خوب واقف ہین اور اس کام کے پورے قدردان
اور ہزارہا لکھوکھا کتابین چھپوانے سے واقف ہو گئے ہین کہ کس کس رنگ کی کتاب کیسے کیسے طبائع کے
ناظرین کو مرغوب و مطلوب ہوگی فوراً حکم ترجمہ کا دیا پہلے تو ہمارے اور منشی جی کے فروعات مین اتفاق ہوا اور
یہ کوئی غیر معمولی بات نہین ہے مگر حسب معمول جب بار دوم گفتگو ہوئی تو خاطر خواہ تصفیہ ہوا اور ہمنے خدا کا نام
لیکر ترجمہ شروع کر دیا۔

قبل اسکے کہ اسکی نسبت ہم کچھ لکھین اس امر کا عرض کرنا ضروری ہے کہ جب ہم اسکا ترجمہ کرتے تھے تو
اگر دو گھنٹے ترجمے مین صرف ہوتے تھے تو دس منٹ ہنسی مین ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ پڑ جاتے تھے گو مین نے
لارڈ ڈفرن کی ایک مشہور تصنیف کا ترجمہ کیا۔ اور اُنکے پرائیوٹ سکرٹری والس صاحب کی تاریخ روس اُردو مین
مرتب کی۔ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے ایک پولٹیکل رسالے کا ترجمہ مطبع کو دیا۔ الف لیلہ کا کئی زبانون سے ترجمہ کیا
علم طبیعات کی کتابین اُردو مین تالیف کین۔ تاریخ مصر (شاخ نبات) انگریزی سے اُردو مین تدوین کی مگر میرا
خدا اور مین کہ اسقدر دلچسپی مجھے ابتک کسی ترجمے مین نہ معلوم ہوئی جسقدر ڈان کوئکساٹ کے ترجمے مین معلوم ہوئی
ترجمہ کرتے کرتے پریشان ہونا یا تھک جانا چہ معنی دارد۔ لاحول ولاقوۃ۔ جی چاہتا تھا کہ اور سب کام چھوڑ کے
اسی کا ترجمہ کرتا جاؤن۔ ڈان کوئکساٹ کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اچھا ایکٹر یا پری جیم ایکٹرس
تھیٹر کی اسٹیج پر اعلیٰ درجے کے تماشے سے دل لبھانے لیتی ہے یا کوئی دل لگی باز یا مسخرہ مزاح و مذاق سے مارے ہنسی
کے لوٹن کبوتر بنائے دیتا ہے۔ ممکن نہین کہ کیسا ہی افسردہ دل کیون نہو پڑھتے ہی اسکے دل کی کلی کھل جائے

ہمنے طالب علمی کے زمانے مین ڈان کوئکسات کو پڑھا تھا اور یہ کیفیت تھی کہ درسی کتابون کے مطالعہ کا
کچھ دن تک شوق نہ رہا۔ اور جب تک از سرتا پا پڑھ نہ لیا اور کسی جانب کم توجہ کی گو طالب علمون کو یہ نہ چاہیے
مگر کتاب ایسی دلچسپ ہی کہ ہمسے نہ رہا گیا اور ایک ہمپر کیا فرض ہی جسنے پڑھا ہی وہ اس امر کی گواہی دیگا
کہ واقعی اس سے زیادہ دلچسپ کتاب شاذ و نادر ہی دیکھنے مین آئی یہ بہت ہی پرانی کتاب ہی۔ ملک
اسپین مین زمانۂ سلف مین اس فشن کے آدمیون کی بڑی گرم بازاری تھی جو غلبۂ شجاعت سے پرائے پھٹے
مین پانوں ڈالنے کے لیے ہردم تیار رہتے تھے۔ مان نہ مان مین تیرا مہمان — ان لوگون نے اسکو اپنا
پیشہ اختیار کر لیا تھا کہ گھوڑے پر سوار سر سے پانون تک مسلح۔ خاصے اونچے بنے ہوئے تھے خود اور
زرہ بکتر سے لیس ایک خدمتگار ہمراہ رکاب بڑی شان اور آن بان اور ٹھاٹھ اور طمطراق سے چلے
جاتے ہین اگر کوئی صاحب پوچھین کہان چلے جاتے ہین تو ہم اسکا جواب دین (جہان سینگ سمائین) جدھر
چاہا نکل گئے۔ پوچھیے کام۔ جواب اسکا یہ کہ جنون۔ کام یہ کہ دنیا مین جہان تک اُنکی رسائی ہو کوئی زبردست
کسی زیردست پر زبردستی نہ کرنے پائے کوئی ظالم کسی مظلوم پر ظلم نہ کرے گورنمنٹ سے رعایا کو صدمہ
نہ پہونچنے پائے الغرض ظلم اور جبر اور تعدی کا نام دنیا کے پردے سے یون جاتا رہے جیسے گدھے کے
سر سے سینگ۔ یہ رسم مضر اگلے وقتون مین جائز تھی اور ظلم دور ہونے کے عوض کشت و خون کی زیادتی
ہوتی تھی اور فائدے کی جگہ نقصان ہوتا تھا۔ جسطرح ڈوئل کی لڑائی جائز تھی اور اب بھی بعض ملکون مین
اس وحشیانہ کارروائی کی گورنمنٹ وقت کی طرف سے روک ٹوک نہین ہی۔ لکھنؤ مین بھی عہد شاہی مین
بیشتر خانہ جنگیون کی گرم بازاری تھی اور بانکے لوگ مسلح ہو کر آپس مین کشت و خون کرتے تھے۔

اسپین کے ایک بیدار مغز مصنف گرانمایہ نے وہان کے اس فشن کے لوگون کا اس کتاب کے ذریعے
سے خوب ہی خاکہ اڑایا ہی اور ایسی تصویر کھینچی ہی کہ بایدو شاید۔ مشہور ہی کہ اس کتاب کے چھپنے کے بعد پھر
اس قسم کے وحوش کا خروج نہین ہوا۔

ڈان کوئکسات جو ہماری کتاب کے ہیرو ہین اُنکا نام ہمنے اپنے اس ترجمہ مین خدائی فوجدار
رکھا ہی اور یہ نام اُنکی شان کے از بس شایان ہی اور نہایت ہی موزون۔ خدائی فوجدار یا خدائی خوار
یہی نام اُنکے لیے زیبا تھا۔ واضح ہو کہ ہمارے ہیرو ایک پڑھے لکھے تربیت یافتہ آدمی ڈال وحشی
خوش ایک قصبے مین رہتے تھے مگر اس قسم کی کتابون کے مطالعہ کا بڑا شوق تھا جنمین لوچ پوچ اور مہمل
داستانہائے رزم کا ذکر مذکور تھا۔ سو باتون مین سو کی سو لغو۔ ایک بھی صحیح نہین۔ مثلاً ایک
آدمی اسقدر جری تھا کہ اُسنے دیو کی پلٹن سے مقابلہ کیا اور پلٹن کی پلٹن کو ضربت شمشیر خارا شگاف سے

جہنم واصل کیا یا یہ کہ ایک کمسن عورت پر ایک خبیث عاشق ہوا اور اُسکو دق کرنے لگا اسنے ایک نامی گرامی پہلوان سے التجا کی اور مدد مانگی اور پہلوان نے اُس خبیث کو ایک بوتل مین جسمین قیامت کا پانی گھولا کرتا تھا بند کرکے کیفر کردار کو پہونچایا اور فلان مشہور بہادر نے اژدرون کے رسالے سے جسمین سترہ سو اژدرا جگردون پر سوار تھے مقابلہ کیا اور چشم زدن مین اُن سب کو بکری اور بھیڑ بنا کر مغلوب کر لیا۔

اس قسم کے قصص فضول پڑھ کر خدائی فوجدار کے آشیانۂ دماغ مین مرغ جنون نے بسیرا لیا اور سوچے کہ آؤ ہم بھی دنیا مین نام اور آبرو پیدا کرین اور ظالمون کے ظلم سے مظلوم بیچارون کو بچائین اور زبردستون کے کام آئین پس یہ بزرگوار یعنی خدائی فوجدار ایک دبلے پتلے لقات ڈگے گھوڑے پر جو اس شعر کا مصداق تھا۔

لیکن مجھے زروے تواریخ یاد ہو
شیطان اُسی پہ نکلا تھا جنت سے ہو سوار

لدے اور ایک بانس کی لمبی اور سخت طپاچ کو جسکا سر اُنگسیلا تھا بھالا بنایا اور ایک کج لوہیا تلوار کمر سے لٹکائی اور خود کا مُنہ چڑھایا اس وحشیانہ قطع سے جسپر خود وحشت بلکہ گدھون تک کو ہنسی آتی حضور نے خروج کیا اور دیوانگی تک نے زبان حال سے کہنا شروع کیا کہ لداہی لداہی۔ حضور کے ہمراہ ایک خدمتگار بھی تھا وہ بھی سڑی سودائی۔ اور ظاہر ہی کہ سڑی کے ساتھ کون ہوگا۔ سڑی۔ من چہ فش ام برادر فلان من لبیار فش ست۔ آقا خدائی فوجدار یا خدائی خوار۔ خدمتگار گدھے اسوار جیسے کو تیسا ملا مصرعہ خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔ بدھو نفر انکا نام تھا عقل سے بے بہرہ۔ بالکل گدھے مگر مجنون نہین۔ یہ آقا کے لقات گھوڑے کے پیچھے پیچھے گدھے پر رہتے تھے۔ خدائی خوار اور گدھے اسوار دونون اچھے ملے۔

خدائی فوجدار صاحب نے اپنی ایک فرضی معشوقہ بھی قرار دے لی تھی جسکا سوائے حضور کے دماغ کے اور کہین مسکن نہ تھا اِسکے عاشق زار تھے اور عشق کا درجہ پرستش کے درجے سے کہین بڑھا ہوا تھا۔ شب کو حضور خدائی فوجدار مع بدھو نفر گدھے اسوار کے گانوٗن سے نکل کھڑے ہوئے۔ یا وحشت آدمی مین جیسے آ حواس کے اور ہی کیا پس حواس ہی حواس تو ہی۔ باقی اللہ اللہ خیر صلاح جب حواس ہی نہین ہی تو پھر وہ جو کچھ کرے اُسکا بُرا نہ ماننا چاہیے۔ انکے حواس اُن مہمل کتابون اور دیوون اور جنون اور چھوٹی جراءت کے آدمیون اور بہادرون کی فضول بہادریون کے پڑھنے سے خیرباد کہہ گئے تھے۔ روانہ ہوئے تو کسی خاص جگہ کا ٹھکانا نہین۔ جو قطع شریف اور برزخ مبارک دیکھتا بیساختہ کہہ اُٹھتا ما شاء اللہ۔ واہ صاحب واہ مصرعہ سب صورت لنگور ذرا دُم کی کسر ہی آدمی ہی کہ بَن بلاؤ معلوم ہوتا ہی کسی کا پالو لنگور بھاگ

آیا ہو۔ آپ نے یہ کارروائی شروع کر دی کہ جو شے سامنے آئی اُسکو عظیم کی فوج یا دیوون کا لشکر یا جن کی سواری یا اژدھون کی جماعت یا اجگرون کا غول سمجھ بیٹھے اور آؤ دیکھا نہ تاؤ شمشیر بکف ہو گئے۔ کبھی اسنے جوش وحشت مین بھیڑیون کے گلے پر ہاتھ صاف کیا سمجھے کہ کوئی فوج عظیم مثل سیل اُمڈی چلی آتی ہو فوراً نیزے سے کوچنا شروع کیا کئی بھیڑیون کا خون کیا گلہ بان لاکھ لاکھ غل مچاتے ہین کہ یہ کیا سودائی پن ہے یہ کیا جنون ہے مگر وہ سنتے کسکی ہین۔ کبھی ایک بی بی کی سواری کے ٹھاٹھ کو دیکھکر سمجھے کہ کوئی بدمعاش بدوضع آدمی کسی شریف زادی کو بھگائے لیے جاتا ہے۔ بس بگڑ گئے اور اُسکی کئی خواصون اور سپاہیون کو مارا اور اُنھون نے اسقدر پیٹا کہ پنجر بگاڑ دیے مگر بیچا کی بلا دور۔ جھاڑ پونچھکے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ عمر کا ایک حصہ اُنھون نے دشت پیمائی اور صحرا نوردی مین صرف کیا۔ اُنکے خدمتگار ریحو کو یہ خبط تھا کہ فوجدار صاحب کی بسالت اور بہادری کی بدولت انکو کسی جزیرے کی بادشاہی یا کسی مقام کی گورنری ملجائیگی۔ بیچارا شاد ہوا یہ تمنا دلا کھلائے جولائی۔ آپ گر گنوار کے لٹھ اور بادشاہی! حلوا خوردن را روے باید۔ مگر وہ نفس مین ایک بات تھی کہ بڑے مذاق کے آدمی تھے اور پرلے سرے کے سادہ مزاج۔ انکے مذاق اور اُنکی حماقت کی باتین پڑھ پڑھ کر ناظرین کو اُسی قدر ہنسی آئیگی جسقدر فوجدار کے سودائی پن کا حال پڑھ کر پیٹ مین بل پڑ پڑ جاینگے۔

الغرض کئی سال کی صحرانوردی اور بادیہ پیمائی کے بعد خدا نے انکو اچھا کیا اور جوش جنون رخصت ہوا اور یہ آدمی بنے۔ الحمد للہ۔ سوچے کہ یہ کیا خبط تھا کہ گھر بار چھوڑا اعزا سے منھ موڑا ترک وطن کیا۔ خانمان خراب ہونے کے سبب بیکار دشت و ہامون اور دریا و جنگل اور کہسار مین گھومنا اور مارے مارے پھرنا اور درندون اور اژدہون کے منھ مین جانا اور انواع و اقسام کی تکلیف اُٹھانا عقل کے بالکل خلاف اور دیوانون کا کام ہے۔ اپنی عمر گذشتہ پر تاسف کیا کہ خواہ مخواہ صدہا مصیبت و ذہ بار ہوئے اور جا بجا مار کھائی پیٹے گئے۔ فاقے پر فاقے کیے کھانا وقت پر نہ ملا ادھ مرے ہو گئے زحمتین اُٹھائین اور انجام کیا ہوا کچھ نہین۔ یکے نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ۔ آخر کار توبہ کی اور گھر واپس گئے۔

مذاق جہانتک متعلق ہے اسمین شک نہین کہ اس سے بڑھکر اور کسی کتاب مین نہوگا مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ ایک نظر ملاحظہ فرمائیے اور داد سخن دیجیے روتے کو ہنسانا اسکا ادنے سا کرشمہ ہے۔

نشاط و خرمی از دیدنش زسر گرفت	کسے کہ رنج کہن داشت خاطرش ناشاد

پنڈت رتن ناتھ در

خدائی فوجدار

یعنی

ترجمہ ڈان کوئکساٹ

مترجمہ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

جلد اول

پہلا باب

فصل - ۱

کئی صدی کا زمانہ ہوا کہ یہ بزرگوار یعنی ہماری کتاب کے ہیرو خدائی فوجدار کسی گانوٗن مین جسکا نام نحوست کے خیال سے لوگ ابتک زبان پر نہین لاتے زعفران کے کھیت مین عین دوپہر کو عشرے کے دن چھینکتے تولد ہوے تھے۔ ظاہر ہے کہ جو آدمی اس طمطراق اور دھوم دھام اور عظمت کے ساتھ پیدا ہو گا وہ بڑھکے کیسا کچھ نہ نکلیگا۔ اس بے تکے پن کے صدقے کہ زعفران زار مین تو تولد ہوے مگر عشرے کے دن۔ لیکن یار لوگ بھی کہین پر نہین چوکتے۔ ادھر یہ بیچارہ دنیا مین برآمد ہوا اور اُدھر کسی دل لگی باز نے چھینکدیا۔ کون نہین جانتا کہ میان اینٹھا سنگھ جب لڑائی پر جاتے ہین تو لوگ پیچھے ہی پر ٹوک دیتے ہین۔ آچھین۔ اِدھر چھینک کی آواز آئی اور اُدھر اُنھون نے ٹوپی سر سے پھینک دی۔

ہمارے خدائی فوجدار کے پاس ایک دُبلا پتلا لقات کا ٹٹو تھا۔ اور ایک بدھو نفر۔ کانا ٹٹو اور بدھو نفر یہ مثل انھین کے وقت سے مشہور ہوئی ہے۔ ایک مریل کتا بھی ساتھ رہتا تھا رفیق مہربان اُنکی غذا بھی ساری خدائی سے نرالی تھی۔ پیر کے دن مسور کی دال صبح شام منگل کو فجر کے وقت اُبلی ہوئی ترکاری اور رات کو نہاری۔ بدھ کے دن غرّہ۔ خالی دن ہوتا ہے تا بدھ کو روزے کی نیت باندھ لی۔ جمعرات کو کبوتر کا قورمہ تیل مین پکا ہوا اور رائی۔ سہ پہر کو خرگوش کا گوشت۔ شام کو ساگ اور روٹی۔ جمعہ کے دن بھاڑ کے بھنے چانول اور گھی مین خوب کڑکڑا کے ہلدی۔ ہفتے کے دن اُبالے ہوے آلو اور مچھلی کے انڈے کچے صبح کو اور دو سیر تلی مچھلی شام کو اتوار کو صبح کا کھانا نذار د۔ سہ پہر کو

فاختہ اور مسور کی دال (کیا اچھا میل ہے) اور رات کو حلوے تر اور اسکے بعد ماش کی دال کا پانی اسکے بعد انڈے اسکے بعد باسی روٹی۔ انکے گھر مین ایک بڈھی ما مارہتی تھی۔ بدمزاج چڑچڑی حضرت آدم کی کھلائیون کی آنکھین دیکھے ہوے۔ اور ایک انکی بھتیجی کوئی اٹھارہ برس کی۔ ایک چھوکرا اوپر کے کام کے لیے کہ سودا سلف لائے سائیس کا بھی یہی کام دیتا تھا اور مچھلی کا شکار بھی کرتا تھا۔ ہمارے خدائی فوجدار کا سن شریف چہل و چار و شش۔ نازم باین ریش فش۔ یہ بزرگوار کوئی کبھی پہلے بستر غم سے اٹھتے تھے۔ بستر استراحت اس سبب سے نہین کہا کہ آرام انکی صورت کیا معنی انکے نام سے منزلون بھاگتا تھا۔ نام سنا اور روم سے شام ہو رہا۔ شہر کے اندیشے کے سبب سے آپ ہمیشہ دبلے رہتے تھے۔ آپ اللہ کی عنایت سے گو کبھی بڑے تھے مگر شکار کے دل سے شایق بڑے قدر انداز۔ باپ نہ مارے پیدڑی اور بیٹا گولنداز گولا انداز۔ پہلے لگے ہاتھون آپ کی وضع اور لباس کا ذکر خیر بھی سن لیجیے سر فرقدان مبارک پر سرکنڈون کا خود اور حرنیلی وردی نیلگون پتلون خاکی چمڑے کی پیٹی۔ کچ لوہیا تلوار جس سے تنکے کی ناک بھی نہ کٹے اور کاٹھ کی کاٹھی سفاجہ کاٹھ کے اُتو بنے ہوے ہین۔ سب صورت لنگور ذرا دُم کی کسر ہے + بوٹ ادھوڑی استر کا اور بھدا۔ انکے یہان کھیتی بھی ہوتی تھی اور اسی پر انکی روٹیون کا سہارا تھا۔ مگر شیطان نے ایک روز دوسرے انگلی جو دکھائی تو دماغ مرغ وحشت کا آشیانہ بنگیا۔ سوچے کہ پیٹ بھر کھانا تو صبح سے شام تک کتا بھی کھا لیتا ہے وہ انسان کیا جو دنیا مین آکے نام نہ کرے اور سب سے بڑھ کے نام پیدا کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ زبردستون کی زبردستی سے زیردستون کو بچائے۔ مردم آزارون کی مردم آزاری سے غریبون بیکسون کو محفوظ رکھے۔ ظالمون سے خوب دل کھول کے مظلومون کی طرف سے لڑے اور جبر اور تعدی اور ظلم کا نام دنیا سے اسا[illegible] جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ یہ خبط جو سمایا اور سودا اسنے جو زور کیا تو اگلے وقتون کی فضول [illegible] جاول جھوٹی کہانیون اور قصے کی کتابون دن رات پڑھنے لگے جنمین امرا کے دل بہلانے کے لیے بہادر[illegible]ن کی بہادری اور مبارزان صف شکن کی نبرد آزمائیون کا ذکر مذکور تھا کہ فلان سورما نے بیک بینی و دو گوش اٹھارہ سو دیوون کو نیچا دکھایا سیستان کے پہلوان نے یہ کیا اور وہ کیا۔ اور آلا اودھن کے گھوڑے کی دم مین کوس کی تھی اور فلان سپاہی نے شیرون سے جنگل خالی کرالیا اور نہتے شیرون اور گینڈون سے لڑے۔ الغرض نوبت باینجا رسید کہ بالکل سودائی ہو گئے اور یہی دھن سمائی کہ تمام دنیا مین فتح کے جھنڈے گاڑدین۔ نوشیروان کا عدل اور حاتم کی سخاوت اور سکندر کا کر و فر اور قارون کی ثروت

کسریٰ اور قزل ارسلان سب کو لوگ بھول جائین اور تمام عالم مین ہمارا نام آفتاب کی طرح روشن ہو
یہ خبط جو دامنگیر ہوا اکا ہمچو من دیگرے نیست تو جاگیر کے رفتہ رفتہ کوڑے کرنے شروع کیے تھی کہ اب
بالکل قلاّش ہو چلے کچھ تھوڑی سی پونجی رہگئی۔ ان اول جلول کتابون مین سے انکو زیادہ تر وہ
کتب پسند تھین جنمین دقیق دقیق کلام اور اخلاق ہوتا تھا۔ گانؤن کے پادری سے اور ہمارے
خدائی فوجدار سے ذرا بھی نہین بنتی تھی۔ پادری صاحب انکے بھی چچا تھے۔ مگر آئکی راے تھی کہ رستم
سیستانی سے بڑھ کے پہلوان کوئی نہ تھا۔ اور ہمارے خدائی فوجدار آلا اودھن کو سب پر شرف
دیتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ رستم پہلوان ہفتخوان منازل جنگ وبسالت تھا اور انکی راے تھی کہ دلی کے بادشاہ
نے آلا اودھن سے کئی بار شکست کھائی اور جب آلا اودھن ایک عورت کی دغابازی کے سبب سے
گرفتار ہوگئے تو بادشاہ نے انکو فوج کا جرنیل مقرر کیا اور انھون نے لوہ گاڑھ نامے علاقہ سر کیا جو بڑا
باغی علاقہ تھا اور جسکے راجہ نے کبھی بادشاہ کو پیسا نہین دیا تھا۔ وہ شاہنامے کے اشعار رستم کی تعریف
مین پڑھتے تھے اور یہ آلا اودھن کی توصیف مین ہندی کبت راجون کا کلام سناتے تھے (تین برس
اور گیارہ دن برپا روج چلی تروار + بڑی بڑی توپین اشٹ دھات کی پچاس من گولا کھائین + مارے
توپن گرگج ہالین ہنیا سوت بند ہوے جاے) اب سنیے کہ اسی قصبے مین ایک ناؤ ٹھاکر رہتے
تھے وہ بھی بڑے جغادری بڑے خرانٹ۔ دیرینہ آدمی۔ وہ رستم سیستانی اور آلا اودھن کی پہلوانی
کے مطلق قائل نہ تھے وہ اپنے چچا جان کے مداح تھے جو دن بھر مین سو آدمیون کی حجامت کرتے
اور دو سو کا منھ بناتے تھے۔ اِنسے بھی خدائی فوجدار سے نہین بنتی تھی۔ مگر چونکہ ناؤ جاہل ان پڑھ
آدمی تھا اس سبب سے خدائی فوجدار اسسے بہت بگڑتے نہ تھے۔ ہنس کے ٹال دیتے تھے کہ کجا
خط اور حجامت بنانا۔ کجا مورچون پر جانا۔

اُن کتابون نے اس خبطی کو اور بھی خبطی بنا دیا۔ ایک تو مخبوط الحواس تھے ہی ان کتابون کے سبب سے
اور بھی حواس غائب ہوش فقرد ہو گئے۔ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا سویرے سے جو پڑھنے بیٹھے تو
شام ہوگئی۔ اور شام سے بیٹھے تو سویرا کر دیا۔ نوبت باینجا رسید کہ دماغ کا خلل ہوگیا۔ نیند اور آرام سے کوئی
مطلب نہ تھا۔ مصرع سونا سوگند ہوگیا تھا بالکل + اب جیسے باتین کرتے سوا سنہ جنگ اور توپ اور
تفنگ اور میدان کارزار اور معرکہ گیرودار اور حرب وضرب اور داؤن گھاتین اور گولی اور بارود اور جادو
اور سحر اور ٹونے اور زخم اور خون اور لہو کی ندیون اور طوفان اور سلاح جنگ کے اور کوئی بات بھی
نہین کرتے تھے۔ چڑیا بولی اور یہ سمجھے کہ گولی دغی کسی نے گایا [illegible] انکے [illegible] جب ہم کا گولا [illegible] گھ [illegible]

سپیون کی بانگ لگائی اور یہ سمجھے کہ تو پون ہی باڑھ کی آواز آئی۔ کسی کا بھوڑا پھنسی کھیا تو یقین کامل ہو گیا کہ مورچے سے زخم کھا کے آیا ہی۔ الغرض اُنھون نے ٹھان لی کہ چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائے ممکن نہین کہ زیردست کو زبردست کے ظلم سے نہ بچاؤن۔ چاہے سمین جان جاتی رہے مگر دنیا مین نام تو ہو جائے۔

رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہگیا	مردون کا آسمان کے تلے نام رہگیا

اب اِنکے ذہن مین یہ بات آئی کہ ہم ایک جزیرے کے بادشاہ ذی جاہ دارا دربان ستارہ سپاہ ہین دو چار گانؤن کے زمیندار نہین بلکہ شہنشاہ خاقان کلاہ ہین۔ آدمی مین حواس ہی حواس ہوتے ہین سنکے حواس ایسے غائب ہوے کہ الامان دفتر جنون کا پہلا مقدمہ یہ تھا کہ جنگی وردی بنوائی۔ کچ لوہیا تلوار پر باڑہ رکھائی۔ اور اپنے ناناجان کی خالا آتا ان کے میان کا خود زنگ آلود صاف کیا اب اِنکے پاس ایک یہ خود ہوا اور ایک سرکنڈے والا مجنون تو تھے ہی سوچے کہ ذرا اس خود کو کہ عرصۂ دراز سے زنگ کھایا ہوا ہی آزما تو لین کہ اگر غنیم نے سر پر تلوار لگائی تو یہ خود کہانتک کام دیگا۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ کھینچ کے تلوار ایک ہاتھ جو لگاتے ہین تو خود شق۔ ارے! خیر کسی نہ کسی طرح خود کو از سرِنو لیس کر لیا مگر اُنکی اسکے حال پر اتنی عنایت کی کہ بار دیگر آزمائش کی نہ سوجھی۔ اِسکے بعد اصطبل تشریف لیگئے وہان جاکے اپنے عربی نژاد عراقی کو غور سے دیکھا۔ مرزا رفیع السودا نے اسی رہوار باد رفتار صرصر تگ آہو شکار کی شان مین کہا تھا۔

لیکن مجھے زروے تواریخ یاد ہی	شیطان اسی پہ نکلا تھا جنت سے ہو سوار
رکھتا تھا اِس طرح سے وہ نے دانہ و گیاہ	رکھتا ہی جیسے اسپ گلی طفل شیر خوار
قصاب کہتے تھے ہمین کب کچھ کا یاد	امیدوار ہم بھی ہین کہتے تھے یہ چمار

ہڈی ہڈی گن لیجیے۔ آج موا کل دوسرا دن۔ چار روز ایک دو دفعہ پھیرا کرتا تھا کہ کہین مرے تو یارون کے ہتھے چڑھے اگر کسی روز تھان سے باہر گیا تو سنے گھانس کے ٹھون کے ایک قدم نہ چلے مٹھا دکھایا اور اُسنے مُنھ لپکایا اور ذرا آگے بڑھا۔ لوگ پھبتیان کہتے تھے کہ پہیے لگائیے تو چلے۔ کوئی کہتا تھا بھئی واہ رے کمہار واللہ کیا گھوڑا اپنایا ہی کہ لوگون کو سچ مچ کے گھوڑے کا دھوکا ہوتا ہی۔ بس یہی معلوم ہوتا ہی کہ اصل مین گھوڑا کھڑا ہوا ہی ہنہنایا ہی چاہتا ہی۔ خدائی فوجدار سوچے کہ بہادرون کے گھوڑون کے نام ضرور ہوتے ہین اِسکا بھی کوئی نام تجویز کرنا چاہیے۔ سوچتے سوچتے اسکا نام رشک حمار رکھدیا۔ جنون کی بدولت حمار کے منھ ضرغام سمجھے یعنے شیر اس گدھے پر چڑھ

دیکھیے کہ شیر اور گدھے مین فرق نہ کر سکے۔ اپنی بھتیجی سے فخریہ کہا کہ اسوقت ساری خدائی مین اِس
شان کا دوسرا رہوار نہین رکاب مین پانؤن رکھا اور یہ ہوا ہوگیا یہ جا وہ جا۔

کشادہ سینہ وسم پیش وپس بھاری کمر نازک ۔۔۔ ذرا سی تھوتھنی چھوٹی کنوتی چوڑی پیشانی
اشارون پر چلا کرتا ہو یہ شائستہ گھوڑا ہو ۔۔۔ کہ صورت اسکی حیوانی ہو سیرت اسکی انسانی
ہو بجلی گرد اُسکے آگے ہو رشک حمار ایسا ۔۔۔ ہوا چھوتی نہین ممکن ہو کب اسپر ہوا کھانی
قدم کا دا اکڑن بیٹھی پوئی دوڑنا جمنا ۔۔۔ ہو سب راہون مین ترکی اور تازی سے یہ لاثانی
سواری کی صفت مین اسقدر طوفان باندھون مین ۔۔۔ کہ عرض لامکان سے صفحۂ کاغذ ہو طولانی

انکی بھتیجی تو انکی طرح سڑن تھی نہین۔ وہ اِس کو بھٹیارے کے لدّو ٹٹو سے بھی بدتر جانتی تھی مگر سڑی کی
بات کون کاٹے۔ ہان مین ہان ملاتی تھی مگر دل مین خوب سمجھتی تھی کہ اگر بیچنے جائین تو کوئی پانچ روپیے
کو بھی نہ لے اب اِن بزرگوار کو یہ فکر ہوئی کہ اپنے لیے کوئی موزون نام تجویز کرین آٹھ دن کامل غور کیا
مگر حسب مراد کوئی نام نہ ملا آخر کار سوچتے سوچتے ایک لمبا چوڑا خطاب تجویز کیا (سرکوب زبردست
زیردست آزار + یلان جہان کے سردار خدائی فوجدار دشت نیپال ضیغم مارجنگ + کاٹھیاوار
راہوار شہسوار جنگ) ۔ اللہ اللہ نام کا ہے کو بہرام گھاٹ کا لٹھا ہو بلکہ شیطان کی آنت۔ اب یہ سب
باتین تو ہوگئین۔ خود اور زرہ اور بکتر۔ اور سرکنڈے والی چیز اور تلوار بھی لیس ہوگئی۔ گھوڑے کا نام بھی
رشک حمار رکھا خود بھی بڑا لمبا چوڑا خطاب تجویز اگر ایک بات کی کسر رہگئی۔ وہ بہادر اور پہلوان کیا
جسکی کوئی معشوقۂ زرین کمر نہو۔ پہلوان بغیر معشوق کے ایسا جیسے کان بنے گوہر۔ دریا بے دُر۔ گلشن
بے گل۔ صراحی بے مل۔ سوچے کہ کوئی آگ بجھو کا معشوقہ ضرور ہونی چاہیے اِس بے تکے پن کو
ملاحظہ فرمائیے کہ معشوقہ ابھی تجویز ہی نہین ہوئی اور تعریفین ہونے لگین۔

بیت ابرو کا ہو اب فتنۂ محشر مضمون ۔۔۔ مطلعِ صبح قیامت ہی وہ قد موزون
بال کھانے سے یہ مطلب کہ کسی کا ہو خون ۔۔۔ پری اسواسطے بنتا کہ کسی کو ہو جنون
منتظر چشم نہ ہو کشتۂ بیداد کوئی
دامن اِس ڈھب سے جھٹکنا کہ ہو برباد کوئی

پھر دل آشفتہ ہو کس زلف کا سودائی ہو ۔۔۔ چشم حیرت زدہ ہو کسکی تماشائی ہو
پھر جو یون چاک گریبان شکیبائی ہو ۔۔۔ اپنی منظور نظر کسکی خود آرائی ہو
روز و شب نالۂ شبگیر نمی دانم چیست

دیدہ ام خوابے و تعبیر نمیدانم چیست

انکی بھتیجی کو تلیقین ہوگیا تھا کہ انکا دماغ بالکل کھلمکھلا ہوگیا ہے مگر اس شعرخوانی اور وحشت نے اور بھی محلے والون پر ثابت کردیا کہ خلل دماغ ہے۔ ایک روز عین بازار مین جا کر زور زور سے ہانک لگانی شروع کی۔

مرحبا عشق جفا پیشہ و دشمن پرور
عمر گذری کہ مرا داغ سے خالی ہے جگر

بارک اللہ قدم تیرے مری آنکھون پر
رنگ خون اشک مین باقی ہے نہ نالے مین اثر

پاس ناموس جنون پرسش تم داد است
گوش کن گوش کہ خاموشی من فریاد است

اب سُنیے کہ انکے مکان کے پڑوس مین ایک دہاتن چھوکری رہتی تھی۔ گدبدی۔ کشیدہ قامت جوان کوئی اُنیس برس کی عمر چلبلی البیلی کھیت مین کام کرنے جب جاتی تھی تو آنکھین مٹکاتی کولھا پھڑکاتی تھی۔ اور جوان جوان مردون کو دیکھکر چہل ضرور کرتی تھی۔ لیکن اللہ کی عنایت سے اِن بوڑھے میان کا اُسکو خیال بھی نہ تھا کہ کس کھیت کی مولی ہین۔ اِس مجنون کو جوش جنون مین کامل یقین ہوگیا کہ یہ بیزار بھی مجھپر جان دیتی ہے۔ اب فکر یہ پیدا ہوئی کہ اسکے لیے کوئی ایسا نام تجویز کرین جو موزون اور حسب حال ہو اور جو سُنے پھڑک جائے کہ واہ کیا نام ہے۔ سوچتے سوچتے سوچے کہ اسکا اصل نام گلبیا ہے تم بی گلابو جان نام رکھو۔ نام تجویزتے ہی پھڑک گئے اور دل ہی دل مین تعریف کرنے لگے کہ واہ رے مین اور واہ ری میری طبع موزون کہ ذرا ہی سے غور مین نام تجویز لیا گھوڑے کا نام رکھا تو شبدیز سے بڑھا ہوا۔ حمار کو اب تک شیر نر ہی سمجھے ہوے ہین اس گدھے ین کے صدقے اور اپنا نام تجویز اتو نور سے علے نور۔ معشوقہ کا نام چشم بد دور۔ ایک سے ایک بڑھا ہوا۔

فصل ۲

ہمارے خدائی فوجدار سرکوب زبردست زیردست آزار یلان جہان کے سردار دشت نبیال ضیغم مار جنگ کا کھیا وار راہوار شہسوار جنگ۔ نامی گرامی بہادر ہونے مین صرف ایک آنچ کی کسر رہ گئی تھی کہ کوئی معشوقہ مطبوعہ نہ تھی اب پورے پل ناموربن بیٹھے یعنی بی گلابو جان صاحبہ پر یہ مرنے لگے اور وہ انپر کترانے لگین۔ ایک دفعہ دل ہی دل مین سوچنے لگے کہ ہم جب اول مرتبہ دیوون کے کسی سردار کو بیدریغ تہ تیغ کرینگے تو فوراً اسکو

بی گلابو جان کی حضور مین بھیجینگے کہ ایک ٹانگ سے کھڑا ہو کر وہ عرض کرے کہ ذلیل ناموروذیوقار خدائی فوجدار والاتبار رشک رستم روکش اسفندیار نے حضور بی گلابو جان حسینہ نوجوان پری چہرہ برق دم گیسو کمند بالا بلند کی خدمت کیمیا خاصیت مین مجھ ذرۂ بیمقدار خستہ و زار کو بھیجا ہی کہ ایک جنگ مین مجھسے زبردست دیو کو جو — ع بہیکل قوی چون تناور درخت + ہی دم کے دم مین اسطرح زیر کیا جیسے کوئی اُستاد پہلوان کسی لونڈے نوسکھیے کو پڑلاتا اور پنچا دکھاتا ہی) بس دیکھتے ہی دیکھتے مارا چاروں شانے چت۔ اب اگر حضور لامع النور حکم دین تو رہائی ہو ورنہ اس بہادر سے چھٹکارا معلوم۔ اب ماریٹ گسیان توری اس) اور آس پڑوس کے زن ومرد گلابو جان سے کہین کہ خدا اس بیچارے کو رہا کردو اور گلابو جان کے چہرے پر اُسوقت اور بھی ترق ترق نور برسنے اور وہ چمک دمک ہو کہ آبنوس کو بھی مات کردے۔ کوئی دیو قدمون پر ٹوپی رکھے اور کہے خدا سلامت رکھے اگر آپ کا ذرا سا اشارہ ہو جائے تو میرا بیڑا پار ہو ورنہ مین ہون اور یہ منجدھار۔

یہ باتین دل مین سوچ کر خدائی فوجدار بہت ہی خوش ہوے اور پھر اس معشوقہ مطلوبہ مطبوعہ کی تعریف کی۔

جب سے ای راحت جان تجھسے جدا رہتا ہون
متنظر ششدر و حیران و خفا رہتا ہون
کیا کہون سخت مصیبت مین پھنسا رہتا ہون
کسی چرچے مین تو مشغول مین کیا رہتا ہون
منھ لپیٹے ہوے دن رات پڑا رہتا ہون

الغرض ایک روز انکی گھر کی بوڑھی ماما نے انکی بھتیجی سے سویرے منھ اندھیرے کہا کہ آج سرکار نہین نظر آتے معلوم ہوتا ہی کہ فجر ہی سے کسی طرف کو نکل گئے۔ بھتیجی نے جاکے دیکھا تو حضرت غائب۔ اسباب بھی ندارد۔ سامان جہالت سب غائب غلہ۔ معلوم ہوا کہ اصطبل مین وہ لقات گھوڑا بھی نہین ہی اب ان سب کو کامل الیقین ہو گیا کہ جنون نے اور بھی زور کیا اور وحشت نے پورا پورا قابو پالیا۔ لوگون سے پوچھا۔ ادھر ڈھونڈھا اُدھر ڈھونڈھا کہین پتا نہین کہ زمین کھا گئی یا آسمان کھا گیا۔ شام کو ایک آدمی کی زبانی معلوم ہوا کہ ذرا ایک مرے اسپ بے لگام پر سوار تھوڑی دور پر بہیئت کذائی ملے تھے۔ صورت سے وحشت برستی تھی۔ سر پر خود۔ اور عجیب قطع کی وردی زیر بر۔ جو دیکھتا تھا ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ جاتا تھا کہ آدمی ہی یا جانگلو۔ انکی بھتیجی اور ماما روپیٹ کے بیٹھ رہین کہ خدا جانے کس سے بھڑ بیٹھے کس سے لڑ پڑے۔ کہان گئے مگر کریں کیا۔

تھہ درویش برجان درویش۔

اب انکا حال سنیے کہ سحر کاذب کے وقت چپکے سے اٹھے اور اپنی انوکھی وردی ڈانٹ کر اور وہی کچ لوہیا تلوار کمر سے لگا اور جرنیل بنکے آپ سے چلے اور اصطبل مین جا کے رشک حما یعنی اپنے رہوار بادرفتار کو کسا اور لدیے (لدا ہی) جس وقت اپنے گدھے (لا حول ولا قوة گھوڑا کہنے کو تھا) - خیر - گھوڑے پر سوار ہوئے اسقدر بشاش تھے کہ گویا قارون کا خزانہ یا ہفت اقلیم کی بادشاہی مل گئی - خوب تن کے بیٹھے اور کہا - ع - ہرچہ بادا باد ماکشتی در آب انداختیم گو امر آسان نہین ہی مگر - ع - دل کو مرے آفرین یہ جو ڈٹا سو ڈٹا -

من آن رستم وقت روئین تنم	کہ دہ پایہ پرنجتہ را بشکنم

ایک شخص نے جو انکی یہ قطع مبارک دیکھی تو ہنس کر کہا استاد واللہ مانتا ہون مثل کا سہرا رکھتے ہو۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی	پاپوش مین لگادی کرن آفتاب کی

دوسرے نے کہا (سب صورت لنگور ذرا دم کی کسر ہی) تیسرا بولا (نئے بگڑے ہین بھئی) چوتھے نے کہا (ہاتھ پاؤن ماشاء اللہ کتنے خوبصورت ہین) پانچوان بولا (یار یہ پاگل خانے سے کب نکلے) چھٹے نے کہا (پاگل خانے سے نہین قبر کی پہلی منزل سے بھاگ آئے ہین وہان نکیرین نے ستایا یہان آ گئے) ساتوان بولا - بھئی ہٹے رہنا ذرا - تیور کڑے پڑتے ہین کہین مار نہ بیٹھین۔ یہ لوگ انپر پھبتیان کہتے آوازے کستے تھے اور انکے کان پر جون بھی نہین رینگتی تھی - گویا کوئی کچھ کہتا ہی نہ تھا بلکہ دو چار آدمی جو انکو دیکھکر ہنسے تو یہ سمجھے کہ ہماری جوانی اور بانکپن پر عش عش کرتے ہین اور ہماری بہادری کا دم بھرتے ہین اپنی الٹی سمجھ کے قربان - واہ ری فہم - ع - پڑین پتھر سمجھ پر ایسی تم سمجھے تو کیا سمجھے + ایک دفعہ وحشت نے جو گھیرا تو بی گلابو جان یاد آئین بس پھر کیا تھا اللہ دے اور بندہ لے۔

اے صنم آگے یہ کب طرز دل آزاری تھی	شکل سے میری کب اسطرح کی بیزاری تھی
ہم سے منظور شب و روز وفاداری تھی	نہ یہ انداز ستم تھے نہ جفا کاری تھی

ہمسے اک دم نہ جدائی تھی گوارا اسکو

کوئی ہمسے نہ زیادہ تھا پیارا اسکو

تم حسینون مین پری اور مین دیوانہ تھا	فرط الفت کا زن و مرد مین افسانہ تھا

عنبرین زلف کا ہاتھ اپنا ہر اک شانہ تھا | تم ہم آغوش تھے پہلو میں پری خانہ تھا

ہمسے اک دم نہ جدائی تھی گوارا انکو
کوئی ہمسے نہ زیادہ تھا پیارا انکا

ایک دفعہ سوچے کہ خدا نے چاہا تو وہ نام کرون اور وہ وہ لڑائیان سر کرون کہ شاہنامہ کی رزم کو لوگ بھول جائیں پھر گیو اور سپہدار۔ اور رویین تن اسفندیار کا نام تک زبان پر نہ لائیں خدائی فوجدار کی بسالت اور نبرد آزمائی کی چار دانگ عالم اور ربع مسکون میں دھوم ہو اسکندر اعظم اور دارا کے کارنامے پرانے فسانے سے معلوم ہوں۔ اگر پرانے زمانے کے سب نامی نامی پہلوانون اور سورما سپاہیون کو گرد نہ کر دیا ہو تو سہی۔

دور مجنون گذشت نوبت ماست | ہر کسے پنجروزہ نوبت اوست

خدا نے چاہا تو بڑے بڑے منشیان گرانمایہ اور شعراے بلند پایہ فخر یہ ہمارے تذکرے قلمبند کرین اور کوئی زبان دنیا میں ایسی نہو جسمین ہماری بہادری کا ذکر بذکور نظم اور نثر کے ذریعے سے نہ کیا جائے بلکہ سخندانان طلیق اللسان اور ناثران بلند مکان کو قبل اسکے کہ میری بہادری کے حالات اور تذکرے قلمبند کرین خدا سے دعا مانگنی پڑے گی۔

جو لفظ لکھون کہین نہ حرف آے | مرکز پہ کشش مری پہونچ جاے

یہ کہکر اپنے فرضی مورخ کی طرف مخاطب ہوکر یون نے تکی ہانک لگائی (اے میرے پیارے مورخ از براے خدا میرے راہوار باد رفتار ضرغام دل آہو شکار کو نہ بھول جانا اسکا ذکر خیر میرے تذکرے میں ضرور لانا۔

شہ گام اگر چلے وہ کبھی غیرت پری | غیرت سے کھاے ٹھوکر توسن دارا سکندری

میرا باد رفتار کمیت خوشخرام تیز گام میری ہر جنگ میں ساتھ دیگا)۔ یہ کہکر پھر بی گلابوجان یاد آئین اور کہا اے جان جان دلبر طناز بت سراپا انداز رشک خوبان جہان بی گلابوجان۔

تیرے تو حسن کا مفتون ہے اک جہان یکسر | ترا ہی ذکر ہر اک کو رہے ہے شام و سحر
بھلا بتا تو کہ پیچاؤن رشک کس کس پر | کہان تلک مین کرون ضبط راز اے دلبر

بجان رسیدہ ام از جور بے نہایت تو
کجا روم ہمہ کس میکنند شکایت تو

اے غیرت گلرخان نوشادوا حور نژاد ہر دم تیرے فراق کے سبب سے آہ و زاری ہے — دن کو

نالہ و فریاد شب کو اختر شماری ہے۔

آہ من الھجر وحالاتہ — یحرق قلبی بجراراتہ

تیرے حسن گلوسوز اور نور عالم افروز اور ساق سیمین اور زقن بلورین نے مجھے کہیں کا نہ رکھا ہاے مین نے تم ایسی بیمروت بے وفا سے کیون دل لگا کے داغ مفارقت کھایا۔

حسرت پابوس مین کھوئی ہے مین نے جان آہ — خاک سے میری جناب ابر باران سبز ہو
یاد لعل لب کبھی ہوگا و یاد خط سبز — سرخ اشکون سے کبھی ہوگا و دامان سبز ہو
تیرے منھ کے سامنے ہو جائے گل کا زرد منھ — آگے زلفون کے نہ ہرگز سنبلستان سبز ہو

یہ واہی تباہی باتین بکتا ہوا ہمارا سڑی سودائی فوجدار چلا جاتا تھا۔ چلتے چلتے وہ دھوپ تیز ہوئی کہ الامان چیل انڈا چھوڑتی تھی اور کھوپڑی چٹخی جاتی تھی مگر انکی بلا سے۔ اِنکو ذرا بھی خیال نہ تھا کہ دھوپ ہے یا تمازت یا گرمی یا سردی۔ انکو صرف یہ خیال تھا کہ جن ملینگے اور عفریت ملینگے اور دیوون سے مقابلہ ہوگا اور اژدہون کو زیر کرینگے اور اجگرون کو نیچا دکھائینگے۔ پہاڑون کو کاٹ کے چشمے اور دریا بہائینگے۔ جنگلون سے شیرون اور گینڈون اور ہاتھیون اور ارنا بھینسون کو نکالینگے انسان کی تو کیا حقیقت ہے چرند اور پرند اور درند اور دریائی آدمی اور اجنہ سب ہمارا لوہا مانینگے اور جب تک دنیا قائم رہیگی تب تک ہماری بہادری اور جنگجوئی کے کارنامون سے کتابین اور کتب خانے بھرے پڑے ہونگے۔

تمام دن ہمارے خدائی فوجدار دام بالافتخار اپنے سمند وغا پسند یعنی راہوار رشک حمار پر سوار چلا کیے مگر اتفاق سے کوئی معرکہ گیر و دار نہوا۔ راہ مین نہ کوئی پلٹن ملی جس سے مقابلہ کرنا پڑتا نہ کوئی واردات ہوئی۔ نہ کوئی اور بہادر یا پہلوان یا بانکا ملا۔ نہ کسی جن یا دیو سے دوچار ہوے اس سبب سے انکی طبیعت پھیکی ہو گئی اور وہ جوش اور ولولہ نہ باقی رہا جو پہلے تھا۔ شام کے قریب خدائی فوجدار اور اُنکے رشک حمار کی آنتین مارے بھوک کے قل ہو اللہ پڑھنے لگین۔ آنکھون مین اندھیرا چھا گیا۔ رشک حمار کو دو قدم چلنا بھی دوبھر تھا صبح سے شام تک فاقہ۔ بالکل بے آب و دانہ۔ اور اسپر سفر کی صعوبت اور راستے مین کہین دم تک نہ لیا اور گرمی اس درجہ کہ معلوم ہوتا تھا آفتاب سوا نیزے پر آگیا۔ اب جائین تو کہان جائین۔ رشک حمار ایڑ پر ایڑ لگانے سے بھی نہین چلتا۔ اور فاقہ کشی کے سبب سے راکب اور مرکب دونون کا برا حال تھا۔ دور سے ایک سرا نظر آئی اور انھون نے رشک حمار کی باگ اُٹھائی اور زور سے ایڑ لگائی۔ فہر درویش بر جان درویش گھوڑا بہزار خرابی سرا کی طرف

چلا وہان داخل ہوے تو دیکھا کہ دو جوان عورتین کھڑی ہین۔
اب سنیے کہ اس چھوٹی سی سرا کو حضور کسی رئیس اعظم کا محل سمجھے۔ سڑی تو تھے ہی۔ یہ بھی آپ نے ٹھان لی کہ اسمین قلعہ بھی ہے اور توپین بھی لگی ہوئی ہین اور چاندی کے بُرج بھی بنے ہین اور گہری گہری کھائیان بھی کھدی ہوئی ہین اور پل بھی بنے ہین اور دریا کو بھی کاٹ کے اندر لائے ہین الغرض مسافرون کے ٹکنے کی چھوٹی سی سرا کو یہ خبط الحواس قلعۂ معلّےٰ اور ایوان فلک توامان سمجھ بیٹھے اور دماغ سے اتوا پ اژدر دہان اور کھائیان بھی پیدا کرلین جب رشک حمار سرا کے اندر جانے لگا کہ کسی طرح یہ کمبخت بوجھ جو صبح سے اسکی پیٹھ پر لدا ہوا تھا اُترے اور یہ ذرا دَم لے تو فوجدار صاحب نے روک لیا اور گھوڑے کو اسکے اندر نہ جانے دیا کیونکہ انکو کامل یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی سپاہی آن کے پیترا بدل کے جنگی سلام کریگا اور قلعے کا دربان نکل کے اپنے افسر کو اطلاع دیگا کہ ایک صاحب رشک اسفندیار روئین تن فخر پہلوانان زمن تشریف لائے ہین مگر صد اے برخواست نہ دربان نے بگل بجایا نہ کوئی انکے استقبال کو آیا نہ کسی نے جنگی سلام کیا نہ پیترا بدلا اس سے انکے دل مین ذرا خلجان سا پیدا ہوا۔ اتفاق سے اُسوقت سوَر چرانے والی عورت نے بگل بجایا تاکہ سوَر سب اس آواز پر جمع ہو جائین اور رات ہونے کے قبل ہی گھر پہونچ جائین بگل کی آواز جو انکے کان مین آئی تو اب انکے دیوانہ پن کی آگ اور بھی بھڑکی۔ ع سمند نازنہ یہ اک اور تازیانہ ہوا + پورا پورا الیقین ہوگیا کہ قلعہ کے دربان نے بگل دیا اب یہ اُن دونون جوان حورتون کی طرف چلے سمجھے کہ یہ کوئی بڑے گھر کی خاتونین ہوا کھانے اور دل بہلانے آئی ہین۔ یہ دونون آوارہ عورتین تھین اور کچھ اوباش مردون کے ساتھ کہین کو جاتی تھین۔ شام کو سرا مین ٹک گئین۔ مگر خدائی فوجدار کی نظرون مین وہ دونون پرستان کی پریان اور بڑی امیرزادیان معلوم ہوئین یہ انکی طرف چلے اور اُنھون نے جو دیکھا کہ ایک عجیب الخلقت بدہیئت آدمی اس نوکھی وضع اور نرالی قطع سے ادھر آتا ہے تو وہ مارے ڈر کے بھاگ گئین۔ انھون نے باواز بلند پکار کر کہا۔ اے نازک اندام زیبا خرام نوجوان خاتونو اگر میری اس وضع سے تمھارے دل مین کوئی خوف پیدا ہو تو خدا کے لیے اس خوف کو دل سے دور کرو۔ میرا کام یہ ہے کہ زبردست کو زیردست کے ظلم سے بچاؤن اور دنیا سے تعدی اور جور کا نام مٹاؤن۔

اے زبردست زیردست آزار	گرم تا کے بماند این بازار	
بچہ کار آیدت جہانداری	مردنت بہ کہ مردم آزاری	

یہ ہم لوگون کا منصب ہین کہ کسی کو خواہ ضرر پہونچا ئین نہ کہ دوشیزگان جادو جمال گلرخان زہرہ تمثال کو جیسی آپ دونون ہین۔ لاحول ولا قوۃ !!! بلکہ اگر کوئی بدنگاہ سے تمپر آنکھ ڈالے تو چاہے دیوزاد ہی کیون نہو کچا ہی کھا جاؤن۔ بوٹیان نوچ نوچ کے کوؤن اور چیلون کو دون) خدائی فوجدار کی یہ تقریر جو اُن دونون زنان بازاری نے سُنی تو بے اختیار قہقہہ لگایا اور اِس بات پر بڑی ہنسی آئی کہ اُنکو آپ کنواری سمجھے ہوے ہین اور دوشیزہ کے خطاب سے یاد فرماتے ہین وہ دونون ٹھہر گئین اور پھر ایک فرمایشی قہقہہ اڑایا۔ اسپر حضور چین بجبین ہوے اور بگڑ کر کہا (ای کنواری لڑکیو تم ایسی عالی خاندان معالی دودمان دوشیزگان ناز آفرین کے لیے حلم اور حیا اور بردباری لازم ہی یہ قہقہہ وضع کے خلاف ہی تمھاری ہنسی کو تبسم کہتے ہین نہ کہ بازاری عورتون کی طرح قہقہہ تمکو تبسم زیبا ہی۔

بر آسمان چہارم مسیح بیمار ست	تبسم تو زہی علاج میخواہد

جو کچھ مین نے کہا اسکا برا نہ ماننا کیونکہ مین تم سب کا غلام ہون اور کام میرا یہ ہی کہ کسی کو کوئی گزند اور زیان اور نقصان نہ پہونچاے ہان اگر کسی کے ساتھ کوئی سختی کرے تو دیو ہو چاہے بھوت چاہے عفریت چاہے جن ہرگز باشد مین روا نہ رکھونگا۔ اسمین جان جاے چاہے رہے کچھ ذرا بھی پروا نہین۔

جائیگی جان جاے بلا سے خطر نہین	ہو قتل رن مین اسکا سپاہی کو ڈر نہین
نامرد ہی جو جنگ مین سینہ سپر نہین	یا سر ہی اسکا لائیگا یا تن پہ سر نہین

اگر کوئی نا ملائم کلمہ میری زبان سے نکلا ہو تو معافی کا امیدوار ہون) اس تقریر پر اُن دونون نے اور بھی زور سے قہقہہ لگایا اور اِدھر انکے مزاج کے تھرمامیٹر کا پارہ اور بھی بلند ہوتا گیا۔ وہ اپنی ہنسی اور یہ اپنے غصّے کو ضبط نہ کر سکے۔ قریب تھا کہ معاملہ بیڈھب ہو جائے مگر سرا کا بھٹیارا اتنے مین آگیا۔ اسنے جو ان عجیب الخلقت بزرگوار پر نظر ڈالی تو انتہا کا استعجاب ہوا۔ عورتون کو سمجھایا اور ادھر انکے قریب جا کر کہا اگر حضور کو یہان رہنا ہی تو مین کل سامان آرام مہیا اور لیس کردونگا۔ آپ تو کسی فوج کے کمانیر معلوم ہوتے ہین) اسپر خدائی فوجدار صاحب اکڑ گئے سمجھے کہ اس قلعہ معلّے اور ایوان عظمت نشان کے گورنر حضور ہی ہین۔ اتنا بڑا آدمی اور اس انکسار سے ملا۔ بھٹیارے کو گورنر سمجھا بھی انھین کا کام تھا انھون نے جواب دیا کہ (ع۔ درویش ہرکجا کہ شب آمد سراے اوست + ہتھیار۔ تلوار۔ بندوق۔ توپ۔ تمنچہ۔ قرابینچہ۔ شیر بچہ۔ سروہی۔ بیچھم۔ کھانا

سوسن پتا - کلھڑی - کٹار - بھالا - برچھا - نیزہ - تیر کمان - گولی گولا - بارود - تفنگ - ڈھال خنجر - تبر - بان - پیش قبض - چھری - چھرا - یہ سب میرے زیور ہین اور میدان جنگ و صدائے توپ و تفنگ سے بڑھ کے کسی چیز مین میرا دل نہین بہلتا - صلح کے دنون مین مجھے کھانا پینا حرام ہوجاتا ہی بھٹیارا سمجھ گیا کہ انکو کچھ خلل دماغ سا ہی مگر تلوار اور خود اور اوجی پن کی قطع دیکھکر ادب کے ساتھ گفتگو کرتا تھا - اسنے کہا اگر آلات حرب و ضرب آپکا زیور ہی اور جنگ سے عشق ہی تو اسمین شک نہین کہ خنجر آپکا بستر ہی اور اختر شماری آپ کی غذاے روح - واقعی بغیر جنگ کے آپ کو سونا اور آرام کرنا حرام ہوجاتا ہوگا لیکن بے ادبی معاف - اس چھوٹے سے جھوپڑے مین بھی وہ وہ اشیا موجود ہین کہ ایک دو دن کیا معنے بارون ماس پلک نہ جھپکے - نیند آتی ہو تو اچٹ جائے - وہ چل پون مچتا ہی کہ الامان

یہ کہکر اسنے بڑی دقت سے خدائی فوجدار الوکھے اوجیون کے سردار کو رشک حمار کی پیٹھ سے اُتارا اور گھوڑے نے زبان حال سے خدا کا شکر ادا کیا کہ بڑی مصیبت سے چھٹکارا پایا - بہزار خرابی نجات پائی - جان مین جان آئی - بھٹیارے نے ایک لونڈی کو حکم دیا کہ اس مرد کو ٹہلائے اور اصطبل مین باندھ - کے دانہ گھانس کھلائے - ادھر انھون نے پھر ان دونون جوان عورتون کو مخاطب کرکے کہا اے دوشیزگان سیم غبغب نسترن بنا گوش و اے گلبدنان یاقوت لب ستم کوش اگر سعادتمندی کی خواہان ہو تو بہتر ہو کہ میرے اسلحۂ جنگی اور فوجی وردی میرے بدن سے اُتارو اور مین تمھاری خدمت اور تعمیل ارشاد واجب الانقیاد کے لیے دل و جان سے حاضر ہون میری فرخندہ طالعی پر اگر میرا طالع بلند ناز کرے تو می زیبد کہ شہزادے میرے عربی گھوڑے کو ٹہلاتے ہین اور تم سی شہزادیان میری خدمت کر رہی ہین - یہ فخر یہ افتخار کسکو حاصل ہوا ہی - کسی کو نہین - کسی کو نہین - گو ابھی وہ وقت نہین آیا ہی کہ مین اپنا نام ظاہر کرون مگر کہے دیتا ہون کہ مین کون ہون اور کیا کام ہی اور کیا نام ہی -

مین کیا کہون کہ کون ہون سودا بقول درد
جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون

اب گوش ہوش سے سنو کہ میرا نام - سرکوب زبردست زیردست آزار - یلان جہان کے سردار خدائی فوجدار دشت پیمال ضیغم مار جنگ - کاٹھیاوار راہوار شہسوار جنگ ہی - ان نوجوانون کی سمجھ مین انکی گفتگو نہ آئی - مگر انکی صورت سے وہ تاڑ گئین کہ دن بھر کا فاقہ ہی - پوچھا کچھ کھاؤ گے - کہا ہان ضرور کھائینگے کیونکہ دن بھر کا فاقہ ہی اور گرمی نے بہت ہی پریشان کیا اور دھوپ نے مار ہی ڈالا اور ان سب پر طرہ یہ ہوا کہ ہتھیار بھاری اور گھوڑا ابھی بچھو کا - اسوقت سرا مین اُبلی ہوئی مچھلی

اور کالی کلوٹی سی روٹی تھی - بھٹیارے نے کہا آج تو مچھلی پکی ہو - فوجدار بولے جو پکا ہو لاؤ - مگر جلد لاؤ - کیونکہ فاقہ کشی ہمارے پیشہ کے آدمی کے لیے جائز نہین ہو ہمارا کام وہ ہو جس سے تمام عالم کو فائدہ پہونچ سکتا ہو پس اگر ہم بیمار پڑ گئے تو ساری خدائی کا نقصان ہوگا اور پھر اسکے ساتھ یہ بھی ہو کہ جو شخص اپنے جسم کے ساتھ عدل نہین کر سکتا وہ خدائی کے ساتھ بھی عدل نہ کر سکیگا محقق دوانی اور محقق طوسی دونون کا یہی قول ہو - یہ گفتگو اُن گنوارون کی سمجھ مین نہ آئی - ابلی مچھلی اور کالی روٹی انھون نے لاکے سامنے رکھدی - اُسوقت اُنکو وہ سیاہ اُلٹے توے کے رنگ کی روٹی شیرمال گھی دودھ کی معلوم ہوتی تھی اور وہ اُبلی ہوئی مچھلی نعمت تھی - اور ذہن مین یہ بات جمی ہوئی تھی کہ شہزادیان کھانا کھلا رہی ہین - شہزادے خدمت کو موجود ہین - بارگاہ فلک پایگاہ مین متمکن ہین - عراق کی خدمت گورنرنے کی - موٹے جھوٹے اُبلے ہوے کھانے بادشاہون کی غذا سمجھے اور سب سے بڑھ کے یہ بات ہوئی کہ ایک شخص نے سرّاہن سیٹی جو بجائی تو وحشت نے اُنھین اُنگلی دکھائی اور انھون نے سنے کی ہانک لگائی (ای جان جان دلبر دلدار - معشوقہ من خدائی فوجدار -

کیا چمکتا ہو ترا نور بدن سے پیرہن	ایک عالم کے گمان مین تو تمامی پوش ہو
پنجۂ خورشید کیا ہو پنجۂ پا کے حضور	حسن مین خورشید سے افزون تری پاپوش ہو

ای جان من تیرے عاشق کو شہزادیان تک گانا سُناتی ہین فقیرون کی خدمت بجالاتی ہین - (سیٹی جو بجی تو اُسکو گانا سمجھے) -

فصل ۳

ہمارے خدائی فوجدار اسوقت بہت ہی خوش اور بشاش تھے کہ اسقدر عزت وتوقیر ہوئی مگر ایک خیال دل مین ایسا آیا کہ سارا مزہ کرکرا ہو گیا - بنا بنایا مکان ڈھ گیا - عین کر یال مین غلاگلا خیال یہ آیا کہ پہلوان اور اوچی تو بنگئے مگر بے پیرے - وہ شاعر کیا جسنے کسی اُستاد کے آگے مٹھائی نہ رکھی ہو - وہ پھکیت کیا جسکو اُستاد نے پھکیتی نہ سکھائی ہو سوچے کہ گھر سے تو چل کھڑے ہوے مگر بے پیرے رہے - جبتک کوئی تجربہ کار نامور اُستاد نہ کہدے کہ تم بھی پہلوانون کے زمرے مین آگئے تب تک کوئی کاہے کو ماننے لگا - اس خیال نے انکو بہت ہی پریشان کر دیا اور سُست ہو گئے - سوچتے سوچتے ایک بات اُنکے ذہن مین آئی - اور بھٹیارے کو علیحدہ لیجا کر کہا بھئی تم سے کچھ کہنا ہو اور قدمون پر گر پڑے - بھٹیارے نے کہا (ہائین ہائین ! یہ کیا خبط ہو - اپنا مطلب کہیے اس جنون سے کیا فائدہ) اب آپ جو گرے تو اُٹھنے کا نام نہین لیتے کہا جبتک

قسم نہ کھائیے گا کہ جو مانگونگا وہ دو گے تب تک خود اُٹھونگا نہ تمکو اُٹھنے دونگا۔ بھٹیارے نے کہا جو مانگوگے وہ دونگا۔ کہا التماس صرف یہ ہے کہ ہم آپ کے شاگرد ہون اور آپ ہمکو باضابطہ اپنی بیعت مین لائیے۔ بھٹیارا دلگی باز آدمی تو تھا ہی فوراً منظور کرلی اور خدائی فوجدار کے دل مین جو وسوسہ پیدا ہوگیا تھا وہ دور ہوگیا اور بی گلابوجان کو یاد کرکے کہنے لگے کہ تیرا عاشق دلدادہ۔ مرد آزادہ جانبازی پر آمادہ ہے۔ کل پہلوانی کا پورا تمغہ ملجائیگا اور کل ہی سے دیوون کو نیچا دکھائیگا۔ اور تیرے آستانے پر اچھے اچھے عفریت جاروب کشی کرتے ہونگے تیری شہزادگی کا دم بھرتے ہونگے جو ذرا بھی سر چڑھیگا وہ مُنھ کی کھائیگا۔ بندہ ضرور نیچا دکھائیگا جو سورما کے مُنھ لگا مُنھ بگاڑ دیا گیا تیرا حسن اور میری بہادری اِن دونون کا کو بکو چرچا ہوگا۔ انشاءاللہ تعالے۔

اب سُنیے کہ اسی سرا مین چند اونٹ والے بھی ٹکے تھے۔ ہمارے نُری سودائی ہیرو سرا کے دروازے پر ٹہل رہے تھے اور مصنوعی معشوقہ بی گلابوجان کے حسن عالم افروز کی تعریفین کر رہے تھے کہ ایک اونٹ والا اونٹ کی نکیل لیے باہر جانے لگا کہ جانور کو جھیل سے پانی پلا لائے اُنھون نے جو اونٹ کو دیکھا تو جنون کے جوش مین دیو سمجھے اور واہمے نے ایک آواز بھی پیدا کردی کہ اگر گلابوجان کے عاشق بڑا دعوی ہے تو آجا) اِس فرضی آواز کا کان مین آنا تھا اور اونٹ جسکو دیو قرار دیا تھا اسکا سامنا ہونا تھا کہ جنون کی آگ بھڑک اُٹھی ۔ ایک درخت کی مضبوط لکڑی توڑکر اونٹ والے پر جمائی وہ تو چوندھیا کے گر پڑا۔ دوسرا ہاتھ اونٹ پر جمایا۔ ادھر ساربان نے غل مچایا (دوڑو مارے ڈالتا ہے) اُدھر اونٹ بلبلاتا ہوا سرا مین پہونچا اور ایک اُنتی کے پاس گیا تو وہ تُڑا کے بھاگی اور اونٹ مین اور اُسمین لڑائی ہونے لگی اور ساربانون نے سرا بھر کو آسمان پر اُٹھا لیا اور جب اُنکو معلوم ہوا ایک اونٹ والے کو اس انوکھی وضع کے سپاہی نے لٹھ مارا اور اونٹ کو زخمی کیا تو وہ اینٹ ڈھیلے پھینکنے لگے آخر کار سرا کے مالک نے بیچ بچاؤ کیا۔ اونٹ والون کو سمجھایا کہ اِس سودائی کے مُنھ نہ لگو۔ مین اِسکو آج ہی سرا سے دفان کیے دیتا ہون۔ سوچا کہ اگر یہ دو ایک روز سرا مین ٹک گئے تو کوئی مسافر نہ رہیگا۔ یہ کسی کو دیو کسی کو بھوت کسی کو عفریت کسی کو غنیم سمجھینگے اور زمانے بھر سے لڑتے بھڑتے پھرینگے۔ جب سرا کا غل کم ہوگیا اور اونٹ باندھ دیے گئے تو بھٹیارے نے جاکے خدائی فوجدار سے کہا (میرے نزدیک اب آپ آج بہادری کا تمغہ لین) خدائی فوجدار کی باچھین کھل گئین۔ فرمایا کہ آپ نے دیکھ لیا کہ ہم اِن دیوون پر کسقدر غالب رہے اگر دس لاکھ بھی

آسنے تو ڈھیر کردیا لیکن ان بس کہ اتنی ہو کہ بے پرا ہون۔ سو وہ کسر بھی اب آپ کی عنایت سے نکل جائیگی۔ بھٹیارے نے ان دونون جوان عورتون کو بھی بُلایا۔ اور کہا اسوقت کی دل لگی دیکھو۔ یہ ہمارے شاگرد ہوتے ہین اور ادھر اُنسے کہا کہ اُستاد اسمین بڑی بڑی زحمتین سہنی ہوتی ہین سخت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ جانکنی کی نوبت ہو جاتی ہے تب کہین جا کے انسان شاگرد ہوتا ہے اور پھر جلکت اُستاد ہو جاتا ہے۔ اگر زحمت سہ سکوگے تو البتہ پھر ساری خدائی مین نام ہوگا۔ وہ بولے آپکا خیال کدھر ہے۔ زحمت تو عین راحت ہے۔ جسقدر تکلیف ہو اُسی قدر آرام ہے۔ ہم تو جان پر کھیل جانے کو بیٹھے ہین زحمت کیسی۔ دیو اور بھوت اور جن کسی سے نہ ڈرین اژدہے کو مار کے دھر دین۔ شیر کا پتّا پانی پانی ہو جاے۔ بھٹیارے نے کہا بہت اچھا تو جس ترکیب سے ہم شاگرد کرین اس ترکیب سے شاگرد ہو جیے یہ کہکر خدائی فوجدار کو اُکڑون بٹھایا اور دونون ٹانگون مین ہاتھ ڈالکر باہر نکال لیے اور ایک ڈنڈا دونون رانون مین سے باہر نکال دیا۔ اب میان خدائی فوجدار جکڑ گئے اور ایسے پھنسے کہ چھٹی کا دودھ یاد آیا۔ اب نہ ہل سکتے ہین نہ اُٹھ سکتے ہین نہ بیٹھ سکتے ہین۔ جکڑے پڑے ہین۔ بھٹیارا تو دل ہی دل مین ہنستا تھا مگر ممکن نہ تھا کہ خدائی فوجدار ذرا بھی اِسکے بشرے سے سمجھ سکتے کہ اُسی نے اُلّو بنایا ہے اور پورا چکما دیا ہے۔ اُن دونون عورتون کا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا۔ لاکھ چاہا کہ ضبط کرین مگر ہنسی نہ رُک سکی۔ ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔ گو لالاٹھی نے فوجدار کو بہت پریشان کر دیا مگر تھا دُھن کا پکّا ذرا اُف تک نہ کی۔ بھٹیارے نے کہا جب اِس اِس طرح کی سختیان پہلے اُٹھانی پڑینگی اور اُسکی طبیعت عادی ہو جائیگی تو پھر کسی قسم کی سختی نہ کھلیگی۔ طبیعت خوگر ہو جائیگی۔ فوجدار نے اِس راے سے اتفاق کیا اور کہا اگر اِسوقت ہماری معشوقہ مطبوعہ بی گلابو جان صاحبہ ہمارے ضبط کو دیکھین تو پیٹھ ٹھونک دین کہ۔ ع۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند + ان دونون عورتون نے جو اُنکی ایسی ردی حالت دیکھی تو اُنکو رحم آیا اور اشارے سے مالک سرا کو سمجھایا کہ اب اس بیچارے کی جان بچاؤ اور اُسنے آہستہ سے وہ لکڑی نکال لی۔ اتنی دیر مین یہ بالکل شل ہو گئے تھے دن بھر کے تھکے ماندے تو تھے ہی اِس امتحان نے اور بھی مار ڈالا بھٹیارے نے دل لگی دل لگی مین اچھی طرح بھُرکس نکالا۔ اور ایک بات یہ بھی تھی کہ دن بھر کے فاقے کے بعد جو کھانا کھانے مین آیا تو آرام کرنے کو اور بھی زیادہ جی چاہا مگر آرام کجا۔ وہان آرام کے عوض گو لالاٹھی ۔ مالک سرا نے ذرا سی برانڈی پلا دی تو اُنکی دن بھر کی تھکاوٹ بھی مٹی اور ذرا سر در بھی ہوا۔ ان

دونون عورتون نے یہ صلاح کی کہ اسے رات کو کچھ دیر پہرا بھی لینا چاہیے چنانچہ مالک سرا نے
کہا کہ اس قسم کی شاگردی مین شرط یہ بھی ہو کہ رات کو شاگرد پہرا ضرور دے یہ اسپر بھی راضی
ہوگئے۔ انکو تو کسی امر مین عذر کسی بات مین دریغ کسی شرط مین حجت ہی نہ تھی جو جسنے کہا
وہ منظور۔ مطلب تو تھا کہ کسی طرح سے پیچھے نہ ٹلائین۔ دو گھنٹے تک ان صاحب نے پہرا دیا۔
وہی تلوار کاندھے پر رکھے ہوئے پینترے بدل بدل کر پہرا دینے لگے اور غل مچانا شروع کیا۔
جاگتے کھنکھارتے خبردار کوئی ادھر رخ نہ کرے۔ سرا کے مسافرون کی نیند حرام ہوگئی مالک
سرا نے جو انکے غل غپاڑے کی آواز سنی تو پاس جاکر کہا بس اب سو رہیے آپ ہماری شاگردی مین
پورے اُترے۔ اب جاکے زیردستون کو زبردستون کے ظلم سے بچائیگا خدائی فوجدار تھکے ماندے حیران
وپریشان تو تھے ہی۔ سوئے تو گھوڑے بیچکر تڑکے اُٹھے دیکھا کہ سب مسافر سرا سے چلے گئے
ہین فقط وہ دو عورتین اور اُنکے ساتھ ایک مرد۔ صرف تین آدمی رہ گئے۔ باقی سناٹا یہ تو سرا کو
گورنر کا ایوان اور قلعۂ سلطانی سمجھے ہوئے تھے سوچے کہ معلوم ہوتا ہو فوج قواعد پر گئی ہو
کہا اگر ہماری ضرورت ہو اور کوئی مہم ہو تو اطلاع دیجیے ہم چلکے مہم سر کرین۔

منیزہ منم دخت افراسیاب
برہنہ ندیدہ تنم آفتاب

عورتین تو سمجھین نہین کہ کیا کہتا ہو۔ وہ جیسی کہ اور اوّل فول باتون کی طرح یہ بھی سنے لگی
ہانک بیٹھا۔ مگر مالک سرا کو بے اختیار ہنسی آئی کہ شاہنامۂ فردوسی کا شعر پڑھا بھی تو کون اسنے
دل لگی مین کہا۔ یہ شعر تو یون سنا تھا۔

منیزہ توئی دخت افراسیاب
برہنہ ندیدہ تنت آفتاب

خدائی فوجدار سڑی تو تھے ہی اس مذاق کو نہ سمجھے اور اکڑ کر بولے۔ یون غلط ہو
فردوسی نے یون کہا ہو۔

منیزہ منم دخت افراسیاب
برہنہ ندیدہ تنم آفتاب

اِس نکتے [illegible] نے شعر پڑھا کہ ان دونون [illegible] بے اختیار ہنسی آئی اور
اسکے ہنستے ہی آپ بگڑ کھڑے ہوئے۔ فرمایا بس یہ خندۂ بے محل ہمکو سخت ناگوار گذرتا ہو اگر
کسی مرد نے دانت کھولے ہوتے اور قہقہہ لگایا ہوتا تو کھا ہی جاتا۔ فوراً انتون ہی پر گولی لگاتا۔
دائین! انمین سے ایک عورت نے جلدی سے اپنا منھ دبایا اور کہا ایک دانت ٹوٹ گیا۔
دوسری عورت نے تصدیق کی اور انکو کامل یقین ہوگیا کہ واقعی میرے دائین! ام کہنے کا

بہت سب اور ہوا الہ اسکا دانت طھٹ سے الگ ہو ا ۔ پس پھر کیا تھا ۔ اور بھی اکڑ گئے اور کہا کیون دیکھا ۔ ہم لوگ ایسے بانکے ہوتے ہین ۔ سنے بندوق اور تپنچے اور شیر بچے اور تیر کمان کے دانت توڑ ڈالا اب بھلا ہم سے کون لڑ سکتا ہی ۔ کیا مجال ۔ وہ تو تلوار اور شیر بیان اور بندوق اور قرابینچے سے کام لیگا اور یہان نے او زار دانت توڑ ڈالا ۔ پس جس شخص مین اتنی قدرت ہو اُس سے تیغ بر بھلا کیا مقابلہ کریگا ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ کیا مجال ! مالک سرا نے انکو خوب بنایا قدم لیے اور کہا بھی پہلوان جی یون ہی ہی کہ اسمین بھی تمھاری ہی طرف ہی ۔ بس کمال اسکا نام ہی کہ زبان سے دائین کا لفظ نکلنا تھا کہ گولی اور بارود کا کام کیا ۔ **خدائی فوجدا** رنے کہا ای خاتون مین نے دیدہ و دانستہ یہ کارروائی نہین کی تھی کیونکہ زنان بیکس کی ہم لوگ بڑی عزت اور توقیر کرتے ہین ۔ مگر اتفاقیہ یہ فعل سرزد ہوا ۔ امیدوار معافی ہون ۔ اسپر اس عورت نے جواب دیا (دا لیو دانت آپ ہی آپ اچھا ہوگیا) **خدائی فوجدار** کو اس بات کا بھی اسقدر یقین ہوگیا کہ پھر کے اُٹھے اور مالک سرا کو گلے سے لگا کر فرمایا (دیکھ لیا ۔ زبان مین یہ اثر کہ دائین کا لفظ کہتے ہی دانت کھٹ سے الگ اور دعا کی یہ تاثیر کہ ٹوٹا ہوا دانت مُنھ کے اندر موجود ۔ ایک زبان وہ گولی کا کام بھی کرے اور گولہ بھی وقت پر بن جاے اور مبتی قبض کی بھی اسکے آگے کوئی ضرورت نہین اور یہی زبان وقت پر دوا اور دارو اور مرہم اور پٹی کا بھی کام کرے ۔ ایسا جری بھلا میرے سوا اور کون ہی ۔ تو وجہ کیا وجہ یہ کہ وہ لوگ صرف جری اور آزمودہ کار ہین اور اوزاروں سے کام لیتے ہین اور یہان نہتّھے ہی لڑنیکو مستعد ۔ اب فرمایئے اسوقت میرے پاس کون تپنچہ تھا ۔ مگر زبانی داغے ہی سے گولی کا کام کیا اور جب رحم آیا تو دانت پھر جوڑ دیا ۔ پھر ویسا کا ویسا ہی ۔ اس عورت نے کہا معلوم ہوتا ہی کسی ترکیب سے تمنے اپنا دانت توڑ کے میرے مُنھ مین لگا دیا ہی ۔ **خدائی فوجدار** اسپر بہت ہنسے اور مُنھ خوب زور سے کھول کر سب کو دکھایا اور ایکبار نہین کوئی پچاس بار ۔ بس منھ کھولے کھڑے ہین زبردستی دانت گنوا رہے ہین اور یقین دلا رہے ہین کہ منھ کے دانت سب موجود ہین ۔ ایک کم نہ ایک بیش ۔

الغرض شام کے قریب جب اور مسافر بھی آئے تو ہمارے **خدائی فوجدار** سمجھے کہ فوج اور افسر سویرے قواعد پر گئے تھے وہ اب قلعے کو واپس آگئے ۔ اب ایک ایک مسافر سے پوچھتے ہین ۔ کیون بھئی خیر سے گزری ۔ جنگ دو سردار د ۔ دو سردار د ۔ وہ لوگ متحیر کہ یہ بلتا ہی کیا ۔ کیسی جنگ اور کیسی تفنگ سب سمجھ گئے کہ بڑی سودائی ہی ۔ کسی کے الحقیق

دلانے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ صورت دیکھی اور آدمی پہچان گیا کہ خلل دماغ ہی سے واہی۔ اگر کوئی نہ بھی پہچانتا تو آپ کی پوشاک اللہ کی عنایت سے صاف گواہی دیتی تھی کہ پاگل ہی انسان کی یہ وضع کہین ہوتی ہی شب کو کوئی بارہ کے عمل مین انھون نے پھرنے کی ہانک لگائی اے میری جان۔ اور روح وروان۔ اے خوبان فرخار۔ رشک گلبدنان تاتار۔ اے فلاح کی پری ہمہ ناز ہمہ دلبری۔

ہر ایک بزم مین ہی اسکا ذکر صبح و مسا	ہر ایک شہر مین ہی اُسکے حسن کا شہرا
ہر ایک چشم مین ہر دل مین ہی اسی کی جا	ہر ایک ملت و مذہب مین اُسکا ہی چرچا
ہر ایک جان کو بلبل صفت ہی اسکی ہوا	اگرچہ اور بھی گل ہین بہت یہ نام خدا

ندانم آن گل رعنا چہ رنگ و بو دارد
کہ مرغ ہر چمنے گفتگوے او دارد

مالک سرانے انکو سمجھایا کہ اب رات زیادہ آئی آرام کیجیے آپ لوگون کا کام تو خلق خدا کو آرام پہونچانا ہی نہ کہ آپ کے سبب سے کسی کو اذیت یا تکلیف پہونچے۔ خدائی فوجدار صاحب مطلب نہ سمجھے۔ پوچھا اسکے کیا معنے ہمسے اذیت کیون کسی کو پہونچنے لگی۔ معشوقہ کی بے مہری اور بیوفائی یاد کر کرکے زار زار روتے ہین کسی کا اجارہ ہی۔

دل ہی تو ہی نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون
روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون

مالک سرانے کہا۔ (خانہ زاد کا مطلب یہ ہی کہ اگر آپ کی طرح اور مسافر بھی یون ہی لگروالگون کی بانگ لگائین اور سر کو سر پر اٹھائین تو کوئی کاہے کو اس سرا مین رہے۔ اور یہ سمجھ مین نہ آیا کہ آپ بہادر کیسے نبے ہین کہ دو دو دن تک سرا مین ٹکے رہتے ہین۔ آپ کا کام تو یہ ہی کہ کہین چین سے نہ رہیے۔ اور یہ بات بھی سمجھ مین نہ آئی کہ بن کوڑی بن دام آپ اس اہم کام مین قائم برام کیونکر ہونگے۔ کچھ تو پاس چاہیئے۔ مالک سرا کی یہ گفتگو انکی سمجھ مین نہ آئی کہ مسافر کیسے اور سرا کہان اور کوڑی پیسا چہ معنے دارد۔ مگر نیند کا لشکر جو غالب آیا تو سو گئے اور جن لوگون کی نیند مین خلل ہوا تھا اُنھون نے کہا خفتہ بہ

فصل ۴

مالک سرا کی اب یہ خواہش ہوئی کہ کسی نہ کسی ترکیب سے اِن ذات شریف کو یہان سے

نکالیے ورنہ کسی نہ کسی روز یہ کوئی گل ضرور کھلائینگے۔ سو یرے منھ اندھیرے اُسنے اُٹھ کے اُنکو جگایا اور
کہا اب آپ کے امتحان کا وقت آگیا۔ اس قلعہ پر ایک غنیم حملہ آور ہوتا ہی فوج روانہ ہوگئی ہی آپ
بھی جا کے مدد دیجیے۔ ع۔ کوشش کرو کار خیر ہی یہ + اتنا سننا تھا کہ اُنکو تاب کہان منھ ہاتھ دھو کر
رشتک حمار کو کسا اور اپنی انوکھی جنگی وردی ڈانٹی اور لدلیے اور رخصت ہو کر روانہ یا ہشد
مالک سرا اسی کو غنیمت سمجھا کہ کہین یہان سے یہ بلا دفان تو ہو۔ بھاڑا ابھی نہ مانگا اور یہ چلتے ہوئے
اسوقت کوئی انکے چہرے کو دیکھتا کہ کیسے بشاش تھے۔ تڑاخ تڑاخ نور برستا تھا۔ کلیجا
ہاتھ بھر کا ہوگیا کہ بعد مدت دلی آرزو برآئی کہ پورے اونچی پورے بہادر پورے جرنیل
بنے ہوئے اسپ صرصر تگ پر سوار میدان کارزار کو جا رہے ہین۔ اسوقت واقعی بڑا
جوش تھا۔ طبیعت امنگون پر سو ولولہ کہ بس کچھ نہ پوچھیے۔ معلوم ہوتا تھا ہفت اقلیم
لوسیر کر آئینگے۔ کانا ٹٹو دو دن خوش تھا کہ مزے مزے سے دانہ کھایا گھانس کھائی۔
سواری نہ شکاری۔ سرائین دندنانے کیا آج پھر انکی شامت آئی۔ چلتے چلتے فوجدار کو
خیال آیا کہ گورنر کی صلاح کے مطابق کارروائی کرنی چاہیے بے روپیے کے ایسے اہم
اور مشکل کام انجام نہین پاسکتے۔

اے زر تو خدا نئی ولیکن بخدا | ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

اسکے بعد یہ خیال بھی دل مین گذرا کہ بغیر ایک آدمی لے پوری پوری عزت و توقیر محال ہی
ایک خدمتگار خاص ضرور ہمراہ ہونا چاہیے تاکہ وقت بے وقت کام آئے اور مدد دے سکے۔
اگر کہین زخمی ہوے تو مرہم پٹی کو تو کوئی ہو۔ بیمار پڑے تو دوا کا ٹھکانا ہو۔ اور پھر شان
امارت بھی ہی ایک آدمی ہر حالت مین ساتھ ہونا چاہیے۔ یہ سوچ کر اپنے گانون کی طرف گھوڑے
کو مہمیز کیا گھوڑے کو کسی نہ کسی طرح سے معلوم ہوگیا کہ وطن کی تیاریان ہین اس کوچ سے وہ بھی
خوش ہوا اور سابق کی نسبت اب ذرا تیز تیز چلنے لگا۔ چلتے چلتے ایک مقام پر ایک آواز سی آئی
معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کوئی شخص کرب مین ہی اور کراہ رہا ہی۔ انکے کان کھڑے ہوے۔ یقین ہوگیا
کہ کوئی مردم آزار بد شعار کسی غریب کو دق اور پریشان کر رہا ہی۔ خدا کا شکریہ ادا کیا کہ اب انتقام کا
موقع ملا۔ گھوڑے کی باگ اُسی جانب موڑی جدھر سے وہ آواز آئی تھی۔ جا کے دیکھتے ہین
تو انکے نقات گھوڑے سے بھی دبلی پتلی ایک گھوڑی بندھی اور ایک جانب برس پندرہ
ایک کا لڑکا درخت سے بندھا ہی اور ایک آدمی چابک مار کر کہتا ہی کہ کیون نے پھر تو کام بگاڑ گیا

خدائی فوجدار کے سر سے پانون تک آگ لگ گئی۔ جھنجھلا گئے بہت ہی ڈپٹ کر للکارا کہ او حرامزادے
نامشخص خبردار۔ گیدی خبردار۔ کھول اس لڑکے کو۔ تمکو سورما اور جری جرنیل کسنے بنا دیا ہی اس بے بس
بچے کو جو قابو مین پایا تو کیا شیر ہو گئے۔ جی چاہتا ہی کھال کھینچون اور بھس بھرون۔ ابھی چھوڑ دو نہ تو برچھہ
جھونک دونگا اسی جگہ لاش پھڑکتی ہو گی۔ اسنے جو اس انوکھی وضع کا آدمی دیکھا تو رعب مین
آگیا دیکھا کہ سر سے پانون تک ہتھیار باندھے ہوے ہی۔ ایسا نہو کہ بولون اور فوراً
مار ہی بیٹھے۔ آہستہ سے دبے دانتون کہا جرنیل صاحب مین گڈریا ہون اور مویشی ہی پر میری
زندگی ہی یہ لونڈا روز ایک نہ ایک مویشی کھو دیتا ہی اور میرا نقصان ہوتا ہی۔ اسکو اسی سبب سے
اسوقت مثل بچون کے سزا دی کہ آیندہ ایسا نہ کرے سلک بے سیاست نہین انتظام پاتا۔ اگر اسکو
سزا نہ دون تو بڑھ کے یہ کاہل ہو جائے اور کوئی کام نہ کرے اور اگر اس سزا سے سدھر گیا تو ازین
چہ بہتر۔ فہو المراد یہ سنتے ہی خدائی فوجدار نے بھالا اٹھا کے کہا اگر ابھی ابھی نہ کھولیگا تو بھونک
دونگا گڈریا ڈرا کہ ایسا نہو یہ رسالہ دار بھونک ہی دے فوراً لڑکے کو درخت سے کھول دیا
اور کہا حضور اسکے سبب سے میرا بڑا نقصان ہوا۔ لڑکے نے کہا سرکار یہ غلط کہتے ہین۔ دو مہینے
سے میری تنخواہ نہین دی ہی آج جو مانگنے آیا تو باندھ کے چابک جمانے شروع کیے خدائی فوجدار
اور بھی آگ ہو گئے اور بڑھ کے اس گڈریے کی طرف چلے کہ بھالے سے سزا دین مگر وہ زمین پر خود ہی
گر پڑا اور عرض کی کہ اگر حضور اس لونڈے کو میرے ہمراہ میرے گھر تک بھیجین تو اسکی تنخواہ فوراً
دیدون۔ ایک ایک حبہ نہ ادا کر دیا ہو تو چور کی سزا وہ میری سزا۔ لڑکے نے کہا صوبہ دار
صاحب خدا حضور کو سلامت رکھے اگر اسکے کہنے مین حضور آگئے تو یہ مجھے مار ہی ڈالیگا ہاری جیتی
ایک نہ مانیگا۔ اپنے سامنے ہی دلوا دیجیے خدائی فوجدار نے کہا اسکی یہ مجال نہین کہ ہم ایسے مشہور
اور جری بہادرون سے یہ برسر مقابلہ آسکے اگر ذرا ہماری شان کے خلاف کیا تو ہم ٹکڑے ٹکڑے
اس سے سمجھ لینگے اور یہ بہت نیچا دیکھیگا۔ اسنے عرض کی سرکار بھلا مجھ گڈریے کی کیا تاب و طاقت
کہ جرنیلون سے مقابلہ کرون۔ اس لونڈے کو ابھی دے دونگا۔ چل لونڈے میرے ساتھ چل۔
مگر خداوندا اسنے قسم جھوٹی کھائی دو مہینے کی تنخواہ نہین صرف ڈیڑھ مہینے کی باقی ہی اور اسمین سے
ایک جوڑے جوتے کے دام مجرا ہونگے اور ایکبار اسکی فصد کھلوانی پڑی تھی اسکی اجرت مجرا
کر لونگا۔ خدائی فوجدار نے اسکا یون تصفیہ کیا کہ اسنے تیرا جوتا پہن کے گھس ڈالا اور تونے اسکی
کھال کھینچی۔ چلو برابر ہو گئے۔ اسنے فصد کھلوانے کی اجرت تجھ سے پائی تونے مار سے

مارتے ہی ہیں لال [illegible] باقی رہا یہ امر کہ دو نہین ڈیڑھ مہینے کی تنخواہ باقی ہی اسمین بھی تو ہی کاذب معلوم ہوتا ہی کیونکہ اسنے قسم نہین کھائی اور تو نے اسپر بہتان کیا کہ قسم کھائی ہی بس دو مہینے کی تنخواہ اسکو دے ورنہ تیری کھال کھینچونگا۔ گڈریے نے انکو یقین دلایا کہ تنخواہ فوراً دے دونگا ہرگز دریغ نہ کرونگا اور انکو اسقدر تو یا یقین اسکے کلام کا ہوا کہ گھوڑے کی باگ اُٹھائی اور یہ جا وہ جا جب نظر سے بالکل غائب ہوگئے اور گڈریے کو انکے واپس آنے کی امید نہ رہی تو اسنے اپنے آدمی سے کہا لونڈے چل اپنی تنخواہ لے اگر نہ دونگا تو یہ جری سپاہی ابکی آن کے میری کھال ہی کھینچ ڈالیگا اور پھر مجھسے کچھ کرتے دھرتے نہ بنیگی۔ لونڈا تو شیر ہو ہی گیا تھا اسنے جواب دیا کیا شہر شعلہ ہی۔ درخت مین باندھ کے بے وجہ بے سبب مارنے لگے کیا اندھیر ہی۔ سمجھے تھے اب میرا کوئی سرکوب ہی نہین۔ فرعون کے لیے کوئی موسے نہ آئیگا۔ گڈریے نے پھر اسکو درخت سے باندھا اور چابک لگا کر کھولدیا اور کہا جا اپنے حمایتی کو بلا لا۔ اگر وہ اسطرح ہمسے نہ پیش آتا تو ہم اتنی سختی بھی نہ کرتے۔ لونڈا روپیٹ کے چلدیا۔ اب انکا حال سنیے کہ انکا جنون اور بھی بڑھ گیا۔ اب یہ اور بھی اکڑ گئے۔ سوچنے لگے کہ اللہ رے مین اور اللہ رے میری جوانمردی۔ کہ مین نے قوی ہیکل گڈریے کو اک ذرا سی ڈانٹ مین رام کرلیا کہ واہ وا واہ۔ مگر۔

انہمہ شہد و شکر کز سخنم میریزد	اجر صبریست کزان شاخ نباتم دادند

یہ جسقدر کار نمایان مجھسے سرزد ہوتے ہین یہ سب بی گلابو جان صاحبہ کی دعاے سحری اور نالہ نیم شبی کا اثر ہی گو مین خلقی جری اور کرار غیر فرار ہون۔ یکتا ہون طرار ہون مگر بی گلابو جان نے اگر جادو نہ کردیا ہوتا تو یہ بات مجھے کبھی کرور برس تک حاصل نہوتی۔ ای گلابو جان تمھاری سی خوش نصیب فرخندہ طالع عورت بھی خدا کی خدائی مین نہ خلق ہوئی اور نہ ہوگی کہ میرا سا پہلوان جری جرنیل جو جنگیون مین دیوون کو نیچا دکھادے۔ شیرون کو ایک تھپیڑ [illegible] پُولا دے۔ گینڈون کے دو ٹکڑے کرڈالے۔ کوئی شیر دل یا شیر مرد اس کلے ٹھلے کا ہو تو لے۔ اور ایسا سورما جیسا مین ہون تمھارا غلام ہوکے رہے اس سے بڑھکر خوش نصیبی اور کیا ہوگی۔ ای توبہ کر بندے توبہ کر۔ رستم اور تھا اسکا اور ہی طور تھا۔ اسفندیار کی کہانی اب تقویم پارینہ ہی — مین وہ ہون کہ۔

ناوک نے میرے صید نہ چھوڑا زمانے مین	تڑپے ہی مرغ قبلہ نما آشیانے مین

وہ گھڑیہ ہانی دوہی مارہ گیا انکا دماغ اور بھی چڑھ گیا اور سوچنے لگے کہ اللہ اللہ کس مصیبت سے ہمنے اِس بیچارے لونڈے کو بچایا کہ واہی واہ - اور یہ معلوم نہ تھا کہ لونڈے کی اِنکے سبب سے کھال کھینچ ڈالی گئی - اب کئی دن تک کام کرنے کے قابل بیچارہ نہ رہیگا - اچھی دوستی کی -

خیر چلتے چلتے ایک چوراہا ملا - سوچے کہ چوراہے پر پہونچنا اچھا نہین - واللہ اعلم کس راہ مین کار نمایان کرنے کا زیادہ تر موقع ملے اور کس مقام پہ کم خطرہ ہو تھوڑی دیر سوچ کر حضور نے گھوڑے ہی کی رائے پر چھوڑا - اور باگ ڈھیلی کرکے ایڑ لگائی تو رشک حمار نے سیدھی اصطبل کی راہ لی - رو بہ طویلہ - سو قدم کے فاصلہ پر کل گئے ہونگے کہ کچھ سوار سامنے سے نظر آئے - دو قاطرون پر تھے دو تین اونٹون پر اور چار پانچ آدمی گھوڑون پر سوار - انکے جنون نے یہ ہدایت کی کہ یہ سب غنیم ہین اور اُس قلعے پر چڑھائی کرنے جاتے ہین جہان شب کو ٹکے تھے - ایک دفعہ ہی پر پرزے درست کرکے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور بیچ سڑک پر کھڑے ہو کر باواز بلند غل مچایا (اِی بہادرو - ای جری سپاہیو - خبردار آگے نہ بڑھنا دشت غیبال ضیغم مارجنگ کاٹھیاواڑ راہوار شہسوار جنگ خدائی فوجدار - کرار غیر فرار کی سواری بادبہاری آتی ہے - تم لوگ اِس بات کو تسلیم کرو کہ بی گلابو جان صاحبہ جنپر میری جان جاتی ہے - جو میری آنکھون کا نور - دل کا سرور ہین ان سے بڑھ کر کوئی معشوقہ خدا کی خدائی مین کسی ملک یا شہر مین خلق ہوئی - ہرگز نہین ایسی بالا بلند کون ہے - ایسی گیسو کمند کون ہے - آنکھین ہین تو چور خود غیرت حور - تم سب کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ جب سے پروردگار عالم و عالمیان خدائے دو جہان نے لفظ کن سے دنیا کو نمودار اور ما فیہا کو آشکار کیا بی گلابو جان صاحبہ کی سی پری دخت شیرین حرکات خلق مین خلق نہین ہوئی اگر تم لوگ اِس سے انکار کرتے ہو تو بسم اللہ -

جوان مردان نہ پیچید از سخن رو	ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو

اگر کسی نابکار کو انکار ہو تو بسم اللہ ہمارے اسکے فیصلہ ہو جائے - بس ابھی ابھی وارا نیارا ہو جاتا ہے - یا وہی نہین یا ہمین نہین - اگر بغیر اقرار اور اقبال کیے ہوے کوئی بڑھا بیدریغ تہ تیغ کرونگا - زندہ نہ چھوڑونگا - لاش پھڑک رہی ہوگی -

آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من

آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

سوداگرون نے گفتگو یہی تو اول جلول — قطع شریف دیکھی تو نور علے نور — ماشاء اللہ چشم بد دور پاگل سمجھ کے خاموش ہو رہے مگر جب خدائی فوجدار نے بھالا اٹھایا اور کہا اگر کوئی بغیر اقبال اور اقرار کے آگے بڑھا تو بھر لاش پھڑکتی ہوگی تب تو یہ سمجھے کہ یہ کوئی خطرناک پاگل ہے — اس سے مقابلہ کیے بغیر کارروائی معلوم — ایک سوداگر نے کہا (اے رسالدار جرار — ہمنے اُس خاتون ماہ لقا جادہ جمال کی صورت آج تک نہین دیکھی جسکی توصیف مین تم عذب البیان اور تعریف مین رطب اللسان ہو — اگر ہمکو دکھا دو تو ہم بھی راے دین ورنہ دیکھے بھالے کوئی کیونکر کہ سکتا ہے) اسپر — خدائی فوجدار آگ بھبھوکا ہو گئے — غصے مین آ کے کہا اگر دیکھنے کے بعد اقرار اور اقبال کیا تو خوبی کیا رہی — نہین — ہمارا حکم ہے کہ بے دیکھے ہی ایمان لاؤ کہ سارے عالم کی عالم فریب عورتین سارے زمانے کی سیم بدن پریان ہماری معشوقہ زرین کمر کے تلوون کو بھی نہین پہونچتی ہین —

قد و قامت آفت کا ٹکڑا تمام | قیامت کرے جسکو جھک کر سلام

اسنے جواب دیا (جی ہان ممکن ہے کہ وہ ہزار دو ہزار مین اچھی ہون — فضلنا بعضکم علے بعض خدا کی خدائی مین ایک سے ایک بڑھکر ہے — مگر بغیر دیکھے کوئی شخص اچھی طرح سے راے نہین قائم کر سکتا خود وہ نہون تصویر ہی دکھا دو — ہم یہان تک اقرار کرتے ہین کہ اگر وہ بھینگی یا چندھی یا کانی یا لولی یا لنگڑی بھی ہونگی تو ہم سب تعریف ہی کرینگے —) اتنا سُننا تھا کہ خدائی فوجدار مارے غصے کے کانپنے لگے — زور سے کہا کہ او مُزدور — او ناہنجارو او عیارو — او کتو بلکہ کتون سے بھی بدتر — بی گلابو جان چندے خورشید چندے مہتاب ہے زلف عنبر بار سے بہشت کی لپٹین آتی ہین — جامہ زیب — زاہد فریب — وہ کون ہے جو اُس بت سراپا ناز کو دیکھے اور اُسکا کلمہ نہ پڑھنے لگے وہ جوبن ہے کہ زاہد سجدے کرنے لگے —

بصورت تو بے کستر آفرید خدا | تراشیدہ و دست از قلم کشید خدا

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام — بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

اگر فوراً ایمان نہ لاؤ گے تو بھالا بھونک دونگا — یہ کہکر نیزے کو سنبھالا اور جھپٹے مگر خدا کی شان گھوڑا ٹھوکر کھا کے گرا تو (آرزردہ ہون) راکب اور مرکب تلے اوپر گرے تو اٹھنا محال ہے — گھوڑا بیچارا بہزار خرابی اٹھا مگر بھالے اور نیزے اور تلوار اور خود اور الم اور علم کے

سبب سے اُسنے نہ اُٹھا گیا۔ سوار اس کیفیت کو دیکھکر راہی ہوے مگر انھون نے اس
حالت زار مین بھی بانکپن کو نہ چھوڑا اور کہا۔ (ابے او بھگوڑو۔ نامردو۔ بزدلو۔ دون ہمتو
نابکارو بھاگے کہان جاتے ہو۔ غنیم کو پیٹھ دکھاتے ہو بڑے مرد ہو تو آجاؤ۔ ذرا ایک آدھ ہاتھ
تو دکھاؤ۔ اسوقت میرے عراقی نے دغا دی ورنہ ایک ایک کو کھود کے دفنا دیتا۔ مگر بڑے ہی
بودے ہو۔ پلٹ آؤ اور جس طرح جی چاہے لڑو۔ چاہے ایک ایک اکیلے اکیلے لڑو۔ چاہے
سب مل کے آؤ۔ گنہگار سہی۔ تم سب اور ہم اکیلے میدان سے بھاگنے والے کوئی اور
ہوتے ہین۔ ہم مارین اور مر جائین) سوارون کے ساتھ ایک شخص نے جو قاطر پر سوار تھا
انکی ذرا مرمت کر دی تو یہ اور بھی گر پا گئے تب تو اسنے انکی خوب گت بنائی اور ساری جوانمردی
اور بہادری رکھی رہی۔ دیر کے بعد انہین اتنی طاقت آئی کہ ذرا اُٹھ کے بیٹھے۔ اور ایک
آدمی سے پانی مانگا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا تو ذرا یون ہی سی تسلی ہوئی۔ گھوڑا بھی پیاسا تھا اسنے
جو پانی کی صورت دیکھی تو منھ لپکا دیا اور اس رحمدل آدمی نے ایک بڑی بالٹی بھر کے
اسکو بھی پانی سے چھکا دیا۔ جب وہ چلا گیا تو انھون نے اپنے کانے ٹٹو کی طرف مخاطب ہو کر یون تقریر کی
(اے سلطان افراس دیار و امصار میرے عزیز باد رفتار رشک حمار تیری ذرا سی حماقت
نے مجھے آج کہین کا نہ رکھا ہوتا اگر وہ گیدی خر سوار میری ہیبت کے سبب سے بھاگ ہی کھڑے
ہوئے ورنہ تو ہی سوچ کہ میری جان زار پر کیسی گذرتی یون تو وہ اگر ہزار در ہزار اور قطار در قطار
بھی ہوتے تو کیا پروا تھی۔ مگر تیری ٹھوکر لینا میرے لیے ستم ہی ہو گیا مین اُسوقت زمین پر
تیرے سبب سے لوٹ رہا تھا اگر کوئی دشمن خدا نخواستہ خدا نخواستہ ایک ہاتھ بھی چھوڑ دیتا
تو مین کہین کا نہ رہتا۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ جیسے سوتے کو کوئی تلوار مار دے۔ سوتا اور مردہ
برابر۔ اُسوقت وہ کیا کر سکتا ہے۔ ہان اسوقت اگر وہ سب کے سب بر سر مقابلہ آئین تو
بھی عہدہ برا نہو سکین۔ ایک گرز کافی ہے اور بس۔ صرف ایک گرز بس ہے) *

فصل ۵

یہ شکست پاکر اور گئی گدے کھاکر **خدائی فوجدار** بہت ہی نحیف اور ضعیف
ہوگئے۔ کوئی اور ہوتا تو مارے درد کے کراہتا مگر انکے جوش جنون نے یہ پٹی پڑھائی
کہ وہ سوار انکی بہادری سے ڈرکے فوراً بھاگ کھڑے ہوے۔ اور یہ سارا فساد انکے
نزدیک انکے گھوڑے کا تھا ورنہ اگر وہ دغا نہ دیتا تو انھون نے ان سب نابکارون کو

پہنچا دکھایا ہوگا ...... یہان گئے ہوتے اُس قاطر سوار سنے جو اُنکی مرمت کردی تھی اُسکو یہ بالکل بھول گئے۔ ایس قسم کی باتین اُسکے ذہن سے اتر جاتی تھین اب یہ پریشانی کی حالت مین وہی پرانا اول جلول بکنے لگے (ای میرے عزیز رستم سیستانی تیرے بعد مین کسی نے معرکہ دار وگیر مین نام پیدا کیا ہی۔

آگے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد	نہ رہی دشت مین خالی کوئی جا میرے بعد

اب جو کوئی اِس بہادری اور جوانمردی کے میدان مین قدم مارے وہ بندۂ بارگاہ ہی کا نام لیگا۔

ہر مرغ کہ پر زد بہ تمنائے اسیری	اول بشکون کرد طواف حرم ما

ای رستم سیستانی تیرا برادر عزیز یعنی مین خدائی فوجدار وہ نام کرونگا کہ تیرے نام کو روشن کردونگا۔ دو دوام کو رام کرونگا۔ وہ وہ کام کرونگا کہ ظلم کی قلعیہ تمام کرونگا۔ تعدی کی جڑ ہی دنیا سے کھو دونگا۔ جور کا نام تک نہ باقی رہیگا) یہ اپنے فرضی برادر عزیز رستم سیستانی کو مخاطب کرکے یہ اٹکل پچو تقریر کر رہے تھے کہ اِنکے گانوں کے ایک آدمی نے اِنکی آواز سنلی۔ آواز کی طرف چلا دیکھا تو ایک سوار بھالا تلوار لیے ہوے پریشانی کی حالت مین پڑا ٹک ٹک رہا ہی قریب گیا تو پہچانا۔ کہا ارے یار تم تو ہمارے گانوں کے ہو۔ یہ آج یہان کہان اور یہ قطع تمنے کیا بنائی ہی۔ یہ سرکنڈے کا خود کیسا ہی اور جی کیون سنے ہوے ہو۔

خدائی فوجدار سودائی تو تھے ہی سمجھے کہ رستم سیستانی باتین کر رہے ہین۔ اُسکی تقریر کے جواب مین آپ نے ایک اور فضول تقریر شروع کی۔

(سنو بھائی رستم سیستانی برادر جانی کہ ہمنے ایک ناظورۂ ماہ وش بالابلند گیسو کمند سے دل ملایا ہی۔

جس مکان مین ہو ترے رخسار کا روشن چراغ	...... ہین بجا ہو سب دیوارون سے روزن چراغ
جب تلک ہی حسن معشوقون پہ ہین عاشق نثار	گرد ہین پروانے بھی جبتک کہ ہی روشن چراغ
روشنی ہی ایسی اسکے سینۂ پرنور کی	ہو گیا مجھکو یقین ہی زیر پیراہن چراغ
گنج زر رنگ طلائی نے کیا منھ یار کا	لعل لب کو مین نے سمجھا مال پر روشن چراغ
مانگی حسن روے تابان کی ترقی کی دعا	جب کسی نے سامنے میرے کیا روشن چراغ
باغ مین رخسار تابان دیکھکر تیرا جلا	بنگیا ای رشک گل ہر لالۂ گلشن چراغ

روز فرقت شب دیجور سے بھی ہی سیاہ	دن کو ہو ویگا ہمارے گھر مین اب روشن چراغ
قتل کرتا ہی خیال روے روشن مین مجھے	ہجر کی شب بنگیا ہی خنجر آہن چراغ
زلف کے باعث فروغ عارض روشن ہوا	شام کو یعنی دکھاتا ہی بہت جوں چراغ

اے برادر اسی کے عشق کے تیر کا گھائل ہون۔ اسی نے مجھے قتل کیا ہی۔ مگر کچھ پروا نہین اس آدمی نے افسوس کیا اور کہا یار تم تو اچھے خاصے تھے یہ مالیخولیا کب سے ہوگیا۔ تقریر ہی تو انتہائی اول جلول گفتگو محض فضول بہکی بہکی باتین کرتے ہو۔ مین کچھ پوچھتا ہون تم کچھ جواب دیتے ہو۔ سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ آثار جنون عیان ہین۔ یہ کہکر اس بیچارے نے انکا منھ دھولایا۔ زمین سے بہزار خرابی اٹھایا گرد جھاڑی۔ پھر پانی پلوایا جب ذرا انکو ہوش آیا تو اسکے لدو کانے ٹٹو کو لیا اور انکو اپنے گدھے پر سوار کیا اور لیچلا۔ رشک حمار بھی انتہا سے زیادہ شل تھا۔ چلنا دوبھر ہوگیا تھا۔ انکا دوست بیچارہ کسان کھینچ کھانچ کرتا اسکو لاتا تھا خود پیدل چلتا تھا راستے مین ہوا جو چلی تو چوٹ نے رنگ اثر دکھایا۔ ابھری اور انکو بہت ہی پریشان کیا۔ ازبس بیقرار تھے۔ اور کرب بہت تھا۔ مارے درد کے برا حال تھا۔ راستے بھر کراہتے گئے۔ کسان بیچارہ کو انکی حالت پر بڑا افسوس تھا۔ اور تمام راہ مین انکی تسلی کرتا تھا کہ اب گھر پہونچا اب گھر مین داخل ہوا۔ خدائی فوجدار گو حالت زار مین تھے مگر دھن وہی تھی واہ رے دھن کے سچے۔ کراہتے بھی تھے اور زار زار روتے بھی تھے مگر بہادری اور جوانمردی اور نبرد آزمائی اور بسالت کی باتین بھی نہین بھولے تھے۔

بمیدان چو سہراب شد تاختہ	برو تیرہ شد روے روز سپید
بیاورد گر رفت نیزہ گرفت	ہمین باید از گفت باو شگفت
یکے تنگ میدان فروساختند	بکوتاہ نیزہ ہمی باختند
ز گرز و عمود اندر آمد بخشم	جہان باد پایان دگرگون تشم
شگرفی بماند این ازان آن ازین	چنان تنگ شد بر دلیران زمین
زسم ستوران دران پہن دشت	زمین شش شد و آسمان گشت ہشت
علم برکش اے آفتاب بلند	خرامان شو اے ابر مشکین پرند

بنالی ای دل رعد چون کوس شاہ
بخند اے دم برق چون صبحگاہ

جب رستم اور سہراب مین پہلی مصاف ہوئی تو برادر من پہلے تم تلوار سے لڑے۔ پھر ترون
سے جنگ ہونے لگی۔ اسکے بعد گرز سے۔ تمہارا لڑکا بھائی صاحب تمسے بڑھ گیا) خدائی فوجدار
اپنے گانون کے اس کسان کو برابر رستم سیستانی سمجھتے آئے دل لگی یہ تھی کہ یہ انکی نہ سنین اور
وہ انکی نہ سمجھین یہ کچھ اول جلول کہین اور وہ اسکے جواب مین تشفی دین کہ ٹھہراؤ ہنین گانون قریب
ہی۔ کسان بیچارہ سمجھا کہ سرسام ہوگیا اسی سبب سے بہکی بہکی باتین کرتا ہی الغرض اسی طرحکی
باتین کرتے کرتے یہ دونون شام کے وقت گانون کے قریب داخل ہوے۔ یہان
کسان نے انکے ساتھ یہ سلوک کیا کہ ایک کپڑا بچھا دیا اور انکو گدھے پر سے اتارا اور
اسپر لٹایا اور سوچا کہ شام کے قبل انکو یہان سے نہ جانے دونگا تا کہ کوئی اس بیچارے کو
اس حالت مین نہ دیکھ سکے اور اسکی مفت مین بدنامی نہو۔ سوچا کہ جب رات ہوگی تو اسکو
اسکے مکان پر پہونچا دونگا کوئی کانو کان نہ سنیگا اور یہ چپ چپاتے پہونچ جائینگے۔ جب
دو گھڑی رات ہوئی تو اسنے اس سودائی کو گدھے پر سوار کیا۔ اور جا کے اسکے دروازے پر پہونچا دیا
اسوقت خدائی فوجدار صاحب کے گھر مین انکی بھتیجی اور پادری صاحب و خلیفہ حجام اور انکی ماما
باتین کر رہے تھے۔ خلیفہ نے کہا صاحب اسمین شک نہین کہ لڑائی بھڑائی اور جھوٹے قصے کہانی
کی کتابون اور روایتون نے ہمارے مالک کو سودائی کردیا۔ اب یہ گئے گذرے۔ کیا جانے
پانچ چھ روز سے کسطرف نکل گئے ہین اور کیا گذری ہی۔ نہ وہ ٹٹو ہی نہ وہ خود ہی نہ تلوار نہ بھالا۔
نہ نیزہ معلوم ہوتا ہی سودائیون کی صورت بنا کر جدھر سینگ سمایا ادھر نکل گئے۔ خدا جانے
کہان گئے کس ہتھے چڑھ پڑے۔ ماما نے کہا ایک دن جنون کے جوش مین بک رہے تھے کہ فلان
بہادر کے گھوڑے کی دم اٹھارہ میل کی تھی اور فلان جرنیل کی تلوار کا دس من وزن تھا اور
ہم جیسے وزر زبردستون کے ظلم سے زیردستون کو بچانے کو مسلح ہو کر نکلینگے دیو اور اژدہے اور
شیر خراج گذار رہینگے۔ دیو پریان لائینگے اور اژدہے من دینگے اور شیر ہر قسم کے جانور جنکو
انسان کھاتے ہین لا کر نذر دکھائینگے۔ گر کسی کی جانب رخ نہ کرینگے ہان اگر کوئی شخص
کسی پر جور و ظلم کریگا تو اسکو ہم ضرور جہنم واصل کرینگے۔ اسی طرح کی فضول گفتگو آپ ہی آپ
دن رات کیا کرتے تھے بس ہم سو رہے جو اٹھے تو انکو غائب پایا کہین پتا ہی نہین ادھر
ڈھونڈھا۔ ادھر ڈھونڈھا۔ ندارد۔ انکی بھتیجی نے کہا کہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہی کہ دو دو دن
برابر دن رات شاہنامہ اور سکندر نامہ اور آلہا اودھن کی کتابین پڑھتے پڑھے

ایک دفعہ ہی اُٹھ کھڑے ہوے اور تلوار لے کے لگے پیترے بدلنے۔ لئی بار دیوار پر تلوارین لگائین اور جب اِس مجنونانہ کارروائی سے تھک گئے تو ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا اور ذرا دل کو ڈھارس ہوئی تو کہنا شروع کیا کہ آج ہمنے چار دیوؤن کو نیچا دکھایا اور دو اژدہے مارے اور وہین شیر کاٹ کے پھینک دیے اور جب پسینا نکلتا تھا تو کہتے تھے کہ یہ خون بہتا ہی۔ لڑائی مین جو زخم کاری اُنکو لگے تھے اُنکا لہو بہتا ہی۔ دو ایک دفعہ مین نے کہا کہ چچا جان یہ کیا کرتے ہو پسینے کو خون بتاتے ہو دیوار پر تلوارین لگاتے ہو اور کہتے ہو دیوؤن سے لڑتا ہون مگر انکی سمجھ ہی مین نہین آتا تھا کہ مین کیا کہتی ہون۔ اور حقیقت حال یون ہی کہ یہ سب ہمارا قصور ہی۔ مین نے بڑی غلطی کی کہ تم سب کو انکی بیوقوفی کی باتون سے اطلاع نہ دی ورنہ ہم سب ملکے ان کتابون کو پھونک دیتے۔ ساری دنیا پڑھتی ہی اور حظ اُٹھاتی ہی۔ مگر انکے دماغ مین ان کتابون نے خلل پیدا کر دیا یہ باتین کسان نے سُنین تو اسکو اب کامل یقین ہوا کہ اِسکا پڑوسی پاگل ہو گیا تھا اِسنے آواز بلند کہا دروازہ کھول دو۔ سہراب اور رستم۔ کئی دیوون اور جنون اور اژدہون کو فتح کر کے آئے ہین یہ عجیب آواز جوان لوگون نے سنی تو دروازہ کھول دیا اور دیکھا تو خدائی فوجدار اور انکا پڑوسی ہی سب کے سب باہر نکل آئے اور خدائی فوجدار نے جو ابھی کسان کے گدھے ہی پر لدے ہوئے تھے نئی ہی ہانک لگائی (دیکھو جی ایک بڑی جنگ مین جسمین کئی ہزار سوار اور ریلان نامدار غنیم کی طرف سے آئے تھے اور ایک قلعۂ فلک شکوہ کو سر کرنے جاتے تھے مین اپنے اس گھوڑے کے سبب سے اسقدر زخمی ہوا کہ ہر تن مو زخمی ہی۔ یہ سب میرے بادپا کا قصور ہی ورنہ مین تو اُن سب کو کب کا اُڑا دیا ہوتا۔ سب بھاگ کھڑے ہوتے۔ مین گھوڑے پر گرنے کے سبب سے سنبھل نہ سکا اور سنبھلتا کیا ہتھیار اور گھوڑا اور مین سب گر پڑے تھے ممکن تھا کہ غنیم جو غنائم بہائم سے بھی زیادہ شمار مین تھے ہمکو تہ تیغ کرتے مگر میری صورت اور ڈنڈیل اور شمشیر خارا شگاف اور طرز مصاف کو دیکھکر ایسی ہیبت اثر چھائی کہ بھاگتے راہ نملی اور مین نے للکارا تو اور بھی تیزی کے ساتھ جوتیان چھوڑ چھوڑ کر بھاگے مگر ہا دردن کو زخم کی پروا کیا ہی۔ اچھا اب تم اُس بیدراج مصرانی طبیب کو لاؤ جسنے جنگ قولیخان مین فرزبد کا علاج کیا تھا ماسنے کہا فرزبد کو کے آگ اور قولیخان پڑے بہارٹین آپ آئیے ہم یہ مصرانی طبیب ہی کے آپ کا علاج کر دینگے۔ تو نیچان کو رستے پیچھے ہزار خرابی دو چار آدمیون نے ملکر انکو گدھے پر سے اتارا اندر لائے اور پلنگ پر لٹایا اور ادھر اُدھر دیکھا کہ جو زخم آئے ہون انکا علاج کرین مگر زخم کہان

پادری نے کہا ہمکو تو کوئی زخم نظر نہین آتا انھون نے جواب دیا کہ ہمنے دس دیوون سے یکہ و
تنہا مقابلہ کیا تھا اور دسون کو نیچا دکھا دیا۔ پادری صاحب کو بے اختیار ہنسی آئی۔ کہا اخاہ
! تو یہ کہیے دیوون سے بھی حضور نے مقابلہ کیا۔ اور خالی خولی مقابلہ ہی نہ کیا بلکہ زیر کیا
اور وہ سب حضور کے خوف سے بھاگ کھڑے ہوے۔ اللہ ری جوانمردی اور واہ ری
بسالت۔ واہ صاحب واہ۔ دیوون کا علاج تو پیچھے کیجیے گا۔ پہلے دماغ کا علاج تو کیجیے جب
خدائی فوجدار نے آرام کیا تو لوگون نے کسان سے سب حال پوچھا۔ اسنے کل سرگذشت
کہ سنائی کہ ایک مقام پر پڑے سسک رہے تھے مگر اس حالت مین بھی دیو اور جن اور
جنگ اور تفنگ کا ذکر مذکور تھا۔ اور راستے بھر یہی اول جلول بکتا آیا۔

فصل ۶

سرکوب زبردست آزار۔ یلان جہان کے سردار خدائی فوجدار۔ دشت
نبیال ضیغم مار جنگ کا ٹھیا وار راہوار شہسوار جنگ کئی دن کے بعد اپنے گھر مین میٹھی نیند سوے۔
پلنگ عمدہ۔ بستر صاف ستھرا۔ خدمت کو آدمی نوکر چاکر۔ نہ کہ سر کی تکلیف کہ معاذ اللہ۔ دو طمانچے پھر
دیا ٹانگین ٹوٹین۔ اونٹ والے سے جھگڑے گو لاٹھی کے شکنجے مین کسے گئے۔ انکو اب کئی
دن کے بعد آرام کرنے دیجیے اور ادھر انکے گھر کا حال سنیے کہ پادری صاحب نے انکی بھتیجی سے
لیکے کتب خانے کی کنجیان مانگین اور کنجیان لیکر ماما اور بھتیجی اور پادری صاحب اور خلیفہ
حجام اور وہ کسان جسکی بدولت انکو بآرام گھر آنا نصیب ہوا کتب خانے مین داخل ہوئے
تو ایک سو کئی کتب انکو وہان ملین جنمین بھوتون اور پریتون اور راجہ اور دیوزاد اور دریائی
آدمیون اور گھوڑمہے آدمیون اور ایسے انسانون کا ذکر تھا جنکا دھڑ مچھلی کا اور بدن
[illegible] پیچھے کا اور سر اونٹ کا۔ یا سر اور دم ہاتھی کی سی اور دھڑ گدھے کا۔
یا [illegible] تک سب چوہے کی سی اور دھڑ سانپ کا سا۔ کسی کتاب مین جادوون کا ذکر
[illegible] کسی پر پھینکا اور وہ چوپایہ بنگیا۔ اشارہ کیا اور جادو کے زور سے انسان
[illegible] کو گدھا بنا دیا۔ گدھے کے سر پر سینگ آگئے۔ جس کتاب کو دیکھا اسمین ایسی
[illegible] کی باتین۔ ماما بڑی ضعیف الاعتقاد عورت تھی۔ وہ جا کے پانی لے آئی اور
پادری صاحب سے کہا حضور یہ پانی حاضر ہے کچھ پڑھ کے اس [illegible] چھڑک دیجیے تو بہتر ہے
[illegible] کہ جن دیوون اور بھوتون کا اسمین تذکرہ ہے وہ ہم پر عتاب کرین پادری صاحب

کو اصلی اسنادی [illegible] ہی ۔ کہا تم بھی کتنی سیدھی ہو۔ اور ہوا ہی چاہیو آخر ہو کیسا [illegible] پادری
صاحب نے خلیفہ کو حکم دیا کہ تم ایک ایک کتاب مجکو دیتے جاؤ مین دیکھونگا کہ کون رکھنے کے قابل
ہی اور کون اِس قابل ہی کہ جلادی جائے ۔ مگر بھتیجی نے صلاح دی کہ سب کو پھونک دو۔
اِنمین کوئی جلد ایسی نہین ہی جو رکھنے کے قابل ہو سب پھونک دینے کے قابل ہین ۔ بلکہ بہتر ہو
کہ اِس کتب خانے کی کھڑکی سے سب کی سب باہر پھینک دیجایئن یا صحن مین ڈھیر کر کے آگ
لگا دیجائے ۔ دھوان بھی دور تک نہ جائیگا ۔ سب یہین جل بھُن کے خاک ہو جائینگی ۔ ماما
نے بھی یہی رائے دی ۔ خلیفہ نے بھی اتفاق کر لیا مگر پادری نے کسی کی نہ سُنی اور ایک ایک کتاب
پڑھنے لگا ۔ پہلی کتاب کا نام پڑھتے ہی سب ہنس پڑے (کتاب جسمین ایک جادوگر کا بیان
ہی جو سانپ کو موم کا آدمی بناتا اور اس سے لکھو کھا آدمیون کی فوج کو شکست دیتا تھا)
اور سب تو ہنسنے لگے مگر ماما کانپ اُٹھی ۔ کہا ہمین کیا معلوم تھا کہ اِس مکان مین سانپ بچھو
بھرے ہین ۔ دوسری کتاب پڑھی تو اُسکی لوح پر یہ لکھا تھا (شاہ دیمک اور گنگا دین اجھا
کی لڑائی) اسپر بھی قہقہہ پڑا کہ کجا دیمک اور کجا انسان ۔ تیسری کتاب کا نام تھا (مہا شاہ کے
ہاتھی کے پاٹھے کی کھال) اس کتاب کو ذرا پڑھا تو معلوم ہوا کہ کوئی مہا شاہ تھے ۔ اُنکی
ہتھنی کے بچہ ہوا اور وہ پاٹھا ان شاہ جی کی دعا سے عالم اور فاضل ہو گیا صبح کو مناجات
پڑھتا تھا ۔ دوپہر کو تصوف کا کلام اور شام کو بہرام گور کے حالات ۔ اس کتاب کی پشت پر
خدائی فوجدار کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا کہ (انشاء اللہ این جانب اسی پاٹھے پر دیوون کے
سر دا سے اُڑینگے ملک فرنگیون مین جا کے دس لاکھ کی فوج کا ستھراؤ کر دینگے) اس فقرے پر بھی
دیر تک ہنسی رہی ۔ اِسکے بعد ایک اور کتاب آئی ۔ سُرخ رنگ کی جلد شنجرف سے سُرخ کاغذ
پر لکھی ہوئی (دیو سُرخ پوش اور میان قرمز شاہ کی جنگ احمر) پادری صاحب نے کہا یہ تو سرتا سر سُرخ
معاملہ ہی ۔ زمین سُرخ آسمان سرخ مکین سُرخ مکان سُرخ ۔ اِسکے بعد ایک اور کتاب
کھولی یہ منظوم نکلی ۔

بنام خدا اے جوان آفرین	یلان زمین و زمان آفرین	
سواران جنگی مغفر شکن	پدر بر پدر شیر و فولاد تن	
نشد ثانی شان به ماچین و سند	به ہیکل قوی ہمچو پیلان ہند	
یلے بود در رزم غاکینجو د	کہ از ہول او شیر نر مادہ بود	

چو بر پشت پیل آمد آن نامور
گھنتا بہ خصم خود این است ہوم
تو مردان جنگی کجا دیدہ
چہ دانی کہ مردان بروز ستیز
منم رستم وقت ای نابکار
بہ یک گرز صد توپ برہم کنم
اگر اژدہا ہم مقابل شود
کہ رے را بنا شد علاجے دگر
سپہد ہمان کس شود روز جنگ
سپہد مرا در ابود نام وجاے

بہ شمشیر و بندوق و تیر و تبر
بقول مصنف شہ نامہ ہوم
ہمین خویشتن را پسند دیدہ
چسان بہرہ ور گشتہ از رستخیز
چہ دانی چہ جنگ ست ناکردہ کار
صفان بر صفان نیز درہم کنم
تب دق شود نیز ہم سل شود
بجز تیر و گو پال و بان و تبر
کہ آید بہ جنگاہ چون نقرہ خنگ
کہ باشد جری نیز فرخندہ راے

پادری نے کہا سب سے پہلے اسی کو پھونکنا چاہیے کیونکہ قلم کا اثر نیزے سے کہین زیادہ پہونچتا ہی۔ اسکو جلد جلا دو اسکے بعد ایک کتاب نظر سے گذری یہ دو حصون مین تھی اور ذکر اسمین یہ تھا کہ ایک روز غلباف بن چیقماق بن قاز پاژندی کو راہ مین تین اژدہے ہاتھیون پر سوار ملے اور غلباف کو ڈانٹا کہ اگر خاندان قاز پاژندی سے ہے تو ہمسے مقابلہ کر۔ غلباف بن چیقماق نے کہا ای اژدہو تمکو اور تمھارے ان ہاتھیون کو دم کے دم مین نیچا دکھا سکتا ہون مگر اسوقت ایک دیو سے کشتی بدی ہی اسکو سر کرکے آؤن تو اسکا جواب دون۔ اژدہون نے کہا او بزدل اور او بودے تجھ ایسے حقیر اور نام کے بہادرون کی یہی باتین ہوا کرتی ہین۔ بس اتنا کہنا تھا کہ غلباف کو طیش آگیا اور ایک پھونک جو مارتا ہی تو تینون ہاتھی مع اژدہون کے اناً غلاً ل ہو گئے۔ اسپر سب کو بے اختیار ہنسی آئی۔ پادری نے کہا واہ رے غلباف تو نے اپنے باپ چیقماق کی بڑی شان رکھلی اور اپنے دادا قاز پاژندی پر بڑا احسان کیا۔ اسکے بعد ایک چھوٹا سا رسالہ دیکھا جسکا نام گنج شر دخیرۂ اول تو اس نام ہی پر قہقہہ پڑا اور قہقہہ پڑتے ہی خلیفہ نے پادری صاحب سے کہا آپ نے جو غلباف کی کتاب مجھے دی ہی اسمین بھی سرخ پنسل سے ہماری سرکار نے کچھ لکھا ہی۔ پادری نے پڑھا تو ہنس دیا۔ کہا فرماتے ہین کہ انشاء اللہ ہم بھی خاندان قاز پاژندی کی طرح مثل غلباف اژدہون کو ایک پھونک مین مع انکے

انا بھیون اور حمایتون کے جہنم واصل کرینگے) بھتیجی بولی بس ایسی ہی کتابون سے اُنکے دماغ کو یہ خلل ہوگیا کہ اب کسی کی ماں کے نہین سا اژدہون کو ایک پھونک مین مار ڈالا اور میان قمرزشاہ کی جنگ احمراور آلا اودھن کی گھوڑیا کی دم اور ع۔ تیدق شود نیز ہم سل شود خلیفہ افسوس کرنے لگا کہ ایسا پڑھا لکھا آدمی اور یہ خبط۔ اسقدر ان فضول بے معنی اور لاطائل کہانیون کا معتقد ہوجائے کہ اپنے آپ کو اضحوکۂ روزگار بنائے استنے مین ایک آواز آئی کہ کوئی شخص آہستہ آہستہ کسی کو پکارتا ہی۔ (بی گلابو جان۔ اے بی گلابو جان۔ بات کا جواب دو۔ اے مین قربان۔

باور ہو کس طرح یہ کہ ہر دل سے دل کو راہ	ہم جان دین یہان اُنھین پروا وہان نہین
پیارا ہو چہرہ چاند کا کس طرح تیری شکل	اُسمین ترے سے ابرو و چشم و دہان نہین
مشق خرام ناز تو کرتا ہی جس جگہ	تلتا زمین کے پتلے مین وان آسمان نہین
گلشن مین ہنس کے میرے رلانے کو کہئیے ہین	اِس باغ مین تو ایک بھی نہر روان نہین
زانو وہ آئینے ہین نہین جسمین جائے زنگ	ساقین تری وہ شمعین ہین جنمین دھوان نہین

سب لوگ سمجھ گئے کہ آنکھ کھل گئی اور نئی نئی ہانک رہے ہین۔ افسوس ہوا کہ اتنے دن کے بعد ذرا شب بھر بھی وحشت دل نے چین نہ لینے دیا۔ بے تکی ہانکنا شروع کی پادری نے کہا اب یہ درد لاعلاج سا ہوگیا۔ خلیفہ نے بھی اتفاق کیا۔ کسان بھی متفق الرائے تھا پادری نے کچھ دل لگی دیکھنے کے لیے اور کچھ اس غرض سے کہ انکے جوش جنون کا حال دریافت کرین خدائی فوجدار کے کمرے کے دروازے باہر سے بند کرلیے تاکہ باہر نہ نکل سکین اور چپکے سے تلوار اور بھالا بھی لے لیا اور بڑے جوش کے ساتھ کہا۔ او بہادرون کے سردار۔ تیرا سر کوب آگیا دیکھکر وہ کتاب منظوم اُٹھالی جسکے اشعار درج ہوچکے ہین اور زور سے پڑھنے لگے)

منم آن یل نامور در جہان	کہ ناپید کردم نشان یلان
کمان کیانے و گرز گران	
تو اے سم خود ش یل پسندیدہ	زکلہائے جرأت سنے چیدہ
تو مردان جنگی کجا دیدہ	
اندیدم کسے بہتر از خود بجنگ	ہمی گویم اینک باواز چنگ
کہ عضو تنم ہر ہمہ تشت سنان	
یلان را ز مردن چہ بیم و چہ باک	چو آہنگ رفتن کند جان پاک

خلیفہ نے پوچھا پادری صاحب یہ گلابوجان کون ہین انھون نے کہا اس گانون مین تو اس نام کی ہمنے کوئی عورت نہین سُنی کسان نے کہا اسکے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہین کہ یہ گلابوجان کون ہین۔ یہی سوجھ گئی مجھے رستم سیستانی کہتے تھے راستے بھر مین رستم بنارہا۔ اسی طرح کوئی گلابوجان بھی قرار دے دی ہوگی۔ خلیفہ بولے ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ بہادری اور پہلوانی کو گلابوجان اور کسی جان سے کیا مناسبت ہی۔ پادری نے انکو سمجھایا کہ بیشک مناسبت ہی کیونکہ اگلے زمانے مین اس قسم کے بہادرون کی ایک معشوقہ ضرور ہوتی تھی اور اُسی کا نام لیکر وہ جنگی معرکون پر جاتے تھے پُرانی کتابون کی باتین یاد تو بہی ہین بس جو جو آئین پڑھا ہی وہ سب حفظ ہی اُسی کے بموجب عملدرآمد کرتے ہین۔ اس تقریر کے بعد خلیفہ نے ایک اور کتاب پادری صاحب کو دی۔ انھون نے کہا یہ کتابین تو جلانے کے قابل نہین ہین انمین صرف گرڑیون کا ذکر ہی مگر انکی بھتیجی کی راے تھی کہ انکو بھی جلادین بھتیجی بولی (ضرور ضرور ضرور جلادی جائین۔ ورنہ ممکن ہی کہ انکے دماغ مین یہ سودا ہوجاے کہ جنگل مین جاکے گرڑیے بنجائین اور وہان بگل بجائین اور بھیڑون اور بھیڑیون کو بلائین۔ ایک بلا سے چھٹکارا ملتے ہی دوسری بلا سے دوچار ہون اور ہم کو یہ کہنا پڑے۔)

ایک آفت سے تو مرمر کے ہوا تھا جینا	پڑگئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

الغرض کل کتابون کا تھوڑا تھوڑا جائزہ لیکر پادری صاحب نے نامے حوالے کین اور صحن مین انکا ڈھیر لگا یا گیا اور جلادی گئین اور سب کو ایک قسم کی تسلی ہوئی کہ اسباب وحشت خدا خدا کرکے دور ہوا جسنے اس بیچارے اچھے خاصے بھلے چنگے کو دیوانہ بنا دیا تھا خلیفہ نے شعلون کو دیکھکر کہا۔ اگر ہمارے حضور اسوقت اپنے اس لاثانی خزانے کو جلتے ہوئے دیکھ لین تو غضب ہی ہوجائے خود آگ بھبھوکا ہوجائین اور خدا جانے کس کس سے بگڑین اور کیا کرین بھتیجی نے کہا غضب ہی ہوجاے انکو یقین ہوجاے کہ کوئی دیو انکو آگ سے ڈراتا ہی یا کوئی جن کسی زبردست کو ستاتا اور آگ مین جلاتا ہی۔ اس سے انتقام نہ لیا تو بہادری مین بٹا لگ گیا نام ہی ڈوب گیا۔ آگ مین بھاندپڑین تو عجب نہین۔ چاہے جل جائین مگر اپنے فن بہادری کے خلاف نہ کرینگے ہم کسان یہ تماشا دیکھکر رخصت ہوا تو ان سب نے شکریہ ادا کیا اور کہا اگر آپ مدد نہ کرتے تو واللہ اعلم کیا ہوگیا ہوتا۔ بڑا ہی غضب کا سامنا تھا۔ کسان نے افسوس ظاہر کیا اور اپنے گھر گیا جب سب کتابین خوب اچھی طرح سے جل کے خاک

ہوگئین تو ماما نے کل کے ذریعہ سے پانی ڈلا اور سب خاک بہ گئی اور صحن پھر بدستور صاف ہوگیا
خلیفہ بھی رخصت ہوئے - ماما نے بھی آرام کیا بھتیجی بھی سو گئی سحر کا ذب کے وقت خدائی فوجدار
صاحب بیدار ہوئے ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا اور ذرا دیر کے لیے اپنے آپے مین آکے سوچنے لگے کہ میری
یہ کیا حالت ہوگئی ہے مگر پھر جنون نے زور کیا اور وحشت کی لینے لگے (از حور دور از قصور)

بھوین تنی ہین خنجر ہاتھ مین ہے تن کے بیٹھے ہین
کسی سے آج بگڑی ہے کہ وہ یون بن کے بیٹھے ہین
دلون پر سیکڑون سکے ترے جوبن کے بیٹھے ہین
کلیجے پر ہزارون تیر اس چتون کے بیٹھے ہین

نرد و نما کھیلنا یار جانی کا شعار نہین - جو اپنے دل سے چاہے اسکو بھولنا با وفاؤن
کا کام نہین ایک روز ہمارا سینہ کسی معرکہ دار و گیر مین بارود اور چھرون سے چھلنی ہو جائیگا - اور
کسی دن بڑے بڑے دیو تمھارے آستانے پر معافی مانگنے آئینگے - تم خفا ہو گئی ہو تو خیر -

اثر ہے جذب الفت مین تو کھنچکر آہی جائینگے
ہمین پروا نہین ہمسے اگر وہ تن کے بیٹھے ہین
کھڑے ہون زیر طوبی وہ نہ دم لینے کو دم بھر بھی
جو حسرتمند ترے سایۂ دامن کے بیٹھے ہین
یہ اٹھنا بیٹھنا انکا ضرور اک رنگ لائیگا
قیامت بنکے اٹھینگے بھبھوکا بن کے بیٹھے ہین

فصل ۷

دو دن بعد صبح کو بھتیجی اٹھی تو اسنے انکی یہ صدائے بے ہنگام سنی اور ماما سے کہا کہ
جا کے چاے پلا آؤ - ماما بولی حضور آج بدھ کا دن ہے - آج تو پانی تک نہ پینگے سلتے ہین پادری
صاحب بھی آگئے اُنھون نے کہا اب انکو اتنا خیال کہان کہ آج بدھ ہے اور کل جمعرات اور پرسون جمعہ اور کس
دن یہ کیا کھاتے ہین - انکے کمرے مین گئے تو دیکھا تلوار ہاتھ مین لیکر اچھل کود رہے ہین پادری صاحب
سے کہا شب کو ایک دیو نے ہمین للکارا - دروازے سب بند کر دیے اور تلوار اور بھالا اٹھا لیگیا
ہمنے جادو کے زور سے دروازہ کھولا اور دیو کو قتل کیا اور تلوار چھین لی اب سویرے سویرے
دو ساحرون کو مارا - پادری صاحب نے انکی جوانمردی اور کار نمایان کی بڑی تعریف کی اور کہا
کہ اب آپ تھوڑی چاے پی لیجیے کہ اس مہم صعب مین کسی قدر شل آپ ضرور ہو گئے ہونگے انھون نے
جواب دیا اچھا لاؤ - پادری نے اشارہ کیا - ماما نے پہلے مرغ کا شوربا اور چپاتیان کھلائین اسکے بعد
شیرمال کے ٹکڑے کھلائے اور پھر چاے پلائی تو ذرا ڈھارس ہوئی کیونکہ چار بجے سے تلوار گھماتے
اور بکتے بکتے شل ہو گئے تھے - شوربے سے ذرا قلب کو تقویت ہوئی تو تشریف حضور کمرے
سے برآمد ہوئے اور صحن مین ٹہلنے لگے اب سنیے کہ بھتیجی نے پادری کی صلاح سے ایک رات کو معدون

اور نوکرون سے کہدیا ہو کہ جو خوا دیا تھا جہان کتابین رہا کرتی تھین اور باہم صلاح ہو گئی تھی
کہ اگر یہ سوال کرین تو یہ جواب دینگے اور کمرے کی نسبت دریافت کرینگے تو بتاینگے۔ کچھ دیر کے بعد
انکو اپنا کتب خانہ یاد آیا۔ دیکھا تو ندارد۔ ادھر گئے ادھر گئے۔ اِس کمرے مین جا۔ اُس کمرے مین جا
اپنی کتابین کہان ہین کتابون تک تو خیریت تھی کتب خانہ کہان ہے۔ اُسکا پتا نہین۔ اپنی گل
دیگر شگفت۔ اب انکو کچھ خیال ہوا کہ کسی ساحر کا کام ہے۔ اور یہان تو پہلے ہی سے وہ پیشبندی
ہو گئی تھی۔ ماما سے پوچھا کتب خانہ کیا ہوا۔ اُسنے کہا میان اسکا حال کچھ نہ پوچھو تم تو چھوڑ چھاڑ
کے چلے جاتے ہو اور یہان ہماری جان پر بن آتی ہے۔ ایک روز گھڑگھڑاہٹ کی سی آواز ہوئی جیسے
بادل گرجتے ہین ہم لوگ کانپ گئے کہ یا اللہ بچائیو۔ اتنے مین دھوان سا نمودار ہوا اور سارے
گھر بھر مین پھیل گیا۔ مین تو مارے خوف کے اچھی طرح دیکھ نہ سکی مگر حضور کی بھتیجی نے سب دیکھا
بھتیجی کو بلایا اسنے کہا پہلے تو معلوم ہوا کہ جیسے بادل گرجتے ہین اور مین ڈرنے لگی۔ ماما کے دل پر بھی خوف
طاری ہوا کہ یا اللہ یہ کیسی مہیب آواز ہے۔ اتنے مین ایک ساحر سانپ پر سوار آسمان سے
آتا ہوا نظر آیا۔ سانپ سے اُترا اور اُس کمرے مین گھس گیا اور وہان خدا جانے اسنے کیا کیا
تھوڑی دیر مین ہم لوگون نے دیکھا کہ چھت مین سے اُڑ کے نکل گیا اور گھر مین اِدھر اُدھر چوطرفہ
دھوان چھا گیا۔ اور ایک آواز آئی کہ جو ہمسے دشمنی کریگا اُسکے ہان ہم اُسکی غیبت مین چوری کرینگے
اور اُسکی بھتیجی کو جادو کے زور سے اُٹھا لیجائینگے۔ پوچھا اُسکا نام تو نہین معلوم ہے بھتیجی نے کہا شاید
قرجاج ژفرف بتا گیا ہے۔ غور کر کے آپ نے فرمایا (قرجاج ژفرف نہین۔ غرنوغاف ژفرف
کیا ہو گیا وہ ہمارا بڑا دشمن ہے ہمنے اسکو کئی زکین دی ہین) ماما اور بھتیجی دونون نے کہا ہان کچھ ایسا ہی
نام بتایا ہے۔ اچھی طرح یاد نہین مگر آخر مین ژفرف ضرور تھا۔ فرمایا (کیا کتب خانہ اُٹھا لیگیا) بھتیجی نے
کہا (کتب خانہ تو کتب خانہ وہ تو کتب خانے کا کمرا تک لیگیا اور یہ کہہ گیا کہ ایک دن اسکی بھتیجی کو بھی لیجاؤنگا مین
عورت ذات اسکا کیا کرونگی تم اب کبھی چار چار پانچ پانچ دن کے لیے باہر نہ غائب ہو جانا۔ اللہ
کے لیے۔ انھون نے تلوار لی اور جس مقام پر کتب خانہ تھا وہان کھڑے ہو کر کوئی سو ہاتھ
تلوار کے مارے ہونگے یہان تک کہ تلوار خم ہو گئی اور انھون نے ہانک لگائی (ای غرنوغاف
ژفرف تو بھلا مردون اور بہادرون کا کیا مقابلہ کریگا ای لاحول۔ جب بہادرون کی غیبت مین تو انکے
ہان چوری کرنے لگا تو اب تیری کیا اصل و حقیقت ہے۔ ڈاکو چور گرہ کٹ کو پہلوانی اور جوانمردی
سے کیا سروکار ہے۔

تو مردان جنگی کجا دیدۂ — ہمین خویشتن را پسندیدۂ

الّٰہی یون بہادری ہو لنے بس عورتون پر شیر ہوگیا - اگر مرد ہو تو ہمسے لڑے - اگر عہدہ برا ہوجائے تو دشمن کو ترل کردون پھر اسکا نام نہ لون - گرز سے سر اعدا کچل دون یہ گستاخی کہ ہزار ہا برس کا آبا و اجداد کے وقت کا کتب خانہ بے اڑا دھمکا گیا کہ عورت سے بدلہ لیگا ای لعنت ہو تیری بہادری پر - عورت سے جو شخص انتقام لے وہ بزدل بودا - ہان اگر ہم سے انتقام لینا ہو تو آ (خم ٹھوک کر) ابھی ابھی آ - (پھر خم ٹھوک کر) ابے آتا ہو یا نہین آتا - بڑا مرد ہو تو آجا - دیکھ مع تیرے سانپ کو ایک پھونک مین اڑا دیتا ہون یا نہین -

ترے گھتنے کے لیے اک لیف دل کافی ہے — بحث نالہ نہ کر اے بلبل نالان ہم سے

اتنے مین خلیفہ آیا تو یہ سمجھے کہ زرخرف آگیا - وہ پینترے بدل کر تلوار تول کر جھپٹنے ہی کو تھے کہ معاً پادری صاحب انکو لپٹ گئے اور کہا یہ تو تمہارا نوکر حجام ہے - دوست اور دشمن مین فرق نہین کر سکتے ایسے ازخود رفتہ ہوگئے ہو تم دیوون اور بھوتون کا کیا مقابلہ کروگے - اپنون ہی کو قتل کر ڈالوگے - خدائی فوجدار کے جو پادری کو پکڑے ہوئے دیکھا تو سہولت کے ساتھ سمجھایا کہ بھائی تم پادری آدمی انجیل اور توریت کی باتین جانو تمکو اس کوچے مین کیا دخل ہو یہ ساحر لوگ باپ کی شکل بنا کے آئین اور مار ڈالین - دلاوا اچھا نہین اور زک دین انکا کوئی اعتبار تھوڑا ہی ہو - اچھا مین انکی آزمایش کرتا ہون امتحان لیتا ہون اگر یہ وہی ساحر ہو تو میرے اسکے لڑائی ہوجائیگی اور اگر ساحر نہین ہو تو صورت دیکھ کے بیوقوف کی طرح چپ چاپ کھڑا رہیگا اور بولیگا نہ چالیگا - اب مین اس سے کچھ گفتگو کرتا ہون (اچی قانوبن چاق ہیوطن شوئی - سوکھدے بیثرنی کہ سا ہوشوئی - وثر دثراغثنی رثرارث - ہیوطن شوئی سوکھدے پاثرندی دھوق) خلیفہ کو بے اختیار ہنسی آئی اور خدائی فوجدار نے پادری سے کہا ہمنے اجنہ کی زبان مین جس سے سب ساحر واقف ہوتے ہین اسکو گالیان دین مگر یہ خاک بھی نہ سمجھا اس سے یقین ہوگیا کہ ناواقف آدمی ہو ورنہ دقت کا رآدمی تو اگر مٹی کا بھی ہوتا تو کٹ مرتا اور جان دے دیتا بھتیجی سنے اما سے کہا نوری جا کے دروازے کی کنڈی تو لگا دو جب انکو زرخرف سمجھے اور نہ تلوار لیکے دوڑے تو اسی طرح اور جو کوئی یہان آئیگا اسکو بھی غرجاج یا شرشافت یا منقوطیف سمجھکر دوڑ پڑینگے -

خدائی فوجدار نے کہا - بات یہ ہو کہ اس ساحر کو مجھسے بڑی دشمنی ہو کیونکہ ایک نامی

بہادر سے اور مجھے لاگ ڈانٹ ہی اور وہ اس ساحر کا چیلا ہی اور ساحر یہ خوب جانتا ہی کہ مین اُسکے چیلے کی کساد بازاری کر دونگا۔ اسی سبب سے وہ جلتا ہی اور مین یہانتک کہتا ہون کہ دونون کو مین اکیلا مار کے گرا دونگا اور یون۔ یون (چٹکی بجاتے ہوئے) یون نیچا دکھا دونگا۔ یون وہ لاکھ دشمنی کرے جو قسمت کا نوشتہ ہی وہ مٹ نہین سکتا۔ یو کرم لکیھ نا مٹے کرے کو ٹو لاکھن چترائی۔ ایک دن میرا خنجر ہی اور اسکا سر ہی۔ اُنکی بھتیجی نے کہا یہ جو آپ فرماتے ہین یہ تو سب سچ ہی مگر اس رہ نوردی اور کوچہ گردی اور جنگل بیابانون مین پھرنے سے کیا فائدہ۔ اپنے گھر مین بیٹھیو جو روکھی سوکھی ملے وہ کھاؤ اور چین سے زندگی بسر کرو اس سے کیا فائدہ کہ کہین سر پھوٹا اور کہین ناک ٹوٹی اور کہین کان کٹا دو دو دن تک کھانا پینا حرام ہو۔ نیکنامی درکنار او رمفت مین انسان بدنام عقلمندی کے یہ معنی کہ کم کھائے مگر غم نہ کھائے آدھی چھوڑ کے پوری کو دوڑنا دانشمندی کے خلاف ہی۔ ورنہ اکثر ہوا ہی کہ جو سیدھے جی چھیے ہونے گئے تھے وہان سے دوبے ہوکے آئے۔ خدائی فوجدار نے کہا بیٹا تم بھی کتنی نادان ہو۔ یہ باتین تم کیا جانو۔ بھلا مجال ہی کہ کوئی میرا بال بیکا کر سکے کھال کھینچلون اور بھس بھر دون۔ دہر یہ کوئی ہمارا نقطہ مقابل نہین۔

دشمنی را نہ مفت شیر است وآن دانی کہ نیست	از تو بنو د نغمہ در سازی کہ در چنگ من ست

اس گفتگو سے انکا جوش جنون اور بھی تیز ہو گیا اور خون آنکھون سے ٹپکنے لگا اور مارے غصے کے کانپنے لگے۔ یہ کیفیت دیکھکر سب خاموش ہو رہے کہ اب چھیڑنا اور نصیحت کرنا فضول ہی ایسا نہو کہ بگڑ جائین اور جنون کی آگ اور بھی بھڑکنے لگے۔

کون سنتا ہی تری جوش جنون مین ناصح	خضر بھی آئین تو ہم راہ بتا دیتے ہین

پندرہ دن تک خدائی فوجدار نے اپنے گھر پر قیام کیا اور حرکات سکنات خو بو گفتگو وضع قطع بات چیت سے یہ نہین پایا جاتا تھا کہ کسی زمانے مین پھر انکا یہ میلان طبع ہو گا کہ گھر بار کو خیرباد کہکر جنگل کو سدھارین۔ اور روز بروز ذرا ذرا جنون اور جوش مین بھی کمی تھی ہان اتنا ہوتا تھا کہ اُسکے جو دو دوست تھے خلیفہ اور پادری اُنسے انسے روز بحث ہوا کرتی تھی مگر دوستانہ طور پر ہنس ہنس کے۔ پادری صاحب کبھی اختلاف رائے کرتے تھے اور کبھی اتفاق اتفاق کبھی کبھی اسوجہ سے کرنا پڑتا تھا کہ اگر بالکل اختلاف ہی کرتے تو خدائی فوجدار بگڑ جاتے۔ مقتضائے وقت بھی۔ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔

اب سنیے کہ بدھو نفر نامے ایک غریب مزدور انکے پڑوس مین رہتا تھا اسکو یہ پہر روز دھیا

ٹھری تلقین کیا کرتے تھے کہ ہم یون ملک سر کرینگے اور تاج بخشی کرتے [illegible] ڈھینگے اور
کروڑون کوس کے رستے مین ہماری رعایا ہوگی اور ہم ژرف ژرف دیو اور غزناقوف جن اور جرجاج عفریت کو
نیچا دکھائینگے مگر ہمارے ساتھ ایک نفر ضرور ہونا چاہیے۔ اگر تم چلو تو دنیا بھر مین تمھارا نام ہو ورنہ
عمر بھر مزدوری کرتے کرتے مروگے۔ اگر خوش نصیبی و نیکنامی کے خواہان ہو تو ہمارے ساتھ چلو اور
ہمارے ساتھ ساتھ تم بھی نام کرو۔ ورنہ ہم کوئی اور ڈھونڈھینگے صدہا آدمی ہمارا نام سنتے ہی شریک ہونگے
اور ہمراہ رکاب ظفر انتساب چلینگے اور تم پچھتاؤگے اور روؤگے یہ بیچارہ بڑا سیدھا سادہ آدمی تھا جس وقت
خدا نے اپنے بندون کو عقل بانٹی تھی یہ غیر حاضر تھے کہین پتا ہی نہین تھا ہر چند فرشتون نے پکارا مگر یہ نہ
بولے نہ بولے۔ خدائی فوجدار کی تلقین نے انکے دل مین بڑی جگہ کی جہان تک کہ انھون نے
ٹھان لی کہ نہ کسی سے بولو نہ چالو بس کان دبا کے چلے ہی چلو۔ خدا کا نام لو اور بسم اللہ کہکے چلو ؏ عقا خود ز سامان
اسباب توکل را + چلیے ایک سے دو ہوئے۔ ؏ خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو + یہ بھی سوچے کہ اگر
خدائی فوجدار نے اکیلے لطف حاصل کیا تو کیا فائدہ ہوا۔ بہتر یہ ہے کہ تم بھی انکی نیکنامی کا ایک حصہ
حاصل کرو۔ اور خدائی فوجدار کو اکیلا نہ چھوڑو۔ ؏ قیس صحرا مین اکیلا ہے مجھے جانے دو + دل ہی دل مین
سوچنے لگے جب یہ شہنشاہ ہونگے تو وہان انکے وطن کا اور تو کوئی ہوگا نہین بس ہمین ہم ہونگے اور ظاہر ہے
کہ ہموطن کے سوا ایرے غیرون کو کون پوچھتا ہے کوئی اپنون کو چھوڑ کے پرایون کی طرف مخاطب ہے تا ہلاو
بیگانون کا یگانون کے سامنے اعتبار کیا مطلق نہین۔ دگر دگر ہے۔ جگر جگر ہے۔ یہ بھی سوچے کہ ہم
سونے کی دیوارین چڑھا لینگے اور ہماری بی بی جو بیر شراب کی بڑی شائق ہے ہماری وزارت کے زمانے مین دونو وقت
بیر پی سکینگی اور ہمارے لڑکون کو خوب راب پینے مین آئیگی۔ الغرض شیخ چلی کے سے منصوبے گانٹھنے
لگے کہ یہ ہوگا اور وہ ہوگا مگر چونکہ کسان اور غریب آدمی تھا اس سبب سے خواہش بھی تھی تو ویسی
ہی۔ خود بدولت کے زمانۂ وزارت مین اپنے لڑکے یعنی وزیرزادے راب پینگے گویا حاتم کی قبر پر لات
ماری اور حضور کی زوجہ مقدسہ دونون وقت بیر پی سکینگی۔ بہت بڑھ گئے وزیر کے لڑکون اور
بی بی کے لیے راب اور بیر گویا معراج ہے سچ ہے ؏ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست + گھر گئے تو انھون نے
اپنی بی بی سے کہا کہ اگر ایسی بات ہو کہ تم روز دونون وقت بیر پاؤ اور تمھارے لڑکے خوب سی راب پئین اور
روز بلا ناغہ پئین تو تم خوش ہوگی یا نہین وہ بولی ایسی قسمت کہان۔ مہینے مین ایکدن بھی راب ملے تو
غنیمت سمجھین اور وہ وقعہ بیر بھلا ہمین کون پلائیگا۔ انھون نے جواب دیا بی بی ہمنے پتا لڑایا ہے دیکھو
تو کیا ہوتا ہے۔ ؏ شاید کہ ہمین بیضہ بر آرد پروبال + عنقا گرد تیمور کون تھے۔ پھر تم کتنے بڑے

شہنشاہ گزرے ہیں کہ آج تک مشہور ہین۔ پیادہ دون ہی سے سوار ہو جاتے ہین خدائی خدائی مین کسکو دخل ہے
بدھو نفر کو لیس کرکے میان خدائی فوجدار نے کچھ زیور کچھ اسباب کچھ مکانات کچھ دکانین بیچ ڈالین اور
کوڑے کرکے نقدی جمع کرلی اور عمدہ عمدہ قمیصین کئی قسم کی بنوائین۔ آلات حرب کو بھی درست کرلیا
اور آٹھون گانٹھ کمیت ہو گئے۔ بدھو نفر نے ایکدن اِنسے آکے پوچھا کہ (ہمارے لیے کونسی سواری
تجویز ہوئی ہے۔ دو چار دس پانچ دن کی بات ہو تو پیدل چلے چلین مگر یہ لمبے سامان ہین خدا جانے
کتنے دن تک مسافرت رہنی ہے) خدائی فوجدار سوچے کہ ہم ایسے بہادرون کے ساتھ جو صاحب
رفیق خدمتگار رہتے تھے انکی نسبت نہین سننے مین آیا کہ گھوڑے یا اونٹ یا قاطر پر سوار ہوتے ہون اور
نہ کسی کتاب مین پڑھا۔ سوچتے سوچتے اُٹھے کہ کتابون مین دیکھین شاید اسکا ذکر ہو۔ مگر فوراً یاد
آیا کہ کتاب کہان۔ کتب خانہ اور اُسکا کمرہ دونون اس ساحر کامل فن نے غائب کر دیے۔ اسوقت انکو
اپنے بیشبہا کتب خانے کے گم ہو جانے کا سخت افسوس ہوا۔ ہاتھ مل کے رہ گئے۔ پادری صاحب کو بلوایا۔
خلیفہ آئے۔ دونون سے کہا کہ ہمین اسوقت بڑا صدمہ ہوا کہ وہ نابکار ناہنجار نامعقول نالائق ساحر
ہمارا کتب خانہ چرا لیگیا ایک امر کی نسبت مجھے اُنکے مصنفون سے کچھ مشورہ کرنا تھا مگر ع آن قدح بشکست و
آن ساقی نماند+ اگر اس گانون مین کوئی بڑا کتب خانہ ہو تو شاید مطلب نکلے ورنہ خیر۔ قہر درویش بجان
درویش۔ پادری اور خلیفہ تو انکی کتابین جلا چکے کتب خانے کا کمرہ چنوا چکے تھے یہ بھلا ایسی کتابون کی
انکو کب چھان دکھاتے۔ دونون نے کہا کہ اس گانون مین کتب خانہ کجا۔ پڑھنے لکھنے ہی کا لوگون کے
شوق نہین۔ کتب خانہ کجا۔ یہ بولے کہ (ہمسے کئی سو علما اور فضلا اور کئی جنون اور دیوؤن نے کہا تھا
کہ اتنا بڑا کتب خانہ ہفت اقلیم مین نہین ہے)۔ پادری نے کہا اسمین کیا شک ہے جب یہ نوبت آگئی کہ
کتب خانے اور کمرے تک کی چوری ہو گئی۔ آپ نے فرمایا (چوری ہو گئی!۔ آپ کو کچھ خبر بھی ہے
دو جادوگرون نے جاکے چین کے بادشاہ سے کہا کہ حضور فلان شخص کے پاس ایسا کتب خانہ
ہے کہ روے زمین پر نہین۔ بس سنتے ہی حکم دیا کہ مع مکان کے لے آؤ۔ وہ تو بڑی خیریت گذری
کہ ماما اور یہ لڑکی بچ گئی کتب خانے ہی کے ساتھ گئی) بھتیجی نے مسکرا کر کہا (چچا جان پھر وہان سے کسی
ترکیب سے منگوا لیجئے) جواب دیا (بیٹا چین والون سے اور ہمسے ایک دلی محبت ہے۔ بادشاہ کا فعل
اور ساحر کا فعل اور ہوتا ہے اور ہم بہادر بہادر اور ہی ڈھب کے لوگ ہوتے ہین وہان کے دیو
ہمارے یار ہین ابھی چاہون تو چین کے بادشاہ کی کل سلطنت اُڑا لاؤن مگر دیوون کو اسمین بڑی
پریشانی اور دقت اٹھانی پڑیگی۔ اچھا خیر۔ اب ہم ذرا اچھے دل سے مشورہ کرتے ہین تم لوگ

چلے جاؤ۔ دل بھر تمہارا ہونگا۔ یہ کہکر اپنے کمرے کے دروازے بند کر لیے اور غور کرنے لگے کہ بدھو
نفر کی سواری کیا تجویز کی جائے انجام کار رائے یہ قرار پائی کہ جسطرح ممکن ہو بدھو نفر کو ایک گدھا
خرید دین خود تو اپنے رشک حمار راہوار بادرفتار پر متمکن ہون اور بدھو نفر گدھے پر ٹھٹھاتے چلین
بس ٹھان لی کہ ایسا ہی ہوگا۔ دوسرے دن بدھو نفر کو بلا کے دس روپے دیے اور کہا تم اپنے
لیے ایک گدھا خرید و اور کاٹھی ہم دینگے۔

کیل کانٹے سے لیس ہو کر ایک شب کو سرکوب زبردست آزار خدائی فوجدار
دشت نیبال ضیغم نار جنگ کاٹھیاوار راہوار شہسوار جنگ چپ چپاتے اٹھے اور اپنے عراقی کو کسا۔ ردی
دانئی۔ جرنیل نے ہتھیار لگائے۔ نیزہ ہاتھ مین لیا۔ کپڑے باندھ کے ساتھ لیے اور جھینکتے ہوئے پشت
توسن پر سوار ہوئے اور چلے بدھو نفر سے صلاح ہو گئی تھی کوئی سو قدم کے فاصلے پر وہ بھی ملے گدھے پر
سوار۔ چہرہ مارے خوشی کے گلنار۔ آگے آگے خدائی فوجدار انکے پیچھے بدھو نفر خدمتگار صاحب ل کی دیکھیے
کہ انکا ٹٹو کانا اور انکا ایک ٹانگ سے ذرا لنگ کرتا تھا۔ دونون اچھے رہے چلتے چلتے تڑکا ہو گیا تو
گانون سے دور نکل گئے تھے۔ بدھو نفر نے کہا اب ہماری جان مین جان آئی۔ اب کوئی ہمسے مواخذہ
کرنے والا نہین ہے۔ نہ لڑکے دوڑے آئینگے کہ ابا جان کہان بھاگے جاتے ہو۔ نہ جورو ٹھنے دیگی کھانے بھر کو
اللہ ان سب کے لیے بہت کچھ جمع کر دیگا۔ دو لڑکے ہین دن بھر مین دو آنے بھی پیٹ لائینگے تو کھانے بھر کو بہت ہے
بی بی اگر دو سیر غلہ بھی دن بھر مین لائیگی تو چین ہی چین لکھا ہے۔ ذغم ذر ذغم کا اللہ خدا نے چاہا تو ایک سال کے اندر
ہی اندر حضور کے مکان جواہرات کے اور ہمارے سونے کے ہو جائینگے دونون دندناینگے پڑوس مین وہ جو منھیاری
رہتی ہے اُسکی لونڈیا کو فوراً گانون باہر کر دونگا۔ خدائی فوجدار میان پر بات کاٹی اور کہا کیون بھئی اس منھیاری کی لونڈیا
نے کیا بگاڑا ہے۔ بدھو نفر بولے اسکے سبب سے ہمارے لڑکے بدنام ہین خدائی فوجدار نے بگڑ کر کہا سنو صاحب
ابھی سے گانون کے اجاڑنے اور گانون والون سے بدلہ لینے کا خیال دل مین نہ لاؤ۔ بس صرف یہی دعا مانگو کہ
اللہ کرے روز جنون اور دیوؤن اور غنیم سے مقابلہ ہو اور ہمارے ذریعے سے ہمارے رعب سے ہمارے
جلال کی ہیبت سے ظلم کا نام تک باقی رہے۔ تعدی منزلون دور سے دور کافور ہو جائے تب تو ہم خدائی فوجدار
اور تم ہمارے رفیق اور خدمتگار۔ اور اگر یہ سوچنے لگے کہ منھیارن کی لڑکی کو گانون سے نکالدینگے اور کنجڑے
کی دکان کھود کے پھینک دینگے تو بہادری گئی گذری۔ ادھر خدائی فوجدار وعظ کر رہے تھے اور ادھر بدھو
نفر دل ہی دل مین دعا مانگ رہے تھے کہ یا خدا وہ دن جلد دکھا کہ ہمارے آقا ٹاپو کے بادشاہ ہو جائین اور
ہمکو وزیر بنائین خدائی فوجدار ابکی بھی اسی ڈھرے پر چلنے لگے مگر ابکی مرتبہ دھوپ تیز نہ تھی۔ اور سویرا

بھی تھا - بدھو نفر نے آقا کی طرف مخاطب ہو کر عرض کی (پیر و مرشد - دیکھیے غلام نے حضور ہی کے سبب گھر بار چھوڑا رشتہ دارون سے منھ موڑا صرف اس طمع سے کہ اگر کوئی جزیرہ حضور فتح کرین تو خانہ زاد کو اسکا گورنر مقرر فرمائین اپنے عدے کو بھول نہ جائیگا) انھون نے بکشادہ پیشانی جواب دیا (بھئی یہ تو ہوتی ہی آئی ہی - ہمارے پیشے کے لوگ ہمیشہ سے یہی کرتے آئے ہین کہ ادھر کسی ٹاپو پر فتح کا ڈنکا بجایا اور ادھر اپنے مصاحب کو گورنر مقرر کیا) بدھو نے مقرر ہونے کے پہلے ہی جھک کے سلام کیا اور اپنے نزدیک گورنر مقرر ہو گیا خدائی فوجدار نے پھر انکی طرف خطاب کر کے کہا - بدھو میان - تمکو ابھی ہملوگون کے اختیارات کا حال نہین معلوم ہی کہ ہم کس بلا کے لوگ ہین اور کیا کچھ کر سکتے ہین - اگر کوئی جزیرہ یا بادشاہت فتح کی تو سب کے پہلے تمھارا حق اسکی گورنری کا ہوگا - ہم لوگ گورنرون کو اکثر راجہ اور نواب کا خطاب دیتے ہین - گو ابھی تو درجہ بہت چھوٹا ہی مگر ممکن ہی کہ کسی روز ایک جزیرے کا جزیرہ - ٹاپو کا ٹاپو تمھارے زیر نگین ہو جائے اور ہم خطاب عطا کرنے مین بڑے فیاض ہین عجب نہین کہ تمسے ایسے خوش ہون کہ بادشاہ کا خطاب دے دین - بدھو اسقدر خوش ہوئے کہ بیان سے باہر سوچے کہ اگر بادشاہ ہوا تو منھیارن کی لونڈیا کو فوراً قتل کرڈالونگا - پوچھا کیون جناب بھلا کب تک اس فتح کی امید ہی - فوجدار نے جواب دیا - بھائی صاحب یہ کوئی اختیاری امر نہین ہی - مگر اتنا یاد رکھنا کہ چھ دن کے اندر ہی اندر اگر فتح نہ حاصل کی تو نام بدل ڈالونگا - اور خدا نے چاہا تو تم نواب ہو جاؤ گے اور عجب نہین کہ بادشاہ کا خطاب ہم تمکو دے دین - بدھو بولے کیون حضور جو ہم بادشاہ ہو جائینگے تو ہماری زوجہ مخدومہ کیا ہونگی - فوجدار کو اس سوال پر ہنسی آئی - اور کئی برس کے بعد یہ محرمی پیدائش آج ہنسے انھون نے کہا یہ تو بچی بنائی بات ہی - تم بادشاہ تمھاری بی بی بادشاہ بیگم - بدھو اور بھی خوش ہوئے اور دل ہی دلمین سوچنے لگے کہ اپنی کبری بی بی کو بادشاہ بیگم نہ بنایا ہو تو سہی - کبرا محل نام رکھونگا اور پیشخدمتین خواصین ماما ئین اصلین محلدار دداجی - آیدار خانے والی - الغرض جتنی خادمہ ہونگی سب کبڑی - کوزہ پشت - اور یہ ان سب کی سرتاج ہونگی اور چین کرینگی - مگر درد دکھ تکلیف زحمت تو ہم اٹھائینگے اور لطف وہ اٹھائینگی - انکو ہمارے کارنامون اور معرکہ آرائیون کی بھلا کیا خبر ہوگی -

تمام رات وہ جاگیں وہ سوئیں سارے دن
خبر ہی کیا انھین کیونکر کٹے ہمارے دن

شب وصال ہو کیونکر نصیب روز فراق
کہ زلف لیلی شب کسطرح سنوارے دن

کسی کے جاتے ہی گھر مین ہوئی وہ تاریکی
چراغ مین نے جلائے ہین آج سارے دن

تمھاری طرح بھی ہوگا نہ کوئی ہرجائی
تمام رات کہین ہو کہین ہو سارے دن

فوجدار نے کہا بدھو اگر چھ دن کے اندر ہی اندر بادشاہ نہو جاؤ تو جب ہی کہنا - انشاءاللہ تعالےٰ

فصل ۸

خدائی فوجدار مع کانے ٹٹو اور بدھو نفر اور اُنکے گدھے کے پوئی پوئی جارہے تھے کہ دفعۃً بڑی
سودائی فوجدار نے غل مچایا کہ (سنبھلے ہوئے ذرا اس کو کڑا کرلو- خوب سنبھلے ہوئے بیٹھنا بیس چالیس دیوؤن
سے ستم کا مقابلہ ہے قیامت کا سامنا ہے- بیڈھب ہوگی بدھو نفر خوب سنبھلے رہنا سانپ اکان تو بیٹھے بیٹھا ڈالو
سُنا نہیں- اُوہ دیو ہیں کہ دیوؤن کے بھی باپ ہیں اور قطار در قطار) بدھو نے غور کرکے چوطرفہ دیکھا تو کہیں دیو نہ نظر آئے-
آنکھیں جھپکا کے دیکھا مگر دیو نہ دکھائی دیے- (یا الٰہی یہ دیو کہاں ہیں بھئی- خدائی فوجدار کو قطار کی قطار دکھائی
دیتی ہے- اور ہمکو ایک دیو بھی نہیں سوجھتا یہ کیا اسرار ہے) اتنے میں پھر اُنھوں نے ہانک لگائی (اب وقت
قریب آتا جاتا ہے- چالیس بیالیس دیوؤن سے کم کی فوج نہیں ہے اور ایک ایک دیو وہ زبردست کہ الامان)
بدھو سے نہ رہا گیا- پوچھا سرکار دیو کہاں ہیں- ہمیں تو ایک بھی نہیں سوجھتا دو ٹک دیکھا دیو کیا معنی بدے
تک نہیں سوجھتے- اُنھوں نے کہا عجب آدمی ہو ارے میاں وہ کیا سامنے کے رخ ہیں- تمکو دیو تک نہیں سوجھتے-
اِن لوگوں سے بھی بڑھ گئے جنکو دن کو اونٹ نہیں نظر آتا- وہ سامنے دیوؤن کی قطار ہے- وہ بڑے بڑے
مہیب دیوزاد- بدھو نے پھر غور کرکے دیکھا اور کہا یہ دیو نہیں ہیں یہ تو پنچکیان ہیں- ذرا غور سے ملاحظہ
فرمائیے- دیوؤن کی اچھی کہی- میں بھی کہتا تھا کہ یا خدا دیو اور ہمکو اس میدان میں نہ دکھائی دیں اب ہم ایسے
اندھے ہوگئے کہ آدمی تو آدمی دیو تک نہیں سوجھتے- اجی جناب یہ تو کھلی ہوئی پنچکیان ہیں- دیو سے کیا مطلب-
خدائی فوجدار نے کہا یار تم بالکل ناتجربہ کار آدمی ہو- تمکو یہ بھی معلوم ہے کہ دیو بہتے کیسے ہیں- پنچکیان
بنجائیں دریا بنجائیں پہاڑ بنجائیں- چوہے بنجائیں- سنا نہیں-

دیوؤن سے کہا کہ چوہے بنجاؤ	تا باغ ارم سرنگ پہونچاؤ	

یہ کہکر اُنھوں نے بدھو نفر کو ہدایت کی کہ اگر ہم زخمی ہو جائیں تو پانی فوراً پلا دینا- بدھو نے پھر منع کیا اور کہا
ذرا تو آنکھوں سے کام لیجیے ورنہ زک اُٹھائیے گا اور بہت ہی پچھتائیے گا- اُنھوں نے کہا بس تم دور سے کھڑے
ہوئے تماشا دیکھا کرو- ہم ان سب کو مار کے ڈھیر کر دینگے- تم دعا مانگتے جاؤ- یہ کہکر ہمارے حضور نے گھوڑے کو
کڑکڑا دیا اور میاں رشک حمار اُچک اُچک کر چلنے لگے- تو دن چلے اڑھائی کوس- بدھو گلا پھاڑ پھاڑ کے
چلاتے اور غل مچاتے ہیں کہ ایسا غضب نہ کرنا- اجی پنچکیان ہیں دیو نہیں ہیں- یہ سب کو دیو ہی سمجھ
رہے ہیں اور اٹھکھیلوں پر ہیں- قریب پہونچکر غل مچا کے کہا ابے بزدلو ٹھہر تو دو- خبردار بھاگنا نہیں-
تمھارا سرکوب آن پہونچا یا تو سب کے سب ہاتھ جوڑ کے ایک ٹانگ سے کھڑے ہو جاؤ اور ہمارا لوہا مانو یا
جہنم واصل ہو- میں اکیلا تن تنہا بہ یک بینی و دو گوش تم سے لڑونگا اور کاٹ کے پھینک دونگا- تم اتنے

اور مین اکیلا۔ مگر خبردار جو بھاگو۔ اگر مرد ہو تو ڈٹے رہو۔ ورنہ تو ہا مانو۔ اور ہماری بیعت کرو۔ دو باتون مین سے
ایک مانو۔ یا ادھر یا اُدھر۔ خبردار بھاگنے کی سند نہین مقابلہ پر آؤ) اسکے بعد گھوڑے کو دوڑا کر آپ نے ایک بھالا
پنچکی کے بھونک ہی تو دیا۔ بھلا اِسکا اور اُسکا مقابلہ کیا۔ بھالے کے ستر ٹکڑے ہو گئے۔ اور کانا ٹوٹا ہوا اس
صدمے سے دھڑسے گرا اور فوجدار صاحب نے بھی زور سے پنچکی کھائی بڑی چوٹ آئی تھبر گر گئے۔ ہوش حواس
غائب۔ بدھو یہ حالت زار دیکھکر دوڑا۔ انکو بہزار خرابی اُٹھایا اور کہا (مین نے تو پہلے ہی عرض کیا تھا کہ
یہ پنچکی ہی۔ اندھے تک کو دکھائی دیتی۔ مگر آپ نے ہاری مانی نہ جلتی دیو ہی سمجھا کیے۔ مجھے تو اب آپ کے
دماغ مین خلل معلوم ہونے لگا۔ غضب خدا کا دن کا وقت اور آپ کو دیو سوجھنے لگے یہ دیو ہین یا پنچکیان
؟۔ خدائی فوجدار بولے بھائی تم بڑے ناآزمودہ کار ہو الله۔ ارے بیوقوف یہ جنگ کا میدان ہی خالہ جی کا
گھر نہین۔ یہان خدا جانے کیا کا کیا دکھائی دیتا ہو۔ ع بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے۔ اصلیت یہ ہی کہ اُس
جادوگر پاجی نے جو ہمارا کمرہ اور کتب خانہ چرا لیگیا ہی یہ ہمارے مقابلے کے لیے بھیجے اور جب ہم شمشیر خارا شگاف
اور تیغ خونش غلاف لیکر جھپٹے تو بس کچھ دیوون کو بھگا دیا۔ جانتا تھا کہ مقابلہ کرنے کے قابل تو ہین نہین
اور کچھ کو پنچکی بنا دیا خیر تو نگا بدلا۔ انشاء الله۔ بدھو نے بڑی دقت سے اُنکو گھوڑے پر لادا
گھوڑا بھی جرمر ہو گیا تھا تخ تخ کرتے چلنے لگے۔ راستے مین انھون نے کہا یار بدھو بھئی بڑے بازار کی طرف
سے چلنا کیونکہ وہان اکثر زور آزمائی اور جنگجوئی کی باتین ملینگی اور خوب ہی نام کرینگے۔ مگر ایک بات کا افسوس
ہی کہ ہمارا بھالا ٹوٹ گیا اِسکی چندان پروا بھی نہین کیونکہ ہمنے کتابون مین پڑھا ہی کہ جب جیقاوس پہلوان
کی تلوار ٹوٹ گئی تھی تو انھون نے لکڑی تلوار کی بنائی تھی اور اُسی سے وہ وہ کار نمایان کیے تھے
کہ باید وشاید۔ بس اسی طرح ہم بھی لکڑی کا بھالا آج ہی بنا لینگے اور دیکھ لینا وہ وہ کار بزرگ کرینگے کہ عش
عش کرنے لگو گے۔ بدھو تو جلا ہوا تھا ہی بولا۔ کہا خیر کار بزرگ تو پیچھے کیجیگا۔ پہلے ذرا سنبھل کے تو بیٹھیے گھوڑے
پر سے آپ کھسکے پڑتے ہین اور سبب اسکا یہ ہی کہ مارے درد کے آپکا بُرا حال ہوگا۔ بڑی چوٹ لگی ہی
اور سویرے کی چوٹ بہت کڑی ہوتی ہی۔ انھون نے اتفاق کیا اور کہا اسمین شک نہین کہ بڑی چوٹ آئی۔
مرتے مرتے بچے مگر ہم لوگ ان ذرا ذرا سی چوٹون کو کب مانتے ہین۔ مرتے دم تک اُف نہ کرین بہادری
مین فرق آجائے نا۔ وہ بانکا کیا جو روئے اور ایسے دلیسون کی طرح کراہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ چرکے پر
چرکا پڑے اور آہ نہ کرین۔ ہم تو دنیا مین اسی کام کے لیے خلق ہوئے ہین۔ تلوار بندوق کی
گولی توپ کا گولا پڑے کچھ پروا نہین سو جوانمرد انکو کب سمجھتے ہین۔ موت سے کب ڈرنے والے ہین
کفن بدوش ہر دم مرنے پر تیار۔ جنازہ روان کی سواری۔ زخمی ہونیکو معراج جانتے ہین۔ ایک ہو

تو مقابلہ کرتے اور ہزارہا آدمیون کو نذر تیغ کرتے ہیں — سینہ سپر۔ جان تلف۔ جان کی بازی ہو سلاحول ... سے سرد
جان کھنف۔ مگر یہ امر قواعد کے خلاف ہو کہ بہادر ہو کر اور چوٹ یا زخم کھا کے شکایت کرے
بدھو بولا اگر سرکار ہمکو تو اگر ذرا سا بھی زخم لگیگا یا چوٹ آئیگی تو ہم ضرور روئینگے ہان اگر
یہی قاعدے کے خلاف ہو کہ جو شخص آپ لوگون کے ہمراہ ہو وہ بھی مار کھائے اور نہ روئے تو پھر
درویش بجان درویش۔ ضبط کرونگا خدائی فوجدار کو اسکی بھر ہنسی آئی اور کہنے لگے اجازت
دی کہ خوب رویا کرو۔ چوٹ لگے یا نہ لگے پیٹ بھر کے زار زار رو۔ اگر رونے ہی سے تمھاری تسلی ہوتی ہو تو
کیا مضائقہ۔ آپ خوب روئیے ہم لوگون کی نسبت البتہ قواعد سخت ہین مگر ہمارے ساتھ جو لوگ ہمیشہ رہتے ہین
اُنکی نسبت کوئی ممانعت نہین ہے خوب دل کھول کے روئین پیٹین۔ بدھو نے اُنسے تو کچھ نہ کہا مگر
دل ہی دل مین کہنے لگا کہ اگر آج ہی کی سی حماقت پھر کی تو تم اور ہم دونون روئینگے بلکہ روتے رہینگے۔

اب بدھو نے اُنسے کہا کہ سرکار ہمارے نزدیک کھانے کا وقت آگیا۔ ہان اگر یہ بھی بہادری اور جوانمردی
اور خانہ جنگی کے قواعد کے خلاف ہو تو جانے دیجیے۔ کھانے سے بھی گئے۔ اُنھون نے کہا بھئی اسکے
لیے کوئی قاعدہ نہین ہے جب بھوک لگے کھاؤ جب پیاس معلوم ہو پیو۔ اگر تم بھوکے ہو تو ہمارا خیال نہ کرو
مزے سے چکھو۔ اتنی شہ جو پائی تو بدھو نے روٹی اور چٹنی گدھے پر بیٹھے ہی بیٹھے کھائی۔ آگے آگے
اُنکے سری سلطان آقا ٹٹو سے کو ٹخ ٹخ کرتے جاتے تھے اور اُنکے پیچھے پیچھے حضور گدھے پر نوالہ توڑتے
چٹنی کے ساتھ اُڑاتے اور دندناتے تھے۔ کھانا کھا کر اُنھون نے ایک کنوئین پر ٹھنڈا ٹھنڈا پانی چلو سے پیا۔
مگر گدھے سے نہ اُترے جس سے پانی مانگا تھا وہ کہنے ہی کو تھا کہ گدھے پر سے اترو آدمی بنو لیکن جب
اسنے میان خدائی فوجدار پر نظر ڈالی اور دیکھا کہ کہین کا کمیدان چلا آتا ہے اور اسکے ہمراہ یہ شخص ہے
تو فوراً پانی لیکے پہونچا اور خدائی فوجدار سے بھی پوچھا کہ حضور تو نہ نوش فرمائینگے۔ حکم ہو تو شربت حاضر کرون اُنھون
نے آنکھ سے اشارہ کیا کہ ہمین نہین چاہیے۔ بدھو نے جو کھانا کھایا اور ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا اور اپنے آقا کی
عظمت کا حال دیکھا کہ لوگ کیسی توقیر کرتے ہین اور کسقدر مانتے ہین تو دل کی کلفت ذرا دور ہو گئی۔ اور
خوش خوش چلنے لگا۔ کوئی کوس بھر کے فاصلے پر نکل گئے ہونگے کہ ایک دلکش مقام پر جہان سبزہ و لالہ و گل
اور رود بار کی روانی سے دل کو ایک قسم کا سرور حاصل ہوتا تھا خدائی فوجدار نے گھوڑے کی باگ روک
لی اور میان بدھو بھی گدھے کو ٹخ ٹخ کرتے ہوے پہونچے۔ فوجدار کو دیکھا ایک گانون والا سیر بھر کے دودھ لایا اور
ایک تلے ہوئے انڈے لیکے آیا۔ اُنھون نے دودھ تو خود کھا لیا اور انڈے بدھو کو دیے۔ میان بدھو اور بھی
خوش ہوئے کہ اور کچھ نہین تو کھانے پینے کا آرام ہے۔ یہان پھر تازہ تازہ ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا اور خوش و خرم چلے

شام ہوا ن دونون نے درختون کے تلے بسیرا لیا- بدھو دن بھر کے تھکے تو تھے ہی لیٹتے ہی آنکھ لگ گئی مگر خدائی فوجدار کو نیند کہان- یہ تمام شب جاگتے رہے اور بی گلابو جان کی یاد ایکدم بھی نہ گئی سر الحظ معشوقۂ زرین کمر کی یاد تھی وجہ یہ کہ خلل دماغ نے یہ پٹی پڑھائی کہ وہ بہادر نہین جو شب کو آرام کرے- بہادر اور جری وہ جسکو-

نہ شب کو چین نہ راتون کو آب و دانہ ملا
ملا تو شام کو ٹوٹا سا قید خانہ ملا

جری وہ جو جنگلون بیابانون پہاڑون ریگستانون برفستانون مین دس دس بارہ بارہ رات نہ سوے وہ لاکھ کوشش کرے کہ نیند آئے مگر آنکھ ہی نہ جھپکے- ایک دفعہ بی گلابو جان کو یاد کر کے ان اشعار کو ترجمان دل کیا-

تمکین تری شوخی مین تو شوخی ہی حیا مین
غمزہ ترے انداز مین انداز ادا مین

دو باتون کی فریاد ہی درگاہ خدا مین
رحم آئے ترے دلمین اثر میری دعا مین

کیا کہون تجھکو جو بے مہر و فسونگر نہ کہون
جسکو دنیا کہے اس بات کو کیونکر نہ کہون

ہمین دشوار جینا عار تمکو قتل کرنے سے
بڑی مشکل مین رکھتے ہو بڑی مشکل مین رہتے ہین

خدائی فوجدار خبط الحواس نے بک بک کے جنگل بیابان کو کاندھے پر اٹھا لیا مگر انکے بھو میان بدھو گھوڑے بیچ کے سوئے تو اٹھنے کا نام نہین لیتے یہ اول تو دن بھر کے تھکے ماندے دوسرے روٹیان اور چٹنی خوب پیٹ بھر کے کھائی- اور انڈے بھی چکھے- سوئے تو مردون سے شرط باندھکر- انکے خراٹون سے فوجدار صاحب کبھی کبھی گھبرا اٹھتے تھے پیچ پڑے تو تڑ کا کر دیا- اگر میان فوجدار نہ جگاتے تو شاید دو پہر تک نہ اٹھتے- طیور ذی شعور شاخون پر مصروف زمزمہ پردازی و نغمہ سنجی تھے مگر انکا چہکنا انکی نیند پر ذرا اثر نہین پہونچاتا تھا- اگر ڈھول لیکے بھی کوئی انکے سر پر کھڑا ہو جاتا تو بھی انکو کانون کان خبر نہوتی دھوپ چڑھ آئی مگر یہ لسّے نزدیک شبنم ہی مین سوئے ہوئے تھے- خرخر کی آواز سے فوجدار کو بڑا رنج ہوا- سوچے کہ یہ شخص ہم ایسے جفاکش بہادرون کی مصاحبت کے کام کا نہین- ہمارا ساتھی تو وہ ہونا چاہیے جو ہمسے زیادہ جفاکش ہو- یہ تو ایک کاہل آدمی ہے- غضب کا دن چڑھ گیا اور یہ آرام ہی مین ہے آواز دی (بدھو- بدھوا بے او بدھو- اٹھتا ہے کہ نہین) بدھو (اون اون) کر کے اٹھے- اور پھر لیٹ رہے- آپ فوجدار کو غصہ آیا- اور شانہ ہلایا- آپ بیدار ہوئے- منھ دھویا اور منھ دھو کر بوتل سے ذرا سی شراب پی اور جو روٹی اور چٹنی بچی تھی وہ کھانے ہی کو تھے کہ ایک آدمی دھوئی ماش کی دال و تازی تازی روٹیان لایا انھون نے باسی رغنی تو چھوڑ دی اور تر مال نوش جان کیا- گانون کا گھی اور پیاز سے داغا ہوا

اسنے بڑا مزا دیا۔ شراب پی کر اور گرما گرم روٹی کھا کر یہ تو چھک کر لیس ہوگئے۔ انکا گدھا بھی خوب ٹھانس کھا کیا دونون مزے مین رہے۔ اب خدائی فوجدار کا حال سنئیے کہ کھانے سے قطعی انکار کسی کتاب مین انھون نے پڑھ لیا تھا کہ کبھی مردان جنگی صرف اپنی معشوقہ کی یاد پر بسر کرتے ہین یعنی معشوقہ کی یاد انکی بھوکھ پیاس بند کر دیتی ہے۔ پس گلابو جان کو یاد کر کے انھون نے کہا۔

ہاے وہ دن کہ میسر تھی ہمین رات نئی	روز معشوق نیا روز ملاقات نئی
ہونگے حوران بہشتی سے کہ بڑا نے انداز	آپ کی بات نئی گھات نئی گات نئی
آپ با اعتبار کون کرے	روز کا انتظار کون کرے

ایک دفعہ ہی ہوش جو آیا تو گھوڑے کو... اور میان بدھو کو بھی ڈانٹا کہ تیار ہو اور مہم پر چلو۔ وہ بھی برسر تر سے جھاڑ کے موجود ہو گئے اور دونون سوار روانہ ہوکے۔ فوجدار نے کہا بھائی بدھوا ایک بات یاد رکھنا آج بہت بڑا مقابلہ ہے کیونکہ جہان ہم تم چلتے ہین۔ وہان اظہار جوہر شمشیر بسالت کا بڑا موقع ہے۔ ایسا نہو کہ تم ڈر جاؤ مگر ایک امر کہدینے کے قابل یہ ضرور ہے کہ اگر کوئی ہمارا نقطۂ مقابل میدان مین آئے اور ہم سے جنگجو ہو تو تم ہماری جانب سے مقابلہ نہ کر بیٹھنا۔ کیونکہ یہ آئین بہادری سے بہت بعید ہے اور ہر میدان کی کاروائی کو روا نہین سمجھے کہ کوئی ثالث انکی طرف سے بولے یا لڑے۔ ہرگز نہین۔ ہان اگر یہ یقین ہو جائے کہ ہمارے حملہ آور چھوٹی اسکے لوگ اور ذلیل اوقات ہین تو تم بھی بھڑ پڑنا مگر جو لوگ ہمارے مدمقابل ہون انسے مت بولنا۔ انسے ہماری طرف سے نہ لڑنا بدھو نے انکو یقین کامل دلایا کہ کسی جنگ یا معرکے مین نہ بولینگے دمین تو لڑنے بھڑنے والا آدمی ہی نہین ہون مجھے اس سے کیا سروکار۔ ہان جو کوئی خواہ مخواہ مجھپر حملہ آور ہوگا اس سے ہم بھی سمجھ لینگے سب دیکھنگے کہ رستہ ہی جاتی ہے تو ضرور جان پر کھیل جائینگے آپ کو اگر کوئی خدانخواستہ زخمی بھی کرے یا مار بھی ڈالے تو بندہ درگاہ اپنی جگہ سے نہ ہلینگے۔ بس ٹک ٹک دیدم دم نکشیدم۔ پرائے پھٹے مین کون پاؤن ڈالے۔

اب سنئیے کہ چلتے چلتے راہ مین دو مہنت ملے دونون ایک ہاتھی پر سوار تھے اور ہاتھیون کے گلون مین گھنٹے تھے۔ ٹھن ٹھن کی آواز آتی تھی۔ خواصی مین ایک ایک چیلا چھاتا لگائے ہوئے تھا۔ انکے پیچھے ایک فنس پر کوئی شریف زادی سوار تھی اسکی فنس آرہی تھی۔ آٹھ کہار اور ادھر ادھر مہریان اور خاص بردار اور سپاہی۔ مہنت تو اپنی راہ جاتے تھے اور زنانی سواری اپنی راہ براہ۔ ایک کو دوسرے گروہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس بھیڑ کو جو فوجدار نے دیکھا تو بدھو کو قریب بلایا اور کہا یار سنتے ہو کچھ۔ بھئی اسمین ذرا شک نہین کہ ان ہاتھیون پر دو ساحر سوار ہین اور کسی رانی یا شہزادی کو بھگا کے لیے جاتے ہین انسے البتہ مقابلہ مین لطف آئیگا۔ دیکھو تو کیا کیا کرتب دکھاتا ہون۔ ۶۔ کے را دو کر دو دو را ... میری ... بخت

اگر اس اتنی بڑی زبردستی کو روا رکھوں ضرور انتقام لونگا اور اس شہزادی کو بچاؤنگا۔ بدھو نے کہا حضور کو کچھ غرارہ سا حر کیسے یہ تو مہنت ہین ہنومان گڑھی کے مہنت جاتے ہین۔ اتنے مین مہنتوں کے ساتھیوں نے ایک تُرہی بجائی۔ اسکی آواز سنتے ہی فوجدار نے کہا لو اب بھی نہ مانو۔ جنگی بگل بجنے لگے۔ اب مین بھی لیس ہوا جاتا ہون۔ بدھو نے کہا حضور بس ایک لفظ سن لیجیے یہ نیچی والے مقابلہ سے کہین بڑھ جائیگا یہ ہنومان گڑھی کے مہنت سو ہین بھوگ کے کھانے والے بھنگ لاٹھے۔ یہ مارہی ڈالینگے اور رہی زنانی سواری تو الگ جاتی ہو آپ راہ چلتوں سے بھڑیے گا کیا۔ یہ آپ کو ہو کیا گیا ہو شیطان آپ کو دھو دے رہا ہو اور آپ اغوائے شیطان مین آگئے۔ افسوس۔ ازبرائے خدا انھین لڑنے بھڑنے کا نام بھی نہ لیجیے گا۔ خدائی فوجدار نے بڑی متانت کے ساتھ کہا کہ یار تم بالکل ناواقف آدمی ہو بھلو ان معاملات کا بہت بڑا تجربہ ہو تم کیا جانو۔ ع۔ چہ داند بوزنہ لذات ادرک + ابھی ابھی تمکو معلوم ہو جائیگا کہ کیسی بڑی جنگ ہوتی ہو گہوارۂ زمین ڈاواں ڈول ہو جائے تو سہی۔ یہ کہکر آپ نے گھوڑے کو ایڑ دی اور بیچ سڑک پر جا کھڑے ہوئے اور باآواز بلند للکارا (ای دوزخی جہنمی آدمیو۔ بس ٹھہر جاؤ اور اس شہزادی بلقیس مرتبت کو جسکو تم اسکی مرضی کے خلاف بھگائے لیے جاتے ہو فوراً رہا کردو۔ ورنہ بڑی بدتہذیب ہوگی۔ اگر رہائی مین ذرا توقف کیا تو تمھارے سر خاک و خون مین لوٹتے ہونگے۔ تمھاری یہ مجال کہ ہمارے ہوتے ہوئے تم ایسی عالی خاندان شہزادی کو بھگا لیجاؤ۔ اگر تامل ہوا تو اسی دم تہ تیغ کرونگا۔ لاش پھڑک رہی ہوگی۔ مہنتوں نے ہاتھی روک لیے اور کہا (صاحب ہم دوزخی اور جہنمی نہین ہین۔ ہم ہنومان گڑھی کے مہنت ہین۔ ہمین کیا معلوم کون شہزادی ہو اور کون اُسکو بھگائے لاتا ہو) انھون نے جواب دیا تمھاری خوشامد سے کوئی مطلب نہ نکلیگا۔ مین خوشامد کا عادی نہین ہون اس سے نفرت ہو تم فوراً اس شہزادی کو رہا کردو۔ یہ کہکر گھوڑے کو کڑکڑا کر ایک ہاتھی کی جانب دوڑے اتفاق سے ہاتھی اس زور سے بھاگا کہ مہنت گر پڑا اور اسکے سخت چوٹ آئی خواصی مہنت کو اُٹھا کر سوار کرنے ہی کو تھا کہ میاں بدھو گدھے سے اُتر کر مہنت کا چاندی کا حقہ چھیننے لگے۔ خواصی والے مہنت نے کہا تو کون ہو اور یہ حقہ کیوں چھینتا ہو۔ یہ بولے ہمارے جرنیل نے جنگ سر کی کہ نہین۔ اب ہم لوٹ کا مال نہ لینگے تو اور کون لیگا۔ مہنت اس اول جلول تقریر کو ذرا بھی نہ سمجھا۔ گرو کے گرنے سے جھلایا ہوا تو تھا ہی بدھو کو اٹھا اس زور سے ٹھنی دی کہ لوگ سمجھے مر گیا۔ مہنت تو روانہ ہوئے مگر خدائی فوجدار صاحب نے قفس کا کونا پکڑ لیا اور ایک تقریر کی۔ وہو ہذا۔

	ردیف ہمہ سال لالہ گون باد	حسن تو ہمیشہ در فزون باد	

(اے گوہر شب چراغ درج رعنائی۔ گل گلشن زیبائی۔ کان ملاحت۔ جان صباحت اے عالی خاندان معالی دودمان شہزادی اب تمکو اختیار ہے کہ جاہے جدھر جاؤ کیونکہ جو مردک تمکو بھگانے لیے جاتے تھے یعنی وہی بدمعاش اُنکو مجھ نامی گرامی مشہور و معروف بہادر نے قتل کر کے پھینک دیا اور ایک ہی گرز کے صدمے سے وہ دونو دوسرے دیو پر سے گرا۔ وہ جو مہنت بنا ہوا تھا وہ اصل مین دیو تھا اور جس ہاتھی پر وہ سوار تھا وہ بھی دیو تھا اور اُنکے ساتھی بھی سب دیو تھے جب مجھ سرکوب بردست زبردست آثار خدائی فوجدار دشت نیبال غنیم مارجنگ کا ٹھیا دار راہوار شہسوار جنگ نے دیکھا کہ یہ دیو پلید تمسی مہر نیر آسمان جمال کو زبردستی بھگائے لیے جاتے ہین تو رگ جوانمردی جوش زن ہوئی۔ پہلے حسب قوانین بہادری جتا دیا سمجھا دیا کہ دیکھو اگر خیر چاہتے ہو تو فوراً ان شریف زادیون کو رہا کر دو۔ ورنہ لاشین پھڑکتی ہونگی۔ نہ مانا تو ہمنے ایک ہی گرز کی سلامی سے دے مارا یہ ظاہر ہے کہ جلب منفعت ذاتی ہمارا مقصود نہ تھا صرف مطلب یہ تھا کہ ان شہدون بدمعاشون کے پھندے اور قید سے تمکو بچائین اور وہ مطلب اس خوبصورتی سے حاصل ہو گیا۔ اسمین شک نہین کہ اپنے محسن کے احسان کا شکریہ ادا کرنا ہر بھلے مانس کا فرض منصبی ہے محسن کش شریف نہین ہوا کرتے چونکہ مینے آپ کو ایک بہت بڑی بیعزتی سے بچایا اور آپ کے بدخواہون کو تہ تیغ کیا لہذا صرف اسقدر عرض ہے کہ جس لونی شوخ و شنگ پری رخان فرنگ پر مین عاشق ہون اُس سے جا کر صرف اتنا کہہ دیجیے کہ اے بی گلابو جان صاحبہ آپ ہی کے عاشق زار مرد جرار مشہور ربع مسکون نے مجھے اُس دیو پلید کے پھندے سے بچایا ہے جو مجھے بھگائے لیے جاتا تھا) کہار دنگ تھے کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے خاصہ دار ارد گرد لڑنے پر تیار۔ مہریان چپ۔ زنانی سواری خائف کانپتی ہوئی۔ اتنے مین ایک سپاہی نے اُنسے کہا آپ فنس کا ڈنڈا چھوڑ دیجیے بس بس کہہ دیا ہے۔ خدائی فوجدار بولے۔ ابے جا کیون بہکا ہوا ہے ذلیل اوقات آدمی ہے اس سے چھوڑ دیا ورنہ تماشا دکھا دیتا۔ اِسنے کہا کیا تماشا دکھاتا ہے۔ تماشا دکھائیگا اور ہم ذلیل اوقات ہین۔ اچھا آؤ۔ چھتری نہین جو ڈھیر کر دیا ہو۔ بھالا پھینک کے تلوار سوت کے آؤ۔ ہم بھی تلوار کھینچے ہین۔ (اس مقام پر یہ کہنا ضرور ہے کہ خدائی فوجدار نے صبح کو ایک عمدہ درخت کی بڑی لمبی و مضبوط شاخ توڑ کے اُسکا بھالا بنایا تھا اور لوہے کی سنان و بنان اِدھر اُدھر نصب کر دی تھی) خدائی فوجدار نے بھالا پھینکا اور تلوار کھینچکر گھوڑے کو خبر کیا۔ ادھر چھتری بھی تلوار کھینچ کے آیا اور آتے ہی ایسا تُلا ہوا ہاتھ دیا کہ اگر فنس کا بانس حائل نہو تو خدائی فوجدار کی لاش پھڑکتے لگتے مگر بانس تھم لیا صدمہ یہ ہوا کہ گھوڑے پر سنبھل نہ سکے اور گرے تو بیہوش ہو۔ ادھر بدحواس پڑھنت سے لُڑھکنی کھا کر شل ہو گئے اُدھر انکی یکلخت ہوئی بدحواسی تو چپ چاپ کھڑے سسکیان بھر رہے تھے مگر انکی وحشت انکو کب چپ رہنے دیتی تھی

اپنون وہی نے جگ کی ہانک لگائی (ای تدرو بوستان حسن و خوبی۔ عندلیب گلزار جمال و محبوبی ای پیاری گلابو جان زیداللہ حسنہ و جوبنہ۔

مٹ گئے عشق مین گھر سیکڑون ویران ہو کر	پھر گئی آنکھ تری گردش دوران ہو کر
سانس بیتاب قدم سینہ پریشان نظر	آ کے ہو گیا طرف گور غریبان ہو کر
خیر سبب ہی تغافل ہی سہی سن لینا	جان پر کھیل گیا کوئی پریشان ہو کر
یہ ہنر دست جنون کا سلیقہ دیکھو	دھجیان اڑتی ہین دامن کی گریبان ہو کر

آج ہم تمھارے سبب سے اپنی جان پر کھیل گئے اور وہ کار نمایان کیا کہ کبھی دیدنی آنکھ نے نہین دیکھا نہ شنید کے کان نے سنا ایک سو دیوون سے مقابلہ کیا اور زخمی۔

بت کو بت اور خدا کو جو خدا کہتے ہین	ہم بھی دیکھین تو اسے دیکھ کے کیا کہتے ہین
ہم تصور مین بھی جو بات ذرا کہتے ہین	سب مین اڑ جاتی ہی ظالم اسے کیا کہتے ہین
مین گنہگار اگر عشق مجازی ہی گناہ	مین خطا وار اگر اسکو خطا کہتے ہین

بس ذرا ہی سی دیر مین پریزنے سنبھال رحضرت خدائی فوجدار پھر تلوار سوت سے جھجری کے مقابل مین کھڑے ہوگئے اور خاصبردار مہریان سپاہی سب ٹھہر گئے کہ دیکھین اب کیا ہوتا ہی۔ میان بدحواس مار پیٹ کے تو عادی تھے ہی نہین۔ انکو جو مہنت نے ایک پنکھنی بتائی تو چیر ہو گئے اور دور ہی دور سے تماشا دیکھا کیے۔ خدائی فوجدار کے جھپٹتے ہی فوراً جھجری بھی شمشیر برہنہ کھینچ کے چڑھ دوڑا اگرچہ اگلی مرتبہ اور بھی خونخوار تھا۔ آگ بھبھوکا۔ لوگون کو یقین ہو گیا کہ انکی دونون مین سے ایک کی جان ضرور جائیگی اور خون کی ندیان بہتی ہونگی۔ کیونکہ دونون اجڈ ہین اور دونون خونخوار ایک دوسرے کے جانی دشمن۔ خون کے پیاسے۔ دونون تلے ہوئے کہ ایک ہی وار مین گردن کھٹ سے الگ کر دین۔

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی	رکے نہ ہاتھ ابھی ہی رگ گلو باقی

باب دوم

فصل - ۱

ناظرین بالتمکین کو خوب یاد ہوگا کہ جلد اول میں بہادری چھتری سپاہی کا اور راجپوت سپاہی ہے جو خدائی فوجدار
کے مقابلہ میں سروہی کھینچکر تلا ہوا تھا کہ ایک ہی ہاتھ میں [illegible] کو لے لے اور ادھر [illegible]
از از خدائی فوجدار ایک مرتبہ [illegible] جھپٹ پڑے کہ اپنی قسمت [illegible] اور جوالی
موالی یہاں یہ ہوا اور سواری - [illegible] میدان کارزار سب تماشا دیکھ رہے تھے کہ
دیکھیں کیا ہوتا ہے اور سب کو یقین کامل تھا کہ ایک ہی ہاتھ میں دونوں کا کام تمام ہو جائیگا - دونوں
ڈھیر ہو جائینگے - یہ ادھر - وہ اُدھر کیونکہ قطع اور گفتگو سے ثابت تھا کہ دونوں کے سر پر خون سوار ہے -
کوئی دب کے چلنے والا نہیں - دونوں سرشار دونوں آمادہ پیکار - اب سنیئے کہ اس جوش اور خونخواری کے
ساتھ یہ دونوں بڑھے تھے کہ معلوم ہوتا تھا زمین و آسمان کے قلابے ملا دینگے - یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر
دو ہاتھی بیچ میں کھڑے ہو جائیں تو دونوں کو کاٹ کے تلوار دس دس انگل زمین کے اندر [illegible]
جائے - سب کے پہلے چھتری نے پینترا بدل کے ایک ہاتھ لگایا اگر خدائی فوجدار ذرا اگردن کو نہ ہٹا دیں تو
سر کٹا سا اُڑ جائے - مگر خوش نصیبی سے بچگئے ورنہ پورا پورا تصفیہ ہو گیا تھا - دوسرا کسکا سر ہی کی خیر
نہوتی خدائی فوجدار ابھی اچھی طرح سنبھلے بھی نہ تھے کہ لنڈنے دوسرا ہاتھ اس پھرتی سے جمایا کہ یہ روک
نہ سکے اور ایک کان اُڑ گیا - چلئے کان کٹا ہو گیا [illegible] قوت سماعت اور خود بھی نصف [illegible] خود
اُدھر کان زمین پر کھٹ سے موجود - وہ سمجھا کہ اب اس مرے ہوئے کو کیا ماروں - [illegible] مگر
خدائی فوجدار نے اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیا اور پیچھے سے جا کے ایک ہاتھ لگایا تو اسکے
سر سے خون بہنے لگا اور قاطر مارے خوف کے بھڑکا اور کھیتوں کھیتوں بھاگا - چھتری نے لاکھ لاکھ
روکا مگر نہ رک سکا - نوبت باینجا رسید کہ آسن نہ جما سکا پہلے تو گلے میں لٹک گیا اور آخرکار گرا تو بڑا صدمہ
پہونچا اور بہت چوٹ آئی - اس صدمے سے اسکو غش آگیا خدائی فوجدار پہلے تو غور سے دیکھا کیے اسکے
بعد قریب جا کر تلوار پیٹ پر رکھدی اور کہا یا تو ہاری مان اور قول دے کہ میرا لوہا مانگیا اور اس مقابلے پر
نہ آئیگا ورنہ ابھی ابھی جان لونگا - وہ بیچارہ تو غش میں تھا جواب کون دیتا اسپر خدائی فوجدار کو
بہت ہی غصہ آیا اور قریب تھا کہ گلا کاٹ ڈالیں مگر اس قفس سے امیرزادی اتر پڑی اور منتوں سے
خدائی فوجدار کے ہاتھ جوڑے کہ از برائے خدا اسکی جان نہ لو - ہماری بی بی آپکو بلاتی ہیں - فوجدار

نے شمشیر خارا شگاف میان مین رکھی اور اس پری زادی کے قریب آئے اور کہا (ای خاتون بلقیس مرتبت
آپکی درخواست کے مطابق مین نے بڑی خوشی کے ساتھ اُسکی جان بخشی گو یہ اسی قابل تھا کہ اسکو
فوراً تہِ تیغ کرتا اور ابھی ابھی اُسکی جان لیتا کیونکہ یہ ملعون ہمارے ساتھ بڑی گستاخی سے پیش آیا مگر مخدرات
و مستورات اور عالی خاندان عورتون کے دل کا رکھنا بڑے شریفون بھلے مانسون کا کام ہی یہ مین اسکی
جان اب نہ لونگا مگر شرط یہ ہی کہ یہ جرنیل میری معشوقہ سرو قد گلعذار تدرو رفتار کے پاس جا کے حاضر ہو
اور عرض کرے کہ اے خسرو خوبان جہان - ملکۂ ملک خوبی و محبوبی تیرے عاشق زار دل ریش ستم شکار یعنی مرد
زبردست زبردست آزار دلاوران جہان کے سردار خدائی فوجدار دشت پیما ضیغم مار جنگ کا بھیا وزر
راہوار شہسوار جنگ نے مجھے زیر کیا اور اب مین مجروح اور خستہ ہوکر حاضر ہوا ہون اگر جان بخشی
کرو تو بندۂ احسان ہون - ورنہ اختیار بدست مختار -

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا
سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے

اگر یہ شرائط منظور کرو تو خیر ورنہ ہم تو گرفتار بلا سے ہین (ہزاران صید مصائب ہین ہی) ان
عورتون کی کچھ بھی سمجھ مین نہ آیا کہ یہ کیا ہی اور حقیقت حال یون ہی کہ یہ اول جلول تقریر کسی کی سمجھ
مین کاہے کو آتی مگر اسوقت تو جان پر بن رہی تھی - فوراً منظور کر لیا اور کہا اچھا جو جو شرطین آپکی ہون وہ
منظور ہین - فرمایا بس شرط اتنی ہی ہی کہ معشوقہ خورشید رخسار لی گلا بوجان صاحبہ کی خدمت مین پہنچ کر حاضر
ہوجائے یہ کہکر خدائی فوجدار نے گھوڑے کو لیس کیا -

فصل - ۲ -

اب سنیے کہ جو نفر بمنت کے ہاتھون پٹ پٹا کے اور گدا کھا کے دیر تک کراہتے رہے اور
دل مین بہت ہی خفیف ہوئے کہ اتنے بڑے آدمی کے مصاحب ہو کر ایسا گدا کھایا کہ چُر مُر ہوگئے
کاکُم نکم سے اُٹھے اور چھتری سپاہی اور خدائی فوجدار کی لڑائی دیکھکر دعا مانگنے لگے کہ اُنکے آقا
فتحیاب ہون اور کوئی جزیرہ اُنکے زیر نگین ہو اور یہ اسکے گورنر مقرر ہو جائین اور اپنی بی بی اور بچون کو بھی
بلوائین - اول مرتبہ جب اُنکے آقا نے چھلتی ہوئی تلوار کھائی تو یہ رو دیے مگر اس مرتبہ جو کامیابی و
سرخروئی حاصل ہوئی تو دل شاد ہو گیا اور خوش ہو کر پھر دعا مانگی کہ خدا کرے کوئی بڑا جزیرہ فتح ہو جب
اُنھون نے دیکھا کہ اپنے آقا رشک حمار پر سوار ہوتے ہی کو ہین تو لپک کر لگام پکڑی اور عرض کی کہ
حضور یہ فتح مبارک ہو اور خدا ایسی ایسی اور فتوح نمایان مبارک کرے - آمین مگر خانہ زاد سے جو
وعدہ تھا وہ پورا ہونا چاہیے - کسی جزیرے کی گورنری عنایت ہو غلام گھر بار چھوڑ کے ہمراہ رکاب

آیا ہی اسی لالچ پر کہ حضور کی بدولت چین کرونگا (درباب وعدہ گورنری دو نیگا) خدائی فوجدار بولے
(بھائی صاحب یہ فتح جو حاصل ہوئی تو یہ راہ چلتے کی کارروائی ہی - یہان جزیرہ اور ٹاپو کہان - جزیرے
او ٹاپو کی لڑائیان تو ہماری بزرگ ہونگی - انکا اُنکا کون مقابلہ ہے - چہ نسبت خاک را با عالم پاک
اور تم گھبراتے کیون ہو قول مردان جان دارد - اگر کوئی جزیرہ آج کل مین فتح کیا تو تمکو گورنری ہی نہین اُس سے
زیادہ کچھ ملیگا - اطمینان رکھو) بدھو نے شکریہ ادا کیا اور جھک جھک کے سلام کیا - خدائی فوجدار
بولے (بھئی راستے کی اِن لڑائیون مین بجز اِسکے اور کوئی نتیجہ نہین ہی کہ کان کٹ گیا - زخم آگیا - چوٹ آئی
بس مزہ تو اُن بڑی بڑی جنگون مین ہوگا بندہ نواز جنمین ملک کے ملک کا وارا نیارا ہو جائیگا) یہ
کہکر خدائی فوجدار لنیے عراقی اور اُنکے بدھو اپنے گدھے پر لدے اور ایک جنگل کی راہ دھری بدھو کا
گدھا جب بہت پیچھے رہ گیا تو اُنھون نے آواز دی کہ ذرا باگین روکے ہوئے ہمکو بھی آنے دیجیے
خدائی فوجدار نے گھوڑا روک لیا بدھو نے کہا اب ایک کام کیجیے کسی جانب چھپ رہیے ورنہ سرکاری
پیادے اگر اِن دو معرکون کی خبر پائینگے تو ضرور دوڑ لائینگے اور باندھ لیجائینگے - آپ نے اس بوڑھے
تہمت سے لڑکر اپنے کو تہلکے مین ڈالدیا - خدائی فوجدار بولے (بھائی تم اِن باتون کی فکر نہ کرو -
نشان خاطر رہو ہم سب امور کا تصفیہ کر لینگے - یہ آپ نے کہان سنا ہی کہ جرنیلون اور بہادرون اور
یلو ہمکو کوئی مجسٹریٹ کے سپرد کرے لاحول ولاقوۃ - وہین تلوار چل جاے - خون خرابہ ہو جاے - دل لگی بازی ہی)
بدھو نے کہا مجھے یلون کا حال اور اُنکی تواریخ تو معلوم نہین ہی اور نہ کبھی اِن فضولیات مین پڑا - مگر اتنا
جانتا ہون کہ جو لوگ سرکاری سڑک پر اسطرح کی بدعتین کرتے ہین جیسے حضور کرتے پھرتے ہین اُنکا بدمعاشی
کی علت مین ضرور چالان کر دیا جاتا ہی اور مین کچھ نہین جانتا خدائی فوجدار بولے تم تو بالکل ناآزمودہ کار ہو
- اچھا اب یہ بتاؤ کہ تمنے آج تک مجھسے بڑھکے کوئی جری سپاہی دیکھا ہی - ہرگز نہین - کس پھرتی سے
گھوڑے کو چمکا کر پھینک کے غنیم کے کلے پر ہوریتا ہون اور کس خوبصورتی سے چرکا لگاتا ہون کہ واہ وا واہ
اور کس ڈپٹ کے ساتھ دشمن کے سر پر دھم دھمکتا ہون کہ اُسکے آئے حواس غائب ہو جاتے ہین اور ادھر
زخمی کیا اِدھر الگ - واہ رے مین سبحان اللہ - آج تک تمنے کسی تاریخ مین کسی ایسے بہادر جرنیل کا ذکر
پڑھا تھا کبھی نہین - بدھو نے آہستہ سے کہا صاحب پڑھنے لکھنے کی نہ کہیے - پڑھا لکھا یہان کون ہی ہم جرنیلون کرنیلونکا
حال کیا جانین بھلا کیسے جرنیل ہوتے ہین اور کیسے کرنیل - اور یہ خون کہان سے آتا ہی ذرا اِسکو تو دھو ڈالیے
ارے اِیہ تو کسی نے حضور کا آدھا کان ہی کتر لیا - لاحول ولا قوۃ - لو صاحب کان لوکٹا - اب خدا ہی خیر کرے -
فوجدار بولے ہمکو یاد ہوتا تو مرہم طلسم ہمراہ لاتے - ادھر زخم کو دور سے دکھا یا اور زخم بھر گیا گویا زخم

تھا ہی نہین عجب تاثیر ہو۔ اگر وہ مرہم ہمراہ ہو تو پھر زخم کیا معنی کسی قسم کی چوٹ بھی نہ معلوم ہو۔ لگایا اور چنگے
بس۔ اکسیر ہو اکسیر۔ بدھو نے جھلا کر کہا جب آپ جانتے ہی تھے کہ لڑائی ہو اور زخمی بھی ہونگے تو پھر اُسکو
کس دن کے لیے اُٹھا رکھا تھا۔ ساتھ کیون نہ لیتے آئے۔ لے اب آپ ذرا ٹھہر جایئے میرے
پاس مرہم اور پٹی سب ہو۔ خدائی فوجدار نے کہا بارہمین چوک گئے۔ ہمکو ایک تو وہ مرہم طلسم لانا چاہیے
تھا اور ایک عرق حیرت۔ پوچھا اس عرق کی کیا خاصیت ہو۔ فوجدار بولے بھائی صاحب عجب عرق ہو
مردے کو زندہ کردے۔ دس بیس آدمیون کو مرتے دم ہمنے خود دیا آنکھین کھولدین۔ اور کتابون مین بھی
پڑھا ہو۔ اور خود بھی تجربہ کیا ہو۔ بدھو نے کہا کیا آپ کے پاس ہو یا آپ کو خود نسخہ معلوم ہو۔ فرمایا بھئی
ہمین خود نسخہ معلوم ہو ایسا بنا دون کہ ادھر مردے نے خوشبو سونگھی اور اُدھر زندہ ہو گیا اور زندہ
ہوتے ہی کھانا مانگنے لگے تو سہی۔ بدھو نے جھلا کر کہا پھر ہمکو آپ وہ نسخہ کیون نہین بتاتے۔ آخر اب کس روز
کام آئیگا جس جزیرے کا آپ نے وعدہ کیا ہو اسکی گورنری سے بندہ کنارہ کش ہوتا ہو بس عرق حیرت کا
نسخہ بتا دیجیے۔ دس جزیرے انسان مول لے لے۔ ایک جزیرے کی کیا حقیقت ہو۔ خدائی فوجدار
نے کہا ارے یار یہ سب تمھارے لیے تو ہئی ہو۔ یہان نہ لڑکا نہ بالا تم ہی تم ہو۔ بدھو اور بھی خوش ہو تے
گدھے تو تھے ہی۔ انکو یقین ہو گیا کہ ضرور اس دوا مین یہ اثر ہو کہ مردے کے قالب مین جان ڈالدیتی
ہو۔ دل مین سوچے کہ یہ جزیرے وزیرے سب سے بہتر ہو۔ ادھر فوجدار کو بی گلابو جان جو
یاد آئین تو ہانک لگانی شروع کی۔

وہ جانا پھیر کر چتون کسی کا	ہمارے ہاتھ مین دامن کسی کا
غبار آ و وہ ہین پاے حنائی	مٹا کر آگے ہو مدفن کسی کا
زمانے کے چلن سیکھے ہین تونے	کسی کا دوست ہو دشمن کسی کا
دل ویران کو جب دیکھا تو بولے	یہ ہو اُجڑا ہوا مسکن کسی کا
کہا غنچے سے مرجھا کر یہ گل نے	ہمیشہ کب رہا جوبن کسی کا

میان بدھو نے کہا سرکار اب ذرا کان ادھر لایئے پھیکے غزل گائیگا فوجدار نے کہا بھی گان
مین اسقدر درد ہو کہ میرا ہی دل جانتا ہو۔ بدھو نے کان کو دھویا۔ پہلے تیل اور پانی ملا کر کان پر تیک
کپڑ رکھا اسکے بعد مرہم لگایا تو ذرا درد کم ہوا۔ اور کہنے لگے (واہ رے مین۔ کان کٹا اور خبر نہین۔
جری ایسے ہوتے مین کہ اُف تک نہین کرتے۔ زخمی ہوئے مجروح ہوے کان کٹا مگر وہی خم و دم ہو وہی
چتون کی خونخواری۔ وہی کس بل اور یہ سب کیون ہو۔ اسکا سبب یہ ہو کہ اپنا نام ہوگا اور زیر دستون کا

کام نکلیگا اور گلابو جان عوش ہونگی۔

واں [illegible] طرح تیرے مکان کو چھوڑکر	جاتا ہی گھر سے کوئی بھی مہمان کو چھوڑکر
قاتل خدا کے واسطے اک زخم اور بھی	تلوار پھیر سنبھال نمکدان کو چھوڑکر
دست جنون کا اور کرین چارہ گر علاج	سر پیٹتا ہون جیب گریبان کو چھوڑکر

اے بی گلابو جان صاحبہ یہ سب تمہارے عشق کے سبب سے ہے خدائی فوجدار کی نظر خود بد جو پڑی تو سخت رنج ہوا کیونکہ اس خانہ جنگی مین خود اس قابل نہ رہا تھا کہ رہ سکتے۔ قسم کھائی کہ اس چھتری سے ضرور بدلہ لونگا اور اپکی پھر کہین مڈھ بھیڑ ہوئی تو جیتا نہ چھوڑونگا مار ہی ڈالونگا۔ میان بدھو نے کہا آپ بہادری کے آئین و قوانین کے خلاف کارروائی کرنے لگے جب آپ نے اُسکو نیچا دکھایا اور وہ ہار گیا اور بی گلابو جان صاحبہ کی خدمت مین جا کے آپ کی توصیف کی اور مدحت سرا ہوا اور اُنکو بھی ہمجولیون اور گانوؤن کی عورتون اور مردون کے سامنے فخر حاصل ہوا تو اب اُس بیچارے کا کیا قصور رہگیا۔ وہ صاف بے قصور ہوگیا اب اگر از سر نو کوئی خطا سرزد ہو تو لائق سرزنش قرار پائے ورنہ وہ بیگناہ ہے۔ فوجدار نے میان بدھو کی پیٹھ ٹھوک دی اور کہا شاباش بچو۔ واللہ اسوقت تو تمنے ہمین خوب ہی صلاح دی۔ واقعی اُسکا کوئی قصور نہین ہے۔ جب اُسنے ہمارا لوہا مان لیا اور ہماری معشوقہ کی خدمت مین حاضر ہوا تو پھر اب اُس سے خواہ مخواہ بدلہ لینا بالکل خلاف قوانین جنگ ہے۔ ہان اب یہ البتہ فکر ہے کہ کسی بہادر کو زیر کرین اور اُسکا خود چھین لین۔ بدھو نے کہا سرکار اب تو اس راہ مین کوئی خود نہ ملیگا اول تو جب سے ہمارا آپ کا ساتھ ہوا ہے ہمین کوئی خود والا دکھائی ہی نہ دیا صرف حضور کی کھوپڑی پر نظر آیا اور بس یہ بولے صاحب ہمنے تو قسم کھائی ہے کہ چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے ہم کسی نہ کسی سے خود ضرور چھینینگے اور ہم قسم کے معاملہ مین ایسے ہی پکے ہین جیسے غلطوس آفندی تھا بدھو نے جھلا کر جواب دیا حضور تو بس اُنھین سڑی سودائیونکا نام لیتے ہین جنکی وحشت ساری دنیا مین ضرب المثل ہے۔ غلطوس آفندی تو ایک مشہور مجنون تھا اُسنے قسم کھائی تھی کہ نہ تو کبھی بالون مین کنگھی کرونگا نہ کپڑے بدلونگا۔ نہ خط بنواؤنگا نہ بستر پر سوؤنگا۔ نہ سلاح جنگ بدن سے اُتارونگا صرف ایک طفننے کے لیے روز کپڑے اُتار کرونگا اور وہ بھی اُسوقت جب غسل کرونگا۔ باقی اللہ اللہ خیر صلاح ایسے سڑی سودائی کا کون اعتبار ہے۔ اور اگر حضور ایسے سودائیون کی تقلید کرین تو خدا ہی حافظ ہے۔

جو کی تقلید خسرو کی تو کار کوہکن بگڑا	چلا جب چال کو آ ہنس کی اُسکا چلن بگڑا

اگر سودائیون کی تقلید کا شوق ہے تو خیر۔ اور اللہ کی عنایت سے ہمین تو ابھی سے کچھ ایسے ہی

سامان نظر آتے ہین - خدائی فوجدار مارے بھوک کے بدحواس تھے - اپنے بڈھو سے کہا بھائی بدھو دیکھو کچھ کھانے کو ہو تو ذرا ہمکو بھی دو - اور چلو کھاپی کے کسی شہزادے یا رئیس کا محل ڈھونڈھین اور وہین شب باش ہون - بدھو بولے (اسوقت تو ہمارے پاس کچی پیاز ہے اور پنیر اور روٹی - مگر یہ تو ہم ایسے خدمتگارون کی غذا ہے حضور کے لیے تو بادشاہی کھانے ہونے چاہیین -) میان بدھو سوچے کہ ایک آدمی کا تو کھانا اب رہگیا ہے اگر حضرت بھی شریک ہوئے تو ہم بے موت مرے اِس سبب سے انکو کہنا پڑا کہ یہ موٹا جھوٹا کھانا ہم لوگون کے قابل ہے آپ لوگون کے لیے سلطان پسند چیزین ہونی چاہیین مگر مثل مشہور ہے کہ بھوکے بھلے مانس سے ڈرنا چاہیے - فوجدار بھلا ان چکمون مین کب آنیوالے تھے کہا یار یہی تو کہتے ہین کہ تم ابھی بالکل انیلے ہو - اصول سے ذرا بھی واقف نہین - برادر عزیز یہ موٹا جھوٹا کھانا تو ہمارے لیے فخر کا مقام ہے - ہم لوگون کی بسر نان جوین پر ہوتی ہے - نرگسی کباب ورپلاؤ اور مطنجن سے ہمین کیا سروکار - بس اب جلد کھانا کھاؤ اور چلو - بدھو نے کھانا نکالا اور دونون نے مل جل کے زہر مار کیا اور کھاپی کے سوار ہوئے اور چلے -

اثناے راہ مین بدھو نے کہا خدا کرے آج کوئی جزیرہ ملجائے تو ہم فوراً اپنی زن کو زہ پشت کو مع بال بچون اور کچھ بچ کے بلالین اور گورنری یا بادشاہی کرین - فوجدار نے تسلی کی کہ تم بولو نہ چالو دیکھتے جاؤ کہ کیا ہوتا ہے ایک جزیرہ سنہ ہے اسکو چل کے فتح کر لینگے - آج کر رنج اکٹھا ہو ہے (چورنگا) وہا تیغے راجہ کو چورنگ کرینگے - وہ لاکھ چوکھا اڑے بیچ مین پھنسا اور مین نے چھکے چھڑا دیے - لاکھ دعون کی ہے بندہ یکے را دو کرد و دو را چار کرد - چاق چوبند ہون - اب رات ہونے مین تھوڑی ہی دیر رہگئی تھی - خدا خدا کر کے کچھ جھوپڑے جسمین گڈریے رہتے تھے - خدائی فوجدار تو بڑے خوش ہوے کہ آبادی سے دور جگہ ملی مگر بدھو کو سخت رنج ہوا - قبل اسکے کہ جھوپڑون کے پاس پہونچین فوجدار نے اپنے بڈھو سے کہا ذرا جاکے اِدھر اُدھر دیکھو کسی امیر کبیر کی ڈیوڑھی یا بادشاہ کا محل تو نہین ہے - وہین چلکے رہین ورنہ کچھ پروا نہین - ع - درویش ہر کجا کہ شب آمد سراے اوست + بدھو تو روانہ ہوگئے اور ادھر انکو بی گلابو جان صاحبہ یاد آئین - اور انھون نے مرغ بے ہنگام کی طرح ہانک لگائی -

اسمین رہتا ہے صفاے روے جانان کا خیال | دل نہین پہلو مین اپنے آینے کا خانہ ہے
باغ عالم مین نہین اُس شوخ سا کوئی حسین | گل ہے اپنا یار یوسف سبزۂ بیگانہ ہے
آج کل اے مہ جبینو شغل ہے تمکو یہی | چہرہ ہے اور آئینہ ہے زلف ہے اور شانہ ہے
کون تجھسے رشک یوسف کی خریداری کرے | قیمت کون و مکان تیرا فقط بیعانہ ہے

جسکے سننے سے ہزارون کوس بھاگے خواب عیش　　درد آگین ای ہمی ایسا ترا افسانہ ہی
دمبدم کرتا ہی قصد شمع روے آتشین　　دل نہین ہی میرے پہلو مین کوئی پروانہ ہی

اتنے مین میان بدھو پلٹ کے آئے اور کہا سرکار جھوپڑے البتہ نظر آتے ہین۔ محل کا تو کہین منزلون تک پتا بھی نہین ہی کہ محل کس کھیت کی مولی ہوتی ہی۔ اب کیا کیجیے گا۔ فوجدار بولے دکر ینگے کیا۔ اِس سے بڑھکے اور کیا راحت ہوگی کہ زمین پر آرام کرین اور ہم لوگون کے لیے تو یہی معراج ہی کہ دن رات محنت کرین اور نہ کھائین نہ پیئین نہ سوئین۔ دونون سوارون نے ان جھوپڑون کی راہ لی۔ میان بدھو نے اپنے گدھے کو ٹہلایا اور باندھ دیا اِسکے بعد اپنے آقا کے گھوڑے کو ٹہلا کے باندھا اور دونون کو بھنگ اور گڑ کھلایا کہ تھکاوٹ مٹے۔

فصل۔ ۳

سرکوب زبردست آزاریلان جہان کے سردار خدائی فوجدار کو جو اِن لوگون نے پشت توسن پر سوار اور اُنکا بھالا اور تلوار اور اِس انوکھی قطع نرالی وضع دیکھی تو سمجھے کہ کوئی بڑا معزز جرنیل ہی جنگی وردی کی سبھی توقیر کرتے ہین۔ اور میان بدھو نے انکو اور بھی آسمان پر چڑھایا اور اِن سیدھے سادھے گنوارون کو سمجھایا کہ یہ کئی بڑی بڑی جنگین سر کر چکے ہین آواز پر تیر لگاتے ہین اور دیو تک انکے تابع ہین تو اُن بیچارون کو پورا پورا الیقین ہوگیا کہ سب سچ کہہ رہے ہین سب نے اُنکی تعظیم کی کوئی گھوڑا مل رہا ہی کوئی گھانس لاتا ہی ٹٹو اور گدھے دونون کے آگے گھانس رکھی گئی۔ اب سنیے کہ اِن جھوپڑون کے قریب ایک بڑا سا تال تھا۔ اُس تال سے اِن مہمان نوازون نے مچھلیان شکار کین اور کچھ تلی ہوئی مچھلیان اور روٹی اور ہری ہری ترکاریان تیل مین پکی ہوئی لائے اور سب نے ملکے کھانا کھایا۔ فوجدار چپکے چپکے اپنے ٹٹو سے کہتے جاتے تھے کہ دیکھو بدھو۔ خوش ہوئے یا نہین۔ بھائی صاحب ہم لوگون کی بڑی قدر اور بڑی منزلت ہی۔ جہان جاتے ہین وہان عزت ہوتی ہی کوئی دودھ لاتا ہی کوئی ترکاری کوئی انڈے کوئی مچھلی اور روٹی لیے آتا ہی لو یہ تو کوئی بڑی بات ہی نہین ہی۔ جب دن ہم جزیرے فتح کرینگے اور ٹاپوؤن کے گورنر ہونگے اُس دن البتہ تم دیکھوگے کہ ہم کیا کمال کرتے ہین۔ مگر یہ سب باتین صرف بی گلابو جان صاحبہ کے لیے ہنسنے کی ہین۔

پہر لجا کہ روم وصف دوستان گویم　　برای یار فروشی دکان سنے باید
ای ماہ وش ماہرو گلبدن قوس ابرو۔
سرشک آنکھون سے جاری ہونے لہو کے مثال　　نہ تاب ہم مین رہی ہی نہ دل مین ہی کچھ حال

بس اب ہمارا ہوا جاتا ہی بڑا احوال	کہان تک مالک تری صد حق سے اسکے ہو پامال
وسے نماند کہ دیگر شکست بر دارد	خدا کند کہ ز من عشق دست بر دارد
برد بکار خود اے واعظ اینچہ فریادست	مرا فتادہ دل از کف ترا چہ افتادست
بجان رسیدہ ام از جور بے نہایت تو	کجا روم ہمہ کس میکند شکایت تو

بدہو نے کہا مہربانی کرکے یہان ذرا غل نہ مچائیے گا۔ ع۔ بس نازک ست شیشۂ دل در کنار ما +
خدائی فوجدار بولے (اللہ اللہ اب آپ نازک دماغ بھی ہو گئے۔ ع بس نازک ست شیشۂ دل در کنار ما +
سنو بدہو۔ بھائی اب مہربانی کرکے تم اس قسم کا کلمہ زبان سے نہ نکالنا۔ یہ بڑی حماقت ہی۔ کوئی دنا
بینا اسکو پسند نہ کریگا) اتنے مین میان بدہو خدائی فوجدار کے بھٹو کی ناک مین گوشت کے بھوننے
کی خوشبو آئی اور ادھر اُدھر دیکھا تو انکو معلوم ہوا کہ وہی گلہ بان بکری کا گوشت بھون رہے ہین دل مین
تو آئی کہ جسطرح ممکن ہو پتیلی ہی لے بھاگین مگر خدائی فوجدار کے خوف سے مجبور رہے۔ جب گوشت
پک کے تیار ہوگیا تو اُن گلہ بانون نے کھالین بچھائین اور فوجدار اور اُنکے بھٹو کو بلایا اور بہت اعزاز
کے ساتھ کھانا کھلایا۔ گوشت روٹی اور چٹنی کھا کے خدائی فوجدار نے پہلے خدا کا شکر یہ ادا کیا اور
اسکے بعد اپنے مہمانون کا شکریہ ادا کیا بدہو نے چپکے سے کہا (حضور کھانا تو کھایا مگر یہی گنوار و بسند درگاہ
تو خیر خود بھی گنوار کے لٹھ ہین۔ مگر حضور کو یہ موٹا جھوٹا کھانا کاہے کو پسند آیا ہوگا۔) خدائی فوجدار نے
بڑی بلاغت کے ساتھ کہا (ای برادر عزیز و افر تمیز۔ بشنو از من خدائی فوجدار کہ اغذیۂ لطیف و اطعمۂ لذیذ
اور شراب ناب اور شربت ترنج و بید مشک و حلوائے تر اور مربہ وغیرہ بہلوگون کے لیے نہین ہی یہ اُن لوگون
کے لیے ہین جو آرام اور راحت اور عیش و عشرت مین بسر کرتے ہین ہو نہ آپکے بقربانی نہین ہین تمسخانہ سنو تو آرام نہ
کر سکین۔ صبح کو جا شب کو دلارام۔

صبح تو جام سے گذرتی ہی	شب دلارام سے گذرتی ہی
عاقبت کی خبر خدا جانے	اب تو آرام سے گذرتی ہی

مگر ہم لوگون کا یہ شعار نہین ہی۔ یہان یہ قول ہی۔

نمود و بود کو عاقل حباب سمجھے ہین	وہ جاگتے ہین جو دنیا کو خواب سمجھے ہین
ادبار کا ٹھکانا حشم و جاہ مین ہی	بھاگو بھاگو کہ خوف اس راہ مین ہی
جاگو جاگو یہ خواب غفلت کیسا	دیکھو دیکھو اجل کمینگاہ مین ہی

ہمارا بستر سنگ ہی اور ہمارا پلنگ ہی۔ نان جوین غذائے روح ہی۔ زخمی ہونا کیمیائے فتوح ہی۔

اور یہ سب اُس معشوقہ زرین کمر کی بدولت ہو جسکی شان مین ہے۔

جنبش ہوئی مژہ کو تو برہم ہوئے دو کون	آہوے چشم یار کی یہ ایک جست ہو

صادق آتا ہو اور ہم بھی سوچے ہوئے ہین کہ۔

یا ہاتھ توڑئے جا ئینگے یا کھو لینگے نقاب	سلطان عشق کی یہی فتح و شکست ہو

یلان جہان نا مدار اور خدائی فوجدار ہمیشہ اس قطعہ سے بہے۔

پانون مین بیڑیان ہین تو ہاتھون مین ہتھکڑی	کیا کشور جنون مین مرا بندوبست ہو

بدھو نے کہا اب اسوقت گوشت چکھا ہو نہ۔ بوٹیان پیٹ کے اندر کلبلا رہی ہین جبھی تو دور کی سوجھتی ہو۔ منزلون کی خبر لانے لگے۔ ہم تو اسوقت بڑے مزے مین ہین واللہ اتنے مین خدائی فوجدار کو شیطان لعین نے پھر انگلی دکھائی اور وحشت نے زور کیا تو یون ہانک لگائی۔

(اے برادران مہمان نوازان یعنے گلہ بانان۔

من ازان حسن روزافزون کہ یوسف داشت دانستم	کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخارا

حضرات۔ بی کلابو جان صاحبہ میری معشوقہ شیرین حرکات ہین اور اُنھین کی خوشنودی مزاج حاصل کرنے کی غرض سے مین نے یہ پیشۂ معزز اختیار کیا اور وطن اور اعزہ کو چھوڑ کر جنگل اور بیابان اور کوہ و ہامون کی راہ لی۔

شہر ہے کبھی اپنا کبھی جنگل ماوا	سیر ویرانہ و آباد کیا کرتے ہین
ایک سا ظاہر و باطن ہین معشوقون کا	پردۂ ناز مین بیداد کیا کرتے ہین
شاعرون نے قدموزون کو ترے کہا ہے	مصرع سرو یہ ایراد کیا کرتے ہین

اگلے وقتون مین دوشیزگان جادو نگاہ اور کمسن نوجوان زنان رشک مہر وماہ بڑی عفیفہ و صاحب عصمت ہوتی تھین حورین اُنکے دامن پر نمازین پڑھتی تھین اور مرد کی مجال اور تاب و طاقت کیا تھی کہ اُنکی طرف دیکھ سکتے۔ مگر کچھ دن سے مردون کی جرات بڑھتی جاتی ہو اور عورتین بھی ذرا چل نکلی ہین لہذا ہملوگ یعنی خدائی فوجدار جو زبردست زبردست آزار کے سرکوب ہین اس امر کی کوشش کرتے ہین کہ اس بیحیائی سے دنیا کو بچایئن۔ ابھی دو تین مہینے کی بات ہو کہ ایک کمسن عورت جو نہایت ہی جمیلہ اور ساتھ ہی اسکے از بس عفیفہ اور پاکباز تھی کنوین پر پانی بھر رہی تھی۔ ایک معاش نے کنکری پھینکی وہ چپ ہو رہی۔ دوسرے دن پھر کنکر ماری۔ ٹن سے بولی تیسرے دن جو اسکے برتن پر جسمین پانی بھرنے آتی تھی۔ کنکری پڑی تو اسنے پیچھے پھر کے دیکھا اور مسکرائی۔ لبس وہ بدمعاش سمجھ گیا کہ عورت ڈھیٹ

آ گئی۔ دو ایک روز کے بعد اسکے مکان پر جانے کا قصد کیا۔ مین یہ تماشا دیکھ رہا تھا جب نوبت پہونچی تو ہمنے اس بدمعاش کی گردن ناپی اور تمام محلے مین غل اور شور مچ گیا کہ جو کوئی آوارہ و بدکارہ مرد یا عورت یہان ہوگا اسکی گردن ناپی جائیگی اور زبردست ہمیشہ زبردست کے ظلم سے معشوق سکھے جائینگے (ای حضرات جیسی مہمان نوازی اور لطف و خلق سے آپ لوگ پیش آئے اسکا مین اور میرا چھوکرا ممنون ہین۔ ع۔ شکر نعمتہاے تو چندان کہ نعمتہاے تو + اگر کوئی مرد بدکار و آوارہ تم لوگون کی کسی عزیز عورت یا رشتہ دار یا مان یا بہن یا بی بی یا ہمشیرہ کو نظر بد سے دیکھتا ہو تو ہمسے کہو ہم اسکی خبر لین۔ اور اُسکو زیر کرکے اپنی معشوقہ بی گلابو جان کی خدمت کثیر الرافت مین بھیجدین کون گلابو جان۔ وہ پریزاد جو اس کلام کی مصداق ہے۔ حسن اور جمال اور خوبصورتی مین شہرۂ آفاق ہے۔

عالم حسن جوانی قدرت اللہ ہے		چودھوین شب کی دیکھے صورت مہتاب کو
ہجر کی شب کی مصیبت کسطرح تحریر ہو		جمع کرسکتا نہین کوئی پریشان خواب کو
ہنس کے دانتون کی صفا سے تونے اگر ای پری		قطرہ پانی کا بنایا گوہر خوش آب کو
اس لطافت کی بھلا اس رنگ کی سرخی کہان		تیرے رخ سے کچھ نہین نسبت گل شاداب کو

ہم لوگ پہاڑون کے غارون اور کھوہون مین زندگی بسر کرتے ہین اور ریچھون اور شیر ببر سورون اور شیرون سے لڑتے ہین اور غریبون اور زیردستون کو بچاتے ہین) گلہ بان انکی تقریر کیا سمجھتے بھینس کے آگے بین بجائی بھینس پڑی پگھرائے۔ مگر خدائی فوجدار کی یہ گفتگو البتہ دو چار کو بُری معلوم ہوئی کہ (اگر کوئی مرد بدکار و آوارہ تم لوگون کی کسی عزیز عورت یا رشتہ دار۔ یا مان بہن یا بی بی یا ہمشیرہ کو نظر بد سے دیکھے) الخ۔ تھوڑی دیر مین گلہ بانون نے دو ایک لڑکون کو بلایا اور کہا یہ صاحب ہمارے مہمان ہین انکو گانا سناؤ۔ وہ دونون لڑکے گانے لگے اور کچھ گلہ بان بانسری بجانے لگے۔ خدائی فوجدار نے اپنے چھوکرے سے کہا کہ یار عزیز اگر بادشاہ اور وزیر بھی آتا تو یہ لوگ اسقدر خاطرداری نہ کرتے جیسی ہماری اور تمھاری خاطرین ہوتی ہین۔ وجہ یہ کہ بادشاہ اور وزیر سے اتنا خوف نہین ہوتا جتنا خوف ہملوگون سے ہوتا ہے ہم جان پر کھیل جانے والے لوگ ہین۔ جان کو کوئی چیز ہی نہین سمجھتے۔ جبتک ہم جان بکف۔ سر ہتھیلی پر لیے ہوئے۔ بادشاہ اور وزیر جسوقت مرتے ہین اسوقت ہزارہا لاکھو لکھا آدمی جمع ہوتے ہین اور تزک و احتشام کے ساتھ جان نکلتی ہے اور یہان زخمون سے خون کے تراڑے جاری ہوتے ہین۔

چو آہنگ رفتن کند جان پاک	چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک

ہان ہم لوگون کی خواہش صرف اسقدر ہوتی ہے کہ ہماری معشوقہ کو یہ امر معلوم رہے کہ انھین کے لیے

ہم اسقدر کاہشین سہتے ہین۔ اور زحمتین اُٹھاتے ہین اور تکلیف برداشت کرتے ہین۔ اور جان پر کھیل جاتے ہین اِس پری کو معلوم ہو جاتے۔ بس۔

جان آجاتی ہو سُن سُن کے سخن دلدار کے ... کیا لطف لیجہ ہو صدقے یار کی گفتار کے
یاد آئینگے جو ابرو یون ہی مجکو یار کے ... دیکھنا مرجاؤنگا مین دل پہ خنجر مار کے

اِدھر گلہ بان گاتے بجاتے تھے اور اُدھر خدائی فوجدار صاحب اپنی نئے تکی ہانک لگاتے تھے۔

فرقت مین کچھ ہمین نہ خوش آیا سوائے رنج ... شادی کو دی طلاق ہو سے ابتدائے رنج
ہی رنج عشق میرے لیے مین برائے رنج ... خود بھی مٹے یقین ہو جو مجھکو مٹائے رنج
یا تنگی کنار تھی یا اب فشار قبر ... وہ ابتدائے عیش تھی یہ انتہائے رنج

اتنے مین فوجدار صاحب کے کان مین پھر درد شروع ہو گیا اور اپنے ٹٹو سے کہا بھائی صاحب اب تو ہمارے کان کا بُرا حال ہی۔ اب مرہم پٹی کرو۔ میان بدھو نے مرہم پٹی کی اور دونون آرام کرنے چلے مگر خدائی فوجدار صاحب کی غزل بازی کے سبب نیند حرام ہو گئی۔

فصل سیوم

میان بدھو کروٹین بدل رہے تھے اور خدائی فوجدار صاحب زٹل قافیہ ہانک رہے تھے اور گلہ بان اِنکے ارد گرد بیٹھے اِنکی قطع اور حرکات سکنات پر غور کر رہے تھے کہ اتنے مین ایک لونڈا گانون سے آیا اور آتے ہی کہا بھائیو! گانون مین ایک نئی واردات ہوگئی۔ تم لوگون نے سنا ہی ہوگا وہ سب کے سب ہمہ تن گوش ہوکر بولے (خیر باشد۔ ہمنے تو کچھ بھی نہین سُنا۔ کہو تو۔ کیا ہوا کیا۔ خیریت تو ہی) اسنے کہا بھائی صاحب وہ شیخ جی جو ٹیلے پر بنگلے مین رہتے تھے لکھو کھا روپیہ چھوڑکر مرگئے۔ وہ ایک سندر عورت پر جو قوم کی گڈرن ہی عاشق تھے مگر وہ اُنکے ہتھے نہ چڑھی۔ وصیت کرگئے ہین کہ پہاڑ کے اُس تنہا جو کھوہ ہی وہان ہی وہ جلائے جائین اور اُنکے تیجے کے دن ہزار گڈریے اور اُنکی عورتون کو کھانا دیا جاوے اور کھانے مین صبح کو دودھ اور دہی اور چاول اور ماش کی دال ہو اور شام کو گوشت اور روٹی اور چٹنی۔ اِسی کھوہ مین پہلے پہل اِنسے اور اِس عورت سے چار آنکھین ہوئی تھین مگر گانون کے ملا لوگون کی رائے اِس وصیت کے بالکل خلاف ہی وہ کہتے ہین کہ مسلمان کی لاش کا جلانا خلاف شرع ہی۔ ایسا ہرگز نہوگا اور اِس عورت کو روپیہ نملیگا شیخ جی بڑے عالم و فاضل تھے۔ انکا ایک شاگرد ہی تلاجیون نام یہ ملاؤن اور مولویون کے خلاف ہی اور کہتا ہی کہ اُستاد کی وصیت کے مطابق ضرور کاروائی ہونی چاہیئے روپیہ بھی اِس عورت کو ملنا چاہیے اور شیخ کی لاش بھی ضرور اُسکی وصیت کے موافق جلائی جانی چاہیئے

اسمین بڑا ہنگامہ ہو گا کل زرتشتی ملاجیوت کی طرف ہین۔ کل صبح کو شیخ کی لاش جلائی جائیگی۔ بڑا سامان
ہو رہا ہے اور بڑی دھوم دھام اور تزک و احتشام سے جنازہ اُٹھیگا۔ امیر آدمی تھا۔ دس بیس کوس ادھر
اُدھر انکا نقطہ مقابل کوئی نہ تھا۔ آپ لوگ بھی ضرور چلیے گا۔ ایک تو تماشا قابل دید ہو گا دوسرے ملاجیون کا ماتم
سُنا ہو گا ہم سب پر انکی کمک کرنا فرض ہے۔ لوگون نے اسکی راے سے اتفاق کر لیا اور کہا آؤ۔ چھچھی
ڈالین یہ دان گلے کی نگہبانی کے لیے کون رہیگا۔ بس ایک آدمی کافی ہے انھین سے ایک نے کہا یہ حد بہت
ہمارے تعلق کیجیے آپ سب جا کے تماشا اور جنازہ دیکھیے اور بندہ درگاہ یہان بکری اور مویشی
کی نگہبانی کرین۔ لوگون نے انکا شکریہ ادا کیا تو اسنے سادگی اور صفائی کے ساتھ کہا بھائی صاحب
حقیقت حال یون ہے کہ مفت کرم داشتن ہے۔ وجہ یہ کہ میرے پانوں مین کل کانٹا چبھ گیا تھا اور ایک قدم کے
یہ بھی آپ پر احسان نہین ہے۔ ورنہ اس دھوم کا جنازہ بھلا مین نہ دیکھتا عصمت بی بی از بیچارگی۔ یہ گفتگو ہمارے
خدائی فوجدار کے زبردست زبردست آزار دشت نبرد ضیغم مار جنگ کا ٹھاوار دا ہوا شہسوار خانکے
دل کے کانون تک پہنچی۔ اس لونڈے کو قریب بلایا اور سوال کرنے لگے۔ سوال (یہ جو مر گیا یہ کون شخص تھا)
جواب (یہ بڑا مالدار شیخ تھا) سوال (کیا پیشہ کرتا تھا) جواب (یہ بڑا عالم و فاضل تھا
علم نجوم مین تو مگر اسکو دستگاہ حاصل تھی اور آفتاب و چاند کا سب حال اسکی پور پور پر پورا پورا لکھا تھا اور ان
دونون کے سوف کا حال بھی جانتا تھا) خدائی فوجدار نے کہا (آفتاب اور مہتاب کا سوف نہین ہوتا خسوف
اور کسوف کہتے ہین) اس لونڈے نے انکی اس اصلاح کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کی اور کہا (وہ یہ بھی بتا سکتے تھے
کہ یہ سال اچھا ہو گا یا برا۔ غلہ خوب پیدا ہو گا یا قاط پڑیگا) خدائی فوجدار نے پھر ٹوکا (کال کو قاط نہین کہتے
قحط لفظ ہے) لونڈے نے جواب دیا۔ وہ قاط کہا تو کیا اور قحط کہا تو کیا ایک ہی بات ہے۔ بس انھین باتون
سے امیر ہو گیا کہ جب قحط قاط کا سال ہوا تو اُسکے بوڑھے باپ نے سستا غلہ خرید کے جمع کر لیا اور کال کے
دنون مین دس گنے دامون پر بیچنا شروع کیا۔ وہ اپنے باپ سے سال بھر پہلے کہہ دیتے تھے کہ (ابکی
گیہون نہ بونا۔ جو بونا۔ گیہون نہ پیدا ہو گا۔ بس وہی ہوا اور انکا باپ امیر کبیر ہو گیا) خدائی فوجدار نے
کہا اس علم سے ہم لوگ بھی واقف ہین۔ نجومی اور پنڈت ان اس علم کے عالم ہوتے ہین) وہ بولا یہ تو مین جانتا نہین
مگر ہان وہ بڑی بڑی باتین جانتے تھے اور علم نے کچھ ایسا اثر کیا کہ ملاؤن کی وضع ترک کی گڈریون کا
لباس پہننے لگا اور اُسکے چیلے نے بھی اسکا تتبع کیا۔ یہ وہی چیلا ہے جو اب لڑ رہا ہے کہ حسب شرائط
وصیت کارروائی کی جائے۔ وصیت کے خلاف کوئی بات نہو۔ جب اسکے باپ نے وفات پائی تو یہ
کُل جائداد کا مالک ہوا۔ مگر لباس کے بدلنے سے لوگ حیرت مین تھے کہ یا الٰہی یہ کیا اسرار ہے

آخر کار معلوم ہوا کہ ایک عورت پر عاشق ہی اور اُسی کے عشق کے سبب سے لباس بدل ڈالا ہی۔ اب اِس زن بلا ایک فریب کا حال سُنیے کہ جب سے دنیا اور دنیا کی عورتین پیدا ہوئی ہین تب سے ایسی عورت کسی کی نظر سے نہ گذری ہوگی

ملا ایک بہوتے تماشائی فریب　　فوجدار رہا جیسا بد فریبے

بڑی مقبول صورت ہی) خدا (فوجدار نے پھر اُنکو اصلاح دی (مقبول صورت نہ کہو قبول صورت بھی خیر کوئی عمدہ محاورہ نہین ہی) لونڈا ابھی جھلا کر بولا۔ وہ مقبول کہا تو کیا ہوا اور قبول کہا تو کیا ہوا اگر آپ اسی طرح بات بات مین عیب نکالینگے اور ٹوکا کرینگے تو کل تک کہانی کا خاتمہ نہوگا اور جنازہ نکل جائیگا۔ فوجدار صاحب نے مسکرا کر کہا (اب نہ ٹوکونگا۔ آپ کو جو فرمانا ہو وہ فرمائیے) اُسنے کہا حضور اسی گانوٗن مین ایک کسان رہتا تھا جسکے پاس شیخ سے بھی زیادہ ثروت تھی۔ اور سب سے بڑھکر یہ دولت تھی کہ اُسکی لڑکی ایک بڑی ہی جمیلہ اور جادو جمال زہرہ مشتری خصال تھی مگر اِس لڑکی کی ماں اسکی صغر سنی ہی مین جان بحق ہوئی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک رخسار تو چاند ہی اور دوسرا سورج۔ چندے آفتاب چندے مہتاب۔ اِسکی ماں کے مرنے سے اِسکا باپ ازبس پریشان خاطر ہوا۔ جب یہ لڑکی بالغ ہوئی تو حُسن نے اسکی بلائین لین اور ادا نے اسکی ادا کی قسمین کھانا شروع کین۔

فدائے حسن و جمال تو گلعذار انند	شہید تیغ نگاہ تو شہسوار انند
اسیر حلقۂ زلفِ تو پختہ کار انند	غلام نرگس مست تو تاجدار انند

خراب بادۂ لعل تو ہوشیار انند

ز پیچ و تاب نہ تنہا منم بجان حزین	کہ عالمے ست بپیچ بیقرار و بے تسکین
ز گفتنم اگر آشفتہ و چنین بجبین	گذار کن چو صبا بر بنفشہ زار و ببین

کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار انند

اسکی گردن ہی کہ اک نور ہی سانچے مین ڈھلا	جسنے دیکھا وہ گلا آپ سے باہر وہ حیا
آبداری سے جو مملو نظر آیا وہ گلا	رشک کی برف سے کیا جسم صراحی کا گلا

سوے میخانہ گلو اسکا اگر منھ موڑے
ہوکے بر مست خجل شیشے کی گردن توڑے

جب پندرھوان سال غانہ ہوا تو اور بھی جوبن کی آگ بھڑکی۔ جو دیکھتا تھا آیہ فتبارک اللہ احسن الخالقین پڑھتا تھا۔ شدہ شدہ اُسکے حسن گلوسوز کی وہ دھوم مچی کہ دور دور تک شہرہ ہوا۔ اور بیر بہوٹی بنجا

پیغام آنے لگے۔ اُسکے باپ نے ٹھان لی کہ بغیر لڑکی کی مرضی کے شادی نہوگی۔ اور جن جن لوگون نے پیغام بھیجا تھا اُن سب کی نسبت مختصر مختصر حال بیان کیا اور کہا اب تمکو اختیار ہے۔

من نگویم کہ این مکن آن کن | مصلحت بین و کار آسان کن

لڑکی نے کہا ابا جان ہم غور کرکے جواب دینگے شادی بیاہ کچھ ہنسی ٹھٹھا تو ہے نہین کہ کانا اور سے دور اسکے لیے بڑا غور چاہیے ایک ہفتے کے بعد اس لڑکی نے اپنے باپ سے کہا ابا ہمنے بہت غور کیا تو یہ راے قرار دی کہ ابھی شادی کی چندان ضرورت نہین ہے۔ صغر سنی کی شادی کا انجام بُرا ہوتا ہے لہذا اس بات چیت کو ابھی ملتوی کرنا چاہیے۔ اسکے باپ نے کہ فہمیدہ آدمی تھا منظور کرلیا کیونکہ انکی خود بھی راے تھی کہ کم سنی کی شادی اچھی نہین ہوتی۔ اب سُنیے کہ کہان تو اس لڑکی کے یہ خیالات تھے کہان اب اسنے اپنے خیالات بالکل بدل دیے اور دلمین کچھ ایسی سمائی کہ گڈریونکی عورتون کی پوشاک پہن کے کھیتون اور جنگلون مین بے حجاب اور برافگندہ نقاب جانے لگی۔

طالب نظارہ ام پردہ برافگن زرخ | پیش صف راستان شعبدہ بازی مکن

اُسکے حسن گلوسوز اور نور عالم افروز کی شہرت تو یون ہی تھی اب جو بیحجاب اور سنے نقاب باہر آئی تو کھلا کھلا ہو گیا۔ تمام عالم محو نظارہ ہوا جسنے دیکھا تیر نگاہ کا گھائل ہو گیا۔

عالم فریبان جو ہین حجاب مین | معلوم ہے کہ تاب کشود نقاب مین

اور بڑے بڑے امرا اور تجار اور فضلا اور ملا نے اپنا لباس خاص ترک کرکے وہی پوشاک اختیار کی جو اُس بت بے پیر نے اختیار کی تھی۔ جنگل اور کوہ و ہامون اور میدان بیابان مین ہر سمت اسکے طالب اور خواہان اور عاشق زار ادہر اُدہر شوریدہ سر اور پریشان حال پھرتے تھے اور وہ کسی کی جانب نظر بھی نہین اُٹھاتی تھی۔

غرور حسن اجازت مگر نداد ای گل | کہ پرسشے بکنی عندلیب شیدا را

ان عشاق زار مین سے ایک یہ شیخ بھی تھے جو اج مر گئے۔ یہ شخص اس بلبل گلزار خوبی کا صرف عاشق ہی نہ تھا بلکہ پرستش کرتا تھا۔ برسون کا ریاض اور سالہا سال کی ریاضت دم کے دم مین خاک مین مل گئی۔

پنجہ زد عشقش لباس پارسائی پارہ شد | طاعت صد سالہ اش تاراج یک نظارہ شد

لطف یہ کہ وہ قمری شمشاد رعنائی یعنی وہ زن نوخیز و نوجوان باوصف اسکے کہ سنے نقاب برآمد ہوتی تھی حیا پرور و عفت کوش بھی تھی۔

حیا بہ پیش رخت چشم بستہ می آید	ادب بہ بزم تو صد جا نشستہ می آید

گو ایک زمانہ اُسکے شمع رخسار کا پروانہ تھا تاہم ممکن نہ تھا کہ کسی کو اتنی بھی جرأت ہوئی ہو کہ ابرو کے اشارے سے بھی بات کرتا۔ رعب حسن سے یہ جرأت نہین ہوتی تھی کہ ذرا سا اشارہ تو کرے دور ہی دور سے عاشق مزاج جوبن کے مزے لوٹتے تھے اور ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرتے تھے اور اِسکی بیرحمی اور جور وظلم کے نالان تھے۔

یہ کسکی زلف کی ناگن نے ایدل مار ڈالا ہی	کہ سو سون تک مری تربت پہ پھیلا کوڑیالا ہی
خیال گیسوے شبگون سے رہتا ہی یہ دل روشن	اندھیرا جسکو کہتے ہین مرے گھر کا اُجالا ہی

اس لونڈے نے کہا اگر آپ یہان رہنے لگیے تو صبح شام ایسی ہی بےبسون کی آوازین سنیے جو اُسکے مظلوم ہین اور جنھون نے اُس بت پندار کی تلاش مین گھربار کو ترک کر دیا اور کوہ و بیابان مین ڈیرے ڈال دیے۔ اتنے مین کسی کی آواز دور سے آئی اور اُس لونڈے نے کہا دیکھیے میرے کہنے کی تصدیق ہو گئی کوئی عاشق خستہ پہاڑون مین رو رہا ہی۔

چشم نم ہو تو اُمنڈ آتے ہین دریا منھ پر	کھینچیے آہ تو آتا ہی کلیجا منھ پر
خال رخسار کو تیرے نہین دیکھا جب سے	سو قسم لیجیے جو اک دانہ بھی رکھا منھ پر
روے گلرنگ پہ آخر خط سبز آہی گیا	ہی مثل جس سے ڈرو ہی وہی آتا منھ پر
خواب گونگے کا ہوا یار کا شکوہ گویا	دل مین پھرتا ہی مگر لا نہین سکتا منھ پر
کل جو تم بوسے پہ بگڑے تھے کہ کسوقت کہان	سے لگے منھ اپنا سا رہ جاتے جو کہتا منھ پر
ہمسے یون کڑوے رقیبون سے یہ میٹھی باتین	جھوٹ کہیا نہ برا ہی سچ بات کا کہنا منھ پر
بڑھ کے فوارے کے مانند نہ بول اے منعم	تھوکنا چرخ کو ہی اپنا ہی آتا منھ پر

خدائی فوجدار۔ دلمین سوچنے لگے کہ اس عورت کی بڑی شہرت ہی اس سے ضرور ملنا چاہیے کسقدر پھوٹ پھوٹ کر رو رہا ہی معلوم ہوتا ہی کہ بڑی سنگدل بیرحم سفاک ظالم ہی۔

یہ کون پھوٹ کے رویا کہ درد کی آواز	رچی ہوئی جو پہاڑون کے آبشار مین ہی

لونڈے نے پھر اسکا حال بیان کیا کہ پہاڑ اور جنگل مین لوگ رات دن اسکے عشق مین مبتلا پائیے گا۔ اکثر درختون پر جا بجا اس پری وش کا نام کندہ ہی۔ جدھر جائیے عجیب [illegible] رو رہا ہی کوئی عاشقانہ غزلین گا رہا ہی۔ کوئی پانی کے جھرنون کے پاس بیٹھا آہ سرد بھر رہا ہی ع تا کہ [illegible] دیکھا جسے ماماء لونڈے نے کہا آپ ایک مرتبہ اُس ماہ وش سے ضرور ملیے اگر بھوک پیاس

نہ بند ہو جاے تو ہمارا ذمہ جو چور کی سزا وہ ہماری سزا عجب صورت ہے۔

نظر آجاے جو اُس ماہ جبین کا ماتھا — درد سر ہو تجھے لیا رشک سے ای مہر لقا
بوسے لون اُسکی جبین کے کبھی چومون کف پا — تو سماجت سے قدم پر مرے سر کو جھکا
پاؤن آخر کو مرا اور تری پیشانی ہے — جو مین کہتا ہون وہ اک دن ترے پیش آتی ہے

خدائی فوجدار کو اس تقریر پر ہنسی آئی تو میان بدھو کو بڑا استعجاب ہوا کہ یہ رونی صورت مجرم کی پیدائش اور ہنسے۔ لونڈے نے بھی متحیر ہو کر کہا حضور ہنسے کیون مین نے ہنسنے کی کونسی بات کی فوجدار بولے ایک تو یہ اشعار تمنے بے تکے پڑھے۔ بالکل بے محل اور بے موقع شعر گفتن چہ ضرور۔ مگر چونکہ مین نے وعدہ کیا تھا کہ اب تمکو نہ ٹوکونگا اس سبب سے اسکی بحث ہی فضول ہے ہان ایک بات البتہ کہونگا کہ یہ تمہارا خیال خام ہے کہ اُس عورت سے بڑھکے دنیا مین اور کوئی نہین ہے میان صاحبزادے عمر ہے اک ذرا ہوش سنبھالو ابھی دنیا دیکھو + برادر عزیز ع۔ تمنے دیکھے ہی نہین ناز و نزاکت والے + شاید زینت قیا شیرین ادا قالب حسن کی روح در وان بی گلابو جان صاحبہ ام حسنہ و جمالہ کو دیکھو تو ساری کہانی بھول جاؤ پھر کسی کے حسن کی تعریف نہ کرو۔

کالی گھٹا سی چھائی ہے وہ کھولے اُسنے بال — بجلی سی کوندتی ہے وہ لچکی مگر کمر
بل کی نہ لو میان کہ نزاکت سے کھل گیا — وقت خرام تھامتے ہین ہوسے سرکمر
ہمشکل کیون نہ جانون سراپاے یار کو — موہوم مثل دہن ہے نہ معدوم ہے کمر
گفتار بے ثبات تو رفتار بے طریق — کیونکر نہو کہان وہ دہن ہے کدھر کمر

اتنے مین گلابانون نے عرض کی کہ حضور اب ذرا آرام کرین کیونکہ شب کو زیادہ جاگنے سے زخم جو اسنے لگتا ہے اور درد بھی زیادہ ہوتا ہے۔ میان بدھو تو خدا سے چاہتے تھے کہ کسی طرح آرام کرین خدائی فوجدار کی بک بک کے سبب سے سخت پریشان تھے۔ انھون نے بھی ہان مین ہان ملائی اور کہا مین تو دو گھنٹے سے غل مچا رہا ہون کہ از برائے خدا آرام کرو۔ ذرا تو آرام لے مگر انھون نے تو قسم کھائی ہے کہ چین سے نہ سوئینگے۔ خدائی فوجدار سوچے کہ اگر کان کا درد بڑھ گیا تو بڑی مصیبت پڑجائیگی اور پھر یہ تماشا سے جا انفرا نہ دیکھ سکینگے اور نہ شریک جنازہ ہو سکینگے اس سے بہتر یہی ہے کہ ان لوگون کا کہنا کرین۔ لونڈے سے کہا بابا نذیر کل ہمارے ہمراہ ضرور چلیو اور ہمکو جنازہ ضرور دکھا دینا ہمکو کچھ لطف تماشا نہین ہے ہم کچھ اور ہی چاہتے ہین۔ لڑکے نے کہا مین بہت قریب کے راستے سے لے چلونگا بدھو تو گدھے اور ٹٹو کے بیچ مین دراز ہو گئے اور وہ لونڈا بھی سو رہا مگر فوجدار صاحب کو نیند نہ آئی۔ انھون نے آہستہ آہستہ بے تکی ہانک لگائی

دل پر مرے اب رہتا ہی ہر دم یہی کھٹکا — اس زلف سے کے ہاتھ آنے کا بالون ہو گی لٹکا
بیفائدہ لیکن یہ مرا دھیان ہی بھٹکا — شعلے کے بھی دامن سے کہین خار ہی اٹکا
کانٹا کبھی دامان فلک پا نہین سکتا — ذرہ کبھی خورشید تلک جا نہین سکتا
افسوس صد افسوس ہاجاتا ہون ناکام — ہر صبح مصیبت مین ہون شامت مین ہی شام
نے چین ہی نے تاب ہی نے صبر نہ آرام — لکھ بھیجو نسیم اسکو یہی نامے مین پیغام

زہر غم ہجر تو بجان کار گرا فتاد
امید وصال تو بعمر دگر افتاد

یہ کہکر خدا خدا کرکے انکی آنکھ لگی —

ظالمے را خفتہ دیدم نیمروز	گفتم این فتنہ ست خوابش بردہ بہ

خواب مین آپنے دیکھا کہ وہی زن حور طلعت جسکے سبب سے صدہا عشاق زار بحالت خراب ہون اور کوہون اور آبشارون اور رودبارون اور بادیون اور جنگل کے قریب سرگردان پھرتے ہین انکو ملی اور گلے سے لگایا اور دیر تک مدحت سرا رہی اور کہا صرف تمھارے سبب سے اتنے آدمیون کی زندگی عذاب مین تھی مین نے ٹھان لی تھی کہ اگر شادی کرونگی تو خدائی فوجدار سے ورنہ بن بیاہی ہونگی تمنے ساری خدائی مین نام پیدا کیا ہی اور ہم اس پہاڑ کی ملکہ ہین منزلون کی راہ سے لوگ میری خوبصورتی کی شہرت سنکے آتے ہین اور دیوانہ کی طرح سر دھنتے اور تنکے چنتے ہین اور مین ذرا بھی مخاطب نہین ہوتی غرور حسن کے سبب سے نیچی نظر اور سکھی چتون کرکے انکے قریب سے نکل جاتی ہون تو کوئی تو یہ شعر حسب حال پڑھتا —

غرور حسن اجازت مگر نداد اے گل	کہ پرسشی بکنی عندلیب شیدا را

اور کوئی باآہ سرد دل پر درد و بصد حسرت و نومیدی اس بیت کو ترجمان دل بناتا ہی —

ترچھی نظرون سے نہ دیکھو عاشق دلگیر کو	کیسے تیرانداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو

اتنے مین انکی آنکھ کھل گئی دیکھا تو نہ وہ بت شوخ و شنگ ہی نہ وہ کوہ فلک شکوہ —

فصل ۵

ادھر سپیدۂ صبح جھلکا ادھر گلہ بانون نے کمر بن کسین اور خدائی فوجدار کے پاس آئے کہ انکو جگائین مگر یہ تو مرغون کے بھی پہلے اٹھ بیٹھے تھے — دیکھا تو کشوراسی آنکھین ٹھکی ہوئی ہین اور بڑی شان کے ساتھ لیٹے ہوئے اپنی معشوقہ مصنوعہ بی گلابو جان کو یاد کر رہے ہین —

پر ہوا [illegible]	طالع خفتہ سے جو کہ [illegible]

نہ وہ گلشن نظر آیا نہ وہ صحبت نہ وہ یار	ہاتھ مل مل کے یہین کہتے لگا با دل زار

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

وہ گنوار آدمی اِس نئے ٹلی ہانک کیا خاک سمجھتے۔ اُنھون نے پوچھا (لیجیے جنازہ دیکھنے چلیے گا) یہ تو اُدھار کھائے بیٹھے ہی تھے کہ چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہوجائے۔ اِس تماشاے دلفریب کو ہاتھ سے نہ دینگے۔ فوراً بدھو کو آواز دی۔ میان بدھو کب ایسی سنتے تھے۔ یہ مُردون سے شرط باندھ کے سوتے تھے۔ تڑکے تڑکے اُٹھنا کیا معنی۔ بہزار خرابی اُٹھے تو مارے غصے کے کسی سے بات نہ کی۔ خدائی فوجدار نے حکم دیا کہ گدھے اور ٹٹو کو کسو آج وہ وہ باتین دیکھنے مین آئینگی جو کبھی تمھارے باپ دادا نے بھی نہ دیکھی ہونگی۔ میان بدھو جھلائے تو تھے ہی بگڑ کر بولے (ہمارے باپ تو گدھے تھے ورنہ ہم ایسے گدھے بدنصیب کاہے کو اِس دنیا مین آتے) گھوڑا اور گدھا دونون لیس ہوگئے تو خدائی فوجدار صاحب لدلیے اور تنگ توبڑا سنبھال کے میان بدھو بھی ساتھ ہوئے۔ خدائی فوجدار صاحب نے سوار ہوتے ہی بی گلابو جان کو یاد کیا۔

این ابروے زرین کہ ہلال نقصان ست	یا [illegible] تنک ہان ست
در باغ شد از قد و رخ و زلف تو نایاب	گالگ تر و سرو سہی سنبل سیراب

اتنے مین وہ لونڈا بھی دوڑتا ہوا آیا اور ساتھ ہولیا۔ یہ پانچ گلہ بان اور خدائی فوجدار صاحب اور اُنکے پیچھے میان بدھو اور وہ لونڈا آٹھ آدمیون کا چھوٹا سا قافلہ جارہا تھا۔ راستے مین جو لوگ ملتے تھے خدائی فوجدار کی قطع وضع ہیئت دیکھکر متحیر ہوتے تھے کہ یہ کون جانور ہین اور یہ وضع کیون انکو پسند آئی۔ چلتے چلتے کیا دیکھتے ہین کہ چھ گلہ بان اور تین امیر رئیس قیمتی گھوڑون پر سوار آہستہ آہستہ چلے آتے ہین جب قریب پہونچے تو علیک سلیک کے بعد اُس قافلہ والون نے پوچھا آپ لوگ کہان جاتے ہین انھون نے کہا ہمنے سنا ہے کہ سامنے والے گانون کے ایک بڑے نامی گرامی شیخ نے جو بڑا رئیس تھا کل انتقال کیا اور آج اُسکا جنازہ بڑی دھوم دھام سے اُٹھایا جائیگا۔ سنا وہ وصیت مین لکھ گیا ہے کہ جنازہ بڑے تزک سے اُٹھے اور دفنانے کے عوض جلادیا جائے۔ اِن تینون سوارون نے کہا (ہم بھی آپ کے ساتھ چلتے ہین یہ کیفیت قابل دید ہوگی) اب یہ دونون قافلے ساتھ ساتھ چلنے لگے انھین سے ایک سوار نے خدائی فوجدار سے دریافت کیا کیون بندہ نواز یہ آپ خود اور تلوار اور جنگی وردی اور نیزہ کیون نہین ترک کرتے اِس ملک مین تو امن و امان ہے سونا اچھالتے چلے جایئے۔

	ایک ہو یا ڈیڑھ ہو یا پون ہو		اس ہی پر سد کھپا کون ہو	

خدائی فوجدار کو جو انھون نے چھیڑا تو یہ ابل پڑے اور بولے اے سواران اعرار ویلان با وقار ہمارے معزز پیشے کے لوگ ہر دم سولی کی نوک پر رہتے ہین۔ ہر وقت مسلح۔ نیزہ اور خود اور بھالا اور تیر اور کمان اور تفنگ اور شمشیر اور سرہی اور کھانڈا اور شیر بچہ اور پیش قبض اور بندوق اور قرابینچہ اور قرابین اور بچھوا اور کٹھوری اور ریان ہمارا ہر دم کا ساتھی ہے۔ وجہ یہ کہ ہم لوگ نہین جان سکتے کہ کسوقت اور کس ساعت مین ہمکو ضرورت پڑے اور کیا اتفاق ہو اور کیسی گذرے۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ ہر دم کیل کانٹے سے لیس رہین ہر وقت تیغ بکف۔ کوئی دم ہتھیار ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ بلکہ ہمارے مذہب مین یہان تک حکم ہے کہ سونے اور کھانے پینے کے وقت بھی مسلح رہین۔ صرف ایک گھنٹے کا وقت اسلحہ اُتارنے کا ہے اسوقت اگر ہمارے معزز پیشے کا کوئی بہادر ہمپر حملہ کرے تو وہ بہادرون کے زمرے سے خارج کر دیا جائے اور کوئی اسکو عزت کی نظر سے نہ دیکھے۔ بلکہ لوگ بہت ہی حقیر تصور کرین۔ مین بھی اس غرض سے اس دنیاے دون گذشتنی و گذاشتنی مین منجانب اللہ بھیجا گیا ہون کہ شیطان کے بندون اور چیلون کو زیر کرون چنانچہ ابھی پرسون کا ذکر ہے کہ مہنتون کے بھیس مین ہاتھیون پر سوار دو شورہ پشت ایک نوجوان اور نوخیز اور خوشرو عورت کو کہ کسی امیر کی لڑکی تھی قفس پر بھگا کے لیے جاتے تھے۔ مین نے ایک کو ہاتھی سے گرا دیا اور اُٹھا کے دے مارا اسکے بعد ایک سپاہی سے بھڑ پڑا اور اسکو بھی نیچا دکھایا اور اسی جنگ مین ہمارا ایک کان کسی قدر اُڑ گیا اور ایسے زخم کاری لگے کہ خون کی ندیان بہنے لگین۔ مگر اُف تک نہ کی۔ ہماری مطبوعہ یعنی معشوقہ بی گلابو جان صاحبہ کو بھی ہمارے ان محاربات کی خبر پہونچ گئی ہے اور نہ بھی کوئی کہتا تو بھی وہ ضرور سمجھ جاتین کیونکہ دل را بدل رہیست۔ دل کو دل سے راہ ہے۔ اور ہم لوگون کی معشوقون کو ایک قسم کا علم غیب بھی ہوتا ہے یہ مانا کہ ع۔ عالم الغیب کیست غیر از حق+ مگر بعض ایسی لوگ ہوتے ہین۔ اور اُنکے بعد ہم لوگ ہمارا نام سرکوب زبردست زیر دست آزار یلان جہان کے ہے خدائی فوجدار دشت [illegible] ضیغم مارجنگ کا ٹھیا وار رہوار شہسوار جنگ ہے) انکی اس دل جلول تقریر سے تینون سوار اور انکے ساتھی سمجھ گئے کہ خلل دماغ ہے ضرور دماغ مین فتور ہے ان سوارون سے ایک آدمی جسکا تخلص مذاق تھا اسم بامسمے بذلہ سنجی مین شہرۂ آفاق تھا۔ اسنے جو یہ مہمل پوچ یا وہ گفتگو سنی تو دل مین ٹھان لی کہ انکو خوب بناؤ دو گھڑی راستہ ہی کٹیگا۔ دل لگی ہوگی۔ انکو مخاطب کرکے میان مذاق نے کہا کیون حضور ہم جانتے ہین کہ آپ لوگون سے زیادہ دوست بنی نوع انسان کا اور کوئی نہین ہے۔ لیکن آپکو دنیا و مافیہا منفعت ذاتی سے کوئی سروکار ہی نہین۔ غیرون کے لیے جان جوکھم کرنا پرائے پھٹے مین پاؤن اڑانا کوئی دل لگی نہین ہے۔

خدا آپ ہی سورماؤن کا کام ہو۔ دوسرا نہین کرسکتا ہی۔ ہان وہ فقرا بھی قابل تعریف ہین جو جنگلون اور پہاڑون مین بیٹھ کے ہمارے اور ہمارے بھائیون کے فوائد کے لیے اسقدر نفس کشی اور ریاضت کرتے ہین اور تکلیف سہتے ہین) خدائی فوجدار بولے (بندہ نواز انکی ریاضت اور نفس کشی اور فقر و فاقہ اور خداشناس اور خداترس ہونے مین کوئی شک نہین مگر وہ لوگ صرف دعاگو ہین اور اپنا بھی بھلا چاہتے ہین اور ہم لوگ قہر خدا ہین جس سے ہم بگڑے اسپر قہر الٰہی نازل ہوا اور بس وہ گیا گذرا اسکا دونون جہان مین کہین ٹھکانا ہی نہین ہی۔ مار پیٹ کشتیان توری آس۔ ہم اپنے بازو کی قوت ہاتھ پاؤن کے زور اور اپنی جوانمردی اور بسالت اور شجاعت سے لڑتے ہین اور بدبختون کو نیچا دکھاتے ہین اور جو قہر خدا سے نہین ڈرتے ہین انکو دکھا دیتے ہین کہ قہر الٰہی کیا شی ہی ہم جس سے بگڑے اسپر بجلی گرائی اور بجلی بھی کون۔ وہ جسکو برق جہندہ کہتے ہین اور جسکی لپک سے کرورون ہون تو جل بھن کے خاک سیاہ ہو جائین۔ گرمی کی تمازت ہمارے لیے خنکی ہی گویا برفستان مین بیٹھے ہین جس دھوپ مین چیل انڈا چھوڑے اسکو ہم لوگ ذرا نہین مانتے۔ اور سردی سے گو سرد ملکون تک کے باشندون کے جگر ٹھٹھر جائین اور انکے دانت کڑکڑانے لگین مگر ہم لوگ اس سردی کو کب مانتے ہین۔ گویا اپنے نزدیک ترکون کے حمام مین بیٹھے ہین۔ خون کی ندیان ہر رگ و پے سے جاری ہون تو ہم سمجھین کہ ہمنے اپنا فرض ادا کیا۔ ہم جی اٹھے جان پڑ گئی۔ اور تلوارون کے زخم اور برچھیون پر برچھے کھانا اور برچھیون کے زخم کھا کے اُف نہ کرنا ہمارا ہی کام ہی ہم خدائے جلیل کے وزرا ہین اور دنیا کا انتظام ہمارے متعلق ہی۔ جہان خدا کے بندون کا پسینا گرے وہان ہم خون گرانے کو موجود ہین سختیان سہنا تکلیفین برداشت کرنا گرنا پڑنا یہ سب ہمارے لیے فخر کا مقام ہی اور جان ہتھیلی پر رکھ کے میدان کارزار مین جانا ہمارا خاص پیشہ اور کام ہی۔ فقرا وغیرہ گوشۂ عافیت مین بیٹھے ہوئے ریاضت کرتے ہین اور یہان گوشۂ عافیت مین بیٹھنا ہمارے لیے ننگ ہی بزن بزن اقتلوا۔ اقتلوا۔ خون۔ خون۔ زخم زخم۔ مرگ۔ مرگ۔ یہ الفاظ ہر دم ہم لوگون کی زبان پر رہتے ہین ہمارا اور انکا کون مقابلہ۔ وہ بھی اچھے ہوتے ہین مگر فرق ہی۔ وہ وہی ہین۔ ہم ہم ہی ہین اس تقریر کے بعد ناق نے کہا آپ کی راے سے مجھے پورا پورا اتفاق ہی مگر آپ لوگون مین ایک بڑا نقص یہ ہی کہ جب کبھی آپ کو کسی بڑی جنگ مین جانا ہوتا ہی یا کسی غنیم یا دیو یا جن سے مقابلہ کرنا پڑتا ہی تو آپ لوگ خدا کو جو پروردگار عالم ہی بالکل ہی بھول جاتے ہین اور اپنی معشوقہ کو یاد کر کے جنگ و مقابلۂ غنیم کی تیاری کرتے ہین اسکے یہ معنی کہ خدا کو بھول گئے اور صنم پرست ہو گئے۔ ہمنے جسقدر کتابین اس قسم کی پڑھی ہین سب مین یہی دیکھا کہ لڑتے وقت معشوق کی یاد مین فلان نامی گرامی نے صرف کیا اور اللہ پاک کا نام ایک دفعہ بھی زبان سے نہ لیا ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ اسکا کیا سبب ہی۔ سپاہی کے لیے بہت بڑی بات یہ ہی کہ خدا ترس اور خداشناس ہو

اللہ سے ڈرے۔ نہ یہ کہ معشوقوں کو معاذ اللہ خدا بنالے۔

شان ہے تیری کبریائی کی	بت کریں آرزو خدائی کی

خدائی فوجدار نے اِس اعتراض کو بڑے غور کے ساتھ سنا اور کہا اصلیت یہ ہے لاآپ اس فن شریف سے مطلق واقف نہیں ہیں کہ یہ کون فن ہے اور اُسکے اصول کن کن اخلاق پر مبنی ہیں۔ ہم لوگ بیشک معشوقوں کی یاد میں دن رات صرف کرتے ہیں مگر اسپہ کوئی صاحب اعتراض نہیں جما سکتے وجہ کیا۔ اسکی وجہ یہ کہ معشوق خوبصورت ہوتے ہیں اور خدا خود بھی خوبصورت ہے اور خوبصورتوں کو پیار بھی کرتا ہے۔ اللہ جمیل ویحب الجمال شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ارادہ کون سے دربر کروں میں دادخواہی کا	خدا بھی خوبصورت کو نہایت دوست رکھتا ہے

اب اسکے یہ معنی ہوئے کہ جو خدا کا معشوق ہے اُسکی ہم عزت کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ معشوق کی جو کوئی تعریف کرتا ہے تو عاشق خوش ہوتا ہے۔ بس ہمارے اِس فعل سے ہم بھی خوش اور ہمارا خدا بھی خوش۔ چلیے چھٹی ہوئی بالخیر شما بہ سلامت اور خدا ہم لوگوں سے کیوں ناراض ہونے لگا کہ ہم اُسکے بندوں کی کمک کے لیے جان لڑا دیتے ہیں۔ گرمی کو گرمی نہیں سمجھتے۔ سردی کو ذرا نہیں مانتے۔ سینے پر تیر اور برچھی اور تلوار کا زخم کھاتے ہیں اور ہمکو اس سے ذاتی فائدہ کیا ہوتا ہے۔ خاک ذاتی فائدہ۔ ہوگی غرض سے اگر ہم کوئی کارروائی کریں تو پھر خوبی کیا۔ ہمارا کام تو یہ ہے کہ اٹھیٹھ کے نام کریں اور وہ کام کریں جو کسی نے آج تک نہ کیا ہو ابھی دو ہی چار دن ہوئے کہ ایک جادوگر کو جو جادو کے ہاتھی پر چڑھا ہوا چلا جاتا تھا اور ایک شہزادی کو بھگائے لیے جاتا تھا ہمنے نیچا دکھایا اور اس خوبصورتی کے ساتھ کہ سنبھل نہ سکا اور پھر اُن آدمیوں کو زخمی کیا جو اُس عورت کے ساتھ جادوگر کی طرف سے مقرر ہوئے تھے اور اِس معرکہ عظیم میں ہمارا یہ نقصان ہوا کہ ایک کان ندارد۔ خود اور جنگی وردی گردبرد۔ سگر باشد۔ مذاق نے پوچھا کیوں صاحب کیا یہ فرض ہے کہ آپ لوگوں کا ایک معشوق ضرور ہو۔ ہم تو جانتے ہیں کہ یہ کچھ فرض نہیں ہے۔ اور اگر ضروری ہے تو پھر حضور کی بھی معشوقہ کوئی نہ کوئی ضرور ہی ہوگی۔ اتنا سننا تھا کہ خدائی فوجدار کی آتش جنون مشتعل ہوئی دیوانہ ہوئے بے بس ست۔ ایک آہ سرد بھری اور ٹھنڈی سانس لیکر کہا۔

یہی خونخوار ہیا کرتا ہے عاشق کا خون	کیا میں اِس کافر بدکیش کا احوال کہوں
رفتہ رفتہ یہی پہونچاتا ہے نوبت بجنون	زار کر دیتا ہے انسان کو یہ او زبوں

یہی خونریز تو خونخوار ہے انسانوں کا
دین کھوتا ہے یہ کافر ہی مسلمانوں کا

ناقۂ لیلیٰ مضطر کا شتربان یہ تھا	نجد مین قیس سے پہلے ہی حدی خوان یہ تھا
چاہ مین ڈال کے یوسف کا نگہبان یہ تھا	جان سر شیرکی لینے کو نیستان یہ تھا

حسن ہیجا تا ہی انداز کہین ناز کہین
درد دل ہی یہ کہین سوز کہین ساز کہین

طور کو نور کے جلوے مین جلایا اسنے	کبھی آتش کو ہی گلزار بنایا اسنے
جان چھوڑی نہین جیتا جسے پایا اسنے	اور نیرنگ جہان اپنا دکھایا اسنے

کام مردون سے لیا زندون کو ناکام رکھا
درد کا نام بھی بیدرد نے آرام رکھا

حضرات یہ ہمنے کسکی شان مین شعر پڑھے - اسکا آپ لوگ جواب دین - اور ہمکو بتائین کہ یہ کسکی شان مین ہمنے کہا)

مذاق نے جواب دیا کہ یہ مرض عشق ہی - لا دوا - اسکا علاج ہی نہین -

عشق در آمد ز در گفت سلام علیک	عقل برون شد ز سر گفت سلام علیک

خدائی فوجدار پھڑک گئے اور میان مذاق کی تعریف کی کہ آپ بڑے زود فہم اور رسا آدمی معلوم ہوتے ہین اسکے بعد طبل زبان کو یون ترانہ سنج بیان کیا (ای برادر نامدار و شہسوار والاتبار ہماری معشوقۂ گلعذار و طرحدار رشک بتان فرخار کے حسن صبیح اور ادا و ناز و انداز کی توصیف فزون از حیطۂ تقریر و خارج از حیز تحریر ہی -

دل لگا کر تجھے ٹھانی اسنے جی مین دشمنی	ڈھلکے ہو جاتی ہی آخر دل لگی مین دشمنی
خوبرویون کا زمانے کے موافق ہی مزاج	منہ پہ آتی ہی وہ دستار بی کی ہین جی مین دشمنی
ہجر ہین اس سیتین کے جان سے بیزار ہون	دشمنی ہین دوستی ہی دوستی مین دشمنی
سرخ اطلس کا وہ پاجامہ سجا بوٹے دار	جسکی کلیون کا ہوا غنچۂ دہن سے یہ شمار
ہاتھ سے پائنچے دونون جو اٹھائے آکیا	کسقدر جامے سے باہر ہوا وہ رشک بہار

گلبدن پھر جو مقابل کوئی پایا اسنے
چٹکیون مین دم رفتار اڑایا اسنے

انکا نام نامی بی گلاب جان صاحبہ ہی - بس اسم بامسمے ہین بالکل گلاب کے سے گال سفید لال لال - نزاکت ایسی کہ اسکی قسم کھائیے - نازک بدنی کا اسیر خاتمہ ہی - اور ملاحت تو ایسی دیکھی نہ سنی شعرا نے

آقا کی شان مین کہا ہے۔

ملاحت الفقدر یاد داشت ساقی	کرے خوردن زدست او حلال ست
برانداشش فتنہ گری مہ تو ماہ	نزاکت سازوش در خواب گاہ

یہ اسی کی شان مین کہا گیا تھا (پتلی کمر بل کھائے ری نندیا) وہ تینون سوار اور دونون گروہون کے گلیان انکی تقریرین سنکر دل ہی دل مین ہنستے تھے اور جون جون انکی وحشت بڑھتی جاتی تھی ان لوگون کو یقین کامل ہوتا جاتا تھا کہ پاگل پنے کا جوش ہے۔ مگر میان بدھو کچھ ایسے وضع کے پابند تھے کہ یہ خدائی فوجدار کے ہر ایک بیان کو آیت حدیث سمجھ لیتے تھے ہان ایک امر مین البتہ انکو بھی اختلاف تھا وہ یہ کہ انھون نے اپنے گانون مین بی گلابو جان کا نام بھی نہین سُنا تھا یہ سوچتے تھے کہ یا الٰہی یہ گلابو جان کون ہین جنکی تعریف مین خدائی فوجدار صاحب اسقدر مبالغہ کرتے ہین کہ ساری خدائی مین انکا نقطہ مقابل کوئی نہین ہے بس جو کچھ ہین وہی وہ ہین اگر کوئی ایسی حسین ہوتی تو ضرور گانون بھر کو معلوم ہوتا نور ارنگریز کی چھوٹی لڑکی البتہ حسینون مین مشہور ہے۔ سارا گانون جانتا ہے نیچم کاچھی کی بہن کا حسن البتہ زبان زد خاص و عام ہے جسطرف سے نکل جاتی ہے لوگ گھورنے لگتے ہین کہ عورت کا ہے کو ہے خدا کی قدرت ہے ع۔ آپ اللہ نے بنایا ہے۔ گانون کے ٹھاکر کی سالی کندن البتہ پری سے بھی شان دلبری مین بڑھ چڑھ کے ہے۔ مگر گلابو جان کا نام آج تک نہ سُنا اور نہ انکی کبھی زیارت کی۔ قریب جا کے چپکے سے پوچھا کیون سرکار یہ تو فرمایئے کہ ہمارے گانون مین بی گلابو جان کون ہین تعجب ہے کہ ایسی رشک پری اُس چھوٹے سے گانون مین رہے اور ہمکو کانون کان خبر بھی نہو۔ ایسی پری اور ہمنے دیکھی نہ سُنی۔ کیا نیچم کاچھی کی بہن سے زیادہ خوبصورت ہے۔ ٹھاکر کی سالی کندن کے حسن کو پاتی ہے نور ارنگریز کی چھوٹی لڑکی سے اچھی ہے۔ ان سب کی البتہ گانون بھر مین دھوم ہے اور تمام گانون والے کہتے ہین کہ ان عورتون کو کوئی عورت گانون کی بلکہ اور پانچ پانچ کوس ادھر اُدھر کی نہین پہونچتی۔ کندن پر تو سیکڑون کی جان جاتی ہے۔ گلابو جان کا نام بھی نہین سُنا)۔ خدائی فوجدار نے تیکھے ہوکر کہا تم کچھ جانتے بھی ہو۔ کندن اور اُس رنگریز والی چھوکری اور کاچھی کی بہن اُسکے مقابل مین گرد ہین۔ انکی کیا اصل حقیقت ہے ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک + بدھو نے پوچھا بھلا مکان کہان ہے ہم غور تو کرین کہ وہ کون بچہ حور ہے۔ کہ باوصف اس حسن اور نزاکت کے ہمنے آج تک دیکھی بھی نہین انھون نے کہا کبھی ہمارے سامنے وہ جو ہرا ہرا محل ہے اُسی دیوان فلک نشان مین بی گلابو جان کا محل استقامت ہے جن دیوون اور ساحرون اور اژدہون کو ہمنے فتح کیا اور فتح کرینگے اور زیر کیا اور زیر کرینگے اور

بکری بیل گدھا گھوڑا بنا دیا اور بنا دینگے وہ سب بی گلابو جان صاحبہ زادحسنہ قلعہ معلے کے پھاٹک پر ایک ٹانگ سے کھڑے ہوکر گڑگڑا کے کہینگے کہ (ای سرخیل ماہرویان جہان تیرے عاشق زار سرکوب زبردست زبردست آزار خدائی فوجدار نے۔

زبان پہ بار خدایا یہ کسکا نام آیا		کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لیے

ہمکو حضور مین آپ کے بھیجا ہی کہ اگر حضور پرنور ہمکو رہائی دین تو ہم رہا ہوجائین ورنہ اسیر زندان بلا تو ہین ہی۔ بدھو نے کہا ہماری سمجھ مین نہ آیا کہ حضور کے مکان کے سامنے وہ قصر ارفع کونسا ہی اور قلعہ کہان ہی۔ قلعہ تو ہمنے آج تک آنکھون سے بھی نہین دیکھا۔ اب تک تو بی گلابو جان صاحبہ کی تلاش تھی کہ وہ کہان تشریف رکھتی ہین اور اب قلعہ اور محل ڈھونڈھنا پڑا۔ یا تو میرا حافظہ بالکل ہی ضعیف ہوگیا ہی کہ اب کام نہین دیتا اور یا حضور غلطی پر ہین۔ معلوم ہوتا ہی محل اور قلعہ کی طرح بی گلابو جان بھی اسم فرضی ہین۔ قلعہ کی ایک ہی ہوئی۔ سید خدائی فوجدار نے جھنجلا کر کہا (بدھو۔ تمکو ضرور جنون ہوگیا ہی) اسنے فورا عرض کی (پیر و مرشد جنون تو حضور کو ہوگیا ہی جنون کی تو یہ باتین ہی ہین مگر نہین معلوم کسکو ہوگیا ہی۔ آپ سیدھا سیدھا کیون نہین بتاتے) اسیر خدائی فوجدار بگڑ کر بولے (وہ سامنے والے کھیتون کے مالک کی رئیس زادی نہین ہی۔ گلابو جان!۔ (انھون نے کہا گدبدی سی ہی ناکشیدہ قامت۔ وہ جو راہ مین مردوان سے چھیڑ خانی کرتی جاتی ہی۔ ارے وہ گلبیا! لاحول ولا قوة!!! مین بھی کہتا تھا یہ بی گلابو جان کون ہین۔ مگر عورت اچھی ہی۔ جوان ہی۔ عنفوان شباب ذرا گدبدی تو زیادہ ہی) اسیر خدائی فوجدار آگ ہوگئے اور اگر بدھو گدھے سے اتر کر لوٹ بچائین اور ہاتھ نہ جوڑین تو بھالا پار ہو جاتا۔ اتنے دنوان کے سفر مین سرکوب زبردست آزار میان خدائی فوجدار کو اسقدر غصہ کبھی نہین آیا تھا۔ آگ بھبھوکا ہوگئے۔ بدھو کو مار ہی ڈالا تھا مگر وہ اپنی خوش نصیبی سے بچ گیا۔ غضب خدا کا گلابو جان کو جنگلے قلعے کے پھاٹک پر دیو اور جن ایک ٹانگ سے کھڑے التجا کرین کہ از برائے خدا ہمکو رہا کردو انکی شان مین یہ گستاخ آدمی ایسے کلمات زبان سے نکالے (گلبیا) اور (ذرا گدبدی تو زیادہ ہی) اور (لاحول ولا قوة!!!) اکثو اب کہان بھالا بھونک ہی دیا تھا مگر اتفاق سے بچ گئے۔ نہین تو گلبیا کی ہجو کرنا اور لاحول ولا قوة اسکے نام پر پڑھنا بھول جاتے۔ ساتھیون نے جو یہ رنگ دیکھا تو انکو خوف ہوا کہ مبادا ہمارے ساتھ بھی یونہی پیش آئے سودائی تو ہین اس سے ذرا سمجھ بوجھ کے بولنا چاہیے۔ میان بدھو کی سب کے آگے بڑی کرکری ہوئی اور جتنے ساتھی تھے سب کا مارے ہنسی کے برا حال تھا کہ بی گلابو جان تو گلبیا نکلین اور ذرا گدبدی

زیادہ ہین اور مردون سے راہ مین دوگانہ ہنس بول لیتی ہین اور یہ انکے بچانک پرجن اور دیو بیٹھے ہین
اب سنیئے کہ میان بدھو گرد و دریونچھ پانچ چھار جھوڑ کے اُٹھ بیٹھے اور گدھے پر پھر لد لیے مگر اب ذرا دور
دور چلتے ہین اور ادھر وحشت نے جو انتہا سے زیادہ زور کیا تو حضرت خدائی فوجدار اور بھی آپے سے باہر
فرمایا اے برادران ۔ سوار راہوار ہاے صبا رفتار و اے گلہ بانان نامدار تم لوگون نے دیکھا کہ ہمنے
کس آن بان سے اُس دیو کو دم کے دم مین زیر کر دیا جسنے کلمات نا ملائم اس گستاخی کے ساتھ
خسرو خوبان جہان بی گلابو جان کی شان کے خلاف اپنی پلید زبان سے نکالے تھے ۔ ایک سوار نے
پوچھا کیا یہ دیو تھا ہم تو آدمی سمجھے تھے ۔ مگر اور سوارون اور گلہ بانون نے خدائی فوجدار کے خوش کرنے
کے لیے کہا آدمی ایسے بھی ہوا کرتے ہین ۔ دیو بلکہ دیو کا بھی دادا ۔ مگر آپنے بھی ایسا بچالا چمکایا کہ گر
پڑا اور ہاتھ جوڑے ۔ خدائی فوجدار اس تعریف سے از بس محظوظ ہوئے ۔ اور ایک گلہ بان نے
چپکے سے میان بدھو سے کہا ارے یار وہ تو تمکو دیو سمجھے تھے ۔ بدھو نے کہا ہان اب انکی گفتگو سے
ثابت ہوا کہ دیو سمجھکر بچالا ہلایا تھا ۔ مین بھی کہتا ہون کہ یہ آج نئی بات کیون ہوئی ۔ آج تک ہمکو بھائی
بھائی کہتے تھے ۔ اور یار کہتے تھے اور اب آج ہمارے قتل پر آمادہ ہو گئے ۔ یہ کیا بات ہے ہم قریب جا کر انھون
نے کہا مین ذرا آگے نکل گیا تھا ۔ سنا کہ آپ نے کسی دیو کو مار ڈالا ۔ کیا معاملہ تھا ۔ فرمایا بھئی بدھو تم ہمارا
ساتھ نہ چھوڑ دیا کرو ۔ اگر ہم اسوقت زخمی ہوتے تو مرہم پٹی کون کرتا ۔ ہوا یہ کہ ہم بی گلابو جان کی تعریف
کر رہے تھے کہ بس یکایک ایک دیو دوسرے دیو پر سوار قریب آیا اور اُس گل گلزار رعنائی ۔ عندلیب
شاخسار زیبائی ۔

آتش فگند حسن تو بر کالہ در چمن	شد دور جام شعلہ جوالہ در چمن
شبنم بشیشہ می فگند ژالہ در چمن	از انفعال لعل لبت لالہ در چمن

دیگر بدست خویش نگیرد پیالہ را

ایسی پری پیکر رشک قمر کی شان مبارک مین کچھ کلمات خزف و ناملائم زبان پر لایا مین سنتے ہی نیزہ
لیکے گلے پر آیا تو لیٹ کے لوٹ گیا اور ہاتھ جوڑنے لگا ۔ اسطرح کا رنج ہوا کہ کچھ بیان نہین کر سکتا ۔
رنج کا یہ سبب ہے کہ ایسے بزدل پر ہمنے ہتھیار کیون اُٹھایا ۔ اور اسی وجہ سے ہمنے اسکو بی گلابو جان
صاحبہ کی خدمت مین بھی نہین بھیجا کہ اس بزدل بودے کو کون بھیجے ۔ بدھو کی جان مین جان آئی کہ
خیریت ہو گئی کہ دیو سمجھے ۔ ورنہ مار ڈالنے مین کوئی دقیقہ نہین اُٹھا رکھا تھا ۔ اور اب بھی جان لے لیتے
اور دل ہی دلمین سوچنے لگا کہ یہ انکو کیا سوجھی کہ اتنے بڑے آدمی ہو کر اُس گلبدن پر عاشق ہوتے

[illegible] ایسا [illegible] سے اسنے [illegible] ہوا اور یہ اسکو خسرو خوبان جہان فرماتے ہین مگر میان
یہ جو بھی عجب راسخ الاعتقاد تھے۔ اتنے دن سے انکی حماقت کی باتون کا حال آنکھون سے دیکھتے جاتے تھے کہ پنچکی پر لیک پڑے اور دیو کہکر بھالا بھونک دیا خود اُنپر حملہ کیا اور دیو قرار دیا اور گدھے کو بھی گھوڑا ٹھہرایا۔ اور گلبیا کو بی بی کلا بوجان بنایا لیکن اب تک اسکے قائل ہین کہ جزیرہ فتح ہوگا ور یہ اسکے بادشاہ ہونگے۔ اتنے مین جنازہ دور سے نظر آیا اور قافلہ تیز تیز جانے لگا کہ چلکے دیکھین کون نئی بات ہی اور کیا کیا سامان ہین قریب آکے تو دیکھا کہ ایک جنازے پر مختلف اقسام کے پھول پڑے ہوئے ہین اور چو طرفہ گلہائے خوشرنگ و عنبر بار کے ہار لپٹے ہوئے ہین اور لوبان جلایا گیا ہی۔ جنازہ چھ آدمیون کے دوش پر تھا اور جنازہ اُٹھانے والے سب سیاہ پوش تھے اور سینہ کوب۔ تھوڑی دور جاکے جنازہ زمین پر رکھا گیا اور شیخ مرحوم کے چیلے سے دریافت کیا گیا کہ مرحوم نے وصیت مین کون مقام جلانے کے لیے تجویز فرمایا تھا۔ اسکا آپ پتا لگائیے۔ چیلے نے کہا بس میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ اور ایک کوہ فلک شکوہ کی ایک مہیب وحشتناک اور وحشتناک گھاٹی کے پاس حکم دیا کہ جنازہ اُتار دو اور جو لوگ وہان موجود تھے انکی طرف مخاطب ہوکر کہا حضرات۔ اس تابوت مین جس شخص کی لاش آپ لوگ دیکھتے ہین وہ ایک بڑا نامی گرامی آدمی تھا۔ علم و فضل اور فنون شریفہ و نفیسہ مین برق۔ بحر تبحر مین از سرتا پا غرق۔

نمازی متقی پرہیزگار و مومن و صالح	کہ جیسے اب و گل مین تھا قیام رکن یمانی
سخی ایسا کبھی رہنے نہ پائے گا جہان مین پیسا	جو کچھ پائے بہائے جائے اسکا جوش فیضانی
سبب یہ ہی علو سے مرتبت پر خاکساری تھی	بھلا اونچی زمین مین جمع ہوتا ہی کہین پانی
بخیر انجام ہوگا اسکا تھی نیت بخیر اسکی	کہ الاعمال بالنیات دینی ایک مس پاتی
وہ موتی رولتا تھا اور کیا کیا لعل اگلتا تھا	جو باتین تھین دُرِ غلطان تو لب تھے لعل رمانی
جدا جس سے ملائی آنکھ اُسنے دم نہ ملا اچھا	نگاہِ قہر اسکی سرمہ تیغ صفاہانی

مگر رفتہ رفتہ ایک محبوب سیم بدن پستہ دہن پر اسدرجہ عاشق ہوگئے کہ از خود رفتہ ہوگئے اور دلق تقوی کو ترک کرکے اُسی کے فرقہ کا لباس اختیار کیا اور ہم بھی اُنکی تقلید کی۔ اب یہ انکا جنازہ ہی اور یہ وہ مقام ہی جہان اول مرتبہ اُس نازِ فروش ستم کوش کے تیر نظر نے اُس سرور کو گھائل کیا تھا۔ بس اسی مقام پر انکی لاش رکھی گئی اور وصیت کے موافق لاشہ جلایا جائیگا اسی سبب سے گلہ بان اِسکے ہمراہ ہین۔

نالان نشود چون دل ناشاد من	بر چرخ چسان رسد نہ فریاد من

با رنج و الم بگفتہ ارشد	رحلت ز جہان گزید استاد من
ای وای چون نبود بہ تقدیر شفا	سود سے ندا و سیخ علاج و اہتمام
از تیغ تیز کم خبر مرگ او نبود	ز خجستہ بدل رسید کہ شد کار دل تمام

الغرض اب یہ تیزرو سوار نوم ابدی سو رہے ہین ان صاحب کے کلام مین سے کچھ موجود ہی مگر چونکہ انکی وصیت مین یہ اشارہ ہی کہ انکا کلام شگرف اس لاش کے ساتھ ہی جلا دیا جاے لہذا بمجبوری تمام یہ کلام ندرت التیام جو حرز جان بنانے کے قابل ہی دنیا و مافیہا سے نسیاً منسیا کیا جائیگا کیونکہ خلاف وصیت عمل مین لانا عقل کے خلاف ہی۔ جب انکی یہ تقریر بلاغت تخمیر ختم ہوئی تو ان تینون سوارون مین سے ایک نے کہا۔ حضرت اس کلام کو چاہیے نسیاً منسیا کر دیجیے مگر ایک نظر دیکھ تو لینے دیجیے۔ کل حاضرین وسامعین نے اس راے سے اتفاق کیا۔

فصل ۔ ۶

امیر والاتبار یعنی اُس سوار نے سب کو مخاطب کر کے شیخ مرحوم کا کلام شگرف سنایا اور سب کو وجد مین لایا۔ وہوہذا دلبر گلعذار۔ دلدار طرحدار۔ طرۂ دستار جمال مشتری خصال زہرہ تمثال گیسوے عذار۔ نازنینی۔ افشان جبین سحر آفرینی (قدر)

[illegible]	کی یون داغ حطانے کو نہ پایا ہوگا
کوئی تربت مین سُلانے کو نہ پایا ہوگا	کوئی مٹی مین ملانے کو نہ پایا ہوگا

دم بھرے جائینگے ای جان جو دم مین دم ہی
خوش رہین چین کرین آپ یہان کیا غم ہی

یان تڑپتا ہی دل زار تمھین ہوش نہین	ہی یہین موت کا آزار تمھین ہوش نہین
تمپہ ہم مرتے ہین ای یار تمھین ہوش نہین	دونون آنکھون کے ہین بیمار تمھین ہوش نہین

جلد دل بھی ای جان سنبھالے نہ گئے
کانٹے پلکون سے چبھوئے تو نکالے نہ گئے

ای بت سفاک شوخ وبیباک تیری بیرحمی نے ہمین مار ڈالا کہین کا نہ رکھا اسقدر ظلم ہم پر کہ دل اور جان سے تمپر مرتے ہین روا نہ رکھو۔ کی بھی کوئی حد ہی۔ کوئی پایان ہی یا کوئی حد ہی نہین

پیاری شکل آپ سی ای رشک قمر کسکی ہی	ایسی تقدیر بھلا شیر و شکر کسکی ہی
یہ نگاہ اور یہ چیتون یہ نظر کسکی ہی	یہ دہن اور یہ ہونٹھ اور یہ کمر کسکی ہی

سحر کی شکل ہی اعجاز کی گویائی ہی
ہرگ کی آنکھ تو چیتے کی کمر پائی ہی

بس نہ اتراؤ ادھر آؤ تمہین پیار کرین
گلے ملجاؤ ادھر آؤ تمھین پیار کرین

تم نہ شرماؤ ادھر آؤ تمھین پیار کرین
مرتے ہین آؤ ادھر آؤ تمھین پیار کرین

حسرتین دلمین ہین اے جان نکالین آؤ
دل تڑپتا ہی کلیجے سے لگالین آؤ

جان من جانان من - میرے دل سے وہ وہ دردناک آوازین نکلتی ہین کہ کلیجا منھ کو آتا ہی اور جو سنتا ہی تھرا جاتا ہی - اک ہوک سی ہوتی ہی - شیر کچھار مین اسطرح سے نہین ڈکارتا سانپ کی آواز ایسی ہیبتناک نہین ہوتی - بھیڑیون کے غل سے لوگ اسقدر نہین ڈرتے جسقدر ہمارے درد دل کی تپک سامعین کے دل پر اثر کرتی ہی -

سیدھی باتون پہ ہی ہمسے یہ بھی تمپہ نثار
ایک جان اور ہی اب وہ بھی سہی تمپہ نثار

جگر و چشم و دل و سر ہی اجی تمپہ نثار
لاکھ جانین ہون تو کرتے ہین ابھی تمپہ نثار

یہی حسرت ہی کہ مرکر نہین پیدا ہوتے
ورنہ سو بار فدا آپ کے شیدا ہوتے

نہ مجھے ہم حسن پہ ان روزون غرور آپ کو ہی
اے صنم حسن پہ ان روزون غرور آپ کو ہی

ہی ستم حسن پہ ان روزون غرور آپ کو ہی
دمبدم حسن پہ ان روزون غرور آپ کو ہی

قہر ہی آپ کے حق مین یہ کہے دیتے ہین
زہر ہی آپ کے حق مین یہ کہے دیتے ہین

اندنون کیسا مزاج اے مری جان آپکا ہی
یون تو کہنے کو زمانہ ہی جہان آپکا ہی

یہ تو فرمائیے کس سمت دھیان آپکا ہی
دل مین جب جا ہوئے چلے آؤ مکان آپکا ہی

ہم وہی ہین مگر آپ اور ہوئے جاتے ہین
طور کچھ آپ کے بے طور ہوئے جاتے ہین

ابتو کچھ اور ہی صورت ہوئی چشم بد دور
ماتھے پر زر و زری جاتی ہی افشان بھی ضرور

جم گیا رنگ بزرگوارون مین ہوئے تم مشہور
زلف ہی آئینہ ہی کنگھی ہی یا دست حضور

بجز آئینہ ہمین چہرہ دکھاتے نہین آپ

یان مسی کے سوا منہ بھی لگاتے نہیں آپ

سبز رنگت یہ عجب نور ہی اللہ اللہ
خود طبیعت بھی بہت دور ہی اللہ اللہ
چہرہ بھی شمع سر طور ہی اللہ اللہ
کیا بھلا حور کا مذکور ہی اللہ اللہ

خوبصورت ہو ں باغ جوانی ہو تم
حسن مین پہلے پہل یوسف ثانی ہو تم

قد تو بوٹا سا ہی کیا پھول سا رنگ آیکا ہی
چوک کی سیر ہی کمرے یہ پلنگ یکا ہی
فتنہ رفتار ہی کیا قہر کا ڈھنگ آیکا ہی
اپنی مژگان کی خبر لو یہ خدنگ آپکا ہی

تیر کو روک لو کچھ بات تو مانو صاحب
راہ چلتون کے کلیجون کو نہ چھانو صاحب

چال وہ کبک دری کی پانون پڑے آآکر
سحر کرتی ہی یہ تقریر لب شیرین پر
جی اٹھے مردہ جو تربت کو لگا دو ٹھوکر
زہر کھاتے ہین انھین باتون سبب جادو گر

مردہ آواز کے سنتے آپ ہی زندہ ہو جاے
سیکھے تقریر جو زندہ تو مسیحا ہو جاے

ہمسا عاشق نہ ملیگا نہ ملیگا پیارے
اگلی باتون پہ ذرا دھیان نہ آیا پیارے
خوب ان روزون بری سوجھی ہی اچھا پیارے
کہتے تھے دل بھی نہین آپسے پیارا پیارے

اچھی باتون پہ کیسے لوگ برا سہتے ہین
بری چالون سے بھلا کسکو بھلا کہتے ہین

ای سنگدل میرے نالہ ڈیکابیش کی آواز مین کوہ و ہامون سے ٹکراتی ہوئی دریا بار اور سمندر پار جاتی ہین اور حاملان عرش سُن سُن کر تھراتے ہین اور زیر زمین گاو زمین کانپ اٹھتی ہی تو فلک کو لرزہ آتا ہی کہ یا الٰہی یہ کسکی آواز اندوہناک ہی۔ الامان الحذر۔

یہ کون پھوٹ کے رویا کہ درد کی آواز	رچی ہوئی جو پہاڑون کی آبشار مین ہی

ای ابر رحمت ہم خاکسارون پر کرم ۔ ای ابر نیسان موتی رول دے یس ظالم اب ظلم و جور کی بھی انتہا ہی ۔ ع ۔ چہ دردست این کہ درمانے ندارد * جس روز ہمسے تمسے آنکھ لڑی تھی وہ ہماری تمہاری آنکھ لڑی تھی اُسی روز سے آج تک کبھی وہ دو وفا نہ دیکھی روز بروز غرور حسن زیادہ ہی ہوتا گیا کہ پہلے پہل یہ رنگ جفا نہ تھا۔

اُسکے اعتراض کی صورت نہ زبان تھی طرار	پُر زور تھا تیری تقریر سے کسکا دل زار

ترشروئی سے تری ملتے مجھے جی سب نے یار
لب شیرین پہ بات آئی تھی میٹھی زنہار

یون شکر ریز یون مین قند کہان گھولتا تھا
مرغ تقریر کا طوطی نہ صدا بولتا تھا

رفتہ رفتہ یہ ہوئے میرے کہے سے باہر
سیر عالم کی ہوئی چشم کو منظور نظر
لئے اجازت چلے جانے لگے ہر شخص کے گھر
ہاتھ پردے سے غضب ہے کہ اٹھایا یکسر

پانون کیا جلد تری چال سے آگاہ ہوئے
راہ پر آنے نہ پائے تھے کہ گمراہ ہوئے

چہ گردی سے کبھی پانون کو یون راہ تھی
یون ترانے کی ہوا دل کی ہواخواہ نہ تھی
آرزو چاندنی مین پھرنے کی اے ماہ نہ تھی
تھا کنارہ تجھے تالاب سے پر چاہ نہ تھی

بحث دریا کے تو اے بحر کرم سوتے تھے
آشنا پانون نہ ساحل سے کبھی ہوتے تھے

در تک آتے نہ تھے صاحب کہین جانا کیسا
سائے سے بھاگتے تھے دل کا لگانا کیسا
بغلین تم جھانکتے تھے آنکھ لڑانا کیسا
اُف نہ مُنہ سے کبھی کرتے تھے جلانا کیسا

زیست کا لطف تھا ہر دم مرا جی بھرتے تھے
جان جان زندہ دلون پر نہ کبھی مرتے تھے

کمر اور کولون کا عالم ہے کہ عالم ہے خدا
آگے ہے غور کی جا فکر ہے پابند حیا
نازکی چال سے ہوتی ہے قیامت برپا
شکل بحر لطافت کا کہون حال مین کیا

کلمہ وصف نہین منہ سے نکالا جاتا
سینۂ صاف مین کینہ نہین ڈالا جاتا

ساق پانے تو عجب نور کا پایا ہے ظہور
نور کا جوش ہے یکدست صباحت کا وفور
دیتے مہتاب تو خفت ہو برنگ کافور
چمن حسن مین کیا پھولی ہے شاخ بلور

شب کو وہ پنڈلیان جامے سے جو باہر ہو جائین
شمعین فانوسون مین خاموش سراسیمہ ہو جائین

او سفاک بت سنگدل میرے نالۂ زار کی آوازین ان ان الستارون اور کوہستانون اور پہاڑون اور جھیلون تک جاتی ہین جہان کبھی انسان کی آواز نہین گئی جہان کبھی انسان کا گذر نہین ہوا

آوازنکی کون کہے۔ جہان جانور اور دد وداد پرند تک ایک کا بھی کبھی گذر نہ تھا۔ انسان کے خواب وخیال مین بھی یہ بات نہ تھی۔ وہان ہمارے رونے کی آواز رات بھر گونجا کرتی ہے۔ قدر نے ہمارے حسب حال خوب کہا ہے۔

وصل کا دن جلد بسر ہو گیا | ایک منٹ ایک پہر ہو گیا | آہ جو کھینچی تو سحر ہو گیا

عشق مین رسوا جو اپنی آہ وزاری ہو گئی | کچھ ہماری دھوم کچھ شہرت تمہاری ہو گئی
بزم جانان مین جو آمد شد ہماری ہو گئی | غیر پر گرنے کو بجلی بیقراری ہو گئی
پہلے تھا بیزار جب سے اُسکے تم خواہان ہوئے | مجکو بھی اُس دن سے اپنی جان بھاری ہو گئی
اُسکے در سے مر کے بھی اُٹھنے کا اک افسوس ہے | لاش اپنی کیون احبا پہ بھاری ہو گئی
آرزو دل مین جو تھی اپنے ترے اک تیر کی | آخر کار آپ ہی وہ زخم کاری ہو گئی
کاش یہ قاصد نہ لکھدیتا کہ آتا ہے کوئی | ہر تسلی پر زیادہ بیقراری ہو گئی
آسرے نے بس جلا رکھا ہے وصل یار کے | سچ تو یہ ہے زندگی امیدواری ہو گئی
آنہیں سکتا مین بیخود ہو کے بہرون آتے ہین | رفتہ رفتہ اسقدر بے اختیاری ہو گئی
کل جو غش طاری کرے تو اُنکے قدمون پر گرے | ہمسے بیہوشی مین بھی اک ہوشیاری ہو گئی
مجھسے ہے یہ بدگمان پوشیدہ رکھتا ہے آنسو | دل کو ثابت آنکھ کی بے اعتباری ہو گئی

وصل مین دل ہے مرا میری طرف کچھ بولتا
اُنکی جانب بھی تو اُنکی شرمساری ہو گئی

سب لوگ انکی اول جلول تقریر سنا کیے جب خدا خدا کرکے تقریر کا خاتمہ بالخیر ہوا تو قبر کھودی گئی اور لاش دفنائی گئی اور کاغذات جلا دیے گئے اور دیگر جو جمع تھے سب زار زار روئے۔

گریان شدو زار زار بگریست | اے گریۂ تلخ در جہان کیست

قبر کو بند کرکے ایک بڑا بھاری پتھر اسپر رکھ دیا اور اُسپر یہ اشعار کندہ کیے گئے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے | تجھے چاہ کے ہم تو خدا کی قسم اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

دیگر

اے کار کشائے بستہ کاران | امید ہمہ امیدواران
دردا کہ بآب پے نبردیم | لب تشنہ درین سراب دیدیم
من شدم کشتۂ چشم و نگہت | خاک رہ گشتہ مگر بستمت
سوختم سوختم از بیدادت | چند فریاد کنم از دادت

دیگر

ماتیم بہ حسرت و تحیر | سر گشتہ بہ وادی تفکر
زین پردہ ندا دکس جوابی | بکشود دری بیچ بابے
خاک رہ گردم اجیرانم | غیر مردن نبود درمانم
ہمچو منہست کسی بندۂ تو | بندۂ لعل شکر خندۂ تو

شب ہجران فراز تو نشینم چہ نیست | جز خیال تو پیش چشم نیست
مہر و مہ را نبود پیش تو قدر | پیش تو جملہ ملک ال ند تو پیر
عاجزم عاجزم از ہجر انت | لطف فرما کہ شوم قربانت

اسکے بعد اُس قبر پر گل افشانی ہوئی اور اسقدر پھول لوگون نے پھینکے کہ قبر پر گلشن کا دھوکا ہوتا تھا —
گل فشانی کے بعد حاضرین نے دعا دی کہ خدا اِس مرحوم کو غریق رحمت کرے اور باہم مصافحہ کر کے
یکے بعد دیگرے رخصت ہونے لگے ہمارے **خدائی فوجدار** دام بالافتخار سے اکثر حاضرین نے اصرار
کیا کہ شہر قلابہ تشریف لے چلیے وہان آپ کو جوہر بسالت کے اظہار کا زیادہ موقع ملیگا - غریبون کو
امیرون کی بدعت اور مظلومون کو ظالمون کے پنجے سے بچائیے اور زبردستون کو جو بیچارے زیردستون پر
ظلم کرتے ہین سزا دیجیے - قلابہ اِس بات کے لیے دور دور مشہور ہی کہ وہان لوگون کی نیت مین بڑا فتور ہی -
آپ کے سوا اس صدی مین اور کوئی نہین جو اُن ستم رسیدون مصیبت زدون کے کام آئے اور
اُنکی جان اِس مخمصے سے بچائیے - ہمارے **خدائی فوجدار** اِس خوشامد آمیز تقریر سے از بس محظوظ
و مسرور ہوئے کہ جسطرف جاتا ہون ظفریاب اور فائز بمرام ہی آتا ہون کہین شکست نہین پاتا ہون - سرفرد بشر
عزت کرتا ہی رتبہ بڑھاتا ہی - شکریہ ادا کر کے کہا کہ بالفعل عزم روانگی قلابہ محال ہی معاف فرمائیے پھر کبھی ادھر بھی
رخ کرونگا - سردست تو پورا قصد کر لیا ہی کہ اِس کوہستان سر بفلک کشیدہ کو جسکو مین نے اپنے آنے
سے سربلندی بخشی ہی تو یہان کے زبردستون کو ظلم سے بچانا بھی مجھپر فرض ہی - بالفعل کر و فر اور طنطنہ و دبدبے کے
ساتھ اِن پہاڑون کے بدمعاشون ڈاکوؤن رہزنون اور لٹیرون کو ضرب شمشیر خونش غلاف اور تیغ خارا شگاف
سے زیر کرون تو جان مین جان آئے - بہادران جہان مین نام ہو - بڑا کام ہو - سیلون کی جماعت مین
سرخرو ہون اور اپنی معشوقہ زرین کمر پری پیکر کو لکھون کہ —

دلبر جانان من بردہ دل و جان من | بردہ دل و جان من دلبر جانان من

یہان بہت آدمیون کی زبانی یہ بات سنی کہ جسقدر بدعت اِس کہسار جنون خیز وحشت انگیز مین ہوتی ہی اسقدر
کہین ورہین ہوتی لہذا لازم آیا کہ پہاڑ اور ٹیلون اور چٹانون کو مسند قاقم و سنجاف سمجھون اور غارون اور
کھوہون مین جا جا کے انسان اور دد و دام سے لڑون اور ظلم اور بدعت کے نام کو اسطرح مٹا دون
جیسے گدھے کے سر سے سینگ مین اپنی پیاری معشوقہ سے جو کامنی بدمنی حسن مین کل حسینان جہان
سے فائق ہی کہہ آیا ہون کہ جان جان رشک لبران جہان غیرت حور ماشاء اللہ چشم بد دور —

ایکہ در شوخی ندارے ہمسرے | نے نمائے ہر دمے از منظرے

مین اس غرض سے سفر صعب اختیار کرتا ہون اور دور دراز مقامون کی خبر لاتا ہون کہ بہادران

نامی گرامی کے معشوق جسوقت یکجا فراہم ہون تو سب بے سب تمھارے قدم دھو دھو کے پئین اور تمکو اپنا سرتاج گردانین۔ اور سب اعتراف کرین کہ جو ہمنے تمھارے عشق مین کارنمایان کیے وہ آج تک کسی نے نکیے اور نہ کوئی کریگا۔ پس ہم اپنا فرض اداکرینگے اِن لوگون کو ہمارے خدائی فوجدار کی تقریر پسند آئی اوراسکو کہا کہ اگر کوئی تمسے کہتا کہ دنیا مین آپ کے سے لوگ بھی موجود ہین تو ہرگز یقین نہ آتا۔ اب آنکھون دیکھی بات کو کیونکر یا ور نہ کرین یہ کہکر خدائی فوجدار سے رخصت ہوئے تو انھون نے ٹوک کر کہا ایک بات اور سُنتے جائیے گا۔ تکلیف معاف فرمائیگا۔ مین اِس مظلوم مرحوم کی معشوقۂ ظالم سے ضرور اس کو رفیق مین ملونگا والسلام۔ الوداع۔

مسافرون نے تھوڑی دور جا کر باہم اس دیوانے کی حماقت پر ہنسنا شروع کیا کہ عجب سودائی ہے ہر گھر بار چھوڑ کے آپ پہاڑون کے باشندون کو ظلم سے بچانے کی کوشش کرتے ہین ؏۔ برین عقل و دانش بباید گریست۔ الغرض انکا رستہ ہمارے مجنون کی مجنونانہ حرکتون کی یاد مین تھوڑی کٹ گیا اور خدائی فوجدار اپنی معشوقۂ دلنواز کی یاد مین یہ اشعار پڑھتے ہوئے آگے بڑھے

پاس تک اُسکے پہونچنے مین تو صد ہا مشکل دور سے نالہ سُنائین تو سُنانا مشکل	اُسکے کوچے مین اگر جائین تو جانا مشکل پڑ گئی ایک مری جان کو کیا کیا مشکل

زندگی ہے شب فرقت کہ جو جاتی ہی نہین
موت ہے وصل کا وعدہ کہ جو آتی ہی نہین

ہو جو خورشید تو اپنے کو چھپاتے کیون ہو آرزو ہو کسی دل کی تو ستاتے کیون ہو	ہو اگر برق تو آنکھون مین سماتے کیون ہو کہدو کہنا ہو جو کچھ بات بناتے کیون ہو

زندگی ہو تو رہو پاس یہ جانا کیسا
موت ہو تم تو چلے آؤ بلانا کیسا

باب ۳

فصل ۱

ساقیان میخانہ مزاح شراب مذاق کو جام رنگین ظرافت سے یون لنڈھاتے ہین کہ ہمارے
خدائی فوجدار اپنے خدمتگار و مصاحب وفا شعار کے ہمراہ ان دستون سے رخصت ہوکر اور
اُنکے دلون پر اپنے مجنون اور سرشار بادۂ حماقت ہونے کا کامل الیقین دلاکر روانہ باشد دلمین جنون کی
اُمنگ اور وحشت کی ترنگ عجیب عجیب خیالات پیدا کرتی تھی اور حماقت کا دم بھرتی تھی۔ بدھو نفر سے
کہا یار بدھو اگر خواستہ خدا ہی تو اسی اٹھوارے مین ہم کہین کے بادشاہ ہوتے ہین اور تمکو اپنا وزیر
ذیجاہ بناتے ہین۔ اسنے کہا واہ حضور یہ تو آپ نے نئی سنائی۔ آج تک کبھی ایسی بات سننے مین نہین آئی
وعدہ تو ہمارے آپ کے یہ تھا کہ اِدھر آپنے کوئی جزیرہ فتح کیا اُدھر ہمکو اُسکا والی جمجاہ مقرر کر دیا۔ چلیے چین
ہی چین لکھتا ہی۔ اور آج آپ یہ فرماتے ہین مجھ غریب نے بادشاہ بننے کی طمع سے وطن چھوڑا۔ گھر بار
سے منھ موڑا۔ لڑکے بالون سے جدائی ہوئی جگت ہنسائی ہوئی۔ راستے مین مار کھائی۔ آپ کے طفیل
مین شامت آئی نہ اِدھر کا رہا نہ اُدھر کا رہا۔ اور اب آپ ہی الٹا گلہ فرماتے ہین۔ خود بادشاہ بنتے ہین اور
غلام کو خالی خولی وزیر بناتے ہین۔ خدائی فوجدار بولے بھئی تو ہماری تمھاری عقل مین فرق ہی۔ وہ
بولا حضور کا قطع کلام ہوتا ہی ہماری آپ کی عقل مین فرق نہین ہی بلکہ فتور ہی۔ عقل ہمارے آپکے دماغ سے
منزلون بلکہ کالے کوسون دور ہی۔ اگر عقل ہوتی تو یہ مجنونانہ حرکت بھلا کیون سرزد ہوتی کہ میدان بیابان جنگل
کوہستان مین بے سبب بیوجہ مارے مارے پھرتے اور صعوبت سفر کہ بصورت سقر ہی مفت مین برداشت
کرتے۔ لاحول ولاقوۃ۔ پھر اگر اس مصیبت کے ساتھ کہین بصورت آرام نظر آتی تو بھی اک گونہ تسلی
ہوتی۔ وہ بھی در کنار۔

شکل امید تو کب ہمکو نظر آتی ہی	صورت یاس بھی بن بن کے بگڑ جاتی ہی

اور طرہ سب پر یہ کہ جہان گئے وہان سے پٹ ہی کے آئے وائے ناکامی۔ اِدھر سے رہے نہ اُدھر
کے رہے۔ ہمارے خدائی فوجدار نے مسکرا کر کہا سنو یار بدھو نفر۔ تم جلد باز آدمی معلوم ہوتے ہو
ابھی تمنے زمانہ تو دیکھا نہین ہی۔ ذرا ہوش سنبھالو ابھی دنیا دیکھو۔ مرد آدمی یہ تمنے کیا کہا کہ جہان
جاتے ہین وہان سے پٹ کے آتے ہین۔ ارے بدنصیب ہماری جوتیان سیدھی کرکے اور اتنے دن صحبت اُٹھاکے
ابھی کورے کا کورا ہی رہا۔ یہی ہوچھی کا سوجھی۔ اِسکو پٹنا نہین کہتے ہین۔ اسکا نام بہادری ہی۔ ہمارے

فرشتے لوگون کا نام قیامت کے دن تک اعزاز کے ساتھ لیا جائیگا اور اسکا مٹنا دنیا کی فنا پر موقوف ہے۔ میرا مطلب یہ تھا کہ ہم ملک کو فتح کر کے پہلے دو چار دن خود بادشاہی کرینگے تاکہ لوگون کے دلون پر رعب جم جائے کہ انکی اطاعت کے جا دے سے قدم باہر نکالا اور گئے گذرے بس جہان ایکبار رعب جما پھر کیا تمکو مقرر کر کے مین اپنی راہ لونگا۔ میان بدھو نفر کو اس تقریر سے تسلی ہوئی اور کہا مین اب مین جان دینے جان لینے لڑنے بھڑنے پر تیار ہون۔۔ آٹھون گانٹھ کمیت خدائی فوجدار نے کہا کوئی دو گھنٹے گذر گئے ہونگے مگر ابھی تک مرحوم مظلوم کی معشوقہ مرغوبہ و مطبوعہ کا پتا نہ ملا۔

چلتے چلتے ایک مرغزار لطافت بار۔ نزہت کی جان سامنے سے نظر آیا۔ بہار اسپر صدقے ہوتی تھی بلائین لیتی تھی۔ ہری ہری زمرد گون گھانس اور پھولون کی بھینی بھینی بو باس سبزۂ نودمیدہ کا لہلہانا درختان پر میوہ کی شاخون کا جھونکے کھانا عجب لطف دکھاتا تھا۔ غنچۂ دل کھلا جاتا تھا اور ایک چھوٹی سی ندی چکر کھاتی ہوئی اس لطف کو اور بھی دوبالا کرتی تھی۔

روان آب در سبزۂ انجورد	چو سیماب در پیکر لاجورد
ریاحین دمیدہ باطراف جوے	صبا عطر بیز و ہوا مشک بوے

کئی دن کی تکلیف مالایطاق کے بعد خدا نے جو یہ سمان دکھایا اور آرام پایا تو بدھو نفر کا دل خوش ہو گیا مگر بادۂ بسالت کے سرمست و سرشار میان خدائی فوجدار ساون پرے نہ بھادون سوکھے انکو گرمی کی ٹھنڈی ہوا اور برفاب اور گرمی کی باد گرم اور دونون کے تغیر سے دونون یکسان تھے۔ وضعداری کے یہ معنی ہین کہ گرم و سرد زمانہ کو ایک طور پر برداشت کرے۔ گرمی مین خس کی ٹٹی اور پنکھے سے کام نہین۔ توسری مین آتشدان اور برسات مین باران پوش کا نام نہین نفس کشی اسکے معنی ہین۔ بدھو نفر نے کہا حضور اب ذرا یہان بسنا چاہیے۔ عین دوپہر کا وقت ہے اور گرمی کہتی ہے کہ اپنا رنگ آج ہی دکھاؤنگی۔ بہتر ہے کہ ذرا دم لے لیجے۔

تم آئے عین گرمی مین نکل کر دل سے اے اشکو	کوئی دم تحمل مژگان کے ذرا سائے مین دم لے لو

شاعر کہ گیا ہے۔ بزرگون کا قول بھی ماننا چاہیے۔ انکے بہت بڑے اصرار سے خدائی فوجدار والا تبار اشہب صرصر تگ سے اور میان بدھو نفر اپنے گدھے سے اُترے۔ اور دونون عراقیون کو چھوڑ دیا کہ مزے سے آزادی کے ساتھ گھانس نوش جان فرمائین۔ اور دل کھول کے کھائین۔ گھانس تو کثرت سے تھی ہی۔ ہری ہری دوب بن مین چرنے لگے۔ اور ادھر یہ دونون میوون کی طرف جنسے درخت لدے ہوئے تھے جھک پڑے الغرض اکبر مرکب دونون چین چان خوش گذران کرنے لگے محبت کا

دم بھر نے آئے۔ کوئی پوچھنے والا نہ تھا۔ جو چاہین دہ کھائین اور جو چاہین وہ پئین۔

کس نے پرسد کہ بھیا کون ہو	ایک ہو یا ڈیڑھ ہو یا یون ہو

یہ ہو نفر نے اپنے آقا کے عراقی عربی نژاد باد رفتار کو رسی سے نہین باندھا۔ خالی چھوڑ دیا کہ چرتا رہے یہ خوب جانتے تھے کہ اس ثقات سے ہلا تو اچھی طرح جاتا نہین۔ بھلا اسمین اتنی سکت کہان کہ بھاگ جاے۔ اگر احیاناً دوڑنے کی کوشش بھی کریگا تو ذرا دیر مین دم ٹوٹ جائیگا منہ کے بل گریگا۔ آج مُوا کل دوسرا دن۔

لیکن نہ تھے زروے تواریخ یاد ہم	شیطان اسی یہ نکلا تھا جنت سے ہو کوا

یہ بھی جانتے تھے کہ گھوڑی کو دیکھ کر پیٹھ پھیر کے دوسرے رخ بھاگیگا۔ اگر گھوڑیون کا اصطبل کا اصطبل کھولدیا جاے تو اللہ جانے میان عراقی کے کان پر جون بھی نہ رینگے۔ اصیل گھوڑے ہین کہ باتین گھوڑی کی دم سے دُم تھم سے تھم ملا کے چلین اور وہی بھلمنسی کی چال رہے سیرے گھوڑے کی کچھ نہ پوچھ

اب سنئیے کہ اتفاق وقت سے اسی مرغزار مین ایک جانب کو کچھ سوداگرون کی گھوڑیان بھی چر رہی تھین۔ پانی اور گھانس کی فراوانی کے سبب سے انھون نے گھوڑیون کو وہین کھول دیا تھا شیطان کو ایسے مقام پر آپہنچ کی سوجھتی ہو۔ یہ وہان پہونچے اور خدائی فوجدار کے سمند باد پا کو دو سے ذرا اچکل کھانی اور کھٹس مین جنگلی ڈال چبا والگ کھڑی۔ گو دیکھنے مین تو نہیت ہی مرا پیا ثقات صورت ترام زندہ در گور تھا مگر شیطان سر پر سوار۔ دور کی سوجھی۔ بن کی ہری ہری دوب چرتے بھر پیٹ کھانے کو ملی تو آپ نے گھوڑیون کی جانب رخ کیا۔ اب رکتے ہی نہین کھسکتے لڑکھڑاتے گرتے پڑتے چلے جاتے ہین۔ یہان تک بھوت انکے سر پر سوار تھا کہ گھوڑیون مین پہونچ ہی تو گئے۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ واہ میرے شیر کیا کہنا ہو منھ مین دانت نہ پیٹ مین آنت مگر جوانی کا زور چڑا یا۔ سچ ہو۔

پیری کہ دم ز عشق زند بس غنیمت ست	از شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت ست

گھوڑیون نے جو اس نزتوت کی خرمستیان دیکھین تو دولتیون سے انکی ایسی خبر لی کہ آئے ہوے اس خطا ہوش فنا۔ کوئی لات کھوتھنی پر پڑی کوئی آنکھ پر پڑی۔ آنکھ پھوٹی پیر گئی۔ کسی نے کان کی خبر لی۔ اچھی کان گوشی کی۔ وہ ہری ہری دوب چرنے کی شاپق۔ انکی خوب ہی مرمت کی۔ ساری شیخی نکل گئی الٹے لینے کے دینے پڑے۔ اور لطف یہ کہ آگے سے گھوڑیون نے دانتون سے کاٹنا شروع کیا اور پیچھے سے دھڑا دھڑ دولتیان اچھلتی تھین۔ وہ کئی یہ فقط ٹٹرون ٹون اکیلے۔ انھون نے

تین چار طرف سے گھیر گھار کے مار کے اُڑا دیا۔ یہ مصیبت ہی کیا کم تھی کہ اسیر ایک مصیبت اور مستنراد ہوئی۔ سوداگرون نے جو دیکھا کہ گھوڑیان بگڑی ہوئی ہین اور دولتیان اُچھل رہی ہین اور چل پُون مچی ہوئی ہی تو آؤ دیکھا نہ تاؤ اُٹھا کے ڈنڈے مارتے مارتے اور بھی بھُرکس نکال دیا۔ یک نہ شد دو شد۔

ہر دم زمانہ داغ بغم بر جگر نہد	ایک داغ نیک نا شدہ داغ دگر نہد

خوب پٹ پٹا کے آپ بھاگے۔ بھاگے تو کیا یہ کہیے کہ رینگتے ہوئے چلے۔

خدائی فوجدار سردار یلان نامدار نے جو اپنے فرس آہو شکار کی یہ دُرگت دیکھی کہ لہو لُہان ہو کے بھاگا آتا ہی تو بڑا ہی غصہ آیا اور رفیق شفیق سے مخاطب ہو کر کہا بھئی سنتے ہو ان لوگون کی قطع وضع سے حرکات سکنات چال ڈھال سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی یلان نامدار نہین ہین کوئی ایسے ہی ویسے ہین عجب نہین کہ حیر کٹون یا گراس کٹون کی اولاد مین سے ہون۔ لہذا تم بھی میری کمک کر سکتے ہو۔ چلو ہم تم دونون ان کمینون سے سمجھ لین۔ انکی گستاخی کو تو دیکھو کہ ہمارے آنکھون کے روبرو ہمارے باد رفتار عراقی کو اس بیدردی سے انھون نے مارنا شروع کیا۔ اب اسکا انتقام لینا ہمپر فرض اور ضروری ہو گیا۔ اسنے کہا اے صاحب آپکی بھی کچھ عجب باتین ہین۔ انتقام بھلا کیا لیجیے گا ایک کی دو اور دو دو کی دو اتین۔ چلو چھٹی ہوئی۔ وہ بیس اور ہم دو۔ بلکہ ڈیڑھ کیونکہ میری تو مردون مین گنتی ہی نہین۔ عورتون سے بھی بدتر۔ کجا بیس اور کجا ڈیڑھ۔ بھوڑے رکھ دینگے صورتین بگڑ جائینگی دیو سے مقابلہ کرنے جاتے ہو۔ خدائی فوجدار بولے کچھ پاگل ہوئے ہو۔ ارے ہم اکیلے آدمی اُنکے سے سو پر بھار ہین۔ تم بس للکار بھر دینا۔ مین سبکو کاٹ کوٹ کے ڈھیر لگا دینگا جاتے کہان ہین۔

من آن رستم گرد روئین تنم	کہ دہ پا یہ بر چرخ رالبتنم

ابھی تمکو ہماری طاقت کا حال ہی نہین معلوم ہوا ہی۔ ان بیس کی ہم کیا اصل و حقیقت سمجھتے ہین آپ ہی تو بہ بس اسقدر کہکر فوجدار صاحب کہ پورے پورے فوجدار تھے اسقدر غصہ آیا کہ جامے سے باہر ہو گئے اور تیغ لوہیا تلوار کھینچ کے لپک پڑے۔ میان بدھو نفر تھے تو بدی ہی سے مگر انکو بھی اسوقت جوش آ گیا لینا لینا مار کے اُڑا دینا۔ جانے نہ پاسے گیدی کہتے بے تکی ہانک لگاتے آپ بھی دوڑ ہی پڑے اور ادھر خدائی فوجدار نامدار نے جاتے ہی تلوار کا ایک تُلا ہوا ہاتھ دیا تو ایک سوداگر تو زخم شدید آیا۔ دوسرا ہاتھ اور کرک کے لگانے ہی کو تھے تو وہ سب چڑھ دوڑے بس پھر کیا اللہ دے اور بندہ لے۔ مارتے مارتے اُڑا دیا۔ بھُرکس نکال دیا کمین کا نہ رکھا آتا ہی تو جاتا کہان ہی۔ اتنی بے بھاؤ کی پڑین کہ ساری شیخت کرکری ہو گئی اور بہادری اور فوجداری اور سپہگری طاق پر رکھی ہی

یہ پڑی ہوئی تھی۔ ادھر چوٹ آئی اُدھر چوٹ آئی۔ عراقی بھی مار کھا چکا تھا اور ایسا پٹا تھا کہ ابھی تک باوصف کوشش و جانبر کرکے اُٹھنے کی طاقت نہ تھی۔ اسی کے قریب فوجدار صاحب کی لاش بھی پڑی تھی۔ راکب اور مرکب دونون بُری حالت مین تھے۔ تھوڑی ہی دیر مین بدھو نفر کی لاش بھی زمین پر پڑی نظر آئی۔ آقا اور مالک اور گھوڑا سب زمین دوز۔ اچھی دل لگی ہے۔ یارون کی دل لگی ہے مگر انکی جان پربنی ہے۔ کوئی سسک رہا ہے کوئی بلک رہا ہے۔ کوئی جانکنی کی حالت مین ہے چلے تھے بیس آدمیون سے مقابلہ کرنے۔ اُلٹی آنتین گلے پڑین۔

پھیٹ پاٹ کے مار دھاڑ کے بیہوش کرکے سوداگرون نے گھوڑیون کو کسا اور تیز کیا۔ چلا وہ جا۔ اب یہ دونون ستم زدہ بیچارے مصیبت کے مارے پڑے سسک رہے ہین۔ نہ کوئی یار نہ آشنا۔ نہ اپنا نہ بیگانہ جنگل بیابان۔ ہو کا عالم سنسان میدان۔ وہ تو زد و کوب کرکے بفراغت تمام روانہ باشد۔ یہ ادھر مردون سے شرط لگا کے ہوئے پڑے ہین۔ پہلے پہل بدھو نفر کو ہوش آیا دیکھا تو انکے آقا اُسکے قریب مردہ پڑے ہوئے ہین۔ اور ایک جانب عراقی عربی نژاد کا ڈھیر ہے اور بیچون بیچ مین حضور کا لاشہ نمودار ہے۔ اپنی حالت دیکھتے ہین کہ کُٹے پِٹے شل۔ گھوڑے کو دیکھتے ہین تو آنکھین پھری ہوئی ہین۔ آقا کو دیکھا تو سمجھے نزع کا عالم ہے آہستہ سے پکارا حضور حضور ہائے کیا اپنے غلام کو چھوڑے جاتے ہو۔ میری بیکسی اور بے بسی پر ذرا نظر نہ کی اور مجھے یون اس جنگل بیابان مین چھوڑ گئے۔ ہائے اگر مرنا ہی تھا تو مجھے بادشاہ بنا کے مرتے۔ اب مین کس منہ سے گھر جاؤنگا کیونکر وہان کسی کو منہ دکھاؤنگا۔ اگر کوئی ٹوٹکا بہادری کے فن مین تھا تو مجھے بتا گئے ہوتے کہ اپنے گھر تو چلا جاتا۔ اب مین کیا کرونگا۔ مین تو کہتا تھا کہ وہ بیس ہین اور ہم ڈیڑھ۔ نہ مانا۔ نہ مانا۔ آپ اپنی جان دی اور مجھے زندہ درگور کیا۔ یہان سے گھر تک جانا محال ہے۔ ہم بھی کسی روز بھوکے پیاسے کسی جنگل یا کھوہ مین مرے پڑے ہونگے۔ انکو تو خیر ہم کہین دفنا ہی دینگے ہمکو کون دفنانے آئیگا۔ چیل کوے بوٹیان نوچ نوچ کے کھا جائینگے۔ یون تو۔

هر آنکه زاد بناچار بایدش نوشید
ز جام دهر مے کل من علیها فان

مگر ماتم تو یہ ہے کہ ویرانے مین جان جائیگی۔ جہان انسان کی صورت نہین۔ حشر تو یہ ہے کہ کوئی پانی تک دینے والا نہوگا سچ ہے۔

بروز د طمع دیدهٔ هوشمند
در آرد طمع مرغ و ماهی به بند

اگر لالچ نہ کرتے تو یہ روز بد کہان سے دیکھنے مین آتا۔ بادشاہی درکنار۔ گداؤن سے بدتر موت ہوگی

اتنے مین فوجدار کا اشہب تو سم وقت کے ساتھ اُٹھا۔ مگر مردہ۔ اِدھر بدھو نفر نے پھر بانک لگائی۔ او سمند و غا پسند۔ اور رہوار خوش خرام تیز گام۔ اُٹھ اُٹھ انسو روکہ تیرا مالک میرا آقا۔ دنیا کا نامی سپہدار غریبون کا دوست ظالمون کا دشمن۔ شجاعت کا نہنگ بحر آشام۔ خدائی فوجدار نام۔

زبان پہ بار خدایا یہ کسکا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لیے

اس دنیائے دون سے اُٹھ گیا اور چل بسا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خورشید سر برہنہ برآمد ز کوہسار
زیر زمین چو سیلے گردون بمقام رفت

اتنے مین آہ کی آواز بدھو نفر کے کان مین آئی۔ آواز کیا کان مین آئی کہ انکی جان مین جان آئی۔ غل مچا کے باآواز بلند کچھ کہنا چاہتے تھے مگر آواز نے کوتاہی کی آہستہ سے پوچھا فوجدار صاحب مزاج کا کیا حال ہی۔ طبیعت تو بحال ہی۔ منمناتے ہوئے جواب دیا مزاج کا حال کچھ نہ پوچھو۔ بُرا بُرا حال ہی۔ معلوم ہوتا تھا کہ دور کے کنوین سے کوئی بول رہا ہی۔ بُری خرابی اور دقت کے بعد بدھو نے آقائے نامدار کی آواز سُنی۔ کہا اگر کوئی دوا ممکن ہو تو پلا دیجیے کہ ذرا جان مین جان آئے۔ ہاتھ پانون کی چوٹ غضب ڈھاتی ہی۔ اسوقت مردے سے بدتر ہون۔ فوجدار بولے۔ بھائی دوا تو اسوقت کوئی نہین ہی مگر خدا نے چاہا تو دو دن کے اندر ہی اندلس قسم کی دواؤن کا ڈھیر لگا دونگا۔ بدھو نے جلا ہوا تو تھا ہی کہ خود بھی پٹے اور مجھے بھی پٹوایا اور اب فرماتے ہین کہ دو دن مین اس قسم کی دواؤن کا ڈھیر کر دونگا جل بھن کے خاک ہو گیا۔ جھلا کے کہا کہ دو دن مین تو آپ ضرور ڈھیر لگا دیجیے گا مگر کچھ بھی خبر ہی کہ اُٹھنے کے قابل کتنے دن مین ہو جیے گا۔ پہلے دو ہفتے تک ہلدی لگائیے پھر اُٹھیے اور دوا بنانے کا قصد فرمائیے۔ مین کہتا تھا کہ ان دیوؤن سے نہ بھڑو۔ ہم دو آدمی ٹٹرون ٹون۔ وہ دو درجن کے قریب۔ اور وہ سب سنڈے مُسٹنڈے۔ ڈنڈ پیل۔ ایک ایک کے پہ پیچھے رکھے ہوئے۔ اور ہماری پھنگے کی سی جان ہی۔ چٹکی مین ملکے دبا ڈالو۔ نہ مانا۔ آخر کار ہمکو بھی پٹوا دیا اور خود بھی پٹے۔ اب یہ فرماتے ہین آپ کہ دو دن مین یہ ہوگا اور وہ ہوگا دو دن کیا معنے دو ہفتے تک اگر ہل بھی سکو تو ہمارا ذمہ۔

خدائی فوجدار نے اُٹھنے کی کوشش کی مگر جنبش تک نہ کر سکے۔ اُٹھنا محال۔ ہلا تک نہ گیا لیٹے ہی لیٹے یون اپیچ دی۔

لعل سیراب بخون تشنہ لب یار من است
از پے دیدن او دادن جان کار من است

بندۂ طالع خویشم کہ در [illegible]
[illegible]

شربت قند و گلاب از لب یارم فرمود | نرگس او که طبیب دل بیمار من است

ای ہمو نفر بہ عافیت باش سنو صاحب عاشقی اور معشوقی سے - کار بوزینہ نیست نجاری
قیاس اس بات کا مقتضی ہی کہ چونکہ ہمنے کمینوں اور پاجیوں اور جرکٹوں اور گراس کٹوں کے ساتھ
نبرد آزمائی کی لہذا خدائی جنگ نے ہمکو ایسی سخت سزا دی کہ ہم اب کہیں کے نہ رہے - بڑے
سینک رہے ہیں - ہمارے پیشہ بزرگ اور فن شریف کے اصول اسکے منافی ہیں کہ ہم کسی ایسے
ویسے سے جنگ آزما ہوں - مگر ہماری شومی بخت -

میارا ای بخت بہر غرق ما در شور دریا را | پر با ہی گردان باد بان کشتی مارا

مگر اس بد نصیبی کے ماجرائے جانسوز - اور سانحہ درد انگیز سے ہمیں بیدل ہونا چاہیے - ع -
بیدل نیم ہنوز بہ غم چہ میشود + انشاء اللہ تعالے وہ روز نیک قریب ہی کہ ہم یہ شعر پڑھتے ہونگے -

بخت رمیدہ رو بہ سوے من نہادہ باز | بر من در سعادت و دولت کشادہ باز

اب ہم تمکو ایک نصیحت کرتے ہیں اسکو بگوش ہوش سنو - وہ یہ ہی کہ انسان کچھ ٹھوکریں کے سیکھتا ہی
ہم اس جنگ سے یہ بات سیکھ گئے کہ ہمکو صرف بہادران نامی و دلیران نامور سے جنکا پیشہ ہی نبرد آزما
ہونا چاہیے - ہاں اگر کوئی پاجی مثل ان لوندوں بزدلوں کے جنسے ہمسے تمسے خوب خوب جوتیں
چلیں اس طرح کی کوئی گستاخی کرے جیسی انسے سرزد ہوئی تھی تو تم اسکا بدلہ لو اور ٹھس ٹھس کے
وہ وہ جوتیں لگاؤ کہ یاد ہی تو کرے - عمر بھر بھولے نہیں ہمیشہ یاد رہے کہ ہاں کسی سے سابقہ پڑا تھا
اتنا ٹھوکو کہ ہلدی لگانے کی نوبت آئے - اور اگر کوئی بہادر جنگجو تندخو اسکی یا انکی کمک کو آئیگا
تو پھر بندہ بھی بگڑ ہی تو جائیگا -

نصیحے گفتمت بشنو و بہانہ مگیر | ہر انچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

اول تو تم اکیلے کافی ہو اور اگر اچھا نا کوئی ہمارا ہم پیشہ تمہارے حریف کی جانب سے بولا تو ایسی
لگاؤں کہ یاد ہی تو کرے - پیشہ ور بہادروں سے ہم لڑیں اور پاجیوں سے تم سمجھلو -
میاں ہمو نفر چپ چاپ انکی نصیحت سن رہے تھے اور دل ہی دلمیں جل رہے تھے جب
انھوں نے نصیحت ختم کی تو انھوں نے جواب دیا کہ سنیے حضور والا - آپ نے جو اسوقت اول
جلول تقریر کی اس سے خانہ زاد کو بالکل اتفاق نہیں ہی - ذرا بھی اتفاق نہیں - اول تو آپ ماتے
ہیں کہ نبرد آزمائی کی جوتیاں کھانے کا نام حضور نے نبرد آزمائی رکھا ہے دوسرے آپ ان سوداگروں کو
جرکٹا بتاتے ہیں جنکے سامنے ہم اور بے ادبی معاف حضور دونوں جرکٹوں سے بدتر اور بے حقیقت

معلوم ہوتے ہین - اور یہ بھی حضور نے ایک ہی کہی کہ ہم بہادر دن سے لڑین اور تو مردو پاجیون سے
بھڑ آئے تھے اس امید پر کہ بادشاہی ملیگی - ڈنکا آگے بجیگا - سواری ہی شیران شیر کی - نقیب
دور باش و ادب کی صدا بلند کریگا - اور نتیجہ یہ ہوا کہ پاجیون سے لڑنے بھڑنے کے لیے مقرر کیے گئے - آپ کا
یہ فقرہ بھی یادگار ہے (ہمسے اور ان پاجیون سے خوب خوب چوٹین چلین) چوٹین چلین یا جوتیان کھائین
جوتیان کھانے کا نام آپ نے چوٹین رکھا ہے - ایسی چوٹین حضور ہی کو مبارک رہین - غلام گزرا
ایسی بادشاہی کو دور ہی سے سلام ہے - بلی بخشے چوہا بیچارہ لنڈورا ہی ہو کے جیے گا - بیچ بی
ہزار نعمت کھائی اب تو کوئی ایسی تدبیر سوچیے کہ کسی صورت سے غلام کو نجات ملے - ابکی تو
آپ نے مروا ہی ڈالا تھا - اور آپ نے بھی آنکھین پھیر لی تھین مین تو سمجھا کہ خدا گنج پہونچے مگر خدا
خدا کر کے بچ گئے - لیکن اگر آپ کی وحشت نے ابکی پھر زور کیا تو ہم اور آپ دونون عدم کی راہ لینگے
ایک فی النار دوسرا فی السقر - ادھر نہ ادھر ہم بھی کسی میدان مین اتنا غلغل ہونگے اور آپ بھی اٹھا
چیت - آپ تو نہنگ لاڈلے ہین بندہ گھر گرست ہے لڑکے بالے والا آدمی - بی بی بچے ہین - اب مجھے
اتنا عرض کرنا ہے کہ میری تلوار ہمیشہ غلاف مین رہیگی - کاٹھی سے باہر نہوگی ہر دم میان مین - آپ
جس سے جی چاہے شوق سے لڑیے مگر غلام سے کمک کی امید نہ رکھیے اب سے آئے گھر سے
آئے - آپ لڑیے مین تماشا دیکھونگا - اتنی مدد مجھسے ضرور ملیگی کہ آپ کے رقیب روسیہ کو
کوسونگا اور آپ کے حق مین دعا مانگونگا کہ یا اللہ انکی دہنی آنکھ بچائیو - انپر ضرب نہ آئے
بیٹھین بھی تو چوٹ نہ لگے اور اگر چوٹ بھی آئے تو کم - بس یون ہی سہی - معلوم بھی نہو کہ کہان
پڑی کہان نہین پڑی - اسوقت مین خدا سے اپنی مغفرت کی دعا مانگتا ہون - یا الٰہی اگر
مجھسے کوئی گناہ ہوا ہو یا کوئی خطا سرزد ہوئی ہو تو معاف کر - اب آج سے مین کسی پر ہاتھ نہ چلاؤنگا
اگر کوئی برا بھلا بھی کہیگا تو بھیگی بلی بنجاؤنگا -

خدائی فوجدار نے اسکا یون جواب دیا - بھئی افسوس ہے کہ اسوقت پسلی کے درد کے
سبب سے اچھی طرح بول نہین سکتا سانس لینا دوبھر ہے - ورنہ تمکو قائل کر دیتا - بادشاہ بننے کا
تو شوق اور بزدلاپن اتنا - ع - جرأت لازم ہے بادشاہی کے لیے -

عاشق ہوئے پہ میرزائی نہ گئی
زنجیر پہنتے ہی کیا غل تو نے

بگڑی ہوئی بات کچھ بنائی نہ گئی
بس ایک کڑی ڈلا اٹھائی نہ گئی

فرض کرو کہ آج یا کل یا پرسون یا دس دن مین یا بیس دن مین بندہ درگاہ کسی جزیرے کی

بندرگاہ کو سرزمین اور وہانپر ایک بادشاہ مقرر کیجیے تو ... اس جزیرے کا بادشاہ مقرر کرین توتم بادشاہی کیا خاک کروگے ستم تو ایک بودے آدمی ہو محض مجرد ہے اگر غنیم تاخت لائے تو کیا کرو بھاگ کھڑے ہو جب ایک ذراسی مہم مین جیسکی اُن جنگون کے مقابل مین جو ہمسے اور دیوون اور اژدہون اور شیرون سے ہونگی کوئی اصل حقیقت ہی نہین محض بے اصل — تو پھر تمسے یہ امید ہم ہرگز نہین کرسکتے کہ تم بادشاہی کے کام کے ہوگے - بادشاہتون اور سلطنتون مین قاعدہ ہی کہ جب کوئی انقلاب ہوتا ہی تو رعایا یہی چاہتی ہی کہ اُنکا پرانا بادشاہ پھر تخت نشین ہو اور نئے بادشاہ سے انکو ہمدردی نہین ہوتی ہر رعایا کوشش کرتی ہی کہ کسی طرح اس نئے بادشاہ کو نکال باہر کرے اور پرانے بادشاہ کا پھر ڈنکا بج جائے اگر تم جرأت اور دور اندیشی سے کام نہ کروگے تو بادشاہی نہ رہیگی - دور اندیشی مقدم ہی۔

میان بدھو بولے آپ نے جو کچھ فرمایا سب میرے سر آنکھون پر - اور مجھے بڑا افسوس ہی کہ پہلے آپنے یہ نصیحت کیون نہ دی کہ دور اندیشی سے کام کرو مین ضرور دور اندیشی سے کام کرتا یعنی یہ کہ چپ چاپ کھڑا سیر دیکھا کرتا ٹکٹک دیدم دم نہ کشیدم - خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا اب اسوقت گفتگو اور نصیحت کی ضرورت نہین ہی اسوقت مجھے پلاسٹر کی ضرورت ہی - یہان زخم چرّا رہے ہین اور آپ کو نصیحت کی سوجھتی ہی - اب ایک کام کیجیے ذرا رینگتے ہوئے اُٹھیے اور اس گھوڑے بیچارے کو اُٹھائیے گو یہ اس قابل نہین ہی کہ ہم لوگ اسکو مدد دین کیونکہ یہ مصیبت اسی کے سبب سے ہم پر نازل ہوئی - ع - ہی بلا سر پر اسی کمبخت کی لائی ہوئی + میرے وہم و گمان مین بھی یہ نہ تھا کہ یہ لدّو بوڑھا ٹٹو آج مر اکل وہ سر دن اسکی یہ حرکتین ہونگی یہ تو چھپے رستم نکلے - اب تنگ لائی گلہری - ہمارے تجربہ مین ٹہ الٹ گیا - ہم تو سمجھتے تھے کہ یہ بکری ہی - مگر و مش چو بر دا شتم مادہ برآمد کے برعکس نتیجہ نکلا - کاندھے الگ درد کر رہے ہین - پسلیون مین الگ درد ہی عجب حال ہی -

خدائی فوجدار نے ایکی انکو ذرا ڈانٹا سنو جی بدھو نفر تم ہو کیا چیز تم تو پٹنے پٹانے کے عادی ہو ہمکو کہو جسنے کبھی پھولون کی چھڑی نہین کھائی تھی کبھی آدھی بات کسی کی نہین سُنی - میرے درد اور میری چوٹ کا تو خیال کرو مگر تسلی یہ ہی کہ اس پیشے مین تو ایسی ہوتی ہی آئی ہی - یہ کوئی نئی بات نہین ہی مار بھی پڑتی ہی - پیٹتے بھی ہین - گرتے بھی ہین - ہارتے بھی - جیتتے بھی ہین - مگر گھبراتے نہین -

شکست و فتح نصیبون سے ہی ولے اے میر	مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا

اگر مجھے یہ تسلی نہوتی تو میرا دل ہاتھ سے جاتا رہتا اور مین اس صدمے کی کوفت سے مر ہی جاتا — ہرگز جیتا نہ بچتا - مگر خدا بڑا کارساز اور بندہ نواز ہی -

بدھو نفر نے دریافت کیا کہ آپ ذرا اتنا تو فرما دیجیے کہ حضور کے اس پیشۂ شریف مین اس قسم کی بہادر انہ

کارروائیان ہمیشہ ہوا کرتی ہین یا کبھی کبھی۔ کیونکہ ایک آدھ دفعہ اگر اور ایسی ہی مار پڑی تو ہمارا آپکا کام ہی تمام ہو جائیگا۔ پھر تیسری جنگ اور زور آزمائی کا موقع ہی نہ ہاتھ آئیگا۔ ع۔ درد سر کسکا یہان سر ہی گیا + اسکے جواب مین فوجدار کو اپنی معشوقہ یاد آگئین اور باواز بلند کہا۔

کیا کیا نہین آہ ظلم مجھپر ہوتا	ہر لحظہ تری جدائی مین ہون روتا
سوتے مین بھی اشک چشم یون جاری ہین	نکلے ہے زمین سے جیسے کوئی سوتا

سنو صاحب۔ ہمارے پیشے کے لوگ جان کو ہر دم ہتھیلی پر لیے رہتے ہین یہ کبھی خیال بھی نہین ہوتا کہ جان جاتی رہیگی۔ ہزار ہا خطرون کا سامنا ہوتا ہے۔ لاکھون خدشے سیکڑون آفتون کا مقابلہ۔ مگر تشفی کی بات یہ ہے کہ دم کے دم مین بادشاہ ہو جاتے ہین۔ ایک چشم زدن مین تخت پر بیٹھے حکمرانی کر رہے ہین۔ تم تواریخ سے تو واقف ہو نہین۔ ع۔ چہ داند بوزنہ لذات ادرک + ہمارے پیشے کے لوگون پر سال سال بھر روز سو سو دُرّے پڑتے تھے۔ غار مین لٹکا دیے گئے تو باہر نکلنا دو بھر ہو گیا مہینون ننگے پھرے ہین۔ اگر جوتے بھی پڑین تو بھی عزت نہین جاتی۔ یہ سب باتین مین اس غرض سے کہتا ہون کہ تم اس معاملے کو جو ابھی واقع ہوا کوئی بیعزتی کی بات نہ سمجھو۔ اسمین عزت نہین جاتی۔ عزت کو اس سے کوئی بحث نہین جن ہتھیارون سے انھون نے ہمپر حملہ کیا وہ جوتی یا پیزار تو تھی نہین اور جوتیان بھی ہوتین تو ہمارے ہم پیشہ بہادرون کی کوئی توہین نہ تھی۔

بدھو نفر بولے یہ آج معلوم ہوا کہ جوتیان کھانے سے بھی عزت نہین جاتی اور یہ تو آپ نے غور کرکے دیکھا ہوگا کہ ان لوگون نے جنکو آپ چرکٹا بتاتے ہین کس آلۂ حرب سے مارا تھا۔ وہ تو اس پھرتی کے ساتھ برس پڑے کہ اللہ دے اور بندہ لے۔ ایک ایک چوٹ پر دس دس چوٹین۔ اور اس سے تو مجھے کوئی بحث نہین ہے کہ پٹنے سے بے عزتی ہوتی ہے یا نہین۔ عزت تو خاک مین مل ہی گئی یہان تو رونا یہ ہے کہ مارے درد کے بُرا حال ہے خصوصاً کاندھے تو کبھی اس چوٹ کو عمر بھر نہ بھولینگے نہ بھولینگے اتنے زخم ہین کہ اسپتال کے کل پلاسٹرون سے بھی نہ اچھے ہو سکین گے۔

خدائی فوجدار نے للکار کر کہا ای مردان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید۔

ز عکس سہ تیغ و برق سنان	دل زہرہ جاے میرفت و دست از عنان
ترنگ کمان رفت در مغز کوہ	فشافش کنان تیر بر ہر گروہ
ز پولادے بخت گردن کشان	برون ریختہ مغز ہا در دہان
ز بیداد گوپال پیل افگنان	فلک جامہ درخستہ نیل افگنان

[illegible] — ز بال خطیبان سے تھے گرد زور
ستیزندہ از طاسک سرنگون — بہ چرخ فرو ریختہ طاس خون
شمیم باد پایان زخون چون عقیق — شدہ تا بہ زین بخون در غریق
سنان در سپر کوکب افروختہ — سپہر بر سپر کوکبان دوختہ
زبس خشت آہن کہ شد بر ہلاک — لحد بست بر کشتگان خون و خاک
سر افشانے تیغ گردن گزار — بر آورد از جوے خون لالہ زار
زبس کشتگان گرد بر گرد راہ — چو بازار محشر شدہ حربگاہ
ز ہر قبضۂ شخص سے درشتناک — بر آورد چون اژدہا سر ز خواب
چو در برقع کوہ بہ رفت آفتاب — سر روز روشن فرو شد بخواب
شب تیرہ چون اژدہای سیاہ — زبانے بر آورد در سوے ماہ

اب تلو یہ اشعار رزمیہ سنکر جوش مین آنا چاہیے۔ یا معبود کہ اٹھو تو مجھو شاباش۔ اسنے جواب دیا (جب اٹھا بھی جاسکے تم ہی بڑے مرد ہوا سنیے معشوق کا نام لیکر یہانتک چسک تو آؤ۔ ہان میرے شیر فوجدار نے کہا ہمکو اس گھوڑے پر بڑا ترس آتا ہے۔ مگر تمھارا گدھا خوب بچا ہم تینون مکے ماتھے گئی۔ وہ ملوہ بچ گیا۔ کیا خوش نصیب گدھا ہے۔ اب ہمارے عراقی کی جگہ یہی کام دیگا۔ تم تو پیدل چلو پیادہ پا اور ہم اسپر لدلین۔ اسمین کوئی بیعزتی کی بات نہین ہے۔ اور بھی پہلوان نامور کو گدھے کی سواری نصیب ہوئی ہو ہم بھی بیٹھے ٹخ ٹخ کرتے جا ٹکینگے۔ تو دن چلے اڑھائی کوس چلتے چلتے کوئی قلعہ ملجائیگا اور قلعدار ہماری دوا دارو کریگا۔ اب چلو جس طرح ہو سکے چلین۔ ایسا نہو کہین گدھے پر بھی کوئی ایسی ہی آفت پڑے جیسی اُس بیچارے بیزبان گھوڑے پر پڑی۔

میان بدھو نفر اپنے آپ کو کوستے ہوئے بہزار خرابی کانکھتے کونتھتے اُٹھنے لگے مگر اتنی سکت نہین کہ اٹھ سکین۔ دوہرے ہوگئے اور نہ اُٹھا گیا۔ اب اُنھون نے خدائی فوجدار اور اپنی عقل کو دل ہی دل مین کوسنا شروع کیا کہ مین بدبخت اس کمبخت کے ساتھ کیون آیا اور ساتھ آیا تھا تو یہ کیا سوجھی کہ خواہ مخواہ اس دیوانے کی طرح خود بھی بھڑ پڑا۔ اب سے آئے گھر سے آئے آیندہ کو کان پکڑے۔ ادھر خدائی فوجدار نے پھر للکارا۔ اے مردان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید آخر کار خدا خدا کرکے بدھو نفر نے جی کڑا کیا اور اُٹھے تو گدھے کا پتا نہین اسنے جو آزادی پائی تو دور نکل گیا۔ اِسکو جا کے بڑی دیر کے ڈھونڈھنے کے بعد لائے تو فوجدار صاحب

شعر خوانی اور خوش الحانی مین مصروف پایا۔

داد گر افلاک ترا جرعہ کش پیالہ باد	دشمن دل سیاہ تو غرق بخون چو لالہ باد
ذروۂ کاخ رفعتت راست ز فرط ارتفاع	راہروان راہ را راہ ہزار سالہ باد
زلف سیاہ پرخمت چشم و چراغ عالمست	جان ز نسیم دولتت در شکن کلالہ باد
ای مہ برج معدلت مقصد کل ز آدمی	بادۂ صاف دائمت در قدح و پیالہ باد
چون بہوای مدحتت زہرہ شود ترانہ ساز	حاسدت از سماع او ہمدم آہ و نالہ باد

اتنے مین بدھو نفر نے گدھے کو کسا اور عراقی کو بھی تیار کیا اور کہا حضور غلام کی بے ادبی معاف۔ یہ رونے کا وقت ہے۔ گانے بجانے اور کلاونت پن دکھانے کا وقت نہین ہے اور یون حضور کو اختیار ہے۔

من نگویم کہ این مکن آن کن	مصلحت بین و کار آسان کن

القصہ خدائی فوجدار خستہ و زار کو بہزار خرابی اپنے گدھے پر لادا اور گدھے کی دُم مین گھوڑے کی (کہ اب جان سے بیزار ہو گیا تھا) لگام باندھ دی وہ کچ کچ کرتے چلے۔ الٰہی لداہی یہ کون جاتے ہین یہ خدائی فوجدار گدھے پر سوار جاتے ہین۔ یہ بیچارہ کبھی گدھے اور گھوڑے کے آگے کبھی پیچھے پریشان حال خراب و خستہ۔ گھوڑے کے اگر زبان ہوتی تو بدھو سے زیادہ اپنی مصیبت کا حال بیان کرتا۔ فوجدار قریب تھا کہ گدھے سے زمین پر لوٹ جائین۔ سب مردہ مگر گدھا ہری ہری گھانس پھر پیٹ کھا کے ذرا تیار ہو گیا تھا چلتے چلتے سڑک ملی سب کی جان مین جان آئی۔ فوجدار تو اسوقت آرام کرنا چاہتے تھے۔ گھوڑے کو ایک ایک قدم چلنا دوبھر تھا۔ گدھا بھی پھر پیٹ کھا کے ذرا سستانا چاہتا تھا میان بدھو نفر کی تو موت ہی تھی۔ تھوڑی دیر مین خدا خدا کر کے ایک سرا نظر آئی بدھو نے خدا کا شکر ادا کیا فوجدار جامے مین نہ سمائے کہ قلعۂ معلٰے نظر آیا۔ یہ سرا کو ہمیشہ قلعہ ہی سمجھتے تھے بدھو نے کہا بیچے سرا آگئی۔ آپ بولے تم اندھے ہو سرا یہان کہان یہ شاہی مکان ہے۔ قلعۂ معلٰے کی سی شان ہے۔ ان دونون مین خوب جھگڑا ہوا۔ وہ شاہی مکان بتائین یہ سرا کہے جائے یہان تک جھگڑا بڑھا کہ سرا کے دروازے تک آ گئے۔

فصل۔۲

گدھے پر سوار میان خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار سرا کے اندر رونق بخش ہوئے تو بھٹیاری [illegible] انکی البیلی وضع دیکھکر تعجب کیا بعد ازان بدھو نفر سلمہ اللہ الاکبر سے پوچھا کہ انکو خدانخواستہ

کون بیماری ہی۔ اب بدھو یہ تو کیا کہتا کہ فلان بیماری ہی۔ کہا یہ ایک پہاڑ پر پھسل گئے تھے۔ اسی سے چوٹ لگگئی اور پسلیون مین بہت درد ہی۔ یہ بھٹیاری اور بھٹیاریون کی سی نہ تھی۔ بڑی رحم دل عورت ہمدرد۔ اسکو انکی حالت زار پر رحم آیا۔ بولی میان شکر بھیجو اللہ نے بچایا۔ ورنہ جان پر بن آئی تھی غضب کی چوٹ کھائی تھی۔ اسنے انکی خاطر کی اور اپنی لڑکی کو کہ ایک تو عمر خوشرو عورت تھی بلایا اور کہا یہ بیچارے مسافر بیمار ہین انکا علاج کرنا چاہیے۔ اس بھٹیاری کی ایک ملازمہ تھی۔ ایک تو ایک آنکھ کانی دوسری اینچا تانی۔ چوڑا چکلا چہرہ چپٹی ناک۔ اوندھی کھوپڑی منھ بھی عجیب فشن کا۔ مگر پھرتیلی اتنی کہ بوٹی بوٹی پھڑکتی تھی۔ ایک بولی دس کام۔ اس قابل تھی کہ صورت نہ دیکھے اور کام لے۔ قد بھی خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔ پستہ قد سے پستہ قد آدمی کے کاندھے کو ہاتھ سے نہ چھو سکتی۔ بالکل بالشتیے آدمیون کی یاد دلاتی تھی۔ اس لونڈیا کی مدد سے بھٹیاری کی پیاری چھوکری نے خدائی فوجدار کو آدمی بنایا اسکے یہ معنی کہ ایک ٹوٹی پھوٹی کھٹیا بنائی پائے بجد لیس۔ نواڑ یا نرکل یا لوہے کی لچکدار کمانی کے عوض ایک تختہ رکھدیا۔ اگر انسان دو دن اسپر سوئے تو یقین کامل ہی کہ خود تختہ ہوکے رہجائے۔ یہ بس اکڑ جائے۔ اوڑھنے کو وہ شے رکھی جو نمائشگاہ سے کوئی مسافر چرا لایا تھا اور نمائشگاہ مین اسلیے آئی تھی کہ لوگ دیکھین کہ بی حوا کی کھلائی کیسی عبائی (رزائی) اوڑھتی تھین۔ اس طمطراق شما اور نفیس بستر پر ہمارے خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار سلائے گئے گو تختہ لمبا نہ تھا کہ ذرا بھی آرام انسان کو ملتا مگر بھوک کے وقت درختون کے پتے انسان کھاکے بسر کرتا ہی اور پلاو اور زردے سے زیادہ ذائقہ پاتا ہی۔ رات ہوگئی تھی۔ لونڈیا جسکا نام کریمن تھا ہاتھ مین چراغ لیے تھی۔ اور وہ لڑکی مرہم پٹی کر رہی تھی دیکھتے دیکھتے لڑکی نے کہا یہ چوٹ تو گرنے کی نہین ہی۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہی کہ انھون نے بڑی مار کھائی ہی اور خوب ہی پٹے ہین۔ بدھو بولے جی نہین پٹے نہین ہین اس پہاڑ سے جو گرے اور لڑھکے تو یہ نشان بنگئے۔ اب آپ ذرا اتنا احسان کیجے کہ سب مرہم نہ ختم کر دیجے گا شاید کسی اور کو بھی ضرورت ہو۔ کیونکہ میرے شانے اور پسلیون مین بھی درد ہی۔ اسنے پوچھا کیا تم بھی گرے تھے۔ (کہا نہین مین تو نہین گرا مگر انکے گرا دینے سے میرا دل ایسا بھر آیا کہ درد ہونے لگا) یہ نئی قسم کا درد ہی۔ لڑکی بولی ہان اکثر ایسا ہو جایا کرتا ہی مین جب کبھی خواب مین دیکھتی ہون کہ اونچے سے گری تو آنکھ کھلنے کے بعد بھی درد سا ہوتا ہی میان بدھو بولے مگر یہ ایک نئی بات ہی۔ آپ کو تو خواب مین ایسا معلوم ہوتا ہی اور یہان یہ کیفیت ہی کہ خاصے جیتے جاگتے ہین اور جسوقت کپڑے اتارون گا یہ معلوم ہوگا کہ جسقدر لاٹھیان یا لکڑیان یا جوتے انپر پڑے ہین اُتنے ہی ہمارے اوپر بھی

پڑے ہین ہماری اور ہمارے آقا خدائی فوجدار کی ایک سی کیفیت ہو بعینہٖ ایک سا حال۔ اِس لڑکی نے پوچھا انکا کیا نام لیا آپ نے۔ اِنھون نے کہا خدائی فوجدار۔ یہ بڑے بل نام ور ہین دنیا مین انکا کوئی ثانی نہین ہو۔ یلان نامدار مین اِنھون نے بڑا نام پیدا کیا۔ وہ استعجاب کے ساتھ بولی کہ بل کیسے کہتے ہین میان مسافر۔ بدھو نفر ہنسے اور کہا ای نوجوان عورت تمکو اتنا بھی نہین معلوم بل وہ لوگ ہین جنکے طفیل سے ساری خدائی قائم ہو۔ اگر بل نہون تو مسافر و مسافر سرا اور روپیہ پیسہ کچھ بھی نہ نظر آئے اِن لوگونکا کام یہ ہو کہ ظالم کے ظلم سے مظلوم کو بچائین تاکہ مردم آزاری نہونے پائے اور زبردست پر زبردستی نہ چلے۔ کھوہون اور پہاڑون اور جنگلون اور بیابانون اور جھیلون اور میدانون اور دریاؤن اور آبشارون مین جاتے ہین دیوؤن اور اژدہون اور اجگرون اور اڑدہاؤن اور شیرون کو زیر کرتے ہین ظالم بادشاہون کو تخت سے اُتارتے ہین اور اُنکی سلطنت اپنے ہمراہی مصاحب کو جیسا کہ مین ہون دے دیتے ہین۔ وہ بولی پھر میان مسافر تمکو کوئی سلطنت کیون نہ ملی۔ تمکو تو بادشاہ ہونا چاہیے تھا اِنھون نے کہا ابھی قبل از وقت ہو اِن یلان نامدار کا جنکے یہ سردار ہین قاعدہ ہو کہ بڑی بڑی مصیبتین اُٹھاتے ہین۔ سونے کو پتھر۔ اوڑھنے کو پتھر۔ سرہانے پتھر۔ کھانے کو دو دو دن نہین ملتا تکلیف سی تکلیف ہوتی ہو اگر کوئی ظالم کسی غریب بیکس پر ظلم کرتا ہو تو اسکی مدد انپر فرض ہو۔ چاہے اُدھر سے سو سو ہون چاہے دو وسو۔ یہ ضرور بھڑ پڑینگے۔ ہم بیچ مین نہین بول سکتے (اب تو آپ یہ کہا ہی چاہین بٹ چکے ہین تا ہم آقا کی نصیحت یاد ہی نہین کہ پاجیون سے تم سمجھ لیا کرو۔ ابکی ہتے مین خدا نے چاہا تو پھر کس ہی کلیجا ٹینگا جاتا کہان ہو کبدی) وہ بولی جب سلطنت پانا تو ہمکو نہ بھول جانا۔

خدائی فوجدار یہ تقریر بڑی توجہ سے سُن رہے تھے۔ بہ غور تمام۔ اور دل مین خوش تھے کہ بدھو نفر اب راہ پر آچلا۔ گو درد کے مارے بُرا حال تھا مگر انسے نہ رہا گیا۔ کسی نہ کسی ترکیب سے اُٹھ ہی تو بیٹھے اور اِس لڑکی کا ہاتھ پکڑ کے یون ارشاد فرمانے لگے (ای بیت جادو جمال پری تمثال میری داستان شوکت نشان کے لیے بڑا زبردست منشی مثل علامہ ابوالفضل مثل طاہر وحید مثل طغرائے کشمیری چاہیے اور اگر کوئی شخص میری داستان عظمت توامان نظم کرنا چاہے تو فردوسی طوسی یا نظامی گنجوی یا خاقانی کا سا دل و دماغ ہونا لازم ہو۔ اگر میری داستان کی کوئی شرح لکھے تو ابوالفضل فیضی فیاضی کے بغیر ہم نگ محال ہو گو اپنے مُنھ میان مٹھو بننا یاوہ گوئی اور ہرزہ درائی اور بڑائی ہو مگر امر حق کا اظہار نہ خلاف نہ منافی اصول انصاف ہو۔

نظامی بسا صاحب آوازہ		گہن گشتہ ہم چنان تازہ	

اِس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ نظامی مغرور تھا بلکہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ امر حق کہہ رہا ہی۔
احقاق باطل اور ابطال حق ہمارا شعار نہین بیہودہ گوئی اور خودستائی ہمارا کار نہین۔ ع۔
راست میگویم و یزدان نہ پسندد جز راست + ہان اسمین شک نہین کہ جس نگار عربدہ جو پری رو
تند خو سمن بر رشک قمر و کش یوسف مصری غیرت زلیخا ہے باہر و ماہ وش ماہ سیما پر میری جان ار
جاتی ہی اور جسکے حسن گلو سوز کی یاد مجھے ہر دم آتی ہی وہ رشک حور ہی۔ وہ صورت پائی ہی کہ واہ وا
واہ۔ حور کی کیا حقیقت ہی حسن الوجہ کیا مکھڑا ہی۔

غم میکند فزونے ای دوستان خدارا — شاید نہفتہ ماند این راز آشکارا
مارا چو موم بگداخت این آتش محبت — تا چند باشدت دل و سینہ سنگ خارا
مردیم و گردش چرخ رحمے نکرد بر ما — تا کے توان بہ دشمن صاحبدلان خدارا
مستی و تندرستی بدنام خلق سازد — با طرزشہ چہ نسبت درویش بے نوارا
کشتی عمر بشکست در بحر نا امیدی — مشکل کہ باز بینیم دیدار آشنارا
بگذشت موسم گل شد نالہای بلبل — تا کے شراب ہستی یا ایہا السکارا
برباد رفت در غم یاران ذخیرہ عمر — باشد کہ گردش چرخ فرصت دہد شمارا
ای خسرو زمانہ بکشا دو چشم و بنگر — در نامہ سکندر احوال ملک دارا
یاران بہ بزم عشرت مخفی بکوی محنت — با عافیت چہ کارست درویش بے نوا را

اُس غیرت لعبتان چینی افشان عذار نازنینی پر جان دیتا ہون جسکے قدم حورین چومین اور جسکی
خوش حسن ملا ہین لے۔ اور اگر خدا نے چاہا تو دو ہی دن مین ایسی فتح نمایان کسی غنیم قوی پر پاؤن
کہ فوراً اُس شخص کو جسکا نام بدھو لفر ہی کسی جزیرے کا بادشاہ بناؤن اور زاہد فریب
طاؤس زیب معشوق کو گلے سے لگاؤن اور وہ فخر و مباہات حاصل کرے کہ اُسکے عاشق
سے بڑھکے کوئی بہادر دنیا مین نہو اور بندہ درگاہ اُسکے شربت وصال سے محظوظ ہو کر
یہ شعر زبان پر لائین۔

وہ پری ساتھ لیکے سوتا ہون — حور جسکا پلنگ کستی ہی

اگر اُس غنچہ دہن پر میرا دل نہ آیا ہوتا تو خدا پاک کی قسم کھا کے کہتا ہون کہ یہ نازک بدن گلفام
چھوکری (بھٹیاری کی لڑکی کی طرف اشارہ کرکے) میری بی بی ہوتی اور مین اسکا میان
مین فوراً اُس گلبدن لالہ فام پر عاشق ہو جاتا اور یہ میری جانی ہوتی کیونکہ قطع وضع لگاوٹ بازی

کج ادائی رعنائی زیبائی نازانداز مستانہ چال شیرین کلامی جسقدر چیزین معشوق مین ہونی چاہئین اُن سب کا اِس شکر لب سیم غبغب پر خاتمہ ہوگیا۔

شب بیاد تو اشک بداماں کردم | ای پری چرہ جامہ بر تنہا پریشاں کردم
جیب دل پاک زدم بسکہ ز سودا جنون | دست قدرت ہمگی صرف گریبان کردم
برگرفتم دل امید ز بیگانہ و خویش | مشکلات دل خود را ہمہ آسان کردم
خون دل بسکہ برخسار نگہ افشاندم | سیرگاہ نظر از دیدہ گلستان کردم
کاوش داغ کہن بسکہ بہ ناخن کردم | پنجۂ دست چو سر پنجۂ مرجان کردم
جذبۂ عشق رساندی بہ سر محمل دوست | من بے صبری خود رو بہ بیابان کردم
جان گرانمایہ متاع ست ولیکن مخفی | نرخ این جنس تہ بازار خود ارزان کردم

ای پری میرا دل تیرے اوپر آیا ہی مگر ایک اور پری رو پری خوش سے بھی دل لگا یا ہی اور اب اُس سے دل چھین نہین سکتا لہذا مجبوری ہی۔ بفحواے المجبور معذور بندہ قابل معافی ست۔

اسقدر بک کر زبان نے یاوری نہ کی کہ سوداگرون نے خوب ہی مرمت کر دی تھی۔ ادھر یہ خاموش ہوے اُدھر بھٹیاری اور اُسکی پیاری لونڈیا اور کنیزک کرمین سکتے کے عالم مین کہ یہ کیا بک رہا ہی۔ مغلق الفاظ اُسکی سمجھ مین نہ آئے بفحواے المجبور معذور رہ گیا سمجھین۔ احقاق باطل اور ابطال حق وہ کیا جانے کس بلا کا نام ہو۔ ہکا بکا۔ ایک ایک کا مُنھ تکنے لگین مگر وہ سمجھین کہ ہم سب نے جو ملکے انکی خدمت کی اسکا یہ شکریہ ادا کرتے ہین۔ اس قسم کی اسپیچون اور تقریرون کی عادی تو تھین نہین سمجھین کہ کوئی بڑا مولوی کوئی بڑا عالم و فاضل ہی۔ انکی بڑی تعریف کی اور عزت کی نظر سے دیکھا اور رخصت ہوئین۔ لونڈی نے میان بدھو نفر کی مرہم پٹی کی کیونکہ وہ بھی مارے زخمون کے بیقرار تھا۔ جس کمرے مین خدائی فوجدار صاحب پڑے ہوے تھے وہان پر علحدہ ایک ساربان بھی تھا۔ اُس سے اِس لونڈی نے کہدیا تھا اور باہم قول و اقرار ہوگیا تھا کہ جب بھٹیارا اور بی بھٹیاری اور اسکی لڑکی سو جائینگے تو آپ کے پاس چپکے سے آؤنگی۔

اب سُنیے کہ پہلے تو خدائی فوجدار صاحب کا پلنگ تھا یاقوت کی پٹیان اور مونگے کے پاے اور قاقم و سنجاب کا بستر اور ہوائی تکیے اسکے بعد میان بدھو نفر غتا رہے تھے اور کونے مین ساربان صاحب شتر غمزے کر رہے تھے۔

ساربان نے جا کے اونٹون کو نیم اور ببول کی پتیان اور بھٹکٹیا کھلائی ۱۰۔ آ کے بستر پر لیٹا اور

دعا مانگنے لگا کہ یا خدا جلد وہ معشوق عاشق کش آ جائے اور اپنا چاند سا چہرہ دکھائے اور ہماری بغل گرمائے۔ عاشقی معشوقی کی گرم بازاری ہو۔ اور ادھر میاں بدھو نفر مارے درد کے کراہتے تھے گو مرہم پٹی ہوئی تھی مگر حواس بجا نہ تھے۔ پریشان حال۔ اور خدائی فوجدار پسلیوں کے درد کے مارے الگ بلبلا رہے تھے۔ خرگوش کی طرح آنکھیں وا۔ نیند فرو۔ آرام کجا۔ سوچتے سوچتے دور کی سوجھے۔ سرا کو تو شاہی مکان سمجھے ہی تھے۔ بھٹیاری کو کوئی بڑی معزز بیگم سمجھے اور بھٹیارے کو کوئی بہت بڑا رکن اعظم شاہی۔ اور انکی لڑکی کو نواب زادی قرار دیا اور سوچتے سوچتے وحشت نے جو گھیرا تو دل میں سما گئی کہ یہ پریزاد لڑکی امیر زادی رئیس زادی ہم پر دل و جان سے عاشق ہو گئی اس سوجھ بوجھ کے صدقے۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی ۔۔۔ پاپوش میں لگا دی کرن آفتاب کی

آپ بھی اتنے ہوے کہ وہ حور آپ پر عاشق ہو۔ ای سبحان اللہ۔

غالب ان سیمین تنون کے واسطے ۔۔۔ چاہنے والا بھی اچھا چاہیے

اور وحشت نے یہ بھی پٹی پڑھا دی کہ وہ بلا گئی ہے اور کہہ گئی ہے کہ شب کو کہ پردہ دار عاشقان چوری سے آنا اور دل حزین کو پیاری صحبت سے شاد کر جانا ہے۔ انکے دل کو پورا پورا یقین تھا کہ آج اس بت شوخ و شنگول سے ہمکنار ہونگے۔ مگر یہ بھی خیال تھا کہ اپنی معشوقہ ماہ وش سے عہد کر لئے ہیں کہ انکے سوا اور کسی سے عشق نہ کرینگے عہد شکنی خلاف اصول بسالت ہے۔

نشاید ہوس بازی [illegible] ۔۔۔ کہ ہر بامداد ش بود بلبلے

ان خیالات میں غلطان پیچان تھے ہی کہ جو رشتہ اس خادمہ نے مقرر کیا تھا کہ ساربان کے پلنگ کو رونق بخشیگی وہ وقت قریب آیا۔ ساربان انتہا سے زیادہ بے چین اور بے قرار۔ ہر دم انتظار کھٹ ہوا اور یہ سمجھے وہ آئی۔ ذرا کسی کی آہٹ پائی اور یہ کلبلا کے اٹھ کھڑے ہوے۔

وعدۂ وصل چون شود نزدیک ۔۔۔ آتش شوق تیز تر گردد

الانتظار اشد من الموت کا مصداق تھے۔ جب سب لوگ اپنے اپنے بستر پر گئے تو وہ کم عمر خادمہ اپنا وعدہ پورا کرنے کے لیے دبے پاؤن برہنہ سر برہنہ پا چلی اور چپکے چپکے اس کمرے میں جانے لگی مگر دروازے کے قریب ذرا دیر ٹھٹھک گئی کہ کوئی دیکھتا تو نہیں ہے۔ چوری کی بات تھی۔ کھلم کھلا تو جاتی نہ تھی۔ میان خدائی فوجدار کی نیند تو مارے درد کے اچٹ گئی تھی اور طرہ اسپر یہ تھا کہ وہ زنگہ خوبرو وعدہ کر گئی ہے۔ انکی آنکھیں کھلی تھیں۔ اپنی خرگوش کی سی آنکھوں سے انھون نے اس عورت کو دیکھا

اندھیرے کے سبب سے یہ تو معلوم نہوا کہ خادمہ ہی یا بھٹیاری کی البیلی لڑکی آپ نے دونون ہاتھ پھیلا دیے وہ سمجھی کہ یہی میرا عاشق ساربان ہی مگر ذرا جھجکی کہ اُسکی چارپائی تو کونے مین تھی۔ انکو اتاب کہان آؤ دیکھا نہ تاؤ چٹ لپٹا لیا اور گلے لگا کے اور زور سے لپٹا کے بوسون پر بوسے لینے لگے۔ یہ اسکو خادمہ تو سمجھتے نہ تھے کیونکہ یلان نامور کی شان کے خلاف تھا کہ کسی پنچ قوم کو گلے لگائین یا اُس سے اختلاط بڑھائین اور نہ بھٹیاری کی لونڈیا کو یہ بھٹیاری سمجھتے تھے۔ یہ انکے نزدیک تو سرا تھی ہی نہین یہ تو شاہی مکان یا قلعہ سمجھے ہوے تھے۔ بھٹیارا گورنر تھا بھٹیاری بیگم اور اسکی چھوکری امیر زادی نازونعم کی پلی ہوئی۔ پونڑون کی رئیس زادی۔ اب سُنیے کہ اس عورت نے جو سر مین کڑوا چکنا تیل ڈالا تھا اس کی بو انکو اسی روپیہ تولے والے عطر گلاب سے بہتر معلوم ہوتی تھی ان کے دماغ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا تختۂ گلاب بصرہ دور تک کھلا ہوا ہی اور سراسے جو ان کے نزدیک شاہی محل عالیشان تھا منزلون تک اسکے رائحۂ عنبربار کی لپٹین جاتی تھین۔ سانس سے باسی تباسی مچھلی کی جو کڑوے تیل مین پکی تھی بو آتی تھی مگر انکے نزدیک گویا کسی نے پلاؤ اور زردے اور مزعفر کی دیگون کے ڈھکنے کھول دیے تھے۔ خالص دوآتشہ کیوڑے اور سو روپیہ تولہ والی زعفران کی خوشبو آتی تھی دماغ کو طبلۂ عطار بناتی تھی موٹے جھوٹے کپڑے جو وہ پہنے تھی انکے خیال مین زربفت اور مخمل اور اطلس سے بھی گرانبہا تھے۔ سیپ اور شیشے کا ایک مالا جو کوڑیون کے مول بکتا ہی اس کو یہ ہندوستان کے شاہنشاہ دولتمند کے جواہرخانون کا سب سے بیش قیمت جواہرات سمجھ بیٹھے۔ سر کے بال سور کی دُم سے بھی زیادہ سخت تھے مگر ان کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ عرب کے سونے کے لچھون کی طرح ملائم اور چمکدار ہین۔ اگر سورج کی کرنون سے مقابلہ ہوتا تو آفتاب بھی شرما جاتا۔ الغرض یہ انتہا کے خوش تھے کہ ساری خدائی کے معشوقون کے سرتاج سے ہمکنار ہوے لپٹا لپٹا کے چومنے لگے سوا سے ساربانون اور چھوٹی اُمت کے آدمیون کے اور کوئی اس سے پاؤن بھی نہ دھلوا تا مگر جبرئیل کے صدقے یہ گویا ایسی شہزادی پا گئے جو ہفت اقلیم کے حسینون سے بھی حسن مین بڑھی ہوئی ہی۔ اب وحشت نے جو ادر زور کیا تو سراپا کی تعریف و توصیف مین عذب البیان ہوے۔

وہ دلہای حسین حلقۂ موی خمدار	تار مولعبت ہندو کے لیے ہی زنار
طرہ چھوٹا ہوا اور سر پہ بانکی دستار	جسم انور مین قبا صاف مرصع زرکار
صاف پیشانی سے ہی بخت بلندی پیدا	جا مہی ماتھا تو سجدے کا نشان ہی تارا
ابرودن مین جو بل آجاے نصیب اعدا	قوس کا تیغ ہلال آکے اُتارے چلّا

گوشت کرآ مین اللہ نے بھر دی ہو حیا | آنکھ جس جس پہ پڑی اُسکو مسخر ہی کیا
تاکہ یکسر وصف کے اظہار سے ہو خودبینی | خودستائی نہین مومن کو کم از بیدینی
شانہ پہ وصف دہن آ ے تو ہو نکتہ چینی | شیرین لب چاٹ لے با تو نہین ہو وہ شیرینی
طور کا نور ہو دندان منور سے عیان | معجز عیسی مریم ہو لبون مین پنہان

اے سردار سرداران جہان و ملکۂ حسینان زمان۔

حسن تو ہمیشہ در فزدن باد | ردیت ہمہ سال لالہ گون باد

تمسے بھی زیادہ کون فرخ طالع اور خوش نصیب ہو کہ ہمارا زانو تمھارے زانو سے قریب ہو۔ تمکو ہم ضرور اپنی زوجۂ مقدسہ بناتے اور عقد مین لاتے مگر ایک بت سنگدل سے قول ہار ے ہین اور قول مردان جاندارد مجبور ہم بیچارے ہین۔

اِس بیہودگی تک بندی اور اشعار کو وہ کیا سمجھتی مگر بڑا ہی غصہ آیا کہ اس کمبخت مردے نے زبردستی پکڑ لیا۔ یا رغمگسار کے پاس نہین جا سکتی۔ اور مارے شرم کے غل بھی نہین مچا سکتی کہ رسوائی ہوگی۔ جگت ہنسائی ہوگی۔ کئی بار اسنے کوشش کی کہ بھاگ جائے مگر انھون نے اِس زور سے اُس عورت کی گرفت کی تھی جیسے بلی چوہے کو پکڑتی ہو ساربان ابتدا سے یہ سب کارروائی دیکھ رہا تھا رشک اور رقابت کی آگ کا نون سینہ مین مشتعل ہوئی وہ سمجھا کہ میری معشوقہ نے مجھسے دغا کی۔ وعدہ تو میرے پاس آنے اور بغل گرمانے کا تھا اور یہ مکار۔ دوسرے کے پاس چلی گئی۔ چپکے سے اُٹھا اور خدائی فوجدار کے پلنگ کے پاس گیا اور اسپیچ بھی سُنی جسکا ایک لفظ بھی کیا معنی ایک حرف بھی اُسکی سمجھ مین نہ آیا جب اسنے دیکھا کہ وہ عورت اپنے آپ کو چھڑا رہی ہو اور یہ حضرت اس کو جانے نہین دیتے تو آگ لگ گئی۔ سمجھ گیا کہ معشوقہ کا کچھ قصور نہین یہ انھون ہی نے بیچ مین سے دھر لیا۔ جھلا کر ایک گھونسا مارتا ہو تو مُنھ مین خون ہی خون۔ اس زور کا گھونسا پڑا کہ خون تھوکنے لگے اسپر بھی اُس نے قناعت نہ کی اور پسلیون کو زور زور روندنا شروع کیا۔ جس پلنگ پر میان خدائی فوجدار ذوالاقتدار گردون مدار آرام فرماتے تھے وہ کوئی مضبوط پلنگ تو تھا ہی نہین ایک خدائی فوجدار دوسرے ساربان دونو کے بوجھ سے ایک پایہ ٹوٹ گیا اور پھر دوسرا بھی چرچرا کے ٹوٹا اور پلنگ آدھا زمین پر پلنگ کیا معنی یہ سمجھ کر نصف تختہ زمین پر آرہا تختہ کے گرنے اور پایون کے چرچرا کے ٹوٹنے کی آواز سُن کر بھٹیارا جاگا سمجھا کہ کریمن نے کچھ شرارت کی ہو۔ پکارا کریمن کریمن۔ او کریمن۔ اری کیا مرگئی۔ اب وہان کریمن ہو تو بولے وہ کہان۔ وہ یہان یارون کے پھیر مین پڑی ہو۔ دو ملا مین مرغی حرام۔ اب اسکو شک کی جگہ

یقین ہو گیا کہ ہو نہو کرمین ہی کا فساد ہی بتی جلا کر اُسطرف چلا جدھر سے آواز آتی تھی۔

اب کرمین کی جان نکل گئی۔ کانپنے تھرتھرانے لگی کہ بھٹیارا غصہ ور آدمی ہی ناک پر مکھی نہین بیٹھنے دیتا۔ اگر غصہ ہی ہو گیا۔ بہت ہی چونگی اور سرا سے نکال بھی دیگا تو عجب نہین۔ اور تو کوئی تدبیر مفر کی نہ سوجھی۔ چٹ بدھو نفر کے بستر پر گئی اور دبک کر لیٹ رہی۔ بدھو مرہم پٹی کے بعد کچھ دیر جاگتے رہے مگر پھر آنکھ لگ گئی۔ اب وہ تو خراٹے لے رہے ہین اور یہ بغل مین لیٹی ہوئی ہین۔ اچھی دل لگی ہے۔ اتنے مین میان بھٹیارے صاحب تشریف لائے۔ اری چڑیل کہان ہی تو۔ اری بولتی نہین۔ یہ آواز کیسی آئی۔ سب تیرے ہی کرتوت ہین مُردار خبس مین جنگی ڈال جمالو الگ کھڑی۔ آواز سنکر میان بدھو نفر کی آنکھ کھل گئی۔ ٹٹولتا ہو تو کوئی گٹھری بنا ہوا دبکا پڑا ہی۔ چاہا کہ اُٹھا کے پھینکدے مگر کرمین نے زور کیا اور یہ سمجھے کہ کوئی بلا ہی۔ زور سے ایک دوہتڑ لگایا۔ بس وہ آگ ہو گئی۔ شرم اور حیا سے مُنھ موڑکر اسنے بھی انکو خوب ہی پیٹھا۔ اب میان بدھو اُٹھ بیٹھے اور دونون مین خوب ہی ہاتھا پائی ہوئی خوب گدم گدا بھٹیارے کی بتی کی روشنی سے جو ساربان نے یہ حال دیکھا کہ اسکی معشوقہ کو بدھو پیٹ رہے ہین تو فوجدار کو چھوڑ کر انکی طرف جھپٹا۔ بھٹیارا ابھی دوڑا کہ کرمین کو ٹھیک بنائے اب سنیے کہ ساربان نے تو میان بدھو کی گت بنائی اور میان بدھو نے کرمین کو ٹھوکنا شروع کیا اور اسنے انکو ٹھوکا اور بھٹیارے نے کرمین کو زدوکوب کی اور یہ مار پیٹ کسطرح سے ہوئی کہ ڈگ برابر چلتا ہی جاتا تھا۔ کسی کا ہاتھ نہین رُکتا تھا دنادن گھونسے اور مکے اور چپت اور لپڑ کی بوچھار تھی بوچھار۔ خوب ہی گدے بازیان ہوئین سب سے بڑھ کے دل لگی یہ ہوئی کہ بھٹیارے کی بتی گل ہو گئی۔ چلیے چھٹی ہوئی۔ چراغ گل پگڑی غائب۔ بس پھر کیا تھا اندھیرے مین پھر ڈگ چلنے لگا۔ اندھے کی داد نہ فریاد اندھا مار بیٹھے گا۔ ابکی اور بھی تیزی کے ساتھ جنگ ہوئی۔

اب سُنیے کہ اس سرا مین سرکار کی جانب سے پولیس کا پہرا رہتا تھا۔ پولیس والے نے جو اس گڑبڑ کا حال دیکھا کہ پہلے دھم اور دھرا دھوں کی آواز زور سے ہوئی پھر بھٹیارے نے غل مچایا اور اب پھر کہین مار پیٹ ہو رہی ہی تو فوراً وردی سے لیس ہو کر اُس کمرے مین آیا۔ وہان اندھیرا پڑا ہوا تھا غل مچا کر کہا۔ بس اب اگر تم مین سے کوئی بلا بھی ہی تو گرفتار کر لونگا۔ سرکاری ملازم ہون۔ سب سے پہلے انکی نظر ہمارے خدائی فوجدار پر پڑی کہ مُنھ کے بھل تختے پر پڑے ہوے ہین پولیس والا سمجھا کہ کسی شخص نے اس آدمی کو قتل کر کے تابوت پر رکھکر یہان ڈالدیا ہی۔ حکم دیا کہ سرا کا پھاٹک بند کر دیا جائے اور دو پہرے اسپر رہین اور کوئی مسافر باہر نہ جانے پائے۔ ایک آدمی کو کسی نے قتل کر ڈالا ہی اس آواز کے سُنتے ہی سب کے ہوش اُڑ گئے۔ بھٹیارا بتی جلا کر پھر یہان آنے کو تھا مگر دبک کے سو رہا

ساربان اپنی چارپائی پر چلا گیا۔ اور وہ عورت جو اس سارے فساد کی بانی مبانی تھی بھاگ کے اپنے بچھونے مین ہو رہی۔ فوجدار اور بدھو نفر البتہ اس قابل نہ تھے کہ ہل سکتے۔

الغرض پولیس والے نے اور لوگون کی مدد سے شمع روشن کی کہ اس واردات کی تحقیقات کرین کہ یہ خون کیونکر ہوا۔

فصل۔۳

اب ہمارے خدائی فوجدار صاحب کو بھی ذرا ذرا ہوش آیا اور خواب خرگوش سے بیدار ہوئے ہلی آواز سے میان بدھو نفر کو یاد فرمایا۔ بدھو بدھو۔ بھائی کیا سو گئے۔ ارے میان آرام مین ہو۔ بدھو نے جھلا کے کہا آرام یہان کہان اور نیند کسکی۔ یہان جان پر بنی ہوئی ہی آپ نیند لیے پھرتے ہین۔ میری سمجھ مین تو ایسا آتا ہی کہ اس سرا پر کسی نے جادو کیا ہی اور بھوت اور پریت اور چڑیل آ آ کر انسان کی صورت بنا کے آتے اور مسافرون کو ستاتے ہین۔ وہ بولے مجھے اس رائے سے پورا پورا اتفاق ہی ایک بات جو راز سربستہ ہی وہ مین تمکو بتاتا ہون مگر قسم کھاؤ کہ افشائے راز نہونے پائیگا۔ کوئی کانون کان نہ سنے ورنہ غضب ہی ہوجائیگا ہان میری وفات کے بعد افشا کرو۔ اُسنے قسم کھائی کہ آپ کی وفات کے قبل افشا نہ کرونگا۔ اور خدا کرے کہ آپ کل ہی عالم جاودانی کی سیر کرتے ہون۔ آمین ثم آمین خدائی فوجدار نے مسکرا کر کہا۔ بدھو ہمنے تمہارے ساتھ کیا ایسی بدسلوکی کی ہی کہ تم دعا مانگو کہ ہم کل ہی مر جائین۔ اُسنے کہا بدسلوکی کی بات نہین ہی خداوند بات یہ ہی کہ میرے پیٹ مین بات پچتی نہین۔ مین مجبور ہون۔ زیادہ دیر تک دل مین رکھکر زنگ آلود کیون کرون۔

درویش رواں رہے تو بہتر	آب دریا بہے تو بہتر	

تلوار کو عرصے تک کاٹھی مین رکھیے زنگ کھا جائیگی چھری کو میان مین رکھ کر بھول جائیے مورچہ لگ جائیگا۔ انھون نے کہا یہ تو تم دل لگی کرتے ہو مگر خیر ہم بے کہے نہ رہینگے۔ آج شب کو ہمارے بخت خفتہ بیدار ہوے سچ ہی۔

نصیب جاگینگے اک روز حضرت سرشار	لپٹ کے سوئیگا وہ گل گلے لگائے ہوے	

آج ہم بڑے ہی خوش ہین۔ واللہ کہو نگا تو پھڑک جاؤ گے اس قصر رفیع الشان کے گورنر کی دختر عنبر سو بصد شان دلربائی و رعنائی با ہزاران ہزار ناز و انداز آکے میرے گلے سے لپٹ گئی اور فرط مستی سے اتنے بوسۂ روح پرور لیے کہ مجھے چومنے کی مہلت ہی نہ دی۔ ہم دونون عاشق و معشوق لیلی و مجنون فرہاد و شیرین عذرا و وامق لپٹ لپٹ کے مزے مزے سے میٹھی میٹھی باتین کر رہے تھے کہ دفعتہً اندھیرے مین سے ایک ہاتھ نمودار ہوا اور اس زور سے ایک گھونسا پڑا کہ خون کی ندیان مُنھ سے بہنے لگین او

کل دن کی مار کوٹ سے جو صدمہ پہونچا تھا اسکو بھی بالکل بھول گیا ظالم نے بالکل ہی پیس ڈالا۔ معلوم ہوتا ہی کہ اس شہزادی کے حُسن صبیح پر کوئی ایسا شخص عاشق زار ہی جسکے زیرنگین دیو ہین ہمارے نصیب مین نہین ہی۔ بدھو نے کہا (اور نہ میرے نصیب مین ہی۔ کیونکہ مجھے شب کو ابھی تھوڑی دیر ہوئی ایسا معلوم ہوا کہ کوئی دو سو دیوون نے آکے ٹٹوا دبایا اور مارتے مارتے بھرکس کر دیا۔ سوداگر ون کی مار کی اسکے آگے کیا حقیقت ہی خیرہ تو جو ہوا سو ہوا یہ فرمائیے کہ اس مار کٹائی کو آپ خوش نصیبی سمجھتے ہین) آپ نے کہا کہ بخت خفتہ بیدار ہو گئے اگر دو ایک دفعہ اور پیٹنگے تو بخت خفتہ کو پھر بیدار کرنے کی ضرورت ہی نہو گی مگر اتنی خوش نصیبی آپ کی ضرور تھی کہ وہ تو خیر شہزادی آپ کی بغل مین آئی گویا قارون کی دولت آپ نے پائی۔ یہان صرف جوتیان ہی جوتیان کھائین۔ کاش اتنی ہی تسلی ہوتی کہ مار کھا کے ایک پری سے ہمکنار ہوے) فوجدار بولے (کیا کیا تمپر بھی مار پیٹ ہوئی۔ ارے! یہ تو معلوم ہی نہ تھا۔ مگر ہان ہمارے پاس تو ایک پری زیب بر تھی)

پریزاد و پری رو و پری خو		غلط گفتم پری شرمندۂ او	
از کجا می آئی ای سرمست خوبی محو ناز		عطر آگین تا بدامن عنبر افشان تا کمر	

خوب خوب بوسہ بازیان ہوئین مگر اُس دیو نے جو ظاہرا اس پری پیکر کا محافظ معلوم ہوتا ہی ایسے تھپڑ لگائے کہ خون تُھوکنے لگے اور پسلیون کی مرہم پٹی بیکار رہ گئی۔ مگر بھائی بدھو رنج نہ کرو ہم جلد وہ مرہم بنا دینگے جو تمکو چشم زدن مین چنگا کر دیگا۔

اتنے مین وہ پولیسمین لالٹین لیکر رپ رپ کرتا آیا بدھو نے جو دیکھا کہ کالی کرتی پہنے ہوے ایک آدمی لالٹین لیے بڑے غصّے مین آرہا ہی تو فوجدار سے کہا وہ دیکھیے وہ دیوزاد آرہا ہی معلوم ہوتا ہی اسی نے ہمارا بھرکس نکالا ہی اور اب پھر آیا ہی کہ رہی سہی کسر نکالے۔ گھڑی دو مین مرلیا بلبچ گی ابکی ہڈی پسلی کا سرمہ ہی کر ڈالیگا۔ فوجدار نے کہا دیو نہین ہو سکتا دیو کہین اسطرح آتے ہین کہ ہم تم انکو دیکھ سکین۔ دیو اسطرح آتے ہین کہ ہمارا تمھارا کام تمام کر دین اور یہ نہ نظر آئے کہ کون ہی کون نہین ہی۔ جیسے شب کو آیا تھا کہ ہاتھ بھی نہ دیکھنے مین آیا اور ہڈیان اب تک نہین بھولین۔ بدھو نے کہا کہ گو دکھائی نہ دے مگر جب بے بھاؤ کی پڑینگی تب آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوگا۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ پولیسمین داخل ہوا۔ یہان یہ دونون نہایت سنجیدگی کے ساتھ باتین کر رہے تھے اب تو پولیسمین چکرایا کہ یہ مردہ باتین کیونکر کر رہا ہی۔ فوجدار اسی حالت زار مین اوندھے پڑے تھے۔ انکی چارپائی کے پاس جا کر کہا کہو یار چپے طبیعت کا کیا حال ہی) فوجدار نے جواب دیا (ادب کے ساتھ گفتگو کرو۔ اسے گدھے اُلو کے پٹھے کیا اس ملک مین بلا ن نامدار سے اسی بے تمیزی کے ساتھ

خطاب کرتے ہیں) پولیسمین سرکاری افسر۔ اُسنے جو دیکھا کہ ایک کم اوقات کم رو بدحقیقت آدمی اسطرح سے پیش آیا تو تیل کی لالٹین انکی کھوپڑی پر ماری کہ انکے بڑی چوٹ آئی اتنے مین میان بدھو نے یہ حرکت دیکھکر کہا حضور والا واللہ یہ دیوزادہی۔ آپ کی راے صائب تھی۔ ہمسے آپسے یہ بجز گھونسے اور مکے کے بات نہ کریگا۔ وہ رشک دلبرسی اورہی کے لیے ہی۔ ہمارے آپکے لیے اس سرا مین جوتیان کھانے کے سوا اور کچھ نہین ہی۔ فوجدار نے کہا افسوس تو یہ ہی کہ بھوت پریت نظر نہین آتے ورنہ ایسا انتقام لون کہ یاد ہی تو کرین۔ لے اب میان بدھو ایک کام کرو۔ تم اس قصر معلے کے گورنر کو بلاؤ اور ہماری جانب سے حکم دو کہ تیل اور شراب اور نمک اور گلاب لائے۔ مین ابھی ابھی وہ نایاب مرہم بناؤنگا کیونکہ اسکی مجھے بڑی ضرورت ہی اس بھوت نے جو زخم کاری لگایا ہی اس سے خون کی ندیان جاری ہین۔

بدھو بیچارے خود بُرے حالون تھے مگر چار ناچار اُٹھے اور چلے۔ راستے مین پولیسمین سے مڈبھیڑ ہوئی۔ یہ اُنکو کیا پہچانتے۔ کہا آپ کون صاحب ہین ذرا اتنا احسان کیجیے کہ مجھے کہین سے تیل اور شراب اور نمک اور گلاب لا دیجیے۔ سامنے والے کمرے مین ایک یل نامدار حالت زار مین پڑے ہین ایک دیو ابھی ابھی لالٹین کی ضرب سے اُنکا سر پھوڑ آیا ہی۔ اگر یہ ادویہ ملجائین تو مرہم بنائین۔ پولیسمین تو اس انتظار مین کھڑا تھا کہ حریف جسکے سر پہ لالٹین ماری تھی مقابلے کے لیے آتا ہوگا۔ اِسکی تقریر جو سُنی تو سمجھا کوئی پاگل ہی۔ نزدیک کا بہ تے ہی بھٹیارے کو بلایا اور کہا دیکھو اس بیچارے کو جن جن چیزون کی ضرورت ہو تو دیدو۔ اُسنے فوراً مہیا کر دین بدھو کل ادویہ لیکر آقا کے پاس گئے اور دیکھا تو خون وون کہین بھی نہ تھا پسینے بہت تھے اور سوجن اس سے بھی زیادہ۔ کل چیزون کو ایک مین جوش دیکے شراب ملائی اور سر پر مرہم کو خوب ملا۔

ساربان توپہلے سے اونٹ چرانے چلے گئے۔ ادھر فوجدار نے ایک دوا خود بھی پی اور بدھو کو بھی پلائی۔ دونون صبح کو پھر سو رہے تو تین گھنٹے تک سویا ہی کیے۔ اُٹھے تو پسینے مین تر بہ تر ڈوبے ہوے۔ پسینے پونچھے تو ذرا تسکین ہوئی اور میان بدھو نے اس مرہم اور شربت کی بڑی تعریف کی مگر تھوڑی ہی دیر مین اسقدر درد سر مین ہوا کہ معلوم ہوتا تھا سر پھٹ جائیگا۔ فوجدار تو چوکنے ہو گئے۔ مگر بدھو لفرکی حالت جانکنی کی پہونچی فوجدار نے سوچتے سوچتے کہا ارے یار بدھو تم کو یہ دوا بھلا کیونکر اثر کرتی۔ اسکا اثر تو یلان نامدار پر ہوتا ہی نہ کہ ہر کہ ومہ پر۔ تمنے بہت بُرا کیا۔ اسپر میان بدھو آگ ہو گئے بھبھوکا۔ سر کو دونون ہاتھون سے پیٹ کر کہا میرے اوپر خدا کی مار اور شیطان کی پھٹکار۔ مین تو مر جاتا تو اچھا رہتا۔ اگر آپ کو یہ معلوم تھا کہ جو لوگ باقاعدہ یلان نامدار کا منتر کسی گرو سے لیکر اسکے استعمال کے

قابل ہوتے ہین تو مجھ کمبخت نابکار کشتی سوختنی کو پینے کیون دی۔ منع کیون نہ لیا میری تو جان پر بنی ہوئی ہی اور آپ کو اب یاد آیا۔ واے بیدردی کوئی تاپے کسی کا گھر جلے۔ تھوڑی دیر کے بعد خدائی فوجدار سوچے کہ اب قصر معلی سے نکلنا چاہیے کیونکہ انکے وقت کی ایک ایک گھڑی کروڑون روپیہ کے برابر تھی اور جسقدر عرصے تک یہ یہان رہینگے اُسی قدر دنیا کا نقصان ہوگا۔ وحشت جو سمائی اور حسب معمول شیطان نے اُنگلی جو دکھائی تو کپڑے پہن گھوڑا اکس گدھے کو لیس کرکے آپ چلنے کو تیار ہوے اور بدھو بیچارے کو بھی مجبور کیا۔ دونون لدے۔ انکی انوکھی قطع دیکھ کر سرا بھر ہنستی تھی۔ آپ نے ایک اسپیچ چلتے وقت دی (بھٹیارے کی جانب مخاطب ہوکر)

(اے گورنر باوقار و عالی تبار۔ ہم تم سب کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ تمنے اس قصر عالیشان مین ہماری بڑی خاطر کی۔ یلون کی دوستی ہمیشہ کام آتی ہی اگر کبھی کوئی ضرورت ہو تو ہمسے رجوع لانا ہم تمکو مدد دینگے ہمارے پیشے کے لوگون کا یہی دستور ہی کہ مظلوم کو ظالم کے ظلم سے بچائین اور زیردست پر زبردست کا داؤن پیچ نہ چلنے دین۔ اگر کوئی تمکو ستائے تو ہم اُس سے تمھارا انتقام لینگے اور سزا دینگے) اس اسپیچ دینے کے وقت بھٹیارے کی بانکی لونڈیا کو بار بار دیکھتے جاتے تھے۔ بھٹیارے نے کہا کہ آپ کی بڑی مہربانی یہی ہی کہ ٹکنے اور کھانے اور گھوڑے اور گدھے کے گھانس دانے اور دوا اور شراب کے دام اور چھپر کھٹ کا کرایہ دیتے جائیے۔ ابتو فوجدار گھبرائے۔ ارے اکیا ہیچ مچ سرا ہی۔ لاحول ولا قوۃ! بڑا دھوکا ہوا۔ اچھا جہان تک ہمنے یلان نامدار کے نامے اور تواریخ اور تذکرے پڑھے ہین اُنمین کہین یہ ذکر نہین ہی کہ جہان وہ فروکش ہون وہان کرایہ دین ہم ایک ٹکا نہ دینگے۔ بھٹیارا بولا نہ کیونکر دوگے ہم آپ کی یہ کہانیان اور قصے نہین سُنتے دام دھر دیجیے تو جائیے۔ اتنا سننا تھا کہ فوجدار آگ بھبھوکا ہو گئے۔ اور غصے مین آکے کہا چپ حرامزادے۔ سور کے بچے کمینے بھٹیارے۔ تو سور ہم ایسے یلان نامی کا مقابلہ کریگا۔ کیا تیری مجال ہی۔ یہ کہکر گھوڑے کو خیز کیا تو یہ جا وہ جا۔ مگر بھٹیارے نے انکے بدھو نفر کو گرفتار کیا اور زدوکوب کرنے لگا آخرکار لوگون کو رحم آیا اور اِنکو چھڑا دیا۔ خادمہ نے کہ بڑی رحم دل عورت تھی انکو پانی دیا مگر انھون نے کہا کہ اگر ذرا سی شراب ملتی تو جان مین جان پڑجاتی۔ اس رحمدل نے اپنے پاس سے شراب لادی اور یہ پی کر روانہ ہوے۔

فوجدار جو پیچھے پھر کے دیکھتے ہین تو بدھو ندارد۔ گھوڑے کو پھر دوڑایا اور بدھو کو ساتھ لیا۔

فصل سوم

خدائی فوجدار باعزووقار نے میان بدھو کو جو دیکھا تو دل سرد۔ چہرہ زرد۔ رنگ روباختہ

حواس غائب ہوش ندارد۔ مردنی چھائی ہوئی۔ بدھو نے ایک کنوین کے پاس ایک عورت سے جو پانی بھر رہی تھی ذرا سا پانی مانگا اور پینے ہی کو تھے کہ انھون نے للکارا (نا۔ نا۔ پانی نہ پینا۔ تم مرہم لگا لو اور شربت پی لو) یہ بولا آپ تو کہہ کے بھول بھول جاتے ہین۔ مین کوئی پل بھر ٹھہرا ہی ہون۔ مین ابکی پی کے اور بھی بیکار ہو جاؤن۔ فوجدار نے کہا بھئی یہ قصر معلی یا سرا جو کچھ ہو اسمین کوئی شک نہین کہ پریتون کی جگہ ہی۔ وہ بولا اریت پریت کہین بھی کوئی نہین ہی یہ سب فضول خیال ہین۔ بندہ تو اب رخصت ہوگا۔ اب بندہ حضور کے ساتھ ذرا بھی خدمتگزاری کرنے کے قابل نہین ہی آج جان پہ بنگئی تھی۔ مرنے مین کوئی کسر نہین رہی تھی۔ اب حضور غلام کو ہنسی خوشی بفراغت تمام رخصت کر دین۔ ورنہ جان کے دشمن اگر ہین تو ایک دفعہ ہی مار ڈالیے۔ یہ سب جنون کے خیالات ہین۔ سرا کہ جو اک سٹھی سی سرا ہی اُسکو آپ بادشاہ کا محل بتاتے ہین۔ بھٹیارے کمبخت کو گورنر کہتے ہین۔ اُسکی لڑکی کو شہزادی کہکر پکارتے ہین۔ یہ سب خبط اور جنون کی باتین ہین۔ اب ہماری صلاح پر چلیے اور اپنے گاؤن لوٹ چلیے اور اپنا دھندا دیکھیے اور اس خبط کو چھوڑیے عقل سے کام لیجیے بھلا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہی کہ گھر نہ بار۔ آج یہان لٹھ کھا رہے ہین۔ کل وہان جوتیان پڑ رہی ہین۔ پرسون سرا مین مار کھائی۔ مرہم پٹی ہو رہی ہی۔ کبھی پسلی مین درد ہی کبھی سر پھٹا پڑتا ہی۔

فوجدار بولے افسوس ہی کہ تمکو اسقدر بھی نہین معلوم کہ کیسا عزت کا یہ پیشہ ہی اور کسقدر توقیر یلان نامدار کی ہوتی ہی۔ بدھو نے کہا ہم تو اسکو توقیر نہین سمجھتے کہ روز پاپوش کاری ہوتی ہی۔ آدھا کان تو آپکا اُڑ گیا اب فقط ناک باقی ہی اسکا بھی خدا حافظ و ناصر ہی۔ کان کٹا مبارک ناک کٹی سلامت۔ دونون کٹے چلو اور بھی اچھے رہے۔

فوجدار کو اسوقت اپنی معشوقہ یاد آئی۔ پھر کیا تھا۔ بدھو کی گفتگو کی طرف کون مخاطب ہوتا۔

دونون رخسارے ہین وہ ایک فرنگی فانوس — شمع کافوری حسن اُسمین ہوئی ہی روشن
یہ کسی چشم خمارین کا ہی گو ڈورا — ہی غلط فہمی اگر کہیے اُسے غنچہ دہن
نظر آئے مسی آلودہ دندان اُسکے — حسن کے سین کے دندانے بوجہ احسن
کبھی دانتون مین دبائی تھی جو اُسنے اُنگلی — عکس نے اُسکے کیا اُسمین زبان ہو مسکن
صبح محشر کے یہی سر پہ بلا لائیگی — کچھ قیامت ہی غرض اسکی بیاض گردن
کیا کرون اُس بت کافر کے لچھون کی تعریف — ہائے ہائے انکا اُبھار اور اُمنڈتا جوبن
نیم بشگفتہ کنول چشمۂ خوبی کے دو — گول گول اُبھرے ہوے بھونرون سی جنکی ہی پھبن
وار پار آن سکے یا بیٹھے ہین چکوا چکوی — جو وہ موتی کی لڑی بیچ مین دریاے چمن

پیرجاتے تھے وہ دریا سے نزاکت گویا	تو بنیاں چھاتی تلے رکھے ہوئے تھے پُرفن

بدھو نے کہا اب میری بات کا جواب دیجیے پھر اپنی معشوقہ کو یاد فرمائیے گا۔ اِنکو بھی دیکھا ہی (دے بے دانتوں) شکل چڑیلوں کی ناز پریوں کا۔ اب ہمارا کہا مانیے اور بادر جانیے کہ یہاں واہی تباہی اول جلول پھرنے سے مطلب براری معلوم۔ گھر چلیے اور آدمی بنیے۔ اس وحشت کا کچھ ٹھکانا ہو کہ معلوم ہی نہین کہ جاتے کہان ہین۔ جدھر مُنھ اُٹھا یا اُدھر چلدیے۔

وحشتِ دل نے کیا ہو وہ بیابان پیدا	سیکڑون کوس نہین صورتِ اِنسان پیدا

آپ چاہے مانین چاہے نہ مانین ہم تو اب اپنی ہی سی کرینگے۔ خدائی فوجدار نے کہا۔

مرد باید کہ ہراسان نشود	مشکلے نیست کہ آسان نشود

وہ مرد کیا جو ایک بات ٹھانے اور پھر بدل جائے۔ اتنے مین دور سے گرد نمودار ہوئی اور گرد کا بادل بادل کی طرح ظاہر ہونے لگا اتفاق سے خدائی فوجدار کی جو نظر پڑی تو باچھین کِھل گئین۔ کہا بدھو نفر لو اب تمھاری قسمت نے یاوری کی۔ چَین ہی چَین لکھتا ہو۔ دیکھو تو کیسے کیسے جوہر دکھاتا ہون۔ یہ لشکر آرہا ہو گھوڑون کی ٹاپون سے گرد اُڑی ہو۔ اگر اکیلا نہ لڑا اور تن تنہا فتح حاصل کی تو نام بدل ڈالون سامنے دیکھو اور غور سے دیکھو۔ مختلف ملکون اور قومون کے لشکر جرار یا افسران کرار بصد کرو فر فوق البھرط وردیان ڈاٹے رپ رپ کرتے چلے آتے ہین فوج پیادہ فزون از حد و شمار اور سوارون کے رسالے قطار در قطار تو اب اژدر دہن ہزار در ہزار۔ بڑی جنگ عظیم ہوگی۔ ہندو مہابھارت کو بھول جائین گے۔ مسلمان الحذر کا کلمہ زبان پر لائینگے۔ بدھو نے کہا تو پھر یہ کہیے کہ دو فوجین آتی ہین۔ کیونکہ پورب کی جانب سے بھی گرد اُڑی ہو۔ دیکھا تو کہا ہان سچ کہتے ہو۔ پوچھا اب کیا ہوگا کہا ہوگا کیا۔ ہم زیردست کی جانب ہونگے۔ ہاہا وہ دیکھو پورب کا لشکر بسر کردگی سپہ سالار بختک تاروار زنگی کو چاک زنہار آتا ہو۔ جو ایک ضربت شمشیر مین پرے کے پرے اُڑاتا ہو۔

تڑپتے تھے وہ برق انداز ہر سو	طرارے تھے بلا پرواز ہر سو
روانی چال مین ایسی تھی اُنکے	جیسے موّاجی دریا نہ پہونچے
شلنگین اور جستین تھین بلاخیز	روانی تیغ کی تھی حشر انگیز
کبھی اسطرح گتھ جاتے تھے باہم	بھنور کا جیسے ہو دریا مین عالم
کبھی دبتے تھے دھوکے وہ غضب کے	کبھی لڑتے تھے سر گھہ گاہ دبکے

وہ دیکھو ہراول کی فوج کا سردار بڑا نامور سپہدار عالی تبار ہو۔ نام اسکا مشہور دیار و امصار

امیر طرہ شکن اوپچی تھا رہی۔ جدھر باگ اُٹھائی۔ یکے را دو کرد دو را چار کرد۔ وہ دیکھو میمنہ کی جانب سپاہ قہر نشان آتی ہی۔ اژدہون کو دور سے للکارتے جاتے ہین۔ شیرون کے زہرے آب آب ہوتے ہین۔ حاسد دبدبہ وطنطنہ دیکھکر کباب ہوتے ہین۔ سپہدار کا نام نامی جنرل آتش دردہن خان ہی۔ اسکی تیغ شعلہ بار کی توصیف مین ایک شاعر یون رطب اللسان ہی۔

رکھے ہمیشہ تری تیغ کار کفر تباہ	بحق اشہد ان لا الٰہ الا اللہ

وہ دائین کی جانب شاہ غربی پناہ ابو الفیض کوہ البرز شکن کی سپاہ جوق جوق چلی آتی ہی اسکا اشہب گردون مدار ہمیشہ میدان کارزار مین تڑپ کے غنیم کے کاسۂ سر ہی پر ٹاپ رکھ دیتا ہی۔ فوراً کھوپڑی پر۔

کرے جب آنیکا تو عزم پشت توسن پر	رکاب تھام کے اقبال بولے بسم اللہ

میان بدھو نفر کو بھی یقین کامل ہو گیا کہ داقعی دو لشکر جرار و عسا کر کرار باحشم و خدم بڑے طنطنے اور دبدبے اور کرو فر کے ساتھ آمادۂ نبرد آزمائی ہین۔ نہایت ہی متوحش ہوے کہ یا خدا اب کیا ہوگا۔ دور سے کچھ معلوم نہین ہوتا تھا۔ یہ سوچے کہ یا خدا مجھے تو بجز گرد کے اور کچھ نظر ہی نہین آتا اور انکو شاہ غربی پناہ ابو الفیض کوہ البرز شکن اور جنرل آتش دردہن خان اور امیر طرہ شکن صاف نظر آتے ہین۔ پوچھا حضور یہ تو فرمائیے کہ مین بھی آخر آدمی ہون۔ دو آنکھین رکھتا ہون مجھے تو کچھ سوجھتا ہی نہین اور آپ ایک ایک آدمی کو گن لیتے ہین۔ اسکی کیا وجہ ہی **فوجدار** نے کہا وجہ یہ ہی کہ تمنے گرد سے منتر نہین لیا سب پیر سے ہو۔ اسنے کہا اچھا چلیے اس پہاڑی پر چلکے دیکھین۔ پہاڑی پر بدھو کو کچھ بھی نہ سوجھا۔ کہا حضور وہ آپ کے لشکری اور پلٹن اور جنرل اور کرنل اور آتش دردہن خان کوئی بھی نظر نہین آتا۔ اور شاید یہ وجہ ہو کہ مین ملیون کے سلسلے مین نہین ہون۔ **فوجدار** نے کہا بھئی یہ تم کیا کہتے ہو۔ ارے میان آنکھین اور کان دونون سے کوئی بحث نہین رکھتے۔ مرد خدا وہ دیکھو صدائے بوق آتی ہی طبل بجنے لگے۔

علم برکش ای آفتاب بلند	اخترا مان شتوای ابر مشکین پرند
بنال ای دل رعد چون کوس شاہ	بخند ای دم برق چون صبحگاہ
زسم ستوران دران پہن دشت	زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

مگر کسی نے کی آواز اس جنگی باجے کی ہوتی ہی۔ وہ سپہ سالار کا گھوڑا سمت میمنہ آیا۔ بدھو نے غور کر کے جو دیکھا تو کھلکھلا کے ہنس پڑا۔ کہا بندہ نواز یا تو مین اندھا ہون اور یا بے ادبی معاف حضور کو اسوقت اچھی طرح نظر نہین آتا۔ غضب خدا کا گلہ بان بھیڑیان چرانے کو آرہے ہین اور حضور خواہ مخواہ آپ ہی آپ غتار سے ہین تیغ آتش دردہن خان کہین ہین نہ شاہ غربی پناہ کوہ البرز شکن کا کہین پتا ہی بھیڑون اور بھیڑیون کا غل آرہا ہی۔

فرمایا بھائی بدھو نفرتم اس بارہ مین بحث نہ کرد۔ بیکار بحث کرتے ہو۔ وہ دیکھو گولا چلا۔ دھننا دھننا۔ دن۔ دن۔ دائین سے وہ آواز قرنا بلند ہوئی جنگی باجا بج رہا ہی۔ ہا ہا ہا! اور میرے گھوڑے کو دیکھو جنگی باجے کی صدا سُنکے ناچ رہا ہی اور کیون نہ ناچے یلان نامی گرامی کا گھوڑا ہی کہ دل لگی ہی۔

ملا ہی عجب رنگ مشکین اُسے
ابھی سے لقب اسکا شبرنگ ہی
تڑپتا ہی میدان مین سیماب وار
صبا نام رکھون تو یہ ننگ ہی
ہر اک نعل ہی نیمچہ بے مثال
قدم با قدم مائل جنگ ہی
قدم کی روانی کو دریا لکھون
وہ کوہ گران ہی یہ پاسنگ ہی
نہ کاوے کا محتاج ہو کسطرح
کہ وسعت جہان کی بہت تنگ ہی

وہ چہ مرکب چو برق پا بادے
طرفہ دیوانہ و پریزادے

بدھو نے اپنا سر دونون ہاتھون سے پیٹ لیا اور کہا بس اب اسمین کوئی شک نہین کہ مین اندھا بھی ہون کانا بھی ہون۔ بہرا بھی ہون اونچا بھی سنتا ہون اور دیوانہ بھی ہو گیا ہون اور قریب کی چیز اور بھی کم سوجھتی ہی۔ غضب خدا کا سامنے گھوڑا کھڑا ہی اور یہ کہتے ہین کہ گھوڑا جنگی باجے کی آواز دلکش سُنکر ناچ رہا ہی۔

اب **فوجدار** کی وحشت نے جو زور کیا تو فوراً پہاڑی پر سے اُترکر عراقی پہ سوار ہوے اور مہمیز کے اشارے سے خیز کیا۔ یہ جا وہ جا۔ بدھو نے غل مچایا اسے صاحب یہ کیا جنون ہی۔ ارے یہ کیا خبط ہی وہ گلہ بان مارتے مارتے اُدھیڑ ڈالینگے۔ از برائے خدا واپس آئیے۔ وہان نہ سپاہ ہی نہ لشکر نہ گھوڑے ہنہناتے ہین نہ باجا بجتا ہی۔ یہ سب آپ کا واہمہ ہی۔ کیون بیچاری بے زبان بھیڑیون پر ستم ڈھاتے ہو بگر یہ سنتے کسکی تھے۔ انھون نے غل مچا کے کہا۔ ای لشکریان و افسران فوج ظفر موج سپہ سالار بخنک تار دار زنگی کوچک زنہار شاہ ہفت اقلیم و ہشت بر۔ تم سب جوق جوق فوج در فوج۔ مثل موج در موج میرے ہمراہ رکاب ظفر انتساب چلے آؤ۔ قدم بڑھاؤ۔ ای مردان بکوشید۔ بکوشید۔ بکوشید۔ بکوشید۔ تا جامۂ زنان نپوشید۔ مین تو اپ آتش فشان اژدر دہان اور اسیاف خارا شگاف سے اسیطرح شکن اونچی قمار کے سپاہیون اور فوجی افسرون کو دم کے دم مین ایسا نیچا دکھاؤن کہ تمام عالم مین نام ہو جائے تم زبردست ہو مگر مین تمھارے بادشاہ سپہ سالار بخنک تار دار زنگی کوچک زنہار کا ہاتھ بٹاؤنگا اور فتح پا کے جاؤنگا۔ یہ اول جلول گفتگو حسب معمول کرکے آپ نے اپنا نیزہ ہلایا اور بھیڑیون کے گلے مین دھنس گئے

اور بھیڑیون بیچاریون کو کوچنے لگے ۔ بائین بائین کی آواز بلند ہوئی ۔ بھگدڑ گلے بھر مین مچگئی ۔ کوئی اِدھر بھاگی کوئی اُدھر بھاگی ۔ تتر بتر ۔ اب گلہ بان اور رہرو اور مسافر سمجھاتے ہین کہ ۔ بائین بائین اجی صاحب یہ کیا کرتے ہو ۔ کوئی اُنکی انوکھی وضع پر ہنستا ہے کوئی اس پرلے سرے کی وحشت پر حیرت مین ہے ۔ مگر یہ غنا سے بھرے نیزے کو آزادی کے ساتھ کام مین لا رہے ہین ۔ ایک دفعہ ہی باواز بلند خوب کڑک کے فرمایا ۔ او امیر طرہ شکن او بچی تھار نابکار نامعقول آ حضور کے سامنے اور اپنا تاج زرنگار جو تو نے ملک بربنجان گزرگیر والے نامی صاحبقران گرامی سے بزور تیغ بیدریغ چھینا تھا وہ مجھ ریل نامدار و سپہدار نامور کے قدمون پر رکھ کہ تجھے نیچا دکھا دیا ۔ دیکھ تیری فوج مین کیسی کھلبلی مچی ہوئی ہے ۔ کوئی ادھر بھاگا کوئی اُدھر بھاگا ۔ اب کھڑی ہو کٹھری ۔ بڑا مرد ہی تو نبرد کر سامنے آ ۔ او نابکار میرا نام سُن کے روپوش ہو گیا ۔ ادھر آ بھگوڑے ۔

آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من ۔۔۔ آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

غنیم کو پشت دکھانا بہادرون کا کام نہین ۔ اگر سب سپاہ بھاگ نہ کھڑی ہو تو خدائی فوجدار نام نہین ۔ جب گلہ بانون نے یہ کیفیت دیکھی تو سمجھ گئے کہ کوئی سڑی سودائی ہے ۔ بھالے کے خوف کے سبب سے یہ مجال نہ تھی کہ قریب جا سکین اب بھیڑیون کو کیونکر بچائین ۔ اُنھون نے پتھر پھینکنے شروع کیے ۔ ایک آیا دوسرا آیا یہ پڑا وہ پڑا ۔ ہوتے ہوتے ایک پتھر اس زور سے پڑا کہ دو تین پسلیان دھنس گئین اب اِنھون نے فوراً شراب جیب سے نکالی اور پینے ہی کو تھے کہ ایک کاری گولہ لگا ۔ بوتل کے ستر ٹکڑے ہو گئے اور سب سے بڑھ کے یہ واقعہ ہوا کہ ریل نامور کے چار دانت کھٹ سے ٹوٹ کے گر گئے ۔ جل جلالہ ۔ اب چوطرفہ سے پتھر اُو ہوتے ہوتے نوبت بہ اینجا رسید کہ ہمارے خدائی فوجدار دام بالافتخار سلمہ اللہ الغفار ارارا کے گھوڑے سے گرے ۔ جل جلالہ ۔ انکے گرتے ہی گلہ بان دوڑے اور انکو مردہ سمجھ کر جلدی جلدی بھیڑیون کو جمع کیا اور جو مر گئی تھین اُن کو لاد کے لیگئے اور ریل نامور کو یکہ و تنہا چھوڑ گئے ۔

یہ سب کارروائی میان بدھو نفر اُس پہاڑی پر سے دیکھ رہے تھے اور اِن کی مجنونانہ حرکتون پر سخت افسوس کر رہے تھے کبھی اپنا سر پیٹتے تھے ۔ کبھی ڈاڑھی نوچتے تھے کبھی مُنہ پر تھپڑ لگاتے تھے کبھی غل مچاتے تھے کہ اب بھی کہنا مانو ۔ چلے آؤ ۔ خدا کے غضب سے ڈرو ۔ جب گلہ بان بھاگ گئے اور خدائی فوجدار گر پڑے تو میان بدھو نفر پہاڑی سے اُترے اور اِنکے پاس آئے دیکھا تو حالت زار ہے افسوس کیا مگر ہوش حواس سب ٹھیک تھے ۔ کہا کیون حضور ہم کہتے نہ تھے کہ واپس آئیے ۔ آپ نے نہ مانا آخرکار مصیبت مین پڑے یا نہین ۔ حماقت اور ناعاقبت اندیشی کا یہی نتیجہ بد ہوتا ہے ۔ آپ سے لاکھ لاکھ کہا

منت سماجت کی کہ از براے خدا واپس آئیے۔ نہ کہین رسالے مین نہ سوار نہ پیادے نہ لشکر جرار۔ مگر
آپ سُنتے ہی نہین۔ گھوڑے کو خیز کرتے ہی نیزہ کام مین لاے۔ اور مین یہان سر پیٹ رہا ہون
کہ ہاے آپ کیا کر رہے ہین۔

خدائی فوجدار صاحب نے کہا۔ یار بدھو تم بڑے ہی بیوقوف ہو۔ ہمنے اس وقت بڑا نام نیک
پیدا کیا مگر ہمارے دشمنون نے اسی طرف سے کہ کہین تمام دنیا مین اسکا نام مشہور نہو جائے یہ سوچکر ارادہ کیا کہ
فوراً بزور سحر ان سپاہیون کو بھیڑیون سے بدل دین۔ چنانچہ اسمین وہ کامیاب ہوے اور ہماری بسالت اور
شجاعت کا نام مشہور نہونے دیا۔ کچھ پروا نہین۔ تاہم کہ اور جاننے والے جانتے ہی ہین کہ خدائی فوجدار
وام بالافتخار نے ایک جنگ عظیم الشان مین نام نیک حاصل کیا اور لکھوکھا آدمیونکو اس اکیلے یل ذیوقار نے
نیچا دکھایا۔ اچھا اب ایک کام کرو۔ تم چلکے چلکے اُنکے پیچھے پیچھے جاؤ۔ دیکھو تھوڑی ہی دور جاکے تمکو معلوم ہوگا
کہ جتنی بھیڑیان تھین وہ سب روپ بدل بدل کے انسان ہو جائینگی اور بعض بعض دیو بھی نظر آئینگے تھوڑی
دیر کے بعد میان بدھو نے پھر دونون ہاتھون سے سر پیٹا اور کہا حضور نے کچھ اور بھی دیکھا آپکے دو دانت
نکل پڑے ہین۔ خدا جانے آپ کیسا روز بد دیکھینگے۔ خدائی فوجدار کو دانتونکے ٹوٹنے کا بڑا رنج ہوا
اور ٹٹول کے دیکھا تو چار دانت ندارد۔ ایک دو تین چار خون کو دیکھکر بدھو رونے۔ پانی لاے۔ مُنھ
دُھلایا۔ اور کہا اب یہان سے چلیے ورنہ رات ہو جائیگی تو پانی بھی نہ ملیگا۔ دونون اپنے اپنے
عربیون پر لد لیے اور ٹخ ٹخاتے چلے۔

فصل ۔ ۵

راستے مین میان بدھو نفر نے اُنسے پوچھا کہ کہیے اب تو میری صلاح پر چلیے گا۔ آپ کو قسم ہے
اب اس جنون کو چھوڑیے اور آدمی بنیے۔ گو دانتون کے سبب سے بڑا درد تھا مگر انکو معشوقۂ زرین کمر
جو یاد آئی تو انھون نے ایک ہانک لگائی۔

ہر نگاہ لطف دشمن پر تو بند ا جاے ہے	یہ ستم ای بیمروت کس سے دیکھا جاے ہے
سامنے سے جب وہ شوخ دلربا آجاے ہے	تھامتا ہون پہ یہ دل ہاتھو سے نکلا جاے ہے
حال دل کس سے کہون مین کس سے بولا جاے ہے	اُٹھ وہ بالین سے گیا کچھ دل ہی بیٹھا جاے ہے

اتنے مین رات ہو گئی اور چلتے چلتے دور سے روشنی نمودار ہوئی۔ خدائی فوجدار نے ٹکٹکی باندھکر
دیکھا اور فرط حیرت اور وفور مسرت سے تالیان بجائین اور کہا بھائی بدھو نفر یار ایک بڑی جنگ عظیم
ہونے والی ہے۔ دیکھو تو کیسے کیسے بہادرون کو نیچا دکھاتا ہون اور کیا کیا کرتب دکھاتا ہون کہ یادگار زمانہ رہے

اور میرا دل گواہی دیتا ہی کہ اسی اٹھواسے مین تم کہین کے بادشاہ ہوجاؤ گے۔ بدھو لفر گو اپنی زندگی اور اُنکی صورت سے بیزار تھے اور ہر وقت خدا سے دعا مانگتے تھے کہ یا الٰہی کسی طرح سے اپنے گھر پہونچ جائین مگر خدائی فوجدار جو بادشاہی کی طمع دیتے تھے۔ تو کچھ دیر کے لیے ان کو دل مین یقین ہو جاتا تھا کہ شاید کوئی سلطنت ملجائے تو مزے سے بادشاہی کرین۔

اب سنیے کہ روشنی اور قریب آئی اور بدھو کا کلیجا دھڑکنے لگا کہ دیکھا چاہیے کیا مصیبت پڑتی ہی۔ روز بدست پھر سامنا ہوگا۔ فوجدار سے کہا کہ ذرا سمجھ بوجھ کے گھوڑا مہمیز کیجیے گا ایسا نہو کہ کہین بے بھاؤ کی پڑنے لگین اور گدا گد کی آواز آنی شروع ہو۔ ابھی تو دانتون ہی کے ماتھے گئی ابکی کہین اور نہ دانت کھٹے کر۔ سب جائین اور بندہ جہان تک متعلق ہی مین تو دور ہی سے للکارونگا ٹک ٹک دیدم دم نکشیدم۔ وہ بھی دور رہنا بہتر ہی اور اسکو بھی جانے دیجیے۔ اب تو پسلیان بھی چور ہوگئی ہین مجھ مین باقی کیا ہی۔

مجھ مین کیا باقی ہی جو دیکھے ہی تو آ ان کے پاس	بد گمان وہم کی دارو نہین لقمان کے پاس

یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ روشنی اور بھی قریب آئی اور اب تو لوگون کی آواز بھی سنائی دینے لگی خدائی فوجدار نے نیزہ تانا اور بدھو نے سرپیٹ لیا اور کہا ابکی اگر آپ نے نیزے سے بے سمجھے بوجھے کام لیا تو مین ساتھ چھوڑ دونگا۔ اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ سواران سفید پوش کی قطار چلی آتی ہی۔ پچاس سوار۔ اُنکے بعد ایک تابوت سیاہ اور اُسکے بعد چھ آدمی سانڈنیون پر سوار۔ خود بھی از سرتا پا سیہ پوش اور سانڈنیون کی جھولین بھی سیاہ۔ آہستہ آہستہ یہ سب ماتم کرتے تھے۔ اب ملاحظہ فرمائیے کہ سنسان بیابان۔ ہو کا عالم۔ آدمی نہ آدم زاد اور یہان مردہ اور تابوت اور ماتم۔ بدھو کے تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ مگر خدائی فوجدار بھلا ایسے موقع پر کب چوکنے والے تھے راستہ روک کے کھڑے ہوگئے اور جب تابوت قریب آیا تو آپ نے غل مچا کے کہا اے تابوت اُٹھانے والو۔ اے سوارو۔ اے سانڈنیو نکے سوارو۔ تم لوگ کون ہو اور کہان جاتے ہو۔ اور اس تابوت مین کسی میرے سے بل نامور کی لاش ہی یا کوئی افسر کسی میدان رزم مین مجروح ہوا ہی اگر تم مظلوم ہو تو مین تمھاری کمک کو حاضر ہون اور اگر تمنے کسی پر ظلم اٹھایا ہی تو پھر یہ نیزۂ خونفشان ہی اور تم۔ تمھارا جگر برمانا ہو جائے تو گھوڑے کے سم اور اونٹون کی دم سے انکلیگا۔ اسکے جواب مین ایک سوار نے کہا ہمکو بڑی عجلت ہی اور سرا بہیا نسے بہت فاصلے پر ہی یہ کہکر گھوڑے کو ایڑ دینے ہی کو تھا کہ انھون نے لگام پکڑلی اور کہا بس آگے نہ بڑھنا ورنہ سبکو کھود کے دفنا دونگا خیر و عافیت سب حال مفصل بتاتے جاؤ۔ لگام پر ہاتھ جو رکھا تو گھوڑے چمک گئے اور بے قابو ہو گئے۔ اور سوار کو چاروں شانے چت گرادیا اور اِدھر آپ نے نیزہ بھونک ہی تو دیا جس سے اسکو بڑا زخم لگا۔ اسکے بعد

بڑی پھرتی کے ساتھ اون کی جانب مخاطب ہوے۔ اور عراقی کو اسوقت خدا جانے کہان سے پھرتی آگئی کہ بجلی کی طرح چمک چمک کے جھپٹ کے جاتا تھا۔ سب کے سب بھاگ کھڑے ہوے وہ سب نہنیے تھے اور انکے پاس نیزہ۔ کوئی کھیت کی جانب لپک کے بھاگا کسی نے کسی رخ سانڈنی پھیردی ہلبلی مچ گئی۔ وہ سمجھے کہ کوئی دیو یا بھوت ہو آدمی نہین ہی۔ سوار اور سانڈنی سوار اور سوگوار سب بھاگے میان بدھو نفر یہ سب کارروائی بڑی توجہ دل سے دیکھ رہے تھے اور عش عش کرتے اور دل ہی دل مین کہتے تھے کہ واقعی ہمارے آقا نے جو کہا تھا وہی کر دکھایا۔ اللہ اللہ اتنے آدمی اور یہ شان وشوکت اور یہ اکیلا شخص اور کسی کی جرأت نہوئی کہ ذرا تو مقابلے کو آتا۔ واہ رے شیر۔ ع۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔

جب اور سب بھاگ گئے کہ اس دیوزاد کے مُنھ کون لگے تو خدائی فوجدار اُس مجروح کے پاس آئے پوچھا تم کون ہو۔ اور اس تابوت مین کس یل نامدار کی لاش ہی۔ اسنے کہا سرکار مین ایک طالب علم ہون فضیلت کی پگڑی میرے سر پر بندھی ہی اور یہ لاش ایک بھلے مانس کی ہی جسکو ہم دفنانے لیے جاتے تھے۔ جہان یہ پیدا ہوے تھے وہان ہی انکے مان باپ اور اعزہ واقربا کی قبرون کے قریب یہ بھی دفن ہونگے۔ فوجدار بولے ای عالم اور جید طالب علم سنو کہ ہم یل نامور فخر یلان جہان ہین۔ پیشہ ہمارا یہ ہی کہ دنیا مین ظلم نہونے دین اور ٹیڑھے کو سیدھا بنائین۔ طالب علم نے کہا واہ واہ واہ۔ ع۔ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ پیشہ تو یہ کہ ظلم سے لوگون کو بچاؤ اور خود ظلم ڈھاتے ہو۔ اور یہ بھی کیا اُلٹی بات ہی کہ ٹیڑھے کو تو سیدھا بنانے ہو اور ہماری سیدھی ٹانگ کو ایسا توڑا کہ اب کبھی سیدھی نہ ہوگی۔

طالب علم کو رخصت کرکے خدائی فوجدار نے کہا یار بدھو آج ہمنے بڑا غضب کیا کہ علما اور اہل شرع پر حملہ آور ہوے جو قواعد اور اصول کے خلاف ہی حکم ہی کہ کسی عالم یا متشرع آدمی پر ہاتھ نہ لگاؤ۔ مگر خوشی کی بات یہ ضرور ہی کہ ہمنے ہاتھ نہین لگایا بلکہ دور سے نیزہ دکھایا۔ آؤ اِس تابوت کو کھولو اور دیکھو اسمین کسکی لاش ہی۔ بدھو نے کہا سرکار یہ کوئی آپ کے معزز پیشے کے متعلق کام نہین ہی ان باتون کو غلام حضور کی بہ نسبت زیادہ سمجھتا ہی۔ بس اب یہان سے چلیے ورنہ جس کسی کے مُردے کی بے عزتی کیجیے گا اُس کے دل پر کیا اثر ہوگا۔ اور آپ کو کسی کے دل دُکھانے سے کون غرض ہی۔ خدائی فوجدار گو تھے تو عقل کے جانی دشمن مگر انکے ذہن مین بھی یہ بات آگئی اور آگے آگے حضور پیچھے پیچھے میان بدھو نفر۔ یہ گھوڑے وہ گدھے پر سوار چلے۔

چلتے چلتے دو پہاڑیون کے بیچ مین ایک درے مین پہونچے اب سُنیے کہ سانڈنی سوارون کے پاس جو کھانا بندھا تھا اُس مین سے ایک شخص کا کھانا گر گیا تھا اور بدھو نے چپکے سے اُٹھا لیا تھا جب

خدائی فوجدار کو بھوک معلوم ہوئی تو میان بدھو نفر نے جو کھانا سامنے رکھا تو بہت ہی خوش ہوے۔ پوچھا
بدھو یہ کھانا کہان سے آیا اُسنے کہا واللہ اعلم ابھی ایک ہاتھ نمودار ہوا اور یہ کھانا دیکر ہاتھ غائب خدائی فوجدار
نے جواب دیا کہ اسی طرح فتوحات پیا پے کے بعد یلان زمان سلف کو بھی اُنکے معشوقون نے اغذیہ نفیسہ
بھیجی تھیں کھولا تو چار موٹی موٹی روغنی روٹیان اور سیخ کے کباب۔ پہلے فوجدار نے خود کھانا کھایا
اسکے بعد بدھو کو دیا اور دونون پیٹ بھر کھا کے پانی کی تلاش مین روانہ ہوے مگر پانی نہ ملا افسوس
کرنے لگے کہ کھانا تو کئی دن کے بعد عمدہ ملا مگر بغیر شراب اور پانی کے مزا کرکرا ہو گیا۔

فصل ۶

بدھو نے بصد کر و فر کھانا تو اپنے آقاے نامدار کو کھلایا اور پس خوردہ خود بھی مزے سے کھایا مگر پانی کے
بغیر بڑی بے لطفی تھی۔ غلبۂ تشنگی سے زبان العطش گویان۔ سراسیمہ و حیران و پریشان۔ فوجدار سے کہا
اگر ذرا صبر و استقلال کے ساتھ تھوڑی دور اور چلے آئیے تو ممکن ہی کہ کوئی چشمہ رواں نظر آئے کیونکہ یہ
منزلون کی سبزہ زار بے آب [illegible] ان کی قربت کے اس بہار کے ساتھ نہین رہ سکتا غلام کو اسقدر تشنگی ہی کہ
[illegible] لب اور گلو دونون خشک ہو گئے۔ فوجدار نے انکی صلاح مانی اور دونون باہم
ہاتھ پکڑے [illegible] ہوئی دو سو قدم اُس اندھیری رات مین نکل گئے ہونگے کہ دفعتہ پانی کی آواز
سنائی دی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی دریاے زخار کا پانی پہاڑ کے اندر ہی اندر سے آکر کسی آبشار سے
گرتا ہی [illegible] جان مین جان آئی۔ باچھین کھل گئین اور ظاہر ہی کہ بھوکے کو کھانا اور پیاسے کو پانی ملنے سے
زیادہ اور کیا خوشی ہوئی۔ مگر اسکے بعد ہی ایک اور زور کی آواز گوش زد ہوئی جس سے انکا عیش منغض
بہ رنج ہو گیا اور بدھو نفر تو کانپنے ہی لگے قریب پہونچے تو معلوم ہوا کہ جیسے لاکھون من لوہے کی کروڑون
زنجیرون کو کوئی جنبش دے رہا ہی اور اسی کے ساتھ پانی کسی بڑی بلندی سے گرتا ہی اور دونون
کی آواز ملکر منزلون کی خبر لاتی ہی۔ رات ایسی اندھیری کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھے۔ اور آوازین اسقدر
مہیب۔ مقام ایسا ہولناک۔ درختان رفیع کا ہوا سے بھیانک آواز پیدا کرنا یہ سب باتین ملکے دلون پر عجیب اثر
پیدا کرتی تھین اور سب سے بڑھکے دل لگی یہ کہ یہ معلوم ہی نہین کہ کون مقام ہی مسکن انسان یا مسکن دیو و دام ہی بدھو تو
کانپ رہے تھے مگر فوجدار بھلا کب ڈرنیوالے تھے فوراً عراقی سے اُتر پڑے اور کہا سنو بھائی صاحب ہمکو خدا
نے اس دنیا مین اسلیے پیدا کیا ہی کہ رنج کو راحت اور راحت کو اذیت اور صعوبت کو آرام اور آرام کو صعوبت تمام
سمجھون۔ اسلیے کہ محلسراؤن مین رہون اور پلاؤ اور زردہ کھاؤن اور اسپان خاصہ پر سوار ہون ہرگز نہین اور اپنی
ابھی سلطنت نہین۔ جیسا موقع مجھے اسوقت حاصل ہی ایسا موقع پھر نہ حاصل ہوگا۔ اسوقت جو پانی کی آواز تم سنتے ہو یہ پانی

نہین ہی - یہ دس ہزار دو غل مچاتے ہوے آتے ہین کہ اگر کوئی یل نامور ملے تو نبرد آزما ہون ہمنے جو اُس لشکر عظیم کو جو بزور سحر بھیڑ بن گیا تھا شکست فاش دی اور پھر ادھر اہل شرع پر اتفاق سے ہاتھ صاف کیا تو دیوون کے آگ لگ گئی اور کسی قدر قہر بھی ہمپر نازل ہوا اب ہم اِن دسون ہزار دیوون سے مقابلہ کرکے سرخرو آتے اور تم کو جلد بادشاہ حمجاہ بناتے ہین - تم بس ایک کونے مین دبکے کھڑے رہنا اور دیکھنا کس پھرتی اور عجلت سے ہم بڑھ بڑھ کے ہاتھ لگاتے ہین - میدان کے میدان کھیت کر دیے ہون اور پرے کے پرے صاف پڑے ہون تو سہی -

بدھو نفر نے دست بستہ عرض کی کہ خداوند آپ کو قسم ہی جو اس وادی پر خار مین قدم رکھیے - یہ کون عقل کی بات ہی - ہمارے گانون مین ایک فقیر صدا کیا کرتا تھا کہ خطرے سے ڈر خطرے مین نہ پڑ - خطرے سے بچ اور خطرے مین نہ دھنس - اب آپ خطرے مین کیون پڑتے ہین - فائدہ کیا - اگر ان دیوون سے بھڑے تو نتیجہ کیا - اور اگر دبکے بھاگ گئے تو دیکھتا کون ہی کوئی بزدل نہ کہیگا - آیندہ اختیار بدست مختار خدائی فوجدار نے کہا سنو بھائی صاحب بات ساری یہ ہی کہ ہم اپنی معشوقہ آہو نگاہ غیرت ماہ -

نگاہ قاتل کا آہ لڑنا جو یاد ہمکو وہ آرہا ہی　　تو کوئی گویا دل و جگر پر ہمارے چھریان لگا رہا ہی

جو تجھ کیجیے تو وہ گئے دن کہان کا آنا کہان کا جانا　　اِک آمد و رفت سانس کی ہی بس اور اب ہم مین کیا رہا ہی

وہ جدھر دن جو یار آیا تو سب نے اُسکو یہ کہہ سنایا　　یہ وہ پڑا ہی جو بہر ون آکر تمھارے در پہ کھڑا رہا ہی

کوئی تو اس سے کہے کہ صاحب جو نازبردار تھا تمھارا　　ذرا چلو تم کہ ایک مجمع اب اُسکی میت اُٹھا رہا ہی

ہجوم یاس اب ہی اپنے دل پر نہین کوئی یاس غیر حرمان　　وبال جان زندگی ہوئی ہی کہ لطف جینے کا کیا رہا ہی

دل اسلیے جان ملب پڑا ہی کہ مبتلا تم یہ جو ہوا ہی　　یہ سچ ہی صاحب نے کیا کیا ہی کیا یہ اپنا ہی بار رہا ہی

چاہے تم خوشامد کرو چاہے منت سماجت - رو و چاہے دھو و - بندہ ایک نہ سنیگا - اب ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا - بس یہی وقت امتحان ہی نام ہی اور جان ہے اگر جان باقی رہی تم لاکھ منت سماجت اور خوشامد کرو ممکن نہین کہ مین میدان نامدار کے فرض منصبی ادا کرنے سے باز آؤن - پس اب میان بدھو نفر زیادہ اصرار نہ کرو اور زبان کو لگام دو - مجھے بجانب اللہ بشارت تازہ ہوئی ہی کہ اس جنگ عظیم اور محاربۂ بزرگ مین [illegible] اور نیکنامی اور کامیابی حاصل کرون وہی خدا اے بزرگ مجھے اس کار سترگ مین مدد دیگا اور تم کو تسلی [illegible] بس اب تمھارا فرض یہ ہی کہ عراقی کر تیا کرو اور ہمارے حق مین دعاے خیر مانگو - اگر زندہ آئے تو پاینگے اور اگر شہید ہوے تو مرضی مولے از ہمہ اولے -

جب میان بدھو نفر سلمہ اللہ تعالے نے دیکھا کہ آقاے نامدار ہر طرح سے تلے ہوے ہین کہ جا کر

ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے مجال ہے کہ عظیم سے باز نہ آئینگے جنگ پر ضرور بالضرور جائینگے معلوم ہو گیا کہ منت اور سماجت اور رونے دھونے اور ہاتھ جوڑنے سے کشود کار محال ہی سوچتے سوچتے ایک ترکیب نکالی کہ کم سے کم ایک دن تو روانگی ملتوی رہے۔

انکے آقاے نامدار جو پشت توسن پر آئے تو اب گھوڑا ہے۔ نہ ہلتا نہ ٹلتا نہ جنبد زجا ئے۔ دھڑادھڑ کے ایڑ لگاتے ہین مگر گھوڑا جو اڑا سو اڑا۔ ہلتا ہی نہین ہے۔ دل کو مرے آفرین یہ جوڈھٹا سو ڈھٹا۔ بہت ہی پریشان ہوے۔ جی چاہتا تھا گھوڑے کو ذبح کر ڈالین۔ بدھو نفر نے کہا سرکار یہ ہماری گریہ وزاری اور دعا کا اثر ہی حضور دو دن تک ٹکے رہین پھر اختیار ہی۔ خدا نے ہماری کسقدر جلد سُنلی اسوقت جو مانگتا وہ ملجاتا اب اگر آپ اصرار کرینگے تو خدا کو اور بھی بُرا معلوم ہوگا اب جنگ پر آج چلے جانا گویا خدا سے معاذ اللہ لڑنا ہی اور ظاہر ہی کہ خدا سے کون لڑسکتا ہی ہے۔ بے رضاے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت۔ میان خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار نے کہا یل نامدار بڑے بہادر جرار و کرار تھے کہا بھائی صاحب اسمین کوئی بڑا اسرار ہی۔ یہ سارا جادو کا کھیل ہی سحرکاری کا بُرا ہو۔ اس قسم کی جنگون مین اس بدبخت کے ہاتھون بڑی مصیبت پڑتی ہی اور ہم اس کو کفر سمجھتے ہین۔ لیکن یہ بڑا گولہ مارا۔ وہ لوگ سمجھ گئے کہ اس جنگ مین خدائی فوجدار بڑا نام کریگا لہذا یون چلے جب ہمیں جنگ مین نہ جیت سکے تو جادو ٹونے سے کام لینا شروع کیا۔ یہ بھی کوئی بھلمنسی ہی لاحول ولا قوۃ۔ ہم تو قوت بازو سے کام لیتے ہین جادو بزدلون کا کام ہی اب آج ہم نہین جا سکتے۔ یہ کہکر خدائی فوجدار کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے اور بدھو نفر نے سمجھانا شروع کیا کہ آپ دو گھڑی غم غلط کیجیے مین قصص رنگین اور افسانہاے شیرین سُناؤنگا۔ دل بہلاؤنگا۔ آپ ذرا پشت توسن سے اُتریے اور ہری ہری دوب پر آرام فرمایئے تاکہ تھکاوٹ دور ہو۔ خدائی فوجدار کو یہ کلمہ سخت ناگوار گذرا۔ کہا کیا تم ہمکو اُن آدمیون مین شمار کرتے ہو جو راحت اور آرام مقدم سمجھتے ہین۔ استغفر اللہ۔ یہان راحت اور آرام اسمین ہی کہ ہم گولہ کھائین جنگ کے میدان سے زخمی ہوکر آئین سینے کو چمن بنائین۔ زخم کاری کھائین۔ بدھو نے دست بستہ عرض کی کہ بے ادبی معاف فرمایئے اور گھوڑے سے اُتر یے۔ تو بندۂ درگاہ ایک قصہ دلچسپ سنائین اور بعنوان مناسب معرض بیان مین لائین۔

ہمارا بھی خدا تمھارا بھی خدا۔ آنکھون دیکھی نہین کہتے کانون سُنی کہتے ہین۔ سوتا سنسار جاگتا پاک پروردگار۔ مگر کہانی شروع کرنے کے قبل ایک التماس یہ ہی کہ از براے خدا اس سڑک کو چھوڑ دیجیے کہ اسمین قدم قدم پر خدشہ اور خطرہ ہی۔ اس گراہ سے سیدھی راہ پر آجانا بہتر ہی ورنہ انتہا سے زیادہ خوف اور خطر ہی۔ خدائی فوجدار نے کڑک کر کہا تم اپنی کہانی کہو ہمکو صلاح نہ دو آپ کے مشورے کی یہان کسی کو

ضرورت نہین ہی۔ آپ اپنا مشورہ اپنے پاس رہنے دین۔ ہم درگزرے ایسا مشورہ ہمکو نہین چاہیے۔
بدھونے کہانی شروع کردی۔ وہو ہذا۔ از دجام ایک مقام چنگام کے پاس واقع ہی۔ یہ جو واقع ہی تو یہان ایک گڈریا رہتا تھا۔ گڈریا جو رہتا تھا اُسکا نام لوٹن تھا۔ لوٹن جو اسکا نام تھا تو یہ ایک عورت پر عاشق تھا اور جس عورت پر یہ عاشق تھا اسکا نام کمن تھا۔ کمن جو اُسکا نام تھا تو اُسپر یہ لوٹن عاشق تھا۔
خدائی فوجدار سُنتے سُنتے تھک گئے۔ کہا یار بدھو اگر تمنے اسی طرز سے کہانی کہی تو دو دن تک بھی نہ ختم ہوگی ایک ایک بات کو دو دو بار دُہراتے ہو۔ اس تکرار سے طوالت کے سوا اور کوئی لطف ظاہرا نہین ہی۔ بدھونے کہا سنیے صاحب۔ اس بارے مین آپ غلام کو مشورہ نہ دیجیے میرے وطن مین یونہی کہانی کہتے ہین۔ مین آپ کے لیے یا کسی کے لیے رسم اور رواج کے خلاف نہین کرسکتا۔ فوجدار نے کہا اچھا صاحب جسطرح چاہے کہو۔ اب تو سنگ آمد و سخت آمد۔
بدھو بولے تو جناب جیسا کہ مین نے ابھی عرض کیا ہی کہ یہ لوٹن گڈریا کمن عورت پر ہزار جان سے عاشق زار تھا اور یہ کمن بڑی طرّار اور طرحدار اور بانکی عورت تھی۔ بوٹی بوٹی پھڑکتی تھی۔ زمین پر قدم ہی نہین رکھتی تھی۔ مگر ذرا ہاتھ پاؤن کی کراری تھی۔ مردون کے سے ہاتھ پاؤن شانے بازو بھرے ہوے اسوقت اُسکی تصویر سامنے نظر رہی ہی۔ گویا روبرو کھڑی ہی۔ خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار نے حیرت مین آن کے پوچھا (کیا تمنے دیکھی ہی) یہ بولے ہمنے بچشم خود تو نہین دیکھی ہی۔ مگر راوی نے کئی بار دیکھی اور وہ معتبر آدمی ہی کہ ہمکو اُسکے کہنے پر وثوق ہی۔ کچھ دن اِن دونون مین عشق کا درجہ بڑھتا گیا اور عاشقی اور معشوقی کے بینگ خوب بڑھے مگر شیطان نے کچھ دن بعد بہکانا شروع کیا اور دو ایک رقیبون پر اس عورت کی اسدرجہ نظر شفقت ہوئی کہ میان لوٹن جلنے لگے اور اُس معشوق سے اسقدر نفرت ہوئی کہ اُس کی صورت دیکھنے کے روادار نہوے اور ملک چھوڑ کے دور و دراز سفر اختیار کرنے کی ٹھان لی۔ لیکن اسکے برعکس اب بی بی کمن کی آتش عشق بیشتر سے کہین زیادہ مشتعل ہوئی اور وہ لوٹن کے نام پر جان دینے لگی۔
خدائی فوجدار نے اپنا تجربہ بیان کیا کہ عورتون کا عموماً قاعدۂ عام ہی کہ جو لوگ اُنکو پیار کرتے ہین اُنسے غرور اور بے اعتنائی کے ساتھ پیش آتی ہین اور جو لوگ پیار نہین کرتے اُنپر جان دیتی ہین۔
اب سُنیے کہ لوٹن نے جو عزم کیا تھا اُسکے پورا کرنے کی ٹھان لی اور بکری اور بھیڑین جمع کرکے روانہ ہوا کہ کسی دور کے ملک مین جاکے قیام کرے۔ جب بی بی کمن کو خبر ہوئی تو وہ عاشق صادق بھی برہنہ پا اُسکے تعاقب مین چلی۔ ہاتھ مین ایک چھڑی اور ایک بیگ جسمین آئینہ اور کنگھی اور اُبٹنا تھا لیا اور تلاش جانان مین روانہ باشد۔

لوٹن اپنا گلہ لیکر چلتے چلتے ایک دریا کے کنارے پہونچے۔ دریا کا اُور نہ چھُور۔ بڑی طغیانی پر تھا۔ پانی زور سے لہرین مارتا تھا۔ جابجا ناندین پڑ رہی تھیں اور مینڈھے ہوا سے برابر اُچھلتے تھے اور خرابی یہ کہ نہ بوٹ نہ جہاز نہ کشتی اور نہ کوئی پُل۔ اب لوٹن بیچارے پر کئی مصیبتین تھین۔ دریا پار ہونا امر محال ہوگیا۔ اور اِدھر یہ خوف تھا کہ بی بی کمتن پیچھے پیچھے آرہی ہین اور مڈھ بھیڑ ہوتی ہی رونا دھونا اور خوشامد آمیز باتین شروع کر دینگی جان اور بھی عذاب مین پڑ گئی۔ اِس فکر مین غلطان پیچان تھا کہ ذعنہٗ خدا کی شان سے ایک بوٹ والا نظر آیا۔ مگر بوٹ اتنا چھوٹا کہ ایک آدمی اور ایک بکرے کے سوا اور کوئی سوار نہو سکے۔ بوٹ والے سے یہ امر طے ہوا کہ ایک ایک بکرے یا بھیڑ کو ایک ایکبار لیجائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا ایک مرتبہ بوٹ پر سوار ہو کر میان لوٹن صاحب ایک بکرے کو لیگئے پھر دوسرے بکرے کو لائے پھر تیسرے بکرے کو اُتارا۔ مہربانی کر کے حضور ذرا بکرون کی تعداد کا خیال رکھیں اگر ایک بکرا بھی ذہن سے جاتا رہے تو بس غضب ہی ہو جائیگا۔ پھر کہانی کا سلسلہ جاتا رہیگا۔ فوجدار نے کہا فرض کر لو کہ سب بکرون کو پار اُتار دیا۔ طول کیون قصے کو دیتے ہو۔ بس ایک بار کہدو کہ جسقدر بکرے اور بھیڑین تھین سب کو اس پار کر دیا چلو چھٹی ہوئی۔ بدھو نے کہا اچھا اب یہ فرمائیے کہ کسقدر بکرے اور بھیڑیان ابتک اُتر چکی ہین۔ فوجدار نے جھلا کر کہا۔ خدا جانے کسقدر اُترے۔ مجھے کیا معلوم۔ یہ کسکو دماغ ہی کہ کتنے تھے اور کتنے اب تک پار بھیجے گئے۔ بدھو بہت ہی جھلائے۔ کہا واہ صاحب واہ۔ اب کہانی کا خاتمہ ہی ہوگیا۔ مین نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ ایک ایک بکرے کو یاد رکھیے گا۔ بھول نہ جائیے گا۔ آپ نے سارا معاملہ پھر بھنڈ کر دیا۔ فوجدار بولے (تو اب کہانی کا قلعہ شجرہ تمام ہوگیا یا نہین) بدھو بولے (بیشک جسطرح میری نانی مر گئی اُسی طرح کہانی کا بھی خاتمہ ہوگیا) فوجدار نے کہا خاتمہ ہوگیا تو اچھا ہی ہوا۔ اب ذرا عراقی کی نبض تو دیکھو کہ چہ می فرماید۔ اب سحر کا اثر باقی ہی یا رفت و گذشت۔ پھر پشت توسن آہو شکار پر آئے اور پھر ایڑ برابر ایڑ لگائی مگر اُس کی وضعداری کا کیا کہنا۔ نہ ہلنا تھا نہ ہلا نہ ہلا۔ بدھو نفر نے ایک ایسی ترکیب کی تھی کہ واہ جی واہ۔

اب پو پھٹنے کا وقت آیا اور خدائی فوجدار وحشیون کے سپہ سالار والا تبار کو معلوم ہوا کہ بڑے اونچے اونچے درختون کے سائے کے تلے آپ رونق بخش ہین۔ وہ آواز ابھی تک کم نہ ہوئی اور یہ بھی معلوم نہوا کہ آواز کہان سے آتی ہی۔ ایکی جو عراقی کی پیٹھ پر آئے اور ایڑ لگائی تو گھوڑا چوکنا ہوا۔ انھون نے بدھو نفر سے کہا کہ بھائی صاحب ہم تو اب روانہ ہوتے ہین اور تم تین دن تک ہمارا انتظار کرنا اور اِس جگہ سے نہ ہلنا۔ ہم تین دن تک نہ ملینگے اگر اسکے بعد ہم نہ آئین تو سمجھ جانا کہ ہم

ندا گنج پہونچگئے جنگ دو سردار دیہ کہکر گھوڑے کو خیز کیا اور پھر پھیر لائے اور نصیحت کی کہ اگر ہم مرجائین تو ہماری معشوقہ مطلوبہ محبوبہ مرغوبہ سے سلام پیام کے بعد کہنا کہ۔

تو دلکی رہی دل ہی مین حسرت نہ بر آئی
بے پردگی اب اُن کی مبارک ہو عدو کو
اب عیش کا اور غم کا برابر ہوا رتبہ
کیا چیز تھا نظارۂ حسن رخ جانان
باز امشب آتش شوق تو داغم کردہ است
بوی سودائے جنون می آید از باد صبا

ساغر نہ بھرا تھا کہ اجل کی خبر آئی
نظارے سے اپنے تو اجل پیشتر آئی
وان جام لبا لب ہی یہان چشم بھر آئی
جسدن سے گئی پھر کے نہ ہم تک نظر آئی
بادۂ عشق تو از نو درایا غم کردہ ست +
دوش گو یار رہگذر بر طرف باغم کردہ ہست

اچھا اب تمکو ایک راز بتاتا ہون کہ مین نے اپنی وصیت لکھی ہی جسمین تمھارے لیے بھی کچھ رقم ہی۔ وہ تمکو مبارک اور اگر زندہ واپس ہوا تو جزیرہ ہی اور تم ہو اور شاہی کا تخت و تاج اور رعایا سے خراج۔ اِس تقریر کے بعد آپ نے اشہب باد رفتار کو تیز کیا تو یہ جا وہ جا جس رخ سے پانی کی آواز آتی تھی اُسی جانب روانہ ہوے اِدھر میان بدھو نفر تاب مفارقت نہ لائے اور پیادہ چلے چلتے چلتے ایک مقام پر سلسلۂ اشجار رفیع ختم ہوا اور ایک تختۂ زمردین نظر سے گزرا۔ ہری ہری دوب فوجدار کو ازبس مرغوب تھی دیکھا تو ایک کوہ فلک شکوہ کا دامن پر بہار ہی اور اب پانی کی آواز اور بھی زیادہ تیزی کے ساتھ آنے لگی۔ آواز کی تیزی اس درجہ بڑھی کہ اِنکے گھوڑے نے کان کھڑے کیے اور بھڑکنے لگا۔ گو بلا اور مصیبت سے مڈھ بھیڑ ہونے کا عادی تھا مگر اس بلا کو بلاے بے درمان سمجھ کر ذرا گھبرایا۔ گھوڑے کو چمکارتے ہوے خدائی فوجدار نے اُسی طرف سفر کیا جدھر سے آواز مہیب آتی تھی۔ اب یہ نظر آیا کہ کچھ کھنڈر مکان پڑے ہین اور انھین سے آواز آتی ہی۔ خدائی فوجدار نے پہلے تو اپنی معشوقۂ زرین کمر کو یاد کیا اور اُسکے بعد خداے پاک سے دعا مانگی کہ اس مصیبت کے زمانے مین بھول نہ جانا۔ بلکہ مدد کو تلنا اور دیوون اور اژدہون اور اجگرون اور شیرون اور شیر مردون اور یلان نامی گرامی سے بچانا۔ کوئی سو قدم اور بڑھے ہونگے کہ جس آواز نے تمام شب انکو پریشان اور حیران اور سرگردان کیا تھا اسکا اصلی سبب اِنکو معلوم ہوا کہ ایک پنچکی چل رہی ہی اور دگر ہیچ۔ فوجدار بہت ہی شرما کے مارے شرم کے گردن نیچی کر لی اور بدھو کا مارے ہنسی کے بُرا حال ہوا۔ ایک درجن مرتبہ ہنسی کو ضبط کیا مگر ضبط کرنا محال تھا۔ کھلکھلا کے ہنس پڑا۔ اور خوب ہی قہقہہ لگایا اور وہ الفاظ اپنی زبان مین ادا کیے جو خدائی فوجدار نے اُسوقت کہے تھے جب اول مرتبہ یہ آواز کان مین آئی تھی خدائی فوجدار

اس سبب سے عرق عرق تھے کہ نا ئمین ٹا ئمین فش۔ نہ دیو نہ اژدہا نہ اجگر نہ سانپ نہ شیر۔ نہ کوئی سپاہ جرار نہ سپہ سالار کرار۔ ذراسی پنچکی کی آواز اور یہ بات کا تبنگڑ۔ بدھو کو خوب موقع ہاتھ آیا کہ اپنے آقا کو بیوقوف بنائے غل مچا کے کہا۔ دسنو صاحب مجھے خدا نے اسلیے خلق مین خلق کیا ہو کہ مصیبت اور تکلیف برداشت کرون اور دیو دن اور بھوتون سے لڑ دن۔ بڑے بڑے لشکرون سے مقابلہ کرون اور ہماری خدائی مین میرا نام ہو کہ یل نامور رشک دارا و اسکندر سنجر قرہو۔ اس فوج کی جسکی توپون کی آواز رعد کی کڑک اور شعلون کی چمک بجلی کو شرماتی ہو میرے ہاتھون شامت آئی ہو اسکو مین ہی نیچا دکھاؤنگا اور ٹھیک۔ بناؤنگا)

فوجدار اور بھی شرمندہ ہوتے تھے کہ اسنے مجھے موقع پاکر اور بھی ذلیل کیا جب مذاق کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور خدائی فوجدار کے غصے کے تھرمامیٹر کا پارہ بلند ہوا تو خدائی فوجدار نے بڑے غیظ و غضب کے ساتھ نیزہ لیا اور دو ہاتھ ایسے جمائے کہ اگر بدھو بیچارے کی کھوپڑی پر پڑتے تو پھر جزیرے کی بادشاہی ضرور ملجاتی۔ وہ تو اتفاق سے کھوپڑی بچگئی اور کاندھے کے ماتھے گئی۔ اُف! کرکے رہ گیا۔ آنکھون کے تلے اندھیرا سا چھا گیا غش آیا چوندھیا کے گرا۔ جب ذرا حواس برجا اور ٹھکانے ہوے تو آنکھ کھولی فوجدار صاحب کا غصہ ابھی فرو نہین ہوا تھا۔ کہا داور مذاق کریگا۔ رات کو جو آواز آتی تھی تو مین کیونکر سمجھ جاتا کہ دیو زادہین یا پنچکی ہو۔ مین تیرا ساگنوار تو ہون نہین۔ اور تو مارے خوف کے ہل نسکتا تو سکتا نہ تھا اب شیخی کی لیتا ہو۔ اگر یہ چھ چکیان اس وقت دیو بن جائین تو پھر مین تیری بہادری دیکھون۔ کانپ کے گر پڑے اور مین اکیلا تن تنہا ان چھ کے چھ سے نبرد آزما ہون اور سب کو نیچا دکھاؤن اور گراؤن) بدھو کانکتے ہوے اُٹھکے کہا اب آپ سزا تو بھرپور دے ہی چکے مگر ایمان سے کہیےگا کہ دل لگی کی بات ہی یا نہین کہ رات بھر مبارز م نکلا کیا اور مارے ڈر اور خوف کے بڑا بُرا حال تھا اور اب جرآئے ربڑھا نوٹانین۔ نوبنفش۔

	جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا		ابرا شور سنتے تھے پہلو مین دل کا

فوجدار بولے مانا کہ ہنسی دل لگی کی بات ہو۔ مگر زبان سے اسکا نکالنا بڑی بیہودگی ہو۔

	کفش چون دندان برآرد و روش از پا میکند		لا لوی محفل نباشد ہر کہ خندد بے محل

سب ایک تو فضول نہین ہوتے۔ کوئی ہمکو دیوانہ سمجھنے لگے کوئی احمق بنائے کوئی سمجھے کہ خلل دماغ ہو کوئی جنون پر محمول کرے۔ بدھو نے دبے دانتون کہا کہ آپ تو عربی الفاظ اُردو مین اسقدر ٹھونس دیتے ہین کہ انسان کو مولوی کے پاس جانے کی ضرورت ہوتی ہو۔ انھون نے

مسکرا کر جواب دیا۔ انسان کو تو نہین۔ مگر گنوار کو ضرور مولوی صاحب کے پاس جانے کی ضرورت ہوتی ہو۔) بدھو نے کہا امرا کا قاعدہ ہو کہ جب آدمی کو مارتے پیٹتے ہین تو انعام ضرور بخشتے ہین۔ پرانا جوتا یا پائجامہ کچھ نہ کچھ ضرور دیتے ہین۔ اِنھون نے جواب دیا کہ تم بڑے چھوٹے دل کے آدمی ہو۔ پائجامے اور جوتے ہی پر نظر پڑتی ہو اور یہان سلطنت بادشاہی جزیرے بخش دیتے ہین۔ ممکن ہو کہ اٹھوارے مین تم تخت شاہی پر رونق افروز ہو۔ تاج شہی زیب سر ہو۔ بادشاہ بحر و بر ہو۔ کوئی حیرت کی بات تھوڑا ہی ہو ایسا تو ہوا ہی کیا ہو۔ مگر اب جو کچھ ہوا وہ ہوا۔ گذشتہ را صلوٰۃ۔ اب ایک امر کا ضرور خیال رہے کہ تم میرے ساتھ اسقدر بکا نہ کرو۔ آجتک کسی تاریخ مین ہمنے نہین پڑھا کہ کوئی مصاحب کسی پل نامدار سے اسقدر بکا ہو جسقدر تم ہم سے بک بک کرتے ہو خدا وہ دن جلد دکھائیگا جب ہم اپنی معشوقہ سے ہمکنار ہو کر اپنی کارستانیان سُناتے ہونگے اور وہ فرط غرور سے اپنی ہجولیون مین سب سے بڑھ چڑھ کے رہینگی۔ اور ہماری زبان فیض بنیان سے حرب و ضرب کی کہانی سنینگی۔

چمکنے لگی برق تیغ دودم +	دکھانے لگے اوج اپنا علم
نہنگان دریاے جرأت نشان	لیے ہاتھ مین تیغۂ خونفشان +
جوان اور لوالعزم شمشیر زن	بدیع الزمان گرد لشکر شکن +
ہراک غول پر بے خطر جا پڑے	ہراک دیو خصلت سے بڑھ کر لڑے

سنو بدھو نفر اب ہم نکو اس امر کی اجازت نہین دیسکتے کہ تم اسقدر بے ادبی ہمارے ساتھ کرو۔ اسمین ہماری تمھاری دونون کی سُبکی اور توہین ہو۔ اب اگر تمنے جھک جھک بک بک کی تو ہمارے تمھارے بنے گی نہین۔ بدھو بولے (یہ تو خدا ہی سنے کہا ہو۔ اور ہماری ہر طرح خرابی ہو۔ اُس سرا مین اُن بدمعاشون لنگارون اُچون نے کمل مین ہمکو لپیٹا اور دور لیجا کے سب کے سب ملکے اُچھالنے لگے۔ اور ادھ مرا کر ڈالا اور جب حضور کسی آفت کا سامنا کرتے ہین تب ہماری شامت آجاتی ہو۔ اور اب یہ بھی نئی بات ہوئی کہ آپ ہمارے ہی اوپر بھالا تلنے لگے۔ بادشاہی کی تو چھاؤن بھی نظر نہین آتی پیٹتے گدا گد ہین۔ خیر۔ ع۔ ہرچہ از دوست میرسد نیکوست "خدائی فوجدار اپنے عراقی رشک حمار کو ٹھٹکاتے باتین کرتے چلے جاتے تھے کہ دفعۃً معشوقۂ زرین کمر یاد آئین اور وحشت نے زور کیا۔

ساقی مئے بیخودی پلا دے	مشتاق کو شکل پھر دکھا دے
میخانے مین ہو گیا تلاطم	گردش مین ہین ماہ و مہر و انجم
ہو دن کو یہ حال بھرا نور	پھرتا ہو بہ جستجو فلک پر

راتون کو یہ ماہ عالم افروز	ہر گشت مین تا سحر بصد سوز
ہر چیز مین انقلاب پایا	گردش مین فلک کو روز دیکھا

ع ای غیرت لعبتان چینی سرمایۂ نازنینی حور جنان۔ جان جان۔

شد کہ گردش چرخ فرصت شمارا	بربادرفت درغم یاران ذخیرۂ عمر	شاید نہفتہ ماند این راز شکارا	غم میکند قرینی ای دوستان خدارا

اگر زندگی ہی اور حیات مستعار باقی ہی تو تمسے ملونگا ورنہ والسلام۔ دنیاے دون کو بھی سلام بدھو نفر نے انکی وحشت کی گرم بازاری دیکھکر کہا از براے خدا بہت غل نہ مچایا کیجیے۔ لوگ پاگل سمجھنے لگین گے۔ اسپر یہ بہت جھلاًئے اور کہا کہ اگر اب پھر کبھی ایسی بات کہی ہوگی تو سزا پاؤ گے۔ مارے خوف کے بدھو نے خوشامد کی اور کہا خداوند اب سے آئے گھر سے آئے۔ ممکن نہین کہ لب کو ذرا جنبش بھی ہو۔ اگر حضور سے ذرا بھی مذاق کرون تو جو چور کی سزا وہ میری سزا۔ حضور میرے آقاے نامدار ہین۔ خانہ زادگی سعادت اس کی مقتضی نہین کہ مین آپ سے دل لگی کرون مگر از خردان خطا واز بزرگان عطا۔ ایک مشہور بات ہی۔ ہم آج سے حضور کا اور بھی لحاظ کرینگے۔ فوجدار بڑے خوش ہوے۔ کہا شاباش۔ عمرت دراز باد۔ اگر ہماری عزت اور توقیر کرو گے تو عظمت پاؤ گے۔ بعد والدین انسان پر فرض ہی کہ اپنے آقا کی سب سے زیادہ توقیر کرے۔ ع۔ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی۔ ع۔ ایاز قدر خود بشناس۔ آقا کو مثل والدین کے سمجھنا چاہیے۔

فصل۔ ۷

اب سُنیے کہ خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار پشت رہوار یا در فتار رشک حمار پر سوار اور میان بدھو نفر طرار و فرار گدھے پر لدے ہوے ٹخ ٹخ کرتے جاتے تھے کہ پانی بوندی نے گھیرا اور رفتہ رفتہ۔

ابر ست و بہار ست و ہوا ہم مزہ دارد	برخیز کہ لغزیدن پا ہم مزہ دارد

کا وقت آگیا۔ بدھو کو بارش کے نام سے نفرت تھی اور مینھ بوندی مین سفر کرنا گویا جانکنی سے بدتر تھا۔ انھون نے آقاے نامدار سے بصد منت والحاح کہا کہ حضور کی راے اگر ہو تو ان پنچکیون کے کسی گوشے مین دم لین اور جب کھُل جائے تو سفر کرین مگر خدائی فوجدار کو ان پنچکیون سے قطعی نفرت ہو گئی تھی۔ صورت سے نفرت۔ یہ تو شب کو خیالی پلاؤ پکاتے تھے کہ یون دیوون سے لڑونگا اور سپاہ جرار سے اکیلا نبرد آزما ہونگا اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا اور صبح کو جب مسلح ہو کر فوجدار صاحب روانہ ہوے تو ٹائین ٹائین فش۔ انھون نے بدھو نفر کی صلاح نہ مانی اور رشک حمار کو اور بھی تیز کیا اور ایک دفعہ ہی غل مچا کے کہنے لگے۔ ہا ہا ہا۔ لو بھائی بدھو نفر اب ہمین اپنی تیغ بہادری کے جوہر دکھانے اور نیزۂ خونفشان کام مین لانے کا اچھا موقع ملگیا وہ دیکھو سامنے سے ایک یل نامدار بصد شان بزنانی

آرہا ہی۔خونخوار۔کرار۔خدا نے چاہا تو ایک ہی بھپوے مین کام تمام کردونگا۔بدھو نے کہا مگر غلام کی اتنی عرض ہی کہ مہربانی کرکے ذرا دیکھ بھال کے کام کیجیے کہین نچکی کا سادھو کا نہو۔ انھون نے جھلّا کے کہا ابے نامعقول اس سوار نامدار کو نچکی سے کیا سروکار ہی۔سر پر جو اسکے خود فولادی ہی وہ نہین دیکھتا۔ یہی خود رستم نے بڑے محاربۂ عظیم کے بعد غنیم زبردست سے چھینا تھا۔اب انشاء اللہ تھارا آقا سے تامدار وہ پیرون مین لیے لیتا ہی۔بدھو سر کھجلا کر بولے جناب من خانہ زاد کو تو نہ خود سوجھتا ہی نہ بکتر اور نہ کوئی اونچی نظر آتا ہی۔صاف بات تو ہزار باتون کی یہ ہی۔ہان سامنے ایک آدمی گدھے پر سوار آتا ہی۔ بس میرے ہی گدھے کا سا ہی۔گورا رنگ۔نہ خود ہی نہ نیزہ نہ بھالا۔فوجدار نے جھلاکے کہا دتواندھا ہی۔آنکھ کے آگے ناک سوجھے کیا خاک۔ابے اندھے نامعقول۔خودسی شی بھی نہین نظر آتی۔آنکھین پھوٹ گئی ہین جو سوجھتا ہی نہین ؟

بدھو خاموش ہو رہے کہ اس سڑی سودائی کے منھ کون لگے۔ایسا نہو جھلّا کے مار بیٹھے کا لیان دینے لگے بھالا چلائے۔اب سنیے کہ جس شی کو خدائی فوجدار صاحب رستم کا خود سمجھتے تھے وہ ایک پیتل کا برتن تھا۔ایک نائی گدھے پر سوار اپنے گانون سے دوسرے گانون خط بنانے جاتا تھا۔ مینھ جو برسنے لگا تو اسنے ٹوپی کی حفاظت کے لیے برتن سر پر رکھ لیا مگر انکے دماغ مین تو رستم اور گرز اور شاہنامے کی رزم کے خیالات تھے انھون نے اسکو خود قرار دیا اور یہ بات بھی ذہن مین جم گئی کہ رستم نے یہی خود غنیم سے چھینا تھا۔اللہ ری وحشت۔

جب میان خلیفہ کا گدھا قریب آیا تو انھون نے عراقی کو تیز کیا اور بھالے کو نیچا کر کے قریب تھا کہ آر پار پھونک دین۔غل مچا کے کہا (او سوار اپنے آپ کو بچا ورنہ بھالا پار ہو جائیگا یا ہماری اطاعت فوراً قبول کر لے یہ حجام انتہا سے زیادہ متحیر تھا کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہی۔معاً یہ سوجھی کہ گدھے سے کود پڑا اور اس زور سے دوڑ کے بھاگا کہ ہوا بھی نہین چھو سکتی تھی۔یہ جا وہ جا۔اس دوڑ دھوپ مین برتن سر سے گر پڑا۔جل جلالہ۔خدائی فوجدار سڑان تو تھے ہی رستم کے خود کا گرنا تھا کہ باچھین کھل گئین کہا آدمی دور اندیش معلوم ہوتا ہی مین اس سے صرف اس سبب سے نبرد آزما ہوتا کہ یہ خود جو ایک تاریخی بات ہی مجھے ملجائے چنانچہ میرا مطلب حاصل ہو گیا۔

بدھو نفر کو حکم دیا کہ یہ خود اٹھا لو۔بدھو نے جھک کے اٹھایا تو بے اختیار ہنسی آئی مگر فوراً ضبط کیا۔ اُس دن کی زدوکوب اب اسکو یاد آگئی۔فوجدار نے بگڑ کر پوچھا یہ تم ہنسے کس بات پر۔ہنسی کا بیان کون محل تھا بدھو نے کہا حضور غلام کو اس بات پر ہنسی آئی کہ جس شخص کا یہ خود ہی اسکا سر کوئی مٹین ہاتھ کا ہوگا۔ مگر

یہ تو کسی نائی کا برتن معلوم ہوتا ہی گو گنوار ہون مگر خود ہزارون بار دیکھے ہین۔ فوجدار بہت ہی جھلّائے۔ کہا نامعقول نابکار۔ سوائے اپنی پن کے اور دوسری کوئی بات نہین جانتا۔ ابے یہ نائی تھا سب کو اپنا ہی سا چرکٹا سمجھتا ہی۔ یہ کوئی شہزادہ ہی۔ وہ۔ نہ یہ خود ہر کسی کو تھوڑا ہی ملسکتا ہی۔ خالص سونا ہی۔ طلاے خالص یہ بجز شاہی کوٹھیون کے اور کہین نہین ملسکتا۔ نائی اور نانبائی اور دھوبی اور تجھ ایسے چرکٹون کے باپ دادا نے بھی کبھی باپ راج نہ دیکھا ہوگا یہ کہکر اس ظرف کو حضور نے اپنے فرقدان مبارک پر بصد شان رکھ لیا اور بدھو نے چھیڑنے کے لیے کہا اب اتنا تو فائدہ اِس سے ہوگا کہ اگر اُس مرتبہ کی طرح کوئی پتھر پھینکیگا تو حضور کی کھوپڑی پلپلی نہو جائیگی۔ باقی اللہ اللہ خیر صلاح) فوجدار نے کہا (ہان اس سے ہماری تمھاری حفاظت خوب ہی ہوگی) بدھو بولے سرکار مجھے ناحق شریک کرتے ہین۔ بندہ تو اب ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم پر چلیگا۔

رہ راست برو اگرچہ دور است | زن بیوہ مکن اگرچہ حور است

مجھے وہ کمل والا معاملہ خوب یاد ہی۔ اللہ اِن آفتون سے بچائے۔ آمین آمین ثم آمین۔ فوجدار نے کہا بھائی صاحب آپ کے مزاج مین بغض اور نفسانیت بھری ہوئی ہی مرد خدا ایسی بات بھول جایا کرو مذہبی آدمی کبھی انتقام لینے کا خیال بھی نہین کرتے۔ جو ہوا وہ ہوا۔ گذشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط۔ اُن لوگون کو دیکھو جنکی ٹانگین ٹوٹ ٹوٹ گئی ہین۔ ہاتھ ٹوٹ گئے۔ کان کٹ گئے۔ ناک پر چوٹ لگی۔ تم تو خاصے ہٹے کٹے ہو۔ کنگرے بنے ہوے ہو۔ ہمکو دیکھو کہ مین چار دانت ٹوٹ گئے مگر اُف تک نہ کی۔ بدھو نے جھلا کے کہا یہ سب انعام اور خلعت آپ ہی کو مبارک رہے بندہ اِس سے محروم ہی رہے تو بہتر ہی۔ اور چار دانت جو حضور کے ٹوٹے تو آپ کو اسکا ذرا بھی خیال نہین ہی اور غلام کے اگر ایک دانت پر بھی آنچ آئی تو غضب ہی ہو جاتا۔ اب یہ فرمائیے کہ اِس گدھے کو کیا کیجیے گا جو آپ کا غنیم چھوڑ کے بھاگ گیا ہی فوجدار بولے بات یہ ہی بھائی بدھو نفر کہ ہم مال غنیمت کو حرام سمجھتے ہین گو اسمین ذرا بھی شک نہین کہ اگر ہم اس جانور کو لین تو اسمین کوئی مضائقہ نہین۔ مگر یہ کیا کم ہی کہ اتنے بڑے نامی شہزادے کو مارا چارون شانے چت۔ وہ مارا۔ اور سچ کہنا کیسا بگ ٹٹ بھاگا ہی۔ اور لطف یہ ہی کہ ہمکو اپنے نیزۂ خونفشان اور تیغ خارا شگاف اور شمشیر خوش غلاف کے کام مین لانے کی کوئی ضرورت نہ ہوئی۔ بدھو بولے [illegible] تو وہ شہزادہ اس جانور کے لینے کو واپس نہ آئیگا۔ لہذا یارون کا مال ہی یہ کہکر بدھو نے اس جانور [illegible] کاٹھی اور لگام ٹھیک اپنے گدھے کو واپس کیا اور دونون نے سبزہ زار پر بیٹھ کے کھانا کھایا۔ [illegible] چھپر کھٹ تھا۔ موٹی موٹی جو کی روٹیان اور ساگ کی بھجیا اور سفید عمدہ گڑ۔ کھانا کھا کر دریا کا پانی پیا اور فوجدار صاحب نے اپنی معشوقہ کو یاد فرمایا۔

امید عفو کچھ اب ای اللہ پڑتی ہی + کوری نظر طرف بیگناہ پڑتی ہی
نقشۂ وحشت دکھاتی ہی جو تصویر فراق — پاؤن مین اپنے ہین لیتا ہون زنجیر فراق
دیکھا ای ناصح اسے کہتے ہین تاثیر فراق — خواب وصلت مین جو دیکھون پاؤن تعبیر فراق
رسم وراہ شہر فرقت کے ہین سب کوچے الگ — خضر کو رستہ بتا دیتے ہین رہگیر فراق
ترکش سینہ سے ای قاتل نکلتا ہی نہین — ہوگیا ہی کیا لب معشوق یہ تیر فراق

بدھو نفرسے فوجدار نے اکڑ کر کہا کیون بھائی بدھو تم تو کہتے تھے یہ ہوگا اور وہ ہوگا اور کچھ بوجھ سے کام کرو اور یہ کرنا اور وہ نہ کرنا۔ اور اس مرض کا طوطا یار لوگ پالتے ہی نہین۔ نیزہ اُٹھایا اور زیر کردیا ہم وہ لوگ ہین جو قلعون اور سلطان خانون اور محلون مین رہتے ہین اور جنکے دیکھنے کو سلاطین جہان اور شاہان زمان اور یلان رفیع المکان جاتے ہین اور جب ہم لوگ لاکھون کروڑون جنگون مین سرسبز ہوکے اور لکھوکھا زخم کھاکے بادشاہون کے دربار دُربار مین جاتے ہین تو بادشاہ وزرا اور امرا اور اعیان مملکت کو حکم دیتے ہین کہ تم لوگ تا درخانہ استقبال کو جاؤ اور اس عصر کے اسکندر کو باعزاز لاؤ اور نصف راہ تک خود شہنشاہ عالم و عالمیان پیشوائی کرتے ہین اور ہاتھ مین ہاتھ دے کر شہنشاہ بیگم کے روبرو لے جاتے ہین اور بادشاہ جہان کی لڑکی جو بڑی حسینہ جمیلہ شہزادی ہوتی ہی اپنی جان کے ساتھ ہم سے ملیگی اور ہم اُس کی خوبصورتی کو اپنی معشوقہ نازک اندام نازک ادا نازک بدن کی خوبصورتی سے مقابلہ کرکے اپنی معشوقہ کو ترجیح دین گے۔

حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا — سب سے بیگانہ ہی ای دوست شناسا تیرا

بس وہ شہزادی ہمین دیکھتے ہی ہزار جان سے مثل بلبل ہمارے گل عارض پر عاشق ہو جائیگی اور اس بات کا صاف صاف اقبال کریگی کہ ہم سے بڑھ کے تمام روے زمین پر کوئی بہادر نہین ہی بادشاہ اپنی سلطنت کے کل بہادرون اور جنگجویون کو جمع کرینگے اور اُنسے کہینگے کہ ایک بڑا نامی گرامی بہادر باہر سے آیا ہی اور وہ اپنے جوہر دکھائیگا جس کسی کو مقابلہ کرنا ہو آئے۔ اور مقابلہ کرے مگر سب مقابلہ مین ہمسے نیچا دیکھینگے اور مُنھ کی کھائینگے اپنا سا مُنھ لیکر رہ جائینگے کوئی تاب مقاومت نہ لائیگا اور شہزادی کا کلیجا ہاتھ بھر کا ہو جائیگا۔ اب سُنیے کہ اس مقابلے کے بعد اتفاق سے شہنشاہ ذیجاہ کو ایک اور بادشاہ گردون مدارجم اقتدار سے مقابلہ کرنا پڑیگا اور ہم عرضی بھیجینگے کہ ہمکو میدان جنگ اور معرکۂ دار وگیر اور ہنگامہ ستیز مین جانے کی اجازت دیجیے اور وہ بطیب خاطر فوراً منظور کرلینگے اور ہم آراستہ اور لیس ہو کر ایک دم سے روانۂ میدان ستیز ہونگے اور پہلے اپنی معشوقہ نوخیز یعنے شہزادی

رشک حور دربار قصور سے ملینگے اور اُنسے بھی اجازت کے طالب ہونگے کہ اِس بے ادب گستاخ بادشاہ کو نیچا دکھائین اور اس کے حواس خمسہ برجا کرین کہ دیکھ جس مملکت مین ہم سے یلان نامدار اور بہادران گرامی ہین وہان تیری اور تیری فوج کی کب چل سکتی ہی کہا شیر ژیان کہا بکری کوئی مقابلہ بھی ہی۔ لاحول ولاقوۃ تیغ شہزادی سے ملنے جائینگے۔ تو بڑے ستم کا سامنا ہوگا ہم دونون مل مل کے روئین گے اور وفور غم والم سے شہزادی کو غش آجائیگا تو گلاب اور لخلخہ سونگھایا جائیگا جب ہوش مین آئیگی تو ہم اُنکے دست سیمین اپنے ہاتھ مین لیکر آہستہ آہستہ روئین گے اور دست نگارین کے بوسے لینگے اور اشکون سے اُسکے ہاتھ تر کر دینگے بہزار خرابی وہ اجازت دیگی مگر اس شرط پر کہ ہم جلد واپس آجائین توقف نہ کرین اور اپنے حالات سے شہزادی کو مطلع کرتے رہین صبح کو بادشاہ اور بادشاہ بیگم کے سلام کو جائینگے اور اسکے بعد شہزادی سے رخصت ہونے کی خواہش ظاہر کرینگے مگر وہان سے جواب آئیگا کہ شہزادی نصیب اعدا علیل ہین بیماری کے سبب سے وہ کسی سے ملاقات نہین کرسکتین ہم فوراً تاڑ جائینگے کہ رنج مفارقت کی وجہ سے اُن کا یہ حال ہی۔ کمال ملال ہو گر۔

عیسی مریم یہان اعجاز دکھلائین گے کیا +	زندگی کا فور ہو مرہم سے پھل پائین گے کیا
رشتۂ جان ہی نہین پھر زخم سلوائین گے کیا	دوست غمخواری مین میری سعی فرمائین گے کیا
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جائین گے کیا	
خون دل حسرت مین جانبازی کی اب کھاتا ہون مین	دم اُلجھتا ہی مرے سینہ مین گھبراتا ہون مین +
سربکف تکبیر خوان عقل اپنی دوڑاتا ہون مین	آج وان تیغ وکفن باندھے ہوے جاتا ہون مین
عذر میرے قتل کرنے مین وہ اب لائین گے کیا	

جیسے ہی خدائی فوجدار علیہ الرحمۃ نے سُنا کہ شہزادی تاب جدائی نہین لاسکتی اور نہ روک سکتی ہی نہایت ہی رنج ہوا اور زار زار رونے لگے۔

گریان شدو تلخ تلخ بگریست	بے گریۂ تلخ درجہان لیست

خادمہ نے اندر جاکر محلسرا مین اپنی بی بی یعنی شہزادی سے کل حال بیان کیا کہ حضور کا عاشق زار دروازے پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہا ہی اور اُسکی حالت بڑی خراب ہی۔ خادمہ سے شہزادی نے کہا کہ صرف ایک امر کے باعث سے ہم ہچکچاتے ہین اور وہ یہ ہی کہ خدا جانے یہ شخص شاہی خاندان کا ہی یا نہین۔ اگر اولاد شاہ ہی تو بس پھر کوئی مضائقہ نہین ہی ورنہ لوگ ہمکو ہنسین گے کہ کہان جاکے گری۔ اور ہماری اس شخص پر جان جاتی ہی۔ فدا ہونے کو جی چاہتا ہی۔ تم ذرا حسب ونسب تو دریافت کرو کہ نجیب الطرفین

اور شریف الجانبین ہو کہ نہین اگر عالی خاندان معالی دودمان ہو تو سبحان اللہ ہم خرما ہم ثواب ورنہ۔ ع۔ ہرچہ بادا باد ماکشتی درآب انداختیم۔ اس خواص نے جو شہزادی کی مطبوعۂ خاص تھی ان کو یقین دلایا کہ یہ ضرور کوئی رئیس والا دودمان ہو امیر عالی خاندان ہو کیونکہ اسکی گفتگو چال ڈھال قطع وضع بات چیت سے صاف پایا جاتا ہو کہ یہ کوئی امیر کبیر ہو۔ تربیت یافتہ خوشرو جوان۔ الغرض ادھر یہ روانہ ہوے اور اُدھر اُس شہزادی نے زار زار رونا شروع کیا۔ خواصون پیشخدمتون ہمجولیون نے سمجھایا کہ بی بی کیون ہلکان ہوتی ہو تمھاری ہی بات کے لیئے تو یہ گئے ہین اور جنگ سے لوگ سرخرو ہو کر واپس آتے ہی ہین اسمین استعجاب اور حیرت کا کون مقام ہو اور پریشانی کا کیا باعث ہو ہمارا دل گواہی دیتا ہو کہ ضرور ضرور اُس غنیم کو یہ زیر کرینگے اور بڑا نام ہوگا اور جہان پناہ اور حضور کی مان بھی بہت خوش ہونگی اور سرکار ہم سب لوگون کا کلیجا بھی ہاتھ بھر کا ہو جائیگا۔ اب سُنیئے کہ ریل والا تبار میان خدائی فوجدار دام بالافتخار جنگ مین جاکے بڑی کامیابی حاصل کرینگے۔ کئی شبخون ہونگے کئی لڑائیان جیتین گے کئی بہادرون کو زیر کرکے سرخرو آئینگے۔ اور غنیم کی فوج بالکل پسپا ہو جائیگی۔ اب جب ہم واپس آئینگے تو بادشاہ سے ملاقات ہوگی اور شہزادی سے بھی ملینگے اور بادشاہ سے عرض کرینگے کہ از برائے خدا ہماری خدمات جلیلہ کے جلدو مین ہمکو کچھ انعام دیجیے مگر جو مین مانگون وہ مجھے ملجائے اور وہ یہ ہو کہ شہزادی کو ہم اپنے عقد نکاح مین لائین کیونکہ ہمنے بڑا کارنمایان کیا ہو۔ بادشاہ ہمکو اجازت نہ دیگا۔ کہیگا کہ واللہ اعلم تم کون ہو کون نہین ہو۔ اس ملک کے باشندے نہین ہو۔ تمھارا حال نہین معلوم کہ کس خاندان کے ہو۔ اجنبی آدمی کو بھلا ہم کس اعتبار پر لڑکی دین۔ ہم بہت کچھ کہینگے اور اصرار کرینگے مگر وہ ایک نہ مانینگے آخر کار ہم اسکو چوری سے لے بھاگینگے۔ میان بی بی راضی تو کیا کرے گا قاضی۔ جب بادشاہ اور اُنکی بیگم کو خبر ہوئی کہ یہ شخص کوئی ایسا ویسا آدمی نہین خود بادشاہ جمجاہ ہو تو دونون خوش ہوے کہ بادشاہ کی لڑکی کا عقد ایک شاہزادے کے ساتھ ہوا جب بادشاہ نے قضا کی تو شہزادی تخت سلطنت پر متمکن ہوئی اور ہم بادشاہ بنگئے۔ اور میان بدھو نفر کو انعام فاخرہ دیا اور اعیان سلطنت مین سے ایک معززاور جلیل القدر رئیس کی صاحبزادی کے ساتھ تمھارا عقد ہوگیا۔

میان بدھو گو اکثر اوقات اپنے آقاے نامدار کی حرکات مجنونانہ سے ازبس ناراض ہو جاتے تھے مگر ابکی دفعہ جو یہ اول جلول تقریر سُنی اور سب کے آخر مین یہ مژدۂ روح افزا گوش گزار ہوا کہ وزیرزادی کے ساتھ عقد ہوگا تو باچھین کھل گئین اور سب باتون کا پورا پورا یقین آگیا کہ صبح شام ہی انشاءاللہ انسے اور کسی بادشاہ سے جنگ ہوگی اور جسکی جانب سے یہ لڑتے ہونگے وہ کامیاب ہوگا خدائی فوجدار شہزادی کو عقد نکاح مین لائینگے اور خود بدولت یعنی میان بدھو نفر کسی رئیس زادی کے ساتھ دندنائینگے

تھوڑی دیر کے لیے مارے خوشی کے جامے مین پھولے نہ سمائے اور خدائی فوجدار کا کمال شکریہ ادا کیا اور کہا تمام عمر آپکے احسان سے سبکدوشی نہ حاصل ہوگی اور اب مجھے یقین کامل ہی کہ ضرور بالضرور آپ اور ہم دونون کہین کے بادشاہ ہونگے اور ضرور کوئی پری چہرہ شہزادی ہمارے حصے مین آئیگی خدائی فوجدار سے کہا مگر بھائی بدھو ایک بات اسوقت ہمارے ذہن مین آئی وہ یہ ہی کہ ہم کسی بادشاہ کے پوتے یا لڑکے تو ہین نہین اگر اس بنیاد پر ہماری بادشاہی گئی تو بڑا غضب ہو جائیگا۔ ہان اس مین شک نہین کہ ہم رئیس زادے ہین اور ہزارون امرا سے خاندان مین بڑھ چڑھ کے ہین عالی خاندان نجیب الطرفین شریف الجانبین۔ مگر بادشاہ کا خون نہین ہی۔ اسمین ذرا غور کرنا پڑیگا)۔ میان بدھو نفر نے صلاح دی کہ اگر اتفاق وقت سے شہزادی کے ساتھ عقد ہونے کا موقع حضور کو نہ ملے تو ہمارے نزدیک سب سے بہتر یہ کارروائی ہی کہ آپ زبردستی چھین لیجائین اور اگر زبردستی چھیننے کا بھی موقع نہو تو چوری کیجیے اسمین کوئی آپ کو چور یا سارق یا دزد نہ کہیگا یہ چوری نہین ہوگی بلکہ ایک قسم کی سینہ زوری ہوگی اور آپ کے فشن کے لوگون مین اسکا کوئی عیب بھی نہین ہی۔ الغرض ہمکو بڑی خوشی ہوئی کہ حضور بادشاہ ہونگے اور بندہ بھی اپنی مرادون کو پہونچیگا۔ خوشی کے شادیانے بجینگے۔ دوست مالامال۔ دشمن پائمال۔ دوست شاد دشمن نامراد۔ مگر کہین ایسا نہو کہ آپ غلام کو گوشۂ دل سے فراموش کر جائین اور بندہ گھر بار چھوڑ کے بیوقوف بنے اور مفت مین تباہ ہو۔ ساری خدائی مین روسیاہ ہو۔ دوست دشمن سب اُلّو بنائین اور طعنے دین کہ واہ اچھے بادشاہ ہونے گئے تھے۔ خاک سیاہ ہو کے آئے اور اُلّو کے اُلّو بنے۔ یہ بھی کوئی عقل کی بات ہی۔ لڑکے بالے الگ حیران ہون کہ اتنے دن فاقہ کشی کر کے مصیبت سے دوچار ہوے تباہی مین گرفتار ہوے۔ نہ گھر کے رہے نہ بار کے۔ فوجدار کو اس تقریر پر بڑا غصہ آیا کہا تم بڑے چھوٹی عقل کے آدمی ہو اور پست ہمت۔ مرد خدا ہم لوگ کہین دروغگوئی کیا کرتے ہین۔ دروغگو کاذب کے قریب نہین بھٹکتے۔

دروغ اے برادر مگو زینہار
کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

مدھو نفر اور بھی خوش ہوے۔ کہا ایک بات غور طلب یہ ہی کہ جب کسی وزیر زادی سے میری شادی اور خانہ آبادی ہوگی تو مین اسکو خوش کر سکونگا یا نہین اور وہ میری گفتگو کو پسند کریگی یا ناپسند۔ مین گنوار ہون اور ذلیل آدمی مجھے اُس سے گفتگو کرنے کی تمیز کہان سے آئیگی ایسا نہو کہ شادی ہونے کے بعد کوئی بجوگ پڑ جائے تو غضب ہی ہو جائیگا اگر شادی کے بعد اُسنے مجھے چھوڑ دیا تو مین بس گیا ہی گزرا۔ کہین کا نہ رہا۔ اِدھر کا نہ اُدھر کا۔ بس گیا ہی گزرا۔ مجھے ذرا یہ بھی سکھاتے جائیے کہ امیرزادیون رئیس زادیون

وزیرزادیون سے گفتگو کیونکر کی جاتی ہی۔ گنوار مرد کو کوئی شریف زادی پسند نہ کریگی۔ اسکا کیا علاج ہوگا۔
خدائی فوجدار نے انکی تسلی کی اور کہا سنو میان بدھو نفر تمنے مثل سُنی ہوگی کہ چبوترہ خود کوتوالی
سکھا دیتا ہی کوئی مان کے پیٹ سے سیکھ کے نہین آتا۔ آپ ایک کام کیجیے کہ ان اول جلول فضول باتون کی
طرف مخاطب نہ ہوجیے اور اپنا دھندا کیجیے وہ خود آپ کو تمیز سکھا لیگی۔ بدھو کی جان مین پھر از سرنو جان آ گئی۔
کہا واقعی یہ ہماری حماقت ہی۔ اب اس جنون سے ہم دور رہینگے کیونکہ جب ہم شہزادون کی وردیان ڈانٹ کے
کھڑے ہونگے اور موتی اور جواہرات ہماری پوشاک مین جھلک اور لٹک رہے ہونگے تب تو بھائی صاحب
ہمارا بھی عجب حال ہوگا۔ ہزار ہا کوس سے لوگ دوڑ دوڑ کے ہمکو دیکھنے آئینگے اور ہم اکڑ کے کھڑے ہونگے۔
وہ جھک جھک کے سلام پر سلام کرینگے اور ہم غرّائینگے اور تمام دنیا مین ہمارا نام ہوگا۔ اللہ کے بڑے بڑے ہاتھ ہین۔

صدقے اس بندہ نوازی کے تری مین جاؤن	باپ مان ہوتے ہین کب ایسے شفیق و اشفق

خدا نے چاہا تو ہم ان باتون سے ضرور نامحروم نہ رہینگے۔ خدائی فوجدار نے مسکرا کر کہا یار عزیز
نامحروم نہ کہو۔ محروم کہا کرو۔ نامحروم گنوار بولتے ہین۔ اسپر بدھو نے جھلا کر کہا دیکھا حضور اسی بات کو تو
مین روتا ہون اور رونا کیا ہی جناب۔ اگر نامحروم اُس وزیرزادی کے روبرو کہتا تو اُسکی خواصین تک اینچا تیب
کو ہنستین کہ واہ اچھا موا گنوار آیا ہی۔ نامحروم کی بہت کہی۔ اور مین اسقدر خفیف ہوتا کہ اگر زمین مین
دھنس جاتا تو بڑا خوش ہوتا۔ ہین ارے خدا آپ آدمی بنائین۔ ہم انسانیت کے درجے سے منزلون دور
ہین خدائی فوجدار نے ہنسکر جواب دیا (بھائی صاحب کسی شاعر نے خوب ہی کہا ہی)۔

آدمیت اور شی ہی علم ہی کچھ اور چیز	کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

آپ اب بھلا کیا پڑھین پڑھائینگے۔ نہین بوڑھے طوطے بھی پڑھا کرتے ہین۔ اب بس آپ جیسے گنوار کے
لٹھ بنے ہوے ہین ویسے ہی بنے رہین۔ اب پڑھنے کے دن اور زمانہ باقی نہین رہا۔ مگر ہان اسقدر یاد
کر رکھو کہ ذرا ڈاڑھی کو درست رکھا کرو۔ دوسرے تیسرے دن کنگھی کیا کرو۔ کچھ تو آدمی بنو۔ تم بالکل حیوان ہی
بنے جاتے ہو اور اسپر مدعا یہ کہ ہم شہزادی کو بیاہینگے۔ جو دیکھیگا وہ فوراً پہچان جائیگا کہ یہ کوئی دھوبی یا چمار
یا موچی ہی۔ بھلا مانس نہین ہی۔ بھلے مانس کے اگر ڈاڑھی ہوئی تو وہ اُسکو روز صاف کرتا ہی کنگھی کرتا ہی
دھوتا ہی۔ تیل ڈالتا ہی اور اگر چہرہ صاف ہوتا ہی تو روز اُسترا پھیرتا ہی۔ خود اپنے ہاتھ سے بناتا ہی
خواہ روز بلاناغہ باربر آتا ہی خلیفہ کو بلواتا ہی حجام سے بنواتا ہی۔ بدھو نفر بولے قبلہ سُنیے آپ مجھے کسی
جزیرے کا مالک مقرر کر دیجیے اور میری ڈاڑھی کی آراستگی مجھپر ہی چھوڑ دیجیے مین آپ ہی سمجھ لونگا۔ جب خدا
کے فضل سے بندۂ درگاہ کو بادشاہی یا وزارت ملیگی اور جب وزیرزادی ہماری بغل اور آغوش کو

ادنیٰ بخشیگی تب ہمکو داڑھی کی صفائی اور درستی مین کوئی دقت نہ پڑیگی - آپ بھی بعض اوقات وہ باتین کرتے ہین کہ گدھون تک کو ہنسی آئے انسان کس شمار قطار مین ہی - فوجدار اس بات پر بہت جھلائے قریب تھا کہ جھلا کے اُسی دن کی طرح انکو خوب ٹھیک بنائین اور وہ سزا دین کہ یہ بھی یاد کرین مگر رحم آگیا اور کہا او نابکار سبے تجھے بات کرنا تک تو آتا نہین تو وزیرزادی اور امیرزادی کو بھلا کیا بیاہیگا - اور ہزار دفع منع کر دیا کہ خبردار ہمارے مُنھ نہ لگا کر - یہ بے ادبی کا فقرہ کیا بک دیا کہ گدھون تک کو ہنسی آتی ہی انسان کی کیا حقیقت ہی یہ فقرہ تیری حماقت پر دال ہی - اب اگر ایسی کوئی بات مُنھ سے نکالی تو حلال ہی کر ڈالونگا زندہ نہ چھوڑونگا - یہ یاد رکھنا کہ ابکی کوئی رعایت نہ کرونگا (نیزہ دکھا کر) اسکا لوہا مانتا ہی یا نہین - بدھو نفر کی روح فنا ہوگئی - پیشتر کا چوٹ کھایا ہوا تو تھا ہی فوراً لوٹ گیا اور لپٹ کے کہا اگر ابکی نیزہ دکھایا تو اپنا خون کر ڈالونگا اور جان دے دونگا - بس ابکی ہمارا خون تمھاری گردن پر ہوگا - بھالا والا سب کھا ہی رہیگا

بڑی دیر کے بعد خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار کو اپنی معشوقہ طرحدار و گلعذار یاد آئی اور یہ بے تکی ہانک حضور نے لگائی -

ای جان من جانان من از من چرا رنجیدۂ
از ہم گنہ بخشیدۂ از من چرا رنجیدۂ

مین وہ بہادر زمان اور یل پہلوان اور نبرد آزما سے روئین تن اور لشکر شکن ہون کہ گردش ہزار فیلان فلک شکوہ پر چار چار ہزار نبرد آزما بند دقین چھپائے ہون تو انکی کوئی اصل و حقیقت مجھ ایک شخص کے مقابل مین تن تنہا نہو سکیگی - مگر ہائے رنج فرقت نے ہمین مار ڈالا اسکا کبھی کا نہ کہا -

جہان مین نام تو سنتے تھے ہم جدائی کا
دیا فلک نے ہمین یہ ستم جدائی کا
وہ سنہ دیکھنا تھا دیدہ نا فہم جدائی کا
بُرا ہی مرگ سے ایک ایک دم جدائی کا

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا

جب سے تمھاری صورت زیبا دیکھی ہی از راہ گہو سے آنکھ لڑی ہی تب سے ہمارا ابتر حال ہی خواب و خور حرام اور محال ہی - مگر بندگی بیچارگی - عالم مجبوری ہی -

لڑی ہی آنکھ اک شوخ حسین سے
سمندر جوش ماریگا زمین سے
لہو روئونگا چشم پاک بین سے
ٹپکی سیل خون عرش برین سے

ٹپکتا ہی یہ میری آستین سے

میان بدھو نفر جو ابتک اِس نیزۂ خونبار کے خوف کے مارے زمین پر ڈھیر تھے - اب ذرا کلیجے کے تھمنے

اور کہا واللہ ہو اگر ابکی ذرا بھی تمنے کوئی کج ادائی کی اور ذرا نیزہ دکھایا تو بس کنوین ہی مین کود پڑونگا اور
حشر کے دن دامن تمھارا پکڑونگا۔ آخر کار کیا سبب ہو کہ ایک بھلے مانس کو ہمراہ لائے اور اب اُسکو تلوار
اور کٹار اور چُھری اور بھالا دکھاتے ہو۔ خلاف عقل۔ بالکل خلاف عقل۔ بڑی بہادری بس اسی مین ہو کہ
زیر دست پہ بھالا چلاؤ۔ واہ۔ واہ واہ۔ اُن لوگون سے مقابلہ نہین کرتے ہو جو تمکو اور تمھارے ساتھ
مجھکو دھنک کے دھر دیتے ہین۔ غریبون ہی پر شیر ہو۔ فوجدار نے جو یہ تقریر سُنی تو سر سے پانون تک
آگ بھبھوکا ہوگئے۔ جل بُھن کے خاک سیاہ از سرتا پا آگ لگی ہوئی۔ مارے غصے کے کانپنے لگے۔ بدھو نے
جو تیور بیڈھب پائے تو مارے ڈر کے کھسک گیا اور دور جا کر کہا۔ اب بندہ رخصت میشود اللہ نگہبان
شما ست۔ اب الوداع۔

ابتو بدھو نفر چلے یان سے	پھر ملین گے اگر خدا لایا

کہا سُنا معاف۔ خدائی فوجدار گو بڑے ہی غیظ وغضب مین تھے۔ آستین کہنیون سے
چڑھائے ہوے جان لینے پر تلے ہوے۔ بدھو نے ستم ہی ڈھایا کہ یہ فقرہ کہدیا کہ (آپ اور ہم
دونون کو جو لوگ دُھنک ڈالتے ہین اُنسے آپ کی نہین چلتی) مگر سوچے کہ اس کو اتنی دور سے ساتھ
لائے ہین اور اسکی جورو اور بچون کو ذرا بھی اطلاع نہین دی۔ اب اسکو تن تنہا چھوڑ دونگا تو یہ بڑی
دقت سے اپنے بال بچون تک پہونچیگا۔ بدھو کے تعاقب مین اِنھون نے گھوڑا دوڑا دیا۔ بدھو سمجھا
کہ مجھے قتل کرنے آتے ہین یہ بھی بے تحاشا بھاگا۔ تھوڑی دور دوڑ کر دم ٹوٹ گیا آخر کار
قریب تھا کہ بدھو ایک ندی مین ڈوب مرین کہ خدائی فوجدار نے گھوڑے کی باگ روک لی۔ بدھو نفر
نے غل مچا کر کہا اگر جان لینی ہی تو بسم اللہ مگر یاد رکھنا کہ تم بھی مردود جہان ہو جاؤگے کسی نے آج تک
وفادار خادمون کے ساتھ یہ بے اعتنائی نہین کی جو حضور خانہ زاد کے ساتھ کرتے ہین۔ اب آپ کو
پورا پورا اختیار ہی کہ چاہے مار ڈالیے چاہے نہ قتل کیجیے۔

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا	سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے

خدائی فوجدار نے کہا (ای برادر) ہزار بار مین نے تمھارا لحاظ کیا اور سمجھایا کہ کلمات
جگر خراش زبان سے ہمارے خلاف نہ نکالنا۔ مگر تم سُنتے ہی نہین تو اس کو کوئی کیا کرے۔ اب
ہماری صلاح یہ ہی اور صلاح ہی نہین بلکہ حکم ہی کہ اپنی ان حرکتون سے باز آؤ۔ اور ہمارے ساتھ
اب یہان سے چلے چلو۔

ہوا جو کچھ وہ ہوا بس گذشتہ را صلواۃ	کہان تلک کوئی رویا کرے گلہ دل کا

ایک بات کا اور بھی لحاظ رکھو۔ وہ یہ کہ مجاز اب کبھی نہ کہنا صحیح لفظ مزاج ہی اگر مجاز کہوگے تو لوگ تمکو گنوار سمجھنے لگینگے۔ اور روز بیز ادی جو تمھاری بی بی ہونگی وہ بھی تمکو گنوار سمجھینگی۔ اور ہمکو افسوس کے ساتھ کہنا پڑیگا کہ۔

آدمیت اور شی ہی علم ہی کچھ اور چیز	کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

بہرکیف اب تمپر فرض ہی کہ آیندہ سے جو ہم کہین اُسکو اپنا دستور العمل سمجھو۔ اور خواہ مخواہ کے لیے ہمارے خلاف کوئی کلمہ زبان پر نہ لاؤ۔ اور اگر تمکو عقل سے بہرہ ہی نہین ہی تو مجبوری والسلام۔ بدھو نفر بولے ہزار بار تو میں نے بھی کہدیا کہ یا تو ہماری ہی راے پر چھوڑ دو یا ہمکو آدمی بناؤ عمدہ عمدہ محاورے اور سلیقہ سکھاؤ مگر حجام کے بارے مین مطلق دخل نہ دیجیے آپ صرف اس فکر مین رہیے کہ مین کہین کا نواب ہو جاؤن۔ خدائی فوجدار نے بڑے غور کے ساتھ کہا دبھائی صاحب ایسا ہی ہوگا۔ یہ کون بڑی بات ہی اسکے بعد حضور پر نور فیض گنجور کی گدھ کی سی نظر ایک شی پر پڑی جسکا ذکر فصل آیندہ مین معرض بیان مین آتا ہی۔

فصل ۔ ۸

خدا نے فضل ای ساقی کیا ہی	چمن مین سبزۂ رحمت اُگا ہی	سحاب رحمت حق گھر کے آیا
گلستان پر کیا ہی جسنے سایا	نہین باقی رہا اب کوئی آزار	عجب کیا ہی رہے نرگس نہ بیمار
ہوا سرسبز سارا باغ عالم	صبا دیتی ہی خوشخبری یہ پیہم	بہار عمر دیکھو نوجوان ہو
کنارے نہر کے پھر میکشی ہو	غنیمت ہی گلستان کا نظارا	چمن مین میکشون کا ہی اجارا
گلستان ہی کہ ساقی انجمن ہی	بڑے زورون پہ ان روزو چمن ہی	لچک ہی سرو مین جیسے قد یار
گُلون کے مثل ہین سب سُرخ رخسار	صدا اے خندۂ گل مین نمک ہی	چمن شوریدہ ہی کیا اسمین شک ہی
شراب ناب کی خواہش مین لالہ	لیے ہی ہاتھ مین اپنے پیالہ	چمن مین ہی جو بلبل چہچہاتی
تو بہکی بہکی باتین ہی بناتی	غزل جسجسے مطرب ہین گاتے	چمن مین یون ہین طائر چہچہاتے

کھون کیا مین بہار باغ عالم	ہر اک سو جوش عشرت کا ہی پیہم

یہ اشعار عشرت بار بہ لحن داؤدی پڑھتے ہوے ہمارے خدائی فوجدار اپنے حواقی رشک حمار پر سوار خوش خوش چلے جاتے تھے اور دل ہی دل مین سوچتے جاتے تھے کہ خدا نے چاہا تو پالا اپنی ہملہ ہی ہاتھ رہیگا۔ دفعتہً خدائی فوجدار کیا دیکھتے ہین کہ سڑک پر کوئی بارہ تیرہ آدمی پیادہ پا چلے آتے ہین پو قدم آہستہ آہستہ جاتے ہین ۔ سب پا بہ زنجیر۔ سب قیدی اور اسیر۔ ان کے ہمراہ دو سوار تھے اور دو مسلح آدمی پیادہ پا۔ سوارون کے پاس بندوقین تھین اور جو لوگ پیادے تھے

اُسکے پاس تلوار اور نیزے۔ اِنکو دیکھ کر میان بدھو نفر بولے (حضور یہ غلام ہین۔ بادشاہ کے حکم سے یہ مجبور کیے گئے ہین کہ غلامی کرین انسے زبردستی کام لیا جائیگا۔ اِنکی بڑی خواہش ہوگی کہ آزادی حاصل کرین مگر حکم بادشاہ کو کون ٹال سکتا ہے۔ ایک مرتبہ کسی بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ کوئی آدمی شمشیر بکف نہ نظر آئے۔ چلیے سب کی تلوارین چھینلی گئین اور ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ہے حکم شہنشہ کوئی تلوار نہ باندھے	سب اوڑھنی اوڑھین کوئی دستار نہ باندھے

خدائی فوجدار۔ نے کہا بھائی بدھو کام کے وقت خصوصًا ایسے وقت جبکہ جنگ کی تیاری ہو کبھی بھولے سے بھی شعر شاعری کا ذکر نہ کرنا اگر بہت ہی جی چاہے تو اشعار رزمیہ پڑھو مگر وہ تمسے گنوار کو یاد کہان۔ یہ شعر خدا جانے کن فاقون مین سیکھا تھا۔ ہان یہ تمنے کیا کہا کہ بادشاہ نے زبردستی انکو غلام بنالیا۔ زبردستی کا لفظ تو ہم سُننا ہی نہین چاہتے تھے۔ کیا بادشاہ نے ہمارا نام نہین سنا کہ ہم خاص اسی کام کے لیے ہین کہ اگر کوئی فرد بشر کسی پر زبردستی کرے تو ہم اُسکو بچائین۔ بدھو بولا سرکار قانون کی رو سے اِنکو سزا ملی ہے۔ انکی تو بڑی خواہش ہے کہ کسی طرح رسیان توڑ کے بھاگ جائین۔ مگر مجبوری کو کیا کرین۔ اِنکا کوئی بس ہی نہین۔ اول تو انکے پاس کوئی آلۂ حرب نہین۔ دوسرے پابہ زنجیر۔ تیسرے دو بھوت گھوڑون پر سوار اور دو پیادہ پا۔ اِنکا بس کیا ہے۔ خدائی فوجدار نے چین بہ جبین ہو کر کہا۔ (بہرکیف یہ اپنی مرضی کے خلاف جاتے ہین اور لوگ انکو زبردستی گرفتار کیے لیے جاتے ہین اور ہماری آنکھون مین خون بھر آتا ہے۔

ای زبردست زیر دست آزار	گرم تا کے بہ ماند این بازار
بہ چہ کار آیدت جہانداری	مردنت بہ کہ مردم آزاری

بدھو سمجھ گئے کہ خدائی فوجدار آمادۂ شر ہین۔ کہا جناب والا ذرا اتنا خیال ضرور رکھیے کہ بادشاہ وقت نے انکو قانونًا سزادی ہے یہ اصل مین غلام ہین غلامی کی حالت مین انسے کوئی سنگین جرم سرزد ہوا ہے جسکے جلدو مین بادشاہ اِنکو قید کی سزا دینا مناسب سمجھا۔ اب حضور ان مجرمون پر کیون رحم کرتے ہین۔ اِسکی کہان اجازت ہے۔ اتنے مین وہ غلامان اسیر قریب آئے۔ اور خدائی فوجدار نے نہایت عجز و ادب کے ساتھ بڑے حلم سے پوچھا (کیون حضرت۔ ان بیچارے بے بس بیکسون سے کونسا ایسا جرم سرزد ہوا جسکے جلدو مین یہ اسقدر معتوب ہوے) ایک سوار نے جواب دیا کہ یہ غلام ہین اور اب حسب الحکم شاہ قید خانے جاتے ہین اور ہم چار آدمی اِنکے محافظ ہین ہماری حراست مین یہ لوگ زندان تک جائینگے۔ بس اسکے سوا ہمکو اور کوئی امر انکے متعلق نہین معلوم ہے خدائی فوجدار نے

پھر کمال ادب اور عجز و الحاح کے ساتھ دریافت کیا کہ انکا جرم کیا ہو اور یہ بھی کہا کہ اگر آپ کے خلاف نہو تو مین انسے خود دریافت کرون کہ کس جرم کے پاداش مین یہ روز بد انکو دیکھنا پڑا۔ دوسرے سوار نے کہا ہمارے پاس سرکاری کاغذ موجود ہی اور اسیران سب کے جرائم اور میعاد قید کا ذکر بھی ہی مگر یہ موقع نہین ہی کہ کل کاغذات پڑھ کے سناؤن بہتر ہی کہ آپ خود ہی دریافت کرلین یہ لوگ بڑی خوشی سے اپنے اعمال بد کا کچا چٹھا کہ سنائینگے کیونکہ بدمعاشی اور لچے پن کی باتون کے ذکر مذکور مین ان بدمعاشون کو بڑی دلچسپی ہوتی ہی۔ اتنی شہ جو پائی تو فوجدار صاحب آگے بڑھے اور اسمین بھی شک نہین کہ اگر وہ اجازت نہ بھی دیتے تو ہمارے خدائی فوجدار صاحب خود بلا انتظار اجازت اُن لوگون سے ہمدردی کرتے۔ شہ پاکر حضور فوراً بڑھے اور ایک غلام قیدی سے پوچھا (کیون جی تمپر کون جرم عائد ہوا ہی اس حالت زار کا سبب تو بتاؤ) اُسنے ہنس کر جواب دیا (مجھے اس جرم پر قیدخانے بھیجتے ہین کہ مجھے عشق تھا عاشقی کے سبب سے جیلخانہ نصیب ہوا)

بہ جرم عشق توام میکشند و غوغائیست	تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست

خدائی فوجدار بولے (بس اِس عشق ہی سے جرم پر اسقدر سخت سزا دی۔ اگر عاشقی معشوقی کی سزا ایسی سخت ہی تو خدا ہی حافظ ہی۔ پھر تو ہمکو تمھارے پہلے قیدخانے جانا چاہیے تھا) وہ بولا۔ (اجی وہ عشق نہین جو حضور سمجھے ہین۔ ہمین چوری کا عشق ہی۔ چوری کرنے کے عاشق ہین ہم۔ ابکی ہمنے ایک دوشالہ چرایا۔ مگر دھر لیے گئے۔ ذرا سی دیر مین مشکین کس لین۔ ہمین معلوم بھی نہوا اب زنجیر پاؤن مین ڈال دی۔)

اُنھین ہی طوق منت کا گرانبار	ہمارے پاؤن کی زنجیر دیکھو

اسکے بعد خدائی فوجدار نے دوسرے سے وہی سوال کیا اسنے کوئی جواب نہ دیا۔ چپ بشرے سے معلوم ہوا کہ افسردہ خاطر ہی۔ مگر جس آدمی نے پہلے جواب دیا اُسی نے اسکی طرف سے بھی جواب دیا اور کہا۔ یہ ایک چہکتی ہوئی چڑیا ہی۔ طائر خوشنوا۔ کہ اپنی نوا سنجی کے سبب سے اسیر ہوئی

گل و گلچین کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر	تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

فوجدار کی سمجھ مین نہ آیا۔ پوچھا خوش الحانی تو کوئی جرم نہین ہی۔ کیا بادشاہ لوگون کو اس جرم مین زندان بھیجدیا کرتا ہی کہ گاگایا کیون۔ بجایا کیون۔ وہ بولا جی ہان۔ یہ بھی جرم ہی قیدی گا نہین سکتے۔ فوجدار بولے (اب یہ صاف زبردستی ہی۔ گانے سے تو رنج ذرا کم ہوجاتا ہی۔ گانا تو غم غلط کرنیوالی شی ہی) وہ بولا ہان یہ سچ ہی مگر اس ملک کی انوکھی ریت ہی۔ جو ایک مرتبہ گاتا ہی وہ تمام عمر

رد تا ہی فوجدار کی سمجھ مین اب بھی نہ آیا۔ اسپر سوار نے کہا اجی جناب اِن بدمعاشون کی اصطلاح گانے سے
اور ہی مراد ہی۔ گانے کے معنی علم موسیقی کے نہین ہین انکی اصطلاح مین گانا عبارت اس سے ہی کہ جرم کا
اقبال کرے کہ ہمسے فلان جرم سرزد ہوا۔ جب انتہا سے زیادہ سختی کیجاتی ہی تب انسان تڑپ کے قبول دیتا
ہی اِسنے ایک بھینس چرائی تھی سا قبال جرم کرنے پر اسپر پچاس دُرے پڑے اور چھ برس کی سزا ملی۔ یہ اس
سبب سے طول اور افسردہ دل رہتا ہی کہ جتنے بدمعاش چور بے ایمان گرہ کٹ ڈاکو جیلے آپ اسوقت دیکھتے ہین یہ
سب کے سب اسکو روز گالیان دیتے اور بُرا بھلا کہتے ہین کہ نامعقول تونے صاف صاف کیون قبول دیا کہ
فلان جرم سرزد ہوا۔ کیون نہ کہدیا کہ مجھے یہ لوگ بیوجہ پکڑے لیے جاتے ہین۔ اِن لوگون کا قول ہی کہ ہان اور
نہین دونون چھوٹے سے لفظ ہین۔ ہان کیون کہو۔ ناکیون نہ کہدو۔ ذرا سا لفظ ہی۔ فوجدار نے تیسرے
آدمی سے دریافت کیا اُسنے کہا دس روپئے کی چوری کے لیے مجھے پکڑے لیے جاتے ہین۔ یہ بولے ہم
بخوشی دس کے عوض بیس دینگے مگر شرط یہ ہی کہ یہ لوگ تمکو رہا کردین۔ وہ بولا یہ دس اگر آپ انکو دیجیے
تو اسکے یہ معنی ہین کہ گویا کھاری کنوین مین ڈال دیے۔ اگر اسوقت آپ ہوتے جب ظالمون نے مجھے
قید کیا تو کاہے کو یہ روز بد دیکھنے مین آتا۔ مگر خیر خدا مالک ہی۔ ع۔ بیدل نیم ہنوز بہ بینیم چہ میشود۔

اب خدائی فوجدار نے چوتھے آدمی سے جو ایک معزز بھلا مانس معلوم ہوتا تھا اور جسکی ریش سفید
ایک مشت دو دانگ تھی اسی قسم کا سوال کیا۔ وہ زار زار رونے لگا۔ مگر پانچوین قیدی نے اُسکی جانب سے
کہا۔ بندہ نواز یہ معمر بزرگوار بڑی مصیبت مین ہین چار برس قید کی انکو سزا دیگئی ہی اور انکا جرم یہ ہی کہ یہ
دلال تھے۔ خدائی فوجدار بولے یہ کون جرم ہی۔ دلالی تو ایک پیشہ ہی۔ یہ جرم کس قانون کا ہی۔ دلالون سے
تو لوگون کا کام نکلتا ہی۔ عجب ملک ہی جہان دلالون کو اُنکے پیشے کے جرم مین گرفتار کرکے چار برس کے لیے
زندان کو بھیجدیتے ہین ان کو اگر جیلخانے کا داروغہ مقرر کرتے تو البتہ ٹھیک تھا کہ ایک معزز
آدمی معلوم ہوتے ہین۔ سوار نے کہا اجی جناب یہ دلال برائے نام ہین اصل مین انکا پیشہ جادوگری ہی یہ
لوٹا کرتے ہین اور لوگون کو ایذا پہونچاتے ہین وہ بولا حضور یہ ہمپر افترا کرتا اور بہتان لگاتا ہی۔ ایک سے انھون
نے دریافت کیا۔ اُسنے کہا خداوندہمارا جرم یہ ہی کہ ہمارے رشتہ دارون مین سے ایک چھوکری بڑی چلبلی
اور خوبصورت ہی اُسپر ہماری جان جاتی ہی اور جان اس سبب سے جاتی ہی کہ ہمنے اُس کو دیکھا اور
وہ اشارے کرنے لگی ہم اسپر مرے ہوے ہین اور وہ ہمپر جان دیتی ہی۔ ایک دن ایک شخص نے
دیکھ لیا کہ وہ ہمکو لپیٹ لپیٹ کے چوم رہی ہی وہ بھی اسپر جان دیتا تھا بس دیکھتے ہی آگ بھبوکا ہو گیا اور
اُسکے باپ سے کیا جانے کیا کہدیا۔ اور ہمکو اس جرم مین چھ برس کی قید ہو گئی اگر حضور کے بس مین ہم

غریبون کی رہائی اور خلاصی کی کوئی ترکیب ہو تو مہربانی کرکے ہماری جان بچایئے ورنہ ہم سب بے موت مر جائینگے۔ آپ ہماری کمک کو کھڑے ہو جایئے تو عین احسان ہی ہم خدا سے دعا مانگین گے کہ خدا آپ کی مراد دلی بر لائے۔

ایک سوار نے کہا ارے صاحب آپ بھی کس سے باتین کرتے ہین۔ یہ بڑا باتونیا ہی دن دن بھر باتین ہی باتین کرتا رہے اور عالم آدمی ہی۔ گو ابھی نوجوان اور کمسن ہی مگر پڑھا لکھا ہی۔ اسکے بعد اِنھون نے دیکھا کہ ایک قیدی کوئی تیس برس کے سن کا ہی اور بھلا مانس آدمی معلوم ہوتا ہی مگر ہاتھ اور پاؤن اور گردن اور کمر تک لوہے سے جکڑا ہوا ہی۔ نہ ہاتھ اُٹھا سکتا ہی نہ پاؤن۔ ہلنا تک دشوار ہی مجبوری کے درجے آہستہ آہستہ چلتا ہی۔ خدائی فوجدار نے جوان کی یہ قطع دیکھی تو استعجاب کے ساتھ محافظون سے پوچھا کیون بھئی یہ آخر اس بدبخت سے کونسا جرم سرزد ہوا ہی جسکے جلدو مین یہ تباہی پڑی کہ سر سے پاؤن تک لوہا ہی لوہا ہی۔ گارد والون نے کہا صاحب یہ جتنے ہین اِن سب کا یہ گرو ہی۔ اسکے کاٹے کا منتر ہی نہین۔ اِن سب نے جسقدر بدمعاشیان کی ہین وہ اسکی بدمعاشیون کے مقابل مین پاسنگ بھی نہین ہین۔ اور گو اس حالت مین جاتا ہی کہ اگر کوئی دوسرا ہوتا تو ہل نہ سکتا مر ہی جاتا مگر اِس سے ہمین خوف ہی کہ ایسا نہو یہ اب بھی ہماری آنکھون مین خاک جھونک کے بھاگ جائے ذرا بھی اگر اسکا بس چلے تو یہ ہم مین سے دو ایک کو کھا ہی جائے ہرگز زندہ نہ چھوڑے۔ رحم سے اسکو جانی دشمنی ہی۔ پوری عداوت۔ اسکے کاٹے کا منتر ہی نہین۔ پوچھا یہ کتنے دن کے لیے سزایاب ہوا۔ کہا دس برس کے لیے۔ ان ذات شریف کا نام امراؤ قنتوری بن زبیدی ہی۔ وہ بولا جھوٹے کی ایسی تیسی۔ یہ تم اتنا بڑھاتے کیون ہو سب مجھے امرو کہتے ہین امراؤ قنتوری بن زبیدی میرا نام نہین ہی سوار کو اس گستاخی پر بڑا غصہ آیا جھلا کے کہا ابے تو بدتمیزی کریگا تو مار کھائیگا۔ تجھے امراؤ قنتوری بن زبیدی نہین کہتے ہین لوگ۔ اسنے جواب دیا ہان کہتے تو ہین مگر غلط بات ہی۔ اجی صاحب آپ مجھسے سُنیے میرا نام امرو ہی اور قنتور کا مین رہنے والا ہون اور باپ کا نام زبیدی ہی۔ اگر آپکو ہمپر مہربانی کرنی ہی تو جو کچھ دینا ہو دیجیے اور ہمپر احسان کیجیے۔ آپنے سب سے دنیا بھر کے سوال کیے اور دیا دلایا ٹکا بھی نہین۔ بڑے مزے کے آدمی معلوم ہوتے ہو۔ یہ دیکھیے مین نے اپنی انگلیون سے اپنی تاریخ لکھی ہی۔ ادر جیلخانے مین فوراً رہن رکھدی۔ فوجدار نے کہا کیا بڑی عمدہ کتاب ہی کہ لوگون نے رہن رکھلی۔ وہ بولا۔ عمدہ ابھی اچھے اچھے شاعرون اور نثارون کے چھکے چھڑا دیے ہین۔ پڑھنے سے تعلق رکھتی ہی۔ جب سے پیدا ہوا ہون تب سے آجتک کا حال لکھا ہی۔ پوچھا کیا ابھی ختم نہین ہوئی۔ اِسنے کہا سوانح عمری بھی کہین یون ختم

ہوتی ہی جب میری زندگی ختم ہوگی تب یہ بھی ختم ہوگی اب جیلخانے مین خوب فرصت ملیگی۔ ہم لوگون سے کوئی کام تو لیا نہین جاتا بس مزے سے لکھونگا جو کچھ لکھ چکا ہون وہ سب برزبان ہی مگر اب سنئے حصے مین ان سوار صاحب کی خوب ہی خبر لونگا جو راستے بھر مین مجھے ڈانٹتے ڈپٹتے آئے ہین۔

فوجدار نے کہا بھئی تم خوش تقریر ہو۔ وہ بولا جی ہان خوش تقریر تو ضرور ہون مگر بدبخت بھی ہون کیونکہ بدبختی عالم کے ساتھ ہی ساتھ رہتی ہی۔ سوار نے کہا (اور بدمعاشی اور لچاپن اور شہدپن اور پاجی پن بھی تمھارا پیچھا نہین چھوڑتا) قیدی نے جھلا کے جواب دیا (آپ سے ہزار بار کہا آپ دخل درمعقولات نہ دے بیٹھا کیجیے۔ یہ انسان مین بڑا عیب ہی۔

زبان در دہانِ خردمند چیست	کلید در گنج صاحب ہنر
چو در بستہ باشد چہ داند کسے	کہ جوہر فروش ست یا شیشہ گر

مگر آپ کی زبان آپ کے قابو مین نہین ہی۔ آپ بھی مجبور ہین اسمین آپ کا کیا قصور ہی۔ سوار نے جو یہ تقریر سُنی تو آگ ہوگیا اور تلوار اُٹھائی کہ کاٹھی سے سر پر ضرب دے مگر خدائی فوجدار نے منع کیا اور کہا بھائی صاحب سُنیے۔ بات یہ ہی کہ جس شخص کے ہاتھ بندھے ہوتے ہین اُسکی زبان ذرا کھل جائے تو کوئی قباحت نہین ہی۔ اظہار مطلب کے جب اور سب راستے بند ہوجاتے ہین تو زبان ضرور کُھل جاتی ہی۔

اسکے بعد خدائی فوجدار دام بالافتخار نے سب قیدیون کی جانب مخاطب ہوکر کہا کہ تم سب کی گفتگو سے منکشف ہوتا ہی کہ گو تم مجرم اور ملزم ضرور ہو مگر زندان مین جانا تمھاری خواہش کے خلاف ہی۔ اور یہ لوگ تمکو زبردستی گرفتار کیے لیے جاتے ہین۔ اول تو تم لوگ یہی نہین جانتے کہ مین کون ہون مین وہ ہون جسکو خدا نے خلق مین اس غرض سے خلق کیا ہی کہ غربا کو امرا کی ایذا سے بچاؤن اور زیردستون کو زبردستون کی مردم آزاری سے مصئون رکھون۔ اگر کوئی طاقت ور آدمی کسی کمزور بیچارے پر ستم ڈھائے تو ہمارے اوپر فرض ہی کہ اُس کمزور کی کمک کرین۔

ای زبردست زیر دست آزار +	گرم تا کے بماند این بازار +
بچہ کار آیدت جہانداری	مردنت بہ کہ مردم آزاری

یہ اسی وقت میرے امکان مین ہی کہ تمکو اس مصیبت سے بچاؤن اور کمک کردن مگر۔ ع۔ گڑ سے جو مرے تو زہر کیون دے + اگر یہ محافظ یعنی سوار اور پیادے افسر اور آدمی ہمارا کہنا مان لین گے تو بلا جنگ وجدال کے تم رہائی پاؤ گے اور چھوٹ جاؤ گے اسکے علاوہ تم لوگون نے ان محافظون کے ساتھ کوئی بے اعتنائی نہین کی ہی اگر انکو یہ خیال ہو کہ بادشاہ کے حکم سے تم لوگ جیلخانے بھیجے جاتے ہو تو یہ

خیال بھی ضروری ہی کہ بادشاہ کی خدمت اور کسی نہ کسی طریقہ سے بجالا سکتے ہو۔ اب مین اس گاردے کے افسر اعلیٰ کی طرف مخاطب ہو کر کہتا ہون کہ از خردان خطا و از بزرگان عطا ایک مشہور مسئلہ ہی۔ اور عفو لذتیست کہ در انتقام نیست + اگر ان لوگون نے تمھارا مال مارا ہوتا تو تمکو اختیار تھا اگر تمھارے ساتھ کوئی بدی کی ہوتی تو تم جو چاہتے وہ کرتے مگر انھون نے تمھارے ساتھ کسی قسم کی بدی نہین کی اگر جرم کیا تو خدا اسکی سزا دیگا تم کون ہو۔ لہذا آپ سب صاحبون کی خدمت مین التماس ہی کہ زبراے خدا ان بیچارون پر رحم کرو اور انکو رہا کردو۔ مین ابھی تو عاجزی کی ساتھ بصد الحاح استدعا کرتا ہون لیکن اگر اسپر بھی نہ مانا تو نیزۂ خونفشان کو کام مین لاؤنگا اور نیچا دکھاؤنگا تیغ خارا شگاف کی چمک اور دمک تمکو مجبور کریگی کہ ان قیدیون کو ابھی ابھی رہا کردو۔ یہ اشہب عربی لو لو تمھارا [illegible] یہ تمھارے سرون کو روند ڈالیگا۔

سمند سبک رو کی چالاکیان	طرارے مین چھلبل تیزی بیا کیان
روانی مین دریا تو اُڑنے مین طیر	کرے ایک کا دم مین عالم کی سیر
چمن مین گذر ہو تو وقت خرام	صبا کو کرے اپنی تیزی سے رام

اور وقت وغا و جنگ تو عجب ہی عالم ہوتا ہی اگر نہ مانوگے تو دیکھ ہی لوگے۔

اسد شہسوارم کہ در روز جنگ	بدرم دل شیر و چرم پلنگ

گاردے کے افسر نے جو یہ گفتگو سنی تو کہا دیاوحشت۔ یہ اچھی ہانک لگائی۔ سچ ہی انسان مین حواس ہی حواس تو ہی۔ اور ہی کیا۔ ان ننھے ننھے ہاتھ پانون پر یہ تعلی۔ اتنی سی جان گز بھر کی زبان۔ درخواست ہےسے کہ بادشاہ وقت کے قیدیون کو ہم لوگ رہا کردین۔ ماشاء اللہ ہمکو اختیار کیا کہ بادشاہ کے حکم کے خلاف کوئی کارروائی کرین۔ نہ کہ اتنے بڑے مجرمون کی رہائی۔ لاحول ولا قوۃ!!! برین عقل و دانش بباید گریست + میان اپنا کام کرو۔ اور پرائے پھٹے مین اپنا پانون نہ ڈالو اور اگر مرغ کی ایک ہی ٹانگ قائم رکھوگے تو تمکو اختیار رہی)۔ خدائی فوجدار کو یہ سُننے کی تاب کہان۔ کہا تو خود مرغا اور مرغی اور سوار اور بدمعاش اور پاجی ہی۔ یہ کہکر اس زور سے گھوڑے کو کڑکڑا کے نیزہ چلایا کہ جب تک سوار کے سنبھلے سنبھلے زمین پر آرہا۔ ارارا دون!!! اسکا گرنا تھا کہ گاردے والے سخت متحیر ہوے اور سنبھل سوارون اور پیادون نے خدائی فوجدار پر حملہ آور حربہ کیا اور بدھو بھی بڑے استقلال کے ساتھ گُل کارروائی دیکھا کیے۔ اب دل لگی دیکھیے کہ گاردے والے کس مصیبت مین پڑے۔ ادھر تو اس سڑی سودائی خدائی فوجدار کی فکر کہ اس سے بچین اور اسکو زیر کرین کہ یہ راہ چلتا آدمی خواہ مخواہ کے لیے

بھڑا پڑتا ہی اور اُدھر گارد کی حیرانی دیکھ کر قیدیوں نے زنجیریں توڑانی شروع کیں - بڑی مصیبت کا سامنا تھا اگر قیدی بھاگ جائیں تو غضب ہو ادھر یہ نیزہ بھونکے ہی دیتے ہیں - بدھونفر نے امرو قیدی کو مدد دی اور زنجیر اور ہتھکڑی تڑا کے وہ اُچکتا ہوا آزادی کے ساتھ میدان میں آیا - اور گارد کا جو سوار گر پڑا تھا اُسکی تلوار اور بندوق چھینلی اور تلوار میان سے نکال کے جو چمکائی تو گارد کے لوگ بھاگے - یہ جا وہ جا - ادھر تو میاں امرو نے غنیم کی تلوار چھین کے چمکائی اُدھر اور قیدیوں نے پتھر مارنے شروع کیے -

میاں بدھونفر کو اس کارروائی سے بڑا ہی رنج تھا - یہ سوچے کہ گارد کے لوگ جا کے پولیس والوں سے کہینگے اور ایک بگل کے بجتے ہی صدہا آدمی دوڑ پڑینگے اور ہم سب گرفتار ہو جائینگے اور ساری مشیخت کرکری ہو جائیگی اور خدائی فوجدار کی فوجداری سب رکھی رہیگی - اپنے آقائے نامدار سے کہا کہ اب حضور یہاں سے بھاگ چلیں - بس خیریت اسی میں ہی ورنہ بڑی مصیبت کا سامنا ہوگا - فوجدار بولے بھئی کہتے تو تم ٹھیک ہو مگر یہاں اب اور ہی موقع ہی - سب قیدیوں کو آپ نے جمع کر کے اسپیچ دینا شروع کر دی -

(ائے برادران آزاد - دنیا میں سب سے بدتر گناہ احسان فراموشی اور اس سے بدتر محسن کُشی ہی احسان فراموش کبھی سرسبز نہوگا اور محسن کش ہمیشہ خوار اور ذلیل رہتا ہی - احسان فراموشی خدائے عزوجل کو بھی سخت بُری معلوم ہوتی ہی - میں اپنی زبان سے کوئی کلمہ نہیں نکالنا چاہتا مگر آپ لوگوں نے خود اپنی آنکھوں دیکھا کہ میں نے آپ کے لیے کیا جان جوکھم کی اور لڑا ہی پڑا - اسمیں چاہے جو ہو - ع - ہرچہ بادا باد ماکشتی در آب انداختیم + اب میری درخواست یہ ہی کہ جو زنجیریں ہمنے تمھاری گردنوں اور ہاتھوں اور پاؤں سے اُتاری ہیں وہ لیکر وہاں جاؤ جہاں ہم تمکو روانہ کریں اور وہاں جاکے جسکو ہم کہیں اُسکو دکھاؤ - اور اُسسے ہماری بہادری اور جوانمردی کا حال مو بمو من و عن بیان کرو کہ تمھارا عاشق زار خدائی فوجدار تمھارا نام لے لیکر دیووں اور اژدہوں اور اژدروں اور بادشاہوں اور بڑے بڑے یلوں سے لڑتا ہی - اسکے بعد اس معرکۂ عظیم کا حال کہنا جو تم نے ابھی ابھی آنکھوں دیکھا ہی اور رہا ہوے ہو - اس کے بعد اللہ کا نام لے کر جہاں جی چاہے وہاں جاؤ اور خوش و خرم رہو - اور ہمکو نہ بھولنا -)

خدائی فوجدار کی اس تقریر وحشت تخمیر کا جواب سب کی جانب سے میاں امراؤ قنبوری نے دیا کہ ہمارے منجی نامدار اور محسن والا تبار حضور نے جو احسان ہم گنہگار بندوں اور قیدیوں پہ

کیا اسکی توصیف ہماری زبان سے محال ہی۔ زبان ناطقہ لال ہی۔ مگر جو بات حضور نے فرمائی وہ ہمارے امکان سے خارج ہی۔ یہ تو ہو ہی نہین سکتا کہ ہم سب ملکے سڑک پر جائین۔ لاحول ولا قوۃ ہم اتنے بڑے جرم کے مجرم۔ ایسے سنگین جرم مین ماخوذ۔ اور گاردے کی حفاظت سے بھاگ آئے اور شاہی سواروں اور افسر اور پیادون کی تلوار بندوقین چھین لین اور پتھر چلائے اب ہمسے یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ سب کے سب غول کا غول ساتھ۔ ہے پولیس لوگ ہماری گرفتاری کو جابجا دوڑتے پھرتے ہونگے ہم تو اب الگ الگ اِدھر اُدھر چھپتے پھرینگے اور یقین نہین کہ گرفتاری سے بچ جائین کیونکہ قیدیون کا جو گارد کی حراست مین ہون زنجیرین توڑا توڑا کر بھاگ جانا غضب ہی۔ اگر گرفتار ہوے تو دائم الحبس کی سزا پائینگے اور تمام عمر قید خانے ہی مین پڑے رہا کرینگے۔ لہذا ہمارا وہان جانا اور یہ لوہے کی زنجیرین اُٹھا کے لیجانا اسکا تو کبھی خیال بھی نہ کیجیے گا۔ کیونکہ یہ بالکل عقل کے خلاف ہی۔ رہائی پا کے پھر گرفتار ہونا کونسی دانائی ہی۔ اس سے تو غلامون کو معاف ہی رکھیے۔)

اتنا سننا تھا کہ خدائی فوجدار سر سے پائون تک بھُنک گئے۔ اور نیزہ ہلا کر کہا (او نابکار۔ او سور۔ او احسان فراموش۔ اگر یہ سب نہ بھی جائین تو خیر مگر تو اکیلا جائیگا اور یہ سب لوہا تیری گردن پر لادونگا اور تجھے زبردستی جانا پڑیگا۔ او نابکار۔ نامعقول۔ تیری یہ تاب وطاقت کہ تو ہماری حضور مین ایسی باتین زبان پر لائے اگر ابکی پھر کوئی نافرمانی یا گستاخی کا کلمہ کہا تو زبان کو داغ دونگا) میان امراؤ قنتوری چپ چاپ سنتے رہے۔ خدائی فوجدار کی قطع وضع گفتگو سے سمجھ گئے تھے کہ یہ کوئی خبطی سڑی سودائی ہی۔ اور اس مجنونانہ حرکت سے کہ بادشاہی افسر فوجی پر خواہ مخواہ حملہ آور ہوا اور قیدیون کو رہا کر دیا سب کی سمجھ مین آگیا کہ دیوانہ ہی۔ امراؤ نے اور قیدیون سے ذرا اشارہ کر دیا تو ان سب نے پتھرون کی بوچھار شروع کر دی اور اسقدر پتھر ان کی کھوپڑی پر پڑے کہ اگر ڈھال نہ پاس ہوتی تو چھلنی ہی ہوجاتی اور وہ ڈھال بھی قریب قریب بیکار ہی تھی۔ وہ اتنے اور یہ اکیلے۔ کس کس کی ضربت سنگ سے فرق ان مبارک کو محفوظ رکھین۔ رشک حمار یعنی راہوار بادرفتار کو لاکھ لاکھ ایڑ لگاتے ہین مگر اسپ گلی کی طرح جنبش نہین کرتا۔

لیکن مجھے زروے تواریخ یاد ہی	شیطان اسی پہ نکلا تھا جنت سے ہو سوار	

یہ اس مرتبہ اپنے گھوڑے پر بہت ہی جھلاّئے مگر جھلاّیا کرو۔ اس سے کیا ہوتا ہی۔

اب سُنیے کہ میان بدھو نفر نے جو یہ پتھراؤ دیکھا تو اُتر کے گدھے کے پیچھے جا کے چھپے۔ اور سر کو چھلنی ہونے سے بچایا۔ خدائی فوجدار کا سر ہی جانتا ہوگا۔ یہان تک نوبت آئی کہ آپ گھوڑے سے

بوکھلاکے اُترنے لگے مگر مارے پتھرون کے اُتر نا درکنار گرے اور گرنے کی دیر تھی کہ اِس ٹُڈلمبکو نے جسکا اوپر ذکر کیا گیا ہی اُنکی خوب ہی مرمت کی اور انکے اس پیتل کے برتن کو جسکا نام اُنھون نے خود رکھا تھا اُنکے شانون پر زور سے دو چار بار ٹپکا اور پھر زمین پر کئی بار دے مارا اور اِس صدمے سے اُسکے کئی ٹکڑے ہو گئے بدھو نفر اور فوجدار سے جو کچھ زبردستی چھین سکے اُسکو چھین لیا اور کوئی اُتر کوئی پورب کوئی پچھم کوئی دکھن کی طرف بھاگا۔ یہ جا وہ جا۔ یہ دونون مصیبت زدے پٹ پڑ کے مار کھا۔ کے لٹ لٹا کے پڑے سسک رہے تھے اور اِن بدمعاشون نے احسان فراموشی کر کے اپنی اپنی راہ لی۔ یہ سڑان سودائی اُنسے امید رکھتے تھے کہ وہ منزلون کی راہ طے کر کے انکی معشوقہ سے جا کے اِنکی کارگزاری کا حال کہینگے وہان اُنھون نے انکی قرار واقعی مرمت ہی کر دی اور احسان کے عوض جو جی چاہا چھین چھان لیا۔

چار کے ماتھے گئی۔ گدھا سر جھکائے کھڑا تھا۔ مسکین جر۔ کبھی کبھی کان ذرا پھٹک دیتا تھا۔ اسکے نزدیک ابھی بھرا اُدہی ہو رہا تھا۔ خدائی فوجدار کا عراقی بالکل شل تھا۔ پھرون کی بوچھار خوب ہو چکی تھی بدھو نفر کو ہر دم خوف تھا کہ مبادا پولیس والے آکے کان گوشی کرین اور جزیرے کی بادشاہی کے بدلے قیدخانے مین اسیر ہون۔ اور خدائی فوجدار اپنی بوٹیان اپنے آپ نوچتے تھے کہ جن لوگون کے ساتھ اسقدر سلوک کیا وہی احسان فراموش اور محسن کش نکلے چپکے چپکے معشوقہ کو یاد کرتے جاتے تھے اور دل ہی دل مین یہ اشعار پڑھتے تھے۔

درچمن باز نگر نرگس بیمارے ہست + کہ اسیران چمن را سرگفتارے ہست
باغبان دست ستم باز کش از چیدن گل + کہ نہان در کف گل ہم بہ چمن خاری ہست
نیست گر زلف ترا سبحۂ اسلام بدست + بر کمر حسن ترا رشتۂ زنارے ہست
مشو آشفتہ ز آشفتگی طرۂ زلف + کہ نہان تاب بہر موے گرفتاری ہست
عیب مجنون مکن ای دوست کہ از شق جنون + عاشق دل شدہ را گرمی بازاری ہست
تشنہ لب نیست کسے ورنہ درین دشت چہ باک + شربتے نیست بہر جا وے بیماری ہست
نیست گر ہیچ دگر حاصل رسوائی عشق + گرمی معرکہ و مجمع بازاری ہست

بدھو نفر انکی قطع سے سمجھ گئے کہ یہ اسوقت اپنی معشوقہ کے فراق مین ہین۔ اور بھی جھلائے کہ اس حالت زار کو دیکھو اور یاد معشوقۂ ذلیل و خوار کو دیکھو کیونکہ میان بدھو بھی تو اُسی گانون کے رہنے والے تھے جہان خدائی فوجدار رہتے تھے یہ اس عورت سے خوب واقف تھے اور جانتے تھے کہ ایک نیچ قوم بدقطع عورت ہے دل ہی دل مین ہنسی آتی تھی کہ شکل چڑیلون کی نازپریون کا۔

فصل-۹

خدائی فوجدار عالی وقار والا تبار ذی الاقتدار سلمہ اللہ الغفار پتھرون کی مار سے ایسے بیزار اور خوار تھے کہ مردے سے بدتر- انھون نے تھوڑی دیر کے بعد اپنے بدھو نفر سے کہا-

نکوئی با بدان کردن چنان ست	کہ بد کردن بجاے نیکمردان	

جب کبھی کسی نیچ قوم کے ساتھ بھلائی کروگے توانجام خراب ہوگا- وہ نیکی کا ثمرہ بدی ہی دیگا اُس سے نیکی کے عوض نیکی کا خیال رکھنا خیال خام ہی- گو نیکی نیک را و بدی بد را- مگر پھر بھی دیکھو انجام بُرا ہی ہوا نا- خیر- اس سے ایک سبق ہی حاصل ہوا سہی- بیر شو بیاموز- اگر تمھارے کہنے کے مطابق ہم چلتے تو یہ تباہی کا ہے کو آتی- بدھو نے ٹھنڈھی سانس بھر کر کہا ایکی بڑی خرابی یہ ہوئی کہ ہم مفت مین دھر لیے گئے گیہون کے ساتھ گھُن کا پسنا- اسی کو کہتے ہین- اس مرتبہ ہمکو چھپنے اور بچنے کا بھی موقع نہ ملا اور پتھراؤ مین ہم بھی دھرے گئے- اب آپ فرماتے ہین کہ اگر میری صلاح پر آپ چلتے تو اس مصیبت سے بچتے- اچھا اب آیندہ سہی- اب اتنا ہی کہنا مانیے کہ کہین چھپ رہیے کیونکہ پولیس کے زبردست لوگ پلون اور بہادرون کو نہین مانتے- وہ ضرور ڈھونڈھ نکالینگے پھر اُلٹی آنتین گلے پڑینگی- اور بادشاہی اور شاہنشاہی سب رکھی رہیگی- اگر درخانہ کس ست یک حرف بس ست- مجھے تو شک کی جگہ یقین ہی کہ وہ چل چکے اور عجب نہین کہ اُن قیدیون مین سے دو چار دس پانچ کو گرفتار بھی کر لیا ہو-

خدائی فوجدار نے بہ متانت وسہولت جواب دیا سنو یار بدھو نفر تم خلقی طور پر ایک بزدل بودے آدمی ہو اور ذرا ذرا سی بات سے ڈر جاتے ہو- خوف اور بزدلی گویا تمھاری گھٹی مین ہی مگر خیر تم جو صلاح دوگے اُسکے مطابق ہم کارروائی کرینگے- تاکہ تم کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ ہم تمھاری صلاح پر نہ چلے اچھا چلو یہان سے کسی اور طرف چلے چلین تم بھی کیا کہوگے- مگر شرط یہ ہی اور اس شرط کے مطابق تمکو چلنا پڑیگا کہ زندگی بھر کسی سے مُنھ سے نہ نکالنا کہ خدائی فوجدار کو کسی مقام پر حسب ضرورت ومصلحت بھاگنا پڑا- خبردار- خبردار- مرتے وقت بھی زبان سے نہ نکالنا ورنہ مار ہی ڈالونگا زندہ نہ چھوڑونگا- خبردار- خبردار- ہان اگر کچھ کہو بھی تو صرف اتنا کہو کہ ہمنے تمھاری تعمیل کے بموجب ایسا کیا اور اپنی مرضی خاص کے خلاف کیا- اگر اسکے برعکس کوئی کلمہ زبان پر لاؤگے تو مین تمکو دروغگو اور کاذب کہونگا اور ہر بات پر جھوٹا بناؤنگا- بدھو نے کہا جو آپ فرمائینگے اُسکی تعمیل کیجائیگی مگر ازبرا ے خدا اب یہان سے روانہ ہو جیے کیونکہ اب ہمکو اور آپکو اس امر کی ضرورت اشد ہی کہ گھوڑون کو تیز کرین بعد جنگ کسی محفوظ جگہ پر جاکے رہنے سے یہ مراد نہین ہی کہ بھاگ گئے- لے اب غلام کی خواہش کے مطابق

عراقی پر سوار ہو جیے اور کوچ کی تیاری فرمائیے خدائی فوجدار یہ سنتے ہی پشت توسن پر آئے۔ کہا سنو جی یہان کے پولیس اور اس ملک بھر کے پولیس اور خدائی بھر کے پولیس والون کی ہمارے نزدیک کوئی اصل و حقیقت نہین ہو۔ ہم کیا سمجھتے ہین۔ لاحول ولا قوۃ۔!!! مگر ہم یہ سوچے کہ بھئی ایک مرتبہ بدھو کا کہنا بھی کرو۔ کہان کا جھگڑا۔ اس سبب سے بندہ پشت توسن پر سوار ہوا۔ لے اب چلو۔

یہان سے روانہ ہوے تو اثناے راہ مین میان بدھو نفر نے خدائی فوجدار کا شکریہ ادا کیا کہ اس مرتبہ صلاح نیک مان لی۔ ہٹ اور ضد سے کام نہ لیا گو مین گنوار کا لٹھ ہون اور دیہاتی آدمی مگر اتنا ضرور جانتا ہون کہ سرکاری آدمیون سے لڑنے مین بڑا ضرر ہی اور ہر دم پھانسی رکھی ہی ہوئی ہی۔ خدائی فوجدار نے کہا بدھو یہ تو کہو اس لوٹ مار مین کیا کیا لیگئے بدھو نے اِدھر اُدھر دیکھ کر کہا اہو ہو ہو۔ بڑی بات یہ ہوئی کہ کھانا سب چھوڑ گئے اور کئی دن تک کا کھانا تمنے رکھا تھا وہ سب بچ رہا پروردگار نے بڑا رحم کیا۔ ورنہ ستم ہی ہو گیا تھا شب کو یہ دونون کوہ قاہرۃ الفخیم کی ایک چوٹی پر پہونچے اور وہین شب باش ہوے۔ اب سُنیے اتفاق وقت اور بدھو کی شامت اعمال سے اسی مقام پر اُس نامی گرامی اور مشہور بدمعاش ڈاکو اور چور کا بھی گزر ہوا جسکا نام امراؤ قنتوری تھا پولیس کے خوف سے یہ بھی کوہ پر بھاگ کے آیا جہان آبادی بہت کم تھی اور نہ چندان گزرگاہ عالم۔ بدھو بیچارہ تھکا ماندا مرا پڑا سو رہا تھا کہ وہ نامی ڈاکو وارد ہوا۔ خدائی فوجدار اور بدھو کو دیکھا اور پہچانا۔ احسان فراموش اور محسن کش تو تھا ہی۔ خدائی فوجدار کے احسان عظیم کو پہلے ہی سے فراموش کر چکا تھا۔ اگر اپنی راہ راہ چلا جاتا تو بدمعاشون اور پرلے سرے کے لچون کی فہرست سے نام کاٹ دیا جاتا اور یہ تو ممکن ہی نہ تھا کو کوئی سلوک اپنے محسن خدائی فوجدار کے ساتھ کرتا کیونکہ یہ پتھراؤ انھین ذات شریف کے اشارے کا نتیجہ تھا۔ بدھو نفر کو غافل اور فوجدار کو مردہ پاکر انھون نے بدھو کا گدھا لیا اور اسپر سوار ہو ا۔ ۔ور یہ جا وہ جا۔

ادھر خورشید جہانتاب نے اشعۂ زرنگار سے روے زمین کو نور آگین کیا اُدھر میان بدھو نفر کی آنکھ کھلی۔ اُٹھے تو گدھا ندارد سمجھے کہ شب کو تڑا کے بھاگ گیا اِدھر اُدھر دیکھا تو مع سازو سامان پتا نہین ارے! غل مچانا شروع کیا کہ ہمارا گدھا کون لیگیا ہاے میرا گدھا۔ اب پیادہ پا چلنا پڑیگا۔ اتنے مین خدائی فوجدار بھی اُٹھے۔ سُنا کہ بدھو رو رو کر کہہ رہے ہین۔ ای میرے بچے گدھے۔ ای میرے نازون کے پالے گدھے۔ ای میرے گھر کے اُجالے گدھے۔ ای

گر بار بر دہین عزیز ست	مسیح خر لگے چہ بے تمیز ست

ای میرے ہمسایہ والون سے رشک دہ۔ ای میرے رزق رسان بعد خدا۔ تیرے جانے کا

مجھے سخت رنج و ملال ہی۔ اِدھر میرا اُدھر تیرا بُرا حال ہی۔ تاب جدائی محال ہی۔ از برائے خدا چلے آؤ۔ اور اپنا چاند سا مکھڑا ہمین دکھاؤ۔ اب زیادہ نہ ترساؤ۔ میرے گھر بھر کو قلق ہوگا اور رو رو کے سب آنکھین کھوئینگے۔

یہ آواز خدائی فوجدار نے جو سُنی تو بدھو کو سمجھانا شروع کیا کہ ای یار عزیز رونے سے بجز آنکھین کھونیکے اور کیا حاصل ہی۔ پس یہ کوئی فعل دانشمندی نہین۔ فضول ہی۔

عزیٰ اگر بگریہ میسر شدی وصال	صد سال می توان بہ تمنا گریستن

اب تم آنکھین دھو ڈالو مُنھ پونچھو آدمی بنو۔ ہم تمکو ویسے ویسے تین گدھے لے دینگے گھبرانے کی کونسی بات ہی۔ اس سے بدھو نفر کو بڑی تسلی ہوئی اور آنسو پونچھے اور مُنھ دھویا اور شکریہ ادا کیا کہ آقاے نامدار نے بڑی تشفی کی ورنہ بڑی آمدنی ہاتھ سے گئی تھی اور عمر بھر کی تباہی کا سامنا تھا۔ اب انکی سُنیے کہ پہاڑون پر رہنے اور زندگی بسر کرنے مین خدائی فوجدار کو ایک قسم کا لطف حاصل ہوتا تھا کیونکہ انکی راے تھی کہ پہاڑون سے زیادہ موقع انکو اپنی کارگزاری دکھانے کا نہین ملے گا۔ یہان اِنکو وہ سب یا تین یا دو آئین جو اِنھون نے کہانیون اور قصون اور فسانون مین پڑھی تھین کہ پہاڑ کی بلند چوٹی پر فلان گرد نامدار نے ایک عورت کو پچاس دیوون اور عفریتون کے پنجے سے رہا کیا تھا اور فلان کوہ کے درۂ عظیم مین ایک ساحر کہ شیر کی صورت مین حملہ آور ہوا تھا ایک یل گرامی پہلوان نامی نے پیادہ پا زک فاش دی اور بیہوا اور ردہ ہوا۔ اتنے مین ایک گدھا چرتا ہوا نظر آیا اور خدائی فوجدار اپنے رشک حمار پر سوار ہو کر اُسکو لے آئے اور میان بدھو نفر سے کہا کہ لو بھائی صاحب آپ کا گدھا مبارک۔ لوگون کی زبانی معلوم ہوا کہ کوئی شخص اسپر سوار ہو کر تھوڑی دور گیا مگر گدھا لو پہاڑ پر جب گدھا نہ جا سکا تو چھوڑ کے چلدیا۔ بدھو اپنے گدھے کو دیکھکر بہت خوش ہوے۔ اور کہا یا خدا اسی طرح کوئی جزیرہ دلوادے یہ تو ایک نعمت غیر مترقبہ ملگئی۔ فرش بچھا کر اپنے آقا کو کھانا کھلایا۔ فاختہ کے کباب اور روٹی اور انڈے۔ اسکے بعد خود کھانا کھایا اور دونون وہانسے روانہ ہوے تو راہ مین فوجدار نے کوئی شی دور سے دیکھی اور نیزے سے اُسکو اُٹھانا چاہا مگر وہ اُٹھ نہ سکی تو بدھو نے جھپٹ کے گدھے سے اُتر کے اُٹھائی دیکھا تو ایک پورٹمنٹو ہی۔ اسمین کچھ روپئے ہین اور سُنہری قیمتی نوٹ بک اور چاندی کی پنسل اور چار بڑے قیمتی شرٹ (قمیص) اور چار عدد ریشمی رومال۔ فوجدار نے نوٹ بک اور پنسل لے لی اور باقی سب اِنکے حوالے کیا۔ بڑا شکریہ بدھو نفر نے ادا کیا۔

خدائی فوجدار نے غور کر کے کہا یار بدھو ہماری راے ہی کہ یہ پورٹمنٹو کسی مسافر کا ہی۔ ڈاکو دن نے ڈاکہ مارا اور اُسکو قتل کر کے اس پہاڑ کی کھو مین لے آئے کہ دفنا دین۔ بدھو نے انکی راے سے اختلاف کیا

کہا جناب اگر ایسا ہوتا تو دن کو اتنا روپیہ نہ چھوڑ جاتے۔ اور نہ یہ شرٹ پھینک دیتے۔ خدائی فوجدار نے بھی اِسنے اتفاق کر لیا اور کہا آؤ دیکھین اِس نوٹ بک مین کیا لکھا ہی۔ کسکا نام ہی کون مقام ہی کھولا تو سب کے پہلے ایک نامۂ منظوم نظر پڑا۔ فوجدار زور زور سے پڑھنے لگے تاکہ بدھو لفرجو گنوارون کے گنوار تھے اُنکی سمجھ مین بھی کوئی کوئی لفظ آجائے حالانکہ بھینس کے آگے بین بجائے بھینس پڑی پگھرائے یعنی اندھے کے آگے رونا اپنی آنکھین کھونا۔ خدائی فوجدار نے نامۂ منظوم یون پڑھ کر سنایا۔

ای بلبل باغ خوش بیانی	وی مہوش دیار جان جانی	ای مایۂ انبساط خاطر	وی خرمی و نشاط خاطر
ای شاہ قلمرو صباحت	جادوگر بابل لطافت	حاسد جلکر ہوے ہین ٹھنڈے	خوبی کے تری گڑے ہین جھنڈے
ہی تیرا تو اک جہان خریدار	جسکو دیکھو ہی محو دیدار	ہی سادگی تجھکو دلسے مرغوب	آرائش حسن واہ کیا خوب
بن ٹھن کے ہوئی ہو جان کندن	ہی نام خدا بلا کا جوبن	از سرتا پا ہی غیرت حور	ماشاء اللہ چشم بد دور
جھلکی کہین اک ذرا جو دکھلائے	معشوقونکا بانکپن نکل جائے	کتنے ہی بناؤ کرکے آئے	پر سامنے تیرے منھ کی کھائے
اترے کتنونکے ہین چڑھے چاند	سب حسن مین تیرے آگے ہین مات	اس صورت و شکل کے ہون صدقے	قربان ہون مین ہزار جی سے
	حصے مین ہی آپکے صباحت	ہر ایک ادا مین ہی لطافت	

شکل دکھلا او بت گلفام کیا ہو کیا نہ ہو	مین چراغ صبح ہون تا شام کیا ہو کیا نہ ہو
آج یان رہ جا دل مضطر کو ہی تسکین محال	کل تلک ای باعث آرام کیا ہو کیا نہ ہو
لطف سے جو دم گذر جائے غنیمت جانیے	ہی مخالف گردش ایام کیا ہو کیا نہ ہو
بے طرح لپکا پڑا ہی بد زبانی کا اُنھین	دل کو بھائی لذت دشنام کیا ہو کیا نہ ہو
غیر سے پڑھوا کے خط رسوا کروگے مہربان	سرگذشت عاشق ناکام کیا ہو کیا نہ ہو
چشم بد دور آج کل کیا دخت رز پر حسن ہی	آنکھ زاہد کی ہی سوے جام کیا ہو کیا نہ ہو
ہی فسانہ خواب کا الفت بت نادیدہ کی	کسطرح اُسکو پکارون نام کیا ہو کیا نہو
نامہ بر آیا ہی کچھ کہتا نہین خاموش ہی	دل مین دھڑکا ہی مرے پیغام کیا ہو کیا نہو
اہل محفل اتنی غفلت دیکھو آنکھین کھول کر	رہتی ہی پر آب چشم جام کیا ہو کیا نہو

خدائی فوجدار نے کہا اس سے تو کچھ معلوم نہوا کہ کون شخص ہی۔ مگر اتنا البتہ معلوم ہوا کہ کوئی ہمارا بھائی شاعر ہی۔ اور عاشق دلدادہ۔ کشتۂ ناز معشوقہ کا نام کندن ہی کہا ہی نہ کہ۔ ع۔ بن ٹھن کے ہوئی ہو جان کندن کسی معشوقہ جادو جمال کے حسن عالم افروز پر جان دیتا ہی۔ مرا ہوا ہی۔ اب یہ کہان سے دریافت ہو کہ کندن صاحبہ کون ہین اور اُنکا عاشق کون ہی مگر ہی کوئی دلدادہ ضرور۔ اور وہ بھی کوئی ظالم اور خونخوار ہی۔

ادھر سے نیاز۔ اُدھر سے ناز۔ ادھر گزارش حال۔ اُدھر غرور حسن وجمال۔ الغرض قابل جستجو ہی کہ یہ شاعر کون ہی اور اس کی معشوقہ کون تند خو ہی جسنے اس غریب پر اسقدر ستم ڈھایا ہی اور کوہ وہامون کا راستا دکھایا ہی اگر پتا ملجائے تو واہ وا واہ۔ یہ طول طویل تقریر سنکر میان بدھو نفر نے کہا دو باتین ہماری سمجھ مین نہ آئین۔ ایک یہ کہ معشوقہ کو کندن کیون کہا۔ سیم بدن ہم گنوارون نے بھی سنا ہی کہ چاندی کا سا بدن ہمنے بھی سنا ہی کہ چاندی سی پنڈلیان مگر معشوق کو کندن کہنا آج ہی سنا دوسری بات یہ سنی کہ حضور بھی شاعر ہین۔ ابتک کوئی شعر آپ کا نہین سنا تھا۔ خدائی فوجدار اس گفتگو پر مسکرائے۔ کہا ارے گنوار تو شاعرون پر اعتراض کرتا ہی۔ کندن؛ اس شاعر کے معشوق کا نام ہی۔ کندن عورت مرد دونون کا نام ہوتا ہی۔ کندن لال کندن جان۔ بی بی کندن۔ ہندو اور مسلمان دونون اس نام کو استعمال کر سکتے ہین اب رہا یہ امر کہ مین شاعر ہون یا نہین۔ اسکا جواب صرف یہ ہی کہ ہم صرف شاعر ہی نہین بلکہ شاعر گر ہین یہ شعر جو تمنے سُنے بُرے شعر نہین ہین مگر جو نامہ منظوم ہم اپنی معشوقہ زرین کمر کے نام بھیجینگے وہ قابل دید ہوگا بلکہ دید ہوگا نہ شنید ہوگا۔

ای صورت زیبای تو آئینۂ آسودگی +	وے ناز استغنائے تو ہر روز در بہبودگی
افسردہ می سازد مرا طرز تغافلہاے تو	ای بیوفا تا کے تو ان در پلۂ فرسودگی +

وہ تو اک چیز ہی اور ہوگی۔ وہ شی ہی اور ہوگی۔ ع۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک + ایک بات اے بدھو نفر اور بھی ہمکو تمسے کہنی ہی اور وہ یہ ہی کہ ہمارے پیشے کے جتنے لوگ ہین وہ سب شاعر ضرور ہونگے اور علم موسیقی کے بے بدل اُستاد۔ یار بد نژاد۔ مگر ابکے شعراے بہادر اور پچھلے زمانے کے لوگون کی شعر شاعری مین فرق ہی اب اسقدر جوش نہین اور رزمیہ بند کم کہتے ہین اب سلاست کیطرف زیادہ تر خیال ہوتا ہی۔ بدھو نے کہا ذرا اور آگے بڑھ کے ملاحظہ فرمائیے شاید نام اور پتا بھی درج ہو۔ فوجدار نے ورق اُلٹ کر کہا ایک خط لکھا گیا عشقیہ ہی نامۂ عشقیہ۔ بدھو نے عرض کی کہ ذرا اور زور سے پڑھیے ہم بھی سُنین اور حظ اُٹھائین۔ فوجدار نے کہا اچھا ہم بڑی خوشی سے آپ کو سنائینگے یہ کہکر میان بدھو نفر کی مرضی کے مطابق خدائی فوجدار نے خط پڑھ کر سنایا۔

جان جان تمھاری وعدہ خلافیون نے تمھارے عاشق زار کو یہ روز بد دکھایا کہ مین تاب مفارقت نہ لایا اور گھبرا کے ایسی جگہہ آیا جہان سے نہ مین جاؤنگا نہ میرا لاشۂ بے کفن ہان یہ خبر البتہ تمھارے گوش گزار ہوگی کہ تمھارا کشتۂ ناز داخل خلد علیین و بہشت برین ہوا۔

یہ نعش ہے بے کفن اسد خستہ جان کی ہی	حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

تمنے مجھے مار ڈالا۔ اے پری دخت شیرین حرکات تمنے مجھے چھوڑ کے اور میری محبت سے منھ موڑ کے ایک ایسے شخص کے ساتھ عقد کیا جو مجھ کشتۂ ناز سے زیادہ امیر ہے۔ مگر لیاقت مین اُسکا اور میرا مقابلہ۔ ع۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ✣ مین مجسطی خوان وہ کج مج زبان۔ مین دانائے زمان وہ نادان مگر سچ یون ہے کہ جسے پیا چاہے وہی سہاگن کیا سانور کیا گورا ہے۔ الغرض۔ ع۔ دل صدمۂ فرقت مین نکل جائے تو اچھا ✣ اگر نیکی اور خوش خلقی کی اس زمانے مین ذرا بھی قدر و منزلت ہوتی تو نہ مجھے کسی شخص کی خوش نصیبی پر ناز ہوتا اور نہ اپنی بدبختی کا رونا روتا۔ تمہارا حسن گلو سوز اور نور عالم افروز یاد کر کے میری جان جاتی ہے لبون پر جان آتی ہے مگر تمہاری بے اعتنائی نے عجب غضب ڈھایا ہے۔ تمہارا گورا گورا پیارا پیارا مکھڑا صاف کہتا ہے کہ تم ملکوتی صفات ہو مگر غور کر کے دیکھا تو۔ ع۔ زنان را کید ہائے بس عظیم است ✣ اور اسمین بھی کوئی شک نہین کہ۔ ع۔ زکید زن بود نادان گرفتار ✣ اب اے ترک جفا شعار قاتل عیار معشوقۂ عاشق کش ستم پرور۔ الوداع الوداع۔ دنیا کو خیرباد دائمی کہکر رخصت ہوتا ہون۔ تمکو خدا خوش و خرم با کام فائز المرام رکھے اور مدارج اعلی کو پہونچائے۔ آمین۔

یہ خط پڑھکر خدائی فوجدار نے کہا اس سے بھی اصل حال نہین معلوم ہوتا صاف صاف سمجھ مین نہین آتا۔ ہان بس اتنا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مصیبت کا مارا غریب بیچارہ صیاد بار ہے۔ عشق کا ستا رہا ہے۔ معشوقہ کی بے وفائی نے اس مصیبت زدے شامت کے مارے کو کہین کا نہین رکھا۔

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد　　وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

اِدھر اُدھر پھر اُس نوٹ بک کو جا بجا پرتالا تو اشعار حسرت بار سے سوا [illegible] نظر نہ آیا۔

دل میرود ز دستم صاحبدلان خدا را　　دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا
دہ روز مہر گردون افسانہ ایست افسون　　نیکی بجائے یاران فرصت شمار یارا

پھر نوٹ بک کے ورق اُلٹے تو یہ شعر دیکھے۔

کہ اے شاہ حسینان زمانہ　　غلام خستہ جان کا سُن فسانہ
مین تیرا اک غلام نیمجان ہون　　حقیر و دلحزین و ناتوان ہون
کہ تو ہے مالک ذی دولت و جاہ　　طبیعت مین تری ہے رحم کو راہ
مین مسکین و گدائے بے نوا ہون　　مین تیرے حسن پر دل سے فدا ہون
خطا وار و گنہگار و پشیمان　　عطا پر تیری مین از بس ہون نازان

تری درگاہ مین ہون مین پنہ گیر | حزین و خستہ و دلریش و دلگیر

اس کلام سے فوجدار نے یہ نتیجہ نکالا - کہ اس کمبخت کی معشوقۂ مطلوبہ نے اسکو بڑا دھوکا دیا - اس سے پہلے اقرار کیا اور اسکے بعد اب کسی اور کی زیب آغوش ہی -

غیر آنکھین سینکین اُس بت سے دل مضطر جلے | واے بے دردی کوئی تاپے کسی کا گھر جلے

بدھو نفر اس بیگ کو پھر غور سے دیکھنے لگے کہ اسمین شاید کوئی اور نایاب شی ملے مگر اس جستجو مین مایوس رہے - کوئی اور چیز نہ ملی - کوشش اور محنت رائگان گئی - فوجدار سے کہا خدا جانے کس بدبخت نے اپنی سیہ بختی کے سبب سے ایسے عاشق کش سے دل ملایا - اِدھر فوجدار نے اُس کتاب سے پڑھنا شروع کیا -

مخلصی کیا ہی کہ مرغ روح قید تن مین ہی | جان بدن مین ہی بدن آغوش پیراہن مین ہی
رو رہا ہی وہ بھی میرے اضطرار اشک پر | کوئی آنکھون مین تڑپتا ہی کوئی دامن مین ہی
انقلاب ایسا دکھا ای لطف قاتل آج تو | زخم مین آئے جو ڈورا دیدۂ سوزن مین ہی
بعد مردن دیکھنا دیوانگی کا میری اوج | ماہ نو ہوگا وہی طوق آج جو گردن مین ہی
خاطر صافی مین تیری کس طرح سے آئیگا | وہ جو میرے قتل کا کینہ دل دشمن مین ہی
گدگدی ہونے لگی پائے نگاہ یار مین | فرش نظارہ جو اپنا دیدۂ روزن مین ہی
بعد مردن آرزو مین خاک سے پیدا ہوئین | میرا لاشہ صورت دل سینۂ مدفن مین تھا
خون روئے عمر بھر اغیار صورت دیکھ کر | میرے زخمون کا نمک شاید ترے جوبن مین ہی
زخم کے دامن مین ای قاتل چھپیگا شرم سے | چشم کی صورت جو حلقہ جوہر آہن مین ہی

بدھو نفر نے خدائی فوجدار کی اجازت سے روپیہ گننا شروع کیا - اسپر فوجدار بہت جھلانے کہا تم بڑے ہی لالچی آدمی ہو - ع - طمع را سہ حرف و ہر سہ تہی + اس لالچ کا یہ نتیجہ ہوگا کہ جس طرح چور تمہارا گدھا چرا لیگیا تھا اُسی طرح کوئی اہلی مرتبہ یہ بیگ مع زر و دینار و درام لیجائیگا اور کملی کتھری کریگا بس پھر کرتے دھرتے ایک نہ بن پڑیگی ساری مشیخت کرکری ہو جائیگی اور پھر سر پیٹو گے اور روتے بھی نہ بنیگی - بدھو نے روپیہ بیگ مین رکھا اور سوچا کہ اتنے دنون کی مار پیٹ و فضیحتے اور ذلت کے بعد آج خدا نے یہ دن دکھایا کہ اسقدر زر کثیر ہاتھ آیا کہ اگر جزیرہ نہ بھی ملے تو ہیچ مضائقہ ندارد - گھر مین بیٹھ کے امیرون کی طرح رہینگے اور چین کرینگے - ع - نے غم دزد نے غم کالا + ایک دفعہ یہ بھی سوچا کہ خدائی فوجدار کو چھوڑ کے چپکے سے چلدو اور وہان انکے عزیزون اور آدمیون سے کہو کہ یہ پاگل ہو گئے ہین انکا علاج کرو اور ادھر سے روپیہ لیکے دندناؤ - مگر آدمی تھا ڈرپوک - سوچا کہ اگر راہ مین کسی نے چھین لیا یا بیگ کا

ملک مل گیا تو بڑی خرابی ہوئی اور پھر تک جانا مشکل ہو جائیگا۔ اس سے بہتر یہی ہو کہ فوجدار کے ساتھ رہو۔
خدائی فوجدار مع مصاحب جرار میان بدھو نفر کے اب اُس ستم رسیدہ تباہی زدہ کی تلاش مین روانہ ہوے جسکی نوٹ بک اِنھون نے پائی تھی۔ چلتے چلتے صحراے پرخار اور کوہ بلاخیز کے اندرونی حصے مین پہونچے تو دیر کے بعد انکی نظر سے ایک آدمی گذرا۔ پیادہ پا۔ برہنہ سر۔ ٹانگون مین پھٹا پرانا پائجامہ۔ آستینون دار آصف خانی پھٹے پرانے گوڈر کوڈ واتیل سے چینون کی قطع۔ ڈاڑھی مین معلوم ہوتا تھا برسون سے کنگھی نہین کی ہی۔ خدائی فوجدار نے اِسکا تعاقب کیا۔ فوجدار کے ساتھ میان بدھو بھی ہو لیے۔ یہ دونون صاف سمجھ گئے کہ یہ وہی عاشق ہی معشوقہ عاشق کش کا ستم زدہ آفت زدہ۔ غم زدہ۔ مصیبت زدہ۔ مجنونانہ قطع اِس بات کی گواہ ہی کہ یہ وہی تباہی کا مارا ہی۔ جب اِس وحشت زدہ کی نظر ہمارے فوجدار پر پڑی تو اور بھی بھاگا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی آہوے صحرائی انسان کی شکل دیکھ کر مارے خوف کے چوکڑیان بھرتا بھاگا جاتا ہی۔ فوجدار نے بدھو نفر سے کہا یار تم اس طرف سے اسکو گانٹھو اور مین اُدھر پورب سے اشہب صبا رفتار کو تیز کرون بس بیچ مین فوراً گرفتار کر لو۔ اس سے کہدینا کہ یہ مرد شہسوار اور دلیر نامدار ہی خوب تعریف کرنا اور کہنا کہ۔

مین ہون نامور شیر دشت وغا	لیے ہاتھ مین تیغۂ برق زا
جدھر رُخ کیا شیر نے جھوم کر	صفین ہوگئین دم مین زیر و زبر
چمکنے لگی برق تیغ دو دم +	دکھانے لگے اوج اپنا علم +
نہنگان دریاے جرأت نشان	لیے ہاتھ مین تیغۂ خونفشان ++
جوان اولوالعزم شمشیر زن	بدیع الزمان گردلشکر شکن +

بدھو نفر نے کہا آپ کے سایے سے ساتھ ساتھ رہونگا۔ دم کے پیچھے پیچھے۔ ذرا بال بھر بھی نہ ہونگا بس جدھر آپ بڑھے اُدھر بندہ بھی ہوگا۔

سالہا سال سے پیچھے ہین تمھارے پھرتے	جنوری تم ہو جو ای یار دسمبر مین ہون

آپ مجھسے علحدہ ہوے اور بندۂ درگاہ پر خوف طاری ہوا اور خوف ایسا بیٹھو الیتا ہی کہ بس گھگی بندھ جاتی ہی واللہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے بھوت پریت دیو نے گلا دبوچا اور مار ڈالا۔ بندہ نہ ساتھ چھوڑنے کا۔ اسمین ہرچہ باداباد۔
فوجدار بولے ہم اس وقت بہت ہی خوش ہوے کہ تمکو ہماری بہادری اور بسالت اور شجاعت پر اسقدر بھروسا ہی اچھا ہمارے ساتھ ساتھ چلے آؤ اور خوب غور سے دیکھتے جاؤ

کر دو غریب وحشی کدھر ہو تمکو اُس سے بڑی ہمدردی ہوئی ہو اور وہ واقعی ہمدردی کا مستحق ہو۔ وہ ظالم اتنا بھی نہیں پوچھتی کہ۔

چہ پیش آمد ترا دحال چون ست	اگر صحرا نوردی از جنون ست
جدا چون گشتی از یاران غمخوار	چرائی ہیچ مجنون سر بہ کہسار

وجہ کیا۔ وجہ یہ کہ یہ اُسپر عاشق ہی اور وہ بات بھی نہیں پوچھتی بدھو بولے صاحب ہماری سمجھ مین آج تک نہ آیا کہ لوگ ایسی بیوفا عورتون پر کیون جان دیتے ہین جو انکو جوتی کی نوک پر مارتی ہین۔ ہماری عورت اگر بے اعتنائی سے پیش آئے تو ہم تو گولی ہی ماردین۔ خدائی فوجدار بہت ہی ہنسے فرمایا ہم چند اشعار پڑھتے ہین اُنسے تمکو اس بات کا پورا پورا جواب ملجائیگا۔

مجنون [illegible] ساربانے	چرا بیہودہ دشت اندر مکانے
اگر با لیلی ات باشد سروکار	بود آن بیوفا را حیلہ بسیار
لب لعلش بکام دیگران ست	ترا بیہودہ در صحرا مکان ست
ز حرف ساربان مجنون فغان کرد	جوابش این رباعی را بیان کرد
میان عاشق و معشوق رمزیست	کرام کاتبین را ہم خبر نیست
رموز عاشقان عاشق بداند	چہ داند آنکہ اشتر می چراند

مطلب یہ کہ تو جا اپنا کام کر۔ اونٹ اور اونٹنیان چرا۔ تجھے عاشقی و معشوقی سے کیا غرض ہی۔ ع۔ چہ دانند بوزینہ لذات ادرک۔

در دلم درد ز لیلی کافیست	خواہش وصل زنا انصافیست

تو [illegible] سے کیا جانو۔ بدھو نفر ساری کہانی سنکر بولے بس اس کل تقریر مین وہ بات پسند آئی جو ساربان نے کہی تھی۔

لب لعلش بکام دیگرانست	ترا بیہودہ درصحرا مکانست

سب ہی کہی۔ فوجدار اسکو جاہل سمجھ کر خاموش ہو رہے۔ ع۔ جواب جاہلان باشد خموشی + یہ باتین ہوتے ہوتے ایک مردہ قاطر ملا۔ کاٹھی کسی موٹی لگام چڑھی ہوئی گِدون اور کوون اور جانوران صحرائی نے لاش آدھی کھالی تھی۔ سمجھ گئے کہ اسی وحشی کا جانور ہی کہ اتنے مین سیٹی کی آواز سنائی دی معلوم ہوا کہ کوئی آدمی آتا ہی۔ دیکھا کہ ایک چرواہا اپنے گلّے کو چراتا سیٹی بجاتا آتا ہی۔ اُس سے فوجدار نے پوچھا کیون بھائی صاحب یہ کون وحشی ہی ایک آدمی کو ہمنے دور سے دیکھا

مگر وہ ہمکو دیکھکر دوڑ کے بھاگا اور اب یہان پر یہ گدھا مرا پڑا ہی۔ آواز آئی کہ تم کون ہو اور اس لق و دق میدان مین جہان ہم لوگون کے علاوہ اور کسی کا گذر ہی نہین ہوتا کیا کرنے آئے ہو۔ فوجدار نے کہا تم ذرا قریب آجاؤ تو باتین ہون وہ قریب آیا۔ اِنھون نے کل حال دریافت کیا تو اسنے کہا یہ گدھا چھ مہینے سے پڑا ہی۔ یہان ایک خوبصورت خوشرو جوان اسپر سوار ہو کر آیا تھا۔ کسی سے بولتا تھا نہ چالتا تھا چپ چاپ اِدھر اُدھر پڑا رہتا تھا۔ مگر ایک دن ایک چرواہے کی روٹی چھین کے کھا گیا اور دوسرے دن ہم لوگونکے پاس آکے کہا مجھے معاف کرنا مین عجب حالت مین تھا۔ ہمکو اُسکے حال پر رحم آیا اور سمجھایا کہ جب کبھی بھوکے ہوا کرو ہمسے مانگ لیا کرو مگر لڑکے نہ لیا کرو۔ اسکا بیگ اور پورٹمنٹو ہمنے راہ مین دیکھا مگر اُٹھایا نہین کہ مبادا کوئی بات پیدا ہو اور کوئی بجوگ پڑے۔ بدھو نفر کا پوٹا تر تھا۔ کہا ہمنے بھی دیکھا مگر نہین اُٹھایا۔ چرواہے نے کہا ہمنے پرسون دیکھا تھا ہم لوگون کے گلے کی طرف دوڑ پڑا اور دوڑ کے جھپٹ کر روٹی اور ترکاری چھینی اور ایک لات چرواہے کو زور سے لگائی جب سب لوگون کو اس امر کی خبر ہوئی تو ہم اُنکی تلاش مین اِدھر اُدھر دوڑے مگر دو دن تک پتا نہ ملا۔ تیسرے دن پتا پایا مگر اس روز بھلے مانس بنے ہمارے سامنے آئے اور بہت اخلاق کے ساتھ ملے کپڑے پھٹے ہوے۔ میلے کچیلے۔ کہا آپ لوگ میرے پیچھے پیچھے نہ دوڑیئے۔ مین بڑا ہی گنہگار آدمی ہون گناہ کا بار عظیم میرے سر پر ہی مین اس صحرائے پُرخار مین اس غرض سے آیا ہون کہ کفارہ کرون۔ ہمنے پھر کہا کہ ہم سب ملکے آپکی روز دعوت کرنا چاہتے ہین آپ مہربانی کر کے ہمسے زبردستی نہ چھینا کیجیے۔ اُسنے ہمارا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا اب آج سے جب بھوکا ہونگا آپ لوگون سے راہ خدا پر مانگا کرونگا زبردستی نہ چھینونگا یہ کہکر اسقدر زار زار رویا کہ پتھر تک پگھل جاتا ہمکو اس غریب کی حالت پر سخت افسوس آتا ہی کہ کیا سے کیا ہو گیا جب پہلی مرتبہ یہ شخص آیا تھا تب کچھ اور ہی شکل و صورت تھی اب کچھ اور ہی حال ہی۔ بڑا حسین اور خوشرو نوجوان تھا۔ لباس بہت ہی عمدہ سونے کی کمانی کی عینک۔ طلائی گھڑی سونے کی زنجیر۔ گفتگو سے پایا جاتا تھا کہ کوئی شہزادہ ہی۔ پڑھا لکھا آدمی اور مجسم اخلاق۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ایسا تربیت یافتہ رئیس زادہ اور یہ حال۔

ایک روز ہمسے باتین کرتے کرتے زور سے دوڑا اور راہ مین گر پڑا اور گرتے ہی کہنا شروع کیا اے ظالم۔ اے اظلم۔ اے خونخوار دغا باز فسون ساز۔ مکار عیار۔ عاشق کش۔ تو نے مجھے دین کا رکھا نہ دنیا کا۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم	نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
گئے دونون جہان کے کام سے ہم	نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
لڑی ہو آنکھ اک شوخ حسین سے	لہو رونہ لگا چشم پاک بین سے

سمندر جوش ماریگا زمین سے
ملیگی سیل خون عرش برین سے

جہان مین نام تو سُنتے تھے ہم جدائی کا
دیا فلک نے ہمین یہ ستم جدائی کا
ولے نہ دیکھا تھا درد و الم جدائی کا
بڑا ہی مرگ سے ایک ایک دم جدائی کا

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسی کو دکھائے نہ غم جدائی کا

نہ سمجھیگا زمین کو وان کی فرش خواب کوئی بھی
بہائیگا نہ آنکھون سے کبھی خوناب کوئی بھی
نہ اس ظلم وستم کی لا سکیگا تاب کوئی بھی
جفا سے اُسکی ٹھہریگا نہ اے نواب کوئی بھی

رہینگے دیکھ لینا کوے جانان مین ہمین برسون

خدائی فوجدار نے کہا چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے ہم ضرور۔ ڈھونڈھ نکالینگے۔ پہاڑ کی ایک ایک چوٹی مین تلاش کرونگا۔ اب ٹھان لی کہ چاہے جو کچھ ہو ملون اور پھر ملون۔ قابل ملاقات آدمی معلوم ہوتا ہی مگر اب خلل دماغ ہو گیا ہی۔ اور خلل دماغ ہوا ہی چاہے۔ اتنے مین حسن اتفاق سے وہ نوجوان وحشی ایک درۂ کوہ سے نمودار ہوا۔ اور چروا ہے سے کہا (آداب عرض کرتا ہون) اِنھون نے بھی بہ نرمی سلام کیا اور اُسکے بعد خدائی فوجدار کی طرف مخاطب ہو کر کہا مزاج اقدس اِنھون نے بھی بصد انکسار جواب دیا۔ الحمد للہ۔ اسکے بعد خدائی فوجدار کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بڑے غور سے اُنکو دیکھنے لگا۔ گفتگو جو ہوئی وہ آیندہ فصل مین ابھی لکھی جائیگی۔

فصل ۔ ۱۰

خدائی فوجدار سے یون تقریر کی اے ملنا مدار و والا تبار۔ مجھے معلوم نہین کہ تم کون ہو مگر تہ دل سے تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون کہ تمنے مجھ سے نا چیز کو اس حسن اخلاق کے ساتھ مخاطب کیا ع۔ شکر نعمتہاے تو چندانکہ نعمتہاے تو۔ جس مہربانی کے ساتھ آپ مجھسے پیش آئے اُسکا شکریہ زبان سے ادا نہین کرسکتا۔ خدائی فوجدار کو گویا لاکھون اشرفیان مل گئین۔ فرمایا مین نے تو ٹھان لی تھی کہ چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے یہ ممکن نہین کہ بے آپسے ملے ہوے چلا جاؤن تمام پہاڑ کی خاک چھانتا اور آپکو ڈھونڈھ نکالتا مگر خدا نے ہماری تسلی کہ بے منت مخلوق او ربلا دوڑ دوش کے آپ ملگئے۔ اس سے بڑھ کر خوش نصیبی اور کیا ہو گی۔ مین نے آپکی نوٹ بک پڑھی اُس سے معلوم ہوا کہ آپ کسی معشوقہ بیتن پر عاشق ہوے اور اُس عاشق کش نے آپ کو دغا دی اور آپ دھوکے مین آگئے۔ مین چاہتا تھا کہ آپ کی زبانی سنون کہ یہ سرگذشت کیا ہی اگر آپ کے مرض کا علاج ممکن ہی اور لا علاج نہین ہی تو بندہ علاج کی فکر کرے

بہرکیف سنین تو مرض خدانخواستہ کیا ہی۔ مین اُن لوگون مین ہون جو بات کے دھنی ہین۔ جان جائے مگر قول کے خلاف کارروائی نہ ہو۔ قول مردان جان دارد مشہور مثل ہی۔ اور جان تک آپ کی مدد مین حاضر ہی اگر جان سے دریغ کردن تو بھلا مانس نہ کہنا۔ جان ہی کون شئی۔ مین اُن لوگون مین ہون جو خدائی فوجدار اور یلان نامدار کے نام سے مشہور ہین اور جنھون نے بیڑا اُٹھالیا ہی کہ زیردست کو زبردست کے ظلم سے بچائینگے اور اگر کوئی امیر آدمی کسی غریب کو ستائیگا تو ہم مار ڈالینگے ہمکو دیوون اور اژدہون اور جنون اور سانپون اور بادشاہون سے مقابلہ کرنا پڑتا ہی اور ہم تنہا ویکہ فوج سے لڑ پڑتے ہین ہمارے بدھو نفر سے دریافت کرلو کہ ہم کس صفائی اور بہادری کے ساتھ دو دو غنیم سے تنہا لڑے ہین اور دونون جادوگر دونون ساحر۔ فوراً بکری اور بھیڑ بنگئے۔ اب ہمنے آپکا صدق دل سے ساتھ دیا ہی۔ بس اب چاہے اس مین ہماری جان بھی جاتی رہے کچھ مضائقہ نہین سمجھا جائیگا۔ مگر قول مردان جان دارد) اس شخص نے اِنکو بڑی غور سے دیکھا بھالا اور دیکھ بھال کے کہا۔ اگر آپ کے پاس کچھ کھانے کو ہو تو مجھے دیجیے۔ مین بھوکا ہون۔ کھا پی کے پھر ہمارے آپ کے باتین ہونگی اور مین آپ کے مہربانی آمیز کلمات کا بہت شکرگزار ہوا۔

خدائی فوجدار نے بدھو کی طرف اشارہ کیا۔ میان بدھو نفر نے ہانڈی کے کباب دیے اور چرواہے نے تین روٹیان نکال کے دین۔ اور اس وحشی نے جانورون کی طرح وحشت مین کھانا کھایا جسوقت تک وہ کھاتا گیا نہ وہ بولا نہ انمین سے کوئی بولا۔

کھانا کھا کر پانی مانگا اور پانی پی کر اشارہ کرکے اِن سب کو ایک قلہ کوہ پر لیگیا اور اُسکی ایک کھوہ کے پاس سبزۂ نودمیدہ پر لیٹا اور اپنی کہانی بیان کرنے کے قبل کہا۔ سنو صاحبو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ مین اپنا حال زار من وعن از سرتاپا اختصار کے ساتھ بیان کرون تو ایک امر یاد رکھو۔ وہ یہ کہ خبردار خبردار بیچ مین بول نہ اُٹھنا اور نہ مجھسے کوئی سوال جواب کرنا کہ یہ کیا ہوا وہ کیا ہوا۔ ورنہ مین اُٹھ کے چل دونگا اور پھر کوئی ہزار خوشامد کریگا مین ہرگز زبان پر نہ لاؤنگا۔ اس بات کا مجھسے اقرار کرلیجیے۔ مین بہت ہی مختصر طور پر عرض کرونگا۔ ماقل و دل لیکن اگر ایک سوال بھی کیا گیا تو پھر میرے ہونٹھون پر مہر ہو جائیگی۔ خاموش۔ سکوت اور سکتے کا عالم۔ فوجدار نے کہا مین اپنی جانب سے بھی اور اپنے ان ہمراہیون کی جانب سے بھی وعدہ حتمی کرتا ہون کہ زبان تک نہ ہلاؤنگا۔ سوال کرنا تو اور شئی ہی۔ سب چپ چاپ ہو کے بیٹھے اور سب کو کمال اشتیاق تھا کہ دیکھین۔

	چہ می گوید ابو نصر فراہی		بہ توفیق خداوند اسے لعے	

اور وحشی نے اپنی کہانی یون شروع کی۔

صاحبو۔ خاکسار کا نام جم قدر ہی مین اودھ کے ایک نامی قصبے مین پیدا ہوا تھا جس کو لوگ مردم خیز طبقۂ بلگرام کہتے ہین۔

	از خطۂ پاک بلگرام ست +	آب و گل من کہ فیض عام ست	
	کو ثر مے و آفتاب جامی	سبحان اللہ چہ بلگرامی	

مین عالی خاندان معالی دودمان ہون۔ نجیب الطرفین و شریف الجانبین۔ مان باپ دولتمند صاحب ثروت۔ مگر میری شامت اعمال نے میری حالت اس درجہ ردی کردی کہ مان باپ کی دولت سے کوئی فائدہ نہ پہونچسکا اور میرے عزیز اور رشتہ دار اور والدین اور احباب مجھے یاد کرکے روتے ہونگے کہ ہاے خدا جانے زندہ ہی یا مردہ خدا کا جسپر قہر ہوتا ہی اُسکو دولت سے کوئی کیا فائدہ پہونچا سکتا ہی۔ خاک۔

	ڈوبے وہ ناؤ جسکا خدا ناخدا نہین	اُسکا ہی کون جسکی مدد پر خدا نہین	

میرے وطن مین ایک قتالۂ عالم رہتی تھی۔ جب سے دنیا خلق ہوئی ہی ایسی حسین عورت خلق مین خلق نہین ہوئی۔ بچہ حور۔ دور از قصور۔ آنکھین موتی چور۔ قد رشک طور نوراً علیٰ نور۔ میری اُس ترک ظالم پر جان جاتی تھی۔ دل آتے ہی ہوش و حواس نے خیرباد کہی۔ یہ جادہ جا۔

عشق درآمد زدر گفت سلام علیک   عقل برون شد ز سر گفت سلام علیک

اور طرہ یہ کہ مثل میرے عالی خاندان اور نجیب الطرفین۔ اور ہمسے کہین زیادہ دولتمند۔ روپیہ والی اور نازون کی پالی اور مست لااُبالی اور حسن الوجہ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ۔

	بظاہر خوبرو لیکن ستمگار	بہار باغ مین تھی اک دل آزار +	
	بلا آئی ہوے جسکے نظارے	غضب آمیز چتون کے اشارے	
	اُمنگون پر رُخ و عارض کے جوبن	طبیعت سب طرف سے پاک دامن	
	ملے چتون جو ظالم کی نظر سے	صداے الحذر نکلے جگر سے	
	بلا کی قہر کی تھی شوخ و عیار	کیا ترچھی نگاہون سے دل افگار	
	دکھایا اپنے جوبن کو سراسر	کھنچی کچھ لے کے انگڑائی برابر	
	کیا بیتابیون نے خود فراموش	ہوا برہم وہین مجموعۂ ہوش	
	کہا تقدیر نے اپنی خبر لے	نگاہ ناز سے دیکھا جو اُسنے	
	ہجوم شوق مین پہونچا بس اکبار	اُسی جانب ہوا عزم دل آزار	

درون باغ آ کر بولا کہ جب کبھی ۔ خدا رکھے یہ تیری نوجوانی
ہوا یہ حال رنجون سے ہمارا ۔ اُٹھانا ناز مشکل ہی تمھارا
مگر با اینہمہ اک آرزو ہی ۔ طبیعت کو اُسی کی جستجو ہی
کہ دے بوسے لبِ نازک کے دو چار ۔ کہ تا راحت ملے دل کو مرے یار

مین بچپنے کے زمانے سے اُس رشک پری کی دلبری اور حسن وجمال کا عاشق زار تھا اور وہ بھی مجھے پیار کرتی تھی مگر ہم بچے بچے تھے بدی کا خیال دل مین ذرا بھی نہ تھا پاک محبت تھی ہمارے والدین کو ہماری اس محبت کا حال معلوم تھا۔ اور اس علم سے وہ خوش تھے کہ یہ دونون امیرون کے لڑکے ہین۔ دونون خوبصورت۔ خوشرو۔ دونون خاندان کے اچھے میرے اور اس قتالۂ عالم کے والدین کو پورا پورا الیقین تھا کہ ان دونون کی محبت اسقدر روز بروز بڑھتی جاتی ہی کہ بڑھ کے باہم انکا عقد ہوگا اور میان بی بی ہو کے باہم رہینگے۔ عمر کے ساتھ ہمارا عشق بھی بڑھتا گیا اور اُس پری کے رشک قمر کے والدین کو مناسب معلوم ہوا کہ مجھے اپنے گھر مین آزادی کے ساتھ آنے جانیکی اجازت ندین اور کہا کہ اب تم دونون خیر سے سیانے ہوے ہو جو کوئی دیکھیگا کیا کہیگا۔ گو تمھارے دلون مین بدی نہو مگر لوگونکی زبان تو کوئی پکڑتا نہین اور کچھ نہین تو مطعونی سے ڈرنا چاہیے۔ خیر ہم نے آنا جانا ملنا جلنا ترک کر دیا مگر وہ لوگ ہماری زبان کو روک سکتے تھے ہمارے قلم کو تو نہین روک سکتے تھے۔ ہمنے اپنا مدعاے دلی تحریر کے ذریعے سے ظاہر کرنا شروع کیا اور اب آزادی سے بھی زیادہ ترکام لیا کیونکہ زبان سے دوبدو اکثر باتین بہ آزادی انسان نہین ادا کر سکتا تحریر مین تقریر کی نسبت زیادہ آزادی ہو سکتی ہی۔ راز و نیاز کی باتین عاشقی معشوقی کی گھاتین اور بھی لطف اور بے تکلفی سے ہونے لگین مگر آتش شوق اور بھی تیز تر ہوئی۔ جب وہ خطوط کے الفاظ اور وہ محبت کی باتین یاد آتی ہین تو کلیجہ مُنھ کو آنے لگتا ہی۔ ایسے ایسے عشقیہ نامۂ منظوم تصنیف کیے کہ جو پڑھتا پھڑک جاتا۔ وہ وہ غزلین برجستہ کہین کہ وہ رشک قمر بھی پڑھکے خوش ہو جاتی تھی اور میرے دل کا مافی الضمیر صاف سمجھ جاتی تھی کیونکہ وہ ترجمان دل تھی شدہ شدہ میرے کالون سینۂ صافی مین آتش عشق اور بھی بھڑکی اور ایک روز مین نے اُس گلگون قبا کے باپ سے جا کے صاف صاف کہدیا کہ آپکی صاحبزادی پر میری جان جاتی ہی اور دلی خواہش یہ ہی کہ ہمارا اور اُنکا باہم عقد ہو جائے۔ اُسکے باپنے کہا اسمین کوئی عذر مجھے نہین مگر ابھی آپ کے والد فضل خدا سے زندہ ہین اُنکو لازم ہی کہ آپسے مشورہ کر کے مجھسے تذکرہ کرین تو مین جو امر مناسب سمجھونگا وہ کہونگا مین نے انکا شکریہ ادا کیا اور کہا بہت خوب

دوسرے روز اپنے باپ سے مین کچھ کہنے کو تھا کہ میری گفتگو کرنے کے قبل ہی اُنھون نے مجھے ایک خط
دکھایا جو کھلا ہوا تھا اور خط دیکر کہا بڑی خوشی کی بات ہو کہ نواب صاحب فرید پور نے تمھاری بڑی خاطر
کی مین نے جو خط پڑھا تو نئی بات. نواب صاحب نے میرے والد کو لکھی تھی کہ تم اپنے صاحبزادے کو
یہان روانہ کردو تاکہ میرے فرزند اکبر کا اتالیق اور ادب آموز ہو۔ مجھے آپکے فرزند اکبر کی قابلیت اور
اعلیٰ درجے کی تربیت و تعلیم اور لیاقت کا حال بخوبی معلوم ہی۔ اِنکو آپ مہربانی کرکے روانہ کردیجیے۔
مین نے جو خط پڑھا تو عجب حال ہوا۔ اور والد بزرگوار نے اُسیطرح یہ کہا کہ (بس دو دن مین بیٹھے
تم یہان سے روانہ ہوجاؤ) دو دن کا لفظ سُنا تو بڑا ہی بُرا معلوم ہوا۔ یا خدا اب چہ کردہ شود۔ گئے کیا
کہنے کو تھے اور ہوا کیا۔ اُلٹی ہو گئی۔ والد نے خط کا شکریہ ادا کیا اور کہا اب تم اچھے ڈھرے لگے
خط کے پڑھتے ہی جان نکل گئی۔ دوسرے روز اپنی معشوقہ محبوبہ و مطلوبہ کو جا کے دیکھا اور بصد حسرت
سینۂ بریان و چشم گریان اُسنے اپنی اس مصیبت تازہ کا حال کہا کہ جانی اب چندروز کے لیے مفارقت
ہونے والی ہی۔ مگر از برائے خدا ایسا نہ کرنا کہ ہمکو زہر کھانے کی نوبت آئے اور مفت مین ہماری جان
جائے۔ اُسنے بھی بعد گریہ وزاری ہمسے کہا کہ خبردار کسی اور سے دل نہ لگانا۔ مین نے اُسکے باپ سے
بھی کہا کہ چندروز کے لیے الوداع ہی۔ لیکن خدا کے لیے ایسا نہ کیجیے گا کہ تمام عمر کے لیے ہمکو مصیبت
مین گرفتار کردیجیے۔ دونون نے وعدہ کیا کہ قول جان کے ساتھ ہی۔ چاہے جان جائے مگر قول ضرور
پورا ہو جائے۔ بات مین فرق نہین آسکتا۔ مین ان سب سے رخصت ہو کر روانہ ہوا اور نواب صاحب کے
ہان میری اسقدر خاطر ہوئی کہ اور لوگ جو اُنکے نوکر تھے مجھ سے خار کھانے اور جلنے لگے۔ رفتہ رفتہ
نواب صاحب کے فرزند اصغر سے (جو چھوٹے نواب کہلاتے تھے) اور مجھ سے تپاک بڑھا اور نوبت
بایجا رسید کہ وہ میری دوستی کا دم بھرنے لگا اور مجھ سے صاف صاف اپنا راز بیان کردیا کہ ایک
چھوکری پر انکی جان جاتی ہو مین نے جو غور کیا تو سخت افسوس ہوا کہ یہ کم اوقات چھوکری نیچ قوم اور
یہ والی ملک استنے بڑے نواب کا لڑکا اگر اُسکے باپ کو اسکی جہالت کا حال معلوم ہو گیا تو غضب ہی
تو ہو جائیگا۔ پہلے تو اُس لڑکے کو سمجھایا اور اُسکے بعد غور کرنے سے یہ راے قائم ہوئی کہ جس شخص کا
نمک کھاتے ہو اُسکا حق نمک ادا کرو۔ اور یہ راے قائم کرکے مین نے اُسکے باپ سے کہدیا۔ اور
اس بات کی خبر اس لڑکے کو معلوم ہو گئی۔ باپ سے کچھ نہ کہا مگر مجھ سے کہا کہ یار میرے باپ کو اطلاع
ہو گئی ہو اب ہم یہ تدبیر سوچے ہین کہ تمھارے باپ کے ہان کسی بہانے سے چلے رہین تاکہ ہمارے والد کا
افسوس بھی کم ہو جائے کہ لڑکا اب یہان سے چلا گیا اب دوری کے سبب سے عشق بھی کم ہو جائیگا

مین تو دل ہی سے چاہتا تھا کہ کہین رستیان ٹُوٹا کے وطن پہونچون اتنا جو سُنا تو جی خوش ہو گیا۔ مین سنے
اُسکو اور بھی شہ دی کہ ضرور یہان سے چلے چلیے۔ کچھ دن یہان سے علیحدہ ہی رہنا ٹھیک ہی۔ آپ کے
والد بزرگوار بھی خوش ہو جائینگے کہ چھوٹے نواب اب داہ پر آ گئے اور ذرا سفر کا بھی لطف حاصل ہو گا۔ وہ بھی
اسپر راضی ہو گیا۔ اب سُنیے کہ اُسکے والد بزرگوار یعنی میرے آقا ے نامدار نے اپنے لڑکے کو حسب
مقتضاے مصلحت وقت اجازت دی کہ سفر کی تیاری کرو اور مجھے حکم دیا کہ انکے ہمراہ رہو۔ ہم دونون مع
چند ہمراہیون کے روانہ ہوے اور سفر مین مین نے معتبر ذریعے سے سُنا کہ اُس نیچ قوم چھوکری سے
اِس نوجوان نواب زادے نے شادی کر لی تھی۔

الغرض وہ اور مین میرے وطن مین داخل ہوے اور جناب والد نے اُنکی حیثیت اور درجے کے
مطابق اُنکا اعزاز و اکرام کیا۔ ایک روز مین نے اپنا آقا زادہ اور دوست سمجھ کر اُنسے کہا کہ جس پری وش
پر میری جان جاتی ہی اسکو اگر آپ ایک نظر ذرا دیکھ لین تو بھوک پیاس بند ہو جائے۔ مین نے واقعات
بیان کیے۔ نواب زادے نے کہا ایک روز ہمکو بھی ذرا جھلک دکھا دو۔ مین لیگیا اور چق مین سے
شب کے وقت نوجوان نواب زادے نے جو دور سے اسکو دیکھا تو تیر نظر کلیجے کے پار ہو گیا عاشق زار
ہو گیا۔ میرے نام جو عشقیہ خطوط اُسکے دست سیمین کے لکھے ہوے آتے تھے اِن کو وہ بڑے شوق سے
پڑھتا تھا اور بڑی تعریفین کرتا تھا اور بار بار اس رغیدِ نظر فریب کا ذکر خیر زبان پر لاتا تھا۔ مین اس سے
کھٹک گیا اور ایک دن مین نے اپنی آنکھون دیکھا کہ میری معشوقہ کا خط وہ چوم رہا ہی اب تو مجھے
اور بھی شک کی جگہ یقین ہو گیا کہ یہ میرا رقیب ہی رقابت کی آگ اور بھی بھڑکی۔ ایک دن وہ پری اُس
حور نژاد رشک شمشاد بہادرون کی رزم کے حالات پڑھ رہی تھی کیونکہ سکندر نامہ اور شاہنامۂ فردوسی
طوسی اُسکو حفظ تھا اور یلان نامدار کی بسالت اور کارستانیون کے حالات جنگ کو بڑے شوق سے
پڑھتی تھی کہ یون دیوون سے مقابلہ کیا اور شیرون کو نیچا دکھایا اور تن تنہا سوارون اور پیادون
سیکڑون ہزارون سے نبرد آزما ہوا۔

اُس نوجوان وحشی نے جو جنگ اور دیوون اور غیرون اور سپاہ اور توپ و تفنگ کا ذکر کیا
تو خدائی فوجدار سے نہ رہا گیا یہ بات کاٹ کے بول ہی تو اُٹھے داخاہ آپکی معشوقہ رشک ماہ کو ان
کتابون کا بھی شوق ہی یہ کہیے تو سکندر نامہ اور شاہنامہ پڑھتی ہین۔ جب ہی تو اسقدر ذہی جودت ہین
یطباعی اور ذکاوت بغیر اسکے ہو ہی نہین سکتی۔ اب آپ کے کچھ کہنے کی ضرورت نہین ہی واقعی اُنکے
حسن و جمال اور لیاقت اور بذلہ سنجی مین کوئی شک نہین۔ پہلے سے آپ نے اسکا ذکر کبھون نہ کیا۔

معاف کیجیے گا مین نے خلاف وعدہ بات کاٹ دی مگر حقیقت یون ہی کہ مجھسے رہا نہ گیا اور کیونکر رہا جائے۔ ممکن نہین کہ آفتاب کی شعاع گرمی نہ پہونچائے اور چاندنی سے ٹھنڈک نہ پہونچے)۔
خدائی فوجدار خاموش ہوے تو اُس وحشی نے بھی سکوت اختیار کیا اور گردن جھکا کر بڑا غوض کرنے لگا۔ خدائی فوجدار سے دوبارہ کہا کہ ہان حضرت اس دلچسپ قصے کو ختم کیجیے۔ ہم سب بدل مشتاق ہین کچھ تو فرمائیے۔ مگر ہان پورا پورا سکوت تھا۔ جواب ندارد۔ صدائے برنخاست تھوڑی دیر کے بعد کہا مین اپنے ارادے اور مرضی کے خلاف کوئی کام نہین کرتا ہون اور نہ کرونگا۔ اسمین ہرچہ بادا باد۔ اگر کوئی شخص سمجھے کہ میری مرضی کے خلاف کام لے سکتا ہی تو ویسا ہی گدھا ہی جیسا طرمزی توقندی تھا۔ خدائی فوجدار بگڑ گئے فرمایا جو شخص طرمزی توقندی کے خلاف کوئی بات کہے وہ دروغگو کاذب۔ طرمزی توقندی بہادر آدمی تھا اور راستبازی ایک جزو ہی شجاعت کا۔ اگر کوئی سور کا بچہ اسکو بُرا کہیگا تو مین کچل کے دھر دونگا۔ میدان ہو یا سوار۔ کسی باشد۔ اس وحشی نے جو اس سڑی سودائی کی یہ تقریر سنی تو دیر تک انکو غور سے دیکھا کیا اور اب جنون نے اس درجہ زور کیا کہ قصہ ناتمام رہا۔ اور اسمین بھی شک نہین کہ اگر وحشی اس قصے کو شروع کرتا تو فوجدار ہرگز ہرگز نہ سنتے۔ اور ادھر خدائی فوجدار تلے ہوے تھے کہ اگر اب کوئی شخص طرمزی توقندی کے خلاف کہے تو مار ہی ڈالون زندہ نہ چھوڑون۔
وحشی نے جو سنا کہ ہم کو سور کا بچہ اور کاذب اور دروغگو کہتا ہی تو وہ اور بھی دیوانہ ہو گیا

	خانۂ پر شیشہ را سنگی بس ست	در جنون دیوانہ را دانی بس ست	

آؤ دیکھا نہ تاؤ ایک پتھر اُٹھا کے مارا تو خدائی فوجدار بیہوش ہو گئے۔ بدھو نفر آقا کی یہ حالت زار دیکھ کر لڑنے چلے اور گھونسا تان کے لگانے ہی کو تھے کہ اُسنے اُٹھا کے دے مارا۔ اور اوپر سے دو چار لاتین اور لگائین۔ موے پہ سو دُرّے۔ چرواہے نے بھی کچھ چین چپڑ کی لی تو اُس نے ان کی بھی گت بنائی اور سب کو مار پیٹ کے دُرگت بنا کے چلتا ہوا۔ ع جا وہ جا۔ بدھو نفر اب جھاڑ پونچھ کے اُٹھے اور چرواہے سے شکایت کرنے لگے کہ یہ سب تمھارے ہی ہتھکنڈے ہین۔ تمسے کہا کیون نہین کہ یہ سڑی سودائی ہی۔ ورنہ ہم اسکا ضرور خیال رکھتے۔ اسنے کہا مین نے تو پہلے ہی کہدیا تھا کہ ہم لوگون سے چھین جھپٹ کے روٹی لیجاتا ہی اور مار پیٹ کرتا ہی میرا کون قصور ہی بدھو نفر اور گلہ بان کی باتون سے تکرار بڑھ گئی اور تکرار سے جوتی بیزار ہونے لگی۔ ع۔ او در من و من در و فتادہ۔ اُسنے اسکی ڈاڑھی لی۔ اور اسنے اسکی ڈاڑھی۔ اتنے مین خدائی فوجدار نے بیچ بچاؤ کر دیا ورنہ دونون کا سر پھٹتا۔ انھون نے اس چرواہے سے پوچھا کیون بھئی بھلا کوئی صورت ایسی بھی ہی کہ اب اُس سے

بس ملاقات ہو جیسا اُسے نے کہا ملاقات ہونا تو تعجب نہین۔ اِدھر اُدھر تو مارا مارا پھرتا ہی ہو۔ کہین کا ٹھکانا تھوڑا ہی ہو یہان مگر اس وقت ذرا دور جا کے دیکھین تو تعجب نہین کہ قریب ہی اس سے ملاقات ہو اور آپ قصہ بقیہ سننے مین کامیابی حاصل کرین۔

فصل-۱۱

خدائی فوجدار اپنے ساتھی گلہ بان سے رخصت ہوے اور پھر عراقی راہوار رشک حمار پر سوار ہو کر چلے میان بدھو نفر ہمراہ رکاب تھے گو بدھو کو بدرجۂ مجبوری جانا پڑا مگر ڈرتا تھا کہ مبادا ایکی پھر فوجدار ان گدھے پن کی لین اور وہ دونون کی مارپیٹ کے مردہ چھوڑ کے چل دے فوجدار کے ڈر کے مارے انسے گفتگو نہین کر سکتا تھا کیونکہ اُنھون نے حکم دیا تھا کہ جب تک ہم کوئی بات زبان سے نہ نکالین تب تک خبردار خبردار ہرگز کوئی بات ہمسے نہ کرنا۔ اس سنسان کوہستان اور صحراے عظیم مین مُنھ بند کر کے چلنا اور بات نہ کرنا بدھو کو ازبس شاق تھا۔ اِسنے اپنے آقا سے کہا سرکار۔ اب خانہ زاد کو رخصت کیجیے اور گھر واپس جانے دیجیے کیونکہ مُنھ بند کر کے چپ چاپ چلنا ازبس شاق ہو بندہ گفتگو کا مشتاق ہی یہان اول تو انسان کا گذر نہین۔ دوسرے اگر انسان کی صورت بھی دیکھی تو وحشیون سڑی سودائیون کی یا گلہ بانون کی۔ دو آدمی ٹٹرون ٹون اور دونون مُنھ بند کیے ہوے جاتے ہین اب بندہ رخصت ہیشود اللہ نگہبان شماست۔ اور کچھ نہین تو بال بچون مین جا کے اتنا تو ہو گا کہ باتین کر سکون اور اُنسے بولون۔ مُنھ بند کر کے بیٹھنے سے تو اچھا ہی۔

خدائی فوجدار نے کہا ہم تمھارا مطلب خوب سمجھے تم چاہتے ہو کہ ہم اُس اپنے حکم کو منسوخ کرین اور تمکو اجازت دین کہ آزادی کے ساتھ بولو اور گفتگو کرو۔ اس شرط پر ہم منظور کرتے ہین کہ تم اس جنگل اور کہسار مین گفتگو کرو بولو چالو مگر اِسکے بعد پھر وہی نادری حکم ہو گا اسمین جا سے جو ہو۔ یہان خیر چندان مضائقہ نہین ہی۔ اور کسی مقام پر البتہ اُسی حکم کی پابندی لازم آئیگی میان بدھو نے اتنی شہ جو پائی تو زبان کھولی اور آزادی کے ساتھ ہمکلام ہوے۔ چھوٹتے ہی کہا۔ (اب یہ فرمائیے کہ اس طرمزی قوقندی سے آپکو کون ہمدردی تھی کہ خواہ مخواہ اُس وحشی سے آپ بھڑ پڑے اگر طرمزی قوقندی کا جنبہ نہ کرتے تو کونسا ہرج ہوتا خواہ مخواہ اس سے بھڑ کے خود بھی مجروح ہوے اور مجھے بھی پٹوایا) خدائی فوجدار بولے ارے یار بدھو نفر مین تمسے کیا کہون۔ اگر تمنے طرمزی قوقندی کا حال پڑھا ہوتا تو ضرور تمھاری بھی یہی راے قائم ہوتی کہ جس زبان سے اُسکی ہجو نکلے اُسکو داغ دے بس۔ بدھو نفر بولے آپ تو بعض اوقات ایسی باتین کرتے ہین

کہ بے ادبی معاف میرے گدھے تک کو ہنسی آنے لگی۔ اب یہ فرمائیے کہ یہ بھی کوئی بہادری ہو کہ اس پہاڑ مین جہان آدمی ہو نہ آدم زاد۔ ہم مارتے مارے پھرین نہ راستہ ہو نہ کوئی پگ ڈنڈی نہ سڑک نہ ڈھرا۔ ایسے مقام پر کسکو ڈھونڈھنے نکلین ایک سڑان خبطان کو جو گھر بار وطن عزیز دوست مان باپ کو چھوڑ کے اس غرض سے یہان آیا ہو کہ مار پیٹ کر کے گلہ بالون سے روٹی چھین کے کھائے اور مارا مارا پھرے اور اگر مل جائے تو جو بات ختم کرنی ہو وہ ختم کرے۔ اسکے یہ معنی نہین کہ قصے کا حصہ بقیہ تمام کرے۔ بلکہ اسکے یہ معنی کہ آپ کا سر توڑ سے اور میری پسلیون کو پیس کے رکھدے۔ یہ کون دانائی کی بات ہو۔ انھون نے کہا ارے گنوار۔ اب تو بھی بڑھ بڑھ کے باتین بناتا ہو۔ مجھے معلوم بھی ہو کہ مین اس دیوانے سے کیا پوچھونگا اور اس سے میری معشوقہ گلعذار کو تمام عالم کی عورتون پر فخر ہوگا جب وہ سینگی کہ۔

برائے جنگ اُٹھا پھر شاہ خاور	کمر سے تیغۂ شطی لگا کر
ہوا شبدیز گردون پر جب اسوار	تو بھاگے سامنے سے نجم و سیار

تو کلیجہ ہاتھ بھر کا ہو جائیگا۔ اور اُس کی لونڈیون کے مقابلے مین کوئی جن پرستان کی پری بھی نہین نکلیگی۔

حُسن مین ایک ایک ماہ جبین	عورت لعبتان لندن و چین
ہر طرف شعلہ روسمن اندام	شکل طاؤس و کبک گرم خرام
وان تو بیکار آسمان کا ہو دور	گردش چشم مہوشان کا ہو دور
حاجت مہر و مہ نہین وان ہو	رات دن نور حسن تابان ہو
مشتری کا ہجوم ہو ہر سو	خود فروشی کی دھوم ہو ہر سو
ہین طرحدار کتنے میوہ فروش	پستۂ لب پہ اُنکے ہو یہ خروش
جان دین لیکے شاہدان چمن	بیچ ڈالے ہین سیب سیب ذقن
رشک لیلی ہو ایک اک کنجڑن	جنس کے بدلے بکتا ہو جو بن
بانکی بانکی ادا غضب باتین	وہ اکڑ وہ تنی تنی گاتین
جب کہین بیچنے نکلتی ہین	دل کو تلوون سے ملتی چلتی ہین

جسکی لونڈیان اور باندیان اور میوہ فروش ایسی ہون وہ خود کیسی ہونگی۔ نوٗر سے علے نور۔ یہ معلوم ہو کہ اندر کا اکھاڑا ہو اور ہم اُس مین راجہ اندر اور کنہیا بنے ہوے تن رہے ہون۔

سب جو ہو ... فون کا ازدحام +
تماشائی ہون اُس جگہ خاص و عام
کہین جھاڑ روشن ہون بلور کے،
کہین گیند لٹکے ہوے نور کے
پڑے اسطرح تیرتے ہون کنول
شگفتہ ہو پانی مین جیسے کنول
طوائف قمر طلعت و رشک حور
گلے نور کے صورتین رشک نور
لیے ساز ہاتھون مین سب خوبرو
کھڑین صف بصف بر لب آبجو
بجاتی ہون قانون مین درباب
ہر اک جوش مستی سے ہو بے حجاب
جوانی کا عالم بندھی گاتیان
وہ اُبھری ہوئی سینون مین چھاتیان
دم رقص چل پھر وہ آفت کی ہو
کہ ہر اک کی ٹھوکر قیامت کی ہو
ہر اک موربنکھی جو اہر جڑی
پڑی اکطرف بحر مین تیرتی +
سوار اُن پہ شہزادیان خوبرو
سمن بر گل اندام و پاکیزہ خو
وہ پہنے ہوے لہنگے زربفت کے
کہ جھنگے تھے جو اطلس چرخ سے
لہک کر یہ گاتی تھین وہ بار بار
کہ ستیان لگا دے مرا بیڑا پار

بدھو نفر نے کہا کہان تو یہ کوہ وحشت بار - کوہسار جنون خیز اور کہان اس دیوانے سڑی سودائی پاگل کی تلاش اور کہان بزم کا خیال کہ مجرا ہو اور جھیل ہو اور خوبرویان سمن بر پری پیکر ہون اور حضور کی معشوقہ پری تمثال جادو جمال ہون کجا وہ سمان اور کجا یہ سمان - زمین آسمان کا فرق ہے - ع - ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا +

خدائی فوجدار نے کہا تمکو معلوم ہی نہین کہ رنج کے بعد کیا کیا رحتین لوگون نے اُٹھائی ہین اور جسقدر مصائب بیشمار برداشت کیے اُنکا معاوضہ خداے پاک نے اُنکو کیا دیا کہ مالامال کر دیا - جانور سے آدمی بنا دیا - مگر اُسکی مہر ہو جانا البتہ ضروری ہے - بغیر اُسکی مہر کچھ نہین ہوتا - ع - بے رضاے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت + اب سُنیے کہ یہ دونون سوار ایک کوہ فلک شکوہ سے اُترے تو دامن کوہ مین جسکے ہر چہار طرف پہاڑون کا اونچا اونچا سلسلہ تھا ایک ندی لہرین مارتی ہوئی نظر آئی - پانی شفاف موتی کی سی آب و تاب - سوئی تہ سے نظر آئے اردگرد سبزہ زار پُر بہار - لہلہاتا ہوا - روح اور جگر اور دل کو نور مو فورا سکے مشاہدے سے حاصل ہوا اور عجب کیفیت معلوم ہوئی - جدھر نظر جاتی تھی - ع - کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا این جاست + جنگلی درخت اور صحرائی جھاڑیان اور پودے اور جنگلی پھول اور بھی جوبن پر تھے

گل ہین سب اپنے جوبن پر
بوے گل ہے صبا کے توسن پر +

باغ ہی پر عجب ہی یہ روداد	نہ کوئی آدمی نہ آدم زاد

خدائی فوجدار روالاتبار دام بالافتخار نے اِس دلکش و دلربا فرحبخش و ندرت انتما مقام کی قدرتی بہار اور رود بار لطافت آثار اور گلہاے معنبر و خوشرنگ کو ایسا پسند کیا کہ وہین پڑاؤ ڈال دیا۔ جل جلالہ اور آسمان کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ ای گردون دون سفلہ پرور۔ ای چرخ جفا پیشہ ستمگر۔ ای فلک ناہنجار تیرے ہاتھون مین اس حالت زار کو پہونچا کہ اپنی چاہتی معشوقہ شمع قد سیم بدن سے جدائی ہوئی نہ اسکو میری خبر کہ جیتا ہی یا مرگیا نہ مجھے اسکا حال معلوم کہ کہان ہی اور کیا کر رہی ہی۔

فرقت مین اک صنم کی یہ تعرفہ پڑا ہی	دل ہملو ڈھونڈھتا ہی ہم دلکو ڈھونڈھتے ہین
جیسے تھکے مسافر منزل کو ڈھونڈھتے ہین	

اس مقام دلکشا مین مین بیٹھکر اسقدر گریہ وزاری کرونگا کہ میری اشکباری سے اس ندی کا پانی اسقدر بڑھیگا کہ ذرا سی ندی ایک دریاے زخار و قہار بنجائیگی اور میرے آنسوؤن سے مینڈھے اُچھلنے لگینگے اور نا ندین پڑ جائینگی۔

کنارے دریا بہوچ کے پانی پیا نہین ایک بوند اسپر	چڑھی ہی موجونکی جیسے تیوری حباب آنکھین بدل رہے ہین
ذرا تو تم بھی نکل کے گھر سے تلاطم بحر اشک دیکھو	کہ جا بجا پڑ رہی ہین ناندین ہوا سے مینڈھے اچھل رہے ہین

میری آہ شرر بار سے درخت دن رات ہلا کرینگے۔ اے جنگل کے دیوتاؤ پیر پیغمبر و مجھ نابکار کے درد دکھ کا حال سنو کہ عشق نے مجھے کیا تباہ کیا اور اس عشق کی بدولت کس مصیبت مین پڑا کہ میرا ہی دل جانتا ہی۔

اشتیاقی کہ بدیدار تو دارد دل من	دل من داند و من دانم و داند دل من

مین آپ کے حضور مین اس ظالم بلکہ اظلم اور قتالہ عالم فخر بنی نوع آدم کی شکایت کرنے آیا ہون جسکے جور و جفا کے سبب سے مین مجبور ہو کر اس صحراے پُر خار مین آیا اور جس کو مین مدتون کے بعد آج خدا نے یہ مرغزار مجھے دکھایا اپنی پریشانی حیرانی کا حال کیا بیان کرون۔ اتنے مین بدھو نفر نے انکی بات کاٹی۔ درکہا کسی بستی یا آبادی کیطرف چلتے تو کچھ مطلب بھی نکلتا اور کچھ نہین تو انسان کی صورت دیکھنے کو تو نہ ترستے اب تو آدمی کی شکل دیکھنے کے لالے پڑے ہوے ہین۔

وحشت دل نے کیا ہی یہ بیابان پیدا	سیکڑون کوس نہین صورت انسان پیدا

سب مجھے اگر آپ کی معشوقہ پریزاد ملین تو دست بستہ عرض کرون کہ اپنے سڑی سودائی کو انہ بہ اسے خدا بلوا لیجیے اور آپکی کل مجنونانہ حرکتون کا حال بیان کرون کہ وہ شخص اپنے آپ سے بالکل گذر گیا ہی انسانیت سے کچھ واسطہ ہی نہین رہا ہی۔ فوجدار بولے اچھا تم اپنے آقا کی مطبوعہ کے پاس ہو آؤ۔ چاہے اُنسے جو کچھ کہو وہ اُلٹا تم ہی کو سڑی سودائی بنائینگی۔ جلنتے ہو کس شخص کی بیٹی ہی۔ یہ کہکر آپنے انکا اور اُنکے مان باپ کا

نام لیا جسکے سنتے ہی بدھو نفر اُچھل پڑے (ارے! یہ سب تعریفین اُس چھوکری کی ہوتی تھین - اُسی کے روبرو ہم اور آپ کھڑے ہو کر دست بستہ زمین کو بوسے دینگے - لاحول ولا قوۃ! اُسی چھوکری کی خدمت بڑے بڑے بادشاہ کرینگے اور اسی گانوُن کی لونڈیا کے پانوُن دھو دھو کے دیو پیینگے - لاحول ولا قوۃ! اسکو تو مین روز دیکھتا تھا - بڑی آنکھ لڑانے والی لونڈیا ہی اور بڑے کرارے ہاتھ پانوُن ہین حضور اسکو نازک ادا نازک اندام اور نازک کمر کہتے ہین - ع - برعکس نہند نام زنگی کافور + ایسی گرجتی ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہین گدھی بول رہی ہی - قد تھونی کے برابر ہی گولا د نگ بنی ہوئی ہی - مین تو اُسکے ایک گھونسے مین بیٹھ جاؤن پانی نہ مانگون - سب سے زیادہ لطف اس چھوکری مین یہ ہی کہ ذرا نہین جھجکتی بڑی بے تکلف اور مردون سے دل لگی کرنے کھلانے چہل کرنے مین بڑی برق - بڑی کلان کار استاد - سنیے خداوند - اب تک مین سمجھتا تھا کہ کسی بڑی شہزادی پر آپکی جان جاتی ہی اور کوئی واقعی بڑی حسینہ جمیلہ ہی مگر اب معلوم ہوا کہ جیسی روح ویسے فرشتے - ہم تو ایسی عورت سے پانوُن بھی نہ دھلوائین - لاحول ولا قوۃ! آپ نے بھی اچھے گھر بیعانہ دیا - گرے بھی تو کہان گرے - اب ہمین کوئی شک نہین کہ آپ پاگل ہین - اور اب آپکی فصد کھلوانی چاہیے - بھئی واہ - ایک بات سمجھ مین آئی - وہ یہ کہ اگر کسی دیو یا شہزادے یا کسی بڑے نامی بہادر یا کسی مشہور جنرل کو آپ اپنی معشوقہ کی خدمت مین روانہ کیجیے تو آپ کی کسقدر بدنامی ہو - وہ بھی شرمائین کہ اتنا بڑا جرنیل اور یل نامور اور معشوقہ ایسی گنوارنی - وہ اس وقت یا تو اُپلے پاتھ رہی ہوگی یا کھیت نراتی ہوگی یا پانی بھر رہی ہو گی - آپ خود بھی ذلیل ہونگے اور جسکو بھیجیے گا اُسکا تو جی چاہیگا کہ اپنا اور آپ کا دونون کا سر پیٹ لے - پہلے آپکا پھر اپنا - اور یہ بھی کہنا میرا جنون ہی نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچینگی - وہ خدا کی فضل سے اِس بات کی نوبت ہی نہ آئیگی - نہ شہزادہ یا دیو آپ سے مقابلہ کریگا اور نہ آپ کبھی کسی کو شکست دے سکینگے - بس اسی مجنونانہ حرکت مین جان جائیگی کوئی شخص اینڈا بینڈا ہاتھ لگا دیگا تو بس ٹین سے رہ جاؤگے - بھلا یہ انصاف سے فرمائیے آپ کو اُسی کی قسم ہی کہ اسکو یہ معلوم ہی کہ آپ کون ہین -

خدائی فوجدار نے کہا بھئی اب تم تو بڑا دق کرنے لگے اگر اب کبھی کوئی قسم دی تو بس دشمن ہی ہو جاؤنگا - سنو - مین بارہ برس سے اُسکو جانتا ہون اور کوئی دس بارہ دفعہ اسکو دیکھا ہی - شاید اُسنے مجھے نہ دیکھا ہو - مگر چونکہ اسی گانوُن کی رہنے والی ہی یقین نہین آتا کہ ہمکو نہ جانتی ہو اگر کوئی ایسی ویسی چھوکری ہوتی تو ضرور مجھ سے آنکھین لڑاتی اور آنکھین لڑانے سے شوخی کا ثبوت دیتی مگر -

ادب بہ بزم تو صد جا لشستہ می آید	حیا بہ پیش رخت چشم بستہ می آید

عصقیان روپوشِ حیا پرور خلوتیان عفت کوش پاک نظر را مژدہ باد کہ وقت گرمی بازار نشاط ست و بسط بساط انبساط اعنی ز نانہ بازار سے بحسن و خوبی تمام ترتیب یافتہ الخ یہ سب اُسی کی شان مین کہا ہی۔

بدھونفر نے بہت ضبط کیا مگر مارے ہنسی کے بُرا حال تھا۔ لوٹ گئے۔ کہا اور تو اور عصقیان روپوش حیا پرور کی ایک ہی ہوئی۔ یہ لطیفہ سب لطیفون سے بڑھ گیا کھیت مین کام کرنے والی مزدورن اور روپوش اور عفت کوش اور وہ شعر بھی بالکل اُس کے حسب حال ہی۔

ادب بہ بزم تو صد جا لشستہ می آید	حیا بہ پیش رخت چشم بستہ می آید

اگر وہ سُنے اور کوئی مطلب سمجھائے تو لوٹ لوٹ جائے بازار کی جانے والی مزدورن اُس کو روپوش کہنا بھی عجب بات ہی خدائی فوجدار اس تقریر پر اسقدر نہین بگڑے جسقدر بگڑنے کی امید تھی بہ سہولت کہا تم بدھونفر بالکل گاودی ہی رہے اور اب چندروز سے تمھاری گستاخی اعتدال کے دائرے سے باہر قدم نکالنے لگی مین تمکو کئی وجوہ سے قابل معافی سمجھتا ہون۔ ایک اسوجہ سے کہ تم میرے ہمراہ آئے ہو۔ دوسرے یہ کہ خبط الحواس ہو۔ مین تمھین ایک کہانی سُناتا ہون جس سے تمکو پورا پورا الیقین ہو جائیگا کہ تم بڑے گدھے اور نالائق ہو۔ وہو ہذا ایک حسین زنکہ جوان جو علاوہ زیور حسن کے زیور ثروت سے بھی مالا مال تھی اور بڑی بذلہ سنج و نغز گفتار اُسکے شوہر نے عالم فانی کو پدرود کیا اور عالم قدس کی راہ لی۔ کچھ دن کے بعد اس بیوہ کا کہ بڑی عاشق مزاج شوقین دولتمند طرار خوشخو نوخیز عورت تھی ایک خوبصورت حسین گبرو پر دل آیا۔ ع۔ دل گیا ہاتھ سے لوگون نے کہا دل آیا۔ یہ نوجوان آدمی ایک چھوٹا پادری تھا۔ جب پادریون کو خبر ہوئی تو اُنھون نے اس عورت سے کہا ای نیک بخت تم ایسی توقوس ابرو خوشخو خوش مزاج حسینہ تربیت یافتہ عورت اور ایسے کمرو اور کم عقل لونڈے پر عاشق ہو تو مقام حیرت ہو کہ نہو۔ یہان امیر اور عالم اور تربیت یافتہ اور فاضل اور خوبصورت ہر قسم کے مرد ایک سے ایک اچھے موجود ہین مگر تمنے اس شخص کو پسند کیا جسمین کوئی خوبی اور کوئی کمال نہین ہی۔ اُس بیوہ نے بڑی بے تکلفی کے ساتھ کہا آپ لوگون کی یہ بڑی غلطی ہی۔ اور بالکل پرانے خیالات۔ بات یہ ہی کہ جسے پیا چاہے وہی سُہاگن کیا سانولا کیا گورا ری۔ گورے کالے پر کچھ نہین موقوف۔ کوئی میری

نظر سے اسکو دیکھے۔ میرے نزدیک تو اس شہر مین کوئی اُسکا سا حسین نہین ہو۔

اسی طرح اوگیدی بدھو یاد رکھ کہ میرے معشوق سا حسین اور لائق اور خوبرو کوئی میری نظرون مین نہین جنچتا۔ لیلی را بچشم مجنون باید دید + اسکے علاوہ شعرا کا کلام پڑھو۔ کیا وہ سب کے سب نلان شاہد بازی ہی تھے ہرگز نہین۔ مگر غزلون مین شنویون مین یار کی تعریف معشوق کا ذکر خیر۔ اسکے یہ معنی نہین کہ سب معشوق باز ہی تھے مگر شعرا کو بدرجۂ مجبوری کسی نہ کسی معشوق کا ذکر کرنا ہی پڑتا ہو۔ حافظ۔ سعدی رودکی۔ طالب آملی۔ کمال خجندی غالب دہلوی تسیم اسیر درد میر یہ جتنے شعرا گذر گئے ہین سب نے معشوقون کا ذکر مذکور کیا ہو کوئی کہتا ہو۔ ع اپنے عاشق پر ترس کھانا ستمگر چاہیے + کسی نے کہا ہو۔

کیا ہوا جو رُخ پُر نور کو شعلا باندھا	آگ کیون ہوتے ہو مضمون تھا باندھا
کیون خفا ہوتے کیون حشر بپا کرتے ہو	کسنے قامت کو قیامت کا نمونا باندھا

کسی کا شعر ہو۔

جور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا	سب سے بیگانہ ہوا ۔ دست شنا سا تیرا

اِس سے یہ مطلب نہین کہ سب کے سب خواہ مخواہ شاہد بازہی تھے ہرگز نہین یہ تو فقط ایک شاعرانہ طرز ہی مجھے اس سے کوئی بحث نہین کہ اسکا خاندان کیسا ہی مگر مجھسے اگر کوئی پوچھے تو مین قسم کھاکے کہدون کہ بہت ہی عمدہ خاندان ہو۔ دو باتین معشوق مین ضروری ہین۔ ایک حسن دوسرے عفت۔ اب سُنیئے کہ حسن سے تو کوئی انکار ہی نہین کرسکتا اور اس امر کی نسبت رائے قائم کرنا کہ یہ حسین ہی یا نہین امر آسان نیست۔ اسکی پوری داد مبصر ہی دے سکتے ہین یا مصور یا شاعر یا ناول لکھنے والے یا اسکے مبصر ہم ہین اور ہم کہتے ہین کہ اُسکے حُسن کے چاند مین کوئی دھبا نہین ہو۔ اب رہی عفت۔ اس سے اگر کوئی انکار کرے تو گردن اُڑا دون۔ سر اُڑا دون بھٹا سا۔ دل لگی ہو۔ اُسکی عفت اور عصمت کی قسم کھانی چاہیے۔ ساری خدائی کی رائے ہو کہ بڑی عفیفہ ہو۔

بدھو نفر جل بھن کے خاک ہوگیا کہ میرے ہی محلے کی چھوکری اور میرے ہی سامنے اُسکے حُسن اور عفت کی تعریف۔ دن بھر مین کم سے کم دس بارہ لونڈے لپٹاتی ہوگی اور ایک درجن لونڈون کو گلے لگاتی ہوگی اور حضور اسکی عفت کی قسم کھانے پر تیار۔ اور لطف یہ کہ عمر بھر مین کبھی بات کرنے کی بھی نوبت نہین آئی۔ صرف چند بار دیکھا ہو اور یہ اچھی طرح معلوم ہی نہین کہ وہ انکو جانتی بھی ہی یا نہین اور دن رات آسمان سر پر اُٹھائے ہوے ہین۔ دل لگی ہوتی اگر وہ مجرم قیدی ڈھونڈھتے ہوے انکی معشوقہ کیخدمت مین حاضر ہوتے اور وہ اُسوقت اُپلے پاتھ رہی ہوتی گانون والون کو دل لگی ہاتھ آتی وہ حیرت مین ہوتے

کہ یہ کون لوگ ہین اور بکتے کیا ہین۔ کسنے بھیجا ہو اسکے پاس بھیجا ہی پیغام کیا لائے ہین۔
اتنے عرصے مین خدائی فوجدار کے جنون نے بڑا زور باندھا اور ایسے غلغلے کہ بدھو نفر سے کہا لے اب تیار رہو اور ہمارا پیغام لیکے جاؤ۔ اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ کام انجام دو نازک بات ہی۔ بدھو نفر کچھ نہ سمجھے کہ کہان جانا ہوگا۔ پوچھا آپ تو کچھ بہکی بہکی باتین کر رہے ہین۔ میرے لیے کون جگہ تجویز ہوئی ہی فرمایا تم مجھسے خط لو اور ہماری معشوقہ کے پاس جاؤ اور اُنسے ایک لیاقت اور خوبصورتی کے ساتھ ہماری کارگزاری کا ذکر خیر کرنا۔ بدھو نفر نے کہا خط آپ لکھیے گا کہان اور کس شی پر اور قلم کہان سے آئیگا سیاہی کہان ملیگی یہ تو معلوم ہو جائے۔ خدائی فوجدار کو بھی اسکی فکر ہوئی کہنے لگے یہ تو واقعی بڑی ٹیڑھی کھیر ہی حقیقت حال یہ ہی کہ خط لکھنے کا سامان یہان ہمارے پاس نہین ہی مگر کوئی تدبیر نکالنی چاہیے۔ سوچتے سوچتے اُنھون نے کہا اچھا ایک بات کرو۔ درختون کے بڑے پتون یا موم کی تختی بناکر اسپر لکھو۔ بلکہ ایک کام کرو اُس وحشی کی نوٹ بک پر لکھو۔ کیا سوجھی ہی سچ کہنا۔ بدھو نفر نے بڑی تعریف کی اور کہا سچ یہ ہی کہ آپ لوگ عالم الغیب ہو جاتے ہین۔ ہم اور آپ دونون واقف تھے کہ نوٹ بک موجود ہی اور اسمین کورے صفحے بکثرت ہین۔ مگر اسوقت مجھے ذرا بھی خیال نہ آیا اور آپنے معاً کہدیا کہ کورا کاغذ نوٹ بک مین سے لے لینگے۔ اسپر خدائی فوجدار بہت ہی خوش ہوے۔ اور یہ اول مرتبہ تھا کہ حضور نے میان بدھو نفر کی تعریف کی اور کہا یار بدھو آج تمنے انصاف کی بات کی مگر یاد رکھنا یہ سب اُسی کے عشق کا ثمرہ اور عاشق ہونے کا نتیجہ ہی۔

این ہمہ شہد و شکر کز سخنم می ریزد	اجر صبریست کزان شاخ نباتم دادند

بدھو تو دل مین خوش تھے ہی کہ روپیہ مل گیا ہی مزے سے گھر چلو۔ سر شام کسی سرا مین سو رہینگے اور دروازہ بند کر کے رہینگے دن کو سفر کرینگے اور مزے سے گھر پہونچینگے۔ بی بی اور بچے بھی خوش ہونگے کہ اتنی رقم لائے۔ سو دیڑھ سو روپیہ چلائین گے۔ اُنھون نے کہا واقعی آج آپ بڑی دور کی کوڑی لائے۔

خدائی فوجدار بہت ہی ہنسے اور بڑے ہی خوش ہوے۔ دور کی کوڑی لانے پر انتہا سے زیادہ مسرت ظاہر کی اور خود بھی فرمایا کہ ہم دور کی کوڑی لائے یا نہین لائے۔ آج البتہ ہم تمسے خوش ہوے۔ اب تھوڑے ہی دن مین بادشاہی لو۔ مگر بادشاہی کی حالت مین خبردار انصاف کے خلاف نہ کرنا۔ ورنہ ہم سے برا کوئی نہین ہی۔

رغبت چو بیخ سست و سلطان درخت	درخت ای پسر باشد از بیخ سخت

انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا۔ بدھو نفر نے کہا خداوندا اگر خط دینا ہی تو بسم اللہ۔ میرے حوالے کیجیے اور مین پر لگا کے اُڑ جاؤن اور وہ بشارت تازہ لاؤن کہ آپ بھی خوش ہو جائین خدائی فوجدار نے۔

مانگا کاغذ دوات و خامہ ۔ لکھا گلچین کے نام نامہ

خط لکھنے ہی کو تھے کہ دفعتہً انکو ایک بات یاد آئی اور آنکھین بند کر کے سوچنے لگے۔ بدھو نفر تو چاہتے تھے کہ پر لگا کر اُڑ جاؤن اور روپئے کی تھیلی بی بی کے حوالے کردن کہ تم جانو تمھارا کام جانے اِنکو خدائی فوجدار کا غور کرنا نہایت ہی شاق گذرا۔ کہا جناب خدائی فوجدار صاحب مہربانی کرکے زیادہ تامل نہ فرمائیے خط لکھد یجیے اور غلام کو رخصت کیجیے۔ الانتظار اشد من الموت۔ خدائی فوجدار نے کہا ہم یہ غور کرتے تھے کہ نامہ و پیام ہراسم بہادری و خدائی فوجداری مین جائز اور انسب و مناسب ہی یا ناجائز نامناسب جیو اتو جرو ا۔ بیان کرو تم اور اسکا اجر پاؤ تم۔

کون اسنے کیے قصہ شب تنہائی کا ۔ شمع خاموش کو یارا نہین گویائی کا
خانہ ویران دل وارفتہ و سودائی کا ۔ کیا سمجھتے تھے کہ گھر ہی یہی رسوائی کا
آنکھ خورشید قیامت سے نہین جھپکاتا ۔ دیکھنا ڈھیٹھ پنا اپنے تماشائی کا
مار ڈالیگی دورنگی تری ای دہر دو رنگ ۔ ڈھنگ ہی کیسی معشوق کی رعنائی کا
بیڑیان دیکھ کے ڈھارس مجھے دیتا ہی جنون ۔ دل نہ بھاری ہو کہ زیور ہی یہ سودائی کا
لاکھ تقدیر کے لکھے کو مٹایا نہ مٹا ۔ داغ ہم لیکے چلے اپنی جبین سائی کا
نخل طوبے ہی تری قد سہی کی تصویر ۔ باب فردوس ہی نقشہ تری انگڑائی کا
آپ اپنے کو تو پہچان نہین سکتا ہون ۔ کیا مین اقرار کرون تیری شناسائی کا
لاکھ پنہان ہو مگر حسن دکھاتا ہی جھلک ۔ سات پردون سے عیان نور ہی بینائی کا

یہ اشعار ترجمان دل حسرت منزل ہین۔
نامۂ نیاز از خاکسار خدائی فوجدار بنام گمنام۔ الخ

رشک سے لیتے نہین نام کہ سنلے نہ کوئی ۔ چپکے چپکے تمھین ہم یاد کیا کرتے ہین
از بان پہ بار خدایا یہ کسکا نام آیا ۔ کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لیے

ای خاتون جہان مسیح دوران۔ ای بلبل گلشن ملاحت۔ ای قمری شمشاد فصاحت۔ ای میوۂ نورس باغ محبوبی۔ طوطی شاخسار خوبی۔ سرو چمن راز۔ سرمایہ ناز عاشق بے نیاز۔

روییت ہمہ سال لالہ گون باد	حسن تو ہمیشہ در فزون باد

اے رغید زاہد فریب عدوے صبر و شکیب۔

وز جدائی ہا شکایت میکند +	بشنو از نی چون حکایت میکند
از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند	کز نیستان تا مرا ببریدہ اند +

اسقدر انھون نے لکھا تھا کہ دفعۃً قلم روک لیا اور بدھو سے کہا یارہم تمسے جو کہین وہ تم مو بہ موجا کے اُنسے کہدو۔ تحریر کی تو کوئی ضرورت نہین ہی۔ بدھو بولے اجی صاحب اتنا حافظہ زبردست کہان سے لاؤن مجھے اپنا نام تو یاد رہتا ہی نہین۔ اور باپ کا نام بڑی غور کے بعد یاد آتا ہی۔ بلکہ برسون کی محنت کے بعد یاد کرتا ہون اور بھول بھول جاتا ہون۔ فوجدار نے کہا اچھا ہم لکھے دیتے ہین اور پھر یون لکھنا شروع کیا۔

کشتۂ تغافل خانہ زاد خدائی فوجدار عرض رسا ہی کہ آپ کی جدائی نے اس فقیر حقیر کو مار ڈالا اور کہین کا نہ رکھا جو ستم ہمینہ تمھاری مفارقت مین سے اُنکی تحریر کا یارا نہین کیا کرین اس مین کسی کا اجارا نہین اور عاشق کو بجز رنج سہنے کے اور کوئی چارا نہین۔ ع۔ عشق کے صدمے اُٹھانے کو جگر بھی چاہیے + اور یہان تو۔ ع۔ رنج سہتے سہتے پتھر کا کلیجا ہو گیا + گو تمسے ہزار ہزار بار عرض کی کہ۔ ع۔ اپنے عاشق پہ ترس کھانا ستمگر چاہیے۔

غنچہ سازند دل و کار صبا نیز کنند	جنگجو کج کلہان صلح و صفا نیز کنند

مگر تم وہ جنگجو ہو جو کبھی کار صبا نہ کرے اور دل کو غنچہ کر دے اور سچ بھی ہی۔

کہ پرسشے بکنی عندلیب شیدا را	غرور حسن اجازت مگر نداد اے گل

اسکے ساتھ ہی ہم یہ بھی ضرور عرض کرینگے کہ

اے غافلو یہ حسن امانت خدا کی ہی	بیجا نہین حسینون کی یہ لنترانیان

ہاے فراق واے فراق۔

پاؤن مین اپنے پہن لیتا ہون زنجیر فراق	نقشۂ وحشت دکھاتی ہی جو تصویر فراق
خواب غفلت مین جو دیکھون بار ان تعبیر فراق	دیکھ اے ناصح اسے کہتے ہین تاثیر فراق
خضر کو رستا بتا دیتے ہین رہگیر فراق	رسم و راہ شہر الفت کے ہین سب کوچے الگ
ہو گیا ہی کیا لب معشوق یہ تیر فراق	ترکش سینہ سے اے قاتل نکلتا ہی نہین
اب کسی جنگل مین جا بیٹھینگے رہگیر فراق	مثل مجنون ہو کے آوارہ پھرینگے دشت مین

ملک غم کی ہے سب تحصیل ہم کو بخشدی	ای قمر ملتی ہو کسکو ابسی جاگیر فراق		

ہمارا مصاحب خاص میان بدھو نفر تمسے ہمارا کل حال من وعن مو بمو بیان کردیگا کہ ہمکو صدمہ مفارقت نے کیسا مار ڈالا ہی۔

ہم بھی کشتہ تری نیرنگی کے ہین یاد رہے	او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

اگر رحم کرو تو مین جی جاؤن اور اگر بیرحمی کو اور ترقی دو تو مردہ تو ہون ہی۔ موے پر اور سو در ے سچ ہو

عاشقان کشتگان معشوق اند	برنیاید ز کشتگان آواز

جب تک جان مین جان ناتوان ہی تب تک تمھارا غلام درم ناخریدہ بہ ہیچمرز و ہیچمدان ہی۔

قدمے رنجہ نما چشم براہ است دارم	ای فدائے کف پائے تو سر و منزل ما

الٰہی آفتاب حسن وجمال تا ابداً لآباد تابان ودرخشان باد۔ بالنون والصاد۔

یہ خط میان بدھو نفر صاحب کو بکمال لطف پڑھ کر سنایا۔ وہ بولے حضور خدا شاہد ہی بے مثل اور بے نظیر لکھا ہی قلم توڑ توڑ دیے ہین بلکہ قلمدان کے قلمدان شکستہ بحر کر دیے ہین کیا زور قلم ہی واہ وا واہ۔ سچ یون ہی کہ حضور شیطان مجسم ہین انسان کا کام نہین ہی۔ کوئی ہنر کوئی فن ایسا نہین جسکو حضور نہ جانتے ہون ع۔ ہر فن مین ہو اُستاد تمھین کیا نہین آتا۔ خدائی فوجدار اور بھی تن گئے۔ کہا بھائی صاحب یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہی۔ ہم لوگون کے پیشے والون پر تو فرض ہی کہ ہر فن مولے ہون اور وہ بات ہم کو حاصل ہی اب ہم ایک خط اپنی بھتیجی کے نام لکھتے ہین۔ لکھ کر سنایا۔ پیاری۔ تم اس خط کے دیکھتے ہی منجملہ ان گدھون کے جو مین وہان چھوڑ آیا ہون تین گدھے میرے بدھو نفر کو دے دو اور اسکی خاطر کرو۔ مین نے یہ گدھے اس سے یہان لیے ہین۔ راقم شوق۔ خدائی فوجدار۔ از قلۂ کوہ رفیع واشبر و بلند۔ سال حال ماہ حال روز امروز یعنی قبل فردا وپس دی۔ عفی اللہ عنہ بہ وقت نیک در آید و موصول باد بالنون والصاد۔

لیے جاتا ہی نامہ جبکیں ہر کہ خواند دعاے طمع دارم	بال بیکا نہ ہو کبوتر کا زانکہ من بندۂ گنہگارم

بدھو نفر نے اس اول جلول تحریر کی بھی بڑی تعریف کی۔ پل باندھ دیے۔ کہا سبحان اللہ سبحان اللہ دو خط ایک سانس مین لکھے اور دونون کے رنگ الگ الگ۔ ایک مین عشق کا ذکر مذکور۔ دوسرا عزیز کے نام مگر بالنون والصاد دونون مین ہی۔ واللہ اعلم اسکے کیا معنی ہین۔ فوجدار نے اکڑ کر کہا کسی اچھے مولوی سے پوچھو۔ تم ایسے گاؤدی کیا جانو۔ یہ جملے ہر کس وناکس کی سمجھ مین نہین آسکتے۔

جگر بسوز دو تا سعفے بدست آرد	کہ بر محک افاضل بود تمام عیار

بدھو نے کہا اب حضور خانہ زاد کو رخصت فرمائین غلام نمکحرام نہین ہی۔ حق نمک ضرور ادا کرونگا۔ اور صاف صاف کہونگا کہ وہ وہان مجنون ہو گئے ہین اور آپ کی سب پاگل پنے کی باتین بیان کردونگا کہ بالکل دیوانے ہو گئے ہین عقل سے کوئی سروکار نہین بجز بھیڑیون اور بکریون اور گلہ بانون کے کوئی یار مددگار نہین اور یہ بھی کہونگا کہ آج کل ایک سڑی سودائی کی تلاش مین مارے مارے جنگل مین پھر رہے ہین غرض کہ چاہے آپ مار ڈالین بندہ ضرور کہیگا کہ وہ آج کل پاگل ہو رہے ہین۔ خدائی فوجدار نے کہا اچھا اگر تمھاری یہی مرضی ہی تو ایک کام کرو۔ ہم برہنہ ہوے جاتے ہین اور برہنگی کی حالت مین ہم دیوانون کے سے کام کرینگے وہ وہ حرکتین کرون کہ دیوانے بھی میرا نام سنکر کان پکڑین مگر ہماری معشوقہ کو کبھی یقین نہ آئیگا۔ بدھو نے کہا از براے خدا جو کچھ مجنونانہ حرکتین کرنی ہون کپڑے پہنے پہنے کیجیے ادھر آپنے کپڑے اتارے ادھر مجھے رونا آیا سینگ کے سے تو آپ کے ہاتھ پانون ہین۔ ہڈی ہڈی انسان گن لے فقط ان کپڑون سے ذرا بھرم ہی۔ کپڑے اتارنے سے وہ بھی جاتا رہیگا۔ باقی رہا یہ امر کہ آپ کی پریا کو ہمارے کہنے کا یقین نہ آئیگا اسکا جواب یہ ہی کہ اگر واقعی وہ ہماری بات کو باور نہ کرے تو اتنی لاتین لگاؤن کہ ساری مشیخت رکھی رہے۔ دل لگی بازی سمجھ رکھی ہی۔ گانون کی نیچ قوم چھوکری۔ لونڈون لاڑھیون سے آنکھین لڑاتی پھرتی ہی اور آپ اسکو عفیفہ فرماتے ہین۔ خیر یہ تو جو کچھ ہوا وہ ہوا یہ فرمائیے کہ میری واپسی تک آپ کھائیے گا کیا۔ یا شاید اس وحشی کیطرح گلہ بانون کی روٹی چھین چھین کے نوش جان فرمائیےگا بیچارون کو ایک ہی سڑی سے مقابلہ کرنا مشکل ہو گیا تھا اب وہ دو ہونگے تو غضب ہی ہو جائیگا یک نہ شد دو شد۔ مگر آپ سے اور اس وحشی سے رفتہ رفتہ خوب نبھیگی۔ ع۔ خوب گزریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔

فوجدار نے کہا کھانے پینے کا خیال تم دل مین نہ لاؤ یہ ہماری ہی راے پر چھوڑ دو بس۔ ہم سمجھ لین گے۔ سونے کو پتھر اور چٹان اور کھانے کو جو خدا دے۔ توکل پر سارا دارومدار ہی۔ اللہ بس باقی ہوس۔ اللہ باقی و من کل فانی۔

پیش فانوس خیال حسن تو پروانہ وار	بر امید شعلۂ شب تا سحر پر میزنم
نقد صرافان معنی را رواج دیگرست	تا در اقلیم سخن من سکۂ زر میزنم

بدھو نفر نے کہا حضور جاتا تو مین بڑی خوشی سے ہون مگر راستہ ملنا محال نظر آتا ہی راستہ ضرور بھول جاؤنگا۔ ان کھوہون اور پہاڑون اور جنگلون کی راہ کا یاد رکھنا دل لگی نہین ہی۔ اسکی کیا تدبیر ہو اگر بھٹکا تو غضب ہو جائیگا۔ بندہ پھر آپ کے قدم کہان پائیگا۔ فوجدار نے کہا بھئی نشان یاد رکھنا

ہرگز نہ بھولوگے نہ بھٹکوگے۔ مین اکثر اوقات کبھی اونچے درخت سے دیکھا کرونگا اور پہاڑ کی اونچی اونچی چوٹی پر سے تاکا کرونگا۔ سب سے بہتر ترکیب ہمارے نزدیک یہ ہی کہ تم راستے مین درختون کی شاخین کاٹ کاٹ کے بچھاتے جاؤ جب واپس آوٴگے تو وہی شاخین زبان حال سے تمکو راستہ بتائینگی بدھونے چند شاخین کاٹین اور خدائی فوجدار کے حکم سے انھین کے عراقی صبا رفتار رشک حمار پر لدے اور گدھے کو چھوڑا۔ رخصت ہوتے وقت دونون آبدیدہ ہو گئے فوجدار نے کہا یار جھدر الگھوڑے کی خبر لیے رہنا تھوڑی دور تک ساتھ بھی گئے۔ ایک دفعہ جو بدھو پیچھے پھر کے دیکھتے ہین تو حضور خدائی فوجدار ننگے برہنہ مادرزاد ہاتھون کے بل ٹانگین آسمان کی طرف کیے ہوے نٹ بنے ہوے کھڑے ہین۔ جل جلالہ۔ بدھونے گھوڑے کو تیز کیا اور نظر سے اوجھل ہو گیا اور سوچتا گیا کہ اب قسم کھا لونگا کہ آقاے نامدار بالکل دیوانے ہو گئے ہین اب انکو تو جانے دیجیے جلد واپس آئینگے۔

فصل ۱۲۔

راوی روایت خدائی فوجدار یون زمزمہ سنج بیان ہی کہ حضور پرنور برہنہ ہو کر دیوانہ پن کی حرکتین کر رہے تھے کہ بدھو لفر اہی ہوے اور انھون نے دیکھا کہ ہمارے مصاحب نے حرف ایک بار پھر کے دیکھا اور بس۔ اب یہ کپڑے پہن کے لیس ہوے اور پہاڑ پر جا کر جنون کی حالت مین سوچنے لگے کہ اب کیا کارروائی ہونی چاہیے۔ مجھے کسکی تقلید سے فائدہ ہوگا۔ اگر آفتاب جاہ کی طرح کوہستان کو دد ودام اور دیوان عفریت سرشت سے خالی کیا تو بھی نام ہوگا اور اگر چچاخ مازندرانی کی طرح جنگل کے اژدہون اور اژدرون اور اڑسنے والے ناگ اور ناگنون اور دومونہے سانپون سے لڑے تو بھی نام ہی اور اگر کوئی جزیرہ ملگیا اور بدھو لفر کو اسکا بادشاہ بنا دیا تو ہم شاہنشاہ ہو جائینگے۔ اے صنم لطیف ورعنا از براے خدا میرے حال زار پر نظر رحم کر۔

سایہ تک بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہمکو	ہم وہ ہین گرم رو راہ وفا جون خورشید
دل نکر جلدی کہ جلدی کام ہی شیطان کا	ہی نا عاشق سوچکر اس دشمن ایمان کا
پھینک کر جامہ بھی وہ آئے اگر قرآن کا	جھوٹ ہی جانو کلام اس رہزن ایمان کا
تو ہماری جان لیکن کیا بھروسا جان کا	تو ہماری زندگی پہ زندگی کی کیا امید

اس کوہ و بیابان مین بندہ اب تنہا ہی۔ نہ یار نہ مددگار نہ سگ وفادار نہ بدھو گنوار۔

بہ خال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را	اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل مارا

یعنی ای ترک شیراز سراپا نازو انداز۔ خانہ زاد کو اپنے خیر خواہ [illegible] صلاح دیجیے کہ چمچاخ مازندرانی
کے نقش قدم پر چلنا تمکو پسند ہی یا تمھاری یہ صلاح ہی کہ آفتاب جاہ کج کلاہ کا تتبع کرون۔ اپنی راے
بیضا ضیاے فیض انجلاے سے مطلع فرماؤ اور خدا پاک سے اسکا اجر پاؤ جسوقت چمچاخ مازندرانی
جسکی پہلوانی اور ملک ستانی کا ہر سیستانی اور ایرانی اور افغانی قائل اور معترف باللسان ہی
اژدر کیجانب لشکر لیکر چلا ہی اور ادھر عساکر اژدر نے بسرکردگی سپہ سالار اجگر و مکنیا دیو مع مارہاے سیاہ و
کفچہ دار کے یورش کی کہ الامان۔

عضب کی تھی پیچھے پڑی تیغ تیز — نہ جانے امان تھی نہ پاے گریز
برستے نہ تھے تیر پر تیر سب — قضا بھیجتی تھی طلب پر طلب
اُٹھے وہ تو کاندھے پہ بیٹھی اجل — چلے دو قدم گر پڑے سر کے بھل
اُٹھا ئے قدم کو گر وہ لعین — پکڑتی تھی پانون کو رن کی زمین
وہین تیغ نے دے کے گردن مین ہاتھ — ڈھکیلا جہنم مین ایذا سکے ساتھ
وہ حاصل اجل کو تھا اسمین رسوخ — بہت دب گئے زیر سنگ و کلوخ
ہوا منقطع اژدھون کا ثبات — کٹی ایک دم مین دوروزہ حیات
امان تھی زرہ کی نہ بکتر کی خیر — بدن سے کہا جان نے سر کی خیر

اور آفتاب جاہ جب مع گردان فلک شکوہ کے روانہ ہوا تو بڑے بڑے دیوون کی فوج کی فوج
درہم وبرہم ہو گئی۔

اُٹھا فوج مین بس وہ گردوغبار — کہ منھ پر تھا خورشید آئینہ دار
فلک کہہ سے تھا دھوان سا نمود — سمان شب کا رکھتا تھا ملک شہود
بہت رہ گئے زیر شمشیر و تیر — بہت آئے لشکر مین ہو کر اسیر

اگر رستم اور اسفندیار کا تتبع کرون تو بھی اچھا بلکہ بہت اچھا رہون اور اگر سکندر ابن فیلقوس
یونانی کے نقش قدم پر چلون تو بھی نام ہو مگر کیون کسی کا تتبع کرون۔

کہن خرقۂ خویش پیراستن — بہ از جامۂ عاریت خواستن

وہ بات کیون نکرون جو ان سب سے زیادہ میرا نام روشن کردے۔ مین نیا ہی ڈھرا کیون نہ اختیار کرون۔

دشیوۂ رہروی شیطان آموز — ایک قبلہ بگیر و سجدہ بر غیر مکن

اور [illegible] کی پابندی کے یہ معنی ہین کہ۔

در جانان کی خاک لائینگے	اپنا کعبہ جدا بنا ئینگے

کسی نے اسپر خوب ہی کہا اور داد سخن دی ہی۔

دیر سے برہمن کو مطلب ہی	شیخ مسجد مین طالب رب ہی
سبکا دنیا مین دین و مذہب ہی	ملت عاشقان یہی اب ہی

در جانان کی خاک لائینگے
اپنا کعبہ جدا بنا ئینگے

بس بہتر یہ ہی کہ ہم اور ہی ڈھرا اختیار کرین اور طرز تو قندی اور چچاق سب سے بڑھ جائین اور اُن کی تربت سے آواز آئے کہ۔

ما و مجنون ہم سبق بودیم در دیوان عشق	او بہ صحرا رفت و من در کوچہ ہا رسوا شدم

سو چو کہ ہمارے پیشے کے لوگ قدیم زمانے مین کسی جنگل یا بیابان یا صحراے پُرخار یا کہسار یا کوہ مین توبہ ضرور کرتے تھے کہ اُنکے گناہون کو خدا بخشدے یہ موقع ہمکو اچھا ملا ہی کہ اس جنگل مین توبہ کرین مگر کوئی گواہ ہونا ضرور ہی درختون کو اپنا گواہ بنایا۔

جہان پہلوا نم یل نامدار	شنو از من ای چشمہ و برگ و بار
بمیدان جنگاہ رستم نژاد	پدر بر پدر پاک و عالی نہاد
شنو از من ای غنچہ در و دو خار	شنو از من دلحزین حال زار
براحوال تارم بباید گریست	برین حال زارم بباید گریست
بیک نیزہ گیرم ز رستم خراج	ستانم ز ترک فلک تخت و تاج
ز خونریزی تیغ من وقت جنگ	شود تختۂ گل زمین لالہ رنگ
مظفر منم در صف رزم و جنگ	بدریا نہنگ و بہ صحرا پلنگ
چو بر شاخ آہو کشم چرم گور	بدوزم سر مور بر پاے مور
منم گرد نام آور و شیر نر	غلامم وفادار بدھو نفر
شدم عاشق دختر ماہ وش	کہ عمرش فزون نیست از دہ و شش
تو اتائی دتا سب مارا کجا	جدا گشتم از وے بہ حکم خدا
درین دشت ہایل شدم جاگزین	کجا یابم آن ماہ در این زمین
ز جور رہین عشق خانہ خراب	دل ماست بریان بشکل کباب

جدا گشتم از دخت حور انژاد | ز جور فلک ای خدا داد داد
نبا شد کسے در جہان پایدار | ہمہ نام نیکو بود یادگار
کجا شد فریدون و ضحاک وجم | میان عرب خسروان عجم
کجا آن بزرگان ساسانیان | ز بہرامیان وز اشکانیان
نکوہیدہ تر شاہ ضحاک بود | کہ بیداد گر بود ناپاک بود
شنو از من ای کوہ گردون شکوہ | شنو از من ای چشمہ حق پژوہ
شنو از من ای نخل وای مرغ وطیر | نہ ہی دشمنی تم سے مجھکو نہ بیر
مری داستان سُنکے روؤگے تم | مین ہون فاختہ اور اُلّو کی دم
قسم تجھکو ای کوہ وای بحر وبر | قسم تجھکو ای آہو وشیر نر
قسم تجھکو ای گوہر کان ہی | بتا سچ کہان اب مری جان ہی
مری جان وہ جسپہ جاتی ہو جان | جو ہی آج معشوقہ دو جہان
وہ کیا کر رہی ہی بتا اِس گھڑی | ہی سوتی کہ بیٹھی ہوئی یا کھڑی
ہی وحشت کی تپ مجھکو اس درجہ تیز | کہ سب سے مین کرتا ہون ہر دم گریز
کہان مین کہان میرا گھر بار ہی | کہان وہ مرا یار طرار ہی
مجھے کیا ہوا گھر سے بھاگا مین کیون | نہ اس خواب غفلت سے جاگا مین کیون
کجائی تو ای قاتل فوجدار | کجائی بگو مونس و یار غار
چرا از من دلحزین دور دور | بیا نزد من ماہ من رشک حور
بیا خانۂ یار آباد کن | بیا قاتلا روح ما شاد کن
قدم رنجہ کن دلبر گلعذار | حقیرم مہین ماہ من زینہار
بیا و بفرقم بچشم نشین | بیا و بچشم بہ بزمم نشین
مرے دل پہ کیسی گذرتی ہی ہاے | ہی ہر دم لبون پر صدا واے واے
خدا ہمکو تمکو ملائے شتاب | پڑے بھاڑ مین عشق خانہ خراب
بروز نبرد آن یل فوجدار | دوو ہر طرف ہر روش شیر دار
آزان سود یک مرد مان دلیر | بدست و غا ہمچو غرندہ شیر
ہمہ نامداران با جاہ و آب | ہمہ بر سپہر خردہ آفتاب

همه غرق رزم و همه کینه جو … همه رستم زال و سهراب خو
همه تیغ زن کوه پیکر همه … سرافراز او رنگ و افسر همه
همه یک دل و یک زبان و سخن … همه رزم جویان به خون ریختن
زمین آید از نعل تازی به تنگ … نهان شد بگرد آسمان دو رنگ
صدا ها برون آمد از طبل جنگ … درنگا درنگ و درنگا درنگ
ز بیم سنان ناوک دیده چرخ … سر از جادهٔ مهر پیچیده چرخ
کشیده یکے تیغ کین از نیام … پئے قتل دشمن ز اهل خلاف
چنان گرم گردید بازار جنگ … که می سوخت پرهاے تیر خدنگ
غریو از فغان سر شد از هر دو صف … که زهره به هلک بدن شد تلف
یکے نیم بسمل تپان بر زمین … به دشت عدم شد مگر دانه چین
یکے چشم پرنم چو تبخاله داشت … یکے برلب از سوز دل ناله داشت
شده خویش و بیگانه پهلوے هم … زبس کشته افتاد پهلوے هم
یکے بود بے پا و بے سر یکے … یکے کشتهٔ تیغ و خنجر یکے
یکے را ز پیکان جگر کاسته … یکے مرگ را از خدا خواسته
یکے را روان خون ز زخم سنان … بمیدان یکے بسته لب داده جان
چنین نیزه با نیزه آمیختند … سنان یک بدیگر در آویختند
یکے بود گریان بجان پدر … یکے بر برادر یکے بر پسر
گله اسپ هر سو هزاران هزار … همین کشته در دست چون بیقرار
سر مرده در زیر نعل ستور … شده سرمهٔ دیدهٔ مور کور
ز غریدن طبل حیرت فزا … زمین شد بہ پیکار گردون زجا
نقیبان بفریاد از هر کران … به اندازه پرخاش جنگ آوران

خدائی فوجدار کو یہاں صید رنج و حرمان پڑا رہنے دیجیے کہ خوب غذا کیں اندر یا دل پر درد آہ سرد بھرین کہ ہاے میری معشوقۂ کج کلاہ۔ غیرت مہر و ماہ سرور سروران جہان ملکۂ زمین و آسمان

ای ضیا خورشید تابان را ز ماه روے تو … وے مه عید اسیران گوشۂ ابروے تو
دیدۂ معنی و صورت کرد روشن همچو شمع … توتیاے دیدهٔ هر کس کرد خاک کوے تو

وحشت صحرا سے قیامت کرد مثل نو بہار | ریخت از بس خون مردم نرگس جادوے تو
صبح عیش عاشقان چون ماتم شب شد سیاہ | تا نہادہ زلف مشکین روے خود بر روے تو
از غم عشق تو یک دل در جہان آزاد شد | یک جہان دل گشتہ مانند سر ہر موے تو
ناامیدان غمت کار مسیحا می کند | می وزد ہر دم نسیم صبحدم در کوے تو

انکو تو فراق یار مین صحرا نوردی کرنے دیجیے۔ اب لگے ہاتھون میان بدھو نفر کا حال بھی سن لیجیے آپ خدائی فوجدار کے لقات گھوڑے پر سوار دوسرے روز اُس سرا مین پہونچے جہان سے فوجدار قوشنک کے بھاگ آئے تھے مگر لینے ماتھے بے طور گئی تھی۔ سرا کو انھون نے پہچانا اور ٹھان لی کہ اسمین قدم نہ رکھونگا مبادا ابکی پھر یہان کے بدمعاشان نابکار اُسی روز کیطرح سے دق کرین اور یہان سے بن آئے ایک درخت کے سائے کے نیچے گھوڑے کو روک کر ذرا ٹھہرے اتنے مین دو آدمی سرا مین سے نکلے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کیون جی یہ بدھو ہی ہے۔ دوسرے نے جواب دیا ہان ہے! یہ یہان کہان یہ تو ہمارے خدائی فوجدار سڑی سودائی کے ساتھ بھلے گئے تھے انکے قریب آکر ایک نے کہا اجی سلام ہے کہیے آقا کو کہان چھوڑا ہم لوگ آپکی اور اُنکی حماقتونکا حال سن چکے ہین۔ وہ آجکل ہین کہان۔ دوسرا بولا یہ لقات گھوڑا تو اُنھین حضرت کا ہے۔ وہ اُسے پر بندھا رہتا تھا۔ بدھو نے پہلے تو ان دونون سے راز پوشیدہ رکھا۔ چھپایا۔ کہا ایک کام ہے اُس کے لیے بھیجا ہے مگر کہا ہے کہ کسی سے کہنا نہین۔ ہم انکا ٹھکانا آپ کو نہین بتا سکتے۔ انھون نے کہا ہمکو پہچانا یا نہین۔ خدائی فوجدار کے مصاحب بولے ہان پہچانا۔ تم خلیفہ ہو جو اُنکی حجامت اور خط بناتے تھے۔ اور آپ پادری صاحب ہین جنھون نے اُنکی کتابین سوختہ کر ڈالی تھین۔ خلیفہ نے کہا اگر تم انکا پتا نہ بتاؤ گے تو ہمکو یقین ہو جائیگا کہ تمنے اُنکو قتل کر ڈالا اور انکے اسباب اور گھوڑا اپنے چھین لیا۔ پھانسی کا کام کیا۔ زندہ نہ بچو گے۔ بدھو نفر بیچارے یہ سنکر تو سنتے ہی گھبرائے کہ واقعی اگر چھپاتا ہون تو دھر لیا جاؤنگا۔ لوگ کہینگے کہ فوجدار کو بیچ راستے مار ڈالا اور روپیہ اور گھوڑا لیکے چلا آیا۔ انھون نے کہا کہ وہ آجکل تو بہ کر رہے ہین اور مجھے بھیجا ہے کہ فلان عورت کو خط دون جو اُنکی معشوقہ ہین اور جنکے پاس وہ عنقریب دیوون اور راکھشون اور پہلوانون کو بھیجنے والے ہین۔ وہ کہتے ہین کہ جس دیو یا اجگر یا بہادر یا پہلوان نامدار یا بادشاہ کو زیر کرونگا اُسکو اپنی معشوقہ کی خدمت مین بھیجونگا کہ وہان جاکے اقرار صالح کرے کہ اُس ایسے زبردست غنیم کو فلان نے نیچا دکھایا اور زیر کیا۔ وہ زمانہ اب قریب ہے کہ ہمکو وہ کسی جزیرے کا بادشاہ بناکے مقرر کرین اور ہم اپنے بال بچون کو لیکر بادشاہی کے لطف اُٹھائین اور ہماری بی بی بادشاہ بیگم کہلائین اور بڑے

لڑکے کو لوگ ویسو جد بہادر کہین اور ڈنکا بجا رہے چپکلہ دارون کے سامنے بجتا ہو۔ کڑم دھم۔ کڑم دھم۔
نائی نے پادری صاحب اور پادری صاحب نے نائی کی طرف دیکھا اور دونون مسکرائے پادری
نے کہا جو یہ تین پرانی کتابون مین پڑھی تھین وہ سب یاد ہین مگر واہ رے سڑی اپنے ساتھ اُس کمبخت کو
بھی کہین کا نہ رکھا پورا سودائی بنا دیا۔ اسکو اسقدر اُلو بنا دیا ہی کہ اپنے نزدیک بادشاہی کریگا اور انکی بی بی
شہنشاہ بیگم کہلائینگی لاحول ولا قوۃ جکبار دے کر اس سے کل حال دریافت کرلیا اور اسنے من وعن کچا
چٹھا بیان کردیا۔ اور آخر مین کہا کہ آپ تو پادری صاحب پڑھے لکھے آدمی ہین اور میان خلیفہ بھی تجربہ کار ہین یہ
فرمائیے کہ اگر مین بادشاہ ہوا تو دستخط کون کریگا۔ مین تو بالکل جاہل آدمی ہون۔ ایسا نہو کہ میری بادشاہی مین
میرے مورکھ انپڑھ جاہل ہونے کے سبب سے کوئی فتور پڑ جائے اور مین کہین کا نہ ہون۔ ان دونون نے تسلی دی
اور پادری صاحب نے کئی مثالین دین کہ لوگون نے ایسی حالت مین برسون بادشاہی کی ہی۔ بدھو کی جان
مین جان آئی خلیفہ اور پادری نے لاکھ لاکھ کہا کہ سرا مین چلو اور وہان کمر کھولو مگر بدھو نفر کی جرأت نہوئی۔
خوف تھا کہ مبادا وہی بدمعاش لوگ جنھون نے اُس دفعہ انکی مرمت کی تھی اب کی بھی زد و کوب کرین۔ کہا آپ لوگ
سرا سے کوئی گرما گرم چیز کھانے کو لے آئیے اور گھوڑے کے واسطے دانہ اور گھانس۔ بندہ تو بوجوہ چند در چند سرا مین
قدم نہ رکھیگا خلیفہ نے سرا سے گرما گرم روٹیان اور دھوئی اُرد کی دال اور گرما گرم پکی ہوئی کلیجی لا کے دی اور
بدھو نفر نے بعد مدت تازہ گرما گرم کھانا کھایا ادھر نائی اور پادری صاحب نے باہم سرگوشی کی کہ کسی ترکیب سے
اس سڑی کو راہ پر لانا چاہیے۔ پادری نے یہ تدبیر سوچی کہ وہ کسی شہزادے کے مصاحب بنجائین اور خلیفہ کو
اپنا رفیق کہین اور فوجدار سے التجا کرین کہ ہمارے شہزادے پر ایک بانکا جسنے کئی معرکے سر کیے ہین جبر کرتا
ہی اور وہ اُسکی تعدی سے پریشان خاطر رہتے ہین۔ آپ کمک کو آئیے اور انکو اُس ظالم سے بچائیے۔ ممکن نہین کہ
فوجدار فوراً آمادۂ پیکار نہو جائین۔ خلیفہ اور پادری انکی رگ رگ سے واقف تھے انھین دونو کی مدد سے
فوجدار کی بھتیجی نے انکی اول جلول مہمل فضول کتابین سوخت کردی تھین۔ خلیفہ نے بھی اس رائے سے
اتفاق کیا اور کہا کہ جب یہ روانہ ہون تو انکو وطن لے آئین اور یہان انکا علاج کرین اور اگر دیوانہ پن
علاج پذیر نہو تو پھر انکو پابزنجیر کرلین کہ اس دوڑ دھوپ اور مار پیٹ اور مصیبت سے بچین بھرپیٹ کھانا کھائین
دوستون مین رہین۔ [illegible] کہ جیسا بدھو نفر نے ابھی ابھی بیان کیا اس سے لڑا اُس سے لڑا کہین دانت
ٹوٹے کہین [illegible] کہین [illegible] کسی کو نیزہ بھونک دیا کسی کے گھوڑے کو زخمی کیا۔ یہ بھی کوئی
[illegible] علاج بس یہی ہی کہ
[illegible] یہان بادشاہ ہون [illegible]

بجز بیلون سے خوب دل ٹھول کے لڑو۔

بدھو نفر نے جو مدت کے بعد گرما گرم روٹیاں اور تازی تازی کلیجی اور دال کھائی تو خدا کا شکر بھیجا اور ایک مرتبہ سوچے کہ اب واپس جانا جنون کی علامت اور محض حماقت ہی۔ اللہ نے روپیہ دیا ہی گھر پر چلکے مزے کرو اور اس جہالت سے درگذرو مگر پھر سوچے کہ فوجدار کا گھوڑا لائے ہین انکو بڑی تکلیف ہوگی اتنے مین پادری صاحب نے کہا وہ خط جو تمھارے آقاے نامدار نے اپنی معشوقۂ فرضی کے نام لکھا ہی ذرا ہمکو بھی دکھا دو۔ بدھو نے بیگ کھولا خط ندارد۔ ادھر دیکھا اُدھر دیکھا کہین پتا نہین ہوش اُڑ گئے۔ ع۔ کاٹو تو لہو نہین بدن مین۔ کہا ایک نوٹ بک پر اُنھون نے خط لکھا تھا اور کہا تھا کہ کسی سے کاغذ پر اسکی نقل اُتروا کے معشوقہ گلفام کو دے دینا مگر معلوم ہوتا ہی وہ نوٹ بک اُنھین کے پاس رہگئی۔ پوچھا کچھ یاد ہی کہ اُسمین کیا لکھا تھا۔ بدھو نے اپنے آپ کو کوسنا شروع کیا اور کئی تھپڑ اپنے مُنھ پر لگائے اور ناک پر اسقدر گھونسے مارے کہ منھ لہولہان ہو گیا۔ غور کر کے کہا دو چار شعر یاد ہین ایک تو یہ۔ لاحول ولاقوۃ یاد ہی نہین آتا۔ اجی اکثر پڑھا کرتے ہین۔ توبہ توبہ۔ بھلا سا ہی۔ ہان خوب یاد آیا۔

بیجا نہین حسینون کی یہ لن ترانیان	اے غافلو یہ حسن امانت خدا کی ہی

پادری نے یہ شعر فوراً لکھ لیا۔ بدھو نفر پھر سوچنے لگے۔ کہا دوسرا شعر اکثر آقاے نامدار پڑھا کرتے ہین مگر ذہن سے اسوقت اُتر گیا ہی بھلا ہی سا ہی۔ یاد نہین آتا۔ لاحول ولاقوۃ اجی بھلا ہی سا ہی۔ ہان اب یاد آیا۔

نقشۂ دہشت دکھاتی ہی جو تصویر فراق	پانوٗن مین لپٹے ہین لیتا ہون زنجیر فراق

پادری صاحب نے کہا نقشۂ دہشت نہ لکھا ہوگا۔ نقشۂ وحشت لکھا ہوگا۔ اسکے بعد بدھو نے دو چار چھینٹین اپنی کھوپڑی پر اور رسید کین تاکہ خط کا مطلب یاد آئے اور تھوڑی دیر کے بعد کہا۔

ہم بھی گفتہ تری بیرنگی کے ہین یاد رہے	او رنا مسنے کی طرح رنگ بدلنے والے

پادری صاحب نے پھر ٹوکا۔ کہا ہم بھی گفتہ نہین۔ کشتہ ہوگا۔ اور بیرنگی نہین نیرنگی کہو۔ یون۔

ہم بھی کشتہ تری نیرنگی کے ہین یاد رہے	او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

واقعی شعر اچھے اچھے کہتے ہین۔

بدھو نے کہا ایک فقرہ اُنھون نے اتنی مرتبہ پڑھا کہ مجھ جاہل تک کو یاد بر زبان اور حفظ ہوگیا وہ یہ ہی۔ "جب تک بان مین جان ناتوان ہی تب تک تمھارا غلام درم ناخریدہ بیجدان ہی" خلیفہ نے بدھو نفر کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ حقیقت مین میان بدھو کے ذہن کا بخار اُکھلا ہوا ہی شعر از بر کر لیے اور فقرے کے فقرے بر زبان ہین

واہ اُستاد۔ فوجدار کی صحبت مین مرغ ٹینی کا بچہ بھی انڈا کھٹکتے ہی نوا سنجی کرنے لگا۔

دیا سلائی جو بیچتے تھے یا کہ سرکنڈا	بنے ہین صاحب لشکر اُٹھا کے اک جھنڈا
ہوئے بلغ جدن سے نکیون وُہ دلی ٹھنڈا	
کہ مرغ ٹینی کا بچہ کھٹکتے ہی انڈا	حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

بدھو نے جھک کے سلام کیا اور کہا آخر مین لکھا تھا۔ ع۔ ای فداے کف و پاسے تو سرو منزل ما۔
پادری صاحب نے کہا کف و پاسے غلط ہی۔ کف پاے لکھا ہوگا۔

قدمے رنجہ نما چشم براہست دارم	ای فداے کف پاے تو سرو منزل ما

بدھو پھڑک اُٹھا۔ کہا ہان یہی شعر آخر مین تھا آپ نے خوب پڑھ دیا الغرض ان سب کی راے ہوئی کہ اگر خدائی فوجدار کے پاس جائین اور یہ گفتگو کرین تو ضرور ترکیب کارگر اور تیر بہدف ہو اور اُنکی دیوانگی کا علاج کامل ہوجائے۔

فصل ۱۳

میان خلیفہ کو پادری صاحب کی راے رزین ازبس پسند آئی اور اسی کے مطابق کاربند ہونے کی ٹھان لی مگر پادری کو کئی باتون کا خیال آیا۔ ایک یہ کہ واللہ اعلم بدھو نفر نے صحیح صحیح بتایا ہی یا نہین ممکن ہی کہ خدائی فوجدار داعی اجل کو لبیک کہکر اس خاکدان سے عالم قدس کی طرف سدھارے ہون اور یہ بدھو نفر انکا مال متاع لے دے کے چلے آئے ہون اگر ایسا ہوا تو ہمارا صحرا نوردی اور دشت پیمائی کرنا فضول اور بیکار ہوگا اور کوئی نتیجہ معقول نہ نکلیگا اور یہ بھی ممکن ہی کہ وہ زندہ ہون اور واقعی انھون نے اسکو اپنی معشوقہ فرضی کے پاس بھیجا ہو اس حالت مین بھی سٹری سودائی کا کون ٹھکانا ہی خدا جانے کہ ایک پہاڑ سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے مین چل دیا ہو خفقان کا کون اعتبار۔

آخرکار یہ راے طی پائی کہ پادری صاحب جو جوان آدمی تھے اور ڈاڑھی مونچھ صفاچٹ تھی عورت کا بھیس بدلین اور جاکے کہین کہ مین جبس شہزادی کی خواص ہون اُسکو ایک آپ ہی کے سے بانکے بل نامرد نے ایسا دق کر رکھا ہی کہ جان عذاب مین ہی۔ اب انھون نے آپکی شہرت سُنکر لونڈی کو آپ کے پاس روانہ کیا ہی کہ حضور چلکے زیردست کو زبردست کی تعدی اور زبردستی سے بچائین۔ ممکن نہین کہ عورت اور پھر شہزادی کا نام سُنکر اُنکو طیش نہ آئے۔ بس ہماری چاندی ہی۔ پھسلا کے یہان لا کے سیدھے گھر لیجائینگے اس سے تو وہ کسی حالت مین انکار ہی نہین کرسکتے۔ یہ تو انپہ فرض ہی کہ جسطرح ممکن ہو مدد کو جائین بس یہان لاکے پابزنجیر کرلینا لاکھ ہاتھ پانؤن ٹپکین ایک نہ مانتا یہ شخص کا سنبھالنا کون بڑی بات ہی یہ کہکر سرا کی ایک عورت سے کرایہ پر ایک ساری نبات کی لی اور ایک سفید کرتی نیچے اور اسپر ریشمی ساکرتی

پہنی اور ایک پنکھیا ہاتھ مین لی اور لیس ہوگئے۔ خلیفہ کو سکھا دیا کہ ہمکو نرگس کہنا اور تم اپنا نام نورن بتانا اور شہزادی کی حد سے زیادہ تعریف کرنا کہ بچہ حور ہی مگر مجبور رہی۔ کیا کرے اُس ظالم سے بس نہین چلتا۔ ہان قصبے بھر کو یہ یقین ضرور ہی کہ اگر آپ کی مدد و اعانت اور حمایت ہو تو بیڑا پار ہو جائیگا ورنہ مصیبت تو پڑی ہی ہی۔ ع۔ شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن + حضور کا بڑا نام سُنکے آئے ہین ادھر تو یہ لوگ اس فکر مین تھے کہ کسی نہ کسی ترکیب سے خدائی فوجدار اپنے یار کو راہ راست پر لائین اور سیدھے ڈھرے پر لگائین اُدھر میان بدھو نفر اور ہی اُدھیڑبن اور ہی دُھن مین تھے۔ پادری کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اگر ہمارے آقاے نامدار دام بالافتخار خدانخواستہ شہنشاہ نہوے تو پھر ہمکو بادشاہ مقرر کرینگے یا نہین۔ پادری صاحب نے عورتون کا لباس پہنکر آئینے مین دیکھا اور اُتار ڈالا کہ عین وقت پر پہنین گے۔ میان بدھو سے کہا بھائی صاحب دو ہی باتین ہین یا شہنشاہ ہونگے یا کہیں کے قاضی اگر قاضی ہوے تو آپ لیمون نون چاٹ کے رہ جائیے گا اور اگر شہنشاہ ہوے تو جزیرے کی بادشاہی آپ کے غلامون کو ہی مگر ہم انکو قاضی نہ ہونے دین گے۔

خلیفہ نے تھوڑی دیر مین بدھو نفر سے کہدیا کہ ہم لوگون نے یہ تدبیر سوچی ہی اگر تم بھنڈا نہ پھوڑدو تو بات بنجائے بدھو نے غور سے کل کارروائی سُنی اور کہا شکر ہی کہ ایک بات آپ لوگون نے تجویز کی چلتے چلتے شام ہوگئی ایک سرا مین یہ لوگ ٹکے۔ کھانا کھایا۔ اب یہ دوسرا مرتبہ تھا کہ میان بدھو نے مدت کے بعد تازہ کھانا کھایا۔ شب کو انھون نے ساری داستان سُنائی اور دیوانہ وحشی کا ذکر خیر بھی کیا کہ جنگل مین پڑا ہوا غتار رہا ہی اور فوجدار اُسکی تلاش مین ہین۔ فوجدار کی حماقتون کا حال سُن کر کچھ تو ان لوگون کو ہنسی آتی تھی اور کچھ رنج ہوتا تھا۔

دوسرے دن بدھو نفر رہبری کرتے ہوے چلے اور جب اُس مقام پر پہونچے جہان شاخین بچھائی تھین تو ان دونون سے کہا کہ اب آپ بھیس بدل ڈالیے وہ مقام آگیا مین جاکے کہونگا کہ آپ کا خط مین نے آپ کی معشوقہ کو دیا اُنھون نے زبانی کہا ہی کہ اگر آپ نہ آئیے گا تو تمام عمر صورت نہ دیکھونگی کہا ہی کہ راتون کی نیند دن کا کھانا پینا حرام ہی فوراً آؤ۔ میان بدھو تو روانہ باشد اور ان دونون نے بھیس بدلا [illegible] تو بیس بائیس برس کی گوری چٹی عورت بنگئے اتنے مین پورب کی جانب سے [illegible] تھوڑی دیر مین سنا کوئی شخص ستار بجا رہا ہی اور اچھا ہاتھ ہی۔ غور کرکے سنا تو [illegible] آدمی [illegible] رہا تھا۔

[illegible]

رقیب روسیہ بر باد باشد
ز دیدہ خون ہمین باردو گوید
وے بے یار از حرمان دیدار
بزندان گردشش محروم و مظلوم
منم امروز از نیسا دور ماندہ
ز و خالی نیم در ہیچ حالے
کجائی ای مہ شبہای تارم
کہ در قالب خیال تست جانم
نشویم اندر رخ آن خوناب گوئی +
بادل عقد محبت تازہ کردم +
گہے سینہ گہے دل می خراشم
بسان نیشکر خائیدم انگشت
جوانی تیرہ گشت از چرخ پیرم
نہ حاصل شد مرا جز روسیاہی
سہی سروم ز بار عشق خم شد
ز بزم وصل ہمچون حلقہ بیرون
تہی از حلہاے اطلسم دوش
کہ رنج افزون شود ہر ماہ و ہر سال
ندا آمد کہ فریادت فضول ست

من و معشوقہ ہر دو شاد باشد
خوشا کز بخت برخوردار بودم
جمالش دیدمی ہر روز صد بار
بروزم زنگ غم از دل زدودے
بدل رنجہ بہ تن مہجور ماندہ
دل من ریش و صد ہا زخم خوردہ
کجائی ای عروس گلعذارم
ز مژگان دمبدم خوناب ریزم
ازان خونابہ باشد سرخروئی
گہے کندم بناخن روی گلگون
ز جان جز نقش جانان می تراشم
کفم کز ہر نگارے داشتی غار
برنگ سبز شد موے چو قیرم
خدایا رحم کن بر جان زارم
سرم چون میم ہمراز قدم شد
بہ پشت خم ازان بودہ سرم پیش
سبک از دانہاے گوہرم گوش
نہ تنہا عشق مار اکرد برباد +
کہ راز عاشقی دستان طول ست
نصیبم را عجب رنگ ست ہیہات

دل من از فراق او نہ خسپد
درون یک سراپا یار بودم
ازان دولت چو بختم ساخت محروم
در و دیوار آن منزل کہ بودے
ندارم زو بجز در دل خیالے
رقیب روسیہ مرہم ببردہ +
خیالت گر رود چون زندہ مانم
مگو خوناب خون ناب ریزم
چو زان خوناب رخ را غازہ کردم
چو چشم خود کشایم چشمۂ خون
بدل ہمچون صنوبر کوفتم مشت
نگارین گشت ز انگشت افگار
ز دست عشق شد جان را تباہی
شہید خنجر تیر نگارم
ز سر تا پا شدم از بخت واژون
کہ جویم گم شدہ سرمایۂ خویش
چہ گویم از پریشانی خود حال
بہ پیش تنگری بردم چو فریاد
فلک ہم بر سر جنگ است ہیہات

میرے دل مین جو آگ لگی ہے۔ کیونکر بجھ سکتی ہے۔ صرف موت سے جسکی خود مین نوحہ خوان ہون وہ کون شی ہے جس سے عشق کی آگ فوراً انسان کے سینے مین شعلہ زن ہوتی ہے۔ وہ تلون مزاجی ہے۔

نہ شاید ہوس باختن با گلے	کہ ہر بامدادش بود بلبلے

ع۔ عشق۔ صدمے اٹھانے کے جگر بھی چاہیے۔ یہ مرض ہے [illegible] علاج ہے - اسکا کوئی علاج ہی نہین نہ دارو نہ مرہم نہ دوا کارگر ہو سکتی ہے۔ اسکا علاج جنون قطرب مالیخولیا موت اور تلون مزاجی ہے۔

باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔
گانے والے کی خوش آواز اور نورانی گلے اور سچی تانون اور بیچے سُرون سے سامعین کے دلون پر بڑا اثر پڑا۔ اور وہ وقت بھی سہانا تھا تنہائی کا مقام اور خوش گلو کلاونت کا گانا۔ لے اُڑا۔ جب گانے کی آواز نہ آئی تو یہ دونون اُٹھے کہ چلکے دیکھین کدھر سے آواز آتی ہی کہ اتنے مین پھر گانے کی آواز آئی لوگ ٹھٹھک کے کھڑے ہوگئے اور سننے لگے۔

دوش غریبی ہمہ شب می گریست — رفتم و گفتم کہ بتو حال چیست +
گفت اگر قصۂ خود گومیت — ہر دو درین غصہ نخواہند زیست
خندہ زد و باز بگریہ فتاد + — من متحیر شدہ در روے کہ کیست
عاقبت الامر یقین شد مرا + — کان دل من بود کہ بر من گریست

ای ماہ شب افروز من از من چرا رنجیدۂ — دائم گنہ بخشیدۂ از من چرا رنجیدۂ
پر جرم عشق تو ام می کشند غوغا ئیست — تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشا ئیست
شورے شد و از خواب عدم چشم کشودیم — دیدیم کہ باقیست شب فتنہ غنودیم

اللہ بس باقی ہوس۔

دفور میکشی ہی اور پیالی پر پیالی ہی + — مقدر اپنا اپنا ہی ہمارا جام خالی ہی
دل اشتیاق دوست مین بے اختیار ہی — آنکھون کے سامنے مری تصویر یار ہی
ہردم زیادہ ہوتی ہین داغون کی کثرتین — سینہ ہمارا کاہے کو ہی لالہ زار ہی
تھمتا نہین ہی آنکھ مین ہر چند رو لیے — ہر اشک میرے دل کی طرح بیقرار ہی
سوراخ جا بجا جگر و دل مین پڑ گئے — کیا ہی سنان تیر مژہ دل کے پار ہی
آنکھین اُٹھاکے دیکھ ذرا ترک جنگجو — دل مفت مین خدنگ نظر کا شکار ہی

اُسکا گانا موقوف ہوا اور رونے کی آواز آئی اور یہ دونون پھر اُٹھے کہ دیکھین یہ کون بدبخت آہ سرد بھر رہا ہی اُس آدمی کی تلاش مین یہ لوگ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ایک شخص نظر سے گذرا بعینہ وہی قد و قامت وہی چال ڈھال وہی وضع وہی قطع جو بدھو نفر نے بیان کی تھی۔ انکو دیکھکر وہ وحشی کھڑا ہوگیا۔ اور غور سے دیکھنے لگا جب یہ لوگ قریب گئے تو پادری نے بڑی فصاحت کے ساتھ کہا کہ یہ طریقۂ زندگی تمنے کیون اختیار کیا ہی اگر ہمارا کہنا مانو تو اس روش سے باز آؤ اور اس زندگی کے طریقۂ ناپسندیدہ سے اجتناب کرو ورنہ اسی جنگل بیابان کوہستان مین ایک دن مرغ جان قفس عنصری سے

پرواز کر جائیگا اور لاشہ بیکفن طعمۂ دد و دام ہوگا اور انکا پس خوردہ گدھ اور کوّے کھائینگے۔ وحشی کو استعجاب ہوا کہ اس وضع اور لباس کے لوگ اب تک اس صحرائے پر خار اور کہسار مین بھی میرے حائل مین کبھی پیشتر نہین دیکھنے مین آئے تھے یہ کون لوگ ہین اور انکی گفتگو سے صاف ظاہر ہی۔ کہ یہ میری حالت زار سے بخوبی واقف ہین۔ اِن دونون خیالون سے اسکو سخت حیرت ہوئی۔ وحشی اسوقت اپنے ہوش مین تھا۔ دیوانگی کی حالت طاری نہین ہوئی تھی۔ بڑی سنجیدگی اور سہولت کے ساتھ کہا۔ حضرات۔ مین آپکا ازبس ممنون اور مشکور ہون کہ آپ نے میرے ساتھ اس درجہ ہمدردی فرمائی اور اس شفقت تامہ سے پیش آئے اور خداے پاک کا بھی بندہ شکر ادا کرتا ہی کہ اس مقام دور و دراز مین جہان حضرت انسان کا گذر نہین اور دد و دام اور گلہ بانون اور خانہ بدوشون کا مسکن ہی وہان اس قسم کے ہمدرد کئی بار آئے جنھون نے مجھے صلاح نیک دی کہ از براے خدا اس مجنونانہ کارروائی سے باز آؤ اور انسان بنو مگر مین کیا کرون۔ اسمین میرا کوئی قصور نہین۔ یہ سب میرے دماغ کا خلل ہی۔ اب اسوقت مین صحیح و سالم اور تندرست ہون مگر تھوڑی دیر مین انسانیت کے جامے سے بالکل خارج ہو جاؤنگا۔ مجھے بالکل یاد نہین رہتا کہ مین نے کون کون مجنونانہ کارروائی کی اور کیا کیا دیوانہ پن کی حرکتین مجھ سے سرزد ہوئین۔ جب ہوش آتا ہی تو یہان کے گلہ بان کہتے ہین کہ تمنے فلان شخص کی روٹی چھین کے کھالی اور یہ کیا اور وہ کیا اور مین سخت شرمندہ ہوتا ہون مگر قہر درویش بر جان درویش۔ اگر آپ دونون صاحب مجھے راہ راست پر لانا چاہتے ہین تو پہلے میری کہانی میری زبان سے سُن لیجیے کہ مین کس مصیبت سے دوچار ہون اور میرے ساتھ کیا نرد دغا کھیلی گئی ہی۔ اِن دونون نے بڑی مسرت ظاہر کی اور کہا کہ ہم بڑی خوشی سے آپ کی حالت زار کا حسرت توامان بیان سنینگے۔ وحشی نے اپنا قصہ اُسی طرح بیان کیا جسطرح خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار کو سنایا تھا۔ اور خدائی فوجدار کی حماقت سے وحشی نے داستان ادھوری رکھی تھی۔ کہا کہ میرے آقا کے صاحبزادۂ اصغر نے جب میری معشوقہ غنچہ دہن کا نامۂ عشقیہ ایک کتاب مین پایا اور میری لاعلمی مین پڑھا۔ اسمین علاوہ عشق کی باتون کے یہ بھی لکھا تھا (میرے پیارے تم اب دیر کیون کرتے ہو۔ اب میرے والد سے پیغام کرکے شادی کا سامان کرو ورنہ آتش جدائی اور تاثیر دوری کی سوزش مار ہی ڈالیگی۔ دم بھر تمھارے بغیر جینا بُرا معلوم ہوتا ہی)

اس خط کو جو پڑھا تو میرا آقازادہ اور بھی اُسکا عاشق اور میرا رقیب ہوگیا اور آتش عشق و رقابت ایسی بھڑکی کہ میرا دشمن جانی بن بیٹھا۔ مجھسے میرے آقازادے نے کہا کہ تم یہ معاملہ ہماری راے پر چھوڑ دو اور ہمکو سیاہ و سفید کا پورا پورا اختیار دے دو ہم جو چاہینگے وہ کرینگے۔ مین سیدھا سادھا آدمی انکو اپنا

دلی دوست اور مرشد زادہ سمجھتا تھا فوراً انکی صلاح کے مطابق کاربند ہونے پر مستعد ہوگیا اور کل امور مین وعن اُنسے بیان کرنے شروع کردیے ایک روز میرے مرشد زادے نے مجھسے کہا کہ تم میرے بڑے بھائی کے پاس جاؤ اور وہان سے کچھ روپیہ ہمارے خرچ کے واسطے لاؤ اور کہو کہ ہمنے چھ عربی گھوڑے اُنکے لیے خریدے ہین انکی قیمت بھی لاؤ۔

مین تو سادہ غریب کیا جانون	اس مزور کو کیونکہ پہچانون

بہت خوش ہوا کہ اپنے آقا کا کام بجالاؤنگا اور اپنی معشوقہ سے جاکے کہا کہ جانی ہم چندروز کے لیے جاتے ہین اور بہت جلد واپس آئینگے۔ اطمینان رکھو اور اس عرصے مین ہمارے آقا کا لڑکا ہمارے اور تمھارے دونون کے باپ سے ٹھیک کر رکھیگا اور آتے ہی ہم تم میان بی بی ہوکے رہینگے انھون نے کہا جاتے تو ہو مگر جلدی سے واپس آجانا اور یہ کہکر آنسو ٹپ ٹپ جاری ہوگئے مین سمجھا کہ جدائی کا لفظ سنکر یہ زار زار رونے لگی ہے گلے لگا کے آنسو پونچھے اور سمجھایا کہ جانی بہت جلد واپس آؤنگا۔ گھبراتی کیون ہو۔ تمھاری سی معشوقہ جادو جمال کی مفارقت سے مجھے خود شاق گذریگی۔

لب شیرین کا وہ عالم ہے کہ شیرین ہے فدا	لیلی زلف سے لیلی بھی ہے زنجیر بپا
شکل یوسف جو کبھی سامنے آئی تو کہا	سامنا میرا اسی حسن پہ اچھا اچھا

شان اللہ کی اللہ خدا کی قدرت
آپ بھی اتنے ہوے واہ خدا کی قدرت

بدر پیشانی کو دیکھے تو جھکے سر بسجود	کہکشان کو ہے فقط مانگ کی نسبت سے نمود
خال ہندو کا ہوا گلشن عارض مین رود	سونگھکر موتیا مومن کیطرح کیون نہ درود

تل سیہ روے کتابی پہ نمایان دیکھو
طفل ہندو بھی ہوا حافظ قرآن دیکھو

دل کیا غذر کیا جس کو اشارا اُسنے	غم مین ڈوبا وہ کیا جس سے کنارا اُسنے
سیکڑون کو نگہ ناز سے مارا اُسنے	تیغ کے گھاٹ ہزارون کو اُتارا اُسنے

تیغ ہے ابروے پرخم تو مژہ تیر بھی ہے
قدر انداز بھی ہے صاحب شمشیر بھی ہے

برق پر برق گراے وہ شرارت اسمین	گرمیان شعلے کی سیماب کی خصلت اسمین
نازکی وہ کہ سوا گل سے نزاکت اسمین	ماہ کنعان مین کہان ہے جو صباحت اسمین

گردش چشم فسونساز غضب چکر دے
بوٹی بوٹی کی پھڑک جان کو بسمل کر دے

جسقدر مین اُسکے حسن و جمال کی توصیف کرتا تھا اُسی قدر زیادہ وہ زار زار روتی تھی اور مجھے اور بھی زیادہ جدائی شاق ہوتی تھی۔
یہ کہکر وحشی نے غل مچا کر کہنا شروع کیا۔

رقیبا ز آتش عشقش من مہجور می سوزم	نمی سوزی تو از نزدیک من از دور میسوزم
کہان تک شوق وصلت مین مرین ہم	نہین جی صبر کرتا کیا کرین ہم +
نہین جان ٹھہرتی ٹھہرائین کیونکر	نہین دل مانتا سمجھائین کیونکر +
کہانتک آرزوے ہمنشینی	رکھے واماندہ خلوت گزینی
کہانتک اشتیاق بوسۂ لب	فسون خوان فغان جوشش یارب
کہانتک طوق ایام جدائی	کہانتک عرض غم کی نارسائی
حریف یاس اک مدت ہوے ہین	خبر لے جلد اے ظالم موے ہین
نہین بچتا کہ جی پر ہی قیامت	رہے عاشق کشی تیری سلامت

الغرض بہ کمال حزن و ملال با دیدۂ گریان و سینۂ بریان بندہ رخصت ہوا اور روانہ باشند داخل منزل مقصود ہوا تو یہان نہ روپیہ ملا نہ جواب۔ نواب صاحب جنکے پاس روپیہ کے لیے بھیجا گیا تھا آرے بلے کرنے لگے اور مجھے اُس غیرت لعبتان چینی کی جدائی ایسی شاق تھی ایک ایک گھڑی ایک ایک سال کے برابر معلوم ہوتی تھی۔ یہان مجھے کسی قدر یہ معلوم ہوا کہ میرے ساتھ چھوٹے نواب نے نرد دغا کھیلی مگر پورا پورا یقین نہین آتا تھا خیر ایک روز ایک شخص جو بالکل اجنبی تھا اشارے سے مجھے علحدہ لیگیا اور ایک خط دیکر کہا کل مین راہ راہ چلا جاتا تھا کہ ایک نوجوان عورت نے جو بڑی خوبرو اور حسین ہی یہ خط دیا اور کہا اگر تم خداترس اور خدادان اور خدا بین ہو تو جسکے نام یہ خط لکھا ہی اُسکے پاس لیجاؤ۔ پتا پورا لکھا ہوا ہی مقام اور مکتوب الیہ دونون مین کوئی نام نہین۔ اسکا معاوضہ اس رومال سے تمکو ملیگا یہ کہکر ایک رومال پھینکا اور کہا اسکی گرہ کھولو۔ دیکھا کہ سو اشرفیان بندھی ہین۔ سلام کرکے اشارے سے عرض کی کہ ضرور جاؤنگا۔ اور اسی دم وہان سے روانہ ہوا اور یہان پہونچا۔
اتنا سننا تھا کہ میرے پانون تلے سے مٹی نکل گئی اور تھرتھر کانپنے لگا کہ کیا جانے کیا ماجرا ہی دل گواہی دیتا تھا کہ کچھ فیہ ضرور ہی ورنہ یہ ایکی ہرتبہ کیون اجورہ دار بھیجا اسکا سبب کیا ہی بہت ہی ڈرتے ڈرتے مین نے

خط کھولا مگر اسقدر جرأت نہو ئی کہ اسکو پڑھون۔ جی کڑا کر کے کھولا اور پڑھا۔ وہو ہذا۔ تمھارے مرشد زادے نے جو عدہ تمسے کیا تھا کہ میرے اور تمھارے باپ سے شادی کا ذکر کریگا وہ اسنے پورا کیا تمکو اسطرح نکالدیا جیسے کوئی دودھ سے مکھی کو نکال کے پھینکدیتا ہی۔ افسوس صد افسوس کہ اُسنے میرے والد سے یہ خواہش ظاہر کی کہ مین اور وہ میان بی بی ہو جائین اور طمع اور ثروت کے لالچ کے سبب سے والد بزرگوار نے منظور کر لیا۔ افسوس جان جان یہ تمنے کیا کیا۔ اپنے پانؤن مین آپ کلھاڑی ماری اور مجھے تمام عمر کا سوہان روح ہوا۔ دو دن کے اندر ہی اندر شادی ہو جائیگی۔ افسوس صد ہزار افسوس۔ ایسی خفیہ طور پر شادی ہوگی کہ خدا اور معدودے چند آدمیون کے سوا اور کسی کو کانون کان خبر بھی نہو گی۔ چٹ مری منگنی اور پٹ مرا بیاہ اب مین کیا کرون اور میرا اسمین کون قصور ہی۔ اگر دو دن کے اندر ہی اندر واپس آسکتے ہو تو آؤ ورنہ مین زہر کھا لونگی اور جان دونگی۔ اب مین خدا سے دست بدعا ہون کہ تمکو یہ خط اسکے قبل ملے کہ میرے باپ سے کوئی ایسا فعل سرزد ہو جو مجھے کہین کا نہ رکھے۔

اِس خط کے پڑھتے ہی آؤ دیکھا نہ تاؤ بندہ فوراً روانہ ہوا اور انکے بھائی سے روپیہ ملنے کا انتظار بھی نہ کیا کیونکہ مجھے خوب معلوم ہو گیا تھا کہ روپئے پیسے کا خالی خولی بہانہ ہی بہانہ ہی اسکا اصلی منشا صرف انصاف کا خون بہانا ہی اور یہ بھی یقین ہو گیا کہ مین نے اپنی حماقت سے اپنا خود ہی نقصان کیا اور نواب زادہ اسکے حسن عالم افروز کے تذکرے سُن سُن کے اسپر ہزار جان سے عاشق ہو گیا۔ ایک تو نواب زادے کی رقابت کا خیال دوسرے یہ خیال کہ مبادا میرے ہاتھ سے سونے کی چڑیا اُڑ جائے اور پھر بجز کف افسوس ملنے کے اور کچھ ہاتھ نہ آئے۔ ان دونون خیالون سے مین بڑی تیزی کے ساتھ سفر کرنے لگا کہ یا خدا اگر کل وہان پہونچنا ہو تو آج ہی پہونچ جاؤن مین وہان ایسے وقت داخل ہوا کہ اُس معشوقہ زاہد کش قتالہ عالم سے مل کے اچھی طرح بات چیت کر سکون۔ پہلے تو بندہ اِس ایماندار آدمی کے مکان پر گیا جسنے اس خط کی اجورہ داری کی تھی وہان خاطر کو باندھکر وہان گیا تو دروازے کے قریب جہان پہلے روزمرہ ہم دونون باہم ملتے تھے اتفاقاً وقت اور میری خوش نصیبی سے میرے انتظار مین کھڑی تھی۔ دیکھتے ہی کہا دپیارے تم ذرا دیر مین آئے مین لباس عروسی پہنے کھڑی ہون جو تھوڑی دیر مین کفن سے مبدل ہو جائیگا۔ کیونکہ مین خنجر بکف ہون اور تھوڑی دیر مین چھری بھونک کے جان دونگی۔ مین نے کہا جانی مین تیغ بدست آیا ہون اور جان دینے پر آمادہ ہون۔ مگر اسنے میری یہ تقریر اچھی طرح نہین سُنی کہ لوگون نے اسکو بلا لیا اور اتنی آواز میرے کان مین بھی آئی کہ دولھا کھڑے ہین دلھن کو لاؤ۔

۶۔ کاٹو تو لہو نہین بدن مین۔ سوچا کہ یا خدا اب کیا کرون۔ آنکھون مین اندھیرا سا چھا گیا۔

مارے غصے کے ہاتھ پاؤن کانپنے لگے۔ اتنے مین یہ بات ذہن مین آئی کہ اس گھر کے اندر دھنس چلو۔ اسکے چھپے چھپے سے بندۂ درگاہ واقف تو تھے ہی کھٹ سے ایک دریچی کی راہ سے داخل دفتر جل جلالہ۔ وہان جسقدر آدمی تھے مصروف سامان شادی۔ مین ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم۔ سون کھینچے ہوے سب امور غور سے دیکھ رہا تھا اسوقت جو میرے دل کی کیفیت تھی اور جو میرے قلب کا حال تھا اُسکا بیان کرنا زبان قلم کی طاقت سے خارج ہی۔ ہائے خدا جانے میرے دل پر کیا گذرتی تھی۔ ع۔ دل من داند و من دانم و داند دل من۔

اتنے مین مین نے دیکھا کہ دولھا سادے معمولی کپڑے پہن کے آیا اور صرف ایک عزیز اُسکے ہمراہ تھا۔ اسکے بعد دُلھن آئی۔ سولہ سنگار کیے خوب نکھری ہوئی اور چار ہمجولیان نوخیز و نوخواستہ۔ سر سے پاؤن تک آراستہ مجھے اچھی طرح سے لباس اور پوشاک کی رنگت دکھائی نہ دی مگر جواہرات جو سر سے پاؤن تک تھے وہ مین بخوبی دیکھ سکا جسوقت اس عربدہ جو عنبرین موکی زلف چلیپا پر میری نظر پڑی بس جان نکل گئی بال بال پر کان معدن و جواہر اور حاصل بحر نثار کردون بس یہی جی چاہتا تھا۔

از کجا می آئی اے سرمست خوبی محوناز	عطر افشان تا بدامن عنبر آگین تا کمر

رقابت کی آگ اب اور بھی تیز ہو گئی اور اُسکی جھمندہ شکل آسمان کی خبر لانے لگی۔ ہائے ستم وائے ستم وہ سینے کا اُبھار جب یاد آتا ہی تو کلیجا مُنھ آتا ہی۔ ہائے۔

گول گول اُبھرا ہوا اونچا نکیلا سینہ	گنج خوبی کا ہی وہ ہمسر بسر گنجینہ
صاف باطن کی طرح ہی صفت آئینہ	حسن معراج اگر پائے تو ہو وہ زینہ

حسن و خوبی سے ہین یہ دونون خزانے معمور
چشم بد دور ہین جوبن سے سراسر بھرپور

اور ادھر کمر پر نظر پڑی تو سبحان اللہ۔

کمر کلک مین آئیگا نہین کر لیجا	بال باندھا لکھون مضمون کمر کا سیدھا
موشگافی سے پریشان ہو طبع شعرا	پھر نزاکت کا کبھی نام نہ لیوے جیتا

اُترنہ ہاتھ آئے تو ہو وصف کمر وا اغماض
خالی اک بند کی جا چھوڑ رکھون صاف بیاض

جسوقت یہ سب باتین یاد آتی ہین کلیجا مسوس کے رہ جاتا ہون۔ جان سن سے نکل جاتی ہی۔ زندگی وبال ہی۔ عجب حال ہی۔

یہ گلستان سرائے تماشا نہین رہا
وہ حسن جسسے عشق ہو رسوا نہین رہا

وہ نو بہار گلشن دنیا نہین رہا
حیف اپنی تلخکامی و شوریدہ طالعی

افسوس کوئی پردہ نشین کیا نہین رہا
جسسے کہ زندگی کا مزا تھا نہین رہا

اپنی خرابیونکو کہان جاکے روئیے
وہ شمع روے انجمن آرا نہین رہا

یعنی ہمارا دل ہی نہ رہا۔ ہاسے ہم دین اور دنیا دونون سے نہ رہے۔ ۶۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے + اسکے بعد وحشی خانمان خرابنے کہا صاحبو خاکسار اس سمع خراشی کی معافی کا خواستگار ہی کہ اسقدر عرصۂ دراز تک آپکو تکلیف دی مگر مین مجبور ہون کہ قصہ ازبس طول و طویل ہی۔ پادری سنے جوابدیا سنو صاحب ہمکو اسقدر لطف آتا ہی کہ بیان سے باہر۔ آپ ایجاز مخل سے کام نہ لیجیے۔ بلکہ کل امور صاف صاف بیان فرمائیے۔

وحشی سنے کہا اب سُنیے کہ جب سب لوگ جمع ہوے تو خفیہ طور پر گانوُن کے ملا کو بلایا کہ مذہبی طور پر مراسم شادی انجام پائین جسوقت ملانے ایجاب وقبول کا لفظ سنایا اور قریب تھا کہ دلھن کچھ کہے مین بغور سننے لگا کہ دیکھون کیا کہتی ہی مجھے پورا پورا یقین تھا کہ انکار کر جائیگی اور ایجاب کا لفظ زبان پر نہ لائیگی مین اُس زمانے مین بڑا ہی بزدل اور بودا تھا۔ ورنہ مجھپر فرض تھا کہ اُسی دم کسی نہ کسی کو مار ڈالتا اور اپنے جیتے جی ہرگز کسی دوسرے کی بغل مین اسکو نہ دیکھتا۔ مگر میرے بودے پن کی سزا کہ مین نے ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کی مثل پر عمل کیا اب میری سزا ہی کہ اُس حسین کے عوض دیوانگی مین اپنی جان دون اور اسی صحرا مین جہان حضرت انسان کا گذر نہین دم توڑون اور دنیا ومافیہا سے مُنھ موڑدن۔ خیر۔ اب سُنیے کہ دولھا نے دلھن کو ہمکنار او رہم آغوش کیا اور اُسنے بھی ایسا ہی کیا اور تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتا ہون کہ دلھن کو لوگ لخلخہ سنگھا رہے ہین اور کہ رہے ہین کہ غش آگیا۔ اتنے مین نواب زادے نے جو دولھا بنا ہوا تھا دلھن کے سینے پر ہاتھ جو رکھا تو ایک کاغذ پایا اسکو پڑھا اور خود بھی ایک قسم کی غشی طاری ہوئی۔ میرا جی چاہا کہ گھر مین گھس کے دونون کو مار ڈالون۔ دولھا کو تو ایک ہی ہاتھ مین صاف کر دون گردن کھٹ سے الگ ہو اور دلھن کو بھی نہ چھوڑون۔ دونون کو فی النار والسقر کرون مگر دیوانگی کے زور سنے یہ پٹی پڑھائی کہ فوراً وہان سے باہر نکلا اور رقاطر کو جہان چھوڑا تھا وہان آکر اُسپر سوار ہوا اور روانہ باشد۔ اگر اسوقت انتقام لیتا تو جان جلنے کا بھی چندان خیال نہوتا کہ جن لوگون کے سبب سے جان جاتی وہ ہماری وفات سے پہلے ہی فی النار والسقر ہو گئے ہوتے۔ مگر میری قسمت مین تو یہ روز بد دیکھنا نصیب تھا اسکو مین ٹال کیونکر سکتا پیچھے پھر کے بھی دیکھا ہو تو قسم لیجیے جس طرح لوط سے کہا گیا تھا کہ اگر پیچھے پھر کے دیکھوگے تو نمک کے ہو جاؤگے اسی طرح گویا مجھے بھی کسی سنے خوف دلادیا تھا کہ پیچھے پھر کے نہ دیکھنا جب بیابان

مین پہونچا تو۔

	سیکڑون کوس نہین صورت انسان پیدا	وحشت دل نے کیا ہر وہ بیابان پیدا	

شب دیجور اور مین از وطن دور۔ یہان پہونچ کر مین نے زور زور سے ہانک لگانی شروع کی اور دل کے غبار نکالے۔ اپنی معشوقہ اور اُس کے نئے میان کو خوب کوسا کہ ای کمبخت عورت تو دغاباز فسون ساز ہی مکار اور بدکردار ہی اور سب سے بڑھ کر عیب یہ ہی کہ تو لالچی ہی میری محبت سے قطع نظر کر کے ایک امیر کے روپئے پر پھسل گئی۔ مگر اس کو سنے اور بُرا بھلا کہنے کے بعد مین نے اسکا جنبہ بھی کسی قدر کیا اور کہا بات یہ ہی کہ پردہ نشین عورت باپ مان کا کہنا نہ مانتی تو لوگ طعنے دیتے مجبور ہو گئی۔ اور والدین کی راے کے مطابق اس امیر اور نوجوان رئیس زادے کے ساتھ عقد کر لیا۔ اس کے والدین نے اپنی لڑکی کے لیے میان اچھا ڈھونڈھا مگر وہ کہ سکتی تھی کہ مین پہلے ہی سے ایک شخص سے وعدہ کر چکی ہون اور مین جا کے اس امر مین تصدیق کرتا۔ الغرض مین نے یہ راے قائم کی کہ روپیہ اور ریاست دیکھ کر عشق اور وعدہ دونون بھول گئی۔ اور مجھے مایوس کیا۔ تمام شب اِنھین خیالات مین غلطان پیچان تھا۔ صبح کے وقت اِن پہاڑون مین گذر ہوا۔ تین دن نہ راستہ ملا نہ پگڈنڈی۔ بعد ازان گلہ بانون سے پوچھا کہ یہ مقام کون ہی جہان آدم زاد کا گذر نہ ہو۔ اِنھون نے مجھے اِس مقام کا پتا دیا یہان مین اس ارادے سے رہا کہ اپنی جان دون۔ پہلے تو میرا قاطر گرا۔ کئی دن کا بھوکا پیاسا تھا اور چلتے چلتے شل اور ادھ مرا پہلے ہی سے ہو گیا تھا۔ مین نے اپنے دل مین کہا کہ وہ یہ سمجھا ہوگا کہ یہ بیکار کا بوجھا کہان لادا لادا پھرتا ہی۔ اب مجھے یہ سخت مصیبت پڑی کہ پیدل چلنا پڑا اور اِن پہاڑون مین چلنے کی عادت نہین۔ گلہ بانون کی زبانی اب سُنا کرتا ہون کہ مین نے یہ حرکت کی وہ حرکت کی۔ جس سے اِن کو اور مجھ کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ مین دیوانہ ہون۔ افسوس ہی کہ مین خود اس بات کا معترف ہون کہ مین پاگل ہو گیا ہون اور خلل دماغ اسقدر بڑھا ہوا ہی کہ ہزار ہا حرکات نامناسب مجھ سے سرزد ہوتے ہین کبھی کپڑون کو چاک کیا کبھی بے تکی ہانک لگائی کبھی اپنی بدنصیبی کو رویا۔ اور کبھی اُس قتالہ کو یاد کر کے خودکشی پر آمادہ ہوا۔ جب ہوش آتا ہی تو مارے تھکاوٹ کے ہل نہین سکتا مین ایک درخت کی جڑ کے جوف مین رہتا ہون جو میری اس بیکار

لاش کے لیے کافی ہی۔ گلہ بان بیچارے یہ نظر ترحم میری پرورش کرتے ہین اور پہاڑمین جابجا کھانا رکھ دیتے ہین کہ شاید بھولا بھٹکا آجائے گلہ بانون نے مجھسے اکثر کہا ہی کہ وہ اپنے آپ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے مجھے کھلاتے ہین مگر میری کچھ ایسی عادت ہوگئی ہی کہ مجھے چھینا جھپٹی کرکے کھانا بھلا معلوم ہوتا ہی۔ اسی طرح سے مین مصیبت کے ساتھ اپنی زندگی کے دن پورے کرتا ہون خدا جانے مجھ بدبخت کی جان کب نکلیگی یا جان نکل جائے یا اُس ظالم قتالہ کے حُسن گلوسوز اور اُس کے میان کی دغابازی کا خیال دل سے دور ہوجائے۔ خدا کرے یہ خیالات میرے مرنے کے قبل ہی میرے دل سے دور ہوجائین۔ ازماست کہ برماست ای حضرات۔ مین نے اپنی بیتی آپ کو سُنادی اب فرمائیے مجھپر کیسی گذرتی ہی اتنی مہربانی کیجیے کہ مجھے صلاح نہ دیجیے۔ میرا علاج جو مناسب سمجھیے وہ کیجیے کیونکہ بیمار کو دوا سے فائدہ ہوتا ہی اور دیوانے کو ترکیب سے۔ سالہا سال تک لوگون کی زبان زد رہیگا کہ فلان شخص نے عشق کے پیچھے جان دی۔

ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز		کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد	

اس مرض کی دوا مرگ ہی ہی۔

اس کے بعد اس وحشی نے ایک آہ سرد بھری اور قصۂ طولانی ختم کرکے ٹھنڈھی سانسین لین۔ اس کی حالت زار قابل رحم ہی عشق کی ناکامیوں نے اِسے زندہ درگور کردیا۔ پادری صاحب کچھ کہنے اور صلاح دینے ہی کو تھے کہ ایک ایسی آواز آئی جس سے وہ اُدھر مخاطب ہوے اور تسلی نہ دے سکے۔ اس آواز نے بڑی حسرت کے ساتھ وہ کہا جو آیندہ بیان کیا جائیگا۔ حصۂ چہارم مین اس کتاب لاجواب ونایاب کے اس کا ذکر مذکور ہوگا یہان خدائی فوجدار نے حصہ کا خاتمہ بالخیر کردیا۔

ہر کہ خواند دعاے طمع دارم	زانکہ من بندۂ گنہگارم	

باب چہارم
فصل ۔ ۱

کیسا خوش وہ روزگار اور کتنا فرخ زمانہ تھا جسمین ہمارے یار باوقار فرخندہ اختر عالی گہر۔

امیر ذوی القدر والاہناد	پدر بر پدر پاک و عالی نژاد

یعنی خدائی فوجدار ردام بالافتخار نے اس دنیائے دون مین قدم رنجہ فرمایا اور اس غمکدۂ عالم کو رشک گلزار جنان بنایا۔ اِن کی عنایت اور رعایت اِن کے دم اور فیض قدم سے ہم لوگ اتنے دنون کے بعد دو گھڑی تفریح طبع کرتے ہین اور اُن کی تاریخ اور تاریخی حالات کے مطالعہ سے لطف متکاثر اور حظ وافر اُٹھاتے ہین۔

اب سُنیے کہ آخر مین ہم عرض کر چکے ہین کہ اس وحشی کی داستان کے اختتام کے بعد ایک آواز کانون مین آئی اور پادری صاحب جو وحشی کی تسلی کے لیے کوئی معقول صلاح دینے کو تھے اُس جانب مخاطب ہوے۔ بڑی حسرت کے ساتھ کسی نے یہ دردناک گفتگو کی۔

(اے خداے پاک شکر ہی کہ آخر کار بعد تلاش بسیار تجسس بیشمار مجھ گنہگار سیہ کار بدکردار کو ایک ایسا گوشۂ عافیت ملا جہان مین اس تلخ زندگانی کے بعد ابدالآباد تک گویا گھوڑے بیچ کے میٹھی نیند سوؤنگا۔

مجھ ایسی قبر مین ہاتھ آئین راحتین تونس	کہ سوئے پاؤن کو پھیلا کے اپنے گھر کیطرح

اِن پہاڑون اور چٹانون مین مجھے وہ لطف آتا ہی کہ ساری خدائی مین اتنا لطف نہ آتا اور کنج عزلت پر جان جاتی ہی۔ تنہائی از بس پسند ہی۔ انسان کی صورت سے کیون نہ بیزار ہون کہ حضرت انسان کی بیمروتی سے یقین کامل ہو گیا ہی کہ مصیبت کے وقت مدد۔ ضرورت کے وقت صلاح۔ درد کے وقت تسلی نہ دینگے۔

آنچہ کردی تو بہ من ہیچ بہ انسان نکند	مرگ با جان نکند کفر بہ ایمان نکند

پادری صاحب اور جو لوگ وہان تھے انھون نے یہ گفتگو صاف سُنی اور چونکہ آواز قریب ہی سے آتی تھی وہ اُٹھے کہ دیکھین کس مظلوم نے یہ خطاب کیا۔ بیس قدم بھی نہین گئے تھے کہ دیکھا ایک نوجوان ایک ندی کے کنارے بیٹھا پاؤن دھو رہا ہی۔ پاؤن بالکل ملور [illegible] معلوم ہوتے تھے [illegible] اور وہ خبرے نباشد وضع سے کسان معلوم ہوتا [illegible] مگر حیرت تھی کہ کسان [illegible] پاؤن

ایسے خوبصورت اور سفید جیسے چاندی کا پتر۔ پادری صاحب نے اپنے ساتھیون کو اشارہ کیا اور چھپ کے
سب کے سب آڑ مین ہو رہے۔ اور تاک مین رہے کہ دیکھین۔ یہ کرتا کیا ہی قمیص بلور سے رنگ کا بہت
چست پہنے ہوے تھا اور کمر مین شال بافت۔ ٹانگون کو جو دیکھا تو معلوم ہوتا تھا کہ بلور کو کسی نے تراش کے
ٹانگین بنائی ہین۔ پانؤن کو دھوکے اُنکو رومال سے پونچھا۔ اب گورے گورے پانؤن اور بھی گورے
ہو گئے۔ ندی کے کنارے سے اُٹھا تو ایک چاند کا ٹکڑا نظر آیا۔ اور اس وحشی نے پادری سے آہستہ
سے کہا۔ اگر یہ واقعی میری معشوقہ نہین ہی تو پھر اسمین بھی شک نہین کہ انسان نہین۔ فرشتہ ہی۔ اس
جوان نے اب بال سُلجھائے تو معلوم ہوا کہ کالی ناگن لہرا رہی ہی۔ ۶۔ اُڑتی ہوئی ناگن قد آدم نظر آئی۔
غور کر کے دیکھو تو کسان نہ تھا بلکہ ایک نازک اندام زنکہ نازنین ومہ جبین۔ خود وحشی معترف ہوا کہ۔

بالا ہی ترا حسن جہان جگل سے	سب ہم ہو مشتاق نکل پردۂ دل سے
تو از پری چابک تری و ز برگ گل نازک تری	بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

از سرتاپا عالم نور۔ غیرت حور۔ اب سب کو شوق چرایا کہ یہ کون ہی۔ انسان ہی یا فرشتہ۔ یہ تینون
اس جھاڑی سے نکلے تو کھڑبڑ کی آواز سُنکر اسنے ترچھی چتون سے انپر نظر ڈالی۔ اور بالون اور
پتلی پتلی کمر کو سنبھالتی یہ جا وہ جا۔ یہ معلوم ہوا کہ ایک چھلاوا تھا۔ جیسے بجلی کوندھ کے غائب۔ مگر چند ہی
قدم گئی تھی کہ نازک نازک پانؤن آگے نہ بڑھ سکے اور گر پڑی۔ یہ تینون دوڑ گئے۔ سب کے پہلے پادری
پہونچے۔ کہا ای خاتون بلقیس مرتبت۔ ذرا ٹھہر جائیے ہم لوگ آپ کے ہوا خواہ خیر طلب ہین۔ اور
خدمت بجا لانے کو اپنا فخر سمجھتے ہین۔ بھاگنے کی کوئی وجہ خاص نہین معلوم ہوتی۔ ادھر آئیے۔
اس مہ پارہ عابد فریب طاؤس زیب نے حیرت سے اِنکی جانب نظر ڈالی اور مثل پیکر تصویر خاموش رہی
پادری نے قریب جا کر اُسکا ہاتھ پکڑا اور کہا تم مرد ہو یا عورت۔ چاہے جو ہو۔ مین اتنا ضرور عرض کرونگا
کہ تم چاہے جس حیثیت سے رہو حسن گلو سوز نہین چھپ سکتا۔ گو دڑون کی لعل ہو۔ ہمسے اپنا حال زار
صاف صاف بیان کردو۔ ہم تمھارے بہی خواہ اور خیر اندیش ہین۔ صلاح نیک دینگے اگر مرض لا علاج
ہی تو صلاح اور ہمدردی سے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا۔ از برای خدا ہمکو غیر نہ سمجھو۔

اس تقریر کا اِس نوخیز گلبدن نے کوئی جواب نہ دیا۔ بالکل سکوت مین رہی اور غور سے پادری اور
خلیفہ کو دیکھتی رہی معلوم ہوتا تھا کہ انکو دیکھ کر انتہا سے زیادہ مسرت ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس
گلعذار نے یون جواب دیا [illegible] آپ کے اِن کلمات شفقت آمیز کی تہ دل سے ممنون ہون کہ آپ نے
مجھ بیکس بے بس کے ساتھ اسقدر ہمدردی کی۔ مین چاہتی تھی کہ اپنے آپ کو چھپاؤن تاکہ اس ہولناک

اور بلا انگیز وجنون خیز کہسار اور صحراے پرخار مین مجھے کوئی عورت نہ سمجھتا مگر میرے سر کے بالون نے
افشاے راز کردیا بہرکیف اب مین اپنی داستان ضرور سناؤنگی گو مجھے اِس بات کا پورا پورا یقین ہو کہ مرض
لاعلاج ہو یہ کہکر اُس نوجوان عورت کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور گو اُسنے بڑا ضبط کیا مگر نہ رہا گیا۔ اور
اشک گلگون دامن کی خبر لائے۔ آنسو پونچھکر اُسنے راز سربستہ کا یون اظہار کیا (ایک ملک جسکا نام طرب گنج ہو۔
اسمین مین قصبۂ بشارت نگر کی رہنی والی ہون۔ میرے والدین وہان کے راجہ کی رعایا ہین۔ راجہ کے دو
لڑکے ہین اور فرزند اکبر ولیعہد ریاست ہو میرے ماں باپ بڑے دولتمند اور صاحب ثروت ہین مگر عالی خاندان
نہین ہین اگر ثروت کے ساتھ خاندان بھی اچھا ہوتا تو مین اس مصیبت مین نہ پڑتی۔ اسکے یہ معنی نہین کہ
وہ نیچ قوم ہین مطلب میرا یہ ہو کہ کوئی بڑے عالی خاندان نہین ہین۔ اور نہ ایسے گئے گذرے ہین کہ اپنی
حالت پر اُنکو خواہ مخواہ شرم آئے۔ الغرض وہ کسان ہین سیدھے سادے لوگ۔ تین پانچ نہین جانتے۔
ثروت اور دولت کے سبب سے اُنکی تعظیم اور توقیر ہوتی ہو اور اُنکی ایمانداری ضرب المثل ہو۔ سب سے
زیادہ دولت اور ثروت اُنکی مین ہون۔ اسکے یہ معنی کہ دولت اور ثروت سب پر وہ مجھے ترجیح دیتے تھے
مجھے بڑے ناز ونعم سے پالا۔ قصبے بھر مین مجھ سے بڑھ کے لاڈلی لڑکی اور کوئی نہ تھی مجھے وہ عصاے پیری
اور گھر کا اُجالا سمجھتے اور مجھپر جان فدا کرنے کو آمادہ تھے کل انتظام خانہ داری میرے ہی ہاتھون ہوتا تھا
نوکر چاکر ماما چھوچھو جسکو مین چاہون موقوف کردون اور جسکو مین چاہون نکال دون۔ شہد کا کارخانہ
کھیت باغ جانور گلہ شراب کی دُکان تیل کے کل سب کام میری زیر نگرانی ہوتے تھے مین بیان نہین کرسکتی
کہ میری کسقدر خاطر ہوتی تھی کل امور کی نگرانی اور ضروری ہدایتون کے بعد مین کبھی لیس بناتی کبھی دل
بہلانے کے لیے چرخا کاتتی کبھی سیتی پروتی تھی جو بھلے مانسون کی بہو بیٹیان کرتی ہین جب اسمین دل نہین
لگتا تھا تو کوئی کتاب پڑھتی تھی یا ستار بجاتی تھی کہ علم موسیقی دل بہلانے اور تفریح طبع کرنے کے لیے
بہت ہی عمدہ شی ہو۔ مین کچھ غرور اور تعلی کی نظر سے یہ گفتگو نہین کرتی بلکہ حسرت سے بیان کرتی ہون
کہ کیا سے کیا ہوگئی۔ میری ماں مجھے سات پردون کے اندر رکھتی تھی اور جب مین باہر نکلتی تھی تو برقع
اوڑھ لیتی تھی۔ مگر باینہمہ راجہ کے چھوٹے لڑکے سے میری آنکھ لڑ گئی وہ مجھپر عاشق ہو گیا۔

اتنا سننا تھا کہ وحشی کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور پادری صاحب اور میان خلیفہ کو معلوم ہوا کہ
اب اس وحشی کی وحشت بڑھا چاہتی ہو۔ اور پاگل پن کی کوئی حرکت کیا ہی چاہتا ہو۔ یہ اس گل گلزار
رعنائی کو غور سے دیکھتا کیا وہ سمجھی بھی نہین کہ کیا کر رہا ہو۔ اپنی بپتی اس تدرو شاخسار خوبی نے یون سنائی
کہ مجھے دیکھتے ہی راجہ کا بیٹا مجھپر عاشق ہوگیا اور ہزار جان سے مرنے لگا میرے اعزہ کو خوب رشوتین دین عشقیہ

خطوط آنے لگے ہزارون تھیں کہ تمام عمر غلام بنا رہونگا مگر میری ضد اور ہٹ روز بروز بڑھتی آتی جاتی تھی
کہ مین نے کہا مین تیرے ساتھ عقد نہ کرونگی - اور والدین نے بھی یہی صلاح دی کہ ہماری اور راجہ کی حیثیت مین
بڑا فرق ہی - راجہ کا لڑکا صرف حسن کے سبب سے اظہار عشق کرتا ہی - دلی عشق جسکا نام ہی وہ کہان -
اور مجھسے یہ بھی وعدہ کیا کہ جو تم جوان ہو لیں ہو تو انکے ساتھ عقد کرلو ہماری ثروت اور دولت کی شمع سے
سب یہی چاہینگے کہ تمکو عقد مین لینا ... مین اور بھی رکھائی اور کج ادائی کرنے لگی مگر اس سے اسکی
آتش شوق اور بھی بھڑکی - راجہ کے لڑکے کو جب معلوم ہوا کہ میرے والدین میری شادی کی فکر مین
ہین تو انھون نے اڑنگا مارنا شروع کیا جیسا کہ مین آگے بیان کرونگی -

ایک مرتبہ شب کے وقت مین اپنے کمرے مین بیٹھی ہوئی تھی دروازے بند اور مقفل تھے اور ایک
آیا رکھوالی کو تھی کہ مبادا کوئی مرد کوئی بات ایسی کرے جو میری عصمت کے خلاف ہو مگر دیکھتی کیا ہون
کہ باانیہمہ احتیاط و حزم وہ میرے سامنے کھڑا ہوا ہی - دھک سے رہگئی - اور کچھ کرتے دھرتے نہ بن پڑی
اور مارے خوف کے گھگی بندھ گئی - اور اسنے آگے بڑھکر پانو کو لپٹ گیا اور رو روکے وہ وہ باتین کہین جس سے
میرے دل پر اسکی سچی محبت کا نقش جم جائے مین ایک سیدھی سادی لڑکی تھی دنگ ہوگئی کہ کیا ہو رہا ہی
گو اسنے لاکھ لاکھ بہانے کیے اور رو رو دھویا اور لاکھ ہاتھ جوڑے اور قدمون پر گر پڑا مگر مین نے شیشۂ عصمت
کو سنگ بدنامی سے چور نہونے دیا جب ذرا دل ٹھکانے ہوا تو جرأت کر کے مین نے کہا سنو صاحب اگر
اسوقت شیر کے پنجون مین بھی مین ہوتی تو تمکو یہ سمجھنا کہ اپنی عصمت کے خلاف کوئی امر ہونے دیتی -
جان جائے مگر آبرو پر حرف نہ آنے پائے گو مین اسوقت تمھارے بس مین ہون مگر کیا ممکن ہی کہ تم اپنی
بدی کی خواہش پوری کرسکو - لاحول ولاقوۃ - اگر تمنے زبردستی کی تو جان دے دونگی - مین تمھاری
رعایا ہون مگر تمھاری لونڈی نہین ہون اتنا یاد رہے - آپکو خدا نے رئیس کیا ہی بھلا ریاست کا
مقتضا یہی ہی کہ اپنی رعایا کی ایک بیکس لڑکی کو تباہ کرو اور کہین کا نہ رکھو - مین ہون تو کسان کی لڑکی مگر
پاکدامن ایسی ہون جیسی دنیا مین شہزادیان ہوا کرتی ہین - نہ تمھارے روپئے کی مجھے طمع ہی اور نہ
ان گیدڑ بھبکیون سے ڈرجاؤنگی اور نہ اس رونے دھونے سے جو مکارون کا شیوہ ہی میرا جی پسیجیگا
ہان اگر میرے والدین کی مرضی ہوگی تو جو بات تم زبردستی کرنا چاہتے ہو وہ خوشی سے تمکو ملیگی - مگر یہ
خوب یاد رہے کہ بجز میرے میان کے اور کوئی مجھے ہاتھ نہین لگا سکتا) -

اسکے جواب مین اسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ای پری چہرہ برق دم رشک قمر پری پیکر
مین نے تو اپنا دل اور اپنی جان دونون کو تمھارے حوالے کیا اب جا ہے جو کرو - ع - دل و جان دینۂ

ایمان ہی جو لینا ہو صنم سے لو۔ دونون حاضر ہین۔ مین خدا کو گواہ کرتا ہون اگر تمنے نہ مانا تو میری جان جائیگی
اور عاقبت مین تمھارا دامن پکڑونگا۔

وحشی نے جو یہ سُنا تو وحشت دل نے زور کیا اور چہرے کے رنگ کے تغیر ہونے سے معلوم ہوا کہ دیوانہ پن کا
جوش ہی۔ آہستہ سے کہا آپکا نام کیا ہی وہ بولی مجھے وہان کے لوگ اکثر ہی پکر کہتے ہین وحشی نے کہا اس
نام کی اور بھی عورت ہی جسکی بد قسمتی آپکی بد نصیبی سے کسی طرح کم نہین ہی۔ آپ یہ ختم کرلین تو مین بھی ایک
عبرت خیز ماجرا بیان کرونگا۔ اُس نازنین حسین و خوبرو نے جو یہ لفظ سُنا تو حیرت سی ہوئی اور کہا اگر آپکو کچھ حال
معلوم ہی تو بیان کیجیے۔ وحشی نے کہا بی بی صاحب اگر حال زار بیان کرون تو شاید آپکی طبیعت پر اُسکا خراب
اثر پڑیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ خاموش ہی رہون۔ اسنے کہا جیسے جی چاہے۔ اُسکے بعد یون سلسلۂ سخن قائم رکھا

(اس عاشق زار نے) ایک پیمبر کی تصویر جو اس کمرے مین لٹکی تھی اُتار کے سامنے رکھلی اور اُسکی جانب
مخاطب ہوکر کہا اے پیغمبر خدا تم گواہ رہنا کہ ہمارے اِنکے عقد ہوا ہی اب مین اِنکا شوہر ہون۔ مین نے خوب
سمجھایا کہ ذرا سمجھ بوجھ کے کام کرو۔ ایسا نہو تمھارے باپ کو ناگوار گذرے کہ کسان کی لڑکی کے ساتھ کیون
عقد کیا۔ سوچ لو۔ مین تمھاری رعیت ہون سوچ لو ایسا نہو کہ میرے حسن گلوسوز کا عشق تمکو چوندھیا دے
اور کورکورانہ کوئی ایسی حرکت تمسے سرزد ہو جو آخر مین تمکو پشیمان کرے۔ مین نے التجا کی کہ اگر واقعی
تمکو مجھسے عشق ہی تو اسی عشق کی تمکو قسم ہی کہ تم میرے ساتھ عقد کرنے کے خیال سے باز آؤ اور مجھے اپنی حیثیت
کے کسی مرد کے ساتھ شادی کرنے دو کیونکہ امیر اور غریب راجہ اور رعایا مین جو شادی ہوتی ہی تو اُسکا انجام
ہمیشہ خراب ہی دیکھا۔ ابتدا ابتدا مین تو بڑا جوش ہوتا ہی مگر وہ جوش دیرپا نہین ہوتا۔ چار دن کی
چاندنی اور پھر اندھیرا پاکھ وجوہ مندرجۂ بالا اور کئی اور وجوہ مین نے پیش کین جو سب مجھے یاد نہین ہین مگر
اِسکے دل پر کسی نے اثر نہ کیا۔ مرغے کی ایک ہی ٹانگ قائم رکھی۔ ٹھان لی کہ جو بات دلمین آئی ہی وہ ضرور
کرگذرونگا۔ ہرچہ بادا باد۔ نادہندون کا قاعدہ ہی کہ دس کے بیس دینے کو مستعد ہو جاتے ہین۔ لینا
مرے کہ دیتا۔ اس حالت مین مین نے دل سے یون مشورہ کیا کہ اگر مین نے اسکے ساتھ عقد کیا تو چھوٹی سی
اوقات پر بڑا معزز شوہر پاؤنگی مگر یہ کوئی نئی بات نہین ہی۔ ایسا اکثر ہوا ہی۔ اور میرے شوہر کیطرح اور
رئیس زادون کو بھی نوخیز خوبرو چھوکریون کے حسن خداداد نے چوندھیا دیا ہی۔ یہ تو سلف سے ہوتی
آئی ہی کہ نوعمر پری کے عشق نے بڑے بڑے نامدار کو ایسا ازخود رفتہ کردیا کہ امیر اور غریب بی بی کا
خیال ہی کبھی دل مین نہ آیا۔ خاصی امیر ہو جاؤنگی روپیے کا حظ اُٹھاؤنگی۔

کہ آگ لینے کو جائین پیمبری ہو جائے	خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال

اگر مین انکار کرتی ہون تو وہ زبردستی شادی کریگا۔ تیور بُرے پڑتے ہین۔ پھر بدنامی کی بدنامی ہوگی اور سب مجھی کو بُرا کہینگے۔ دم زدن مین اس سوال جواب کے بعد مین سوچی کہ میرے عاشق زار نے اسقدر قسمین دی ہین اور اتنے گواہون کے روبرو زار زار رویا ہی اب اسکو محروم کرنا اچھا نہین۔ اسکے علاوہ آدمی سرخ وسفید اور تربیت یافتہ بھی ہی۔ مین بھی اسکے تیر نگاہ کی گھائل ہوگئی اور اپنی خواص کو بلا کر اسکا تو گواہ رہنا۔ میرے عاشق پری رخسار نے پھر دل سے قول اور اقرار کیا کہ تمام عمر مجھے جان سے زیادہ عزیز رکھیگا اور ہمیشہ کلیجے سے لگائے رہیگا۔

اتنے مین میری خواص کمرے کے باہر چلی گئی اور ہم دونون یکہ و تنہا رہ گئے اور اُس دغاباز فسونساز مکار عیار نے مجھ بختون جلی کو ذلیل اور بےعزت کیا۔

جس شب کا یہ واقعہ ہی اُسکی سحر میرے اس مکار برائے نام عاشق زار کے نزدیک بہت ہی جلد ہوگئی۔ صبح کو وہ مجھ سے رخصت ہوا اور عشق اور محبت کے اظہار کے لیے اپنی انگوٹھی مجھے پنھا گیا مگر اب مین نے اُسکو اسقدر مست بادۂ محبت نہ پایا جسقدر وصل کے قبل تھا۔ مین تاڑگئی کہ ہائے میری خواص نے مجھے جھانسا دیا اور میرے ساتھ نرد دغا کھیلی۔ فجر کے قبل ہی وہ اس بے ایمان خواص کے ساتھ سڑک پر ہورہا۔ میری پریشانی کی کوئی انتہا ہی نہ تھی۔ سوچتی تھی اُف یہ کیا غضب ہوگیا مین ہی جانتی ہون کہ دل پر کیا گذری دیوانہ وار انواع واقسام کے خیالات دل مین جاگزین ہوتے تھے۔ اب تک اچھی طرح سمجھ مین نہین آتا تھا کہ مین اچھی رہی یا بھلائی ہوئی یا بُرائی۔ چلتے وقت مین نے کہا تھا کہ جس ترکیب سے آئے ہو اُسی ترکیب سے رات کو چپکے سے چلے آیا کرو اور جب اس بات کا خوف تمھارے دل سے جاتا رہے کہ لوگ تمھارے ہمارے عقد کو معیوب نہ سمجھینگے تو پھر مزے مزے کھلے بندون رہا کرنا۔ مگر اُس دن سے پھر اُس نے منھ نہ دکھایا شہر بھر مین کہین اُسکا پتا ہی نہین۔ سنا کرتی تھی کہ شکار کو روز جاتا ہی اور روز واپس آتا اور چھپ کے رہتا ہی دل کی بکلی کا حال ناگفتہ بہ۔ اب پورا پورا یقین ہوگیا کہ دغا دے کے اُسنے اپنا مطلب نکالا۔ ہاتھ ملکے رہگئی مین نے اپنے والدین سے یہ راز مخفی رکھا اور ضبط گریہ و نالہ کیا کہ اگر وہ وجہ دریافت کرین گے تو خواہ نخواہ مجھے جھوٹ بولنا اور اُنکو دھوکا دینا پڑیگا مگر میری عاقبت اندیشی کچھ کام نہ آئی اور تمام عالم پر یہ راز افشا ہوگیا۔ ع۔ نہان کی ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔ اور پھر شہر بھر مین اسکی نسبت مشہور ہوا کہ اسنے ایک زن حسین ومہ جبین کے ساتھ شادی کرلی۔

اُس وحشی نے اس مقام پر دیدہ و دانستہ دخل در معقولات دے کر پوچھا اُسکا نام کیا تھا۔ نام سننا تھا کہ وحشی کا رنگ فق اور کلیجا شق ہوگیا۔ اور دونون آنکھون سے دو جوے اشک

جاری ہوگئے۔

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے	بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانیے کیا یاد آیا

وہ پری پیکر اپنا قصۂ زار بیان کرنے لگی کہ جب میں نے یہ دہشت اثر خبر سنی تو کلیجا پھٹ گیا اور
ادھر اُدھر سارے زمانے میں کہتی پھری کہ اس دغاباز نے مجھے کہیں کا نہ رکھا عنان صبر و استقلال ہاتھ سے
جاتی رہی۔ بہرکیف سوچتے سوچتے مجھے یہ سوجھی کہ اپنے پدر بزرگوار کے ایک رفیق سے میں نے کل حال بیان کیا
اور کہا تم میرے ساتھ چلو میں اپنے اس جانی دشمن سے ضرور بدلا لونگی۔ پہلے تو اس مرد پیر نے مجھے سمجھایا
کہ اس حرکت مجنونانہ سے باز آؤ۔ خیال فاسد دل میں نہ لاؤ۔ مگر آخر کار اُسنے کہا اچھا پھر اب جہاں تمھارا
پسینہ اگرے وہاں میرا خون گریگا۔ اس تسلی سے مجھے بڑی جرأت ہوئی اور کچھ جواہرات اور کچھ زیور اور کپڑے
لیکر شب کو گھر سے چلی ہر قدم پر ہزار ہا خیالات دل میں آتے تھے۔ پیادہ پا چلی جاتی تھی۔ جی چاہتا تھا
پر لگا کے اُس شہر میں پہونچوں جہاں میرا بیری رہتا تھا۔ خدا خدا کر کے وہ کا فرسات منزلیں دو دن میں طے
ہوئیں۔ وہاں جا کے میں نے اس عورت کے باپ کا مکان پوچھا جسکے ساتھ میرے دشمن عاشق نما نے عقد کیا تھا۔
وہاں کہیں یہی چرچا تھا۔ گھر گھر یہی ذکر کہ شادی کے دن ایجاب و قبول کے بعد دُلھن کو غش آگیا اور دولھا نے
اُسکے دست سیمین سے ایک کاغذ پایا جو اُس نے خود اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے لکھا تھا کہ میں تو دل
فلان نوجوان گبرو کو دے چکی ہوں میں تیری نہیں ہوسکتی ہوں۔ الغرض اس تحریر کے مطالعے سے اُنپر صاف
منکشف ہوا کہ وہ شادی کی رسم ادا ہونے پر اپنی جان اپنے ہاتھوں جان آفرین کے سپرد کر دیگی۔
تھوڑی دیر میں دولھا نے دیکھا کہ دُلھن کی بغل میں ایک کٹار ہے۔ مارے خوف اور رنج اور شرم کے وہ
کٹار دُلھن سے چھینکر یا نے ہی کو تھا کہ اُسکے والدین نے غل مچایا اور لوگوں نے فوراً چھین لی اور دولھا
بھاگ گیا کہ مارنہ ڈالا جاؤں۔ دُلھن کو پھر غش آگیا۔ وہاں یہ بھی مشہور تھا کہ اُس دلھن کا عاشق جسپر وہ خود جان
دیتی تھی وہاں موجود تھا اگر یہ سمجھکر کہ اب تو عقد ہو ہی گیا دیوانہ ہوگیا اور ایک خط وہاں چھوڑ گیا کہ اب دنیا سے
و دل سے اسدرجہ نفرت ہوگئی ہے کہ کسی کو اپنی صورت نہ دکھاؤنگا اور وہاں چلا جاؤنگا جہاں سیکڑوں
کوس نہیں صورت انسان پیدا۔ تمام شہر میں زبان زد خاص و عام تھا کہ دُلھن بھی بھاگ کے کہیں چلی گئی
اور اُسکے والدین اپنی پیاری بیٹی کی تلاش میں نکلے کہ شاید کہیں پاجائیں تو آنکھوں میں نور آجائے۔ میں
یہ خبر سنکر بڑی مسرور اور محظوظ ہوئی کیونکہ اُس دشمن عاشق نما کے نہ ملنے سے اتنا رنج نہیں جتنا اس خبر کے
سننے سے ہوتا کہ اسکا عقد ہوگیا۔ کبھی یہ بھی سوچتی تھی کہ شاید یہ کل واقعہ منجانب اللہ ہوا ہو اور خدا اُسکے
دل میں یہ بات ڈالے کہ وہ پھر میری جانب مخاطب ہو اور میری عزت بچ جائے۔ جب دل کو کسی طرح

تسلی نہین ہوئی تو مین نے ٹھان لی کہ دنیا ہی کو ترک کردون گو دنیا بامید قائم ہی ایک مشہور مثل ہی - ع -
شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن +

اب سنئے کہ جب مجھے اس شہر مین اپنے مصنوعی اور برے نام عاشق کا کہین پتا ہی نہ ملا تو اور بھی پریشان ہوئی کہ اب کیا کرون - اتفاق سے ایک دن کیا سنتی ہون کہ ڈھنڈھورا پٹ رہا ہی اور میرا نام لیکر کہہ رہا ہی کہ فلان نام کی لڑکی جو فلان قسم کے کپڑے پہنے ہی اور جسکی انیس برس کی عمر ہی مکان سے گم ہو گئی ہی اگر کوئی اسکا پتا لگا ئیگا تو انعام پائیگا - اسکے ساتھ یہ منادی بھی دی کہ وہ لڑکی ایک نوعمر لڑکے کے ساتھ بھاگ آئی ہی اس سے مجھے اور بھی رنج ہوا کہ جو سنیگا وہ کیا کہیگا اور کسقدر ذلیل مجھے سمجھنے لگیگا کہ ایک تو بھاگی دوسرے اسکے ساتھ جو خود ذلیل و خوار ہی اور جو مجھے کچھ ایسا پسند بھی نہ تھا ڈھونڈھورے کی آواز سنتے ہی مین اپنے باپ کے رفیق کو ہمراہ لیکر بھاگی شہر کو فوراً چھوڑا اور ان پہاڑون کو مسکن بنایا کہ کسی کے ہاتھ نہ آؤن اور دد و دام سے دل بہلاؤن - اب سنئے کہ بدنصیبی جب آتی ہی تو ہر طرف سے آتی ہی - میرے والد مرحوم کا رفیق جو میری تعظیم کرتا تھا اب مجھ سے پھر گیا اور موقع وقت غنیمت جان کر مجھپر کترانے لگا - جل جلالہ - کچھ تو مجھے ہنسی آتی تھی اور کچھ رونا آتا تھا ہنسی یہ آتی تھی کہ یہ بوڑھا بابا - اور تجھ سے عشق - اس بڑھپس کو دیکھو - اور رونا یہ آتا تھا کہ اگر مین اس بیبسی اور بیکسی کی حالت مین نہوتی تو اسکو یہ جرأت کہان سے ہوتی کہ مجھپر نظر ڈالتا - نہ خوف خدا نہ پاس مراتب - ع - گر حفظ مراتب نکنی زندیقی + جب اسنے دیکھا کہ مین اسکی بے ادبی سے بددماغ ہو گئی تو نابکار روسیاہ ہاتھا پائی پر آمادہ ہو گیا مگر خدا ایسے وقت پر بیبسون کی مدد کو فرشتے بھیجدیتا ہی - مجھمین خدا جانے کہان سے زور آ گیا کہ مین نے اسکو ڈھکیل دیا اور پہاڑ سے گرا دیا واللہ اعلم زندہ ہی یا فی النار و السقر ہوا - یہان سے مین اب بالکل اکیلی روانہ ہوئی - یار نہ مددگار - خدا کا نام ورد زبان اور اپنی قضا بر خود نوحہ خوان وست بدعا تھی کہ والد یا انکے آدمی مجھے نہ دیکھ پائین - یہان ایک گلہ بان نے نوکر رکھ لیا مگر میرے - ان باتون کے سبب سے طلسم ٹوٹ گیا - اور میرے آقا کو معلوم ہو گیا کہ مین انیس برس کی لڑکی ہون - اسکو بھی شیطان نے دور سے انگلی دکھائی - اور مجھپر اسکا عشق چرایا - اس بوباب بوڑھے کی طرح نفس امارہ نے اسکو بھی بہکایا - پہلے غلام خانہ زاد پھر آقاے نامدار کو بھی بدی کا خیال ہوا - جس خوش نصیبی کے ساتھ مین اپنے باپ کے رفیق نمک حرام سے بچی تھی اسی خوش نصیبی کے ساتھ اس سے بچنا محال تھا - نہ کوئی گھنا جنگل تھا بلکہ دم بھر بھی دہان رہنا وبال تھا - لہذا وہان سے چشم زدن مین مثل سیل اشک روانہ ہوئی اور اس گوشۂ عزلت مین آن کے چھپی - اس گلہ بان سے مثل اپنے پدر مبرور کے رفیق کے ہاتھا پائی خلاف عقل سمجھی - سچ ہی -

نہ ہر جائے مرکب توان تاختن	کہ جاہا سپر باید انداختن

الغرض مین اُس کنج تنہائی مین آئی اور شیخ سعدی کے قول پر عمل کرکے کہ

تو کوئی ہر آنکس کہ در رنج وتاب	دعائے کند من کنم مستجاب

بصد عجز و الحاح و خشوع و خضوع بارگاہ جناب باری مین دست بدعا ہوئی کہ ای کریم کارساز خداے بندہ نواز اِس عاجزہ کی حالت زار پر رحم فرما۔ اور گاڑھے وقت آڑے آ۔

ای خداے دو جہان بہر غلامان رسولؐ	گوشۂ چشم سوے گوشہ نشینان خمول
چون صدف لب چہ کشایم پئے اظہار سؤل	میتوانی کہ دہی عرض مرا حسن قبول

تو کہ دُر ساختۂ قطرۂ بارانی را

دعا مانگی کہ ع۔ یا بکش یا دانہ دہ یا از قفس آزاد کن ؞ تاکہ مجھ مجنون جلی کا نام بھی صفحۂ روزگار سے مثل حرف غلط کالعدم اور نسیًا منسیًا ہوجائے۔ ہاے میری بدنصیبی تو لو گو دیکھو کہ ناکردہ گناہ بدنام ہوئی بے قصور صید طعن سنان لسانی و رنج و آلام ہوئی۔ اپنے پرائے چھوٹے۔ غریب اور مہجور ہون مطعون نزدیک و دور ہون۔

فصل ۔ ۲

اس نوخیز ستم رسیدہ مصیبت زدہ نے پھر سلسلۂ سخن یون شروع کیا اور ان لوگون کی جانب مخاطب ہو کر کہا ای سامعین والا تبار و حاضرین ذوی اقتدار میری بیتی کہانی سننے کے بعد اب فرمائیے کہ میری پریشانی و بیقراری۔ گریہ وزاری شور و شیون رنج و محن بو جہ ہی یا بے سبب اگر جوے اشک روان کرون تو بجا ہی یا بیجا۔ اب فرمائیے کہ ع۔ چہ در دست این کہ پایانے ندارد ؞ پس بے مجھے نصیحت دینا اور پند و موعظت کے لیے زبان کھولنا عبث ہی۔

دوست غمخواری مین میری سعی فرماتینگے کیا	زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جائینگے کیا
حضرت ناصح گر آئین دیدہ و دل فرش راہ	پر کوئی اتنا تو سمجھا دے کہ سمجھائینگے کیا

درد بے دوا کی درمان کہان ـــ صرف ایک صلاح کی جویان ہون اور بس اسی قدر چاہتی ہون کہ آپ کے نزدیک مین و کیا اپنی زندگی کہان بسر کرون جہان مجھے کوئی گرفتار نہ کر سکے اور جہان کبھی ڈھنڈھورے کی آواز نہ آئی ہو۔ مین خوب جانتی ہون کہ اگر اپنے والدین کے پاس چلی جاؤن تو اُنکی جان مین جان آئے مگر مارے شرم کے جی نہین چاہتا۔ وہان کیا منھ لے کے جاؤن وہ کہینگے کہ

حسرت مین لگایا داغ تو نے	لٹوائی بہار باغ تو نے

مرجاتا بہتر ہی وہان جانا بہتر نہین - اِس تقریر درد آمیز اور گفتگوے حسرت خیز کے بعد اُسنے سکوت اختیار کیا اور اُسکے چہرے کے رنگ کے تغیر سے صاف ظاہر ہوتے لگا کہ غیرت اور رشک اور حسرت نے اِسکو ہیجان کر دیا ہی سامعین کے دلون پر بھی اِسکا بڑا اثر ہوا - پادری صاحب اُنکے رونے کو تھے کہ اُس وحشی نے منع کیا - اور خود اُسکی جانب خطاب کرکے کہا - ای خاتون عفت مآب مین تمھین جانتا ہون یہ کہکر اِنکا نام لیا اور اُنکے پدر بزرگوار رئیس والا تبار کا نام بتایا اور کہا آپ اُس امیر والا احتشام عالی ہمم کی اکلوتی لڑکی ہین اُس پری پیکر رشک قمر نے جب اپنا اور اپنے باپ کا نام سنا تو سخت متحیر ہوئی اور استعجاب کے ساتھ اُس وحشی پر نظر ڈالی - سوچی کہ یہ تو کوئی پڑھا لکھا آدمی معلوم ہوتا ہے شکل صورت اور تقریر بھی اچھی ہی مگر پھٹے پرانے کپڑے کیون پہنے ہی - ایسے اُس نازنین نے یون تقریر کی - ای جوان رعنا شمائل میری سمجھ مین نہین آتا کہ تمکو میرے باپ کا نام کیونکر معلوم ہو گیا - مین نے تو اپنی اس تقریر مین اپنے والد ماجد کا نام بھی نہین لیا - اُسنے آہ سرد بھر کر کہا جس رئیس نوجوان کا تمنے ذکر کیا وہ میری مطبوعہ ہی اور جس بدبخت کی نسبت تمنے کہا کہ پاس نسوانہ کی شادی کی رسم مین دوسرے شریک تھا وہ مین ہی بدنصیب ہون ہاے عشق خانہ خراب نے مجھے کہین کا نہ رکھا -

عشق درآمد ز در گفت سلام علیک	عقل برون شد ز سر گفت سلام علیک

اُسکے ہاتھون مین اس حالت زار کو پہنچا کہ دلق گدائی تک نہین - کبھی کبھی ذرا جو عقل آجاتی ہی اپنی حالت زار پر روتا ہون کہ ہاے مجھے یہ کیا ہو گیا -

اِسکے بعد جوش جنون نے زور کیا اور یون ہانک لگائی - ای میری قاتل - ای قتالہ - ای عاشق کُش معشوق - مجھپر چرخ سفلہ پرور نے وہ ستم ڈھایا کہ تمھاری شادی کا دن دکھایا - مین اور تمھاری شادی کا شریک ہون - ہاے غضب واے غضب - ارے مین نے اپنے کانون سُنا کہ تمنے ایجاب و قبول کیوقت ہان کا لفظ کہا - افسوس ہی کہ مین تمکو غشی کی حالت مین دیکھکر بزدلی کے سبب سے بھاگ آیا اتنی جرأت نہوئی کہ نتیجہ تو دیکھ لیتا - وجہ یہ کہ صبر ہاتھ سے جاتا رہا اور دیوانہ ہو گیا - جی چاہتا تھا اپنی جان دون اور اُس رقیب روسیہ کی جان لون - خط ایک شخص کو دے کر شہر کو چھوڑا اور جنگل کی راہ لی اب اس ویرانے اور اس کوہ فلک شکوہ کو جو وحشتستان اور دشت جنون خیز ہی اپنا گھر بنایا ہی - در بدر اجنبی ہمکو کشان کشان یہان لایا ہی - اب خواہش دل یہ ہی کہ زندگی کے باقی دن

مصیبت کے ساتھ بسر کرون کہ زندگی سے اب نہایت عاری ہون حق یون ہی کہ زندہ در گور ہون - کیا کرون خدا کے حکم سے مجبور ہون مگر آج آپ کی ملاقات سے جی بہت خوش ہوا اور دنیا بامید قائم ممکن ہی کہ ہم اور تم دونون ایک روز بچھڑے ہوؤن سے ملین - کیونکہ تمھارا عاشق بغیر تمھارے کسی اور سے شادی نہ کریگا اور نہ ہماری معشوقہ ہمارے بغیر کسی اور مرد کو چاہیگی - اس سے امید ہوسکتی ہی کہ شاید ہمارے دن بھی پھرین - ہمکو ہماری مطبوعہ اور تمکو تمھارا پیارا ملے -

مشکلے نیست کہ آسان نشود		مرد باید کہ ہراسان نشود	

رنج اور راحت دونون اسی دنیا کے لیے ہین - قبر مین کوئی کچھ نہ لیجائیگا -

آغوش لحد مین جبکہ سونا ہوگا		جز خاک نہ تکیا نہ بچھونا ہوگا	
تنہائی مین آہ کون ہوویگا انیس		ہم ہووینگے اور قبر کا کونا ہوگا	

اگر اس شخص کو جو تمپر جان دیتا ہی اور جسکے سبب سے تم اس درجے کو پہونچی ہو تم سے ہمنے نہ ملا دیا تو اس پیشے کو ترک کردین - یہ ظلم منی اور بانکپن کے خلاف ہی - اگر وہ نہ مانیگا تو بزور تیغ منواؤنگا - میرے اوپر جو ظلم میری معشوقہ نے ڈھایا ہی اسکا مجھے ذرا بھی خیال نہین اُسکا انتقام خدا پر چھوڑا - وہ عقبےٰ مین سمجھ لیگا - اب رہی دنیا اسمین مین تمھارے آزار دینے والے سے سمجھونگا - السعی منی والاتمام من اللہ - وحشی کی گفتگو جسکے حرف حرف سے ہمدردی - دلی شفقت - مردانگی - شجاعت - بسالت - غربا پروری قدرشناسی کی بو آتی تھی سُنکر اس پری کا کلیجا ہاتھ بھر کا ہوگیا - اور الفاظ شفقت آمیز سنکر قریب تھا کہ اُسکے قدمون پر گر پڑے اور اُنکو چوم لے مگر وحشی نے کہ اعلےٰ درجہ کا تربیت یافتہ تھا اسکی اجازت ندی - جید طالب علم نے جو اُسکے ہمراہ تھا اس اعلےٰ درجے کے تربیت یافتہ وحشی کی راے سے اتفاق کیا اور کہا آپ سب صاحب میرے گانون چلیئے اور وہان میرے مدعو ہو جیے - ہم اور آپ سب ملکر مشورہ کرین کہ اب کیا کرنا چاہیے کہ جو لڑکی اپنے باپ سے جدا ہوگئی ہو وہ اپنے چاہنے والے سے کیونکر ملجائے - وحشی یعنے اعلیٰ درجہ کے تربیت یافتہ آدمی نے اور اس اغبند زاہد فریب دونون نے انکا شکر یہ ادا کیا اور کہا آپ ہمارے لیے خضر پیدا ہوئے - میان خلیفہ اسوقت سے اتبک یہ سب باتین بغور سُن رہے تھے اُنھون نے بھی اپنی راے دی اور بیان کیا کہ ایک خدائی فوجدار کی تلاش مین ہم لوگ یہان آئے ہین جو پرلے سرے کے سڑی سودائی ہین - اسکے بعد خدائی فوجدار کا کل حال من وعن بیان کیا اور کہا کہ انکا رفیق اُنکی جستجو مین گیا ہی تھوڑی دیر مین آتا ہوگا - یہ سننا تھا کہ وحشی کو کوئی بات یاد آئی - اور اُن لوگون سے بیان کیا کہ شاید وہی شخص ہونگے جنسے ہمسے ایک دن لڑائی ہوئی تھی - اس وحشی بیچارے کو فلل دماغ کے

سبب سے کوئی بات اچھی طرح سے یاد نہ تھی کہ خدائی فوجدار سے اور ان سے بنا سے مخاصمت کیا پیدا ہوئی تھی۔

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک غل کی سی آواز آئی اور لوگون نے کان لگا کے سُنا تو میان بدھو نفر کی سی آواز پائی گئی۔ بدھو نفر جو پادری صاحب اور خلیفہ وغیرہ کو بٹھا کر اپنے آقا کی تلاش مین گئے تھے واپس آئے اور کہا کچھ نہ پوچھیے۔ بالکل اُدھ موے پڑے ہین مارے بھوک کے دم نکل رہا ہی اور ننگ دھڑنگ ہین مگر اپنی معشوقۂ زرین کمر کو یاد کر رہے ہین آواز اچھی طرح سے نہین نکلتی مگر اُسکی یاد اب تک ہی۔ مین نے اُنسے کہا کہ آپ کی معشوقہ سیمبر رشک قمر نے حکم دیا ہی کہ آپ فوراً گھر کو واپس آئیے مگر وہ ایک نہین سنتے کہتے ہین جبتک کوئی کارنمایان نہ کرونگا ہرگز ہرگز اُس پری تمثال زہرہ خصال کے روبرو نجاؤنگا نہ جاؤنگا۔ افسوس ہی کہ اُنکے دماغ مین خلل سا ہوتا جاتا ہی اور وہ اپنی شاہنشاہی اور تاجداری سے ہاتھ دھوتے ہین اور سب سے بڑی خرابی یہ ہی کہ میری بھی اُنکے ساتھ تباہی ہی۔ ہاے اگر یہ کہین کے شاہنشاہ ہوجاتے تو مین ضرور کسی جزیرے کی بادشاہی پاؤن اور مزے اڑاؤن ازبراے خدا انکو ڈھرے پر لگاؤ۔ جیّد طالب علم نے دل ہی دل مین ہنسکر انکی تسلی کی اور کہا گھبراؤ نہین ہم انکو طوعاً و کرہاً راہ راست پر لے آئینگے کیونکہ طالب علم نے اُس وحشی اور عاشق زار سے کہا کہ فلان فلان ترکیب سے ہم فوجدار کو راہ راست پر لا سکتے ہین۔ مگر اس رنگہ بادہ جمال نے اس بات کا ذمہ لیا کہ مجھسے بڑھکر اس کام کو کوئی انجام نہین دے سکتا یلان نامدار کے تذکرے مین نے بہت پڑھے ہین مظلومہ عورتون کی مدد کو یہ لوگ برابر گئے ہین۔ الغرض اس بیچاری پری نے یہ خدمت اپنے ذمہ لی۔ اس راے سے سب نے اتفاق کر لیا اور اُس غیرت حور دور ازقصور نے لباس فاخرہ سے آراستہ ہوکر تیاری کی کہ اپنے عاشق ستم کوش کے جور و تعدی کے حالات خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار سے بیان کرے۔ بن ٹھن کے جو سب کے سامنے آئی تو۔

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ	صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

جوہین دیکھکر طالب علم نے کہا۔

رگ رگ مین بھری ہی دلربائی	ٹپکی پڑتی ہی خوش ادائی
رخسارون کے روبرو ہی بے آب	رنگ رخ آفتاب و مہتاب
لاکھون مین ہین اُسکی آنکھین چیدہ	مینائی کی ہین وہ نور دیدہ
جادو ہین بلا ہین زہر ہین وہ	آفت ہین غضب ہین قہر ہین وہ
ابرو ہین جو وہ ابروان خمدار	قربان ہو ماہ نو کی تلوار

اللہ کا ہی الف نہین ناک	یا جلوۂ شمع بزم لولاک
زلفون مین سیاہی ہو بلا کی	ہمرنگ ہین شام کربلا کی
سب خال ہین بے مثال اُسکے	تار رگ جان ہین بال اُسکے
شوخی ہی بجاے خون رگو نمین	رنگت ہو جس طرح نگون مین
مضمون دہن نہین میسر	عنقا ہوا اسیر دام کیونکر
آنکھین ہین ترک خال ہندو	زلفون مین ہی کافرون کی خو بو
سر سے پا تک ہی عالم نور	ہوتا تھا گمان شعلۂ طور
شانہ سر سینہ یا گلا ہی	جو عضو ہی سانچے کا ڈھلا ہی

اور تو اور میان بدھو نفر اس پری رخسار پر یا نہا سے زیادہ ریجھے پوچھا یا روپ یہ پری کون ہی اور یہان کیا کرنے آئی ہی - پادری صاحب نے کہا جناب یہ بڑی رئیس زادی بڑے امیر کی صاحبزادی ہین - انپر ایک نابکار دغاباز نے بڑا ستم ڈھایا شادی کا وعدہ کرکے جُل دیگیا - یہ اِسلیے یہان آئی ہین کہ تمھارے خدائی فوجدار انکو مدد اور اُس دغاباز کو سزا دین مگر اتنا یاد رہے کہ ایک دیوزاد سے مقابلہ کرنا پڑے گا - بدھو نفر تو خدائی فوجدار کی مار کھائے ہوے تھے انھون نے اکڑ کر کہا بھائی صاحب ہم تو اس قسم کے موقع ڈھونڈھتے ہی رہتے ہین - آپ نے واللہ بڑی خوشخبری سُنائی - جان مین جان آئی -

برین مژدہ گرجان فشانم رواست	کہ این مژدہ آسائش جان ماست

مگر ایک شرط سے بندہ درگاہ سفارش کرتے ہین اور وہ یہ ہی کہ ہمارے آقاے نامدار کو ترغیب دیجیے گا کہ کارہاے نمایان انجام دینے کے بعد شاہنشاہی قبول کرین ورنہ ہماری بادشاہی پہ حرف آجائیگا - اگر آپ اتنا کیجیے کہ وہ اُس گلبدن زیبا اندام کے ساتھ عقد کرلین تو یہ آپکا غلام درم ناخریدہ غلام ہو جائے اس سے یہ مطلب ہی کہ شادی کرنے سے انکو خود بخود فکر پیدا ہوگی کہ بی بی بادشاہ بیگم شہنشاہ بیگم کہلائین -

طالب علم اور پادری صاحب نے اِنکو تسلی دی کہ جو بات آپ چاہتے ہین وہی ہوگی - اِس سے میان بدھو نفر بہت ہی خوش ہوے اور پادری صاحب کو سخت استعجاب ہوا کہ آقا کے جنون کا اُنکے خدمتگار نے بھی اسقدر ساتھ دیا -

اِتنے مین وہ رشک حور جسکو ہم اب پری کے نام سے ضبط تحریر مین لائینگے پادری صاحب کے

قاطر پر سوار ہوئی - بدھو نفر سے کہا کہ تم خدائی فوجدار سے یہ نہ کہنا کہ تم اِن لوگون کو جانتے ہو یا ہمسے
واقفیت ہی کیونکہ جادو جمال کو بھی صلاح دینے کو بھتے کہ یہ کارروائی کرنا اور وہ کارروائی کرنا
مگر اُسنے کہا کہ آپ لوگ خاطر جمع رکھین مین پالان نامدار کے تاریخی حالات سے خوب واقف ہون -
کوئی سوا کوس کے فاصلے پر گئے ہونگے کہ ڈیل والا تبار بہادرون کے سردار میان خدائی فوجدار
دام بالا فتخار نمودار ہوئے - جرنیلی وردی زیب بدن - بڑے کرّ و فر کے ساتھ - مگر مسلح نہ تھے - جب اُس
پری کو بدھو نفر سے معلوم ہوا کہ حضور ہی فوجدار ہین فوراً عراقی کو تیز کیا اور ادھر میان بدھو نفر نے بھی گدھے
کو کڑکڑایا اور اُتر کر اُس رشک پری کو بحضور خدائی فوجدار پیش کیا یہ تو خود از بس طرار اور واقفکار تھی
قدمون پر گر پڑی خدائی فوجدار نے چاہا کہ انکو اُٹھائین مگر وہ ایسی جمین کہ نہ اُٹھین نہ اُٹھین اور پڑے
ہی پڑے بصد عجز یون عرض حال کیا -
(ای فخر و افتخار یلان زمن رشک رستم و رویین تن نامی گرامی بہادر بلکہ بے بہا در رشک اسفندیار
امیر والا تبار)

ای شہ الیاس رتبت ای شہ خضر احترام　　خشک و تر کو ہی سہارا تیرا دامن آب مین
تو شہ دریا نوال اور دل ترا موج کرم　　ہی سخاوت سے تری دست قلزم آب مین
تیرا احسان عطا جس دم گہرباری کرے　　گوہر ترسے بھرین موجون کے دامن آب مین
ہو ترا فیض سخن گر معنی نطق فصیح　　بلبلے مانند بلبل ہون نوازن آب مین
روے دریا پہ بہاتے ہین بہم موج وحباب　　بر سر بازار لشکر خود و جوشن آب مین
با دپا تیرا ہی یون آتش قدم روے زمین　　ہووے جون برق درخشان سایہ افگن آب مین
عکس بھی دریا مین ہی اور سن سے اُچھلتا ہی یون　　روح گویا اُڑ گئی اور رہ گیا تن آب مین
تیرا فیل ابر پیکر بس کہ دریا سیر ہی　　ق　　ڈالے وہ کوہ روان جب اپنا دامن آب مین
مثل ابر آئے ولیکن سرعت رفتار سے　　اوپر اوپر جائے مثل ابر بہمن آب مین
نسر طائر نسر واقع چرخ پر تا ہین سہا　　اور زمین پر ہووے تا ماہی کا مسکن آب مین
ہو ہوے شوق سے مینا سر پہ ہما اقبال کا　　ماہی دولت کا ہو تیرے نشیمن آب مین

خدائی فوجدار نے جب بہت اصرار کیا کہ ای زن نوجوان از براے خدا زمین سے اُٹھ کر
تقریر کر تو اُس پری نے یون تقریر کی اگر حضور لامع النور نے میری دستگیری نہ کی اور مجھ عاجزہ
کو دشمن ظالم کے تیر سے نہ بچایا تو دنیا مین کوئی انسان میری اعانت اور دستگیری نکریگا - ایک بدبخت

نابکار نابنجار مردم آزار عاشق کش ستمگر نے میری جان پر وہ ظلم ڈھایا ہی کہ جان پر بن آئی ہی۔ حضور کی بہادری اور بسالت کا حال سنکر سفر دور و دراز کرکے حاضر ہوئی۔

جز آستان توام در جهان پناہی نیست		سر مرا بجز این در حوالہ گاہے نیست	

لونڈی ابھی زمین سے۔ اُٹھتی مگر حضور۔ کا حکم بجالانا فرض عین دعین فرض سمجھی لہذا تعمیل ارشاد واجب الانقیاد لازم ہوئی۔ فوراً حضور بجالائی۔ اب آپ دل وجان سے اقرار کیجیے کہ میری آرزو آپکے ذریعے سے برآئیگی اور نقش مراد کرسی نشین اور تیر دعا بہدف اجابت قرین ہوگا خدائی فوجدار نے عنا کے کہا۔ جہاں تک میری تجربہ کاری اور زور تیغ ہی مین تمھاری ضرور مدد کرونگا۔ اگر اسمین دریغ کرون تو گناہگار۔

آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من		آن منم کاندر میان خاک وخون بینی سرے	

مگر دو باتین غور طلب ہین۔ ایک یہ کہ اینجانب کوئی فعل کوئی کام ایسا نہ کرینگے جو ہمارے بادشاہ وقت کے خلاف ہو۔ اور نہ اینجانب سے کوئی ایسا امر سرزد ہوگا جو ملک کے فوائد کے منافی ہو اور سب سے بڑھ کر یہ بات ہی کہ کوئی امر ایسا ہرگز ہرگز نہ سرزد ہوگا جو ہماری معشوقہ گلعذار مطبوعہ پری رخسار کی شان کے خلاف ہو اُس پری نے کہا بندہ پرور اگر کوئی بات بھی آپ کے خلاف ہو تو میری وہ سزا جو چور کی سزا۔ نہ کوئی بات آپکے ملک کے فوائد کے خلاف ہی نہ کوئی امر خلاف شاہ وقت ہی۔ نہ کوئی امر جو حضور کی معشوقہ سیمبر پری پیکر۔ گلعذار۔ گلرخسار کی شان کے خلاف ہو مین نے اُنکے حسن صبیح کی بڑی تعریف سُنی ہی۔ اتنا سننا تھا کہ خدائی فوجدار کو جوش آگیا اور ان اشعار کو ترجمان دل کیا۔

	فرقت ہی سے وصل کا مزا ہی	دل خوش ہی زبان پر گلا ہی
	پھرتی ہی شبیہ حسن افروز	مجھ پل کی آنکھوں مین شب وروز
	دوری مجبوری کے سبب ہی	اس فکر مین نیند آتی کب ہی
	لشکر ہو عدو کا کیون نہ برباد	ہون رستم وگیو کا مین استاد
	بڑھ بڑھ کے اُترتی ہی اُسی گھاٹ	تلوار کو خون کی لگی چاٹ
	دو کرتا ہی دم مین اُسکا اک وار	اس تیزی کے ساتھ اسکی ہی دھار

اتنے مین میان بدھو نے جھک کر اپنے آقائے دیجاہ کے کان مین کہا خداوند نعمت سلامت یہ نوجوان عورت جو کہے اُسکو مان لیجیے۔ ہرگز نہ ٹالیے گا یہ بڑی امیر زادی ہین انکے باپ صاحب حشم اور بڑے ذی اقتدار ہین۔ فوجدار نے کہا سنو جی بدھو نفر ہمکو اس سے کوئی بحث نہین کہ یہ شہزادی ہین

یا کسی غریب کی لڑکی ۔ بیان تو اس سے سروکار ہی نہین ۔ ہرچہ بادا باد ۔ کچھ پروا نہین ہمپر فرض ہی کہ جو ہمسے التجا کرے اسکی مدد کرین اُسکے کام آئین ۔

اُس پری نے کہا لونڈی کی التجا صرف یہ ہی کہ حضور فیض گنجور لونڈی کے ساتھ چلین اور جہان مین بتاؤن وہان کے سوا دوسری جانب رُخ نہ کرین اور نہ راہ مین کسی کو ٹوکین جب تک میرا کام پورا نہو کوئی بنا کام نہ کرنے دونگی ۔

خدائی فوجدار نے اکڑ کر کہا ہم صدق دل سے وعدہ کرتے ہین ای نوجوان حسینہ زہرہ تمثال مشتری خصال کہ جو تم کہتی ہو وہی ہوگا مگر دل کی افسردگی اور خاطر حزین کی پژمردگی کو دور کر دو ۔

مرد باید کہ ہراسان نشود ۔ مشکلے نیست کہ آسان نشود

اب تاخیر فضول ہی مین ہون اور تیغ اصفہانی ۔ پرے کے پرے صاف کر دون آئین چاہے لشکر ایرانی ہو یا عساکر کیانی ۔ فوراً بدھو نفر کو حکم دیا کہ رہوار باد رفتار کو لیس کرو مسلح ہوکر ہمارے اذبچی عراقی رشک حمار پر سوار ہوئے ۔

لیکن مجھے ز روے تواریخ یاد ہی ۔ شیطان اسی پہ نکلا تھا جنت سے ہو سوار

نعرۂ اللہ اکبر بلند کرکے نیزے کو ہلاتے حضور خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار چلے ۔ میان خلیفہ نے بہت ضبط کیا مگر ہنسی آہی گئی اب وہ رشک پری پشت قاطر پر آئی اور خلیفہ بھی سوار ہوے فقط بیچارہ بدھو نفر پیادہ پا جاتا تھا ۔ تو دن چلے اڑھائی کوس ۔ میان بدھو نفر کو اپنی پیادہ پائی کا رنج تھا ۔

تو دستگیر شو ای خضر پے خجستہ کہ من ۔ پیادہ مے روم و ہمرہان سوار اند

گو جس وقت یہ خیال آتا تھا کہ خدائی فوجدار انکے آقاے نامدار اسی مہم بزرگ کے ذریعے سے ․․․ اور بادشاہی پائینگے تو باچھین کھل جاتی تھین مگر کسی نے کہدیا تھا کہ حبشیون کے ملک کی بادشاہی میان خدائی فوجدار کو ملیگی اس سے انکو سخت رنج اور بکمال افسوس تھا کہ بادشاہ بھی ہوے تو حبشیون کے رعایا بھی ہی تو شب رنگ ۔ سوچے کہ سیاہ فام ہون بھی تو کیا مضائقہ ہی ۔ جا کے کہین بیچ ڈونگا اور ․․․ نے پیسے کوڑے کر ونگا اور مزے سے زندگانی اڑاؤنگا ۔ لطف زندگی اُٹھاؤنگا ۔ اور نہ بیچون تو بھی کسی ․․․ روغن یا صابون یا اُبٹنے سے کالی کالی رنگت کو گورا کر دونگا ۔ ان خیالات سے اپنی پیادہ پائی کا رنج بالکل بھول گئے ۔ وہ تو بادشاہی اور رعایا پروری کی فکر مین تھے نا ۔

اب سُنیے کہ پادری صاحب اور وہ وحشی تربیت یافتہ اُس کل کارروائی کو دور ہی سے با معان نظر دیکھ رہے تھے مگر موقع نہین ملتا تھا کہ اس گروہ کے شریک ہون ۔ پادری کہ بڑے چلتے

بزرے تھے آخر کار ایک بات پیدا کی ڈاڑھی قینچی سے اڑا دی اور چار ابرو کا صفایا کر کے اپنا کالا کوٹ پہنا تبدیل وضع سے اب انکو کوئی پہچان نہین سکتا تھا کہ یہ وہی شخص ہے پہلے انھون نے قاطرون کو ایڑ دی اور اُس گروہ کے قریب پہونچتے ہی پادری صاحب نے میان خدائی فوجدار کو بغور دیکھا اور قاطر کو تیز کر کے اُنکے قریب جا کر باواز بلند کہا۔

خوشا وقتے و خرم روزگارے	کہ یاری بر خورد از وصل یارے

اسوقت مین اپنے طالع فرخ اور بخت رسا پر جسقدر زیادہ ناز کرون کم ہے کہ آپ ایسے ہموطن سے ملاقات ہوئی۔ بہادری اور شجاعت تمھاری لونڈی کا نام ہے اس جوانمردی سے دیوؤن اور ددو دام کے ساتھ نبرد آزما ہونا تمھارا ہی کام ہے) یہ کہکر قاطر سے اُترکر فوراً خدائی فوجدار دوام بالافتخار کے قدم چومے۔ فوجدار کو حیرت تھی کہ یا خدا میرے جاننے والون مین یہان کون پیدا ہوگیا غور سے دیکھا کیے آخر کار پہچانا اور عراقی رشک حور سے اُترنے ہی کو تھے کہ پادری صاحب نے روکا اور کہا واللہ مین نہ اُترنے دونگا۔ آپ سوار رہین۔

اک ذوق تکلف مین ہے تکلیف سراسر	آرام سے ہین وہ جو تکلف نہین کرتے

فوجدار نے کہا پادری صاحب مجھے گھوڑے سے اترنے دیجیے آپ ایسے مقدس بزرگوار کا پیادہ پا ہونا اور میر الپشت توسن پر سوار رہنا نازیبا سی بات معلوم ہوتی ہے۔ وہ بولے اسی بادپا پر سے آپ نے وہ وہ کارنمایان کیے ہین کہ تمام دنیا مین نام ہوگیا اب اسی پر سے باتین بھی کیجیے۔ فوجدار سمجھتے تھے کہ یہ پیدل سفر کرتے ہین۔ فرمایا کہ آپ کسل راہ اور پیادہ پائی کے سبب سے ضرور تھک گئے ہونگے اُنھون نے کہا اگر حضور ان مسافرون مین سے کسی کی سواری ذرا دلوا دین تو بڑا مطلب نکلے فوجدار صاحب نے فرمایا کہ یہ شہزادی جنکے سبب سے ہمین یہ جنگل اور کہسار چھوڑنا پڑا اپنے ہمراہ ایک غلام بھی لائی ہین اس غلام کے قاطر پر آپ سوار ہو لین۔ شہزادی یعنی اسی رشک حور نے کہا میرا غلام بڑا باادب اور شائستہ اور تمیزدار آدمی ہے۔ ممکن نہین کہ وہ سوار ہو اور پادری صاحب سے متبرک اور مقدس آدمی کو پیادہ پا چلنے دے میان خلیفہ جو شہزادی کے غلام بنے تھے بولے حضور ایسے ایسے ہزار قاطران لوگون پر سے صدقے کر دون۔ قاطر اور زین دونون حاضر ہین۔ قاطر سے اترا اور پادری صاحب کو آگے بٹھایا اور پیچھے خود بیٹھا۔ گدھا لدو لقات کرانے کا جانور۔ ایک ہی آدمی کا بوجھ نہین اٹھا تھا دھڑ سے گرا اور اُسکے گرتے ہی میان خلیفہ کی مصنوعی ریش دراز یک مشت و دو انگشت جو لگائی تھی الگ ہو رہی۔ دوسرا ہوتا تو سمجھ جاتا کہ بنی ہوئی ڈاڑھی ہے مگر فوجدار کی بلا سمجھتی۔ فرمایا واللہ یہ ڈاڑھی یہان کہان سے

آ لگی۔ نائی کا باپ دادا بھی اِس صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ نہ کاٹ سکتا واہ وا واہ۔ پادری نے یہ
دل لگی دیکھی تو ہنسی کو ضبط کر کے پھر خلیفہ کے ڈاڑھی لگا دی اور کہا مجھے ایک منتر یاد ہی جسکے زور سے
ڈاڑھی چٹکیون مین لگا دی جاتی ہی۔ فوجدار کو یہ منتر بہت پسند آیا پادری سے کہا کسی دن فرصت کے وقت
ہمکو بھی سکھا دینا۔ یہ بڑے کام کا منتر ہی ڈاڑھی گر گئی اور خون کا نام نہین اور کھال اور جلد بدستور موجود۔
زخم بھی ندارد۔ پادری صاحب نے وعدہ کیا کہ یہ نایاب منتر آپ کو ضرور ضرور سکھا دونگا۔ اطمینان رکھیے
اب یہ رائے قرار پائی کہ پہلے پادری صاحب سوار ہون اور سرائک باری باری چڑھتے اُترتے
چلین جبتک سرا ملجائیگی پانچ چھ کوس کا فاصلہ اسطرح بآسانی طی ہو جائیگا۔ اب تین آدمی سوار تھے
فوجدار صاحب اور وہ شہزادی اور پادری صاحب بہادر۔ اور تین آدمی پیادہ پا تھے۔ وحشی اور
میان خلیفہ اور بدھو لفر۔ فوجدار نے شہزادی کیجانب مخاطب ہو کر کہا راہ کا پتا پانا آپکا کام ہی۔ مجھے
راستہ کیا معلوم۔ اتنے مین پادری صاحب بولے کیا آپ جشنستان کی جانب چلتی ہین۔ وہ تو پڑھائی سکھائی
تھی ہی۔ کہا جی ہان اُسی ملک چلنا ہو گا جسکا مشہور دیار و امصار جشنستان نام اور جسکا ہر باشندہ سیاہ فام ہی۔
پادری صاحب بولے جشنستان جائیے گا تو اُسی ملک کی طرف سے گزر ہو گا جہان ہمارا قصبہ ہی۔ نو برس
کی راہ یہان سے حبشیون کا ملک ہی۔ نو برس راستہ طی کر کے سو دن اور چلنا پڑیگا۔ بس پھر جشنستان
نظر آئیگا۔ شہزادی نے کہا دو برس ہوئے کہ مین وہان سے حضور والا تبار خدائی فوجدار کا نام سنکر
چلی تھی اب بحمد اللہ کہ یہ سعادت مجھے نصیب ہوئی اور حضور کی زیارت مین نے کی دنیا کا کوئی حصہ ایسا
نہین جہان حضور کا نام نہو اور کوئی مظلوم ایسا نہین کہ آپکے قدمون کے تلے آن کے فائز بہ مرام نہو۔
خدائی فوجدار نے بد دماغ ہو کر کہا بس اپنی چاپلوسی رہنے دو۔ مجھے اگر کسی چیز سے دلی نفرت ہی تو وہ خوشامد
ہی۔ خوشامد کرنے والے کی صورت سے بیزار ہون۔ میرے پردۂ گوش کو خوشامد سے صدمہ پہونچتا ہی۔
ہان اسقدر ضرور کہونگا کہ اب جو تمھارا ساتھ دیا تو جان تک حاضر ہی۔ بس اور مین کچھ نہین جانتا۔ میری سمجھ
مین ایک بات نہ آئی وہ یہ کہ اس ویران سنسان بیابان ہو کے عالم دشت بلاخیز جنون انگیز مین پادری صاحب
کس غرض سے تشریف لائے ہین۔ پادری صاحب نے کہا جواب مختصر یہ ہی کہ مین اور میان خلیفہ میرے
دوست اور یہ نوجوان تینون آدمی چلے آتے تھے مین ایک عزیز سے اپنا روپیہ جو اُنکے پاس جمع تھا
لینے گیا تھا۔ دو سو اشرفیان تھین اور سب جیپوری۔ اور کوئی دس ہزار کے جواہرات راہ مین
شب کے وقت ڈاکوؤن نے لوٹ لیا۔ سنا یہ کوئی قیدی تھے سرکاری جنگی افسر اور سوار اور پیادے انکی
حفاظت کے لیے ہمراہ تھے انکی حراست مین پابزنجیر جاتے تھے اور کسی بڑے نامی گرامی یل نامدار نے انکو یکہ و تنہا قید سے چھڑا

اسمین کوئی شک نہین کہ بڑی ہی جوانمردی کی مگر رعایا کے ساتھ بد سلوکی ہوئی جیسے کوئی بھیڑون
مین بھیڑیا یا بندرون مین لنگور یا لومڑیون مین شکاری کتے چھوڑ دے - بادشاہ وقت ظل سبحانی
خلیفۃ الرحمانی کہلاتا ہی اُسکے افسرون کو زخمی اور مجروح کیا اور اُن بدمعاشون ڈاکوون انسان کے
قاتلون کا ساتھ دیا جو قتل اور حبس دوام اور پانچ دس برس کی قید کے مستوجب اور سزاوار تھے الغرض
اس کارروائی سے اس بہادر نے ایسا کام لیا جو ہر آئینہ قابل نفرین ہی -
پادری صاحب میان بدھو لفر کی زبانی یہ کل کہانی سن ہی چکے تھے - بیان کی کہ دیکھین فوجدار
چہ میفرماید - خدائی فوجدار کے چہرے کا رنگ بدل بدل جاتا تھا مگر قہر درویش بر جان درویش
یہ کیا کہتے کہ میری ہی حماقت کا نتیجہ ہی - پادری صاحب نے کہا انھین لوگون نے ڈاکہ مارا - خدا
اس بہادر پر رحم کرے جسنے ان ناجی بدمعاشون کو اُس سزا سے بچا دیا جسکے وہ مستوجب تھے -

	کہ بد کردن بجاے نیکمردان	نکوئی با بدان کردن چنانست	

فصل ۳

ادھر پادری صاحب اس بہادر کو جسنے غلطی سے ان ڈاکوون کو رہائی دی تھی برا بھلا کہتے
اور میان خدائی فوجدار ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم چپکے چپکے اپنی حماقت کا حال سُن رہے تھے
کہ بدھو لفر گدھے لوتھے ہی بے سمجھے بوجھے چپاسے بول اُٹھے کہ پادری صاحب یہ جوانمردی کی
کارروائی ہمارے آقاے نامدار حضور خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار ہی سے سرزد ہوئی تھی -
شاہی سوارون اور پیدلون کو بھگا کے اُن سب کو رہا کیا اور مین نے کہدیا تھا کہ ان چوٹون قاتون
کو رہا نہ کرنا - میرا کہنا نہ مانا -
اتنا سننا تھا کہ خدائی فوجدار کے آگ ہی تو لگ گئی - جھلا کے کہا ارے گدھے کے بچے سور
نابکار تو ان باتون مین کون دخل دینے والا ہی - تو کیا جانے - چھوٹا مُنھ بڑی بات - اتنی سی جان
گز بھر کی زبان - دخل در معقولات دے بیٹھتا ہی - ہم لوگون کو اس سے کیا مطلب کہ کسکا قصور ہی کسکا
نہین ہی - ہم تو مظلوم کے دوست ہین چاہے قاتل ہو چاہے ڈاکو - اگر کوئی اُسکے خلاف کہے تو اُسکی غلطی
ہی - ہان پادری صاحب ایک مقدس بزرگ ہین وہ جو چاہین کہین تو گنوار کے لٹھ گنوار کے بچے کینے پاجی تو
بیچ مین بولنے والا کون ہی کسی روز قتل کرکے دھر دونگا - اب انکو انتہا سے زیادہ غصہ آیا اور نیزہ درست
کرکے اور تلوار کو کھڑکھڑاتے ہوے ذرا عراقی کو تیز کیا - آنکھین خون کبوتر کی سی سُرخ - گھوڑے کی کاٹھی
جو ان ڈاکوون کی کلوخ اندازی سے بگڑ گئی تھی اسکو اچھی طرح گھوڑے پر جینے نہ دیتی تھی -

شہزادی یعنے وہی رشک پری بصد نازدلبری آگے بڑھی - بدھو نفر کی حماقت اور میان خدائی فوجدار کے غیظ وغضب کی کیفیت دیکھکر سب کو بجز بدھو نفر کے جسکی جان پر بنی تھی بڑی ہنسی آئی تھی - پری بڑی ہنسوڑ عورت بڑی بذلہ سنج اور حاضر جواب تھی - آگے بڑھکر کہا خدائی فوجدار صاحب اپنا قول وقرار یاد فرمائیے - ہمسے وعدہ ہوچکا ہی - اگر پادری صاحب کو یہ معلوم ہوتا کہ آپکی اس شمشیر خونش غلاف اور نیزہ خاراشگاف اور قوت بازو کے زور سے اُن لوگون کی رہائی ہوئی تھی تو زبان کو نیم اور منھ کو سی لیتے اور یہ جو کہا ہی ہرگز نہ کہتے - پادری صاحب نے بھی اس راے سے اتفاق کیا فوجدار ٹھنڈے ہوکر بولے بی بی اب مین سکوت ہی اختیار کرونگا بس - اور غصے کو روک کر چپ چاپ چلونگا اور جبتک تمھارا مطلب نہ حاصل ہوگا اپنے آپ کو بالکل بھول جاؤنگا - اگر تکلیف نہو تو ذرا اسقدر بتادو کہ تمکو شکایت کس امر کی ہی اور کسقدر آدمی تمھارے دشمن ہین جنھون نے تمپر ظلم ڈھایا ہی اور کن کن سے پورا پورا بدلا لون - پری نے کہا یہ تو مین دل وجان سے بتانے کو تیار ہون - مگر خوف ہی کہ مبادا طول طویل تقریر ناگوار طبع مبارک ہو اور پھر اسمین بجز رنج اور غم اور الم کے اور کیا ہی -

عجب دردیست جانم را اگر گویم زبان سوزد	وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

خدائی فوجدار نے کہا پیاری بی بی مین تو ان باتون کے سننے اور دیکھنے کا عادی اور خوگر ہوگیا ہون اسنے کہا اچھا تو پھر اب کان دھر کے سنیے -

اتنے مین میان خلیفہ اور وحشی بھی قریب آئے کہ دیکھین کیسی کہانی یہ پری پیکر ایجاد کرتی ہی بدھو نفر بھی پاس آئے اور وہ بھی اپنے آقا کی طرح یہ نہ معلوم تھا کہ کیا ہو رہا ہی اس پری نے دو چار ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرین اور نہایت خوبی خوش اسلوبی کے ساتھ بلبل زبان کو یون نغمہ سنج بیان کیا -

"حضرات سب سے پہلے مین یہ عرض کرونگی کہ میرا نام" - جو نام پادری صاحب نے سکھا دیا تھا وہ یہ بھول گئی - پادری صاحب سمجھ گئے - بڑھکر کہا (خاتون عفت مآب - جب انسان کے دل پر انتہا کا رنج ہوتا ہی - تو عقل اور ہوش اور حواس سب خیرباد کہہ جاتے ہین - آپ کا نام نازنین ہی - اور ملک ناز آباد کی آپ شہزادی ہین جو جبشستان مین واقع ہی - مجھسے آپ کے رفیق نے پہلے ہی بیان کر دیا تھا) یہی یعنی نازنین بولی (حقیقت حال یہ ہی کہ بقول آپ کے ہوش وحواس ٹھکانے نہین) - اب مین دل کو ذرا ڈھارس دیکر اپنا حال بیان کرونگی اور اب آپ کو کہین پر ٹوکنا نہ پڑیگا اب آمدم بر سر مطلب - عاجزہ کے پدر بزرگوار کا نام علامہ بدرالدین فرقانی تھا - عالم اجل روکش بدر جلج طالب آملی و خاقانی تھا علم غیب مین دستگاہ کامل تھی اُسی علم کے ذریعے سے اُنکو معلوم ہوگیا تھا کہ میری والدہ پہلے قضا کرینگی اور

بفضل خدا یہان تک تو نے آئے اب مجھے کامل یقین ہے کہ خدائی فوجدار کی بدولت مین اپنی
کل بادشاہت کی مالک اور سلطانہ ہو جاؤنگی - اور جہان چاہونگی بیاہ ونگی اور ایک روز اس پلی نامی گرامی
اُس زبردست عفریت یعنی اہرمن دیو سے مقابلہ کرنا اور زور آزما ہونا پڑیگا - اور یہ اُس دغاباز بے ایمان غاصب
کو قتل کرینگے اور جو کچھ وہ بے ایمانی کر کے مجھ سے چھین لیگیا ہے وہ مجھکو دلوا دینگے میرے والد نے یہ بھی
کہا تھا کہ آپ بڑی آسانی کے ساتھ اسمین کامیاب ہو جائینگے اور مجھے نصیحت کر گئے ہین کہ اگر وہ پلی امر
یعنے حضور والا تبار اُس شقی موذی دیو کو قتل کر کے مجھ سے عقد کرنا چاہین تو مین انکار نکرون -

فوجدار کی باچھین کھل گئین کہا کیون بدھو وہی بات آئی نا سلطنت ملی کہ نہین - شہزادی کے ساتھ
شادی کی بات چیت ہی باقی نہین - بدھو کا دماغ فلک ہفتمین پر تھا - ہاتھ شہزادی کے چوم لیے - آقا کی حماقت
اور بدھو کی سادہ لوحی پر سب خندہ زن تھے - بدھو نے شہزادی کا بڑا شکریہ ادا کیا کہ راج کرونگا
اور دن رات ڈنڈناؤنگا -

شہزادی نے کہا حضور میری داستان یہ ہے جو مین نے بیان کی - میرے ساتھ جو لوگ آئے
تھے اُنمین سے صرف یہی ڈاڑھی والا رہ گیا ہے جس جہاز پر آئی تھی وہ ڈوب گیا - ہم دونون بچکر چلے
آئے خدا کی شان ہے جیسے کسی نے معجزہ کر دیا - اُسکی کریمی کے صدقے -

فوجدار نے کہا فتح ملک اور قتل غنیم کے بعد تمکو شادی کرنے کا اختیار رہے مین تو اگر پرستان
کی پری بھی ہو تو شادی نہ کرون - میرا دل اور ہی کسے ہاتھ مین ہے -

	سب سے بیگانہ ہے اے دوست یگانہ تیرا	حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا

اسپر بدھو تو بگڑ گئے اور کہا آپ کے حواس اسوقت ٹھکانے نہین معلوم ہوتے - کجا یہ پری
اور اسکی شان دلبری - کجا وہ بازاری عورت - اپنے پاؤن بھی تو اُس سے یہ نہ دھلوائین سلطنت پر
قابض ہو جاؤ اور انکا عقد مین لاؤ اور مجھے کہین کا راجہ بناؤ ورنہ شیطان کے حوالے اُس چڑیل کا
ذکر بار بار اس پری کے روبرو نکرو -

اس فقرہ کا سننا تھا کہ فوجدار جلکر خاک ہو گئے معشوقہ کی شان مین اور یہ رکیک الفاظ
نیزہ لیکر بدھو کو بیدم کر دیا - زمین پر گر پڑا وہ تو اگر شہزادی نہ منت کرتی تو بدھو کو انھون نے مار ہی ڈالا
تھا کہا او بد نصیب بدزبان بار بار سمجھایا تھا کہ انکی شان کے خلاف کوئی کلمہ زبان پر نہ لانا - نہ مانا - نہ مانا -
اب خمیازہ اٹھایا سور اچھا - یہ تو بتلا کجھڑے کہ یہ سلطنت کسکی وجہ سے تجھے ملی اور تجھکو راجہ کسنے بنایا - یہ مین
اس سبب سے کہتا ہون کہ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ سب باتین پوری ہوگئین - یہ سب کارنمایان انھی جان جان کشش

پیری رِضانِ جہان کی بدولت ہوئین - میری قوت بازو کا تو حیلہ ہی حیلہ ہی - یک جان اور دو قالب ہم اور وہ ہین -

من تن شدم تو جان شدی من تو شدم تو من شدی	تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

ای احسان فراموش محسن کش خان سے تجھکو مین نے پاک کیا - خطاب راجہ پایا - اور جس خسرو اقلیم حسن و جمال کی بدولت یہ درجہ حاصل ہوا اُسکی شان مین کلمات نا ملائم اِس بے ادبی سے استعمال کرتا ہی بدھو آقا کی تقریر سنکر جھاڑ پونچھکر اُٹھے - اور شہزادی کے پاس پناہ لیکر کہا حضور میرا مطلب صرف یہ تھا کہ اگر آپ اُنسے عقد نکرینگے تو مجھے کیا خاک ملیگا - باقی رہا یہ امر کہ آپ کی معشوقہ حسین ہین یا نہین اِسکا حال خدا جانے اچھا بے ادبی معاف کیجیے اور غصے کو تھوک دیجیے فوجدار بولے ہان بس اس قسم کی گفتگو کیا کرو مین جوش کے وقت جامے سے باہر ہو جاتا ہون - اور انسان کو مار بیٹھتا ہون - ہاتھ قابو مین نہین رہتا - بدھو نے کہا مین بھی اسی مرض مین گرفتار ہون - میری زبان میرے قابو مین نہین رہتی - دونون ناچار ہین شہزادی نے کہا بس اب لڑائی جھگڑا ختم کرو اور بدھو جاکے آقا کے ہاتھ چوم لو - مین نے انکی معشوقہ کو نہین دیکھا ہی مگر مین اُنکی لونڈیون کو بھی نہین پہونچتی ہون - خیر ہر چہ بادا باد اللہ پر شاکر رہو راجہ اور والی ملک ہو ہی جاؤگے - اُسکی بڑی شان کریمی ہی -

بدھو نے معافی مانگی - فوجدار نے بکشادہ پیشانی دعا دی اور کہا اس بحث اور قصے کہانی مین ہم تمسے اچھی طرح وہان کے حال نہ دریافت کر سکے کہو کیا پیام لائے ہو - بدھو نے کہا پہلے آپ کے گھونسون اور گالیون سے فراغت پاؤن اور بدن کو سینک لون پھر کوئی بات کرون فوجدار نے جواب دیا بدھو اب اللہ برائے خدا وہ ذکر جانے دو - مجھے یہ باتین سخت ناگوار گذرتی ہین - مین نے تمکو پہلے بھی معاف کر دیا تھا - ایک مشہور مثل ہی کہ ہر گناہ نو کے لیے نئے سر سے توبہ کرنی چاہیئے -

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ سامنے سے ایک آدمی گدھے پر سوار نظر آیا - جب قریب تر آیا تو بدھو نفر نے پہچانا کہ یہ اُسی کا گدھا ہی جو ایک دن اُن بدمعاشون کے گروہ کے سب سے [illegible] بدمعاش نے چُرا لیا تھا گو یہ بدمعاش لباس بدلے ہوے تھا مگر بدھو نے پہچان لیا اور بآواز بلند کہا آؤ ماموں آؤ بہت دن بعد ملے - اُتر گدھے سے - تیرے چور کی دم مین ہدا - اُتر نا معقول - وہ فوراً اُتر کر اسطرح بھاگا جیسے خرگوش - انھون نے جاکے گدھے کو گلے سے لگایا - دیکھو بیٹا کہان رہے - ہمکو چھوڑ کے کہان گئے تھے اسکے بعد جو ما جیسے کوئی آدمی کو چومتا ہی گدھا گردن ڈالے کھڑا رہا - چپ چاپ - سب نے اُنکو مبارکباد دی کہ کھویا ہوا گدھا ملگیا فوجدار ذرا خوش [illegible] اگر [illegible] کہا گدھا [illegible] وہ حکم ہمنے تین گدھون کے لیے دیا ہی وہ بھی ہم بحال رکھتے ہین

بدھو اور بھی خوش ہوئے اور دل سے شکریہ ادا کیا۔

بدھو اور خدائی فوجدار کو باہم مخاطب پاکر پادری صاحب نے شہزادی کی صفائی اور فصاحت بیانی کی بڑی تعریف کی قصہ ماقل و دل اس حسن سے بیان کیا اور ایسا مضمون چھیڑا جو اس قسم کی کتابون سے بالکل ملتا جلتا ہی۔ اسنے کہا مین نے ایسی کتابین بہت پڑھی ہین مگر دو ایک مقام پر غلطی ہوگئی آپنے خوب سنبھال دیا۔ پادری صاحب نے کہا آپ نے دیکھا کہ جسقدر رجلد یہ سڑی سودائی ہر بات کو آمنا و صدقنا تسلیم کر لیتا ہی کوئی قصہ کوئی کہانی کہیے انکو یقین آجائیگا۔ وحشی نے بھی انکی راے سے اتفاق کر لیا اور کہا حضرت اسقدر مہملات ان کتابون مین بھرا ہوا ہی کہ الامان۔ واللہ اعلم کس دماغ کے لوگ تھے۔ پادری صاحب نے کہا ایک بات اور بھی قابل غور ہی وہ یہ کہ ان فضول اور مزخرفات مضمون کے ذکر مین تو یہ بالکل ہی پاگل بنجاتا ہی مگر اور امور کے ذکر کے وقت آدمی کی باتین کرنے لگتا ہی اور کل امور کی بحث مین دماغ کے خلل کا ذرا اثر نہین پایا جاتا۔ یہانتک کہ اگر دیو اور جن اور جنگ اور بہادری کا نام نہ لیجیے تو اسکی گفتگو سے ہرگز ثابت نہو کہ یہ مجنون ہی

فصل ۴

جب اور سب ہمرہان خود بدولت کو فوجدار صاحب نے مصروف مکالمہ پایا تو عراقی رشک حمار کو اک ذرا کڑکڑایا اور بدھو نے بھی گدھے کو تیز کیا خدائی فوجدار نے کہا او بدھو نفر اب چھونت برائی کو طے کر رکھو۔ گذشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط۔ اب یہ بتاؤ کہ ہماری معشوقۂ زرین کمر کیا کر رہی تھین۔ کہان تھی تھین۔ تمنے انسے کیا کہا۔ جب میرا خط پڑھا تو انکے بشرے کا کیا حال ہوا کسنے پڑھ کر سنایا میرے خوش کرنے کے لیے گھٹانا بڑھانا نہین۔ بدھو نفر نے کہا سرکار سچ یہ ہی کہ خط مین بھول گیا تھا مگر حضور نے جو کچھ پڑھکے سنایا تھا اسمین سے بہت سا حصہ یاد ہی۔ فوجدار نے پوچھا بھلا وہ ملکۂ اقلیم سخنوری اسوقت کیا رہی تھین کس شغل مین تھین۔ اسمین تو کوئی شک ہی نہین کہ یا تو جوہری بیٹھے ہوے جواہرات بیچ رہے ہونگے یا سنار زیور بنا رہے ہونگے یا وہ اپنے دست سیمین سے ہمارے لیے کسی ہار مین قیمتی موتی پرو رہی ہونگی۔ بدھو نفر بولے ہمنے نہ تو جوہری دیکھے نہ سنار۔ گوبر کے اپلے پاتھتے البتہ دیکھا سر ننگے پاؤن ننگے۔ مجھسے چہل کرنے لگی۔ مین ذرا ہٹ بچاؤن تو لپٹ کے مجکو چوم لے۔

فوجدار اس فقرے پر ناراض ہونے کے عوض خوش ہوئے۔

	ہے نہ اشبہ ہو کسطرح گوارا	پیار انہین پیارے کا پیارا	

میرے ایلچی اور میرے رفیق ہونا۔ چلتے وقت کچھ کہا۔ بدھو بولے چلتے وقت جگی پیس رہی تھی اور کوئی گنوار دگیت گا رہی تھی۔

فوجدار- ہماری نسبت کیا پوچھا- کہان ہین کیسے ہین کیا کرتے ہین-

بدھو- آپ کی نسبت کوئی ذکر ہی نہین کیا- مین نے بیان کیا کہ تمھارے لیے جنّے گھسیٹتے ہین اور دیوؤن اور راکھشون سے لڑتے ہین اسکے بعد مین نے اپنی بدنصیبی اور آپ کی بدنصیبی کا حال بھی من وعن بیان کیا- کہ ہماری حالت افسوس کے قابل ہے-

فوجدار- اگر تمنے واقعی یہ کہا تو جھک مارا- میری بڑی خوش نصیبی ہے کہ اس بلندی کو پہونچا کہ ایسی بلند مرتبت خاتون عاشق ہوئی-

بدھو- اسکے ہم بھی قائل ہین بلند ہین کوئی شک نہین- خدا جھوٹ نہ بلائے تو ہم سے دو ہاتھ اونچی ہی ہوگی- عورت کاہے کو بکیس کا لگا- چھپر کی تھونی ہے-

فوجدار- جب تم قریب جاکے کھڑے ہوے تو اُنکے جسم کی خوشبو ضرور آئی ہوگی-

بدھو- خوشبو وشبو تو مین نہین جانتا ہان پسینے کی بو اور گوبر کی بو تو ضرور آتی تھی- بے ادبی معاف کیجیے گا-

فوجدار- دُت نامعقول- معلوم ہوتا ہے تونے اپنے ہی بدن کی بو سونگھی ہوگی اسکے جسم پاک سے گلاب اور عنبر اور مشک اذفر کی خوشبو مہکتی ہے-

بدھو- میرے اور اُنکے بدن کی خوشبو یکسان ہے- گلاب کہیے چاہے مشک- اور مین بھلا کیا کہاکے منہ سے کہہ سکتا ہون- چھلنی کیا کہے سوپ کو کہ جسمین نو سو چھید- مین مزدور تو وہ بیچاری دُکھیا مزدورن ہے-

فوجدار- اچھا صاحب پہلے اُنھون نے اُپلے پاتھے پھر آٹا پیسا پھر روٹی پکائی سچ کہنا پلاؤ کو مات کرتی تھی کہ نہین- سچ ہے-

اگر حنظل خوری از دست خوش روے	بہ از شیرینی از دست ترش روے

بھلا جو خط تمنے ہماری جانب سے لکھوا کر دیا تھا اُسے پڑھ کے کیا کہا-

بدھو- دیکھتے ہی پھاڑ کے پھینک دیا اور کہا مین جاہل گنوارن عورت- پڑھنا لکھنا کیا جانون اگر کسی سے پڑھواؤن تو راز فاش ہو جائے مین نے اُنسے کہا کہ وہ آپ کے عشق مین سر ننگے پاؤن ننگے غول بنے ہوے سودائیون کی طرح جنگلون بیابانون پہاڑون مین مارے مارے پھرتے ہین خاک بسر- نہ کھانے کا چین نہ پینے کا آرام-

فوجدار- بھئی خوب کہا- ماشاء اللہ میرا جی خوش ہو گیا وہ بھی خوش ہوئین-

بدھو- منہ بنا کے کہا اُس سودائی سے کہو کہ ان جنونون کی حرکتون کو چھوڑے اور یہان آئے-

فوجدار - آزمائش کرتی ہین کہ دیکھون کتنے پانی مین ہی بھئی واللہ بڑی کائیان عورت ہی - اونوہ کوئی اینلا ہو تو چٹکیون مین اُڑا لے - بھلا کوئی دیو یا مظلوم یا کوئی شخص اُنکے پاس گیا تھا کہ تمھارے عاشق زار خدائی فوجدار نے ہمکو بھیجا ہی کہ آستانہ بوسی کی سعادت حاصل کرین -

بدھو - کہتی تھین کہ فقط ایک شخص آیا تھا آپ کی بہادری کی تعریف کرکے آپ کی معشوقہ سے کہا کہ وہ تو پاگل ہو گیا ہی تم ہمارے ساتھ نکاح کرلو - اور زندگی کے لطف اُٹھاؤ اور چین کرو -

فوجدار - (بگڑکر) یہ کون بذدات بدمعاش تھا - اگر نام معلوم ہو جاے تو سر بھٹے کی طرح اُڑا دون - کیا نام تھا -

بدھو - واللہ اعلم - کوئی اور بھی گیا تھا اُسنے کہا واہ واہ - یہ تو کوئی بھٹیارن یا گھوسن معلوم ہوتی ہی اِس سے تو ہم پانوُن بھی نہ دھلوائین -

خدائی فوجدار کو ان باتون سے بڑا رنج ہوا - کہا اُس شہزادی کے کام سے فراغت پاؤن تو اس قسم کے بے ادبون کی پوری پوری خبر لون - انشاءاللہ - پوچھا جب تم رخصت ہوئے تو جواہرات کی قسم سے کیا دیا -

بدھو - چار روٹیان اور حقے کا پانی - جواہرات کا گانوُن بھر مین کہین نام بھی ہی کہ جواہرات ہی دیتی روٹی کھلائی وہ بھی موٹی جھوٹی - اور ذرا سا پنیر اُسپر رکھدیا - جواہرات لیے پھرتے ہین -

فوجدار - اچھا یہ بتاؤ کہ اُس رشک حور نے خود کیا کیا چیزین کھائین -

بدھو - (ہنسکر) یہ کیا کیا چیزون کی ایک ہی کہی - پلاؤ اور زردہ اور سفیدلا اور باقرخانی اور شیرمال اور شامی کباب اور پرندے اور سیخ کے کباب اور قیمہ اور سنبوسے اور فیرنی کھائی - اجی کھاتی کیا - وہی موٹے موٹے ٹکڑے اور ذرا سا پنیر - وہان اور میسر ہی کیا ہی -

فوجدار - اسی سے ہمنے پوچھا تھا کہ تمکو جو روٹی اور پنیر کھلایا تو خود کیا کھایا - خود بھی وہی کھایا - اور کیون کھایا - اس سبب سے نہین کہ خدانخواستہ میسر نہین ہی - اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہی - مگر تمنے ہماری پریشانی بیان کی کہ چلّے کھینچتے ہین اور کھانے پینے کا آرام نہین ہی تو ہماری محبت جوش زن ہوئی اور خود بھی موٹی روٹیان کھانے لگین - بھئی کیا محبتی عورت ہی ایک اور بات بھی قابل لحاظ ہی دیکھو معلوم ہوتا ہی کہ جیسے تم پر لگا کے اُڑ کے چلے آئے اور گئے اسکا سبب یہ ہی کہ ایک فرشتہ ہمارا یا جو ہی وہ تمکو اُڑا لیگیا - اکثر ہمارے پیشے کے لوگون کے یار مع بستر کے سوتے مین اُٹھا لیگئے ہین - صبح کو آنکھ کھلی تو ایک مہینے کی [illegible] کارروائی نہ کرسکین

ملک مین ہم لڑ رہے ہین اور ہمارے غنیم کا لشکر ہمپر غالب آگیا اور قریب ہی کہ ہماری جان جائے فوراً اک دھوان سا معلوم ہوا اور ہمارا دوست جو انگلستان مین تھا وہان سے ہماری کمک کو آیا اور ہمکو پنجۂ اجل سے بچایا ایسے ایسے ساحر اور حکیم طبع لوگ موجود ہین کجا اہرمن کا ملک اور کجا انگلستان ع- ببین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا + غرضکہ تم اُسی دوست کی مدد سے اسقدر جلد گئے اور آئے-

بدھو- واللہ اعلم مگر جناب ایکی مرتبہ تو حضور کا عراقی آندھی روگ جاتا تھا-

فوجدار- اجی بجلی ہی بجلی- ادھر مین بیٹھہ پر آیا اور یہ ہوا ہوگیا- یہ جا- وہ جا- اور جو کوئی جانور ذرا آگے نکلنا چاہے تو بس غضب ہی ہو جائے- ع ہوا چھوتی نہین ممکن ہی کب اپنر ہوا کہانی + اچھا اب اس گفتگو کو تو تہ کر رکھو یہ بتاؤ کہ ہماری جانی نے جو ہمکو حکم واپسی دیا ہی اُسکی نسبت تمھاری کیا راے ہی- ایک جی تو کہتا ہی- اُڑ کے پر لگا کے ہوپہونچون اور اپنی جانی پیاری سے ملون مگر سوچتا ہون کہ اس شہزادی سے وعدہ کیا ہی قول ہارا ہون- بہتر یہ ہی کہ پہلے اُس دیو کو قتل کرون اور اس شہزادی کو تخت سلطنت پر بٹھاؤن اور اُسکے بعد اپنی جان جان سے ملون-

بدھو نے کہا مین اپنا پیٹ لونگا میری صلاح مانیے آپ اہرمن دیو کو زیر کرکے بادشاہ ہو جائیے اور مجھے کہین کی راجگی دیجیے اور اس پھیر مین نہ پڑیے کہ اپنی پیاری جانی سے ملون- بادشاہت گھڑی گھڑی نہین ملتی ہی- سنتا ہون کہ دو کرور ماہواری کی آمدنی ہی ہاے ہاے کیسا موقع ہاتھ سے جاتا ہی-

کہ آنچہ ناصح مشفق بگوید ت بپذیر	نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر
جوانان سعادت مند پند پیر دانا را	نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند

اس شہزادی سے ساتھ عقد کرکے مالک تخت بنجاؤ-

فوجدار- یہ کچھ فرض نہین کہ شادی ضرور ہی ہو کیونکہ بعد فتح مجھے اختیار ہی کہ جس حصہ چاہون اپنے قبضہ مین لاؤن اُسکے تم بادشاہ ہو جانا-

بدھو- ہان یہ مانا- مگر خدا کے لیے کوئی ایسا ملک تجویز کرنا جو سمندر کی جانب ہو- اگر جی گھبرائے تو فوراً حبشی غلام لیکر جہاز سمندر مین چھوڑ دیا- ہم خرما ہم ثواب- چلو الحمدللہ خیر صلاح- بس اب میری تسکین ہو گئی- مگر ذرا چند روز کے لیے اپنی جان جان کو بھول جائیے پہلے ملک فتح کرکے اور زیادہ سرخروئی حاصل کیجیے

فوجدار- اس راے سے ہمین اتفاق ہی- پہلا کام فتح اہرمن دیو- بعد ازان حصول ملازمت جانانہ دلربا ماہ سیما- مگر میری معشوقہ کی نسبت کسی سے کچھ ذکر مذکور نہ کرنا وہ اس قسم کی شہرت کو ناپسند کرتی ہین سمجھے

بدھو- تو پھر حضور اُن لوگون کو کیون اُنکے پاس بھیجتے ہین جنکو آپ فتح کرتے ہین-

فوجدار۔ کسقدر سادہ لوح ہو۔ ارے ظالم اس سے بڑھکے عورت کا باعث اعزاز وخوشی اور کیا ہوگا کہ بادشاہ اور وزیر اور بانکے بہادر اور دیوا اسکے قدمون پر جا کے گرین جاہل آدمی تو کیا سمجھے مگر ہماری فیضان صحبت سے تو ایسی شستہ تقریر کرنے لگا ہی کہ گویا پڑھا لکھا ہی۔ یہ ہمارا فیض ہی دل لگی نہین ہی۔ اچھا عالم تمھارا مقابلہ کرے تو جھک کے سلام کرون اور ٹانگ کی راہ نکلجاؤن۔ ہماری معشوقہ زرین کمر دل مین خوش ہو جاتی ہوگی کہ ایسے ایسے لوگ ہماری آستانہ بوسی کو آتے ہین۔

بدھو۔ مگر یہ اتنی معزز ہو کے اس پھٹے حال کیون رہتی ہین چکی پیسنا اور ناج پھٹکنا اور کمینون کے کام کرنا کوئی اعزاز کی بات ہی۔

اتنے مین میان خلیفہ نے پکارا۔ ذرا ٹھہر جانا۔ سامنے کے چشمے سے چلکے پانی پی لین۔ فوجدار نے گھوڑا روک لیا اور میان بدھو نفر بڑے ہی خوش ہوئے کہ ان سب کے سامنے اپنی معشوقہ زرین کمر کی نسبت سوالات نہ کیے جائینگے کیونکہ جھوٹ پر جھوٹ بولتے بولتے یہ عاجز آگیا تھا اور پریشان ہوگیا تھا خوف تھا کہ مبادا فوجدار سمجھ جائین تو بری ٹھہرے اپنی معشوقہ کا نام تو اسنے سنا تھا مگر کبھی ہمکلام ہونیکا موقع نہین ملا تھا۔ سب کے سب سواریون سے اترے اور پادری صاحب نے سب کی دعوت کی سفر سے جو کھانا لائے تھے وہ تھوڑا تھوڑا کھلایا۔ گیہون کے آٹے کی چپاتیان۔ اروبون کا سالن۔ مسور کی دال اور چٹنی۔

اتنے مین ایک گبرو جوان کا ادھر سے گذر ہوا ان لوگون کو اسنے غور سے دیکھا اور جھپٹ کر فوجدار کے قدم لیے اور کہا آپ مجھے بھول گئے۔ مین وہ لڑکا ہون جسکو آپ نے ایک شقی کے ظلم سے بچایا تھا میرا نام تیغ بہادر ہی حالانکہ اصل مین تیغ بہادر آپ ہی ہین۔ خدائی فوجدار نے لڑکے کو بخوبی پہچان لیا اور گروہ کیجانب مخاطب ہو کر کہا اب جائے انصاف ہی غور فرمایئے کہ ہمارے پیشے کے لوگون کی دنیا کو کسقدر ضرورت ہی یہ لڑکا برہنہ ایک درخت کے تنہ سے بندھا تھا جسکا یہ بیچارہ نوکر تھا وہ سخت بیرحمی سے اسکو گھوڑے کی لگام سے بیدم کر رہا تھا مین نے وجہ دریافت کی تو اس ظالم نے کہا کہ یہ کام نہین کرتا۔ اسنے ہانپتے ہوئے کہا سرکار میرا جرم یہ ہی کہ مین اپنی تنخواہ مانگتا ہون اس پر مین نے ڈانٹا تو درخت سے اسکو کھولا اور مین نے اسکی تنخواہ مع سود دلوادی۔ کیون بھئی گبرو سچ ہی یا جھوٹ۔ ان صاحبون سے کل ماجرا واقعی بیان کردو تا کہ انکو معلوم ہو جائے کہ ہم لوگون کا پیشہ مردم آزاری کے سدباب کے لیے کسقدر ضروری ہی۔ اس لڑکے نے کہا حضور مین آپ کا شکرگذار ہون مگر افسوس ہی کہ آپ کی مدد کا نتیجہ برعکس نکلا۔ فوجدار نے حیرت کے ساتھ پوچھا۔ کیا اسنے تنخواہ نہین دی۔ اسنے کہا تنخواہ گئی چولہے مین۔ آپ کے جاتے ہی اسنے پھر درخت سے باندھ کر مجھے مارنا شروع کیا اور آپ کی نسبت وہ وہ مذاقیہ کلمات زبان پر لایا کہ اگر تکلیف نہ ہوتی تو مارے ہنسی کے برا حال ہو جاتا۔ یہ سب آپ کی

بدولت ہوا اگر آپ دخل در معقولات نہ دیتے تو وہ دو چار کوڑے اور لگا کر مجھے رہا کر دیتا اور دام دام بیباق کر دیتا مگر آپ نے اُسکو اسقدر گالیاں دین اور بُرا بھلا کہا کہ وہ آگ ہو گیا اور ادھر آپ کا جانا تھا کہ اُسنے مجھسے اُن گالیون کا بدلہ لیا۔ اللہ دے اور بندہ لے اور ایسا بدلہ لیا کہ الامان والحذر۔

فوجدار۔ بولے ہمسے یہ بڑی غلطی ہوئی کہ ہم فوراً وہان سے چلے آئے۔ ہمکو ذرا وہان ٹھہرے رہنا چاہیے تھا۔ مگر یاد آتا ہے کہ ہم نے اُس سے کہا تھا کہ اگر تو نہ دیگا تو ہم تجھکو ڈھونڈھ نکالینگے اگر آسمان پر بھی بفرض محال چلا جائیگا اگر مچھلی کے پیٹ مین چھپ رہیگا تو بھی ڈھونڈھ نکالونگا۔ لڑکے نے کہا حضور نے کہا تو سب کچھ تھا مگر میری جان پر بن آئی اور آپ نے جو کچھ کہا تھا اُسکے تو کوئی معنی ہی نہین ہین۔ یہ تو تعلی کی باتین ہین کہ چڑیا کا دودھ مانگو تو دے دون اور کہو تو تارے آسمان سے اُتار لون۔

فوجدار یہ فقرہ سنکر آگ ہو گئے۔ کہا اچھا میان صاحبزادے ہم ابھی ابھی دکھا دینگے بدھو نفر گھوڑا کسو گھوڑا کسا انس اور یہ لوگ کھانا کھا رہے تھے۔ اس شہزادی نے جو یہ کیفیت دیکھی تو کہا کیون صاحب یہ کیسی وعدہ خلافی ہے پہلے ہمارا کام انجام دو پھر اس لڑکے کی کمک کو جاؤ۔ فوجدار نے کچھ دیر غور کرکے کہا اچھا میان صاحبزادے ذرا صبر کرو انشاء اللہ اُس لعین کو ضرور نیچا دکھاؤنگا۔ وہ لڑکا ایک ہی شریر تھا اُسنے کہا جی حضرت یہ کہانی کسی اور کو سنائیے۔ بندے کی مدد کو اسی وقت چلیے مین بہت ہی بھوکا ہون۔ بدھو خدا سے دعا مانگتے تھے کہ کہین یہ لونڈا دفان ہو۔ دو روٹیان اور ارویان دیکر رخصت کیا۔ چلتے وقت اُس افعی لونڈے نے کہا لے فوجدار صاحب از برائے خدا اب اگر کبھی مجھے پٹتے ہوے دیکھیے گا تو للہ میری مدد کو نہ آئیے گا۔ خدا آپکو غارت کرے بس۔ فوجدار اُٹھ کے سزا دینے ہی کو تھے کہ لونڈا یہ جا وہ جا۔ اس لڑکے کی گستاخی اور بے ادبی سے خدائی فوجدار کسی قدر ان سب کے سامنے شرما گئے اور کل حاضرین کا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا مگر سب نے ہنسی ضبط کی کہ مبادا راز سربستہ کھل جائے۔

فصل ۵

اس چشمہ سار دلکش و دلربا کا آب خنک دیاضم وشیون پی کر اور پادری کے مہان ہو کر قافلہ روانہ ہوا اثنائے راہ مین کوئی ایسی بات واقع نہین ہوئی جو قابل گزارش یا لائق بیان ہو۔ دوسرے روز اُس سرا مین داخل ہوئے جہان بدھو نفر کی مرمت کی گئی تھی اور جہان سے فوجدار صاحب بے کرایہ دیے ہوے چل کھڑے ہوے تھے۔

بھٹیارا بھٹیاری اور انکی لڑکی نے انکا استقبال کیا اور پہچانا فوجدار صاحب نے بڑی شان کے ساتھ حکم دیا کہ اس مرتبہ ویسا سٹھا بستر نہ دینا جیسا پیشتر دیا تھا بھٹیارے کی نوجوان چھوکری چمک کر بولی

(میان مسافر شرط یہ ہی کہ انکی خاطر خواہ کرایہ بھی دینا) اِس مرتبہ انھون نے واقعی ایک عمدہ پلنگ پر غالیچہ وغیرہ بچھا دیا اور یہ تھکے ماندے تو تھے ہی پڑ کے دراز ہوے -

انکا سونا تھا کہ بھٹیارے نے میان خلیفہ کی ڈاڑھی پکڑ کر کہا دے میان بس دل لگی ہو چکی میری گھوڑیا کی دم میرے حوالے کرو۔ بڑے ڈاڑھی لگانے والے آئے وہان سے! پادری صاحب نے کہا دے بھی دو اور خلیفہ نے فوراً ڈاڑھی اُتار کے حوالے کی اور سب نے ملکر کھانا کھایا مگر فوجدار کو نہ جگایا کہ نوم سے صعوبت سفر کا رفع ہونا بہتر ہی -

کھانے کے وقت خدائی فوجدار صاحب کی حماقتون اور مجنونانہ کارروائیون کا ذکر مذکور ہوا کیا اور بھٹیارے کی چھوکری نے کہا اللہ جانتا ہی انکی دشہزادی کی طرف مخاطب ہوکر) خوبصورتی اور حسن وجمال کی سرا بھر مین دھوم مچی ہوئی ہی اور وحشی سے کہا اگر آپ پر اس سرا کی عورتین بہت ریجھی ہوئی ہین - پادری صاحب اور کل ہمراہیون سے بھٹیارے نے خدائی فوجدار کے گزشتہ قیلم کا حال بیان کیا تو پادری نے اس جنون کی وجہ بتائی کہ فلان فلان مہمل کتابون کے پڑھنے سے انکا دماغ پھر گیا ہی مگر بھٹیارے نے اس راے سے اتفاق نہین کیا اور کہا ہماری سرا مین لوگ گرمی کے دنون مین ادھر اُدھر سے اکثر آجاتے ہین کہ اس زمانے مین یہان کئی قسم کے پھول بکثرت پھولتے اور خوشبودار دیرپا ہونے کے سبب سے بڑی قیمت پر بکتے ہین انمین کوئی نہ کوئی پڑھا لکھا ضرور ہوتا ہی مین نے تین چار کتابین اس قسم کی خریدی ہین - رات رات بھر گانا ہوتا ہی صدہا آدمی دور دور سے ان قصون کے سننے کو آتے ہین اور ہم لوگ خوب پیدا کر لیتے ہین دو دو تین تین دن گانا بجانا ہوا کرتا ہی اور بڑی دل لگی رہتی ہی بھٹیارے کی ہتانی الیسلی چھوکری نے ایک آہ سرد بھر کر کہا ہاے جسوقت عاشق ومعشوق کا ذکر ہوتا ہی کہ کرونده کی چھاؤن کے نیچے ایک بہادر سپاہی کئی لڑائیان سر کرکے اپنی معشوقہ کو لپٹاتا اور گلے سے لگاتا ہی اور رقیب دور سے دیکھ دیکھ کر جلتے اور خار کھاتے ہین اور عاشق معشوق لطف بوس وکنار اُٹھاتے ہین تو ایک اُمنگ سی پیدا ہوتی ہی مگر ہان جب گھونسون اور لاٹھی پونگے اور توپ اور بندوق کا ذکر آتا ہی تب مجھے یہ قصہ ایک آنکھ نہین بھاتا ہی اور بعض بعض مقامون پر یہ بھی ذکر ہی کہ عاشقون کے ساتھ معشوق اس ظلم سے پیش آتے ہین کہ وہ بیچارے رنج سہتے سہتے انکو کوسنے لگتے ہین کوئی ترک خونخوار بتاتا ہی کوئی شیر زبان کہتا ہی کوئی زلف کو مار سیاہ بتاتا ہی - اگر ذرا نظر کرم سے دیکھین تو انکا کیا حرج ہوجاے ہم تو اپنے عاشق پر جان تک قربان کر دین بلکہ ہم تو بیاہ لین - اسپر اُسکی مان نے ڈانٹ بتائی (کیا بک بک کرتی ہی چھوکری - چھوٹا منھ بڑی بات شرم نہین آتی - تو ان باتون کو کیا جانے -

پادری صاحب نے بھٹیارے سے کہا اچھا ذرا وہ کتابین تو لاؤ - جب وہ ان کتابون کو اُٹھا لایا

تو پادری صاحب نے افسوس کیا کہ اسوقت خدائی فوجدار کی خادمہ اور انکی بھتیجی نہوئی۔ خلیفہ بولا مین تو
حاضر ہون میان جیسے صبا کے جلا دون بھٹیارے نے افسوس کے ساتھ کہا۔ واسطے خدا کے ایسا غضب بھی نہ کیجیے گا
میرے کسی عزیز یا نیچے یا ہاتھ پاؤن کو چاہے جلوا دیجیے مگر انکو مین نہ جلانے دونگا۔
شہزادی نے کہا مین جہانتک سے متفق ہون کہ مین تو جب خوش ہونگی کہ کوئی نہ کوئی قصہ سنون اور ذرا دو گھڑی دل
بہلاؤن کیونکہ دل قابو مین نہین ہے نیند ابھی نہین آئیگی لاکھ چاہتی ہون کہ ذرا سو رہون مگر آنکھ تک نہین جھپکتی
پادری صاحب نے کہا اچھا آپ کے خوش کرنے کو اِدھر اُدھر کے قصے سنائے دیتا ہون شاید کوئی ایسی دلچسپ
نظر آئے خلیفہ اور بدھو نفر نے بھی اصرار کیا کہ کچھ ضرور فرمائیے پادری صاحب نے دیکھا کہ ان سب کی یہی
مرضی ہے تو انکی دلشکنی نہ کرنی چاہیے۔ کہا اب مین شروع کرتا ہون گوش دل سے سنیے گا۔ سو ہو بہو۔

فصل ۶

راویان روایات سلف یون رقمطراز ہین کہ کوہ کمایون پر الموڑا نام کا ایک مشہور و معروف شہر
اگلے زمانہ مین بڑے فروغ پر تھا۔ اس شہر مبارک بنیاد مین دو رئیس نامدار امیر کبیر رہتے تھے دونون مین
اسقدر یارانہ تھا کہ شیر و شکر۔ یک جان دو قالب۔ دونون بن بیاہے۔ دونون ہمسن۔ نوجوان۔ دونون کا ایک
مذاق۔ دونون کی ایک ہی سی طبیعت۔ اور انھین وجوہ سے باہم بڑا گہرا یارانہ تھا۔ ایک کا نام مادھو۔ دوسرے
کا نام سادھو تھا۔ شمشیر جنگ ہنسوڑ آدمی تھا اور اسفندیار کو ذرا شکار کا زیادہ شوق تھا مگر جو کام کرتے تھے
دونون مل جل کے کرتے تھے۔ ایک دوسرے کا عاشق زار۔ یار مددگار۔ مادھو ایک فتانۂ جہان زن امیرو
نوجوان پر عاشق ہو گیا جو اُسی شہر مین رہتی تھی اور جسکا نام بیلا تھا۔ مادھو نے سادھو سے کہ یار غار تھا اصلاح
لی اور نوبت باینجا رسید کہ اس زن عابد فریب عدوے شکیب کے والدین نے کہ صاحب جاہ و مال و منال تھے اور
بڑے باقبال تھے اس تجویز کو پسند کیا اور بی بیلا نے میان مادھو کی بغل گرم کی۔ دونون مل جل کے رہنے سہنے لگے
اوائل اوائل مین لطف ملاقات خوب رہا۔ میان بی بی عاشق و معشوق کی طرح بڑے لطف کے ساتھ بسر اوقات
ہوتی تھی۔ ع۔ نے غم دزدنے غم کالا۔ سادھو جو مادھو کے دلی دوست تھے روز حسب معمول بلاناغہ آیا
جایا کرتے تھے۔ اور میان بی بی دونون اُنکی آمد و رفت سے خوش اور محظوظ و مسرور تھے یہ دیور بھاوج اور وہ
بھائی بھائی کی طرح رہتے تھے سابق کی طرح درد دکھ کے شریک حال۔ دولت انس و محبت سے مالا مال
مگر کچھ روز بعد سادھو نے آنا جانا کم کر دیا کہ مین اب بن بیاہا آدمی ہون بی بی والے کے ہان کیونکر روز روز
جا سکتا ہون اگر بھائی بھی ہو تو یہ بات کسی قدر ناجائز و نامناسب ہے اور مین تو دوست ہون۔
مادھو کی سمجھ مین نہ آیا کہ سادھو نے کیون اب آمد و رفت کم کر دی۔ اپنے دوست جانی سے اکثر شکایت کرتا تھا

کہ یار اب تم بدلتے جاتے ہو اور ہم سے ملنے کم آتے ہو۔ اِسکا کیا سبب ہے۔ میری بی بی کو تم سے گنجائش شکوہ بیجا ہے کہ تم اُنکے ساتھ مثل اجنبیوں کے پیش آتے ہو اور کشادہ پیشانی سے جیسا دوست کو بطور بھاوج سے ملنا چاہئے نہیں ملتے۔ بلکہ اُنسے گفتگو کرتے ہوئے شرماتے ہو۔ سادھو نے اِن سب باتون کے جواب مین یقین دلایا کہ مجھے تمھاری ویسی ہی محبت ہے جیسی پیشتر تھی۔ بالِ برابر فرق نہین آیا ہے۔ باہم اس امر کا فیصلہ ہو گیا کہ ہر ہفتے مین دو دن ضرور سادھو اُنکے ساتھ کھانا کھایا کرین اور تعطیل کے دن ضرور آیا کرین سادھو نے اُنسے اقرار کر لیا کہ جب فرصت ہوگی ضرور ملا کرونگا مگر ساتھ اسکے اِسکو بہت سمجھایا کہ یار جس شخص کو خدا نوجوان اور خوبصورت بی بی دے خصوصاً بیلا کی سی خوش ابرو عنبر مو بی بی۔ اسکو لازم ہے کہ بڑی ہوشیاری سے رہے۔ خوبصورت اور نوجوان عورتون پر ہزارون کی نظر پڑتی ہے اور انسان کی نیت اکثر ڈانوان ڈول ہو جاتی ہے طبیعت پر قابو نہین رہتا نفس اَمّارہ اکثر نفس مطمئنہ پر غالب آجاتا ہے۔ ہواجس نفسانی اور وساوس شیطانی سے انسان دیوانگی کے کام کرنے لگتا ہے افعال قبیحہ سرزد ہو جاتے ہین۔ ہوش درحواس ہوا ہو جاتے ہین۔ لہٰذا عقلا کو چاہیے کہ اگر زن جوان و خوبرو ہو تو دو تین باتون کا ضرور خیال رکھے۔ ایک یہ کہ جن مردون کو گھر مین آنے کی اجازت دے وہ چال چلن کے اچھے ہون اور قابل اعتبار۔ دوسرے یہ کہ جن عورتون سے بی بی ملے وہ پاکباز اور پاک نظر اور عفت کوش و حیا پرور ہون۔ زن بد کی صحبت مین بی بی کو نہ بیٹھنے دے کہ مبادا اُنکی بدی مثل امراض ساریہ سرایت کر جائے۔ تیسرا امر قابل لحاظ یہ ہے کہ بی بی کے ساتھ بہ لطف و خلق پیش آئے تاکہ وہ میان سے خوش رہے اور ہزار بات کی ایک بات یہ ہے کہ اگر عورت واقعی بد ہے تو میان کی جان عذاب مین ہو جاتی ہے۔

زنِ بد در سرائے مردِ نکو	اندرین عالم ست دوزخ او

سادھو نے اپنی طبیعت اور خیالات کے مطابق آنا جانا کم کر دیا اور مادھو روز اُنسے شکایت کرتے تھے اور یہ اپنی غیر حاضری کا کوئی حیلہ شرعی عذر لنگ پیش کر دیتے تھے۔ سادھو نے اُسنے یہ بھی کہا تھا کہ کوئی نکوئی رازدان اور رازدار ایسا بھی ہونا چاہیئے جو وقت ضرورت دوست کو اُسکی بی بی کے حالات نیک و بد سے جہان تک اُسکے امکان مین ہے مطلع کرتا رہے۔

دوست آن ست کو معائب دوست	ہمچو آئینہ روبرو گوید
نہ کہ چون شانہ با ہزار زبان	پس ہو رفتہ موبمو گوید

ایک دن یہ دونون یاران موافق و دوستان صادق با دل شاد سبزہ زار پُر بہار مین لطف و مسرت کے ساتھ مصروف گلگشت تھے کہ مادھو نے اپنا راز سربستہ کہنے کے لیے ایک تمہید شروع کی۔ وہو ہذا۔

یار سادھو۔ اول تو یہ کہونگا کہ مین خدا کا جسقدر زیادہ شکر یہ ادا کرون کم ہے کہ مجھے امیر اور دولتمند باپ کے

گھر مین پیدا کیا - خدا کے فضل و کرم سے کھانے بھر کو بہت ہی - کسی شی کی کمی نہین - پھر یہ بھی بڑی خوش نصیبی کی بات ہی کہ تمھارا سا دوست صادق یار جان نثار ملا اور سب سے بڑھ کے شکریہ اس بات کا ادا کرتا ہون کہ بی بی خوبصورت اور طرحدار دی کہ -

آفاقها گردیده ام مهر بتان ورزیده ام
بسیار خوبان دیده ام لیکن تو چیزے دیگری

حسن و جمال صباحت ملاحت حیا پردری عفت گستری مین طاق ہی اور خوبصورتی مین تو واقعی شہر آفاق ہی اس سے بڑھ کے خوش النصیبی اور کیا ہو سکتی ہی -

وہ پری ساتھ لیکے سوتا ہون
حور جسکا پلنگ کستی ہی

مگر جہان گل ہی وہان خار ہی جہان گنج ہی وہان مار ہی - ان سب خوش نصیبیون کے ساتھ اک ایسی بات ایسی ہی جو میرے دل کو کھٹکتی ہی میرے دل کو پھول سمجھیے اور ہر گل کے ساتھ خار ہوتا ہی بس اسیطرح میرے دل کے پھول کے پاس ایک کانٹا کھٹک رہا ہی - بعینہ یہی حال ہی کہ کسی خوبصورت شعلہ رو نگار گلبدن نسرین نسترن بنا گوش سیم غبغب کی انگشت حنائی مین پھانس چبھی ہو - تم سے بڑھ کے نہ کوئی رازدار ہی نہ کوئی پردہ پوش - اگر تم مدد کرو تو بیڑا پار ہی - ورنہ ہم ہین اور یہ منجدھار ہی -

سادھو نے جو یہ تقریر سُنی تو سخت متحیر ہوا کچھ سمجھ ہی مین نہ آیا کہ مادھو کہتے کیا ہین - کہا بھئی ہماری سمجھ مین ذرا بھی نہ آیا کہ تم کہتے کیا ہو - ہمارے تمھارے آشنا پڑا نا یارانہ ہی - اور تم اب گون گون باتین کرتے ہو صاف صاف نہین بیان کرتے ہو کہ اصل بات کیا ہی -

مادھو نے کہا بھئی اب مین راست بر سہت بلاکم و کاست کہتا ہون اور اسمین بھی شک نہین کہ تم ہی سے کہتا ہون دوسرے سے چاہے میرا باپ بھی ہوتا مین کبھی نہ کہتا اور وہ یہ ہی کہ مین اپنی پیاری چاہیتی بی بی کو نہایت نیک سمجھتا ہون مگر مین چاہتا ہون کہ مجھے اچھی طرح سے اور صاف طور پر معلوم ہو جائے کہ بد ہو یا نیک مین چاہتا ہون کہ کسوٹی پر کس کے دیکھون کہ کامل عیار ہی - یا ناسرہ - میری راے تو یار عزیز یہ ہی کہ جیسا شاعر کہتا ہی -

زن دوست بود ولے زمانے
تا جز تو نیافت مہربانے
چون در بر دیگرے نشیند
باشد کہ ترا دگر نہ بیند

اکثر ایسا ہوا ہی کہ کسی گبرو خوبصورت جوان نے تحفے تحائف دیے حسن و جمال کی تعریف کی اور اپنے عاشق ہونے کا اظہار کیا کہ جاتی تم پر ہماری جان جاتی ہی - مرتے ہین سُنتے سُنتے عورت راہ پر آجاتی ہی اور اگر عورت کو موقع ہی نہ ملے کہ کوئی اُسکو چھیڑے تو وہ خواہ مخواہ نیک رہے ہی گی اسمین اُسکی نیکی کا کیا ثبوت ؟

بابی اپنی عفت و ارادت پر نفس امارہ کی بدی اور بدنامی کے ساتھ کام لے تو البتہ تعریف کی بات ہی اگر میری بی بی ایسے کسی موقع پر بلوہ نہ آنے اور اپنے دامن عصمت کو گناہ کے دھبّے سے آلودہ نہ کرے تو مین سمجھون کہ بڑا خوش قسمت ہون پھر اپنی بی بی کی جانب سے مجھے تسلی ہوجائے اور پوری پوری تشفی ہو کہ واقعی بڑی نیک بی بی ہی۔ یار تم سے بڑھ کے اس کام کو اور کوئی پورا نہین کر سکتا ہی مین تم کو عمدہ عمدہ موقع اس بات کی آزمائش اور جانچ کرنے کو دونگا کہ دیکھو غیور اور نیک اور پارسا ہی یا نہین تمکو مین نے اس غرض سے تجویز کیا کہ اگر بالفرض محال میلا راہ پر آبھی جائے تو تم اسکا فائدہ نہ اٹھاؤ گے اب تم اس بات پر آمادہ ہوجاؤ مجھے تمہاری جانب سے پورا پورا اطمینان ہی۔

سادھو نے کمال حیرت اور استعجاب کے ساتھ اپنے دوست کی تقریر سُنی اور کہا تم بڑے دل لگی باز ہو اب تم نے یہ مذاق شروع کیا۔ مین تو ابتک اسکو مذاق ہی سمجھا ہوا ہون اگر مجھے معلوم ہوتا کہ مذاق نہین بلکہ واقعی تمہاری یہی رائے ہی تو مین تمکو اسقدر اول جلول بکنے نہ دیتا تمھے ہی پر ٹوک دیتا دیر تک اسی بات کو سادھو نے مختلف طرز پر بیان کیا کہ ہمارے درمیان مین خدا واسطہ ہی۔ مادھو نے ایک نہ سُنی کہا بھائی ایسی جوان اور اسقدر خوبصورت عنبر مو پری رو ویری چہرہ عورت کا امتحان لینا ضروری ہی۔

وہ چشم نرگسی مین طور کا سرمہ لگاتے ہین
ہمارے قتل پر تلوار کو پتھر چٹاتے ہین

نہین وحشت مین باقی جسم پر اک تار رہتا ہی
گریبان پھاڑ کر دامن کی ہم دھجی اڑاتے ہین

حباب آسا قیام انسان کو ہی اس بحر فانی مین
مگر اس زندگی پر بھی ستم کیا کیا وہ ڈھاتے ہین

انھین کے عشق مین یارو ہماری زرد رنگت ہی
یہی جو سامنے سے زعفرانی پوش آتے ہین

خدا کا شکر ہی ہر روز وہ کس سے ملتے ہین
کبھی تو خود وہ آتے ہین کبھی ہمکو بلاتے ہین

سادھو نے انکو بہت سمجھایا کہ دیکھو اس گدھے پن کی کارروائی سے احتراز کرو۔ اور باز آؤ۔ جب تم جانتے ہو کہ تمہاری بی بی نیک اور پارسا ہی تو اسکو کیون خواہ مخواہ چھیڑتے ہو۔ ایسا کام کرنا جسکا نتیجہ ہماری ساری عمر کو برباد کر دے جہلا کا کام ہی۔ عقلا کا فعل نہین ہی اگر تمہاری بی بی راضی ہوگئی تو بتاؤ تمہارے دل پر کتنا بڑا صدمہ پہونچے گا مین کچھ اشعار سُناتا ہون یہ شعراے گرانمایہ و بلندپایہ کا ترجمان دل ہی۔

نہ شاید ہوس باختن با گلے
کہ ہر بامدادش شود بلبلے

زن بد در سرائے مرد نکو
اندرین عالم ست دوزخ او

بی بی کی بدی جو کوئی سُن پائے
کیونکر نہ دل اسکا ہاتھ سے جائے

بی بی کو سکھاؤ علم اخلاق
پڑھنے لکھنے مین ہو وہ مشتاق

صحبت اچھی ہو جسمین بیٹھے — نیکون سے نیک بات سیکھے
نامحرمون پر نہ آنکھ ڈالے — ساتھی ہون سب اسکے جوڑے بھائی
بیوجہ نہ بدگمان ہو اس سے — بے دیکھے بھالے بد نہ جانے

اگر تم نے آزمائش کی اور وہ کسوٹی پر کھری نہ اتری تو کتنا رنج ہوگا اور لاعلاج بات - اسکے علاوہ سراسر خشت ازبام ہوگا - بی بی کے ساتھ میان بھی بدنام ہوگا - اور اگر راز افشا نہوا تو اس سے تمھارے دل کو کیا خاک تشفی ہوگی - ایک مثال مین دیتا ہون - فرض کرو تمھارے پاس ایسا بیبہا جواہر ہو جسکی نسبت کل جوہریون کی رائے ہو کہ اس سے بہتر دنیا مین نہین کوہ نور بھی اسکے مقابل مین گرد ہی تو اب یہ کہان کی دانائی ہو کہ تم اسکے امتحان لینے کے لیے ہتھوڑے سے کوٹو اور ملنا چور کردو اگر کامل عیار نکلا تو آپ کو کیا فائدہ ہوگا اور اگر ٹوٹ گیا تو ہنسی کی ہنسی ہوگی اور خوبصورت چیز کی چیز گئی - زن نیک سے بہتر اور گران تر جواہرات اور دنیا مین کیا ہونگے اور اسمین کوئی شک ہی نہین کہ تمھاری بی بی کوہ نور سے بھی زیادہ گران بہا اور دریاے نور سے کہین بیش قیمت ہین عورت ذرا دقت سے راہ پر آسکتی ہو لیکن عقلا کو یہ لازم نہین ہو کہ اپنی بی بی کو اس امتحان کی کسوٹی پر آزمائین جسمین عورت جس راستے مین چلتی ہو اسمین کنوان کھودنا کہ اندھیری راتون مین کنوئین کے اندر گر پڑے دانشمندی کا فعل نہین ہو بلکہ اسکی راہ کو وساوس شیطانی سے پاک رکھنا چاہیے - عورت کو آئینہ حلبی سے مثال دینی چاہیے آئینہ کو گرد سے صاف رکھنا چاہیے نہ کہ ایسی جگہ پر رکھے جہان لوگ من گرد دن رات اڑتی ہو - عورت کو گلستان پر بہار سے مثال دینی چاہیے مالک باغ کو لازم ہو کہ روشون مین لوگون کو جانے دین مگر پھول کوئی توڑنے نہ پائے ایک اور شاعر غرا اور سخندان بے ہمتا نے اسی معاملے کو بڑی خوبی اور لطافت کے ساتھ نظم کیا ہو - ایک تجربہ کار خرانٹ بوڑھے آدمی نے ایک شخص کو نصیحت کی ہو جسکی نوجوان لڑکی بیاہی گئی -

اگر ہو نیک عورت اسکی نیکی تم پہ ثابت ہو — اگر بد ہو تو اسکی [illegible] ہو
محک امتحان پر آزمانا بد نہایت ہو — وگرنہ اسمین رسوائی کی [illegible] ملامت ہو

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

نہ عورت کو کرو محروم بے سبب آزادی صاحب — نہ اتنا تم ستاؤ جس سے ہو بیداد اے صاحب
سکھاؤ اسکو اخلاق اور رکھو دل شاد اے صاحب — وگرنہ لب پہ ہوگی ہائے یہ فریاد اے صاحب

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

براے آزمائش کبھی عورت کو ترساؤ — کبوتر کی طرح پیر کی دو اسکو چٹھی دکھلاؤ
دل وجان سے ہو وہ نیک اور تم خود اسکو للچاؤ — ضروری ہو کہ آخر مین سمجھ [illegible] تم لاؤ

	ہر اکارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ایک بات اور بھی قابل غور اور لحاظ ہی وہ یہ کہ تمہاری بی بی مجھے کیا سمجھینگی اب تک تو وہ ہمکو تمکو بھائی بھائی کی طرح سمجھتی ہین اور مجھے دیور جانتی ہین اور جب میری جانب سے دست اندازی ہوگی یا اشارہ بازی تو وہ کیا دل مین کہینگی کہ واہ اچھی بھاوج بنائی پہلے بھاوج ہی پر ہاتھ صاف کرنے کی تیاری کی۔ اسکے علاوہ اگر مین نے تمہاری بی بی سے شیشہ اترایا اور انکو آزمایش کے لیے راہ پر لایا تو کوئی بات ایسی نہ بھی ہو جس سے ان کے شیشہ عصمت کو ٹھیس لگے تاہم دو چار آدمیون کو معلوم ہی ہوجائیگا اور راز سربستہ کھل جائیگا چلتے منھ اتنی زبانین۔ لوگ خدا جانے کیا کا کیا کہین۔ اور تم کو خواہ مخواہ ذلیل ہونا پڑے۔ عورت بد کے میان ہمیشہ ذلیل و خوار رہتے ہین گو انسے بیچارے کا ذرا بھی قصور نہو۔ ذرا غور کرکے یہ حال سُنیئے گا جو بندہ معرض بیان مین لاتا ہی۔ جب جناب باری عز اسمہ نے آدمؑ کو فردوس اعلیٰ مین سب سے پہلے خلق مین خلق کیا تو حضرت آدمؑ پر لشکر نوم تاخت لایا ادھر انکو سُلایا ادھر انکی پسلی مین سے انکی بی بی کو پیدا کیا اور جب آدمؑ کی آنکھ کھلی اور انھون نے اسکو دیکھا تو کہا لحمک لحمی دمک دمی اسی وقت عقد اور شادی بیاہ کا معاہدہ ہوا یک جان دو قالب سمجھنا یون چاہیے کہ دونون ایک ہین۔ عزت ایک۔ آبرو ایک مال و متاع ایک۔ اگر دونون مین سے ایک بدنام ہو تو دوسرا بھی ضرور ہی بدنام ہوگا۔

چو عضوے بدرد آورد روزگار	دگر عضوہا را نماند قرار

یاد رکھو کہ اس آزمایش مین تمام عمر رنج اور قلق مین رہوگے۔ اس سے درگزرو۔ اور اپنی پاک دامن پاک نظر زوجہ نیک کا دامن عصمت خاک بدنامی سے آلودہ نہ کرو۔

نصیحت ہمت بشنود بہانہ مگیر	ہر انچہ ناصح مشفق بگوید ت بپذیر

اگر تم میرا کہنا نہ مانوگے تو تم کو اختیار ہی مگر کسی اور ذریعے سے اپنے ناموس کی آزمایش کرو بندے کو اس سے بچاؤ۔

مادھو نے یہ کل لفظ بغور و تعمق سُنی اور کہا سنو یار ہمکو تو یہ جنون ہی خبط کہو جنون کہو مالیخولیا کہو۔ جو چاہو سو کہو مگر ہم تو بے آزمائے نہ رہینگے۔ تم ذرا ہماری بی بی کو چھیڑ و اللہ یہ تو ممکن ہی نہین کہ ذرا بھی پھسل پڑے۔ بد بھی اگر ہوگی تو رفتہ رفتہ کوئی بات ہوگی۔ دو چار دن کے بعد مین خود ہی کہہ دونگا کہ بی بھگت تھی۔ تم کو آزمانے تھے اور جانچتے تھے۔

جب سادھو نے دیکھا کہ مادھو نے ٹھان ہی لی ہی تو غور کرنے لگا کہ کس تدبیر سے اسکو اس مجنونانہ کاروائی سے باز رکھون۔ مادھو نے کہا تھا کہ اگر تم نہ مانوگے تو مین کسی اور سے کہونگا۔ اس سے بہتر یہی ہی کہ

کہ خود ہی اسکی بی بی کو آزماؤ - اگر بد نکلی تو نہ تو کوئی بدی کا کام ہوگا اور نہ میں کسی سے ذکر کرونگا یہ سوچکر سادھو نے کہا اچھا صاحب بندہ یہ کام اپنے ہی متعلق کرتا ہے - مگر از برائے خدا کسی اور سے نہ کہنا -

دوسرے روز مادھو نے سادھو کو اپنے گھر پر بلایا اور دعوت کی - کھانا کھانے کے بعد سادھو سے کہا یار ہم ایک ضروری کام کے لیے باہر جاتے ہیں تم ذرا ہماری چہیتی بی بی بیلا کے پاس رہو کہ تنہائی میں انکا دل نہ گھبرائیگا کوئی بہانہ انھوں نے ڈھونڈھ لیا اور بی بی کو دوست کے سپرد کرکے روانہ باشد -

اب گھر میں دو آدمی رہ گئے - میاں سادھو اور زن نوجوان و خوبرو مادھو کی زوجہ عنبر مو - سادھو نے کرسی ہی پر بیٹھے بیٹھے سونا شروع کیا اس زنانۂ حسینہ نے کہا کوچ پر جا کر آرام کرو - کرسی پر بے چینی سے سونے کیا معنی - انھوں نے کہا نہیں میں یہیں سوؤنگا - بے ادبی معاف کیجیے گا - آنکھ اسنے اس لیے بند کرلی کہ مبادا تیر نگاہ دل کو گھائل کردے - جب مادھو واپس آیا تو دیکھا کہ سو رہے ہیں اور بی بی اپنے کمرے میں ہیں - سمجھا کہ معلوم ہوتا ہے بات چیت ہو چکی ہے اور اب آرام میں ہیں - سادھو کو جگایا اور باہر لیجا کر پوچھا کہو کیا ہوا - انھوں نے کہا میں نے تنہائی میں صرف انکے حسن و جمال کی توصیف کی اور کہا شہر بھر آپ کا مداح ہے کہ حسن گلوسوز پایا ہے - یہ سنکر بہت ہی خوش ہوئی - مادھو نے کہا ہاں پہلے پہل اسی قدر چاہیے تھا) کئی دن یہی حال رہا - سادھو ایک لفظ بھی خلاف شان نہیں کہتے تھے اور مادھو سے آئیں بائیں شائیں بیان کردیتے تھے کہ یہ کہا اور وہ کہا مگر بیلا میں میں نے کوئی بات ایسی نہیں پائی جو بہو بیٹیوں کے شان کے خلاف ہو - مادھو نے کہا اچھا ہم تمکو دو ہزار اشرفیاں اور جواہرات دیتے ہیں اگر اس رقم پر بھی نہ پھسلی تو ہمکو کامل یقین ہو جائیگا کہ بڑی پارسا ہے - سادھو نے کہا اچھا جو کہو وہ کرینگے مگر ہونا ہوانا کچھ نہیں ہے)-

دوسرے روز زر نقد وغیرہ اپنے دوست کو دے کر یہ مکان ہی کے ایک گوشے میں چپکے سے کہیں ہو رہا اور تھوڑی دیر میں باہر آن کر علیحدہ لے گیا اور کہا یار کیسی گذری - سادھو نے کہا آج تو بڑی ہی خفا ہوئیں - اسپر مادھو نے کہا یار ہمکو یہ یقین نہ تھا کہ تم ہم سے دغا کروگے - میں جہاں تک رہا تمھاری زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا - واہ واہ واہ - سادھو بہت شرمائے اور قسم کھائی کہ اب جھوٹ نہ بولینگے - ابکی مادھو کسی حیلے سے ایک ہفتے کے لیے اپنی پیاری بی بی بیلا سے رخصت ہوے کہ سادھو کو امتحان اور آزمائش کا پورا موقع ملے - ایسے بیوقوف بھی کم دیکھنے میں آئے - اپنی قضا کا خود نوحہ خوان ہوا ہے - اپنا آپ دشمن - خود اپنی بے آبروئی کا باعث - ایسی پاکدامن پاکباز پاک نظر پاک دل کو عمر بھر کے لیے خراب اور غارت کرنے کی فکر میں ہے - ان حقیقی کے مصداق - ع - برین عقل و دانش بباید گریست + انکی حالت بالکل اسی کی حالت ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے -

	موت مانگون تو رہے آرزوے خواب مجھے		ڈوبنے جاؤن تو دریا ملے پایاب مجھے	

املی کی جڑ سے بادام کا نکلنا اور گولر کے درخت سے آم نکلنا آسان ہی۔ مگر نوخیز عورت کو علیحدہ مکان مین یکہ و تنہا چھوڑنا اور نوجوان مرد سے اصرار کرنا کہ تنہائی مین اسکو آزمائے اور زر و جواہر کی طمع دے ایسی حالت مین اُسکا پاک رہنا ع- این خیال است و محال است و جنون + مادھو اپنی بی بی سے کہہ گئے تھے کہ سادھو سے ہم نے کہدیا ہی کہ وہ روز یہان آیا اور کھانا کھایا کرینگے۔ اس زن عاقبت اندیش نے کہا ہمارے نزدیک مرد غیر کا جو خود جوان ہی نوخیز عورت کے ہان اُسکے میان کی عدم موجودگی مین بار بار آنا نامناسب ہی آئندہ تمکو اختیار ہی۔ مگر انھون نے اصرار کیا اور اُسنے کہا بہتر۔ مگر میری مرضی کے ضرور خلاف ہی۔

خیر۔ مادھو کے روانہ ہونے کے دوسرے روز میان سادھو صاحب داخل دفتر ہوے۔ جل جلالہ۔ بیلا بکشادہ پیشانی پیش آئی بٹھایا کھانا کھلایا مگر کوئی آدمی ضرور اپنے پاس رکھتی تھی۔ جب دسترخوان ہٹانے لیجاتی تھی اور خود کھانا کھاتی تھی تب البتہ تھوڑی دیر کی تنہائی ہوتی تھی۔ بیلا کی خواص نرگس جو انکی ہم جولی بھی تھی اکثر انھین کے پاس رہا کرتی تھی تین دن تک سادھو کو جرات نہوئی کہ بیلا کو چھیڑے۔ ایک تو حسن صبیح کا رعب۔ دوسرے حفظ مراتب کا خیال تیسرے شرم مانع۔ مگر تین دن کے بعد دل ہاتھ سے جاتا رہا اور موقع تنہائی پاکر گورے گورے گالون پر ہاتھ پھیر دیئے۔ بیلا کا رنگ فق کہ یہ بدنیتی!!! سوچی کہ اب اس بدنیت کو زیادہ موقع دینا خلاف عقل ہی فوراً اپنے میان کے نام خط لکھا اور سوچی کہ رات ہی کو آدمی روانہ کرونگی۔

فصل - ۷

میان کے نام یون خط لکھا۔ مثل مشہور ہی کہ مکان بے مکین۔ لشکر بے سرخیل۔ قلعہ بے قلعہ دار ضرور بے رونق ہوگا۔ مین کہتی ہون کہ نوخیز کم عمر بیاہی عورت کی رونق سب سے زیادہ خاک مین مل جاتی ہی جب اُسکا پیارا شوہر اُسکی بغل سے بوجہ بے سبب جدا ہوتا ہی۔ تمھاری مفارقت مجھے بڑی شاق گذرتی ہی اگر تم فوراً نہ آئے تو مین میکے چلی جاؤنگی اور بے محافظ کے تمھارا گھر چھوڑ دونگی کیونکہ وہ جسکو تم محافظ مقرر کر گئے تھے وہ تمھاری امانت مین خیانت کرنے کے لیے تیار ہی۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ۔ اگر در خانہ کس است یک حرف بس است۔

اس خط کا مادھو نے زبانی جواب دیا کہ ہرگز گھر چھوڑ کر نہ جاؤ- مین جلد آتا ہون۔ اب جاے ماندن نہ پاے رفتن۔ غور کرکے ٹھان لی کہ یہین رہے۔ ہرچہ باداباد۔ دوسرے روز سادھو نے آنکے کہا کہ جانی اب تو ضبط محال ہی اب مین زہر کھا لونگا۔ تھوڑی دیر کی گفتگو مین بیلا کی طبیعت کا رنگ بدل گیا سادھو کو بھی معلوم ہوگیا کہ اسکا مجھپر دل آیا ہی۔ آتش شوق وصل تیز ہوئی اور اُس نے زار زار رونا شروع کیا ہاتھ جوڑے پاؤن پڑا خوشامد کی۔

ہمیشہ اپنی آہون کا دھوان ہی		اپسیجے گا کبھی تو دل کسی کا

نوبت بانیجا رسید کہ دو دل مل گئے اور سادھو اپنی کوشش مین سرخرو اور کامیاب ہوے - اور بیلا اس شعر کی مصداق تھی -

آنکھین نہین ملاتے ہین شرمائے جاتے ہین		کیا جانیے وصال مین کیا بات ہو گئی

اگر بیلا اپنے میکے چلی جاتی تو عصمت مین داغ نہ لگتا - شیطان کے اغوا سے زن نوعمر کا تنہائی کی حالت مین بچنا دل لگی نہین ہی -

نرگس خواص کے سوا اور کسی کو یہ حال نہین معلوم تھا اس سے اخفاے راز محال تھا - چند روز کے بعد میان مادھو بدبخت مادھو کم عقل مادھو نازل ہوے سادھو کو اسکے گھر پر پایا - گلے سے لگایا - کہا کہو کیا خیر ہی یار - سادھو بولے بھائی صاحب خدا ایسی بی بی سب کو دے - جواہرات مین تولنے کے قابل ہی سلطنت کی سلطنت بھی دے کر کوئی مطلب نہین نکال سکتا - اگر ساری دنیا کی سلطنتین کوئی دے تو بھی عصمت مین داغ نہ لگائے - اب مزے سے مین چان خوش گزران کرو - اور زندگی کے لطف اٹھاؤ -

سادھو سے یہ خوش خبری سُنکے مادھو بڑے ہی محظوظ ہوے اور اپنی خوش نصیبی پر ناز کرنے لگے اور ہر لفظ پر اعتبار کر لیا - اور کہا یار ہمارے نام ایک خط ہماری بی بی نے بھیجا تھا کہ تم محافظ جسکو مقرر کر گئے ہو وہ اپنا مطلب نکالنا چاہتا ہی - تم ایک کام کرو کسی عورت کے نام نامۂ منظوم عشقیہ لکھو مین اپنی بی بی سے کہونگا کہ سادھو تو ایک اور خوبصورت عورت پر عاشق ہی تم سے کون بحث ہی بس وہ بکے مین آ جائیگی اور پھر تم سے اُسی پہلی مہربانی کے ساتھ پیش آئیگی اور تم شعر نہ کہو تو ہم کہدین سادھو نے کہا اجی نہین مین خود کہونگا -

ایک روز یہ تینون کھانا کھا رہے تھے کہ مادھو نے سادھو سے کہا یار وہ غزل جو تمنے اپنی معشوقہ کی تعریف مین تصنیف کی ہی ذرا ہماری بی بی کو بھی پڑھ کے سنا دو - کھانے کے بعد سادھو نے غزل سنائی -

انھین کے قبضے مین اب تو خدائی ہوئی جاتی ہی	بتون کے در پہ سب جبہہ سائی ہوتی جاتی ہی
کہ حاصل لطف حق سے سیمیائی ہوئی جاتی ہی	عجب کیا جو مرا دل یار کے دل مین جگہ کرلے
رسائی مین بھی اُن تک نارسائی ہوتی جاتی ہی	پہونچتے ہم تک تھے در پہ اب جانے نہین پاتے
تمھاری خاک در سے کیمیائی ہوتی جاتی ہی	ہوس عشاق کو اب مال و زر کی کچھ نہین باقی
عجب کیا جو کف قاتل حنائی ہوتی جاتی ہی	نہین مہندی لگائی ہی یہ رنگ خون مفتون کی
غضب ہی آہ بھی بیتر ہوائی ہوتی جاتی ہی	نہین آتے مرے گھر جذبۂ دل بے اثر ہو گیا

یہن نامہ خوبی بخت سیہ سے انکو کیا ملکوں
قلم ملتا ہی تو گم روشنائی ہوتی جاتی ہی

ملائک تابع فرمان ہین اُس رشک سلیمان کے
بفضل اللہ اب انکین خدائی ہوتی جاتی ہی

کیا دو بوسون کا وعدہ دیا اک لاکھ غمزہ دن سے
دلا باقی بھی دینگے خوش ادائی ہوتی جاتی ہی

امید وصل کیا ہو عاشق ناکام کو اُس سے
مزاج یار مین اب نارسائی ہوتی جاتی ہی

ظرافت کیسی اب تو گالیان دیتے ہو ای صاحب
سمجھیے تو مٹھائی مین کھٹائی ہوتی جاتی ہی

جنبرلے اوبت بے رحم جب سے پھر گیا ہی تو
ہماری دشمن جان اک خدائی ہوتی جاتی ہی

ادھر سے کرتے ہین ہم شوق دل سے پیار کی باتین
اُدھر سے وہ بگڑتے ہین لڑائی ہوتی جاتی ہی

کھلایا ہی عجب اُسنے شگوفہ اکے گلشن مین
گل و بلبل کی روز افزون لڑائی ہوتی جاتی ہی

پھنسا کر زلف مین دل عمر بھر انکی بلا رکھے
اسیری ہوتی جاتی ہی رہائی ہوتی جاتی ہی

مبارکباد اب صیاد کو مژدہ اسیری کا
بہت مشہور میری خوشنوائی ہوتی جاتی ہی

مخاطب ہون کسی سے بزم مین وہ چوٹ ہی ہم پر
مرے ہی سامنے میری برائی ہوتی جاتی ہی

وہ چشم فتنہ زا سے دیکھکر آئینہ کہتے ہین
بہت ای شوخ تجھ مین بے حیائی ہوتی جاتی ہی

خدا جانے یہ ہی کیا بھید کیا ہوتا ہی ای کافر
جدھر تو ہی اُدھر ساری خدائی ہوتی جاتی ہی

نہ وہ آتش نہ مین سیماب یارب کیا سبب اسکا
جہان تک دل ملاتا ہون جدائی ہوتی جاتی ہی

سُنا ہی آج اگر دربان نے تو کل وہ بھی سُن لینگے
مرے نالون کی اب اُن تک رسائی ہوتی جاتی ہی

انھین سر نذر دینے سر کے بھل سر بار جاتے ہین
سر میدان مقدر آزمائی ہوتی جاتی ہی

یہ چرخ پیر دشمن ہی جو ای سرشار اعلے کا
فقیری سے بھی بدتر بادشائی ہوتی جاتی ہی

بیلا یہ غزل سُنکر ازبس محظوظ ہوئی مادھو نے اور بھی زیادہ پسند کی اور کہا جس ظالم قتالہ پر انکی جان جاتی ہی اُسی کی شان مین انھون نے کہا ہی۔ بیلا نے اک سادگی اور بھولے پن کے ساتھ کہا ای تو کیا یہ جو شاعر لوگ کہا کرتے ہین یہ سب سچ ہی ہوا کرتا ہی۔ سادھو نے کہا نہین سب تو سچ نہین ہوا کرتا ہی مگر ہان یہ جو مین نے کہا یہ تو سب سچ ہی ہی۔) مادھو نے انکی تائید کی اور اس کم عقل بیوقوف کو یہ معلوم ہی نہ تھا۔

حرمت مین لگایا داغ اس نے	لٹوائی بہار باغ اس نے

بیلا تو جانتی ہی تھی کہ اشعار اور غزلین سب میری ہی جانب ہین اسنے باصرار کہا کوئی اپنی غزل اور سُناؤ سادھو بولے ایک غزل اسوقت اور یاد آئی شاید تم کو پسند آجائے۔

ہمان مریض عشق کی ہرگز دوا نہو	کوچہ جو اس مسیح کا دار الشفا ہو

کرتا ہون ضبط آہ کہ فتنہ بپا نہو
ورنہ فلک پہ جائین جو نالے تو کیا نہو

ملتا نہین ہی دل کا مرے رات سے پتا
دزد حنا چرا کے کہین لے گیا نہو

کیا قہر ہی کہ مفت مین بلبل تو قید ہو
گلچین جو پھول توڑے اُسے کچھ سزا نہو

گلشن مین آج چند ہو خواہ سا تمام مین
ممکن نہین کہ کوئی نیا گُل کھلا نہو

نشتر کی طرح چبھتی رہتی ہی کوئی شی
دل مین تصور مژۂ دلربا نہو

کہتا نہین ہی مجھ سے کبھی کچھ اُدھر کا حال
کم بخت دل اُنھین سے کہین مل گیا نہو

ہم نے نہین چھوا ہی قسیم سحری آپ کے
جس سے یہ پردہ اُٹھا ہی شاید ہوا نہو

اُس بلبل اسیر کی حالت پہ روئیے
جو فصل گل مین بند قفس سے رہا نہو

مادھو نے اس غزل کی بھی بڑی تعریف کی اور دشمن عقل کو اسکی خبر ہی نہ تھی کہ معاملہ گڑبڑ ہو گیا ہی اور جو بات نہین ہونی تھی وہ ہو گئی ہی۔ دوست جانی نے پوری پوری آزمائش کر دی۔ کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا جس قدر زیادہ اُس کم بخت کے شیشۂ عصمت پر صدمہ پہونچتا تھا اُسی قدر وہ زیادہ بیلا کو پاک نظر اور پاک دامن سمجھتا تھا۔

ایک روز بیلا نے اپنی خواص نرگس سے کہا نرگس ہمکو سادھو نے مجبور کر دیا مین عورت وہ مرد۔ اُس سے میرا کیا بس چلتا۔ مگر اسمین شک نہین کہ وہ مجھے چشم کم سے دیکھتا ہوگا کہ اسقدر جلد اور اسقدر آسانی سے مین نے اُسکا کہنا مان لیا۔ نرگس تو خود چربانک تھی بولی ای بی بی جو شی انسان کو بخشش کرنی ہو اُسمین دیر نہ کرنی چاہیے۔ فیاضی کے خلاف ہی۔ بیلا نے کہا مگر اسکے ساتھ یہ بھی تو سوچ کہ جو شی انسان کو مفت ملتی ہی اُسکی کوئی بھی قدر نہین ہوتی۔ نرگس نے کہا حضور اور چیزون کی نسبت تو مین نہین کہ سکتی مگر ہان اسمین شک نہین کہ عشق وہ شی ہی کہ یہ جس بات کو لینا چاہتا ہی اسمین کچھ بھی صرف نہین ہوتا۔ کم خرچ و بالا نشین۔ یہ وہ مانگنی ہی جسکا کاٹا پانی تک نہین مانگتا۔ لہر تک نہین آتی۔ دل کے قلعے پر جو عاشق چڑھائی کرتا ہی تو کبھی چٹکیون مین فتح کر لیتا ہی کبھی برسون کبھی ناکام رہتا ہی اسکے لیے کوئی وقت اور کوئی خاص زمانہ نہین ہی۔ اگر آپ ذرا دیر کرتین تو آپ کے میان آجاتے اور پھر کوئی بھی کارروائی نہو سکتی مین بھی تو آخر جوان ہون کیا مین ابھی بالکل ہی سے بری ہون کیا مجھے ان باتون اور عشق کی گھاتون کا تجربہ نہین ہی۔ خیر وہ ہی اور یہ تو فرمائیے کہ آپ ایسا نہ کرتین تو کتنی بیرحمی کی بات تھی۔ سادھو بیچارے کی گریہ وزاری۔ انتہا کی بیقراری بے چینی منت سماجت خوشامد تحائف یہ سب باتین دل پر اثر کرنے والی تھین اور پھر یہ کیا کم بات ہی کہ اُسکی قسم جان جاتی ہی آپ کسی اور بات کا خیال دل مین نہ لائیے عین کیجیے مزے اُڑائیے۔ یہ خوشامد اور جوانی چند روزہ ہیں [illegible]

قابل ہی اور میان عقل سے بے بہرہ - اس سے بڑھکے اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہی - اور بڑی خوشی یہ ہی کہ سادھو مالدار اور گل رخسار اور معزز آدمی ہو آشنا اور عاشق ہو تو ایسا اور دل دے تو ایسے کو یہ عاشق کیا معنی عشق کی پوری الف بے ہی -

ا - ازاد مرد قانع -
ب - بے ریا -
ت - توفیق نیک -
ث - ثور فلک کا مقابلہ کرنے والا -
ج - جری تجار -
ح - حاضر جواب -
خ - خردمند -
د - دریا دل -
ذ - ذی لیاقت -
ر - راستباز -
ز - زردار -
س - سرمست -
ش - شرمسار شجاع -
ص - صابر -
ض - ضبط کرنے والا -
ط - طالب علم -
ظ - ظالم کا دشمن -
ع - عالم -
غ - غم لطیف -
ف - فارس مضمار شجاعت -
ق - قانون دان قانع -
ک - کلمۂ طیب زبان پر لانے والا -
گ - گرد نامور -
ل - لاف وگزاف کے خلاف -
م - مرد جری -
ن - ندیم -
و - وداد کا مصدر -
ہ - ہوشیار ہنرمند -
لا - لاحول ولا قوۃ پڑھنے والا -
ی - یار راستباز -

بیلا نے اس الف بے کی بڑی تعریف کی اور بہت ہنسی - کہا چھوکری تو تو آسمان مین تھگلی لگاتی ہوگی نرگس اب بے شرم اور شوخ تو ہو ہی گئی تھی - بولی سرکار مین بھی ایک گورے لونڈے پر رجھی ہوئی ہون - میری اسپر جان جاتی ہی - بیلا دل مین سوچی کہ ایسا نہو کہین یہ اپنے آشنا سے میرا حال کہدے تو پھر رسوائی ملک ہنسائی ہو - پوچھا اس نے تجھ سے کہان تک پینگ بڑھے ہوے ہین - وہ بے شرم بولی - حضور مین تو کب کی اس سے ملنے والی ہون - آج کوئی نئی بات ہی کیا - بیلا کے دل مین بڑا خوف پیدا ہوا اس سے کہنا پڑا کہ دیکھو نرگس اپنے آشنا سے ہمارا حال نہ کہنا - نہین تو کل راز طشت از بام ہو جائے گا اس نے کہا اجی نہین مجھے کہنے سے کون فائدہ) مگر یہ جواب اس قطع سے دیا کہ بیلا کی پوری پوری تسلی نہوئی

تسلی درکنار ایک روز بیلا نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اُسی مکان کے ایک کمرے مین اُس آشنا کو نرگس نے چھپا دیا۔ مگر کرے تو کیا کرے اگر سرزنش کرے تو اپنے راز کے کھلنے کا خوف ہے۔ قہر درویش برجان درویش اب اسکو یہ کوشش کرنی پڑی کہ اپنے بیان سے چھپا لے اگر وہ اس گورے گورے لونڈے کو مکان مین دیکھتا تو نرگس تو درکنار بی بی ہی پر شک کرتا۔

ایک روز سادھو نے اُس لونڈے کو تڑکے کے وقت سادھو کے مکان سے باہر آتے دیکھ لیا اور پورا یقین کرلیا کہ بیلا نے اس سے بھی آشنائی کرلی رقابت کی آگ جوش زن ہوئی۔ بیلا پر دل وجان سے عاشق تھا اُس لونڈے کو دبتے اور ڈرتے ہوے گھر سے نکلتے دیکھا غضب ہو گیا اور مادھو سے کہا بھائی صاحب۔

عجب دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد	وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

افسوس ہے کہ بیلا کی طبیعت کا اب رنگ بدل گیا اب وہ بیلا ہی نہین ہے اب وہ مجھ سے رنجی ہے میری ہی طرف سے اب ڈھیل ہے۔ تم پیشتر کی طرح بہانہ کرو کہ مین چار روز کے لیے غیر حاضر ہونگا اور اس کمرے مین جہان تمھارے کپڑے رہتے ہین تہ خانے کے پاس والی کوٹھری مین چھپ رہو۔ مگر خفیہ طور پر بہت سمجھ بوجھ کر مادھو کی نظرون مین تمام عالم تیرہ وتار تھا۔ یہ تو خوش تھا کہ بیلا کی سی پاک دامن کوئی نہوگی اور ادھر یہ کھٹکا لگا۔ کہا سادھو تم نے حق دوستی ادا کر دیا اب مین بالکل تمھاری صلاح کے مطابق چلونگا۔ واقعی بہت ہی پوشیدگی کے ساتھ کارروائی کرنی چاہیے سادھو نے کہنے کو تو کہدیا مگر کہکے بہت پچھتایا کہ ہاے یہ کیا ستم مین نے بیلا بیچاری پر ڈھایا۔ اُسی دن موقع پاکر اپنی معشوقہ سے ملا۔ دیکھتے ہی اسنے کہا کہ جانی پیارے ہمین سخت رنج ہے کہ نرگس کمبخت نے ایک سے آشنائی کرلی اور اُسکو تمام شب اپنے مکان مین رکھتی ہے اور مین کچھ کر نہین سکتی کیونکہ میری چوٹی تک دبی ہوئی ہے۔ سادھو کو اور بھی رنج ہوا اور کچھ دیر بعد اُسکو بیلا کے قول کا پورا یقین آگیا۔ کہا جانی مین صدقے ہوجاؤن نرگس کا سزا دینا اور نکال دینا کتنی بڑی بات ہے مگر ایک قصور مجھ سے سرزد ہوا ہے پھر وہ واقعہ بیان کیا تو مارے غصے کے بیلا کانپنے لگی بہت برا بھلا کہا سخت ناراض ہوئی۔ کہا کل جب مادھو چھپنے کے بہانہ کرے کہ مین جاتا ہون تو تم فوراً ہی آجانا۔ اسکے بعد سادھو کو رخصت کر کے نرگس کو بلایا اور کل باتین سمجھا دین۔

دوسرے روز مادھو چھپ رہے اور کہہ گئے کہ تین دن کے بعد آؤنگا۔ جہان مادھو چھپے تھے وہان بیلا گئین اور آدھ سے زیادہ دیکھ کر کہا نرگس آج یاد ادھر یا ادھر۔ ہمارے بیان کی ہے تو تو نی تو دیکھو کہ ایسے پاجی شہدے سے پیار انہ کیا اور مجھ جوان عورت کے پاس چھوڑ جاتے ہین آج اگر اُسنے کوئی بات میری عصمت کے خلاف کہی تو بہر

میان کی یہ کٹار ہو اور مین ہون - آج کٹار بھوک لونگی وہ شہدا بدکردار یہ سمجھکر آدبکا کہ مادھو تو اب دو تین کے لیے گھر سے چلے گئے اب میدان خالی ہی چل کے بیلا کو سمجھا رو - جوان عورت ہی کہنے سُننے سے پھسل جائیگی اور مین آج اپنا خون کرونگی اور اُسکی جان لونگی - قدم اُسنے رکھا اور مین نے کٹار بھوکی - نرگس تو سکھلائی پڑھائی تھی ہی - کہا بی بی - اگر اسکو مار ڈالوگی تو موے کو دفناؤگی کہان - بیلا نے کہا میری جوتی دفنائیگی دفنائیگے وہ جہنمی جیسے بدمعاش کو بہو بیٹیون مین رہنے سہنے کی اجازت دی - اب جا کے اُس نابکار کو بلاؤ - کہین قریب ہی تاک مین کھڑا ہوگا کہ چل کے جوان عورت کو راہ پر لاؤن اپنی جوتی پر موے کو قربان کیا تھا - میرے پیارے شوہر کے سوا اور کوئی مجھے چھو لے کیا مجال - نرگس ذرا برائے خدا جا کے اس محسن کش دشمن دوست نما کو بلا لاؤ - وہ بولی سرکار مین ابھی ابھی جاتی ہون مگر یہ کٹار مجھے دے دیجیے - بیلا نے کہا مین تو آج بدلہ ضرور ہی لونگی - میرے ساتھ اور یہ گفتگو گویا بازاری عورت ہوئی - میرا اسمین کوئی قصور نہین - قصور سارا میرے میان کا ہی -

نرگس کمرے کے باہر گئی - اور بیلا نے خود بخود کہنا شروع کیا آج ان خرمستیون کا نتیجہ نکلے گا - اس بیجا جوش کا خمیازہ اُٹھانا پڑے گا - میرا خدا جانتا ہی کہ مین جب میان کے پاس گئی تو کوری تھی اور اب تک بجز اپنے پیارے شوہر کے کسی نامحرم کو چھوا تک ہو تو اللہ سمجھے - ہان میرے بدبخت روسیاہ میرے میان کا دوست بنکے اُسکی بی بی کو بے آبرو کرنا چاہتا ہی - یہ کہکر خنجر بکف کسی بڑے ڈاکو یا سرغیل کی طرح کمرے مین جوش کے ساتھ پھرنے لگی -

میان مادھو یہ سب واقعات بچشم خود آڑ مین سے دیکھ رہے تھے - یہ حال دیکھکر سوچا کہ بیلا کو سمجھائین اور کل امور واقعی سے مطلع کرین کہ مبادا غیظ اور غضب مین آکر سادھو کو مار ہی ڈالے باہر آنے ہی کو تھے کہ دیکھا نرگس کے ساتھ سادھو آرہے ہین - سادھو نے ادھر کمرے مین قدم رکھا اور اُدھر بیلا نے کٹار چھوڑ کر میان کی تلوار لی اور کہا بس بے ایمان اگر آگے قدم رکھا تو گردن اُڑا دونگی - ای نابکار بے شرم تجکو شرم نہین آتی کہ ہمارے میان کا اتنا بڑا دوست اور اُسکی بی بی کی آبرو کا خواہان ہی -

سادھو سمجھ گیا - گڑگڑا کر کہا پیاری مین کیا کرون عشق نے مجھے چوندھیا دیا - تم پر میری جان جاتی ہی تمھارے قدمون پر ٹوپی تک رکھی مگر تم نہین مانین - او ظالم ظلم کی ڈھانے والی -

مقابل ہُسن لیا ہی جب سے تیرے روے روشن کا	صنم خانہ مین خود ہی دل ہی کعبہ مین برہمن کا

دو ایک دن جو مین نے ذرا ہنسا [illegible] چشم نمائی نہ کی تو مجھے اور بھی جرات ہوئی - ڈھنگ کر لی ہد کو گواہ کرکے کہتی ہون کہ مین جو ذرا ابھی سمجھی ہون اگر سمجھتی تو سر اُڑا دیتی یہ کہکر

تلوار تول کر اس پھرتی کے ساتھ سادھو پر جھپٹی کہ سادھو کو خود یقین ہو گیا کہ مذاق نہین ہے واقعی اسکے سر پر خون سوار ہے فوراً تلوار چھین لی اور اس چھینا جھپٹی مین زلف عنبر مو پریشان ہو گئی ور نازک بدن نازک اندام عورت تو تھی ہی ہانپنے لگی سادھو کمرے کے باہر آیا اور اشارے سے نرگس کو بلایا اور نرگس نے اشارے سے بیلا کو بلایا اور دو پور جھپی مین جا کے بیلا اور سادھو نے خوب لپٹ لپٹ کے پیار کیا اور اسنے اسکے اور اسنے اسکے خوب ہی بوسے لیے اور کہا وہ ملعون نے ہوے سب باتین سن رہے اور کارروائیان دیکھ رہے ہونگے اور دل ہی دل مین خوش ہونگے کہ آج کسوٹی پر بی بی کی پارسائی کامل عیار اتری اب کوئی شک نہ رہا۔ سادھو نے اپنی معشوقہ کی تعریف کی کہ کس قابلیت کے ساتھ کارروائی کی ہے کہ واہ وا واہ۔ ادھر سادھو رخصت ہوا ادھر بیلا اور نرگس نے مادھو کو موقع دیا کہ کمرے سے نکل باہر جائے۔ یہ سیدھے سادھو کے پاس دوڑ گئے اور کہا یار آج بڑی تسلی ہوئی تمہارا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ سادھو نے اسکا کچھ بھی جواب نہ دیا بلکہ سوچنے لگا کہ یہ شخص کسقدر سیدھا ہے اور مین نے اسکے ساتھ کیا پاجی پنا کیا مادھو سمجھے کہ بیلا کے ہانپنے اور پریشان ہونے اور چھینا جھپٹی کے رنج کے سبب سے نہین بولتا۔ کہا انکی پریشانی کا ذرا بھی خیال نہ کرو۔ آج تو خوشی کا دن ہے اب آج سے مین بیلا کی پاکدامنی کی تعریف کے پل باندھ دونگا کہ بہو بیٹیون کو ایسا پاکباز ہونا چاہیے۔ سادھو نے کہا ہم بھی شریک ہین واقعی تمہاری بی بی بہو بیٹیون کی سرتاج ہے۔ ناظرین خود دیکھتے ہین کہ وہ کیسی پارسا اور پاکدامن تھی۔ خدا ایسی عورت سے بچائے۔ بیلا اُس دن سے مادھو کے سامنے اپنے عاشق جانباز سادھو سے ذرا جھجھک کر ملتی تھی مگر میان کی عدم موجودگی مین لپٹ لپٹ کر چوم لیتی تھی چندماہ تک مادھو کے دل پر بی بی کی عصمت کا نقش جما رہا۔ مگر رفتہ رفتہ کل حالات کھل گئے اور بڑا صدمہ جانکاہ ہوا۔

فصل۔ ۸

اس نادل اور مختصر و موزون ناقابل و دل قصے سے سامعین والا تمکین بہت مسرور ہوے شہزادی بھی بولی اجی کہ کتنا اچھا اور دلچسپ قصہ دلکش ہے کہ اتنے مین میان بدھو نفر ہانپتے ہوے دوڑے آئے اور کہا خدا کے لیے آپ لوگ جلد تشریف لے چلیے وہان خون خرابا ہو رہا ہے میرے آقا نے نامدار جان دیے دیتے ہین ایک بہت بڑے جن سے لڑپڑے ایک ہی ہاتھ مین دو ٹکڑے کر دیے۔ وہ مارا۔ پادری صاحب نے کہا بھئی ہماری سمجھ مین کچھ نہ آیا کہ تم نے یہ کیا ہانک لگائی۔ ہوش کی دوا کرو عقل کے ناخن لو۔ جن ابھی سیکڑون کوس دور ہے۔ اتنے مین شور و غل کی آواز آئی اور بدھو نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ جن کے ساتھیون کو بھی تہ تیغ کیا۔ خون کے دریا رواں ہین بھیّا رے کہا رے! کہین اِس سڑی سودائی نے شراب کے چرمی بورے تو نہین کاٹ ڈالے جا کے دیکھا تو خدائی فوجدار صاحب نے بستر بدل بدل کر ان چرمی بورون کو جنہین شراب بھری ہوئی تھی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور شراب بہنے لگی۔ اب دل لگی دیکھیے کہ آپ نے خواب مین کہین دیکھ پایا کہ جن مقابلے کو آیا ہے سوتے ہی سوتے لڑنے لگے

انکھ بند ہی مگر بستر سے بدل رہے ہین شراب کی خرابی ۔ بورے کٹے ہوے ۔ یہ خرابی دیکھکر بھٹیارے کو انتہا سے زیادہ غصّہ آیا اور فرط غضب سے خدائی فوجدار کی ایسی مرمت کی اسقدر مارا اسقدر پیٹا کہ بڑی درگت بنائی اور اس سے بڑھکر لطف یہ ہوا کہ اتنا پٹ پٹا کے بھی آنکھین آپ کی ابھی بند ہین ۔ میان خلیفہ نے تازے پانی کا ڈول کنوین سے بھرکر انپر ڈالا تب کہین خدا خدا کرکے آپ بیدار ہوے ۔ مگر ابھی تک انکو یہ خبر نہ تھی کہ یہان کیا معاملہ ہوا ۔ شہزادی کو یہ تو معلوم ہو گیا کہ خدائی فوجدار صاحب بہادر میرے دشمن یعنی اہرمن دیو سے مقابلہ کر بیٹھے مگر جب سُنا کہ خیر سے برہنہ ہین تو اندر جانے کی جرات نہوئی ۔

اب بدھو کی سُنیے کہ آپ بیٹھ کے اور لیٹ کے اور جوپائے بنکر ادھر ادھر ڈھونڈھتے پھرتے تھے کہ جن کا سر کہان ہے جب نہ ملا تو جھلا کے کہا معلوم ہوتا ہے وہ مکان جادو سے بھرا ہوا ہے مین نے اپنی انکھون سے دیکھا کہ سر تن سے جدا ہوا اور خون کے فوارے بہنے لگے ۔ بھٹیارے نے کہا او سور کے بچے گیدی خر نابکار اندھے ۔ ارے بدبخت سر کسکا اور خون کیسا ۔ اس سودائی نے میرے اور تلوار سے چمڑے کے بورے توڑ پھوڑ کے چھید چھید کے شراب بہا دی اور تو کہتا ہے کہ جن کا سر کاٹ ڈالا ۔ دونون کمبخت سڑی سودائی ۔

بدھو نفر نے کہا مین یہ جھگڑا نہین جانتا اگر سر نہ ملے گا تو میری نوابی خاک مین مل جائیگی ۔ الغرض خدائی فوجدار نے تو نیند مین مجنونانہ کارروائی کی اور انکے رفیق جیتے جاگتے سڑی سودائی بن گئے اسکا ودلی افسوس تھا کہ جن کا سر کٹ کے گر گیا اور مجھے نہین ملتا اب جزیرے کی نوابی اور حبشستان کی شاہی گئی گذری بھٹیارے نے کہا ابکی چچا ہی بنا کے چھوڑونگا ابکی تو بے کرایہ دیے ہوے جاؤ ۔ اس شراب اور چمڑے کے بورون کے دام نہ رکھوا لون تو سہی چلے تو جاؤ بھلا ۔

پادری صاحب نے فوجدار کے ہاتھون مین ہاتھ دے کر اُٹھایا تو وہ سمجھے کہ شہزادی شکریہ ادا کرنے آئی ہے کہ جن کے قتل کے بعد اب میری سلطنت مجھے آپ کے ذریعہ سے مل گئی ۔ لہذا آپ نے دستِ طبعہ اپنے پیشے کے قاعدے کے موافق یون ہانک لگائی از اے خاتون عالی جناب شہزادی والا درجات ۔ مین نے بتفضل خدائے عزّ و جلّ آج یہ کار نمایان کیا کہ جن کو جسکا نام اہرمن دیو ہے مار ڈالا ۔ بڑی سخت جنگ ہوئی دونون جانب سے میدان کارزار اور ہنگامہ ستیز گرم تھا تلوار کی شپاشپ اور تیغون کی دائین دائین اور دودیون کی چمک اور شمشیرون کی شعاع نورانی عجیب لطف دکھاتی تھی ۔ قیامت کی گھڑی یا د آتی تھی ۔ بارے خدا خدا کرکے ہم نے سُرخ روئی حاصل کی اور اُس عفریت قوی ہیکل اہرمن دیو کا سر کاٹ کے پھینک دیا ۔ بدھو بولے دیکھا مین کیا کہتا تھا ۔ مین کچھ نشہ مین تھوڑا ہی تھا مین نے تو خود دیکھا کہ میرے آقا نے اہرمن دیو کو نیچا دکھایا ۔ الغرض آقا اور ملازم دونون کی حماقت پر سب کو بے اختیار ہنسی آئی صرف بھٹیارا تو خفا و رملول تھا

آخرکار خلیفہ اور پادری صاحب اور اس وحشی نے بہزار خرابی فوجدار صاحب کو لٹایا اور مارے تھکاوٹ اور
پژمردگی کے انکی آنکھ لگ گئی۔ ادھر ان لوگوں نے بدھو کی تسلی کی مگر بھٹیارا بڑے رنج مین کہ اس سڑی سودائی نے
اسقدر نقصان کیا۔ بھٹیاری نے بھی پانی پی پی کے کوسنا شروع کیا۔ اس موے کی میت نکلے۔ موئے نہ جانے کہان
کہان سے مرتا ہوا یہان آیا۔ بھٹیاری کی خادمہ نے بھی اس کوسنے مین ان سب کا ساتھ دیا مگر اُسکی چھوکری کبھی
کبھی مُسکرا کے رہ جاتی تھی۔
پادری تسلی کرتے گئے کہ جہان تک ہم لوگون کے امکان مین ہے تمھارے اس نقصان کا معاوضہ کر دیا جائیگا
شہزادی نے بدھو نفر سے کہا کہ تم گھبراؤ نہین تخت پر بیٹھتے ہی مین کہین کا راجہ تمکو بنا دونگی۔ اور انھون نے کئی بار
یقین دلایا کہ بچشم خود دیکھا تھا کہ جن کا سر انھون نے کاٹ کے پھینک دیا۔ شہزادی نے کہا ہمین پورا پورا یقین ہے
تم اب زیادہ فکر نہ کرو جو دلی خواہش ہے وہ بر آئے گی۔
جب امن و امان قائم ہوئی تو پادری نے اور لوگون کی خواہش کے مطابق اُس ناول کا باقی حصہ پڑھ کے سُنایا۔
جب تک مادھو پر اپنی بی بی کی عصمت کا نقش جما رہا تب تک وہ اپنے آپ کو بڑا خوش نصیب آدمی سمجھتا تھا
اور بیلا کہ بہت ہی چربانک تھی میان پر اپنی پارسائی ظاہر کرنے کی غرض سے اب سادھو سے اُس شفقت سے
ساتھ نہین پیش آتی تھی مگر موقع وقت پاکر اپنے عاشق کا کلیجہ ٹھنڈا کر دیتی تھی سچ ہے ع۔ زنان را کید ہا بس
عظیم ست + اور میان کے سامنے گویا اسکی صورت سے بیزار تھی سادھو نے ایک روز مادھو سے کہا بھائی صاحب
اب ہم آپ کے ہان نہ آئینگے آپ کی حماقت کے سبب سے آپ کی بی بی جو اب تک ہمکو مثل اپنے دیور کے
سمجھتی تھین اب ہماری صورت سے اُنکو نفرت ہے۔ مگر اس عقل کے دشمن نے نہ مانا اور ہزار ہا ترکیبون سے اپنی ہی
بے آبروئی اور ذلت کا خواہان ہوا۔ ایک دن مادھو کو شک ہوا کہ کوئی آدمی اسکے مکان کے اندر آیا اور
کمرے مین گھس گیا مارے غصے کے آگ ہوگیا اور کمرے مین جانے لگا تو دیکھا کہ ایک مرد دریچی کی راہ سے کود کے
بھاگ گیا یہ تعاقب کرنے ہی کو تھا کہ نرگس نے روک لیا اور کہا وہ حضور کی لونڈی کا میان ہے۔ مادھو کو یقین
نہ آیا۔ کہا صاف صاف بتا ورنہ مار ہی ڈالونگا۔ نرگس اُسوقت گھبرائی ہوئی تو تھی ہی اُسکے مُنھ سے نکل گیا کہ
(حضور مین وہ وہ باتین بیان کرونگی کہ آپ کی آنکھین کھل جائینگی) مادھو نے کہا فوراً کہو ورنہ تمھاری لاش
پھڑکتی ہوگی ٭ نرگس بولی حضور کل تک کی مہلت دیجیے تو راز سربستہ افشا کرون اسوقت صرف اسقدر کہنا ہے
کہ جو مرد ابھی بھاگا اُس سے اور مجھ سے شادی کا پیغام ہے۔ مادھو کے وہم و گمان مین بھی نہ تھا کہ بیلا کے خلاف
کوئی بات سُننے گا کہا اچھا کل تک کی مہلت ہے۔
نرگس کو کمرے مین بند کرکے کہ بھاگ نہ جائے مادھو اپنی بی بی کے پاس گئے اور کچا چٹھا اُس سے

بیان کیا سُنتے ہی کانپ اُٹھی اور سمجھ گئی کہ نرگس کا ہمارے میاں سے سادھو کی آشنائی اور بے آبروئی اور رسوائی کا حال من وعن بیان کردے گی اور غضب یہ ہی ہوجائیگا بیشبہا جواہرات وزیور اور اشرفیاں وزیور سب کا دروغان سے چھپت ہوئی کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو جھٹ سادھو کے ہان پہنچی اور کل حال بیان کر کے کہا جانی پیارے اب سوائے اسکے اور کوئی تدبیر نہیں ہی کہ ہم تم بھاگ چلیں سادھو کے ہوش اُڑ گئے کہ یہ کیا خبر سُنائی ع – مین بدن مین + راتوں رات بیلا کو اپنی بہن کے گھر پہونچایا جو کوئی چار کوس کے فاصلے پر ایک گانون مین؛ اور خود بھی شہر کو چھوڑ دیا اور کسی کو اطلاع نہ دی –

صبح ہوتے ہی مادھو نرگس کے پاس گئے مگر وہان سناٹا تھا معلوم ہوا کہ اُسی دریچی کی راہ سے نرگس بھی رات کو بھاگ گئی – یہان سے پُر از غیظ ادھر آیا کہ بیلا سے یہ حال کہے مگر بیلا کجا – ادھر ڈھونڈھا اُدھر ڈھونڈھا صدائے برنخاست چیختے چیختے تھک گیا – اب اسکا دیوانون کا سا حال ہونے لگا – نوکرون سے پوچھا انھون نے کانون پر ہاتھ دھرے کہ حاشا وکلا ہم نہین جانتے – کسی کام کو ایک کمرے مین جو گیا تو ع – کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہی + جواہرات اور زیور سب غائب اور – ! فوراً کمال غضب کے ساتھ سادھو اپنے دلی دوست کے مکان پر آیا کہ اپنی انتہا سے زیادہ مصیبت کا حال اس سے بیان کرے اور صلاح معقول لے وہان نوکرون کی زبانی سُنا کہ وہ تو روپیہ پیسہ اسباب سب لیکر کہین چلے گئے – یہ سُننا تھا کہ مادھو بالکل سڑی ہو گیا – گھر واپس آیا تو آدمی نہ آدمزاد – سناٹا تھا – ایک دم مین بی بی ندارد – دوست غائب – لونڈی نوکر جا کر کوئی نہین ہان اسباب جواہرات زیور سب رفوچکر – جل جلالہ – یہ یہان سے ایک دوست کے گانون گئے – جہان اول مرتبہ انھون نے اپنی حماقت کی آزمائش کا ذکر کیا تھا – ایک ایک قدم پر روتا آتا تھا تھوڑے ہی دور گئے تھے کہ انواع اقسام کے خیالات پریشان نے انکو مجبور کیا کہ گھوڑے سے اُترے اور اُسے ایک درخت سے باندھکر سائے مین پڑ رہے مگر مُردے سے بدتر – جب آنکھ کھلی تو ایک سوار شہر کی طرف سے آتے دیکھا پوچھا بھئی شہر کی کیا خبر ہی اُسنے کہا بڑی حیرت آمیز خبر ہی شہر بھر مین چرچا ہی کہ سادھو جو مادھو کے بڑے دلی دوست تھے اُنکی بی بی بیلا کو مع زر وزیور بھگا لے گئے اور مادھو اُسکی تلاش مین نکلے ہین یہ مادھو کی خواص نے مشہور کیا ہی – کل واقعات تو مین جانتا نہین مگر شہر بھر کو حیرت یہ ہی کہ اسقدر یارانہ اور یہ حرکت !!! مادھو اور سادھو تو یک جان دو قالب تھے مادھو نے غصے کو ضبط کر کے پوچھا بھلا یہ معلوم ہی کہ بیلا اور سادھو کس راستے سے گئے – اسنے کہا جی نہین یہ نہین معلوم مگر گورنمنٹ اُسکی بڑی تحقیقات کر رہی ہین – دونون ایک دوسرے سے خدا حافظ کہکر رخصت ہوئے اب مادھو کا حال ناگفتہ بہ – اپنی قضا کا خود نوحہ خوان تھا – خدا خدا کر کے دوست کے مکان پر پہونچا مگر نیم جان – ناتوان – جاتے ہی قلم دوات اور کاغذ مانگا اور دوست سے کہا مجھے ایک کمرا دو جہان کوئی نہو

مین ابھی ابھی آتا ہون۔ تنہائی مین کچھ تھوڑا سا حال لکھا تھا کہ وفور قلق اور فرط غم سے دم نکل گیا اور اپنی حماقت کے
نتیجے مین اس رنج کے ساتھ دم توڑا۔

جب ذرا دیر ہوئی تو اُنکے دوست نے خود جاکے دیکھا تو ایک نعش بے کفن۔ ارے!!! اور لوگون کو لا یا مردہ
پایا۔ ہاتھ مین کاغذ تھا۔ پڑھا اسمین صرف اسقدر لکھا تھا۔ (مین اپنی انتہائی حماقت اور بیوقوفی کے سبب
جان دیتا ہون اگر میرے مرنے کی خبر بیلا کے کانون تک پہونچے تو کہدینا کہ مین اُنکا قصور معاف کرتا ہون وہ انسان ہے
فرشتہ نہین ہے۔ مین نے اپنے پانؤن مین اپنے آپ کلھاڑی ماری آزماست کہ برماست۔ کوئی وجہ۔ الخ) بس صرف
اسقدر لکھا ہوا تھا اس سے صاف ظاہر ہے کہ کچھ اور بھی لکھنے کو تھا کہ جان نکل گئی۔ انکے دوست نے انکے اعزہ کو
اطلاع دی اور بیلا جوگن ہو گئی۔ چندروز کے بعد بیلا نے سُنا کہ سادھو بھی ایک جنگل مین قتل کیا گیا۔ بیلا نے جوگن
ہی بنکے زندگی بسر کی اور سادھو کی ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ ارباب خرد پر مخفی نہین ہے۔ تمام شد۔

پادری صاحب نے کہا ہمکو تو یہ ناول بہت ہی پسند ہے مگر یقین نہین آتا کہ سچا قصہ ہو اگر ناول محض ہے تو نیچر کے
خلاف ہے ایسا سودائی کون شوہر ہوگا جو اپنے دوست کو اسقدر موقع دے جسقدر برباد ہونے دیے۔ لاحول ولا قوۃ
!!! ہان اگر عاشق اور معشوق کا ذکر ہوتا تو یقین بھی آتا مگر میان بی بی کی نسبت کیونکر یقین آسکتا ہے۔ محال بالکل
محال۔ مگر ہان طرز بیان خوب اور مرغوب۔

فصل - ۹

اتنے مین بھٹیارے کی آواز آئی (خدا کرے یہ قافلہ آج میرا ہی مہمان ہو تو ملا رگاؤن نعلین بجاؤن)۔ پادری
صاحب ناول کو ختم ہی کر چکے تھے کہ یہ آواز آئی پوچھا کون لوگ ہین کہا (چار سوار مسلح اور درمیان مین
ایک مالدار عورت اسپ نشین بہا پر اور سیاہ برقعہ پوش اور دو سپاہی پیادہ پا) پادری صاحب نے پوچھا کیا قریب
ہین؟ اُسنے کہا دروازے پر آگئے۔ شہزادی نے بھی برقع پہن لیا اور روشنی تربیت یافتہ خدائی فوجدار کے کمرے مین
ہو رہے۔ اتنے مین وہ قافلہ سرا کے اندر داخل ہوا۔ دیکھا کہ سوار بھی منھ چھپائے ہوے ہین پہلے سوار اُترے اور انھون نے
اُس خاتون عفت مآب کو پشت فرس سے اُتارا اور اُنکو ایک کرسی پر اسی کمرے کے دروازے پر بٹھایا جسمین روشنی نے پناہ
لی تھی اُس زن مالدار نے ایک آہ سرد بھری اور کرسی پر اسطرح متمکن ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا بیمار ہے سپاہی گھوڑون کو اصطبل لیچلے
پادری صاحب نے جو انکو اس حلیے مین دیکھا اور اتنی دیر تک کوئی لفظ انکی زبان سے نہین سُنا تو حیرت مین آکر نوکرون کے پاس
گئے اور پوچھا کیون بھئی یہ کون رئیس ہین۔ انھون نے کہا یہ تو ہم بھی نہین جانتے مگر صرف اسقدر جانتے ہین کہ جن صاحب نے
اِن میرزادی کو گھوڑے پر سے اُتارا وہ ان سب کے سردار معلوم ہوتے ہین۔ پوچھا یہ امیرزادی کون ہین۔ کہا یہ بھی
ہمکو نہین معلوم۔ ابتک کبھی صورت بھی نہین دیکھی مگر ہان آہ سرد بھرتے اکثر سُنا ہے۔ ہمراہ راہ جاتے تھے کہا فلان

مقام تک ہمارے ساتھ چلو ہم تمکو خوش کر دینگے۔ پوچھا انکے نام معلوم ہین آپس مین ایک دوسرے کو کیا کہکے پکارتے ہین۔ جواب دیا۔ بات تو کرتے ہی نہین چپ پیر کا روزہ رکھا ہے صرف ٹھنڈھی سانسون کی آواز آتی ہے اور کلیجا پھٹتا ہے عجب نہین کوئی جوگن ہون۔ اس تقریر کے بعد باورچی بات نے آتے معلوم ہوا کہ شہزادی اس خاتون کو مصیبت کی حالت مین دیکھکر اُسکے قریب گئی اور کہا بہن اگر ہم عورتون سے کوئی مدد ہوسکتی ہے یا ہم کسی کام آسکتے ہین تو حاضر ہین۔ مگر جواب نہ ملا۔ وہ ساکت ہی رہین۔ کہ اتنے مین وہ رئیس جسنے گھوڑے سے اتارا تھا قریب آیا اور کہا آپ بی بی صاحب انسے کچھ نہ کہین یہ نہ بولینگی ہان اگر جھوٹ بات سُننے کا آپ کو شوق ہو تو خیر اتنے مین اُسنے بھی زبان کھولی اور کہا اتبک مین نے لب تک نہین ہلایا تھا مگر اب نہین رہا جاتا۔ یہ میری سچائی اور راستبازی ہی نے میرے ساتھ کانٹے بوئے کہ اس درجے کو پہونچی اور اس سچائی کی بدولت تم نے میرے ساتھ نرد دغا کھیلی۔

وحشی تربیت یافتہ جو کمرے کے اندر اس زن امیر کی کرسی کے قریب ہی بیٹھے تھے انھون نے جو یہ آواز سنی تو بآواز بلند کہا ارے! یہ کسکی آواز ہے۔ یہ کسکی آواز گوش گزار ہوئی) اس زن امیر نے سُنکر سخت حیرت کے ساتھ گردن پھیر کر دیکھا اور جس رخ سے آواز آئی تھی اُدھر چلی مگر اس امیر مسلح نے زور سے روکا اور اس چھینا جھپٹی مین دونون کا برقع گر گیا۔ اس امیرزادی کو جو لوگون نے بے نقاب دیکھا تو سمجھے چاند زمین پر اتر آیا۔ نور عالم افروز شہزادی نے جو اس امیرزادی کو مدد دی تو کیا دیکھتی ہے کہ جس شخص نے اسکو جانے سے روکا تھا وہ شہزادی کا میان ہے دیکھتے ہی ٹھنڈھی سانس بھر کر گری اور گرتے ہی غش آگیا۔ خلیفہ دوڑے۔ باورچی دوڑ پڑے اور برقع ہٹا کر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے چہرے پر دیے۔ برقع کا ہٹنا تھا کہ شہزادی کے میان نے۔ جو اُس امیرزادی کو روکے ہوے تھا اپنی بی بی کو پہچانا اور مثل پیکر تصویر خاموش کھڑا ہوا۔ اب سُنیے کہ اس وحشی نے جو یہ آوازین سُنین تو باہر نکل آیا اور آتے ہی دیکھا کہ شہزادی تو غش مین پڑی ہے اور اُسکی معشوقہ کو شہزادی کا میان روکے کھڑا ہے تینون ایک دوسرے کو دیکھکر دنگ ہوگئے سب کے پہلے اس وحشی تربیت یافتہ کی معشوقہ زرین کمر نے شہزادی کے میان کی جانب مخاطب ہوکر کہا (خدا کیا مسبب الاسباب ہے اگر تیری خوشامد و منت وسماجت سے میری نیت ڈانواں ڈول ہوگئی ہوتی تو آج مین اپنے عزیز اور اپنے پیارے کو کیا صورت دکھاتی شکر ہے کہ میرے پیارے میان کو میری نیکی اور عفت کا پورا پورا ثبوت مل گیا) ۔

اتنے مین شہزادی کو ہوش آیا اور اسنے وحشی کی بی بی کی پوری تقریر سُنکر کہا۔ اے میرے بیوفا میان طوطے چشم میان اگر اس آفتاب آسمان حسن و خوبی اور مہر سپہر صباحت و محبوبی نے شعلۂ زر نگار رخسار کا پانی نے تم کو چوندھیانہ دیا ہوتا تو تم کو پہلے ہی معلوم ہوجاتا کہ مین بختون جلی جو تمھارے قدمون کے سامنے پڑی ہون

تمہاری بی بی ہون مین وہ بلیس غریب لڑکی ہون جسکو تم نے خاک سے عالم پاک پر جگہہ دی تھی اور اپنی چاہیتی بی بی بنایا تھا۔ خوب یاد رکھنا کہ میری جان چلی جائے جاتی رہے مگر آبرو نہ جانے پائیگی افسوس کہ تمنے میرے ساتھ دغا کی اور میری ذرا قدر نکی تم اس حسین عورت کو اپنی بی بی نہین بنا سکتے کیونکہ تمہاری تو مین بی بی ہون اور وہ تمکو میان نہین کہہ سکتین کیونکہ وہ تو اس نوجوان کی بی بی ہین۔ یہ کون عقلمندی ہے کہ جو تم پر جان دے اور تمہاری مثل خدا کے معاذ اللہ پرستش کرے اسکو تم پیار نہ کرو اور جسکو تمہاری صورت سے نفرت ہو اُسکی جوتیان تک اُٹھاؤ مجھ سی بہو بیٹی کو جھانسے دے کر بے آبرو کرنا آدمیون اور بھلے مانسون کا کام نہین ہے۔ اور نہین تو ظالم مجھے اپنی لونڈی ہی بنا کے رکھنا۔ تیری ہو کے اب مین کسکی ہوکے رہون۔ مین ہر جائی نہین ہون مجھے لوگون کی نظر مین ذلیل و خوار نہ کرو نہ میرے والدین زہر ہی کھا لینگے۔ اگر اسوجہ سے مجھے چھوڑ دیا کہ میرے والدین امیرزادے گرامی نہین ہین تو یہ پہلے ہی سوچنا چاہیے تھا جسکا ہاتھ پکڑا اُسکو نباہنا چاہیے۔ عورت کا سب سے بڑا جوہر پاکدامنی ہے خدا کو گواہ کر کے تو نے مجھے اپنی بی بی بنایا ہے۔ ورنہ خوب یاد رکھنا کہ تو خوش نہ رہ سکے گا اور تیرا دل ایسی سرزنش کرے گا کہ کوئی وقت تجکو اچھا نہ معلوم ہوگا۔

زبان پر یہ تقریر اور آنکھوں مین اشک خونین ترجمان دل۔ اسکے ساتھیون تک کا دل بھر آیا اور اسنے جسکی طرف مخاطب ہوکر یہ تقریر کی تھی اُسکے دل پر اسقدر اثر ہوا کہ وحشی تربیت یافتہ کی بی بی کو چھوڑ کر اپنی بی بی کی جانب مخاطب ہوا اور کہا تم نے میرے دل پر فتح پائی۔ اور پوری پوری فتح پائی۔

وحشی تربیت یافتہ کی بی بی نے رہائی پائی تو وہان سے قدم اُٹھانے ہی کو تھی مگر کمزوری کے سبب سے قدم اُٹھانا دوبھر ہوگیا۔ اتنے مین وحشی نے کہا پیاری بی بی خدا نے بعد مدت اب پھر یہ دن دکھایا تم میری بغل مین آئین اور مجھے تم نے پورا یقین دلایا کہ تمکو جسقدر نیک مین سمجھتا تھا اُسی قدر پایا۔ اسکی بی بی نے پہلے تو آواز پہچانی اور بعد از غور سے دیکھا اور ایک دفعہ ہی لپٹ کر کہا خدا کا شکر ہے پیارے کہ تمہاری لونڈی اب پھر تمہاری آغوش مین ہے جسکو اُسکی آنکھیں مدت سے ڈھونڈھتی تھین اور جسکے دیکھنے کو ترستی تھین اب پھر حق بحقدار رسید۔

شہزادی اور اُنکے میان وحشی اور اُنکی بی بی اور کل حاضرین و ناظرین کو نہایت زیادہ حیرت تھی کہ یہ واقعات چشم دید ہین یا کوئی قصہ یا ناول پڑھ رہے ہین۔ چار بچھڑے ہوؤن کو خدا نے بہم ملایا۔

وحشی اور وحشی کی بی بی کے عاشق مین تلوار کھنچنے ہی کو تھی اور دونون آمادہ تھے کہ ایک دوسرے کا خون کرین اور جان لین مگر انکی بیبیون نے اپنے اپنے میان کو گلے لگا کر اور بوسے لیکر باز رکھا اور ادھر خلیفہ اور پادری اور سوار دن اور بدھو نفر نے دونون کو سمجھایا کہ اب اپنی بی بی پا گئے اب کاہے کا جھگڑا ہے

پادری صاحب کی تقریر فصاحت تخمیر نے ان دونون کے دل پر جادو کا اثر کیا انھون نے کہا اے غافلو اتنا نہین

سوچیے کہ کل کارروائی منجانب اللہ ہوئی ہے ورنہ تم کہاں تمہاری بی بی کہاں یہ مقام کہاں ہم سب کہاں خدا کا شکر ادا کرو اور بقیۂ عمر مستعار کو میاں بی بی خوش خوش بسر کرو کہ دنیا گذشتنی وگذاشتنی ہے۔ شہزادی کے میاں کا بھی دل اپنی حماقت اور جہالت کی حرکت سے بھر گیا۔ اور اسنے کہا اے میری پیاری بی بی میری خطا معاف کرو۔

ہوا جو کچھ وہ ہوا بس گذشتہ را صلوٰۃ | کہاں تلک کوئی رویا کیے گلہ دل کا

اب از برائے خدا اٹھو اور لپٹ جاؤ۔ پیاری جانی کا اپنے میاں کے قدموں پر گرنا اچھا نہیں معلوم ہوتا میں اپنی خطا کا خود معترف ہوں خدا کے لیے تم زبان طعن نہ دراز کرنا ہم خود منفعل ہیں۔

ہر کہ از تقصیر خود شد منفعل | آب رحمت از جبین خویش یافت

ایک دفعہ ذرا اس زن خوب رو کو بھی دیکھو کہ اب وہ اسوقت کسقدر خوش ہے ہمکو تم ملیں اور اسکو وہ ملا جسکے لیے وہ اپنی جان تک دینے کو تیار تھی بس اب مل کے لطف اٹھاؤ۔ یہ کہکر اپنی بی بی کو اس زور سے لپٹایا اور اسقدر بوسے لیے اور اسقدر اشک چشم تر سے رواں ہوے کہ انکی بی بی نے قسم کھا کر کہا اب مجھے کامل یقین ہو گیا کہ تم کو میری پھر وہی محبت دل میں پیدا ہوئی ہے۔ الغرض کچھ عجب سماں تھا پہلے تو دو قافلے سرا میں تھے ایک دوسرے سے اجنبی۔ پھر سب نے باہم ایک دوسرے کو پہچانا۔ پھر میاں بی بی کے جوڑے ملے پھر حیرت اور مسرت ہوئی۔ تلوار چلنے کی نوبت آئی۔ پھر لکچر بازی ہوئی اب پھر سب ملے اور ان سب باتوں کے بعد غرض میاں بی بی بلکہ کل گروہ کا گروہ فرط طرب سے تہنیت دیا۔ انہیں میاں بدھو نفر کو اس بات کا رونا تھا کہ حبشستان کی بادشاہی ہاتھ سے گئی گذری تھوڑی دیر اپنی اپنی سرگذشت سب نے بیان کی کسی نے کہا ہم مار ڈالنے کی فکر میں تھے کسی نے کہا ہم اپنی جان پر کھیلنے والے تھے کسی نے اپنی تباہی کی دردانگیز کہانی بیان کی کسی نے اپنی انتہا سے زیادہ مصیبت اور بدنامی کا حال کہا۔ الغرض انہوں اپنی بیتی سب نے کہہ سنائی شہزادی کے عاشق نے اپنے حال کہتے انہیں کہا کہ میں گھر میں گھس کے اس عورت کو نکال لایا اسکو غش آگیا تھا اور جب غش جاتا رہا تو مارے رنج اور غصے کے اب تک ایک لفظ اسنے زبان سے نہ نکالا بجز گریہ وزاری اور اختر شماری کے شدہ شدہ [illegible] داخل ہوے سرا میں کیا ہم تو اپنے نزدیک داخل بہشت ہوے کیونکہ یہاں کل مصیبتیں اور تکلیفیں اور رنج و غم کا [illegible] ہو گیا۔ [illegible]

فصل ۱

میاں بدھو نفر سلمہ اللہ الاکبر [illegible] سمجھے کہ کسی کو بی بی ملی کسی کو میاں۔ مگر ہم موچی کے موچی ہی رہے اور اتفاقاً سے ناحق کو [illegible] کہ [illegible] ادھر [illegible] وہ جن کا [illegible] لوگوں نے غائب کر دیا اور وہ حبشستان کی شاہزادی [illegible] ہوگئی اور خدا جانے حبشی کی صورت بھی نہ دیکھنے میں آئی۔ وہ دونوں

میان بی بی بھی دل مین سوچتے تھے کہ یا الٰہی یہ خواب تو ہم نہین دیکھ رہے ہین ع - انچہ می بینیم بہ بیداریست
یا رب یا بہ خواب + پادری صاحب نے ان سب کو مبارکباد دی اور کہا مین بھی خوش ہون کہ آپ لوگون نے
مدت کی کاہش کے بعد آج یہ روز خوش دیکھا سب سے زیادہ خوش بی بی جلیباری تھین کیونکہ ان لوگون نے وعدہ
کر لیا کہ خدائی **فوجدار** کی حماقت سے جو نقصان ہوا تھا اُسکا پورا پورا معاوضہ دیا جائے گا -

میان بدھو بادشاہی کو ابتک رو رہے تھے - **فوجدار** جو خواب غفلت سے بیدار ہوے تو بدھو نفر رینگتے
ہوے اُنکے پاس گئے کہا حضور ابھی ناحق بیدار ہوے - آپ گھوڑے بیچ کے سوتے رہیے بس - نہ جن سے جنگ
وجدل کیجیے نہ شہزادی کو بادشاہی دیجیے یہان کُل امور کا تصفیہ یون ہی ہو گیا - **خدائی فوجدار** نے
ہم کو خوب معلوم ہی کہ ہم سے اور اُس جن سے بڑی سخت جنگ ہوئی اور ہم نے اسکا سر اُڑا دیا اور خون کی ندیان
جاری ہو گئین - بدھو نفر تو کُل حال سے واقف ہی ہو گئے تھے حل کے کہا خون نہین یون کہیے کہ لال شراب کا
سا لہو تھا - اب سُنیے کہ وہ جن نہ تھا چمڑے کے بورے تھے اور جسکو حضور خون سمجھتے ہین وہ شراب کی گیلن تھی -
فوجدار غصّا گئے کہا کیا بکتا ہے - اُسنے کہا ذرا اُٹھ کے اپنی حماقت کو ملاحظہ تو فرمائیے **فوجدار** بولے
تو پھر اُس مرتبہ کی طرح ابکی بھی جادو کا کھیل ہے - اچھا کپڑے لاؤ تو دیکھون کہ شہزادی اور جن اور خون کو ساحرون
نے کیونکر بدل دیا اور اسقدر کایا پلٹ کر دی -

یہ تو کپڑے پہننے لگے اور اُدھر پادری صاحب نے کُل گروہ نو سے جو ناواقف تھے **فوجدار** کی حماقت
اور بیوقوفی کا حال بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ انکو شہزادی بنا کر لیے جاتے تھے کہ راہ مین **فوجدار** کو انکے مکان
پر قید کر دیتے - جن لوگون کو اس شہری سودائی کا حال نہین معلوم تھا وہ بڑے متحیر تھے کہ واہ عجب سودا ہے
سودائی نے کہا ہم اب شہزادی کی جانب سے اپنی بی بی کو شہزادی بنا دینگے (اس مقام سے ہم سودائی کے
[illegible] استعمال کرینگے اور اُنکی بی بی کو جمیلہ کہینگے) شہزادی کے میان نے کہا ہم خود یہ کارروائی [illegible]
[illegible] بی بی بھی ہمراہ چلینگی - کسقدر فاصلہ ہوگا) لوگون نے کہا کوئی دو دن کی راہ - اُسنے کہا کچھ
[illegible] فاصلہ ہو ع - در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست +
[illegible] **خدائی فوجدار** برآمد ہوے اور [illegible]
[illegible] ہاتھ [illegible] ایک بڑھیا - جن لوگون نے انکو نہین دیکھا تھا انھون نے [illegible]
[illegible] اور آپ یون گویا ہوے (اے شہزادی حسینہ و جمیلہ نازک [illegible] گلفام - میرے رفیق نے
[illegible] جادو کے زور سے آپ بالکل مسخ ہو گئین - کہان تو اتنی بڑی [illegible]
اور کہان اب ایک معمولی [illegible] اگر آپ کے پدر بزرگوار نے مجھے کم طاقت سمجھکر اس امر کی پیشین گوئی کی

تو تیری غلطی کی سب نے دیکھا کہ مین نے ایک بہت بڑے دیو بڑے جن کو تہ تیغ کیا - اسیر بھٹیارا بول اٹھا ، دیو کو
نہین شراب کے بورون کو تہ تیغ کیا - یون کہو ۔ شہزادی کے میان نے بھٹیارے کو ڈانٹا تم خاموش رہو جی
وہ چپ ہو رہا - فوجدار نے سلسلۂ سخن یون شروع کیا خوب یاد رکھو کہ مین اپنی اس شمشیر براں سے کوہ البرز
تک کے ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا ہون مین تمھارے دشمن دیو اہرمن کا سر کاٹ کے تمکو سلطنت پر بٹھا دونگا -
اور یہ سب کارروائی چند ہی روز مین ہو جائے گی -

فوجدار نے سکوت اختیار کیا شہزادی تو جانتی تھی ہی کہ اُسکے میان کی یہی مرضی ہے کہ فوجدار کو
اسکے گھر تک پہونچا کے راہ راست پر لائین - اُسنے یون جواب دیا - اے فخر یلان نامی گرامی جسنے آپ سے
کہا کہ مین مسخ ہو گئی ہون وہ جھوٹ بولا تھے آپ کی تیغ خارا شگاف اور شمشیر خوش غلاف پر بھروسا ہے بس
آپ پر فرض ہے کہ میرے والد مرحوم کی پیشین گوئی کے مطابق میری کمک کیجیے اور خدا آپ کو اسکا اجر دیگا -
آپ ہی کی بدولت آج میری خوش نصیبی کا ستارہ چمکا اب بھی اپنی کامیابی کا آپ کی جوانمردی اور خدا کے
فضل و کرم پر بھروسا رکھتی ہون

یہ فقرہ سنکر فوجدار آگ [illegible] اور کہا او سور کے بچے بدھڑ لڑکے بچے - گدھے کے بچے اس ملک بھر مین
تجھ سا گدھا اور بیہودہ اور جھلا اور بد کوئی نہین ہے - ابے پاجی دروغ گو تو نے مجھ سے ابھی آ کے کہا کہ شہزادی
مسخ ہو گئی اور یہ کون ہے - ایک روز اسقدر مارونگا کہ بھرتا بنا دونگا - اور پھر کبھی کسی کی جرأت نہو گی ہمارے
بیٹھنے کے بہادر کے سامنے کوئی جھوٹ بول سکے - بڈھے نے کہا سرکار شہزادی اور امیرزادی اور مسخ ہونے کا
حال ہم کیا جانتے مگر اتنا تو غلام ضرور جانتا ہے کہ سر جو حضور نے کاٹا تھا وہ شراب کے بورے کے چمڑے تھے
در سرخ شراب سے بھرا تھا اب شراب بن گیا تھا جب میان مالک سرا کو معاوضہ دینا پڑیگا تب قلعی کھلیگی
اب رہا شہزادی کی نسبت خدا کرے صحیح ہو اور اینجانب کو بھرپور معاوضہ ملے - خدائی فوجدار نے کہا تم
بدھو بڑے گستاخ ہو - اچھا معاف کیجیے گا - شہزادی کے میان نے کہا چونکہ شہزادی کی رسم ہے کہ آج
[illegible] لہذا آج شب فرحت اور مذاق مین صرف ہو - صبح کو ہم سب خدائی فوجدار
کے ہمراہ رکاب روانہ ہونگے اور اپنی آنکھون انکی بہادری کا حال دیکھینگے اور امید ہے کہ عش عش
کرنے لگینگے - فوجدار نے جواب دیا - حضرت اصل مین ہم آپ کے ہمراہ ہین نہ کہ آپ ہمارے
ہمراہ - انشاء اللہ آپ لوگ محروم نہونگے - ہان یا تو جان ہی جائیگی یا اُسی کا سر کاٹینگے - ع - بیدل نیم
ہنوز نیم بسملیم ہم بیشتو و خدا مالک ہے خدائی فوجدار اور شہزادی کے شوہر عالی وقار مین خوب ہی لطف اور
اخلاق کی باتین ہوئین [illegible] ایک مسافر کے آنے سے ذرا سب کے سب کسی قدر جھجکے نیلگون کٹ

زیب بدن - سفید شرٹ اور لمبی ٹوپی - بھوری جراب اور تیز اور خوش غلاف شمشیر بران کمر سے لٹکتی ہوئی اُسکے بعد
ایک قافلہ پر ایک زنانہ نوعمر آئی - برقع پوش از سرتا پا - مرد کوئی چالیس برس کا ہمراہ تھا ہاتھ پانوں خوبصورت ریش
یکمشت - موچھین بڑی بڑی - اگر پوشاک اچھی پہنے ہوتا تو معلوم ہوتا کہ کوئی رئیس ہے - آکے کہا رہنے کی جگہ دو -
سرا مین مسافر بھرے ہوئے ہین اس سے ذرا تردد سا ہوا - اس عورت کو قافلہ سے اُتارا - شہزادی اور جمیلہ
اور بھٹیاری اور اُسکی چھوکری اس عورت کی انوکھی پوشاک دیکھکر جو بیشتر اُنھون نے نہین دیکھی تھی اسکے قریب
آن کے کھڑی ہو گئین - شہزادی نے جو بڑی خلیق اور مہمان نواز تھی دیکھا کہ یہ دونون جگہ نہ ملنے کے سبب سے
پریشان ہین تو یون مخاطب ہوئی (آپ کچھ تردد نہ کیجیے اگر جگہ نہ ملی تو ہم آپ کو اپنے کمرون مین جگہ دینگے - سرا
مین کبھی کبھی مسافرون کی کثرت کے سبب سے جگہ کی قلت ہو ہی جاتی ہے - اُسنے اسکا کچھ جواب نہ دیا مگر
اشارون سے ادب کے ساتھ شکریہ ادا کیا - اس سے وہ سب سمجھ گئین کہ یہ ہماری زبان اچھی طرح سے
بول نہین سکتی -

اتنے مین وہ مرد جو جگہ کی تلاش مین گیا تھا آ گیا اُسنے کہا بیبیو - یہ ہماری زبان نہین سمجھ سکتین سواے
اپنے ملک کی زبان کے اور کوئی زبان نہین بول سکتین - اسی سبب سے خاموش ہین اور جو کچھ آپ نے
دریافت کیا اُسکا جواب یہ نہ دیسکین اُنھون نے کہا ہمنے انسے صرف یہ کہا کہ اگر یہان جگہ نہ ملے تو ہمارے
ساتھ شب باش ہو جیسے ہم جہان خود رہینگے وہان ہی یہ بھی رہینگی ہمپر مہمان نوازی فرض ہے یہ بھی عورت ہین
ہم بھی عورت ہین - اِسنے کہا مین اپنی اور انکی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون یہ اخلاق جو آپ نے ظاہر
کیا آپ کی شان کے شایان ہے - شہزادی نے کہا اگر مضائقہ نہو تو ایک امر دریافت کرون یہ مسلمان ہین اُسنے
کہا قطع وضع سے تو معلوم ہوتا ہے شہزادی نے کہا اگر نہین ہین تو ہونے والی ہین اُسنے جواب دیا جی ہان جب
سے یہ اپنے وطن سے روانہ ہوئی ہین تب سے موقع نہین ملا - مگر انشاء اللہ جلد مشرف ہونے والی ہین اور اس
شان کے ساتھ مشرف ہونگی جو انکے شایان ہے آپ ابھی انکی علوے شان سے واقف نہین ہین - میرے اور
انکے مسافرانہ لباس پر نہ جائیے سب کو دلی خواہش ہوئی کہ اس عورت کے حال سے آگاہی حاصل کرین
شہزادی اُسکو اپنے کمرے مین لیگئی اور وہان جاکے نقاب اُلٹی تو اس شعر کا مصداق پایا -

نقاب اُس بت کے چہرے پر پڑی ہے		قیامت آڑ مین اُسکے کھڑی ہے

نور کا عالم نظر آیا شہزادی اور جمیلہ دونون غش غش کر گئین اور با ہم کہا کہ یہ تو بعض بعض امور مین ہم سے
بھی بڑھ گئی ہے حسن کے سبب سے کل ناظرین و حاضرین اس قوس ابرو کے ساتھ بہ لطف و تواضع پیش
آئے نام دریافت کیا تو اُسنے کہا لیلی - جمیلہ نے فرط محبت سے اُسکو لپٹا لیا اور شہزادی نے چوم لیا -

شہزادی کے میان نے کھانا سرا مین پکوایا تھا۔ سب نے ملکر کھایا اور خدائی فوجدار کو صدر مین جگہ دی انکے قریب شہزادی بیٹھی۔ اسکے بعد جمیلہ اور لیلی اور اسکے بعد پادری صاحب اور اُسکے بعد لیلی کا ساتھی اور خلیفہ۔ کھانا بھٹیارے نے اپنے امکان تک عمدہ پکوایا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد سب سے زیادہ لطف اسمین آیا کہ فوجدار نے ایک بڑے معرکے کی اسپیچ دی۔

(اسمین کوئی شک نہین کہ جس معزز پیشۂ نامور کا مین ایک ناچیز ممبر ہون اُس سے زیادہ معزز اور کوئی پیشہ روے زمین پر نہین ہی۔ دیکھیے کس شان کے ساتھ ہم لوگ اس قلعہ بریں مین متمکن ہین اور یہان کا گورنر کسقدر اعزاز ہمارا کرتا ہی اور یہ شہزادی جو میرے روبرو ہی کس دبدبہ اور طنطنہ کی عورت ہی اور مین خدائی فوجدار کس شان کا ایک نامدار دام بالافتخار ہون جسکی توصیف کا آوازہ دور دور تک گیا ہی اور جو ساری خدائی مین شہرۂ آفاق ہی۔ خطرے کو ہم کوئی شی سمجھتے ہی نہین کہ خوف اور خطرہ کس شی کا نام ہی ہم صاحب السیف والقلم ہین صاحب سیف بھی اور صاحب قلم بھی۔ اگر کوئی قلعہ چوطرفہ سے محصور ہو تو اُسکو غنیم سے بچانا ہر فرد بشر کا کام نہین اسکے لیے دماغ کی ضرورت ہی صرف سپہگری اور اجڈپنے سے کام نہین نکل سکتا ہے۔ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے + فوج کے جنرل کو بڑا عالم ہونا چاہیے جو لوگ علوم و فنون مین اعلیٰ درجہ کا تجربہ رکھتے ہین اُنکی ہمارے مقابل مین کیا حقیقت ہی۔ پادریون کا اسمین ذکر نہین ہی۔ اُنکے تقدس کے سبب سے اُنکا ہم مقابلہ نہ کرینگے مگر ہم جنرلون پر فرض ہی کہ صاحب سیف ہونے کے علاوہ صاحب قلم بھی ہون۔ اگر کسی دریا کا پل بنانا ہو اور ہم انجنیری سے ناواقف ہون تو جنرلی مین بٹا لگ گیا۔ اگر دماغ صحیح نہین تو وغا کے وقت سوجھ بوجھ اچھی نہ ہوگی۔ ہمارا پیشہ یہ ہی کہ ظالم کسی پر ظلم نہ کرنے پائے اور مظلوم کو نہ ستائے۔

ای زبردست زیر دست آزار	گرم تا کے بماند این بازار
بچہ کار آیدت جہانداری	مردنت بہ کہ مردم آزاری

اسی سے تو ہم خدائی فوجدار ہین کہ بلانفع صرف خدا کی راہ پر جان دینے پر آمادہ اور تیار ہو جاتے ہین۔ اس سے زیادہ معزز اور کون پیشہ ہو سکتا ہی خدا سے ہم لوگ دعا مانگتے ہین کہ۔

ای خدای دو جہان بہر غلامان رسول	گوشۂ چشم سوے گوشہ نشینان خمول

ع۔ بے رضاے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت +

صدقے اس بندہ نوازی کے تری ہم جائین	باپ مان ہوتے ہین کب ایسے شفیق و اشفق

جنگ کو لوگ بہت برا سمجھتے ہین اصل مین جنگ کو صلح اور امن و امان کی کنجی سمجھنا چاہیے۔

الغرض خدائی فوجدار نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ اسپیچ دی کہ اکثر سامعین کے دلون پر یقین ہوگیا کہ یہ دیوانہ نہین - دیوانون کی یہ تقریر نہین ہوا کرتی ہے یہانتک کہ بعض سپاہی پیشہ آدمیون کو شک کی جگہ پورا یقین ہوگیا کہ یہ واقعی بڑا قابل آدمی ہے -

اسکے بعد خدائی فوجدار نے یون کہنا شروع کیا حضرات طالب علم کو اگر دقت ہے تو یہ ہے کہ اول تو یہ بیچارے مفلس ہوتے ہین انکا افلاس انکو تباہ کردیتا ہے کبھی فاقے خان سر پر کھڑے ہین - کبھی کپڑے لتے ہوگئے کبھی جڑاول کا بنانا مشکل ہوجاتا ہے - لیکن اگر صاحبان سیف سے مقابلہ کیجیے تو طالب علم کی سختیون اور مصیبتون کی کوئی اصل و حقیقت نہین ہے -

فصل - ۱۱

اسقدر تقریر آتنی دیر تک کر کے اب ذرا خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار نے دم لیا اور اسکے بعد پھر یون ارشاد فرمایا - مانا کہ طالب علم مصدر دائرۂ افلاس ہوتے ہین مگر سپاہی بیچارہ تو اور بھی مفلس ہوتا ہے یا یون کہین کہ مفلسی کو بھی سپاہی کا افلاس دیکھکر شرم آتی ہے - تنخواہ قلیل اور وہ بھی وقت پر نہین ملتی اور اگر ملی بھی تو -

	میری تنخواہ مین تہائی کا	ہوگیا ہے شریک ساہوکار	

ہان اگر جنگ کے بعد لوٹ مار ہوئی اور کچھ ہتھے چڑھا تو شیر مادر ہے ورنہ فاقے خان ہر گھڑی سر پر موجود مزاج پرسی کر رہے ہین - سردی سے دانت کڑکڑاتے ہین اور سپاہی بیچارہ میدان جنگ مین قضا سے دو چار ہو رہا ہے - گرمی وہ کہ چیل انڈا چھوڑتی ہے اور یہ آگ کے منھ مین ہین - دن ہوچاہے رات ان کو یکسان ہے اور جو اک ذرا سی گولی لگی اور انشا غفیل ہوگئے تو بس گئے ہی گذرے - اب کوئی پوچھنے والا نہین طالب علم کو ان باتون سے کیا واسطہ ہے وہ اپنی گون پٹر کاتے پھرتے ہین اور بیٹھے بٹھا تنخواہین پاتے ہین طالب علم سے سپاہی پوچھ سکتا ہے کہ -

من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم	بندۂ بارگاہ سلطانیم
من ز خدمت دمے نیاسودم	گاہ بیگاہ در سفر بودم
نہ تو رنج آزمودۂ نہ حصار	نہ بیابان و راہ و گرد و غبار
قدم من بسعی بیشتر است	پس چرا راحت تو بیشتر است
تو بر بندگان مہر وئی	با کنیزان یاسمن بوئی
من فتادہ بدست شاگردان	بسفر پاے بند و سر گردان

اسکے علاوہ اور بھی کئی وجوہ ہین جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ صاحب سیف کو صاحب قلم پر ترجیح ہی۔ ابتک
اس امر کا قطعی طور پر فیصلہ نہین ہوا کیونکہ دونون فریق اپنے اپنے دلائل قاطعہ پیش کرتے ہین اور
اسی سبب سے بات بڑھتی رہی۔

تقدیر اختصار مین کیونکر بڑھے نہین	ہندو پڑھے نہین کہ مسلمان بڑھے نہین

اہل قلم [illegible] مین انتظام دنیا اُنکے بنائے ہوئے قوانین اور وضع کیے ہوئے آئین پر منحصر ہی لہذا
انکو اہل سیف پر ترجیح ہی اور ہم کہتے ہین کہ آپ ایک دس قانون وضع کیجیے ہیچ نمی شود۔ اگر رعایا اُنکی پابندی
نہ کرے تو قوانین بیکار ہو جائین [illegible] ضرورت ہو یا نہو۔ لہذا تلوار کو قلم پر ترجیح ہی وہو المراد۔ مانا کہ عالم و فاضل ہونے
کے لیے محنت مشقت شب بیداری درکار ہی مگر سپاہی کو اس سے کہین زیادہ محنت کرنی پڑتی ہی تب کہین
جا کے سپاہی ہوتا ہی اور اس سے بڑھ کر فضیلت اور شرافیت اور کیا ہوگی کہ سپاہی ہر دم جان بکف
رہتا ہی [illegible]۔ فرض کرو کہ سپاہی کو حکم دیا گیا کہ فلان قلعے کے پھاٹک پر کھڑے رہو
وہ ہتھیار لگائے بندوق چھتیائے سنگین چڑھائے رپ رپ کرتا ٹہل رہا ہی اُسکو معلوم ہی کہ جہان وہ کھڑا
ہی وہان غنیم نے نیچے سرنگ لگائی ہی اور اب تھوڑی دیر مین وہ اُڑا ہی چاہتا ہی مگر اپنی جگہ سے ہل نہین
سکتا کہ [illegible] گھڑی مین [illegible] جائیگا مر جانا قبول مگر بھگوڑون کی فہرست مین نام لکھوانا نہین منظور۔ ہان
صرف اتنا ہو سکتا ہی کہ اپنے افسر کو اطلاع دے مگر خود ہر دم تیار رہے کہ سرنگ سے بارود اُڑی اور مع
قلعہ کے زینون کے اُڑ کے آسمان پر پہونچا اور وہان سے گرا تو تحت الثریٰ کی خبر لی اور اس سے
بچ گیا تو میدان جنگ مین شمشیر کی چمک ہی یا توپ دھڑی دھمک ہی یا گروہ بجلی کڑک رہی ہی غنیم کا نیزہ جگر کے
قریب ہی گولی سن سے نکل گئی۔ بکرے کی مان کب تک خیر منائیگی۔ ایک دن چھری گلے پر پھیر ہی جائیگی
مگر [illegible] وہ اپنے [illegible] کے لیے آگ مین پھاندنے تلوار کے تلے چڑھنے کو معراج سے کم نہین سمجھتا۔ اور سب سے
بڑھ کر [illegible] یہ ہی کہ ادھر ایک گرا اُدھر دوسرے نے اُسکی جگہ لی اور اگر وہ بھی غرق بحر فنا ہوا جیسا کہ اکثر
ہوتا ہی تو فوراً ایک اور آگیا اور اسی طرح سلسلہ برابر قائم رہتا ہی۔ ان آلات جدیدہ نے اور بھی سپاہی کی جان پر
ظلم ڈھایا ہی [illegible] کوسون کی خبر لاتے ہین ستارے آسمان سے اتارتے ہین۔ ان آلات جدیدہ نے یہ ستم ڈھایا کہ بودے
بودے اور بزدل سے بزدل آدمی جب چاہے بڑے بڑے نامی بہادرون کو ٹھنڈا کر دے [illegible] لاحول ولا قوۃ
الا [illegible] ان آلات کے موجدون کو غارت کرے۔ انسان [illegible] مکان [illegible] کھڑا ہوا ہی اور [illegible] سے ایک گولی چلا
جاتے [illegible] ہاتھی اور شیر تک کا کام تمام کر دیا اور ایسے ایسے بہادرون کی جان لی جو نیم انسان کے
[illegible] افسوس ہی کہ اس پاجی پنے کے زمانہ مین [illegible] نے اس پیشے کو کیون اختیار کیا [illegible]

اس بات کا ہی کہ ذراسی بارود یا ننھی سی گولی میری جان لینے کے لیے کافی ہی ایک ذراسی گولی اگر اینڈی بینڈی لگی تو جان تن سے نکل جائے اور وہ تمام نیک جو مین اپنی قوت بازو سے حاصل کرسکتا ہون اُسکے حاصل کرنے سے محروم رہون مگر اس بات سے البتہ تسلی ہوتی ہی کہ آجتک تمام روے زمین پر میرا سا بہادر یل نامدار نہین پیدا ہوا۔ اور نہ کسی نے اسقدر سختیان اور مصیبتین برداشت کین۔

اور سب لوگ تو کھا رہے تھے اور خدائی فوجدار بڑھ بڑھ کے باتین بنا رہے تھے بدھو نے کئی بار کہا کہ خدا کے واسطے کھانا تو کھائیے۔ تقریر کرنے کو ابھی بڑا وقت ہی مگر وہ سنتے کسکی تھے۔ لاحول ولاقوۃ۔ ایک لقمہ بھی نہ کھایا۔ سامعین کو اس اسپیچ کے سُننے سے اور بھی رنج ہوا کہ ایسا عالم آدمی اور دماغ کا یہ حال اور سب باتون مین صحیح المزاج مگر بس ایک امر مین سودائی۔ پادری صاحب نے کہا حضرت گو مین صاحب قلم اور ایم اے اور علم و ہنر کا غلام ہون سپاہی نہین ہون مگر آپ کی اس راے سے مجھے اتفاق ہی کہ قلم پر تلوار کو ترجیح ہی۔

کھانا کھانے کے بعد جب دسترخوان بڑھایا گیا تو بھٹیارن اور اسکی لڑکی نے وہ کمرہ مستورات کے لیے آراستہ کیا جسمین خدائی فوجدار کا پلنگ پہلے بچھا ہوا تھا اور ادھر شہزادی کے میان نے لیلی کے ساتھ جو مرد تھا اُس سے کہا کہ یار اپنی سرگذشت بیان کرو کہ ذرا دل بہلے اسنے کہا تعمیل ارشاد واجب الانقیاد مین کوئی عذر نہین مگر شاید میری سرگذشت بہت دلچسپ نہو۔ بہرکیف مین ضرور عرض کرونگا۔ پادری اور شہزادی اور جمیلہ نے انکا شکریہ ادا کیا اور کہا بسم اللہ۔ ع۔ کان ہین مشتاق کچھ فرمائیے + اسنے کہا ضرور عرض کرونگا۔ آپکے ذرا سے اشارے کی دیر ہی اور میرا حال ایک سچا واقعہ ہی کوئی کہانی تو ہی نہین کان دھر کے سُنیے۔ سب ہمہ تن گوش ہوے اور اس شخص نے فصاحت بیانی کے ساتھ اپنی سرگذشت یون سُنائی۔

فصل – ۱۲

کوہ ہماچل کی چوٹی کے پاس ایک قصبہ واقع ہی۔ سبز شہر۔ میرے آبا و اجداد کا یہی شہر ملجا و ماوا تھا۔ مگر ہم لوگ زر و زیور اور دُر و دینار و درم مین اسقدر خوش نصیب نہ تھے جسقدر قدرت نے ہمکو احسانمند کیا تھا۔ والد بزرگوار نے اپنے خاندان مین سب سے زیادہ روپیہ پیدا کیا مگر سب اُڑا دیا اور اس ناعاقبت اندیشی کا سبب یہ ہی کہ وہ لڑکپن سے سپاہی پیشہ تھے کیونکہ سپہ گری وہ پیشہ ہی جسمین غریب تک فیاض ہوتا ہی اور فیاض تباہ حال سپاہیون مین شاذ ہی ایسے ہین جو فضول خرچ نہ ہوتے ہون۔ میرے آبا و اجداد بھی فضول خرچ تھے اور ظاہر ہی کہ جن لوگون کی شادی ہوگئی ہی اور جو صاحب اولاد ہین اُنکا فضول خرچ ہونا ستم کا سامنا ہی۔ اور اُنکے بال بچون کی بڑی شامت ہی۔ میرے باپ کے تین لڑکے تھے اور تینون بالغ۔ والد نے یہ راے قائم کی کہ وہ اپنا مال اور اسباب تقسیم کر ڈالین۔ ایک دن اُنھون نے تینون لڑکون کو بُلوایا اور یون تقریر کی

اس بات کے کہنے کی تم کو کوئی ضرورت نہین کہ مجھے تم سے بڑی محبت ہی کیونکہ تم میرے لخت جگر اور نور بصر ہو۔ آج مین سوچا کہ مجھے زیبا نہین ہی کہ تمھارے لیے کچھ چھوڑ نہ جاؤن اور سب مال اُڑادون۔ تم تینون بالغ ہو اور کوئی پیشہ یا نوکری اپنی مرضی کے موافق کر سکتے ہو تاکہ عزت اور توقیر کے ساتھ زندگی بسر کرو مین اپنی جائداد کے چار حصّے کرتا ہون ایک حصّہ مین لونگا تاکہ بقیہ زندگی بسر کرون اور تین حصّے تم تینون کو دونگا۔ مساوی۔ برابر مثل مشہور ہی کہ تین معزز پیشے ہین۔ یا تو جرج کی نوکری کرے یا سمندر اور جہاز کے ذریعے سے سوداگری کو ترقی دے یا بادشاہی ملازمت اختیار کرے۔ بادشاہ کی ملازمت مین اگر مقرب سلطانی ہوجائے تو سگ حضور بہ از برادر دور اب ہماری صلاح یہ ہی کہ تم مین سے ایک تو علم و فضل کے مسلک کا سالک ہو ایک سوداگری کرے اور ایک شاہی فوج مین ملازمت کرکے بادشاہ وقت کے کام آئے اور دولت اور مال سے مالا مال ہو جائے۔ تین دن کے اندر تم کو تمھارا حصّہ ملجائیگا اب یہ بتاؤ کہ تم میری صلاح کو پسند کرتے ہو یا ناپسند سب کے پہلے مجھے حکم ہوا کہ تم بڑے لڑکے ہو جواب دو۔ مین نے کہا ہم لوگ اپنے اپنے سمجھ لینگے آپ خوب دل کھول کے صرف کیجیے اور اگر ہم پر فرض ہی کہ اسکا ضرور جواب دین تو بندے کو سپاہ کی نوکری پسند ہی۔ خدا اور بادشاہ دونون کی خدمتگزاری کرون منجھلے بھائی نے کہا مجھے سوداگری پسند ہی۔ اور سب سے چھوٹے بھائی نے جرج کی نوکری پسند کی۔ والد نے بغلگیر ہونے کے بعد ہم سب کو مال اور جائداد اور اسباب تقسیم کر دیا اور ہمارے چچا نے سب جائداد ہم سے مول لے لی تاکہ آبائی جائداد ایک ہی مین رہے سب بھائی والد سے رخصت ہوئے مگر مین نے اپنے حصّے مین سے ایک حصّہ والد کو واپس دیا اور ایسا ہی میرے دو اور بھائیون نے کیا۔ بندہ ایک جہاز پر وطن سے چلا اور بائیس ۲۲ برس سے نہ باپ کا حال معلوم ہی نہ بھائیون کا صدہا خطوط بھیجے مگر جواب ندارد۔ اب میری بیتی سُنیے کہ مجھپر کیا گذری۔

مین نے فوج مین نوکری کی اور نوکر ہوتے ہی کئی لڑائیون مین نام کیا اور کچھ دن بعد سُنا کہ بہت بڑی جنگ عظیم کی تیاریان ہو رہی ہین مجھ سے صیغہ جنگی نے وعدہ کیا کہ ابکی موقع ملیگا اسمین مین کپتان کا عہدہ پاؤنگا۔ الغرض کئی جنگون مین اس مہم کے بعد بھی مین شریک ہوا اور کئی فتوح پائین اور فوج پیادہ کا کپتان مقرر ہوا خوش نصیبی سے یہ عہدۂ معزز پایا ورنہ مجھ مین اتنی لیاقت کہان۔ جنگ بحری و برّی دونون مین ہمارے بادشاہ نے سرخروئی حاصل کی ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ خطاب اور تمغون کے عوض ہاتھون مین ہتھکڑی پڑ گئی اور پاؤن مین بھاری زنجیر۔ مجھے غنیم نے گرفتار کر لیا اور میرے سپاہی میری کمک نکر سکے۔ چار دن تک بحری اور برّی جنگ مین میری فوج کامیابی کے ساتھ لڑی۔ اور کئی بار غنیم کے نشان اور پھریرے چھین چھین لیے۔ ہماری فوج ایسے ایسے مقامون پر گئی جہان کوئی اور سپاہی دقت سے جا سکتے۔ پہاڑون پر چڑھنا اور دریاؤن کے

پُل بنانا اور آگ مین پھاند پڑنا اور توپون کے مُنھ مین چلے جانا انکا ادنیٰ سا کام تھا۔

بعض بعض مقامات پر غنیم اپنے قیدیون کے ساتھ بڑا ظلم کرتے تھے ایک بحری فوج کے کپتان کو گرفتار کرکے اسقدر گھونسے لگائے کہ ضرب شدید کے سبب سے اُسکا مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا قید کی حالت مین طرح طرح کی خبرین سننے مین آتی تھین کہ فلان قلعہ غنیم کے قبضے مین آگیا فلان مقام پر چھاپا مارا۔ فلان جزیرے مین غدر ہوگیا۔ قیدیون کے ساتھ یون جبر سے پیش آئے۔ یون ظلم ڈھائے۔ جی بھر بھر آتا تھا کہ کہین اس قید سے نجات پاؤن تو جوہر دکھاؤن مگر اسیری کی حالت مین کیا کر سکتا تھا۔ قہر درویش بر جان درویش۔

از دست گدائے بے نوا نا ید ہیچ		جز آن کہ بصدق دل دعائے بکند

مجھے معلوم ہوتا تھا کہ تمام عمر قید ہی مین رہونگا اور رہائی کی صورت خواب مین بھی نظر نہ آئیگی بالکل مایوس ہوگیا تھا کیونکہ غنیم کی فوج کی روز بروز ترقی دیکھکر یقین نہین آتا تھا کہ وہ کبھی شکست پائیگی فصل اور قصبون اور دیہاتون اور جزیرون سے اُمنڈی چلی آتی تھی۔

ایک روز مین نے سُنا کہ غنیم نے جسکی فوج مین بندہ قید تھا بائیس اعلیٰ درجہ کے جرنیل اور بیس ہزار آدمی تہ تیغ کرڈالے مگر ہم لوگ اُس بہادری اور جرأت سے لڑے کہ جو تین سو آدمی بچے تھے اُنمین سے کوئی بغیر مجروح ہوئے گرفتار نہ ہوا۔ جان پر کھیل کے لڑے اس جنگ مین ایک بڑا نامی کمانیر جو اعلیٰ درجے کا انجنیر اور بڑا تجربہ کار افسر تھا گرفتار ہوا۔ اِنکے علاوہ اور کئی نامی گرامی افسر قید کر لیے گئے۔ اور بڑی تباہی ہوئی ایک افسر کو جسکی فیاضی تمام ملک بھر مین مشہور تھی غنیم کے چند آدمیون نے اس بہانے سے جنگل مین لیجا کر مار ڈالا کہ ہم بچا دینگے اور اپنی پناہ مین لینگے اسکا سر کاٹ دیا اور تر دد دغا کھیلی جو سپہگری کے اصول کے منافی ہے مگر وہ قاتل بھی سزایاب ہوے۔ اُنکے جرنیل نے اُنکو پھانسی دے دی کہ زندہ کیون نہ لائے۔ میرے ساتھی قیدیون مین سے ایک نوجوان آدمی چھوٹا سا افسر تھا اُسکو شعر و سخن کا بڑا شوق تھا یہ اور مین دونون ایک ہی کمرے مین قید تھے اُسنے دو نظم حسب حال سُنائین۔ دونون مجھے بزبان یاد ہین مین آپ کو سُناؤنگا۔ محظوظ ہوجیے گا اور حظ وافر اُٹھائیے گا۔ اس شاعر کا نام ابراہیم تھا۔

فصل ۔ ۱۳

ابراہیم کا نام سُنتے ہی شہزادی کے میان نے کہا اخاہ! آپ ابراہیم کو جانتے ہین۔ جل جلالہ بھلا کچھ معلوم ہوا کہ وہ اب کہان ہین۔ اُسنے کہا میرے سامنے ایک جاسوس کے ہمراہ قید سے بھاگے تھے واللہ اعلم پھر تو نہین گرفتار ہوئے اُسنے کہا ابراہیم میرے بھائی کا نام ہے اور مین آپ کو خوشخبری سُناتا ہون کہ وہ اب رہا ہین اور تین لڑکون کے باپ۔ اس مرد اجنبی نے کہا مین بڑا خوش ہوا کیونکہ دنیا مین اس سے بڑھ کے خوش نصیبی کی بات

در کیا ہوگی کہ قید سے رہائی نصیب ہوئے شہزادی سے میان نے کہا ابراہیم کا وہ کلام منظوم ہمین خوب یاد ہے سب کی راے ہوئی کہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان - بھائی کا کلام آپ خود ہی سنائیے تو وہ یون زمزمہ سنج ہوئے -

بس بگردید و بگردد روزگار
دل بدنیا درنہ بندد ہوشیار

اے کہ دستت میرسد کارے بکن
پیش ازان کز تو نیاید ہیچ کار

اے کہ در شہنامہا آوردہ اند
رستم و اسکندر و اسفندیار

تا بدانند این خداوندان ملک
کز بسے خلق ست دنیا یادگار

این ہمہ رفتند و ماے شوخ چشم
ہیچ نگرفتیم از ایشان اعتبار

اے کہ وقتے نطفہ بودی در شکم
وقت دیگر طفل بودی شیر خوار

مدتے بالا گرفتی تا بلوغ
سرو بالاے شدی شیرین عذار

ہم چنین تا مرد نام آور شدی
فارس میدان و مرد کارزار

آنچہ دیدی بر قرار خود نماند
آنچہ بینی ہم نماند بر قرار

دیر و زود این شکل و شخص نازنین
یا و خواہد برد خاکش را غبار

گل نخواہد چند بیشک باغبان
ورنہ چیند خود فروریزد زیار

این ہمہ ہیچ ست چون می بگذرد
تخت و بخت و امر و نہی و گیر و دار

نام نیکو گر بماند ز آدمی
بہ کزو ماند سراے زر نگار

سال دیگر را کہ میداند حساب
تا کجا رفت آنکہ با ما بود یار

خفتگان بیچارہ در خاک لحد
خفتہ اندر کلہ سر سوسمار

صورت زیباے ظاہر ہیچ نیست
اے برادر سیرت زیبا بیار

آدمی را عقل باید در بدن
ورنہ جان در کالبد دارد حمار

پیش از ان کز دست تو بیرون برد
گردش گیتی زمام اختیار

گنج خواہی در طلب رنجے ببر
خرمنے می بایدت تخمے بکار

چون خداوندت بزرگی داد و حلم
عفو کن از خردان مسکین در گذار

چون زبردستیت بخشد آسمان
زیر دستان را ہمیشہ نیک دار

عذر خواہان را خطا کاری ببخش
زینہارے را بجان دہ زینہار

شکر نعمت را کہ میکن کہ حق — دوست دارد بندگان حق گزار
با غریبان لطف بے اندازہ کن — تا برند ت نام نیکی در دیار
ہر کہ دو پا مردم بد پرورد — دیر وزود از جان برآرندش دمار

اسکے بعد انھون نے دوسرا کلام جو ابراہیم نے اپنے ساتھی قیدی کو سُنایا تھا یون پڑھا۔

اے دل بکام خویش جہان از نو دیدہ گیر — در وے ہزار سال چو نوح آرمیدہ گیر
بستان و باغ ساختہ گیر اندرا و بسے — ایوان قصر سر بفلک بر کشیدہ گیر
با دوستان مشفق و یاران مہربان — بنشستہ و شراب عروق چشیدہ گیر
ہر نعمتے کہ ہست بعالم تو خواجہ وان — ہر لذتے کہ ہست سراسر چشیدہ گیر
چون پادشاہ عدل زبر تخت سلطنت — صد جامۂ حریر بدولت دریدہ گیر
ہر گنج و ہر خزانہ کہ شاہان نہادہ اند — آن گنج و آن خزانہ بچنگ آوریدہ گیر
روز پسین کہ ہیچ نماند بجز دریغ — صد بار پشت دست بدندان گزیدہ گیر

اس کلام پند و موعظت کو سب نے پسند کیا اور اُس مرد اجنبی سے کہا جناب مجھے کمال مسرت دلی ہوئی کہ ہمارے دوست نے اس کنج اسیری سے رہائی پائی اور آزاد ہوے۔ اسکے بعد سلسلۂ سخن جاری کیا۔ ہمارے غنیم نا ہنجار نے دو قلعۂ بزرگ مسمار کر ڈالے۔ اُنکا مسمار کرنا اور ڈھانا بڑا مشکل تھا اسکی تدبیر یہ کی گئی کہ تین چار مقام پر سرنگ دی گئی اور قلعہ کو اُڑا دیا۔ جن قیدیون کو غنیم زبردستی لیگئے اُنکے ساتھ اکثر بُرا برتاؤ کیا گیا اُنکے قیدخانون سے خدا بچائے۔ الامان والحذر۔ اکثر مقامون پر تو ایسے قیدخانے ہین کہ وہان سے انسان نکل ہی نہین سکتا۔ بس کھانا اور کپڑا ابھ تو ملتا جلتا ہی اور کوئی انسے یہ نہین پوچھتا۔

کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہی — ایک ہی یا ڈیڑھ ہی یا پون ہی

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ لوگ قیدیون سے زر کثیر لیکر اپنے غلامون کو اُنکی جگہ قیدخانے مین بٹھا دیتے ہین یہ دونون مزے مین رہے میرے سامنے کئی معزز قیدیون کی دُرگت بنائی گئی کسی کے کان کاٹے کسی سے چکی پسوائی۔ کسی کو پھانسی دے دی۔ ہمارے وارڈ کا افسر بڑا پاجی آدمی تھا اور ہمیشہ اسی فکر مین رہتا تھا کہ کسی کو سزا دے کسی کو پھانسی پر چڑھائے۔ ہر وقت بدی کی طرف مائل۔ صرف ایک قیدی سپاہی کے ساتھ مہربانی سے پیش آتا تھا اُسکو نہ کھونسا مارا نہ کبھی گالی دی نہ بُرا بھلا کہا حالانکہ اس سپاہی سے اکثر امور ایسے سرزد ہوئے کہ ہم لوگون کو خوف تھا کہ مبادا اسکو ٹکڑے ٹکڑے زندہ چنوا دے اگر وقت ہوتا تو کچھ نہ کچھ

اُنکی بے ضابطگیون کا حال بیان کرتا - خیر آمدم برسر مطلب -

ایک دن مین اور تین قیدی قیدخانے کے سہ منزلے مکان کی اِدھر اُدھر چھتون پر کود رہے تھے کہ دیکھین زنجیر مین کے کون زیادہ کود سکتا ہی اب سُنیے کہ قیدخانے مین کئی دریچے تھے ایک دریچے سے ایک بید نظر آیا جسکے کونے مین رومال بندھا ہوا تھا بید کو لیا اور کونے سے رومال لیا تو اُسمین سے پانچ اشرفیان ملین معلوم ہوا کہ کوئی عورت ہی ہمنے جھانک کے دیکھا اور شکریہ ادا کیا تھوڑی دیر کے بعد پھر بید نظر آیا اور پھر پندرہ روز تک گویہ لوگ روز دریچے کی جانب نظر ڈالتے تھے مگر بے سود - پندرہ دن بعد پھر بید مع رومال کے دیکھا رومال کو کھولا تو چالیس اشرفیان اور ایک خط بزبان عربی ملا ہم بڑے خوش ہوے کہ اتنی اشرفیان قیدخانے مین ملین مگر عربی دان کوئی نہ تھا کہ خط کو پڑھ سکتا - ایک قیدی عربی جانتا تھا اور لکھ بھی سکتا تھا مین نے اُس سے کہا کہ یار یہ کاغذ ہمنے اپنی کوٹھری کے سوراخ مین پایا ہی دیکھو تو اسمین کیا لکھا ہی - اُس سے مجھسے یارانہ ہوگیا تھا خط لیکر کھولا اور پڑھا اور کچھ دیر تک خود اپنی زبان مین اُسنے ترجمہ کیا - دریافت کیا کہ تمھاری سمجھ مین کچھ آیا اُسنے کہا ایک ایک حرف سمجھ سکتا ہون لیکن اگر تم چاہتے ہو کہ لفظی ترجمہ ہو تو قلم دوات کاغذ منگواؤ - اور یون ترجمہ کیا - جب مین بچہ تھی میرے باپ کے پاس ایک لونڈی تھی جو مجھے اچھی اچھی باتین سکھاتی تھی اور حضرت مریم کی نسبت بہت سے امور سکھائی تھی - وہ عورت عیسائی تھی مگر بعد وفات وہ نہ جہنم اور آگ مین نہین گئی بلکہ سیدھی اللہ کے پاس گئی دوبار خواب مین مین نے اُسکو دیکھا اور دونون دفعہ اُسنے کہا کہ بیٹی تم فلان ملک مین جاؤ اور وہان جا کے حضرت مریم کی زیارت سے مشرف ہو - آپ لوگون کو اگر اُس ملک کا پتا معلوم ہو تو ضرور بتایئے - اگر بتاؤ تو مین تمھارے ساتھ شادی کرنے پر تیار ہون اور اگر تمکو پسند نہین تو حضرت مریم میرے لیے کوئی اچھا سا شوہر تجویز کردینگی - یہ خط بہت پوشیدہ لکھا ہی کسی غیر کے ہاتھ نہ پڑنے پائے خبردار رہنا - کسی کا اعتبار نہ کرنا اگر والد ماجد سُن پاینگے تو کنوین مین ڈھکیل دینگے - اور پتھرون سے کنوین کو ڈھنک دینگے اور اگر عربی زبان مین جواب نہ لکھ سکو تو اشارون سے بتادو - حضرت مریم کی مدد سے ہماری سمجھ مین آجائیگا - خدا اور بی بی مریم اور صلیب کا تمپر سایہ رہے مین صلیب کو اکثر چوم لیتی ہون - کیونکہ اُس قیدی نے مجھے یہی ہدایت کی تھی -

اس خط کے مطلب سے سامعین کو بڑی خوشی ہوئی اور خوشی کے ساتھ حیرت بھی تھی جسنے خط پڑھا تھا اُسکو بھاری مسرت اور حیرت سے یہ یقین ہوگیا کہ ہم لوگون کو اتفاق سے نہین ملگیا ہی بلکہ کسی نے واقعی ہمارے نام بھیجا ہی - اسکو یقین ہوگیا کہ اس اجنبی کے ذریعے سے ضرور ہم سبکی رہائی ہوجائیگی گریہ وزاری سے اسنے کہا کہ یارو مجھکو بھی اسکے ذریعے سے رہا کرادو - لوگون نے جو یہ سُنا تو اُسکی حالت پر رحم آیا اور سوچے کہ اسیر

افشاے راز کردو۔ سب حال صاف صاف کہدیا جس دریچے مین سے بید آیا تھا وہ ہمنے اسکو دکھا دیا اور اسیطرح
مکان بھی دکھا دیا تو اُسنے کہا چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے مین اس مکان کے مکین کو ضرور ڈھونڈھ نکالونگا
اب ہماری راے ہوئی کہ اس عورت کے خط کا جواب لکھین اور چونکہ ایک عربی خوان ملگیا تھا لہذا اب تحریر
جواب مین آسانی تھی مین بتاتا گیا اور وہ عربی خوان عربی مین ترجمہ کرتا اور لکھتا گیا۔ مین ابھی ابھی حرف بحرف
بیان کرونگا کہ اس خط مین مین نے کیا لکھوایا تھا اس مصیبت کے دنون مین جو جو سختیان میرے اوپر گذری
وہ مجھے ازبر ہین اور جب تک دم مین دم باقی ہے مین انکو نہ بھولونگا۔ جواب خط یون لکھا گیا۔

ای بی بی خداے برحق تمکو اپنے سایۂ عاطفت مین رکھے اور بی بی مریم کی تمپر ہمیشہ مہربانی رہے جسنے
تمھارے دل مین یہ بات ڈالدی کہ انکی زیارت کرو اور جو تمپر اسقدر مہربان ہین۔ انسے دعا مانگو کہ وہ تمکو ہدایت
کرین کہ کن کن آسان طریقون سے تم انکے احکام کی تعمیل کرسکتی ہو کیونکہ وہ اسدرجہ نیک ہین کہ ضرور بالضرور ہدایت
کرینگی اور سیدھا ڈھرا دکھائینگی مین جہانتک ممکن ہوگا اور میرے ہمراہیان اور ہمدم سبکی جان تک تمھارے لیے
حاضر ہے مجھے برابر اپنے ارادون سے مطلع کرتی رہیے کہ کون کون کارروائی آپ کرنے والی ہین مین ہمیشہ جواب
شافی بھیجا کرونگا۔ خداے تبارک وتعالے کی عنایت سے ایک قیدی ہم مین سے عربی زبان پڑھ لکھ لیتا ہے اس خط
سے تمپر ظاہر ہو جائیگا۔ آپ بلا اندیشہ وتامل ہمکو اپنی حرکات سکنات سے مطلع فرماتی رہیے۔ اب رہا یہ امر کہ تم میری
بی بی ہونا چاہتی ہو۔ ازینچہ بہتر چشم ما روشن دل ما شاد۔ خانۂ احسان آباد۔ جب کبھی اس قسم کا موقع ہاتھ آئیگا
تو ہرگز ہاتھ سے نہ دینگے تم خوب جانتی ہو کہ ہمارے اہل وطن اور ہم لوگ اپنی بات کا کسقدر خیال رکھتے ہین جان
جاے بات نہ جائے ای پیاری بی بی اللہ اور بی بی مریم تمکو اپنے ظل عاطفت مین رکھین۔

خط لکھکر بند کیا اور دو دن تک اس انتظار مین رہا کہ بھیڑ چھٹے تو کام نکلے جب لوگ کم ہوے تو مین
حسب سابق اُسی مقام پر بید کی تلاش کرنے لگا جہان اسکے دیکھنے کا عادی تھا کچھ عرصے بعد خدا خدا کرکے بید نمودار
ہوا اب مجھے کیا معلوم کہ بید کسکے ہاتھ مین تھا مین نے دیکھا تو کل سامان لیس تھا لہذا کاغذ یعنی وہی خط مین
نے بید مین باندھدیا تھوڑی دیر کے بعد پھر ہمارا ستارہ چمکا اور بید مع رومال نمودار ہوا۔ مین نے اٹھالیا دیکھتا
ہون تو ہر قسم کے سکے اشرفیان روپیے کوئی سب ملاکے پچاس کے قریب ہونگے اس سے ہم لوگونکی باچھین
کھل گئین اور اب اور بھی زیادہ امید ہوئی کہ اس قید سخت سے ضرور رہائی پائینگے اور آزاد ہو جائینگے اُسی شب
کو وہ عربی خوان واپس آیا اور کہا۔ کہ وہ عورت بڑی مالدار کی لڑکی ہے اور لوگون کی راے ہے کہ اس سے زیادہ خوبصورت
عورت اس ملک مین نہین ہے کئی امراے ذوی الاقتدار اور کروڑپتی رئیسون نے خواہش کی کہ اُسکے ساتھ شادی
کرین مگر اُسنے منظور نہ کیا۔ اب ہم نے جو غور کیا تو اُس خط کے مطالب اور اُس گفتگو کے منشا کو مطابق یکدگر پایا ہے

مشورہ کیا کہ کونسی تدبیر ایسی ہے کہ اس پری کو لیکر چل دین اور اس قید سے رہائی پائین رائے یہ قرار پائی کہ اسکے خط کے منتظر رہین اور یہ بھی یقین واثق تھا کہ ہماری مدد کے بغیر وہ کوئی کام نہ کر سکیگی۔ جب ہم نے یہ رائے قائم کر لی تو عربی خوان نے کہا آپ لوگ اصلا تردد نہ کرین یا تو میری جان ہی جائیگی یا مین آپ کو رہائی ہی دلوا دونگا۔ اسکے بعد چار دن تک ہمارے قید خانے مین آدمیون کی کثرت رہی جب لوگ چھنٹے تو پھر بدیع سو اشرفیون کے آیا اور اسکی عربی خط مین جو عربی خوان نے پڑھکر سنایا یون لکھا تھا مجھ مین نہین آیا کہ انجام مرام کیونکر ہوگا۔ حضرت مریم نے بھی کوئی تدبیر نہ بتائی۔ مین صرف اتنا کر سکتی ہون کہ اس دریچے کے ذریعے بہت سی اشرفیان بھیجدون اس روپیے کے زور سے اپنے آپ کو اور اپنے احباب کو قید سے آزاد کرو اور ایک کشتی لیکر آؤ۔ مین اپنے باپ کے باغ مین جا کے رہونگی وہین مجھ سے ملنا وہان سے شب کو بلا خوف مین کشتی پر سوار ہوکر چلی چلونگی یاد رکھنا تمکو میرے ساتھ شادی کرنی ہوگی ورنہ حضرت مریم کا عتاب تم پر نازل ہوگا۔ ابھی اور روپیہ دونگی ذرا بھیڑ چھٹنے دو۔ خدا تم کو سلامت با کرامت رکھے آمین ۔

اس خط کے مضمون کے مطابق کئی آدمیون نے کہا کہ ہم اس بات پر راضی ہین کہ اور زر ہمکو بھیجے اور ہم وہان سے کشتی لائین اور سب کو رہائی حاصل ہو مگر عربی خوان نے اس سے اتفاق نہ کیا انھون نے کہا صاحب سنیے اسی طرح سے اکثر معزز قیدی اورون کو چھانسا اور چکمہ دے کے چلدیے اور آجتک آتے ہی ہین جب انسان قید خانے کی مصیبتون سے رہائی پاتا ہے اور آزاد ہو جاتا ہے تو پھر پاس وعدہ و اقرار واپس آنا غیر ممکن ہو جاتا ہے اجل کے منھ سے نکلکر پھر اجل کے منھ مین جانا محال ہے الغرض عربی خوان کا منشا پایا گیا کہ وہ خود جائین اور اپنی تجربہ کاری و دیرینہ سے خود بھی فائدہ اٹھائین اور ہم سبکو بھی رہا کرین ہمنے اس خط کے جواب مین لکھا کہ جو تمنے ہدایت کی ہے اور جو واقعی منجانب حضرت مریم ہے اس سے ہم کو اتفاق ہے۔ فوراً اسکی تعمیل ہوگی۔ مین تمھارے ساتھ شادی کرنے کو تیار ہون دوسرے دن جب بھیڑ چھٹی تو وہ بیچاری کئی بار آئی اور سب ملا کر دو ہزار اشرفیان دیگئی اور خط مین لکھا کہ جمعہ کے دن مین اپنے باپ کے باغ مین جاؤنگی ادھر ہم نے روپیہ خرچ کرکے اپنی رہائی کی فکر کی اور اس عربی خوان کو اتنا روپیہ دیا جو کشتی کی خریداری کے لیے کافی تھا۔

اب سنیے کہ جمعہ کے ایک روز قبل یعنی جمعرات کے دن وہ زن خوبرو ایک ہزار اشرفی اور لائی اور لکھا کہ مین اپنے باپ کے باغ جاتی ہون تم رہا ہوتے ہی پتا پوچھکے فوراً آنا مین نے لکھا کہ مین بسر و چشم آونگا تم دعا مانگو کہ بی بی مریم ہمپر تمپر دونون پر مہربان رہین اس کارروائی کے بعد تر کیبین کی گئین کہ ہمارے تینون ساتھی بھی رہائی پائین اور قید سے بچین مبادا ہمکو رہا اور اپنے آپ کو اسیر زندان دیکھکر کوئی ایسی باجی پن کی کارروائی کر بیٹھین جو اس خاتون بلقیس مرتبت کی خواہشون کو پورا ہونے دے اور الٹی آفت مین

گلے پڑین اور ظاہر ہی کہ روپیے کی اب ہمارے پاس کمی نہ تھی گو وہان ایسے ایسے معزز آدمی تھے کہ اس خوف کو میرے دل سے دور کر دیتے مگر مین سوچا کہ خطرے سے جہانتک بچا جائے بچنا ہی اچھا ہی - ع - چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی + لہذا جس ترکیب سے مین رہا ہوا تھا اُسی ترکیب سے اِنکو بھی مین نے رہا کیا اور کل روپیہ ایک معزز تاجر کے پاس رکھوا دیا کہ سرکار مین داخل کر دے اور ہم بہ اطمینان آزادی حاصل کرین مگر ہمنے اپنا راز اُسپر افشا نہ کیا نہ اپنی کسی تدبیر سے اطلاع دی کہ - ع - نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا خوف تھا کہ مبادا وہ افشائے راز کر دے اور کیا کرایا سب طشت از بام ہو جائے - ع - یار را یار ے بود از بار یار اندیشہ کن +

فصل - ۱۴

پندرہ دن بھی پورے نہین ہوے تھے کہ مرد معلوم یعنی وہی شخص جو کشتی کرایہ کرنے کی غرض سے بھیجے گئے تھے مع کشتی واپس آئے اس کشتی مین بیس آدمی بفراغت تمام و آسانی مالا کلام بیٹھ سکتے تھے سوچے کہ پہلے کام کی انجام وہی کے لیے پورا پورا وثوق حاصل ہونا چاہیے کہ کام واقعی بعنوان مناسب انجام پائیگا کوئی خلل انداز تو نہو گا لہذا انھون نے ایک اور جانب کا سفر کیا اور کشتی پر سوار ہو کر محمود نگر گئے جو وہان سے کوئی تیس فرسخ کے قریب تھا و جہان انجیر خشک کی بڑی سوداگری ہوتی تھی - دو تین مرتبہ انھون نے یہ سفر اپنے دوست کے ہمراہ طے کیا یہ دوست اِس فرقے کے لوگون مین تھے جنکو بادشاہ وقت جنگ کے لیے نوکر رکھتے تھے بڑے تلور یئے بڑے جری سا نتہا کے بہادر اور دلاور جب کشتی اُس باغ کی طرف سے گزری جہان کا پتا اس زن تحریر نے دیا تھا انھون نے کشتی کو لنگر انداز کیا اور ہر بار اُس زن امیر کے باغ مین جا کر اُسکے باپ سے میوے مانگے اور اُسکے باپ نے مسافر اور رئیس جانکر میوے کے دینے سے انکار نہ کیا حالانکہ کبھی کے صورت آشنا بھی نہ تھے - یہ کچھ میوون کی چاٹ سے نہین جاتا تھا بلکہ مطلب سعدی دیگر است کا معاملہ تھا مطلب یہ تھا کہ اُس رشک پری سے ملے اور کہے کہ کشتی تیار ہی انجاح مرام کی فکر ہو گئی ہی مگر اسمین کامیاب ہونا ٹیڑھی کھیر تھی کیونکہ اس قسم کی عورتین ہر کس و ناکس سے مل نہین سکتین اور نہ نامحرم سے بول سکتی ہین ہان اگر باپ یا شوہر اجازت دے تو مضائقہ ندارد - اور اگر اصل مین دیکھیے تو اچھا ہی ہوا - کیونکہ اگر اُس رشک پری کو معلوم ہو جاتا کہ ہم لوگون نے ایسے ایسے آدمیون پر افشائے راز کر دیا تو غضب ہی ہو جاتا - خدا تو بڑا ہی مسبب الاسباب ہی اُسکی کریمی کے صدقے کہ اُسکا موقع ہی نہ آنے دیا - الغرض جب اسکو اسقدر معلوم ہو گیا کہ باغ تک رسائی آسان ہی - کشتی کو لنگر انداز کیا اور داخل ہوئی - تو جان مین جان آئی اور جمعہ کا دن ہماری روانگی کے لیے مقرر کیا گیا -

کوئی بیس آدمی ہمارے ہمراہ چلنے کو تیار ہوگئے۔ مین نے اُنکو یہ صلاح دی کہ یکے بعد دیگرے چھپ چھپ کے پوشیدہ اور مخفی طور پر روانہ ہون۔ کسی کو کانون کان خبر نہ ہونے پائے اس مقام پر اتنے آدمیون کا ملنا آسان امر نہ تھا۔ الغرض ان سب کو ہدایت مناسب کی کہ علیحدہ علیحدہ آؤ اور اگر کوئی شخص راہ مین پوچھے کہ کون ہو اور کہان جاتے ہو تو کہدینا کہ فلان شخص نے بھیجا ہی میرا نام بتا دینا بس کوئی تمسے مواخذہ نہ کریگا اور مقام بتا کر حکم دیا کہ تم وہان ہی ٹھہرے رہنا۔

اس کارروائی کے بعد اب صرف ایک شی کی ضرورت باقی رہی اور یہ ضرورت بڑی اہم ضرورت تھی یعنی اس زن نیک کو لکھین کہ ہم فلان روز روانہ ہونگے اور یہان اس اس امر کی کارروائی ہو رہی ہی اگر ہم لوگ دفعتہً داخل ہوجائین تو ڈر نہ جانا اور نہ تعجب کرنا۔ میرا ارادہ ہوا کہ باغ مین جاکر کوشش کرون کہ اگر اتفاق سے کہین ملاقات ہوجائے تو گفتگو کرلون اور کل معاملات اور امور سے اطلاع دون۔ بہانہ یہ کیا کہ مجھے کچھ بوٹیون کی ضرورت ہی سب کے پہلے مجھے اُس زن نیک کا پدر پیر ملا اور اُس سے مین نے ایسی زبان مین گفتگو کی جو عام فہم تھی۔ اُسنے اُسی زبان مین جسمین کئی زبانین ملی ہوئی تھین مجھسے پوچھا کہ آپ کہان سے آئے ہین اور کیا کام ہی اور آپ کون ہین مین نے کہا حضرت مین ملا فرغول کا غلام ہون اور کچھ جڑی بوٹی کے لیے آیا ہون چٹنی بنانا چاہتا ہون۔ مین نے اپنے آپ کو اس وجہ سے غلام ملا فرغول بتایا کہ مجھے خوب معلوم تھا کہ اُس سے اور فرغول سے بڑا یارانہ ہی۔ پوچھا آپ کو رہا ہونے کا کیا دینا پڑا۔ آزاد ہوا یا ابھی تک قیدی ہو۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ وہ زنکہ خوش جمال برق وش پری تمثال نظر آئی اور مجھے دیکھکر آہستہ آہستہ ادھر کی جانب قدم بڑھایا۔ اُسکے باپ نے جو اُسکو آہستہ آہستہ میری جانب آتے دیکھا تو اشارہ کیا کہ قدم بڑھائے ہوے۔ اس مقام کی عورتین پردہ نہین کرتین بے حجاب مردون سے ملتی اور باتین کرتی ہین۔ قریب جو آئی تو۔

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ	صبر رخصت ہوا آہ کے ساتھ

اُس وقت وہ جوبن تھا کہ اگر پری بھی دیکھ پاتی تو گلے سے لگاتی عاشق ہوجاتی۔

چلتی تو زمین مین سرو گڑتے	باتون مین تھے مُنھ سے پھول جھڑتے

بے اختیار جی چاہا کہ گلے سے لگالون۔ کسی سے پوچھون نہ پچھون۔ بس کلیجے ہی سے لگالون اور ہزارہا مچھیّان لون۔

ہر بات مین سحر آفرینی	ہر رنگ مین شان نازنینی
غیرت دہ گلرخان نوشاد	شیرین حرکات اور پریزاد

پرکالۂ آتش و ستم کوش — نسرین تن و نسترن بناگوش

حق یون ہی کہ کسی کے سر پر اتنے بال بھی نہونے ہونگے جتنے اُسکے گلے اور دست حنائی اور پاے مصفا مین جواہرات تھے۔ گوندنی کی طرح زرد جواہر سے لدی ہوئی تھی۔ حق تو یون ہی کہ جواہرات کو اُس سے فخر تھا نہ اُسکو جواہرات سے۔ سر پر چھپکا طلائی گلے مین دُھگدگی طوق چمپاکلی جگنو اور پور پور چھلے۔ اور ہر زیور گرانبہا

ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ — نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

سب سے زیادہ قیمتی ہیرے تھے اور وہان کی عورتین ہیرے کو جان سے زیادہ عزیز رکھتی ہین اور زیادہ تر ہیرے ہی کے مرصع زیور زیب بدن کرتی ہین انسے زیادہ اور کوئی قوم ہیرے کو عزیز نہین رکھتی پاس مقام مین اسکے باپ سے زیادہ ہیرے جو مقدار اور قیمت دونون مین بڑھے ہوے تھے اور کسی کے پاس نہ تھے اور حاصل دریا و کان انپر سے قربان تھا حسن کی یہ کیفیت کہ معلوم ہوتا تھا کہ کبھی کم ہی نہوگا۔ دولت لا انتہا و لازوال کو کئی بار پیشتر بھی دیکھا تھا مگر اس مرتبہ تو ستم ہی ڈھا دیا معلوم ہوتا تھا کہ خداے پاک نے میرے اوپر رحم کھا کر پرستان کی پری کو بھیجا ہی۔ جب وہ بالکل قریب آئی تو پھر اُسکے باپ نے کہا یہ میرے دوست صادق اور یار مکرم ملا فرغول کے غلام ہین اور یہان بلغ مین انوے بخارا اور آم کی کیری اور ادرک اور پودینہ اور لہسن لینے آئے ہین اس پری نے تجاہل عارفانہ کرکے گفتگو شروع کی اور مجھسے پوچھا کہ تم نے اپنی آزادی کی فکر کیون نکی۔ کیا اسیری کو آزادی پر ترجیح دیتے ہو مین نے کہا مین اب آزاد ہوا ہون اور جس رقم کثیر پر مین نے رہائی پائی تھی اُس سے بھی اطلاع دی۔ اُسنے کہا حق یون ہی کہ اگر تم میرے باپ کے رفیق ہوتے تو اس سے دو چند رقم پر بھی رہائی نہ پاتے تم لوگون کا قاعدہ ہی کہ ہم کو فریب دینے کے لیے غریب اور مفلس بنجاتے ہو مین نے کہا مین آپ سے حجت نہین کر سکتا مگر اسمین شک نہین کہ مین ایک راستباز آدمی ہون اور آقا سے ہمیشہ بہ انکسار و اطاعت پیش آتا ہون۔ اور تا دم مرگ خیر خواہ آقاے نامدار رہونگا اور ایک آقا ہی پر کیا فرض ہی ہر شخص سے جھک کے ملونگا۔ اس رشک حور نے پوچھا تم یہان سے کب جاؤگے مین نے کہا حضور کل جاؤنگا۔ ایک نامی جہاز یہان سے روانہ ہوگا اُسی پر جاتا ہون۔ اُسنے کہا اس جہاز کے لوگون کو تمسے کوئی بھی ہمدردی نہین ہوسکتی بہتر ہی کہ تم کسی ایسے جہاز پر جاؤ جسکے مسافر تمھاری ہمدردی کرین مثلاً ملا فرقان کا جہاز ہی جو آج ہی کل مین جانیوالا ہی مین نے کہا اگر یقین کامل ہو کہ ملا فرقان کا جہاز ضرور ہی روانہ ہوگا تو دو ایک روز اور ٹھہر جاؤن ورنہ غالباً کل ہی چلا جاؤنگا کیونکہ اب اپنے وطن اور اپنے عزیزون کے دیکھنے کو ترستا ہون ایک ایک گھڑی ایک ایک پہر معلوم ہوتی ہی۔ دم بھر کی جدائی بھی کمال شاق ہی۔ اگر جہاز پر ذرا تکلیف بھی ہوئی تو مضائقہ ندارد۔ کوئی ہرج کی بات نہین ہی مگر جی چاہتا ہی کہ پر لگا کر اُڑ جاؤن اُسنے کہا معلوم ہوتا ہی جو ردو[سے]

ہو بس یہی سبب ہے۔ بی بی کا پیار آیا ہے اس سے پر لگا کے جانا چاہتے ہو میں نے کہا جی نہیں میری شادی نہیں ہوئی ہے مگر قصد ہے کہ وطن پہونچتے ہی عقد کرلون مین نے ایک عورت سے وعدہ کرلیا ہے۔ اُسنے پوچھا وہ عورت کچھ حسین بھی ہے۔ مین نے کہا بس اب یہ نہ پوچھیے ایسی خوبصورت ہے کہ بعینہ آپ ہی کی سی ہے۔ ذرا سرمو فرق نہیں۔ اس غیرت حور کے باپ نے اس گرما گرم فقرے پر ہنسکر کہا اگر واقعی حسن مین میری بیٹی سے ٹکر لڑتی ہے تو اسمین اصلا شک نہیں کہ اپنی آپ ہی نظیر ہے یعنی بے نظیر ہے۔ کیونکہ میری لڑکی سے زیادہ حسین تو اس ملک مین اور کوئی نہیں ہے۔ خواہ سے دیکھو سچ کہتے ہو یا جھوٹ۔ اس تمام گفتگو مین ایک شخص جو ہماری اور اُنکی زبان بخوبی سمجھتا تھا ہم کو جا بجا سمجھاتا جاتا تھا کیونکہ وہ غیرت حور ہماری زبان اچھی طرح نہیں سمجھ سکتی تھی اشارون سے زیادہ تر گفتگو کرتی تھی۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک آدمی دوڑتا آیا اور کہنے لگا چار آدمی باغ کی دیوار پھاند کر کود آئے ہیں اور میوے توڑ رہے ہیں۔ جب اس مرد پیر نے سُنا کہ قوم فاتح کے لوگ ہیں تو خائف ہوا اور زنانہ حسین و نازنین بھی کانپ اُٹھی کہ اب غضب ہی ہو جائیگا کیونکہ اس قوم کے لوگ اس فرقے کے آدمیون کے ساتھ غلامون سے بھی بدتر برتاؤ کرتے ہیں۔ اُسنے اپنی لڑکی سے کہا بیٹی تم جا کے چھپ رہو۔ مین ان سورون یاجیون سے گفتگو کرتا ہون۔ اور میری طرف مخاطب ہو کر کہا اچھا چٹنی کا سامان باغ سے لیکر تم بھی اب رخصت ہو اللہ تمھارا حافظ ہے۔ وہ تو اُدھر گیا اور اِدھر جب وہ درختون کے سائے مین ہوا تو اس حسینہ باہر و نے آبدیدہ ہو کر کہا کیا تم اب جاتے ہو ہائے کیا اب تم رخصت ہی ہوتے ہو۔ مین نے کہا مین جاتا ہون مگر تمکو ساتھ لیکر جاؤنگا۔ تیار رہو اور جب ہمارے لوگ آئین تو تم کسی طرح کا خوف ہرگز نہ کرنا خبردار خبردار۔ جلدی اور انتہا کی عجلت مین مین نے اپنے خیال ظاہر کیے اور وہ میرا مطلب بخوبی سمجھ گئی۔ اور میرے گلے مین باہین ڈالکر آہستہ آہستہ خرام ناز سے ڈرتی کانپتی ہوئی گھر کی جانب چلی کہ اتنے مین اُسکا باپ اُن چارون کو باغ سے نکال کر واپس آیا اور ہم دونون کو معشوق و عاشق کی طرح گلے سے لگاتے اور لپٹاتے ہوئے دیکھ لیا ہمارا دم ہی تو نکل گیا مگر وہ زن خوشرو بڑی اُستاد تھی۔ ذرا ہراسان نہوئی سمجھ گئی کہ اگر ڈر کے الگ ہو جائینگے تو باپ کو بدی کی جانب خیال جائیگا حال کھل جائیگا۔ آہستہ سے کہا ذرا اور لپٹ جاؤ اور ایسی صورت بنائی کہ معلوم ہوتا تھا سچ مچ غش ہی آگیا۔ سر اور بھی جھکا دیا گردن ڈالدی اور لڑکھڑاتی ہوئی چلنے لگی اور مجھ سے اور بھی زیادہ لپٹ گئی اسکا باپ دوڑتا ہوا آیا۔ کہا ارے یہ کیا ماجرا ہے۔ خیر باشد۔ بیٹا کیسی ہو۔ جواب سننے کے قبل ہی خود کہا کہ معلوم ہوتا ہے ان چارون سورون کتون یاجیون کے باغ مین دھنس آنے کے سبب سے اسقدر خائف ہوئی کہ غش کی نوبت آگئی ہے۔ مین نے بھی اسطرح رو کا اس قطع سے لیکر چلا کہ گویا گرہی

پڑی تھی مین نہ روکتا تو غش کے باعث سے گر پڑتی۔ اُسکے باپ نے مجھ سے لیلیا اور چلنے لگا اور اُسنے آہستہ
سے میری جانب مخاطب ہوکر کہا (اب تم جاؤ۔ اب جاؤ) اور ایک آہ سرد بھری۔ پیر مرد نے کہا بیٹی انھون نے تو
کوئی بدی کی بات نہین کی شوربی کیون ہو۔ اُن چارون کو مین باغ سے نکلوا آیا۔ دفان ہوگئے۔ اب کیا خوف ہی
مین نے کہا جناب اب مین انکو تکلیف نہ دونگا یہ مجھے ہنسی خوشی رخصت کرتی ہین اب جانے دیجیے انشاء اللہ اگر
چٹنی کی ضرورت ہوئی تو پھر حاضر ہونگا خدا حافظ ہی۔ میرے آقا نے کئی بار کہا تھا کہ اس باغ سے بہتر پودینہ اور
آم اور لہسن اور ادرک چٹنی کا پورا سامان اور کہین نہ ملیگا۔ اُسنے کہا آپ کا گھر ہی جب ضرورت ہو آئیے مگر میری
لڑکی کے اتنا کہنے سے بُرا نہ مانیے گا اِس وقت کی حالت قابل معافی ہی مطلب اِنکا یہ تھا کہ اب آپ زیادہ
تکلیف نہ اُٹھائیے جائیے چٹنی بنائیے۔

اب مین اُن دونون سے رخصت ہوا وہ اپنے باپ کے ساتھ گئی مگر معلوم ہوتا تھا کہ گویا روح اُسکے
اور میرے دونون کے بدن سے مفارقت کرگئی۔ چٹنی کے سامان کے جمع کرنے کے بہانے سے ہمارے ہمراہیوں
نے باغ کی خوب سیر کی اور ہر سمت اور ہر رخ کا جائزہ لیا اور ہر مقام کو بڑی غور سے جانچا کہ دیکھین کس طرف
سے بھاگنے اور بھگانے کا آسان راستا ہی یہان سے جاکر مین نے اپنے دوست سے جو کشتی لایا تھا
اور اُسکے علاوہ اور احباب سے بھی کل حال بیان کیا اور کہا یارو خدا وہ دن دکھائے کہ نقش مراد کرسی
نشین ہو اور ہماری پیاری ہم سے یکجا ہو جائے۔

وقت رفتہ رفتہ گزر گیا اور خدا نے روز معہودہ دکھایا۔ الحمد للہ۔ جو جو امور انجام کار انجاح مرام کے لیے
طے پائے تھے اُنکا ہم سب نے بڑی احتیاط سے خیال رکھا تا کہ تیر مراد ہدف پر پہونچے نشانہ خطا نہ کرے جس دن کا
روز اس معشوقہ عالم افروز سے ملنے کا مقرر ہوا تھا اُس روز میرے دوست نے کشتی روان کی اور کشتی اس مطلب
کے مکان کے محاذی داخل ہوئی۔ اور شام کے وقت وہان لنگر انداز ہوئی۔ جو لوگ اس کشتی کے ملاح تھے وہ اور
اُدھر کمینگاہ مین چھپے رہے اور خوش تھے کہ وقت مقررہ آگیا۔ کشتی کے نمودار ہوتے ہی وہ سب جو کمینگاہ مین
چھپے ہوئے تھے نکل آئے اب پھاٹک شہر مین بند ہوگئے اور سناٹا ہوگیا ہو کا عالم۔ اب کوئی آدمی بجز سنتریون
کے باہر نکلنے نہین پاتا کشتی پر غیر مذہب والے ملاح بھی تھے۔ ہمارے دوست نے جو کشتی لائے تھے کہا کہ یارو
اب دیکھتے کیا ہو۔ غیر مذہب والے ملاح جو اس کشتی پر ہین اور جنسے ہمکو اذیت پہونچنے کا اندیشہ ہی اُنکو
تہ تیغ کرو وقت کو ہاتھ سے نہ دو۔ اچانک سب کو گرفتار کرلو۔ ہم سب ایک مذہب والون نے یکبارگی
دفعۃً ان سب کو گرفتار کرلیا اور وہ بھی چیپ چپاتے گرفتار ہوگئے اور وہ بیچارے کرتے ہی کیا نہتھے
تھے اور آدمی تھوڑے۔ چٹکیون مین یہ سب کارروائی ہوئی تمام دن مین ہم لوگون نے مخالف

مذہب والون کو سمجھا دیا کہ خبردار اگر ذرا بولے یا چون کیا یا آواز نکالی یا غل مچایا تو مار ہی ڈالینگے بس دفعۃً قتل اگر جان سے بیزار ہو تو خیر۔ جان پر کھیل جاؤ ورنہ کامل سکوت اختیار کرو۔ اور تلوار کی آنچ سے بچو۔

اس کارروائی کے بعد ہم مین سے نصف آدمی جہاز پر رہے کہ اُن قیدیون کی حفاظت کرین جنکی مشکین باندھی تھین اور نصف آدمی اُس باغ مین گئے۔ جو دوست جہاز لائے تھے وہ ہمارے سرگروہ ہوے۔ خوش نصیبی سے دروازہ اس آسانی سے کھل گیا کہ گویا کبھی بند ہی نہین ہوا تھا۔ ہم سب بہت ہی حزم واحتیاط کے ساتھ دبے پاؤن مکان مین داخل ہوے مگر قدم قدم پر خوف تھا کہ خدا ہی خیر کرے۔ بارے بغیر خرابی پہونچے۔ مگر کسی کو کانون کان خبر بھی نہوئی۔ ہماری پیاری ہمارے اقرار اور وعدے کے بموجب ہماری انتظار مین تھی۔ جب پاؤن کی آہٹ سُنی تو اُس رشک حور نے آہستہ سے کہا آپ لوگ کون ہین اور یہان کیا کام ہے۔ [illegible] نے چپکے سے کہا جانی ہم ہین بس اب اترا ؤ میری آواز پاتے ہی ایک لحظہ بھی نہ ٹھہری۔ فوراً نیچے اتر آئی۔ نہ کچھ کہا نہ جواب دیا [illegible] سنتے ہی موجود۔ دروازہ کھلا اور وہ صورت زیبا اور پری کا ٹکڑا نظر آیا۔ کہ ہم سب غش غش کرنے لگے [illegible] خلعت زیبا شمائل پری تمثال مہرہ خصال۔ دیکھتے ہی مین نے لپٹا کے چوم لیا۔ بوسون مین جو مزہ [illegible] آیا کبھی پہلے نہین آیا تھا میرے رفقا نے بھی وہی کیا جو مین نے کیا وہ سمجھی کہ شکریہ ادا کرنے کا یہی طریقہ ہوگا۔ [illegible] جو [illegible] آئے تھے اس عروس طاؤس زیب عدوے شکیب سے عربی مین دریافت کیا کہ آپ کے [illegible] گھر مین ہین یا نہین۔ اسنے کہا جی ہان گھر مین ہین آرام کر رہے ہین۔ سوتے ہین۔ [illegible] کہا اچھا تو پھر ہم چلے [illegible] انکو بھی ساتھ لیچلو اور جو کچھ اُنکی قیمتی جائداد ہو اُسکو بھی لیچلو [illegible] نے جواب [illegible] کہ (خبردار میرے باپ کو کوئی ہاتھ نہ لگائے) یہان کوئی بڑی بیش بہا چیز [illegible] پہنے اوڑھے ہون بس وہی ہے باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔ اور یہی کیا کم ہے۔ اتنا ہی کہ [illegible] ہو گی۔ تونگر اور قانع ہو جاؤ گے اک ذرا توقف کرو۔ مین ابھی آئی مگر غل [illegible] دوست سے پوچھا کہ انھون نے کیا کہا معلوم ہوا کہ ہمکو ہدایت [illegible] ایک طشت زر دین دینار و درم لیکر آئی اور [illegible] اُس نازک اندام پر بوجھ تھا۔

[illegible] گئے تھے کہ این فتنہ است خوابش پردہ بہ دریچہ سے اُس [illegible] باغ مین در آئے ہوئے ہین۔ دیکھتے ہی چلا [illegible] جان نکل گئی۔ مگر اُس دوست نے بھی پھرتی کی

سوچا کہ اگر ذرا چوکے تو غضب ہی ہوجائیگا۔ فوراً لپک کے اس کمرے کو کھولا جہاں اُسکا باپ سو رہا تھا اور دم
کے دم میں ہم کیا دیکھتے ہیں کہ اس بوڑھے کو گرفتار کرکے لوگ لیے آتے ہیں مگر مین اُنکے ہمراہ نہیں گیا اسکے
دو سبب تھے ایک یہ کہ اُس رشک حور کا باپ مجکو جانتا تھا دوسرے یہ کہ میرا جی نہیں چاہتا تھا کہ اس پری
سے ایک لحظہ بھر بھی جدا ہوں۔ اسکے باپ کو اس قطع سے لائے کہ مُنھ رومال سے بند کہ آواز نہ نکالنے پائے
اور مشکیں کسی ہوئیں اور کہتے آتے تھے کہ اگر ایک لفظ بھی زبان سے نکالا تو مار ہی ڈالینگے۔ اسنے اپنی لڑکی کو
یہاں دیکھکر حیرت اور حسرت کی نظر ڈالی اور یہ معلوم ہی نہ تھا کہ وہ [illegible] آئی ہے [illegible] تھی۔
ہم لوگ بزودی تمام تر روانہ ہوئے اور کشتی کے پاس آئے جہاں ہمارے رفقا انتظار میں کھڑے تھے اور
دعا مانگ رہے تھے کہ خدا کرے کوئی اُفتاد نہ پڑے۔

رات کے دو گھنٹے بھی نہ گذرے تھے کہ ہم سب کشتی پر سوار ہوگئے اور اس [illegible] کے باپ کی مشکیں
کھولڈالیں اور مُنھ سے رومال ہٹایا مگر اتنا سمجھا دیا کہ خبردار غل نہ مچانا نہیں تو سر [illegible] ہوگا۔ جب اُسنے
دیکھا کہ اُسکی لڑکی مجھے لپٹا کے چوم رہی ہے تو آنسو آنکھوں سے جاری ہوگئے مگر خوف کے سبب سے خاموش
تھا کہ اگر بولونگا تو یہ لوگ مار ہی ڈالینگے۔ اسکی لڑکی نے خواہش کی کہ اُس کے باپ اور اہل مذہب کو ہم لوگ
آزاد کر دیں اُسنے کہا مجھسے دیکھا نہیں جاتا کہ میرا باپ جسکو میں اسقدر عزیز تھی قیدی بنکے میرے سامنے رہے
مگر لوگوں کی صلاح اب یہ ہوئی کہ اگر انکو آزاد کر دینگے تو ضرور بلوہ مچائینگے اور عجب نہیں کہ کوئی کشتی ہماری گرفتاری
کے لیے روانہ کریں اس سے بہتر یہ ہے کہ جو بندرگاہ سب سے پہلے ملے جہاں ہمارے مذہب کے لوگونکی عملداری ہو
وہاں انکو رہا کر دیں اس رشک حور نے بھی ہم سب کی اس رائے سے پورا پورا اتفاق کر لیا۔

اب خدا کی عنایت پر بھروسا کرکے ملاحوں نے کشتی کو تیزی سے روان کیا مگر قدم قدم پر خوف تھا کہ کہیں ایسا
نہو کہ کوئی غیر مذہب والا دیکھ لے اور کشتی کو لیجائے خدا خدا کرکے کوئی تیس میل چلکے تڑکا ہوا اور ساحل بحر
دور سے صاف نظر آنے لگا۔ وہ نازنین مہ جبین اب تک میرے ساتھ اُسی خلق و اخلاق سے پیش آیا کی دم بھر
جدا نہ ہوئی۔ اس عرصے میں ہوا تیز چلنے لگی اور کشتی کوئی آٹھ کوس دوسرے رُخ نکل گئی۔ ہم نے قیدیوں سے
کہا کہ تم لوگ گھبراؤ نہیں ہم موقع دیکھکر تم سب کو رہا کر دینگے اسپر اُس حسینہ کے باپ نے کہا یہ بتاؤ کہ تم کس
رقم پر مجھے رہا کرنے کا وعدہ کرتے ہو۔ جو کہو وہ دوں۔ مگر مجھے اور میری لڑکی کو [illegible] یہ کہکر زار زار رونے لگا۔
روتے روتے آنکھیں خون کبوتر ہوگئیں۔ ہم سب کا دل بھر آیا اور جب ہمنے اُس بیچاری کو روتے دیکھا تو ہم
سب کو رونا آگیا ضبط نہ کر سکے اور باپ کی محبت نے جو جوش کیا تو وہ بھی مجھے چھوڑ کر جاکے باپ کے پاس بیٹھ
آٹھ آٹھ آنسو رونے لگی اور یہ حالت دیکھکر کشتی بالکل [illegible] ہوگئی اسکے [illegible]

پھر جب وہ تو بھی ہر طرح [illegible] تو جاؤ کہ تم جسقدر جواہرات اور جیتھا زیور لیکر کیونکر آئین - اسکے بعد جواہرات کا ڈبا دیکھکر اور بھی تحیر ہوا اب ہوش اُڑ گئے حواس غائب - پوچھا ارے یہ ڈبا تو بلخ مین نہ تھا ایک ور ہی شہر مین تھا - اسپر ہمارے اُس دوست نے جو کشتی لائے تھے کہا سنو جی بڑے میان - اپنی لڑکی کو بکر سے کر رسوال کرکے دق نکرو - ہزار بات کی ایک یہ ہے کہ یہ اب ہمارے مذہب مین آگئین اور ہم لوگ جو قید تھے اُنکو انھون نے رہا کیا اور اپنی مرضی اور خوشی سے یہان آئی ہین اور ایسی خوش ہین کہ گویا قارون کا خزانہ کسی نے اِنکو دے دیا -

پیر مرد - بیٹا کیا یہ سچ ہی -

لڑکی (یعنی وہی رشک حور) ہان ابا صحیح ہی -

پیر - تو تمنے انکا مذہب اختیار کرلیا اور اپنے باپ کو دشمنون کے حوالے کردیا -

لڑکی - بیشک مین نے مذہب بدل دیا مگر تمکو قید کرنے کا ہرگز میرا منشا نہ تھا منشا صرف یہ تھا کہ میرا بھلا ہو -

پیر - تمھارا کیا بھلا ہوا بیٹی -

لڑکی - یہ حضرت مریم ہی کہہ سکتی ہین - میری کیا حقیقت ہی -

یہ سُنکر وہ سمندر مین کود پڑا اور اُس رشک حور نے زور سے چیخا تو کچھ آدمیون نے اُسکے کپڑے پکڑکر اسکو کھینچ لیا ورنہ ڈوب ہی گیا تھا مگر وہ سمجھی کہ واقعی ہی مرگیا اور لاش پر زار زار رونے لگی - ہمنے اسکو اوندھا لٹکا اُسکے منھ سے بہت پانی نکلا کوئی دو گھنٹے مین جا کے ہوش آیا - اور اب ہم ساحل بحر کے قریب آگئے اور خدا کا ہزار ہزار شکر ادا کیا کہ مع الخیر داخل منزل مقصود ہوے -

یہان اس رشک حور کی خواہش کے مطابق حکم دیا گیا کہ غیر مذہب والون اور اسکے باپ کو رہائی دیجائے ابتک غیر مذہب والون کی شکلین کسی ہوئی تھین - اس پری نے کہا گو مین نے لاکھ مذہب بدل دیا ہی مگر یہ ممکن نہین کہ اپنے باپ اور ہموطنون کو قید کی حالت مین دیکھون - الغرض ایک بندرگاہ کے ساحل پر ہمنے سب غیر مذہب کے قیدیون کو رہا کردیا مگر اس رشک حور کے باپ نے غل مچانا شروع کیا اے اہل جہاز یہ بدبخت عورت گولی مارنے کے قابل ہی یہ ہرگز تمھارے مذہب کو اپنے خاص مذہب پر ترجیح نہین دیتی بلکہ یہ اس سبب سے تبدل مذہب کرتی ہی کہ تمھارے مذہب مین آزادی زیادہ ہی اور میری رہائی کے لیے جو اسنے فکر کی اُس سے یہ نہ سمجھنا کہ اسکو مجھ سے ہمدردی ہی - لاحول ولا قوۃ - مین اُسکی آنکھون مین کانٹے کی طرح کھٹکتا ہون اور اس کانٹے کو یہ دور کرنا چاہتی ہی - جب ہمنے دیکھا کہ اول جلول بک رہا ہی تو کشتی سے زبردستی اُتار دیا اور وہان سے اسنے پھر اسی قسم کی باتین کرنی شروع کین اور آخر کار کہا اے میری پیاری بیٹی - خدا کے لیے چلی آ - زیور کو جانے دو

میرے دل پر صدمہ ہے) - اس رشک حور نے کہا آ یا خدا مالک ہے اور وہی تمھارے دل کو تسلی دیگا۔ جب کشتی دور نکل گئی تو ہمنے اس پری پیکر کو تسلی دینی شروع کی - اب سُنیے چلنے کو تو چلے اور خوش خوش چلے مگر بد قسمتی نے اپنی صورت دکھائی - یا اللہ بچائیو - باد مخالف ہماری کشتی کو کہین سے کہین لیگئی - اور ایک جہاز ہمکو نظر آیا - نوبت با ینجا رسید کہ کچھ دیر کی گفتگو کے بعد اُنھون نے دھمکایا کہ اگر ذرا آگے قدم بڑھایا تو توپون پر بتی لگا دیجائیگی اور دھوان اُس پار ہوگا - ہم سب مارے ڈر کے لنگر انداز ہوے اور اُنھون نے کشتی مین آکر کہا خاصہ جہاز کا جہاز ہے - جو اسباب اور مال اور روپیہ اور اشیاے بیشبہا ہون سب دھر دو (ورنہ قتل کیے جاؤگے) ۔ ع - مثل سچ ہے کہ مرتا کیا نہ کرتا + بجز اسکے کہ حکم بجا لائین اور چارہ ہی کیا تھا - اور سب کو تو چھوڑ دیا مگر اس رشک حور کے ہاتھ کے زیور نکال لیے - خیر جان تو بچی - ہمارے دوست نے یہ چالاکی کی کہ اس رشک حور کا جواہرات کا ڈبا سمندر مین ڈبو دیا - جل جلا لے دے کے اس جہاز کے ناخدا نے ہمکو آزادی دی اور ایک چھوٹا سا جہاز جو ہمارے جہاز سے جسکو انکسار کے سبب سے ہم کشتی کہتے تھے کم قیمت تھا ہمکو دیا اور کچھ سفر خرچ دیکر رخصت کر دیا مگر ناخدا سے بعض بد نفس آدمیون نے ایما کی کہ ان سبکو سمندر مین ڈبو دو - خدا خدا کرکے رہائی پائی اور ایک جزیرے کے پاس لنگر انداز ہوے - اُترے تو آبادی کا نام و نشان نہین - چلتے چلتے ایک پہاڑ نظر آیا اُسکی چوٹی پر گئے - ذرا اترے آبادی کے سے نشان نظر آنے لگے - تھوڑی دیر مین ایک درخت کے سایے مین ایک نوجوان گڑریا نظر آیا جو چاقو سے اپنی چھڑی کو چھیل رہا تھا - ہمنے اسکو آواز دی گردن اُٹھا کر ہماری جانب اُسنے دیکھا دو آدمی ہم مین سے اور ملک کے کپڑے پہنے ہوے تھے وہ ہمکو کافر سمجھا اور غل مچا کے دوڑا کہ (ارے چلو جلدی چلو کافر لوگ اُتر آئے ہین - دوڑو) ہم سمجھ گئے کہ یہ ہمکو کافر سمجھا ہے ان دونون کے کپڑے ہمنے بدل دیے کہ اتنے مین پچاس سوار نظر آئے معلوم ہوا کہ سرکاری سوار جو ساحل کی حفاظت کے لیے مقرر تھے انھین کے سوار ہین - آکے دیکھا تو کہا (ارے یہ تو ہمارے ہم مذہب ہین - کیا آپ ہی لوگون کو دیکھکر اُس لونڈے نے غل مچانا شروع کیا تھا ہمنے کہا جی ہان ہم ہی کو کافر سمجھا تھا اتنے مین ایک آدمی نے اُن سوارون مین سے ایک کے قریب جا کر کہا (چچا جان مجھے پہچانا) وہ سوار فوراً اُتر پڑا اور اپنے بھتیجے سے بغلگیر ہوا - اور کہا خدا گواہ ہے اسوقت جیسے کسی نے ہزارون روپیے مجھے دے دیے اس سے بڑھکر خوشی اور کیا ہوگی - ع - کہ یارے برخوردار وصل یارے + بعد مدت مین نے اپنے لخت جگر نور بصر کو دیکھا جب سوارون نے سُنا کہ ہم اُنکے ہم مذہب ہین تو گھوڑون سے اُترے اور کہا کہ آپ لوگ ہمارے گھوڑون پر سوار ہوکر نور آباد کو چلیے یہان سے قصبۂ مذکور تین کوس تھا - چند سوار سمندر کی جانب گئے کہ ہمارے جہاز کو قصبے کے قریب لا کے لنگر انداز کرین - اب ہم ان سوارون کے گھوڑون پر اسطرح سوار ہوئے کہ ایک ایک جانور پر دو دو - ایک وہ اور پیچھے ہم مین سے

ایک وہ رشک حور ہمارے دوست کے چچا کے پیچھے سوار ہولی سواران سرکاری نے ہماری بڑی خاطر کی کوئی کسی کے ہاں ٹکا کوئی کسی کے ہاں۔ ہم بھی ایک دوست کے ہاں اُترے۔ وہ رشک حور میرے ساتھ اور میرے ہمراہ تھی۔ ہمارے میزبان نے بڑے تپاک اور اخلاق سے حقوق میزبانی ادا کیے چند روز بعد ہمارے اکثر ساتھی نورآباد سے ادھر اُدھر اپنی مرضی اور خوشی کے موافق چلے گئے ہیں اور وہ رشک حور دور از قصور البتہ نورآباد ہی میں ہے کیونکہ ہمارے پاس خرچنے کو روپیہ کافی موجود تھا اس بخیرت پری کو ناخدا رخصت کے وقت دے گیا تھا میں نے اُنکو ایک قاطر خرید دیا جسپر وہ اسوقت سوار ہیں ابتک میرا اِنکا عقد نہیں ہوا ہی گو اس سے بڑھ کر دولت دنیا میں اور کیا ہو سکتی ہی کہ مجھے ایسی پری ملی مگر میں غریب آدمی ہوں مدت کے بعد اپنے وطن جاتا ہوں خدا کرے میرے والدین اور بھائی زندہ ہوں تو میں اور یہ پرستان کی پری خوش خوش زندگی بسر کریں آیندہ یا قسمت یا نصیب یا بخت۔ اگر وہ بقید حیات خدانخواستہ نہوں یا اُنکی حالت خراب ہوگئی ہو تو افسوس کا مقام ہی۔

حضرات میرا مختصر حال یہ ہی جو میں سرض بیان میں لایا اب آپ خود غور فرمائیے کہ غیر معمولی اور انوکھی بات ہی یا نہیں۔ اگر آپ کی سمع خراشی کا خیال نہوتا تو اس سے بھی زیادہ وضاحت اور تصریح کے ساتھ بیان کرتا۔

فصل ۔ ۱۵

جب اس قصے کو اس شخص نے ختم کیا تو ساتھیوں میں سے ایک صاحب نے کہا حضرت واقعی کس خوبی اور زینت کے ساتھ آپ نے اپنی انوکھی سرگذشت اسوقت بیان کی کہ جی خوش ہوگیا۔ ہر ہر قدم پر ایک انوکھی بات سننے میں آئی۔ ماجرے اور روایات طرفہ ہی تھے۔ جو لفظ ہی حیرت انگیز اور تعجب خیز ہی سامعین جو حیرت میں غرق کہ آیا یہ خواب پریشان ہی یا واقعی امور بیان کیے گیے اگر کل تک آپ اِسکو ختم نکرتے تو بعد ہماری بیحد مسرت کا باعث ہوتا۔ دوسرے تربیت یافتہ اور کل سامعین نے کہا کہ اگر کوئی امر ہمارے قابل ہو تو بسم اللہ فرمائیے۔ خدمت کو بسر و چشم حاضر ہیں۔ اس رئیس زادہ والا تبار نے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی کہا کہ اگر آپ ہمارے ہمراہ ہمارے مکان پر چلیے اور اس رشک حور کو ساتھ لیچلیے تو جو دلی آرزو آپ کی ہی وہ اعزاز کے ساتھ پوری ہو جائیگی۔ اُسنے شکریہ ادا کیا مگر وہاں جانا اور روپیہ لینا منظور نہیں کیا۔

اب شام ہوگئی اور مغرب کے وقت ایک گاڑی سرا میں کھڑکھڑاتی ہوئی داخل ہوئی چند سوار اسکے ہمراہ تھے۔ جگہ تلاش کرنے لگے بھٹیارے نے ادب کے ساتھ عرض کی کہ حضور آج تو تل رکھنے کو بھی جگہ نہیں ہی ایک سوار نے ڈانٹ کے کہا کچھ پروا نہیں۔ جگہ ہو یا نہو ہمارے حضور قاضی صاحب کے لیے جگہ خالی کرنی ہوگی

بھٹیارے نے پریشان ہوکر عرض کی حضور صاف بات یہ ہے کہ بستر میرے یہان کوئی خالی نہین ہے۔ اگر بستر قاضی صاحب کے ساتھ ہو تو مین اپنا کمرا خالی کردون۔ سوار نے کہا فوراً خالی کردو۔ اتنے مین گاڑی سے ایک بہت ہی معزز آدمی اترا جسکی وضع قطع لباس شان اور آن بان سے معلوم ہوتا تھا کہ بڑا جلیل القدر افسر ہے۔ غور سے دیکھا تو قاضی القضات کے ہمراہ ایک مہوش زرین کمر پری پیکر تھی۔

| برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن | جوانی کی راتین مرادون کے دن |

جسنے دیکھا عش عش کرنے لگا۔ سرا والے پہلے لیلی اور جمیلہ وغیرہ کو اگر نہ دیکھ چکے ہوتے تو انکو یقین نہ آتا کہ ایسی ایسی صورتین بھی انسانون کی ہوا کرتی ہین۔ اسوقت خدائی فوجدار بھی موجود تھے۔ جب انھون نے دیکھا کہ قاضی صاحب ایک نوجوان حسینہ کو لیکر آئے ہین تو قریب جاکر یون فرمایا۔ حضور قاضی صاحب قبلہ آپ بے کھٹکے اس محل معلے مین قدم رنجہ فرمایئے ایک تو یون ہی یہ پرستان تھا لیکن اب اس پری کے قدوم میمنت لزوم سے اور بھی پرستان ہوگیا۔ وہ بچہ حور حضور کے ہمراہ ہے کہ واللہ اگر یہان دیکھلے تو پایہ ہمہ رفعت پشت ادب خم کرے اور دریا لہرین مارتا ہوا پاے مبارک کا بوسہ لینے آئے۔ مانا کہ محل ذرا کوچک ہے مگر آپ کے سے علما اور فضلا کو کوچک اور کلان سے چہ سروکار۔ جو صاحب بہشت ہین جو صاحب قلم ہین انکو اس سے کیا بحث تمام دنیا مین جہان کہین یہ حور دور از قصور جائیگی فرشتے درود پڑھینگے۔

قاضی صاحب نے جو یہ گفتگو سنی تو خدائی فوجدار با وقار کو از سرتا پا غور سے دیکھا اور دل ہی دل مین ہنسے کہ ماشاء اللہ ع سب صورت لنگور فقط دم کی کسر ہے + وضع اور برزخ شریف واہ واہ۔ اسپیچ سبحان اللہ وہ تینون پریان جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے سامنے کھڑی ہوئین اور پادری صاحب اور وحشی تربیت یافتہ اور نوجوان رئیس زادے نے جاکر بہ اخلاق صاحب سلامت کی۔ قاضی صاحب اندر آئے پادری صاحب اور نوجوان رئیس زادے وغیرہ کو دیکھکر خوش ہوے کہ معزز لوگ بھی سرا مین موجود ہین مگر خدائی فوجدار کی قطع سے انکو ذرا وحشت ہونے لگی۔ اب رائے یہ قرار پائی کہ مستورات ایک کمرے مین شب باش ہون اور مرد باہر رہین قاضی صاحب نے یہ بات منظور کی کہ انکی صاحبزادی ان عورتون کے ساتھ رہین کچھ بستر سرا سے ملا اور کچھ قاضی صاحب کے پاس تھا۔

قاضی صاحب کے آنے سے صرف ایک شخص کو ذرا ملال سا تھا۔ یہ شخص وہی صاحب تھے جنھون نے اس رشک حور کا قصہ چھیڑا تھا اور فوج کے افسر رہے تھے۔ انھون نے جو قاضی کو غور سے دیکھا تو انکے ہمراہیون اور سپاہیون سے جاکے انکا نام دریافت کیا اور پادری صاحب اور وحشی تربیت یافتہ سے جاکے یون ہمکلام ہوے (یہ جو قاضی آئے ہین یہ میرے بھائی ہین ہم تین بھائی ہین جیسا کہ مین عرض کرچکا ہون

انھون نے علم و فضل کی طرف توجہ کی۔ مین نے فوج مین نوکری کی۔ اسکے بعد کل قصہ جو اوپر بیان ہو چکا ہے
بیان کیا اور انکی صلاح لی کہ بھائی سے اسکا ذکر کرون یا نہ کرون۔ کیونکہ مین اسقدر غریب ہون اور یہ فضل خدا
سے اس درجۂ اعلی کو پہونچا ہے۔ پادری صاحب نے کہا آپ سب امور میری راے پر چھوڑ دیجیے۔ مین
ایک خوبصورتی کے ساتھ کل امور طے کر دونگا۔

کھانا کھانے کے وقت پادری صاحب نے عند التذکرہ قاضی صاحب کو چھیڑا۔ کہا جناب قاضی صاحب
آپ کے ایک ہمنام سے اور مجھ سے جزیرۂ قرطوس مین ملاقات ہوئی تھی۔ وہ تین بھائی تھے۔ ایک نے بحری
نوکری اختیار کی۔ ایک کہین کے منصف ہوے اور وہ فوجی افسر تھے اسکے بعد کل امور جو انکی زبانی سنے
تھے بیان کیے۔ قاضی صاحب نے ایک آہ سرد بھری اور کہا جس بہادر فوجی افسر کا آپ ذکر کرتے ہین وہ
میرے حقیقی بڑے بھائی ہین۔ اسکے بعد کل حال از سر تا پا بیان کیا کہ یون ہمارے والد نے اپنی جائداد تقسیم
کی اور ہم تینون نے تین پیشے اپنے والد کی صلاح کے مطابق اختیار کیے۔ یہ بھی کہا کہ ہمارا ایک بھائی بڑا امیر ہوگیا
ہے اور وہ اب بمبئی مین تجارت کرتا ہے اور زمیندار بھی ہے اور اپنے باپ کی نسبت کہا کہ ابھی تک زندہ اور
صحیح و سلامت ہین۔ خدا کرے ہمارے اُس بھائی کو جو گم ہوگئے ہین اپنی آنکھون سے دیکھین۔ ہاے افسوس
خدا جانے کہان قید ہوے اور کیا حشر ہوا۔ ہاے اگر ہمکو اپنی مصیبت سے ذرا بھی مطلع کرتے تو ہم اپنی جان
تک لڑا دیتے اور انکو بچاتے مگر بے بسی اور بیکسی کا عالم ہے۔

اب سنیے کہ پادری صاحب نے عند التذکرہ یہ بھی کہدیا تھا کہ اتنا سننے مین آیا ہے کہ ایک رشک حور کی
مدد سے انھون نے زندان سے رہائی پائی مگر پھر نہ معلوم ہوا کہ کہان گئے۔ اسپر قاضی نے کہا اے رشک حور جو کوئی
تو ہو خدا تجھے سلامت اور باکرامت رکھے اور تیری دلی آرزو پوری ہو۔ خدا کرے مین اور میرے بھائی اور باپ کو وہ
دن دیکھنا نصیب ہو کہ ہمارے بھائی سے تمھارا عقد ہو اور ہم سب انمین دامے درمے قدمے سخنے شریک ہون۔

قاضی صاحب کی یہ حسرت بھری گفتگو سنکر سامعین کو خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی ہوا۔ خوشی اس بات کی
کہ اب تھوڑی دیر مین بچھڑے ہوے پھر ملا چاہتے ہین اور رنج یہ کہ قاضی کو اپنے بھائی کی مفارقت سے اسطرح
زار زار روتے دیکھا۔ پادری صاحب نے اتنے مین ایک ہاتھ اسکے بھائی کے ہاتھ مین دیا اور ایک ہاتھ اس
رشک حور کے ہاتھ مین اور کہا (قاضی صاحب اب خوشی کے شادیانے بجایے یہ تو آپ کے بھائی صاحب ہین
اور یہ وہ زن نیک ہے جسنے انکی جان بچائی اور آپ کی بھاوج ہین غنیم اور لٹیرون نے انکو اس درجے کو پہونچایا
کہ اب مفلس ہوگئے یہ زن نیک ایک کرور پتی کی صاحبزادی ہین) الغرض دونون بھائی گلے مل مل کے
خوب ہی روے اپنے اپنے درد دکھ کا حال دونون نے مختصراً بیان کیا راے یہ قرار پائی کہ دونون

بھائی اور قاضی کی لڑکی اور وہ رشک حور پہلے قاضی صاحب کے والد کے پاس جائین اور یہ مژدۂ طرب انگیز سنائین کہ انکا بہادر لڑکا بالفضلہ صحیح و سالم ہی اس خوشی کی کارروائی سے کل حاضرین خوش و خرم اور دست بجانب

جس طرح انھین بہم ملایا — بچھڑے ہوے سب ملین خدایا

اب چونکہ رات بہت بھیگ گئی تھی اور پچھلے کا وقت آگیا تھا سب اپنے اپنے بستر پر گئے۔ خدائی فوجدار نے کہا مین آپ سب کی خدمت کے لیے حاضر ہون۔ سنتری کا کام دونگا اور اس محل فلک توامان کو دیوون اور عفریتون اور جنون کے ہاتھ سے بچاؤنگا جن لوگون کو انکے جنون کا حال بخوبی معلوم تھا انھون نے تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور قاضی صاحب سے اختصار کے ساتھ اس سودائی کی سرگذشت کہی۔ بدھو نفر نے اپنے گدھے کی لادی کو اپنا بستر بنایا۔ عورتین اپنے کمرے مین گئین سب نے آرام کیا مگر فوجدار نے وعدے کے مطابق سنتری کا کام دیا۔ ہو کم ذرے

فصل ۔ ۱۶

پو پھٹنے کے وقت کسی ناہید نغمہ کی آواز دلکش نے سوتون کو جگایا جسطرح نسیم سحری غنچون کو خواب ناز سے تڑکے جگاتی ہی۔ ان تینون پری رخسار معشوقون مین سے ایک پیشتر ہی سے جاگ رہی تھی اُسنے ان سبکو جگایا اور ڈرتے ڈرتے قاضی صاحب کی صاحبزادی بلند اختر رشک قمر کو آواز دی کہ بہن ذری آنکھین کھولو دیکھو تو اتر کی جانب سے کسی کے گنگنانے کی آواز آتی ہی۔ دلکو بھاتی ہی سب نے کان دھر کے سنا تو غش غش کر نیلگے اور اب اس امر کی تحقیقات لازم آئی کہ یہ کون پاسبز تراد ہی جسکا نغمۂ روح پرور ایک عالم کو فریفتہ اور ساری خدائی کو شیفتہ کر رہا ہی۔ کبھی اُتر سے آواز آتی معلوم ہوتی تھی کبھی دکھن سے۔ اتنے مین وحشی تربیت یافتہ نے آنکے کہا جو لوگ آرام مین نہین ہین انسے میری التجا ہی کہ ذرا غور کرکے سنین کہ خچر والا لونڈا کس مزے سے بھیروین مین سیتی تانین لگا رہا ہی نور کا گلا ہی اہو ہو ہو انھون نے کہا ہم خود عرصے سے جان لڑائے ہوے سُن رہے ہین۔ اتنے مین یہ اشعار سنے ۔

شب فرقت اسی کو کہتے ہین	لوگ آفت اسی کو کہتے ہین
جان لیتا ہی کام اسی شب کا	شام غربت ہی نام اسی شب کا
جان بچتی نہین یہ ہی وہ شب	شب بیمار ہی اسی کا لقب
ہی بلاے فراق یار یہی	ہی شب اول مزار یہی

یہی ظالم بسر نہین ہوتی
اجی شب کی سحر نہین ہوتی

سب عمر خاک ہو تری حسرت مین کھوئی ہی — او موت کیا تو مر گئی کس نیند سوئی ہی

مجھ سخت جان کو موت نہ آئیگی حشر تک	آب حیات سے مری مٹی بھگوئی ہے
اور مرکے بھی کٹی نہ شب تار ہجر یار	بھاری ہوئی ہے جون جون پلکی بھگوئی ہے

اسقدر گانے کے بعد اُن پریون مین سے کسی نے کہا لاڈو غافل سو رہی ہے اُسکو بھی ضرور جگانا چاہیے یہ کہکر یون جگایا دیکھی نیند جو سو رہا ہو اُسکو جگانا نہ چاہیے مگر مین اسوقت تمکو جگاتی نہین ہون بلکہ تمپر احسان کرتی ہون ذرا اُٹھ کے سُنو تو کوئی خوش گلو قوال کیسی تانین لے رہا ہے کہ دل مسوس رہا ہے۔ کبھی عمر بھر ایسی پیاری آواز نہ سُنی ہوگی) لاڈو نے گھبرا کے آنکھین ملین۔ نیند کا خمار ابھی تک باقی تھا۔ کہا ہمین کیون جگا دیا سمجھا یا گیا کہ کوئی شخص سرا مین بھیرون اس لطف سے گا رہا ہے کہ راگ اور راگنی دونون ہاتھ باندھے غلامی کو تیار ہین۔ دو چار شعر سُنکر لاڈو کانپنے سی لگی معلوم ہوتا تھا کہ گویا تشنج کا عارضہ شروع ہو گیا ہے۔ لاڈو نے آہستہ سے اُسکے کان مین کہا۔ تمنے ہمین ناحق کو جگا دیا۔ بُرا ہوا کیا اس بدبخت قوال کی آواز میرے کانون تک نہ پہونچتی تو مین بڑی خوش نصیب اپنے آپ کو سمجھتی۔ اسنے کہا یہ تم بک کیا رہی ہو۔ یہ تو کوئی خچر والے کا لونڈا ہے۔ ذرا سمجھ بوجھ کے عشق کی باتین کیا کرو۔ لاڈو بولی۔ نہین صاحب خچر والا کیسا۔ یہ ایک نوجوان رئیس زادہ ہے۔ صاحب جائداد کبیرہ۔ اور میرے دل پر اسنے پورا پورا قبضہ کر لیا ہے۔ قبضہ کیا یعنی اُسی کا ہو گیا ہے۔ اس پری نے جو یہ تقریر سُنی تو کہا (یہ کیا بات ہے۔ ابھی اتنی کمسن کم عمر ہو اور یہ باتین۔ تم دل کے آنے اور دل کے جانے کا حال کیا جانو۔ اچھا خیر اب سننے ہی دو۔ کوئی نئی چیز شروع کرنے والا ہے) لاڈو نے دونون ہاتھون سے اپنے کان بند کر لیے۔ تا کہ آواز گانے کی نہ پہونچے۔ اسپر اُسکو اور بھی حیرت ہوئی کہا یا للعجب یہ کیا بو العجبی ہے۔ اب اس قوال خوش گلو نے یون گانا شروع کیا۔

فراق یار خوشخو مین یہان شیون پہ شیون ہے	عجائب جوشش گریہ ہے کہ تر دامن پہ دامن ہے
یہ زلف معنبر رخ پہ تیرے خال ہندو ہے	متاع جان و ایمان کے لیے رہزن پہ رہزن ہے
عجب شوق شہادت ہے ترے عشاق کو قاتل	کریگا قتل کس کسکو جھکی گردن پہ گردن ہے
تری تلوار مین جوہر چمن زخمون سے یان تن پر	ہمارے قتل پر قاتل عیان گلشن پہ گلشن ہے
جماتے ہین دھڑی گیسو بناتے ہین سنوارتے ہین	پھبا پڑتا ہے عالم آجکل جوبن پہ جوبن ہے
پیا ہی بوسے لینے سے پڑا ہے نیل عارض پر	چمن مین حسن کے اے گل ترے سوسن پہ سوسن ہے
فنا کے بعد بھی باز آئے کب نظارہ بازی سے	بھری تختون مین رخنہ قبر مین روزن پہ روزن ہے
مشبک کر دیا سینے کو عشق تیر مژگان سے	دل صد چاک مین اپنے بنا روزن پہ روزن ہے

اسکے بعد گانے کی آواز نہ آئی (لاڈو نے از سر نو ایک آہ سرد بھری۔ اس پری کو تعجب اور بھی زیادہ

حیرت ہوئی ہی کہ یہ کیا اسرار ہی پھر پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہی - کان سے منھ لگا کر لاڈو نے بقول اسکے دیوار گوش دارد
فہمیدہ لب بجنبان کہنا شروع کیا میری پیاری - یہ قوال یا پنجرے والے کا لونڈا نہین ہی - یہ ایک رئیس زادہ
ہی اور شہزادہ بیدار ہی - میرا اسکا مکان آمنے سامنے ہی - ع - اچھا مقابلہ ہی رخ و زلف یار کا + میرے مکان کے دروازے
بند رہتے تھے مگر واللہ اعلم اُسنے مجھے کہان سے دیکھ لیا اور عاشق زار ہو گیا اور کوٹھے پر سے اور دروازون اور
سوراخون اور کھڑکیون کی راہ سے تاک جھانک کرنے لگا نوبت باینجا رسید کہ میرے دل مین بھی عشق پیدا ہو گیا
دل سے دل کو راہ ہی - اشارے بازیان ہونے لگین - اکثر اسطرح پر اشارہ کرتا تھا کہ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ
سے جوڑ کے مجھے دکھاتا تھا مطلب یہ کہ پیوند یعنی عقد کا طالب ہون - میری مان مر چکی تھی - سوچتی رہی کہ
یا اللہ کس سے صلاح لون آخر کار جب میرے اور اُسکے دونون کے والد باہر چلے گئے تو ایک روز مین لب بام
آئی اور کھلے بندون ٹہلنے لگی تاکہ وہ مجھے از سر تا پا بغور دیکھے - دیکھا تو اور بھی لٹو ہو گیا بس مین یہ سمجھی
کہ دیوانہ ہی تو ہو گیا - ع - عقل بیرون شد ز سر گفت سلام علیک + اتفاق اور بد نصیبی سے میرے والد نے
وہان سے نقل و حرکت کا قصد کیا کیونکہ اُسکو کسی ذریعے سے معلوم ہو گیا تھا مگر افسوس ہی کہ عجلت اور چوری
اور خوف اور عاقبت اندیشی کے لحاظ سے مین اُس سے نہ مل سکی اور نہ وہ مجھسے ملسکا اور ہم روانہ ہو گئے
اس سے اُسکا دل پاش پاش ہو گیا - سُنا چہرے پر نصیب اعدا مردنی سی چھا گئی دو دن کے سفر کے
بعد ہم اور آیا سرا مین تھے کہ مین نے اِس شوریدہ سر آوارہ مزاج کو سرا کے پھاٹک سے داخل ہوتے
دیکھا - پنجرے والون کی وردی اسطرح پہنی تھی کہ اگر اُسکی صورت میرے لوحِ دل پر بخوبی مرتسم نہوتی تو مجھے
خود دھوکا ہو جاتا کہ پنجرے والا ہی ہی - دیکھا تو پہلے حیرت پھر انتہا سے زیادہ خوشی ہوئی - انکھیون سے اُسنے
بھی مجھے دیکھا مگر میرے باپ کے سامنے نظر اُٹھا کے دیکھا بھی نہین - میرے لیے یہ سفر پیادہ پا اُس
غریب نے اختیار کیا عشق صادق اسکا نام ہی - میری آتش شوق بھی اب تیز ہوئی - واللہ اعلم اسکا دلی
منشا کیا ہی - اور اپنے گھر سے کیونکر جدا ہونے پایا کیونکہ اُسکا باپ تو تہ دل سے اُسپر عاشق زار ہی - اسمین تو شک
ہی نہین کہ آیا میرے ہی پیچھے مین ہی - مین نے یہ بھی سُنا کہ نو عمر ہی اور اسی سن مین شعر کہتا ہی اور جید طالب علم ہی
جب کبھی مین اسکے گانے کی آواز سُن لیتی ہون میرا کلیجا کانپ اُٹھتا ہی کہ مبادا میرا باپ سُن لے اور اُسکو
ہمارے عشق کا حال معلوم ہو جائے - میری تو اُسپر جان جاتی ہی - یہ پنجرے والے کا لونڈا نہین ہی بلکہ یہ رئیس زادہ
ہی - تم سب کو آواز دلکش سے لبھا لیا یا نہین - پھر پنجرے والا ہی یا دلون کا مسخر کرنے والا یا یون کہون
کہ کشور دلہا کا فتح کرنے والا ہی -)

اُس پری نے یہ کل حال سُنکر کہا اچھا پیاری اب تم [illegible] میری [illegible] - اب تم [illegible] نہ کہو -

اگر خواستۂ خدا ہی توکل سے تدبیر کرونگی انشاء اللہ شاہد آرزو سے ہم آغوش ہوگی اور انجام بخیر ہوگا۔ وہ بولی نہیں یہ امر محال ہی اسکا باپ اسقدر امیر ہی کہ مجھے اپنی بہو بنانا تو درکنار اس قابل بھی نسمجھے گا کہ میں اسکے لڑکے کی خواص بنکے رہوں اور یہ بھی ہی کہ چاہے ادھر کی دنیا اودھر ہو جائے میں بھی اپنے باپ کی مرضی کے بغیر شادی نہ کرونگی ہم کرونگی۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ نوجوان یہاں سے اپنے گھر چلا جائے تو شاید ذرا ذرا درد دل کم ہو گو زوال مرض تو بے وصل و وصال محال ہی خدا جانے اس سن میں یہ عشق ہمیں کہاں سے چمٹ آیا۔ ہم دونوں ابھی پورے سولہ برس کے بھی نہیں ہیں۔ اس لڑکپن کی بھولی تقریر پر اس پری کو ہنسی آئی اسکے بعد لاڈو نے کہا کل کا دن بڑی بڑی آزمایشوں کا ہی۔ یا عمر بھر کا رنج ہوگا یا تمام عمر کی راحت۔ اب ذرا آرام کرنا چاہیے۔ دونوں نے آرام کیا اور چونکہ صبح کا وقت اور گرمی کے دن تھے تمام سرا میں سناٹا پڑا ہوا تھا۔ مگر خدائی فوجدار کی مجنونانہ حرکات سے بھٹیارے کی لڑکی اور اسکی خادمہ دونوں جاگتی تھیں۔ آپ دروازے کے اندر مسلح پشت توسن پر کھڑے تھے۔ دونوں میں صلاح ہوئی کہ آؤ ذرا دیر دل لگی دیکھیں اور انکے اول جلول تقریر سے دل کو شاد کریں دل لگی دیکھنے کے لیے دونوں سرا کے ایک گوشۂ محل کی چھت پر جا بیٹھیں اور ایک جھروکے سے آواز دی کہ خدائی فوجدار صاحب والا تبار دام بالافتخار ذرا ادھر تشریف لائیے عزت بخشیے رتبہ بڑھائیے۔ اتنا سننا تھا پھر انکو چین کہاں۔ پہلے سمجھے کہ کوئی ساحر جادو کے زور سے کسی خبیث کو عورت بناکر انکو بلاتا ہی۔ بھالا اٹھا کر چلنے ہی کو تھے کہ معاً دیوانگی نے دوسرا زور کیا اب انکی رائے یہ قرار پائی کہ اس قصر مرتفع کے گورنر ذیجاہ کی دختر رشک ماہ ہمپر ہزار جان سے عاشق ہوکر ہمکو بلاتی ہی پھر کیا تھا۔ رشک حمار کو مہمیز اور نیزے کو سیدھا کرکے آواز پر پہونچے اور دو عورتوں کو جھروکے میں بیٹھے دیکھکر یوں اسپیچ دی (اے نوعمر نوخیز شہزادی والا دودمان اس قصر مرتفع کی روح و روان مجھے افسوس ہی کہ میں آپ کے عشق کا جواب نہیں دیسکتا کیونکہ عشق کا جواب عشق ہی۔ اور میں ایک دشمن صبر و شکیب کو دل دے چکا ہوں۔

دیوانہ ہوں تیرا مجھے کیا کام کہ لوں گل
اس گل میں نہ پایا اثر بوے محبت

زیبائش سر کو ہے مرے داغ جنوں گل
سو بار سنگھائے اسے پڑھ پڑھ کے فسوں گل

ورنہ ممکن نہ تھا کہ تمھاری سی جمیلہ و حسینہ کے عاشق ہونے سے خوش نہوتا اس سے تو مجھے معاف فرمائیے ہاں اگر اور کوئی کام میرے قابل ہو تو بسم اللہ جان تک سے دریغ نہیں ہے

اسقدر اسپیچ خدائی فوجدار دینے پائے تھے کہ خادمہ نے کہا حضور ہماری شہزادی یہ آپ سے نہیں چاہتی ہیں کہ آپ انکے ساتھ شادی کریں بلکہ انکی یہ خواہش ہی کہ آپ مرد میں اور

وادِ مردانگی دکھائین مگر اُنکے والد بزرگوار کو کانون کان خبر نہ ہونے پائے ورنہ وہ دُھترے ہی اُڑا دینگے اسپر فوجدار بگڑے
کہا کیا مجال۔ دُھترے اُڑا دینا کیا دل لگی ہے۔ خادمہ نے کہا حضور بات یہ ہے کہ ہماری بی بی شہزادی پر ایک دیو
عاشق ہے اور ایک بہت بڑے عامل نے بتایا ہے کہ کسی نامی گرامی مشہور بلی نامدار کا ہاتھ اُنکے ہاتھ کو مس
کرے مگر وہ ہاتھ ایسا ہو کہ کسی عورت نے نہ کبھی چھوا ہو۔ لوگون سے پوچھا تو سب نے آپ کا نام لیا۔ خدائی فوجدار
بہت ہی خوش ہوے۔ کہا بیشک ہمارا ہی ذکر خیر ہوگا۔ اور دوسرا کوئی ہو کون سکتا ہے کسی عورت نے واقعی
آجتک ہمارا ہاتھ مس نہین کیا یہان تک کہ جو حسینہ مہر لقا ماہ سیما ہمارے تن بدن ہر عضو کی مالک ہے اُس
تک نے نہین چھوا۔ یہ کہکر اُنھون نے کہا مگر آپ آسمان پر۔ ہم زمین پر۔ بھلا ہاتھ کیونکر پہونچے وہ بولی یہی تو دل لگی ہے
کہ ہم تم آمنے سامنے کھڑے ہین مگر ہم کو تم آسمان پر معلوم ہوتے ہو اور تمکو ہم۔ یہ اچھی دل لگی ہے۔ خدائی فوجدار نے
رشک حمارے ہاتھ بڑھایا اور اونچا کیا۔ اور اونچا کیا۔ تو خادمہ نے کہا شرط یہ ہے کہ آنکھین بند کیجیے تو ہماری
شہزادی آپ کا ہاتھ فقط چھولین بس۔ فوجدار نے کہا اسکے ساتھ یہ شرط بھی ہے کہ چوم نہ لین۔ وہ ہماری
خاص معشوقہ طناز سراپا ناز کا حصہ ہے۔ یہ کہکر ہاتھ بہت ہی اونچا کیا۔ آنکھین تو بند تھین ہی خادمہ نے کہ
اپنی بی بی کی سکھائی پڑھائی تھی جب دیکھا کہ فوجدار کا ہاتھ دراز اور آنکھین بند ہین تو فوراً ہولے ہولے سوئی
چبھو دی۔ یہ بولے ارے یہ کیا غضب ہے۔ ہاتھ کو چھو لیا کہ چھید دیا۔ خادمہ نے کہا۔ صاحب ہمسے یہ کچھ نہ پوچھیے
یہ سب جادو کا کھیل ہے ہمنے تو فقط ہاتھ چھوتے ہوئے دیکھا مگر عامل نے کہا تھا کہ اگر وہ غل مچائین کہ ارے
سوئیان سی چبھوے دیتی ہو تو سمجھنا کہ آرام ہو جائیگا اور اگر کمر جکڑ دیجائے تو سمجھنا کہ پورا آرام ہو جائیگا۔ اُسکے بعد
ایک رسی کا پھندا بنا کر اُنکی کمر مین لٹکا کے کھینچ لیا۔ اب وہ گھوڑے پر سوار ہین مگر کمر جکڑی ہوئی ہے۔ دل
مین خوش تھے کہ عامل تو فتوی ہی لگا گیا تھا کہ اگر کمر جکڑ دیجائے تو اور بھی اچھا۔ تھوڑی دیر کے بعد کمر
کٹنے لگی اور سوئی جو چبھو لی گئی تھی اسمین بھی ذرا ذرا درد ہونے لگا۔ پہلے تو اپنی معشوقہ گلرخسار کو یاد کیا کہ تیرے
سبب سے مین اس مصیبت مین پڑا اور یہ تباہی مجھپر آئی۔ بعد اسکے بدھو تفر کو یاد کیا۔ وہ گدھے کی بلادی پر
چڑھے خراٹے لے رہے تھے کوئی نقارہ بھی بجاتا تو اُنکو کانون کان خبر نہوتی۔ اسکے بعد اپنے خاص خاص
دوستون کو یاد کیا مگر صدائے برنخاست سخت پریشان کہ ساحرون نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا۔
سوچتے تھے کہ روز روشن ہونے پر لوگ آنکے مدد ضرور کرینگے مگر یہ اُنکی بڑی غلطی تھی۔ تڑکے بگجرم چار سوار
عین پھاٹک پر آئے گھوڑے قیمتی۔ ساز و سامان سے لیس۔ پھاٹک پر دستک دی دامیر فوجدار نے
ذرا ڈپٹ کے کہا۔ کون ہے چاہے جو کوئی ہو اسوقت یہان سے چلے جاؤ یہ شاہی قصر ہے۔ اسمین سبے آفتاب
نکلے کوئی آنے نہین پاتا ہے۔ ایک نے کہا یہ کوئی پاگل ہے ذرا سی سرا کو قصر شاہی بتاتا ہے ایک اور بولا۔

اگر تم بھٹیارے ہو تو کھول دو۔ انھون نے کہا ہماری بھٹیارون کی سی صورت ہی۔ وہ بولا خدا جانے کون ہو۔ مگر واہی تباہی ضرور بکتے ہو۔ کہ سرا کو قصر شاہی بتاتے ہو۔ الغرض دیر تک انکے رد و بدل رہی اور سوارون نے کہا اس نوراسی سرا کو کوئی سٹری سودائی ہی شاہی قصر کے نام سے پکاریگا۔ فوجدار نے کہا تم بالکل جاہل آدمی ہو۔ اور یلان نامدار کے قواعد سے محض ناواقف۔ اس پر ایک سوار نے اٹھکر اس زور سے پھاٹک پر دو ہتھڑ دیا کہ بھٹیارا جاگا اور سراوالون کی آنکھ کھل گئی۔ بھٹیارے نے پوچھا کون ہی۔

دروازہ کھولدیا گیا اور سوار اتر پڑے اتفاق سے ایک سوار کے گھوڑے نے جا کے رشک حمار پر دولتی جو جھاڑی تو فوجدار اوندھے منھ ہو گرے اور اب خدائی فوجدار صاحب لٹکے پڑے ہین کمر سے دو ہاتھ جاتے ہین۔ گئے تھے اورون کی کمک کو وہان الٹی آنتین گلے پڑین۔

فصل ۔ ۱۷

خدائی فوجدار اتنی دیر کی سختی اور انتہائی پریشانی برداشت کرکے اب بول گئے۔ اور زور زور غل مچانے اور رونے لگے یہانتک کہ بھٹیارے نے کہا ٹھہرو نہین مین آتا ہون خادمہ نے ڈر کے مارے فوراً رسی کو چاقو سے کاٹ ڈالا اور فوجدار صاحب زمین پر دھم سے گرے اور گرتے ہی جھاڑ پونچھکے اٹھے اور رشک حمار پر سوار ہو کر نیزہ تان کے تلوار کو ٹھکراتے باہر نکلے۔ اور کہا اب جا بیجا جو ہوا اور جس کسی نے جادو کیا ہو میدان مین آئے ہم اس سے اکیلے لڑنے کو تیار ہین بیابیا میدا نہین آتا اور سب خدائی فوجدار کی حماقتون اور جنون کی باتون سے آگاہ تھے مگر یہ سوار جو نئے آئے تھے یہ انکی برزخ انہ شان دیکھکر چکرا گئے کہ بھئی یہ کون بزرگوار ہین مگر بھٹیارے نے مختصر طور پر انکا قصہ بیان کر دیا اور کہا انکی باتون کا خیال نہ کیجیے یہ اپنے آپے مین نہین ہین۔

تھوڑی دیر کے بعد سوارون نے ان سب سے دریافت کیا کہ اس سرا مین یا کہین اور آپ مین سے کسی صاحب نے ایک خوبصورت سا نوجوان تو نہین دیکھا ہی جو خچر والون کی وردی پہنے ہی۔ بھٹیارے نے کہا یہان اسقدر آدمی آتے جاتے ہین کہ مجھے یاد نہین رہتا کون آیا تھا کون نہین آیا تھا چار سوارون مین سے ایک۔ تو اس سرا کے پھاٹک پر رہا اور دوسرا کے ادھر ادھر دیکھنے گئے اور چوتھا سرا کے باہر دیکھنے لگا۔ بھٹیارا سمجھا کسی نوجوان عورت کی تلاش ہی اور کچھ سمجھ مین نہ آیا کہ کیا ہو رہا ہی۔

اب خاصہ تڑکا ہو گیا اور سب کے سب جاگے۔ خدائی فوجدار کا جنون اور بھی جوشزن ہو کہ ہم تو ان چار سوارون کو ڈانٹے رہے ہین اور انھین سے کوئی مسکتا ہی نہین۔ یہ ماجرا کیا ہی

اگر خلاف قواعد نہوتا تو یہ بہادر اکیلا اُن چارون پر حملہ آور ہوتے مگر خیر اب بغور آپ دیکھنے لگے کہ یہ سوار اِدھر اُدھر کیا تلاش کر رہے ہین شاید اسی مین کوئی نئی بات پیدا ہو جائے۔

اب سنیے کہ ایک سوار کو یہ لڑکا مل گیا۔ دیکھا کہ ایک خچر والے کے قریب سو رہا ہے شانہ ہلا کر کہا اوحضور اب آرام فرما چکے یا نہین ماشاءاللہ کتنی عمدہ پوشاک آپ پہنے ہین رئیسون کے لڑکون کو ایسا ہی چاہیے اور یہ بستر واقعی آپ ہی کے قابل ہے جو پوتڑون کا رئیس اور رئیس ہو۔ آنکھ ملتے ہوے وہ جو اُٹھا تو پہچانا کہ اسکے باپ کا ایک ملازم ہے اسے بس حیرت ہوئی۔ سوار نے کہا سرکار بس اب کچھ سوچیے نہین۔ ہمارے ساتھ چلے چلیے ہان اگر آپ اپنے باپ کی جان کے دشمن ہوے ہین تو خیر کیونکہ وہ اس جدائی کے صدمے کو برداشت نہ کر سکین گے۔ لڑکے نے کہا یہ تو بتاؤ کہ میرے باپ کو یہ کہان سے معلوم ہو گیا کہ مین یہان آیا ہون اور اس لباس مین ہون۔ اِسنے کہا ایک طالب علم نے تمھاری زبانی سُنا ہوا بیان کیا تھا۔ جو خچر والا اسکے قریب لیٹا تھا اُسنے جاکے پادری صاحب اور کل جلسے سے کہا کہ یہ لڑکا تو کوئی نواب زادہ معلوم ہوتا ہے ورنہ سوار کہ رہا ہے کہ اب آپ اپنے والد بزرگوار کے پاس چلیے۔ جب یہ سُنا اور سوچے کہ خوش آواز اور خوش الحان نوجوان ہے تو صلاح کرنے لگے کہ اس معاملہ مین دست اندازی ضرور کرنی چاہیے لہٰذا اسکے پاس گئے اتنے مین اُس خاتون پر پردے جو اس نوجوان کا سب حال لڑ دوسے سُن چکی تھی کل حاضرین کو چپکے سے اِسکے حال سے مطلع کیا کہ یہ معاملہ ہے لہٰذا پادری صاحب وغیرہ نے سب عورتون کو صلاح دی کہ تم لوگ اندر چلے آؤ ہم بعنوان مناسب عمل کر دینگے اتنے مین چارون سوارون نے اس نوجوان کو گھیر لیا اور کہا ہم مجبور کرتے ہین ضرور چلیے اور اپنے باپ کی تسلی کیجیے۔ وہ انکار کرتا گیا کہ میری جان اور آبرو کی بات ہے ابھی نہ جاؤنگا اور وہ کہتے تھے کہ ہم لے ہی جائینگے۔ لڑکے نے کہا زندہ تو مجھے کوئی بھی نہین لے جا سکتا۔ ہان لاش لیجاؤ تو لیجاؤ۔ سواروں کو ایک دل لگی ہاتھ آئی۔ ایک نے پوچھا تم زبردستی اسکو لیجانے والے کون ہو۔ انھون نے کہا جناب اِنکے باپ کی جان نکل جائیگی انکو انسے دلی عشق ہے جو عشق باپ کو اولاد سے ہوتا ہے اُس سے کچھ بڑھا ہوا ہے۔ اتنے مین قاضی صاحب نے سوارونکو ذرا ڈانٹا تو ایک سوار نے کہا حضور بڑے تعجب کی بات ہے کہ حضور نے انکو نہین پہچانا۔ غور کر کے دیکھا تو قاضی صاحب لپٹ گئے کہا برخوردار یہ کون بھلمنسی کی بات ہے۔ اِس بچنے کو اب چھوڑو۔ ایسی کونسی مصیبت نصیب اعدا پڑی تھی۔ اسپر اِس نوجوان کی آنکھونسے آنسو جاری ہو گئے۔ قاضی نے سوارونسے کہا تم لوگ ذرا خاموش رہو۔ اور اسکو علیحدہ لیگیا۔ اِدھر ایک اور قصہ چھڑ گیا جسکا ذکر اسکے بعد کیا جائیگا۔ قاضی صاحب نے اس نوجوان رئیس زادے سے کہا کہ بیٹا اتنے بڑے باپ کے اچھے لڑکے ہو۔ تم نے اپنی یہ گت بنائی۔ افسوس کا مقام ہے اس لئے قاضی صاحب سے

دونوں مقدس ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اور زار زار روکر یوں عرض کی کہ قبلہ حقیقت حال یوں ہے کہ جب
سے بفضل خدا ے لایزال میں آپ کا پڑوسی اور ہمسایہ ہوا اور آپ کی صاحبزادی لاڈو پر میری نظر پڑی دل کا
عجب حال ہے ہر دم اُسی کی یاد ستاتی کھانا پینا سب حرام ہو گیا اب میں دست بستہ ملتمس ہوں کہ اگر آپ میری
اور اسکی شادی کے سد راہ ہونگے تو میں اپنی جان دونگا اور میرا خون آپ کی گردن پر ہوگا اسی کے پیچھے
گھر بار چھوڑ عزیز چھوڑا یار چھوڑا۔ ماں باپ کو چھوڑا اور خدا کی راہ پر گھر سے اس قطع کے ساتھ نکل پڑا۔ آپکی
صاحبزادی کو ابھی اس امر کی اطلاع نہیں ہے گو میری آنسو بھری آنکھوں سے کبھی کبھی اُنکو میرے عشق کا
حال ضرور معلوم ہو گیا ہوگا آپ میری عالی خاندانی میری ثروت میرے منصب جلیلہ سے بخوبی واقف
ہیں اب مجھے یہ فخر بخشیے کہ اپنی دامادی میں قبول فرمائیے میں اپنے باپ کو راضی کر لونگا۔

قاضی صاحب اب حیرت میں تھے کہ یا الٰہی کیا جواب دوں۔ دفعۃً ایک بات کی اطلاع ہوئی۔ بے
سوچے ہوے کیا کہوں۔ جواب کیونکر دوں اور معاملہ نازک ہے۔ جلدی میں جواب دیا کہ اپنے نوکروں کو
روک لو۔ کل اس امر پر غور کیا جائیگا۔ اسنے انکے ہاتھ کو پھر چوما اور آنسوؤں سے تر کر دیا۔ قاضی کے دل پر
اسکی گفتگو نے بڑا اثر کیا اور سوچنے لگا کہ اچھی جوڑی ہے ایسا داماد اور کہاں ملے گا۔ صرف دقت
اسمیں یہ تھی کہ اُسکے باپ کی کیا راے ہے کیونکہ اس لڑکے کو اعلیٰ درجے کا خطاب ریاست ملنے والا تھا۔

خیر ایک ذرا سا قصہ یہاں پر قابل بیان ہے کہ جب قاضی صاحب سے اور اس نوجوان سے تقریر
ہو رہی تھی تو اُسوقت چار مسافروں سے جو کرایہ دیے بغیر بھاگے جاتے تھے بھٹیارے سے دنگا
ہو گیا۔ بھٹیاری نے فوجدار سے کہا کہ میرے میاں کی مدد کرو کیونکہ اور سب سرا والے اسوقت
اس نوجوان اور سواروں کی جنگ زرگری دیکھ رہے تھے فوجدار صاحب نے مسافروں کے بیچ میں
بولنے سے انکار کیا انکو یاد آگیا کہ ایک دفعہ انھوں نے بھی کرایہ نہیں دیا تھا تو بدھو نفر بیچارے پر
بڑی ہٹس پڑی تھی اور انکی گت ہونے لوٹی مگر آخر کار انکی فہمایش سے ان لوگوں نے کرایہ دے دیا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ایک خلیفہ کا کوئی ظرف خدائی فوجدار نے زمین پر پڑا پایا
تھا۔ خدائی فوجدار سے اور ایک نائی سے دنگا ہوا تھا اور اسکا ایک ظرف
گر پڑا تھا اور فوجدار صاحب نے اُٹھا کر زیب سر کیا تھا۔ وہی نائی سرا میں اتفاق سے آگیا
اور بدھو نفر کو دیکھ کر آؤ دیکھا نہ تاؤ جھپٹ پکڑ کے مارتے مارتے بھرکس نکال دیا۔ انھوں نے بھی جان پر
کھیل کر اسکے زبردست گھونسا لگایا کہ مُنھ سے خون کی ندی جاری ہو گئی۔ اسنے غل مچایا دُہائی سرکار کی چور رہے
بدھو بولے چھوٹا ہے دغا باز۔ ہمنے چوری نہیں کی۔ ہمارے آقا سے اور اس سے جنگ ہوئی اور اُس

جنگ مین بطریق مال غنیمت یہ ظرف ہمارے آقا نے لیا۔ لوٹ کا مال ہی۔ لہذا حلال ہی۔ خدائی فوجدار یہ گفتگو سنکے آگے بڑھے اور خوش ہوے کہ انکا رفیق اس لیاقت کے ساتھہ اپنے فریق سے لڑا۔ سوچے کہ ابکی کوئی موقع ملے تو اسکو بھی اپنے زمرۂ بہادری مین لے لین۔ نائی نے کہا صاحبو یہ میرا ظرف مجھے اس چور سے دلوا دیجیے اگر میرا نہو تو خدا کرے مجھے ابھی ابھی ہیضہ ہو جاے۔ بس خدائی فوجدار کو بڑا غصہ آیا۔ بدھو نفر او نائی کو الگ کیا اور کہا۔ حضرات سامعین۔ یہ نابکار نامعقول جھوٹا اور کاذب اور دروغ گو ہی۔ یہ اس کا ظرف نہین ہی۔ یہ خود مین نے جنگ اعظم انوس مین شعلہ وش جنگی سرغیل سپاہ اطلاوق سے چھینا تھا۔ اور یہ میرا مال ہی۔ ہان اور جو جو چیزین غنیمت مین میرا رفیق لایا مین نے ایک نہ چھوئی رفیق کو دے دین اور یہ ایک امر جائز ہی۔ بدھو بولے تو آؤ تا کہ سب صاحب دیکھ لین کہ یہ کسقدر بے ایمان آدمی ہی۔ بدھو نے کہا اجی لے آکے کیا ہوگا۔ اسکو بکنے دو۔ فوجدار جھلا کے بولے تو اپنی راے کو کیون دخل دیتا ہی جو حکم دین وہ کر بس۔ بدھو جا کے لے آیا۔ اور فوجدار نے ہاتھ مین وہ ظروف لیکر کہا حضرات ملاحظہ فرمایئے۔ بھلا اسکو یہ کس منھ سے کہہ سکتا ہی کہ خود نہین ہی۔ اسمین کوئی شک نہین کہ یہ مجھے جنگ مین بعد فتح ملا۔ اسمین کوئی بناوٹ کی بات نہین ہی۔ بدھو نفر نے کہا جب سے یہ خود ملا صرف ایک ہی جنگ ہوئی اور اسمین اسی خود کے سبب سے خدا نے انکی کھوپڑی بچائی ورنہ پتھر اور ڈھیلے اسطرح پڑ رہے تھے جیسے مینھ برس رہا ہی۔

فصل ۔ ۱۸

نائی بیچارہ کہتے کہتے سڑی ہو گیا کہ یہ خود نہین ہی مگر خدائی فوجدار نے مرغ کی ایک ہی ٹانگ قائم رکھی نائی نے کہا مین سب صاحبون کی طرف مخاطب ہو کر عرض کرتا ہون کہ چاہے میرا مال نہ ملے مگر آپ لوگ اتنا تو فرما دین کہ آپ کی ذاتی راے کیا ہی۔ فوجدار نے سنا تو کہا اگر کوئی شخص میری راے کے خلاف کہیگا تو مار ہی ڈالونگا۔ وہ جھوٹا ہی اسمین چاہے کوئی ہو۔ کسے باشد ہمارے خلیفہ یعنی جو ہمارے قصبے کے خلیفہ ہمارے ہمراہ تھے انکا ذرا دل لگی دیکھنے کو جی چاہا تا کہ تھوڑی دیر ہنسی مذاق ہو۔ اس اپنے ہم پیشہ یعنی نائی سے کہا بھائی صاحب سنیے ہم بھی آپ ہی کے پیشے کے ہین بیس ۲۰ برس سے سرٹیفکٹ ملا ہی اور جراحی بھی خوب جانتا ہون اور مین جوانی مین فوج مین بھی نوکر تھا۔ اسمین شک نہین کہ نائی کا ظرف نہین ہی۔ ایسا کوئی لفظ ہی ہمنے نہین سنا۔ ہان خود ضرور ہی مگر اسمین کچھ قطع و برید ہوئی ہی۔ اس سے فوجدار صاحب نے اقبال کر لیا۔ اب ان سب نے اتفاق کر لیا اور نائی بیچارہ جھلا جھلا کے رہ گیا کہ یہ سب کے سب سودائی ہو گئے۔ صرف ایک قاضی صاحب تو خاموش تھے انکو اس مذاق کے

جانب ذرا توجہ نہ تھی کیونکہ اس نوجوان نواب زادے اور اپنی لڑکی کے عقد کی طرف انکا خیال زیادہ متوجہ تھا۔

پادری صاحب نے کہا اس معاملے مین ہم لوگونکو چندان دخل نہین ہی بہتر ہو کہ خدائی فوجدار صاحب ایک قطعی راے قائم کردین چلو فراغت ہوئی۔ اسمین جھگڑا ہی کیا ہی۔ فوجدار بولے حضرت اس قصر معلے مین جو بات ہوتی ہی انوکھی ہی ہوتی ہی۔ بالکل نئی ہر شی مین جادو کا اثر ہی ہر سمت سحر۔ دو گھنٹے تک لٹکا کھڑا رہا۔ اور پچھلی دفعہ بیچارے بدھو کی جان پر بن آئی تھی۔ اس نوجوان نواب زادے اور اسکے چارون سوارونکو فوجدار و الاتبار کی اول جلول باتون سے نہایت ہی استعجاب ہوتا تھا کیونکہ یہ لوگ انسے واقف نہ تھے نائی روتا چلا جاتا تھا کہ میرا مال مجھے آپ لوگ ملکر دلوا دیجیے۔ بڑے غضب کی بات ہی روز روشن کو یہ لوگ شب دیجور اور ظلمات کو عین نور ثابت کرنا چاہتے ہین اب یہ اندھیر ہی یا نہین مین اسوقت نشہ مین نہین ہون۔ شری سودائی پاگل نہین ہون۔ خلل دماغ نہین ہی مگر افسوس ہی کہ آپ لوگ بھی انصاف نہین کرتے۔ ستم تو یہ ہی۔ اب دل لگی دیکھیے کہ خدائی فوجدار عالی تبار دام بالافتخار کی مجنونانہ حرکتون سے وہی لطف خاص حاصل ہوتا تھا جو اس نائی کی سادہ لوحی اور گھبراہٹ سے حاصل ہوتا تھا۔

سرا مین اتفاق سے کئی مسافر اور آگئے یہ سب افسر سرکاری تھے۔ نائی کی باتین سنکر انمین سے ایک نے کہا بھئی اس بیچارے کو کیون دق کرتے ہو خواہ مخواہ۔ بھلا خود ایسا ہوا کرتا ہی۔ لاحول ولا قوۃ اتنا سننا تھا کہ خدائی فوجدار آگ بھبھوکا ہو گئے۔ کہا چپ رہ او سور۔ دروغگو۔ کاذب خوار بے اعتبار بے ایمان۔ تیرے باپ نے بھی کبھی خود کی صورت دیکھی تھی۔ یہ کہکر نیزہ اٹھایا اور بھونکنے ہی کو تھے کہ وہ افسر ڈوب کے ہٹگیا ورنہ لاش پھڑکتی ہوتی۔ خدائی فوجدار کے جسم مین سر سے پانون تک آگ لگ گئی تھی۔ مار ڈالنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا تھا۔

اس افسر کے ساتھیون نے جو دیکھا کہ انکے ساتھی کو ایک شخص مارے ڈالتا ہی تو سب کود پڑے بھٹیارے نے بھی انکا ساتھ دیا۔ نوجوان رئیس زادے کے سوارون نے اپنے آقا زادے کو گھیر لیا کہ مبادا اس گڑبڑ مین بھاگ جائے۔ ادھر اس نوجوان نے انکو ہدایت کی کہ خدائی فوجدار کو مدد دین نائی نے اس موقع کو غنیمت سمجھا خود پر ہاتھ مارا اور بدھو نے اپنی طرف کھینچا وحشی تربیت یافتہ اور وہ نوجوان جسکا ذکر پیشتر کیا گیا ہی یہ دونون خدائی فوجدار کی طرف سے جھپٹ پڑے۔ پادری صاحب نے غل مچانا شروع کیا۔ بھٹیاری چیخنے لگی۔ اسکی پریزاد لڑکی نے چمک چمک کے کوسنا شروع کیا خادمہ

رونے لگی - لیلی سے منہ ڈھکی تھی - حیلہ ہکا بکا - نائی نے بدھو نفر پر ایک لپوٹا رسید لیا - بدھو نے نائی کو گھونسا مارا - الغرض سرا بھر مین غل غپاڑا شور و شر ہنگامۂ محشر مار کوٹ مار پیٹ زد و کوب لپاڈکی ہاتھا پائی دنگا جھگڑا بکھیڑا فساد عناد لڑائی جنگ جدال گھونسم گھونسا اور خون خرابا تھا - سب آدمیت سے خارج

افسر صرف چار آدمی اور ادھر میان خدائی فوجدار کے پاس پورا لشکر - سب کے سب انھین کے طرف دار - افسرون پر بڑی بودی مار پڑی - ایک کی دو ا دو - مثل مشہور ہی - خون کی ندیان جاری تھین - انھون نے بھی اپنا بدلہ لیا مگر کہان تک - بدھو اور نائی اس طرف کو پکڑے ہوے گالی گلوج کر رہے تھے نہ یہ چھوڑتا تھا نہ وہ چھوڑتا تھا - دونون کو کچے گھڑے کی چڑھی ہوئی بھٹیارے کی لڑکی ایک سرے سے سب کو کوس رہی تھی کہ اللہ کرے یہ موے ابھی ابھی مر جائین - انھین ہیضہ ہو - انکا جنازہ نکلے - جان جاے اور خادمہ مارے ڈر کے کانپ اور رو رہی تھی بھٹیارے پر بھی بے بھاؤ کی پڑین - خوب ہی پیٹا گیا افسرون کی کمک کو گئے تھے وہان الٹی آنیتن گلے پڑین اتنے مین فوجدار صاحب نے بیچ بچاؤ کیا ع فرمایا خاموش - بس اب اگر کسی نے کسی پر ہاتھ اٹھایا - یا کوئی لفظ زبان سے نکالا تو بھالا پار ہوگا - بس خاموش سکوت اختیار کرو - بدھو نفر جو بہت بک رہے تھے اپنے آقا کا حکم سنکر خاموش ہو رہے - نائی جو اس عرصے مین بہت پٹ چکا تھا وہ بھی خاموش ہو رہا - رئیس زادے کے چارون سوارون نے بھی سکوت اختیار کیا مگر بھٹیارا خاموش نہ تھا - وہ غل مچا مچا کر کہتا تھا کہ اس سودائی کو یہان سے نکال باہر کرنا چاہیے یہ اس قابل ہی کہ اسکو زندہ چنوا دے بس - اور سب کو کہنا پڑا کہ یہ ظرف واقعی خود ہی اور یہ اسلطا نحانہ ہی جب فساد رفع ہوا تو فوجدار صاحب نے معشوقہ کو یاد کرکے یون ہانک لگائی -

نزدیک صبح تھک کے وہ سویا سر مزار
پھر چشم ناز یار بجز ... وا نہ تھی

تو وہ ہی جسکی دل مین زمانے کی ہی جگہ
مین وہ ہون ایک جسکی ترے ملنے کی جا نہ تھی

دل سے گزر گے ہونے کا ملتا خیال کیا
لقمان پاس وہم کی میرے دوا نہ تھی

ای شوق ذبح تو نے ابد تک جدا کیا
دم بھر بھی تیغ یار سے گردن جدا نہ تھی

کیا جانے کیون ڈرا کیا اپنا دل سیاہ
زلف رسا سے یار تھی کالی بلا نہ تھی

سایہ تو اپنا سمجھا ہی پیاری یہ میری روح
ای جان سچ بتا مجھے الفت تھی یا نہ تھی

نرگس نے دیدے پھاڑ کے تم سے لڑائی آنکھ
نور ایک ہمت آنکھ مین مطلق حیا نہ تھی

اس گل بغیر دل کو چمن مین جلا گئی
باد سموم تھی مرے حق مین صبا نہ تھی

ای مہر وش کبھی نہ کیا بھول کر بھی رحم
کیا تیرے ساتھ خلقت مہر و وفا نہ تھی

آئی قضا جو ہجر مین مجکو نہ ہوش تھا
آتے ہی تیرے ہوش جو آیا قضا نہ تھی

اے گل در آئے سنگ مین کاٹنا محال ہے
مجھ زار کی جگہ ترے دل مین بجا نہ تھی

مارا تھا تیر تاک کے پر لے اُڑی ہوا
اس ترک کی خطا نہین میری قضا تھی

دنیاے بیوفا سے محبت نہ مین نے کی
قابل نگاہ کرنے کے یہ بیسوا نہ تھی

تربت مین بھی وہی شب تاریک ہجر ہے
ہم کو فنا ہوئی مگر اسکو فنا نہ تھی

نکلا قبول باغ سے جانے کو پھاڑکر
خوشبو ترے لباس سے گل کی قبا نہ تھی

اے رشک پری سخان دنیا دین نازک بدن ناز آفرین بیا در پہلوے من بنشین و خانۂ تار انورانی و منور کن از عطر دامن و گریبان و عنبر نافہ تاتار و مشک خطا و ختن و چوب چینی و لخلخہ روح پرور وراحۂ جان افزا کہ خوشبوئش خانہ خانہ و کو بکو میرود و مست میکند مثل بھنورا سے سیاہ۔

من نگویم کہ این مکن آن کن	مصلحت بین و کار آسان کن
نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر	ہر انچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

مین از برائے شمادیوتنگ سے جنگ کرتا ہون

از کجا می آئی ای سرمست عیاری مخمور	عطر آگین تا بہ دامن عنبر افشان تا کمر

مگر ہم خوب جانتے ہین کہ۔

عاشقان کشتگان معشوق اند	بر نیاید ز کشتگان آواز

مگر اسکے ساتھ یہ بھی ہے کہ۔

خوبرو کج کلہان جنگ و جفا نیز کنند	غنچہ سازند دل و کار صبا نیز کنند

یہ بھی ہم کو معلوم ہے کہ۔

بیجا نہین حسینون کی ہین لنترانیان	ای غافلو یہ حسن امانت خدا کی ہے

خدا وہ دن دکھاے کہ ہم زبان حال و قال سے یہ شعر پڑھتے ہون۔

تو بخواب ناز بودی کہ من از فریب پنہان	لب تو بات بوسہ دادم ز حنا شنیدہ باشی

تم کو ہمارے دل کی سوزش اور احتراق اور جلن کا حال کیا معلوم۔

نواے کبوتر بام حرم چہ می دانی	طپیدن دل مرغان رشتہ در پا را

ہم سمجھ گئے کہ تم کیون ہم پر اتنے نلنتورے کرتی ہو۔

غرور حسن اجازت مگر نداد اے گل	کہ پرسشے بکنی عندلیب شیدا را

سچ ہی ع ۔ شاہان کم التفات بحال گدا کنند ۔ مگر ایک بات اور بھی ہی ۔ ع ۔ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا ۔

ز شان و شوکت سلطان نگشت چیزے کم	ز التفات بہ مہمانسرائے دہقانے
کلاہ گوشۂ دہقان بآفتاب رسید	کہ سایہ بر سرش انداخت چون تو سلطانے

ایک بات جان جان یاد رکھنے کے قابل ہی ۔

خدا اپنی شان و شوکت پر ہو مغرور	سلیمان کے ہی آگے دیو بھی مجبور
نہین کچھ فائدہ اس شور و شر مین	مناسب آشتی ہی ہمد گر مین
عداوت ہی بہت شاہون سے ممنوع	در توبہ ہی وا اور عذر مسموع
خمار تند لشکر سے نہ کھا جوش	خمار اسکا پشیمانی ہی بیہوش

اے رشک حوران جنان غیرت پریرخان دوران اب خدا سے بس اس زار و نحیف کی یہی دعا ہی کہ ۔

خداوندا شبم را روز گردان	چو روزم در جہان فیروز گردان
شبے دارم سیہ چون بخت امید	درین شب رو سپیدم کن چو خورشید
توئی یاری دہ فریاد ہر کس	بفریاد من فریاد خواہ رس

آمین آمین ثم آمین ۔ ع ۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد ۔ بالنون والصاد ۔ ایک وہ دن تھا کہ ہم تم یک جان دو قالب مثل سایہ ساتھ ساتھ تھے اور ایک دن آج ہی ۔

ایک دم ہرگز نہین تنہا ہین اسکو چھوڑتا	پیچھے پیچھے ہو لیا جس سمت وہ اٹھکر چلا
خلق کو مجھ پر یقین ہو جائیگا ہمزاد کا	گر یون ہی ہین ساتھ ہون تو رفتہ رفتہ دیکھنا

اس پری کو اپنے سایے کا گمان ہو جائیگا

دیکھ پائی ہی جو صورت روئے آتشناک کی	ہی یہ گرمی فی الحقیقت روئے آتشناک کی
دل جلا ڈالیگی حیرت روئے آتشناک کی	پھر لائیگی شرارت روئے آتشناک کی

شعلۂ آتش ترے آگے دھوان ہو جائیگا

تیز کتنی دیکھنا تیغ نگاہ ناز ہی	صاف ٹکڑے مرغ جان کا ہر پر پرواز ہی
پر کہان عالم مین ہمسا عاشق جانباز ہی	کیا مزہ ہم کو جو وہ محبوب تیر انداز ہی

ہر خدنگ اپنے بدن مین استخوان ہو جائیگا

ہم وہ لوگ ہین جنکی خاطر ساری خدائی کرتی ہی ۔ تمام دنیا جنکا دم بھرتی ہی ۔ ہم لوگونسے کبھی کوئی کسی نہ مانگے

نہ گرایسا وزیر اپنا بل پیش کرسکے نہ کوئی گورنر ہم سے تعظیم کا خواستگار ہو کوئی بادشاہ ایسا نہین کہ ہمکو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلائے۔ کوئی معشوقہ زرین کمر ایسی نہین کہ جو ہم پر ہزار جان سے عاشق زار نہو جائے اور ہمکو دل سے پیار نہ کرے اور ہماری خوشنودی مزاج کو اپنے فخر کا باعث نہ سمجھے۔ کوئی افسر بھلا ایسا ہی جو ہم لوگون کے پیشہ معزز کا مقابلہ کرسکے۔ ہرگز نہین۔ ہم کیلئے تنہا آدمی چار سو پر بھاری۔

فصل - ۱۹

خدائی فوجدار خدائی خوار تو ادھر ثل قافیہ اڑاتے ہانک لگاتے تھے اور اُدھر پادری صاحب ان چارون افسرون کو سمجھاتے تھے کہ یہ شخص بالکل دیوانہ سڑی سودائی پاگل ہی اسکے منھ نہ لگیے۔ اور وہ کہتے تھے کہ ہم اسکو یہان ہرگز ہرگز نہ چھوڑینگے اپنے افسر کے پاس لیجائینگے اور سزا دلوائینگے اسکی اب خیر نہین نظر آتی۔ پادری صاحب نے ان سب کو دیر تک بدلائل منطقی سمجھایا تو انھون نے مانا۔ اب سرائین خدا خدا کر کے امن وامان ہوئی دنگا فساد رفع ہوگیا۔ نوجوان رئیس زادے کے تین ملازم روانہ ہوگئے کہ انکے والد بزرگوار کو انکی خیریت فراج سے مطلع کرین مگر ایک سوار انکی حفاظت کے لیے ساتھ رہا۔ لاڈو دل مین باتھا سے زیادہ خوش کہ شاہد آرزو سے ہم کنار ہوگی پادری صاحب نے نائی کو کچھ لے دے کر راضی کر لیا اور وہ خوش خوش چلا گیا فوجدار نے جو شراب کا خون کیا اسکا معاوضہ اسکو دیا گیا۔ خدائی فوجدار صاحب نے امور جنگ اور حرب وضرب کی نسبت بڑی لمبی چوڑی تقریر کی اور اپنی پری پیرو معشوقہ فرضی کو یاد کر کے بہت ہی روئے اور دیر تک انکے حسن وجمال کی تعریف مین غذب البیان اور رطب اللسان رہے اسکے بعد شہزادی کیجانب مخاطب ہوکر کچھ تقریر کی اور انھون نے بھی بعنوان مناسب جواب معقول دیا کہ ای پل نامدار جس حسن اخلاق کے ساتھ آپ نے مجھے مدد دینے کا وعدہ کیا اور میرا ساتھ دیا اسکا مین شکریہ ادا کرتی ہون۔

خدائی فوجدار نے بدھو نفر کو حکم دیا کہ رشک حمار کو تیار کرو اور اپنے گدھے کو لیس رکھو اور شہزادی بلند اختر رشک قمر کی سواری شل باد بہاری لاؤ۔ اب ہم روانہ بانشہ ہونگے۔ اور اس قصر رفع ومعلے کے گورنر اور انکی خاتون عصمت مآب اور کل امرائے نامدار سے رخصت ہونگے۔

بدھو نے کہا جناب والا اگر آپ غصہ نہ کرین اور بھل منسی سے پیش آئین تو عرض کرون اور دست بستہ کہون کہ یہ جنکو آپ شہزادی اور بادشاہ بیگم کے خطاب سے مخاطب کرتے ہین وہ اگر شہزادی ہی تو میری ماں بھی بادشاہ بیگم ہی۔ آپ تو ہر بات کا یقین کر لیتے ہین اگر شہزادی ہوتی تو ادھر ادھر جوبا چاٹی نہ کرتی۔ یہ نقرہ سنکر شہزادی کا رنگ بدل گیا وجہ یہ کہ بدھو نفر نے کئی بار دیکھا تھا کہ شہزادی کو ایک عاشق زار نے لپٹ کر چوم لیا۔ خدائی فوجدار نے جو سنا کہ شہزادی کو یہ شخص ایک معمولی عورت بتاتا ہی تو آگ بھبھو کا

ہو گئے۔ اور مارے غصے کے ہاتھ کانپنے لگے اور گرج کر کہا او نابکار جھوٹے دغا باز۔ اچھون کو برا۔ نیکون کو بد کہنے والے بھلے مانسون کو بدنام کرنے والے پاجی۔ سور فرغے۔ خدا تجھکو غارت کرے۔ تو انٹر ملہ جاہل کندۂ ناتراش کم فہم کم عقل گنوار بلا گنوار کے لٹھ رو سیاہ خدا تجھے جہنم مین جگہ دے تجھے اسقدر جرأت کیونکر ہوئی کہ تو ہماری بات کو کاٹے اور جسکو ہم شہزادی سمجھتے ہین اُسکو تو ایک بازاری عورت سے تشبیہ دیتا ہے چل دور ہو میرے سامنے سے ہٹجا۔ جھوٹ کے پل باندھ دیتا ہے۔ نفو آدمی۔ یاوہ گو۔ کاذب نابکار مجلد ہزار بدی۔ سواد الوجہ فی الدنیا وسواد القلب فی العقبیٰ۔ ناہنجار تجھے نہین معلوم کہ بادشاہون کو اکثر آدمی ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی کہتے ہین)۔

یہ کہکر زور سے پانوؔن زمین پر دے پٹکا جس سے صاف ظاہر تھا کہ انتہا سے زیادہ غصہ اور غضب ہے بدھونگر کانپنے لگا سمجھا کہ اب خیر نہین ہے مگر زبان سے مجبور تھا۔ کہ اگر زمین کے اندر دھنس جاتا اور خدائی فوجدار سے ٹڈبھیڑ نہوتی تو بڑا خوش نصیب اپنے آپ کو سمجھتا۔

اتنے مین شہزادی نے بیچ بچاؤ کیا۔ کہا صاحب معلوم ہوتا ہے کہ بدھو کی آنکھون پر کسی نے جادو کر دیا اور جادو کے سبب سے اسنے دیکھا کہ مجھے کوئی مرد چوم رہا ہے۔ گو یہ میری آبرو اور شان کے بالکل خلاف ہے مگر جادو کو کیا جائے خدائی فوجدار اس گفتگو سے خوش ہوئے کہا شہزادی صاحب حضور کی رائے سے خاکسار کو اتفاق ہے واقعی ایسا ہی ہوا ہوگا۔ جادو برحق مگر جادو کرنے والا کافر ہے۔ اتنے مین سب لوگ بیچ مین پڑے اور کہا کہ اب اسکا قصور معاف کر دیجے۔ پادری صاحب اپنے دوست بدھونگر کو ساتھ لائے اور وہ قدمون پر گر پڑا اور کہا معاف فرمایئے فوجدار بولے شوق بدھو ہم ان معرکون مین رہے ہین جہان شیر کا زہرہ آب ہو جائے۔

وہ شور کہ الٰہی ہنگامہ کی جا
غل بیر ہر ایک کر رہا تھا

تھا ہر کہ ایسا کہ عجب رنگ
دشمن ہوئے اپنی جان سے تنگ

ظاہر تھا کہ طلسم کا سا تھا
آتی تھی کہین مہیب آواز

تھا ایسا غبار سے چھپایا
اندھا آئینہ جان بنایا

تلوارین چمک رہی تھین سر پر
لہرین اٹھتی تھین موت کی جو

تلوار جو گذری دونون سر سے
بوندون کی طرح سے سر تھے برسے

بجلی ایسی چلی تھی تلوار
تھے ملک عدم کو راہی سردار

نشان تیروں کا نہ لایا
لڑنے سے ہر اک نے جی چھپایا

	ہم سب کو پہرے جھکا جھکا کر	بھاگا ہر ایک جی چھپا کر
	غارت گیا سارا مال دشمن	برباد ہوا جلال دشمن

خدائی فوجدار نے قصور معاف کر دیا اور کہا یہ سب جادو کا کھیل ہی۔

دو دن برابر یہ سب لوگ اس سرا مین مقیم رہے اب صلاح ہوئی کہ میان خلیفہ اور پادری صاحب اپنے سودائی دوست کو اس بہانے سے گھر لیجائین کہ شہزادی کے ملک کو دیوون اور ساحرون سے واپس کرا دین۔

اسکی تدبیر یہ کی کہ ایک شخص سے دو بیل کرایہ پر لیے اور ایک بڑا سا پنجرا بنوایا جسمین انسان اچھی طرح سے اٹھ بیٹھ سکے۔ اِسکے بعد سب نے بھیس بدلا اور فوجدار کو پنجرے مین بٹھانے کے لیے انکے کمرے مین گئے۔ دیکھا کہ آپ آرام مین ہین۔ گھوڑے بیچ کے سوئے ہین۔ سب نے ملکر انکو باندھا۔ جب بیدار ہوے تو بہت ہی جھلائے اور معاً یقین ہو گیا کہ جادو کا کھیل ہی۔ اور پادری صاحب کا یہ چکما پورا کارگر ہوا۔ تیر بہدف۔

بدمعو نفر ہوش مین تو تھے مگر انھون نے بھی کسی کو نہ پہچانا نہ زبان ہلانے تک کی جرأت نہوئی کہ مبادا بہ پریت اور بھوت مار ڈالین۔ فوجدار کو اچھی طرح سے جکڑ کر پنجرا اُنکے بستر کے قریب لایا گیا۔ اور اسمین سوار کیے گئے اور قفل ڈالدیئے گئے ۔ ع۔ زندان سے چلے مچل مچل کر +

اتنے مین ایک آواز آئی (اے پہلوان جہان گرد وہان خبردار اس حالت زار مین ذرا نہ گھبرانا پست ہمت نہوجانا۔ بہادرون اور مبازرون اور صف شکنون پر ایسا گاڑھا وقت اکثر پڑا ہی مردمیدان رہنا خدا حافظ و ناصر ہی۔)

یہ تقریر خلیفہ نے کی تھی یعنی نائی نے۔ وہ نائی نہین جس سے بدھوے جوتا چلا تھا بلکہ دوسرے خلیفہ جو پادری صاحب کے ساتھ آئے تھے اُسکا فوجدار پر بڑا اثر ہوا اور دل کو ڈھارس ہوئی کہ ایسا تو ہوتا ہی آیا ہی۔ کوئی نئی بات نہین ہی اور یہ بھی یقین ہو گیا کہ غیب کی آواز تھی۔

آپ نے اُس پنجرے ہی کے اندر سے آواز غیب سے مخاطب ہو کر کہا (اے آواز غیب چاہے جس کسی کی ہو۔ میری جانب سے تم جا کے اُس ساحر اُستاد کامل فن سے کہو جو میرا محافظ ہی کہ اس قید سے مجھے نجات دلوا دے تاکہ آرام کے ساتھ ظالمون کو انکے ظلم کی سزا دون۔ گو یہ زندان میرے لیے درجات ارم سے بڑھ کر ہی اور یہ بستر مجھے شب عروسی کے بستر سے کہین اچھا معلوم ہوتا ہی مگر مین نے ایک شہزادی سے وعدہ کیا ہی اور قول جان کے ساتھ ہی۔ اِسکے بعد بدھوا نے

بعد حسرت و ملال اپنے آقا کے دونوں ہاتھ ایک دم سے چوم لیے ایک ایک ہاتھ الگ الگ اس وجہ سے نہ چوم سکا کہ دونوں ایک ہی مین بندھے ہوے تھے۔ پریتوں نے پنجرے کو گاڑی پر رکھا۔ جل جلالہ۔

فصل ۲۰

بیلوں کی گاڑی پر پنجرے میں بیٹھکر میان خدائی فوجدار نے یون اسپیچ دی (ہم نے اپنے معزز پیشے کی ہزارہا کتابیں پڑھ ڈالیں مگر کہیں نہ پڑھا نہ لکھا نہ دیکھا کہ اس برزخ سے بیلوں کی سواری کسی کو نصیب ہوئی ہو۔ انکی صورت سے ظاہر ہوتا ہے کہ نو دن چلے اڑھائی کوس۔ ہم لوگ تو غباروں میں اڑنے والے ہیں۔ یا دلوں میں رہنے والے۔ یہ بیل او بیل گاڑی سے ہمیں کیا سروکار۔ اس سبب سے ذرا طبیعت گھبراتی ہے۔ ہان ایک بات ہو سکتی ہے کہ اب میں اور پچھلے زمانے میں زمین آسمان کا فرق ہو گیا اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ اس زمانۂ جہالت وظلم میں میرا ثانی کوئی نہیں ہے کسی کو کیا پڑی ہے کہ پرائے پھٹے میں پاؤن ڈالے۔ جسے دیکھو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے۔ تمہاری کیا راے ہے یار بدھو نفر؟ بدھو نے کہا ہماری تو عقل حیران ہے مگر ایک بات کہونگا کہ یہ پریت ہوں یا بھوت مگر نئے قسم کے پریت ہیں۔ ہم نے سنا ہے اور آزمایا بھی ہے کہ پریت اور بھوت کے جسم سے چونے کی سی بو آتی ہے مگر یہ موٹا تازہ پریت جو ساتھ ہے اسکے جسم سے کوس بھر سے عنبر سارا اور مشک اذفر کی خوشبو آتی ہے۔ گانؤن بھر مہک گیا (یہ اشارہ نوجوان نواب زادے کی جانب تھا جو مصنوعی شہزادی کے عاشق زار تھے)۔

خدائی فوجدار بولے معلوم ہوتا ہے کہیں سے عنبر ساتھ لایا ہوگا ورنہ اسکے جسم میں خوشبو کیسی یا شاید تمہیں دھوکا دینے کو عنبر لایا ہو کہ تم اسکو پریت نہ سمجھو۔ بھٹیارے کو بلا کر ان لوگون نے رشک حمار دور بدھو نفر کے گدھے کو کسوایا اور قبل اسکے کہ **خدائی فوجدار** کی سواری آگے بڑھے بھٹیاری اور اسکی لڑکی انسے رخصت ہونے کو آئی اور آپنے پنجرے ہی کے اندر سے بلاغت کے دریا بہانے شروع کر دیے (ای خاتونان بلقیس مرتبت جو امر آپ دیکھ رہی ہیں اس سے آپ کو پریشان خاطر نہونا چاہیے ہم لوگوں کو اس قسم کے مصائب سے مفر نہیں۔ ضرور ایک نہ ایک سانحہ پیش آتا ہے اور ادنے درجے کے بہادروں پر ادنی درجے کی سختی ہوتی ہے اعلی درجے کے پہلوان نامدار مصائب بے شمار برداشت کرتے ہیں یہ تو بنی بنائی بات ہے۔ اگر مجھ سے کوئی بات آپ کی شان کے خلاف اس قصر معلی میں ہوئی ہو تو معاف فرمائیے گا۔ اب دعا مانگیے کہ خدا مجھے ان ساحروں سے نجات دے اور یہ پریت جو بھیس بدل بدل کے میرے پیچھے پڑے ہیں ان سے سمجھے۔ جب آزادی حاصل ہوگی تو آپ کی ان مہربانیوں کو شکریہ کے ساتھ یاد کرونگا جن سے آپ اس سلطان خانے میں میرے ساتھ پیش آئیں) ادھر میان **خدائی فوجدار** صاحب بھٹیاریوں سے

جنکو وہ شہزادیون سے بڑھکے سمجھتے تھے باتین کر رہے تھے اور ادھر خلیفہ اور پادری صاحب ساتھ کے لوگون سے رخصت ہوتے تھے وحشی تربیت یافتہ اور انکی معشوقہ او جمیلہ اور انکے عاشق زار سینیے نواب زادہ اور لیلیٰ اور اُنکے عزیز باتمیز اور قاضی صاحب اور اُنکی صاحبزادی پری چہرے رخصت ہوئے اور وعدہ کیا کہ باہم سلسلۂ رسل رسائل جاری رکھینگے۔ آپس مین بغل گیر ہو کر رخصت ہوے۔

بھٹیارے نے پادری صاحب کو کچھ کاغذ دیے اور کہا کہ فرصت کے وقت اُنکو ملاحظہ فرمائیے گا۔

اب پادری صاحب اور میان خلیفہ روانہ ہوے۔ جلوس اس طرح سے جاتا تھا سب کے آگے آگے خدائی فوجدار صاحب کا گاڑی خانہ۔ گاڑیبان گاڑی کو ہانکتا تھا۔ ادھر افسران سرکار گھوڑون پر سوار بندوقین توڑے دار۔ انکے بعد میان بدھو نفر بر پشت حمار اور رشک حمار پیچھے پیچھے۔ خلیفہ اور پادری صاحب سب کے پیچھے قاطرون پر سوار۔ یہ منھ چھپائے ہوے آہستہ آہستہ جاتے تھے خدائی فوجدار صاحب بالکل چپ چاپ پنجرے غفر لینے مین متمکن تھے نہ بولتے تھے نہ چالتے تھے گویا تصویر بنے ہوے تھے۔ ٹانگین پھیلائے۔ ہاتھ بندھے ہوے۔

گاڑیبان ایک دلکش مقام پر گاڑی روکنے کو تھا کہ خلیفہ نے کہا ابھی تھوڑی دور اور چلے چلو وہان یہان سے کہین بہتر گھانس ہی۔ جانورون کو آرام ملے گا۔ اتنے مین پانچ سات رئیس گھوڑون پر سوار جا رہے تھے۔ فوجدار صاحب کا جلوس دیکھکر سمجھے کہ کوئی بڑا نامی مجرم یا گنہگار ہی۔ پوچھا یہ کون قیدی ہی۔ خدائی فوجدار صاحب نے سُن لیا اب اُنکو تاب کہان خود ہی یون جواب دیا اے خدایقین اتقی وسامعین درجات ارفع سلام علیکم۔ سنو کہ بعض بد اور بدکردار آدمیون نے مجھے اپنے پاجی پن کے سبب سے اس پنجرے مین بند کر دیا اور اب خدا جانے کہان لیے جاتے ہین۔ مین ایک وہ شخص ہون جسکی ساری خدائی مین شہرت ہی اور جسکو ایک زمانہ جانتا اور نیکی کے ساتھ یاد کرتا ہی مین وہ ہون کہ زمانۂ آئیندہ تک میرا نام نیک صفحۂ روزگار پر قائم اور دائم رہے گا۔

آن نہ من یہ باشم کہ روز جنگ بینی پشت من ■ ان منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

نسے جا دو گرون نے جادو کے زور سے تباہ کر ڈالا اور ا[illegible] [illegible] دل جانتا ہی یا مین جانتا ہون۔ ع۔ دل من داند و من دانم و داند دل من)۔

وتنے مین پادری صاحب نے آگے بڑھ کر کہا جناب یہ بڑے مشہور آدمی ہین۔ انکا پیشہ یہ ہی کہ مظلوم کو ظالم کے ظلم سے بچاتے ہین اور زبردستون پر زبردستون کی زبردستی جائز نہین رکھتے۔ چند روسیاہ اور سواد انقلاب بد اختر دن نے عداوت کے سبب سے اُنپر جادو کر دیا اور اب یہ بندھے چلے جاتے ہین

ان لوگون نے جو قیدی اور آزاد دونون کی زبانی یہ اول جلول کہانی سُنی تو از بس متحیر ہوے - اتنے مین میان
بدھو نفر آگے بڑھے اور ان سب کی جانب مخاطب ہو کر کہا صاحبو قسم کھا کر کہتا ہون کہ اپنر ایسی قدر جادو
کا زور ہی جسقدر میری دادا لدہ پر اسکا اثر ہی ان لوگون نے زبردستی ان کو اُلّو بنا رکھا ہی بات چیت گفتگو
سوال جواب کسی سے بھی جادو کا زور یا اثر پایا جاتا ہی ہرگز نہین ۔ گفتگو کیجیے دیکھیے سو میر ایک جانب
ہون اور یہ اکیلے - اور یہ صاحب جو آپ سے باتین کر رہے ہین یہ سب انھین کے کانٹے بوئے ہوے ہین
پادری صاحب آپ مجھ سے کہان تک چھپیے گا آپ لاکھ منھ اور چہرہ چھپایئے مجھ سے کہین آپ چھپ
سکتے ہین - لاحول ولا قوۃ اگر آپ دشمنی نہ کرتے تو ابتک میرے آقا کا اُس بادشاہ بیگم سے عقد ہوگیا ہوتا
اور مجھے اُنکے جزیرے کا نواب کیا ہوتا اور میرا بندہ زادہ مرزا ولی عہد بہادر کہلاتا - مگر اسکا نام دنیا ہی -

یہ دنیا دو رنگی ہے کارا سرا سے	کہین خوب خوبان کہین ہا ے ہا ے

اس بات کا بڑا رنج ہی کہ میری بی بی اور بچے مجھے کہین کا نواب یا والی ملک دیکھتے اُسکے برعکس
وہ دیکھینگے کہ مین موچی کا موچی ہی رہا -

خلیفہ نے جھلا کر کہا میان بدھو نفر ذرا چونچ سنبھال کے بات کرو - سودائی پن کی تقریر نہ کرو - آدمی ہو -
ورنہ تم بھی پنجرے کے اندر ہوگے - بدھو نے سر پیٹ کر کہا یہ دوسرے بے ایمان ہین - انھین دو کے سبب سے
تاج شاہی سے محروم رہا - افسوس کا مقام ہی - یہ انھین دونون صاحبون کے کانٹے بوئے ہوے ہین
پادری ان صاحبون کو علیحدہ لے گئے اور خدائی فوجدار کا حال ابتدا سے انتہا تک بیان کیا جسنے
سُنا اُسکو کمال حیرت ہوئی ان لوگون مین سے ایک نے کہا کہ اس قسم کی کتابین مین نے بھی پڑھی ہین مگر کوئی
لطف مجھے حاصل نہین ہوتا ۔ فضول اور بے معنی باتین درج ہین - ایک شانزدہ سالہ لڑکے نے ایک جن کو
جو قطب کے مینار سے بھی اونچا تھا تلوار سے دو ٹکڑے کر ڈالا گویا آدمی نہین بھٹا تھا - ایک بہادر نے تن تنہا
سو جنون کا مقابلہ کیا - وہ اکیلا اور جنون کی فوج کی فوج - بھلا یہ بات کبھی قیاس مین آسکتی ہی لاحول ولا قوۃ
بالکل خلاف عقل و قیاس - حسب عادت و حسب عقل دونون طرح محال - سفر اور جنگ رزم اور بزم جنگ
و جدال حرب و ضرب ہر رنگ مین مبالغہ کو تمھارے زیادہ دخل دیا ہی - کوئی لطف ہی نہین ہی -

پادری صاحب کو ان بزرگوار کی تقریر بہت پسند آئی - کہا مین نے بھی خدائی فوجدار کی اس قسم کی
کل کتابین ایک دن سوختہ کر دین ایکدم سے جلا دین - اسنے کہا ایک امر البتہ ان کتابون مین پڑھنے
کے قابل ہی وہ یہ کہ انمین بیان عمدہ ہوتا ہی - جہاز غرق ہوگیا - طوفان زور سے آیا - جنگ مین گولہ باری
ہونے لگی غنیم قلعہ پر حملہ آور ہوے - جنرل نے اپنے سپاہیون کو ایسے بڑھاوے دیے کہ بزدل تک شیر بن گئے

اس قسم کی کتابوں کی تصنیف مین مصنف کو اظہار قابلیت کا بڑا موقع ملتا ہی - اور ہر قسم کی عبارت آرائی کرنیکا موقع ملتا ہی - رزم - بزم - جنگ صلح - وفات ممات خوشی مسرت اور نثر و نظم دونون کا لطف اور یہ سب فصاحت و بلاغت کے ساتھ -

فصل — ۲۱

پادری صاحب نے کہا چونکہ ان لوگون کو جنھون نے اس قسم کی کتابین تصنیف کی تھین بڑی آزادی نثر اور نظم مین حاصل تھی اس سبب سے انکا کلام دلچسپ ہوا گلستان سعدی یا سکندر نامۂ نظامی گنجوی یا شاہنامۂ فردوسی طوسی یا مثنوی ملا حسن کی سی کوئی تصنیف مشہور ہوئی اُسنے جواب دیا مین خود اس پیشے کی نسبت ایک کتاب لکھنے والا ہون جن امور کا مین نے ذکر مذکور کیا ہی اُنکا اس کتاب مین ضرور خیال رکھونگا حقیقت یون ہی کہ کوئی سو صفحے تک اس کتاب کے لکھ چکا ہون مین نے ان لوگون کو بھی یہ صفحے دکھائے جو اس فن کے ماہر ہین اور ان لوگون کو بھی جو مذاقیہ ادھر اُدھر کی معمولی کتابین پڑھا کرتے ہین سب نے پسند کیا اس سے امید ہوتی ہی کہ عام پسند ہو گی مگر میرا قصد اب اسکے ختم کرنے کا نہین ہی - ایسی مہمل کتابین جہان تک کم ہون اُتنا ہی اچھا - اس قسم کی چیزون سے جہلا کے دماغ خراب ہو جاتے ہین - وہ لوگ انکی باتون اور تذکرون کو بڑی فخر کی بات سمجھنے لگتے ہین جن لوگون نے تھیٹر اور اسٹیج کے لیے کتابین اور مثنویان لکھی ہین اُنکو بھی لازم ہی کہ اخلاقی امور کا زیادہ تر خیال رکھا کرین کیونکہ اسٹیج پر ایکٹ کرنے کا نتیجہ اچھا بھی ہو سکتا ہی بُرا بھی ہو سکتا ہی کل امور کا دار و مدار مصنف اور ناظم کی طرز تحریر پر ہی - اچھا نتیجہ بھی نکل سکتا ہی - بُرا بھی نکل سکتا ہی - دیکھیے بلبل بیمار مین کیا کیا سین ہین - اندر سبھا کا ڈراما کیا لطف دیتا ہی کہ واہ وا واہ - اگر مہمل باتین زیادہ ہون تو رنگ پھیکا ہو جائے مثلاً ایک گڑھے مین فلان شخص گرا تو برسون لٹکا ہی کیا - یا جن اور دیو کا ذکر - یا یہ تذکرہ کہ فلان شخص نے آنکھ بند کر لی تو فقیر کی دعا سے سمندر پار ہو گیا - نہ جہاز کی ضرورت نہ سفر بحری سے کوئی سروکار رکھا یہ امور عادات اور عقل دونون کے خلاف ہین لہذا تربیت یافتہ آدمی انکے پڑھنے سے ہرگز خوش نہونگے اگر واقعات صحیحہ کا بیان ہو تو اسٹیج پر ایکٹر لکھو کھا روپے لوٹ لے اور لطف کا لطف سامعین کو آئے اور اخلاقی عمدہ نتیجے الگ حاصل ہون - ع - چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار + ہم خرما ہم ثواب - لون لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آئے -

مجھے افسوس ہی کہ مین نے ان مضمون کے لکھنے مین کیون اپنا وقت عزیز بیکار ضائع کیا مگر شکر ہی مجھے معاً خیال ہوا کہ اس مہملات سے درگذرو اور ایسی کتاب نہ لکھو جس سے نہ دنیا کا فائدہ ہی نہ دین کا جس طرح آپ نے اس رنگ کی کتابین جلا دین اسی طرح میری کتاب بھی سوخت کر دی جاتی - پھر ایسی

کتاب کے لکھنے سے فائدہ - وقت کا وقت رائیگان ہوا اور بدنامی کی بدنامی حاصل کیا کچھ نہیں حسرت اور ناکامی - ادھر یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر میان بدھو نفر نے پادری صاحب اور خلیفہ کی غیر حاضری مین اپنے آقاے نامدار دام بالافتخار سے کہا پیر و مرشد - میری سمجھ مین اب یہ آتا ہے کہ آپ پر جادو کا اثر نہین ہے ہرگز جادو وادو کچھ نہین ہے بلکہ خلل دماغ ہے ورنہ بھلا چنگا اچھا بھلا آدمی اس طرح پنجرے کے ساتھ کاٹھے کو قید ہو جاتا - یہ جو دو سوار آپ کے ہمراہ رکاب ہین یہ آپ کے شہر کے رہنے والے ہین ایک تو خلیفہ نائی ہے جو آپ کا خط بناتا دوسرا پادری ہے - اور یہ انھین دونون کی کارستانی ہے کہ آپ جکڑے اور بندھے ہوے جہنم کو چلے جاتے ہین

خدائی فوجدار نے کہا بھائی بدھو نفر تمکو ذرا بھی عقل نہین ہے اور یہ افسوس کا مقام ہے ارے بدبخت اتنے دن میری صحبت مین رہا اور ابتک عقل نہ آئی جن لوگون نے مجھ پر جادو کیا ہے انھون نے نائی اور پادری کا بھی بھیس بدل دیا اور تجھ گدھے کو چکما دیا - پاگل تو مجھے خلل دماغ بتاتا ہے - رہجانے اب ہم سے گفتگو کر منطق - فلسفہ - ریاضی علم ادب - شاعری - بلاغت - فصاحت - غرض جس امر مین جی چاہے بحث کرے اگر ہار نہ جائے تو میرا ذمہ - دم بھر نہ مقابلہ کرسکے شہسواری - پھکیتی - پٹے - کشتی - نبوٹ مین بڑھ کے دیکھ لے - تو مجھے اس حالت مین دیکھکر مجنون سمجھتا ہے اور خلل دماغ بتاتا ہے - ع - تفو بر تو اے چرخ گردان تفو +

ز من ہر سن باشم کہ روز جنگ بینی پشت من	آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

یہ خیال اپنے دل سے نکال ڈال - اگر یہ دونون ہمارے وطن کے ہین تو بھر بندہ بھی ترک ہے اور چونکہ مین ترک نہین ہون لہذا یہ دونون بھی وہ نہین ہین جو تم سمجھے ہوے ہو - اب اگر تمکو مجھ سے کچھ سوال کرنے ہین تو بسم اللہ پوچھتے جاؤ - مین برابر جواب دیتا جاؤنگا - کل صبح تک کہو تو جواب مین نہ بند ہون -

بدھو نفر نے جھلّا کر کہا مجھے یہ نہین معلوم تھا کہ آپ کے دماغ مین اسقدر فتور ہو گیا ہے کہ حق اور باطل مین تمیز نہین کر سکتے - لاحول ولا قوۃ - یہ جادو ہے نہ ٹونا ہے نہ سحر ہے - یہ کچھ بھی نہین ہے - ان لوگون کے پاجی پن سے آپ اس مصیبت مین پڑے ہین - اچھا اب یہ فرمایئے کہ اگر اس طوفان بے تمیزی سے خدا نے آپ کو نجات دی اور آپ اپنی معشوقہ مہر طلعت سے ملے - اسقدر کہا تھا کہ خدائی فوجدار بگڑ کھڑے ہوے فرمایا ارے بدنصیب تو مجھے سودائی سمجھتا ہے - لے اب جو سوال ہون پوچھ - دیکھون کیسے جواب دیتا ہون

بدھو نے کہا جو دریافت کرون اُسکا صحیح جواب دو غلطی ذرا نہو - فوجدار بولے راست راست بلا کم و کاست کہونگا غلطی ذرا نہونے پائے گی - جلد پوچھ لو - تم نے مجھے اور بھی پریشان کر دیا - بدھو بولا خانہ زاد کو اپنے آقا کی مہربانی اور عنایت پر پورا پورا بھروسا ہے اور اسی بھروسے کے اعتبار پر عرض رسا

ہون کہ جب سے آپ اس پنجرے مین قید ہوے کبھی یہ بھی خیال گذرا کہ کسی طرح اس سے نجات ملے۔
فوجدار نے کہا بھائی صاحب حقیقت حال یہ ہی کہ جب سے مین نے اس جادو کے زندان مین قدم رکھا
جان عذاب مین ہی خدارا مجھے اس پھندے سے نکلواؤ۔ اور نجات دو۔ بڑے بُرے پھنسے۔

فصل ۔ ۲۲

بدھو نفر اپنے آقاے نامدار کے اس جواب سے از بس شاد ہوے۔ کہا بس یہی تو مین دریافت
کرنا چاہتا تھا۔ اب آپ کو یہ امر تسلیم کرنا پڑیگا کہ جسپر جادو کیا جاتا ہی وہ مسخ ہو جاتا ہی۔ نہ کھاتا ہی نہ پیتا ہی
نہ سوتا ہی۔ اگر کسی نے کھلا دیا کھا لیا ورنہ کچھ نہین اس سے صریح نتیجہ نکلتا ہی کہ آپکے ساتھ لوگون نے پاجی پنا
کیا ہی نہ جادو وادو کا نام ہی نام ہی۔ خدائی فوجدار بولے بھئی نکلو اب کون سمجھائے۔ ہم تو سمجھاتے سمجھاتے
عاجز ہو گئے ارے ظالم جادو کی کئی قسمین ہین۔ اور سحر کے طریقے وقتاً فوقتاً برابر بدلتے جاتے ہین۔ مجھے پورا
پورا یقین ہی کہ مجھپر جادو کیا گیا ہی اسمین ذرا شک نہین بلاشبہ جادو کیا گیا ہی۔ افسوس ہی کہ جو لوگ میری
مدد کے طالب اور خواہان ہین وہ مجھے ڈھونڈھتے ہونگے۔ بدھو نے کہا از براے خدا اب آپ کوشش بلیغ کیجیے
کہ اس قید خانے سے آپ کو نجات ملے اور ایک دفعہ پھر پشت توسن پر جم جائیے۔ گھوڑا بیچارا بھی پریشان ہی
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا اسپر بھی کسی نے سحر کر دیا۔ خدا وہ دن دکھائے کہ آپ ہتھیار باندھے ہوے ران پھری جمائے
سوار ہون اگر کوئی کامیابی نہو تو پھر اسی پنجرے مین واپس آ سکتے ہین بلکہ بندہ درگاہ بھی حضور ہی کے ساتھ
ساتھ پنجرے کے اندر رہون تو سہی۔ فوجدار نے انکا شکریہ ادا کیا اور کہا اگر مجھے اس بلا اور اس پھندے
سے بچا لو تو گویا تم نے مجھے جلا لیا۔ مگر تم تو ابھی تک یہ معلوم ہی نہین کہ مین کس مصیبت مین
گرفتار ہون۔

اس تقریر کے بعد خدائی فوجدار اور بدھو نفر اس مقام پر پہونچے جہان پادری صاحب اور
خلیفہ اور انکے دوست دوپہریا مناتے تھے گاڑیبان نے بیلون کو فوراً کھول دیا اور وہ ہری ہری دوب
مزے سے چرنے لگے۔ بدھو نفر نے پادری صاحب کی بڑی خوشامد کی کہ میرے آقا کو ذرا دیر کے لیے پنجرے
سے نکلنے کی اجازت دیجیے۔ پادری صاحب نے کہا بھئی میری تو خود خواہش ہی کہ اپنے ہم وطن اور
پڑوسی کو اچھی حالت مین دیکھون مگر خوف ہی کہ مبادا پھر یہ وہی پاگل پنے کی باتین کرنے لگین اور
ہمارے ہاتھ سے جاتے رہین۔ بدھو نے کہا ہم ضمانت کیے لیتے ہین۔ حاضر ضمانی۔ پادری صاحب کے
دوست نے جو مصنف تھے کہا مین بھی انکی جانب سے ضامن ہوتا ہون اگر وہ وعدہ کر لینگے کہ بھاگونگا
نہین تو ہرگز نہ بھاگینگے۔ فوجدار صاحب خود بھی سُن رہے تھے کہا مین صدق دل سے وعدہ کرتا ہون

کہ بھاگونگا چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے اور بھاگوں تو بھاگ نہیں سکتا ساحر مجھے فوراً گرفتار کریگا پس بری ذرا دیر کی رہائی سے مجھپر تمھارا احسان ہوگا اور تمھارا کوئی نقصان نہیں۔ مصنف نے جو انکا دوست تھا انکے وعدے اور قول و اقرار پر پنجرے کا دروازہ کھول دیا اور آپ شاباش شاباش باہر آئے سب سے پہلے تو آپ دراز ہوے اسکے بعد عراقی کی پیٹھ ٹھوکی اور کہا۔

قدم کا وا کھیرن یتیمی ہوئی دوڑنا جمنا	ہین سب راہون مین ترکی و رنازی تیرے قانی

بیٹا گھبراؤ نہیں۔ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ ہم تمھاری پیٹھ پر سوار ہونگے اور جو کام خدا نے ہمکو سپرد کیا ہے اُسکو انجام دینگے اسکے بعد بدھو نفر کو ایک گوشے مین لے گئے اور وہاں کچھ دیر باتین کرکے خدائی فوجدار صاحب خوش خوش واپس آئے اور کوشش کرنے لگے کہ بدھو کی راے کے مطابق کاربند ہون مصنف نے جو پادری صاحب کے دوست تھے انکی جانب بغور دیکھا تو انکے پاگل پنے پر سخت استعجاب کیا سب سے زیادہ افسوس یہ تھا کہ سوا ے ایک امر کے اور سب امور مین بڑی لیاقت سے جواب دیتے اور گفتگو کرتے تھے گھانس پر بیٹھ کے مصنف نے بڑی ہمدردی کے ساتھ کہا کیون جناب خدائی فوجدار صاحب قبلہ معلوم ہوتا ہے کہ جنگ اور دغا کی اول جلول کتابون کے مطالعہ نے آپ کے دماغ کو اسدرجہ خراب کر دیا کہ اب آپ بالکل گئے ہی گذرے اور کہین کے بھی نہ رہے آپ کو پورا پورا یقین ہے کہ آپ پر جادو کیا گیا ہے ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ بھلا چنگا آدمی کیونکر یقین کر سکتا ہے کہ انسان دیوون اور جنون اور سانپون اژدہون اور اژدرون اور بھوتون اور پریتون اور ہاتھیون اور شیرون سے لڑ سکتا ہے جس قدر مہمل باتین ان کتابون مین درج ہین سب غلط در غلط ہین۔ دس سر کے جن سے مقابلہ ہوا۔ اور ایک قلعہ کا قلعہ دیوون نے راتون رات بنا دیا اور کرورون روپیے کے جواہرات جادو کے زور سے مل گئے اور سوئی کے ناکے سے دس لاکھ اونٹ نکل گئے سب جھوٹ بات۔ از براے خدا ذرا غور کرو اور عقل سے کام لو۔ یہ کون انسانیت ہے۔ ذرا توسوچیے کہ آپ یہ کیا مجنونانہ کارروائی کر رہے ہین۔ خدا نے جوہر علم و فضل دیا ہے عقل سے کام لو۔ آدمی بنو بھلمنسی سیکھو۔ اگر جنگ اور رزم کی کتابون کا شوق ہو تو سکندرنامۂ نظامی گنجوی پڑھو۔ شاہنامۂ فردوسی پڑھو۔ بابر جلال الدین اکبر ہمایون بادشاہ تیمور لنگ۔ ہلاکو۔ محمود غزنوی سیوا جی۔ رنجیت۔ پرتھی راج۔ بہلول لودی کی جنگوں کے تذکرے مطالعہ کرو۔

جب انھون نے یہ تقریر ختم کی تو خدائی فوجدار نے تھوڑی دیر تک انکو سر سے پانؤن تک بغور دیکھا اور کہا آپ کی گفتگو کا منشاء یہ پایا جاتا ہے کہ اس قسم کی کتابون مین جو کچھ لکھا ہے سب غلط اور بے معنی ہے سب بیہودہ گوئی اور ہیز ... کی اور دنیا یا درہے ہم کسی کے کچھ معنی نہین۔ اول جلول

مصنف فضول امور لکھ گئے اور کوئی زمانہ ایسا نہ تھا کہ خدائی فوجدار کوئی پیشہ سمجھا جاتا اور کسی ملک مین خدائی فوجدار رہتے تھے یہ سب ڈھکوسلا ہی ڈھکوسلا ہے۔

اسنے جواب دیا بیشک میری تو یہی راے ہے فوجدار نے کہا کہ آپ کی یہ بھی راے پائی جاتی ہے کہ ایسا قسم کی کتابون سے دنیا کا فائدہ ہونا تو درکنار اور اُلٹا نقصان ہوتا ہے۔ اور پڑھنے والے کے دل پر اثر بد پیدا کرتی ہین اور دماغ کو خراب کر دیتی ہین۔ لہذا انکے عوض وہ کتابین پڑھنی چاہئیں جو زیادہ دلچسپ ہون جن مین واقعات صحیحہ کا ذکر ہو۔ اُسنے جواب دیا جی ہان میری بھی یہی آزادانہ راے ہے خدائی فوجدار نے کہا اگر آپ کی واقعی یہی راے ہے تو آپ کو ضرور خلل دماغ ہے اور کسی نے آپ پر جادو کر دیا ہے جس شے کو ساری خدائی مانتی اور صحیح جانتی ہے اُسکو آپ غلط بتاتے ہین تم سزا کے قابل ہو کہ ایسی عمدہ اور دلچسپ کتابون کو بُرا بھلا کہتے ہو۔ بھلا کوئی بھی دنیا مین اعتبار کریگا کہ اودھون کوئی دنیا مین پیدا ہی نہین ہوا تھا یا رستم کی نسبت سب غلط ہی امر بیان ہوے ہین لیلیٰ مجنون کا قصہ محض افسانہ ہے کوئی ذی عقل بھی دنیا مین یہ امر تسلیم کریگا کہ سہراب و اسفندیار صرف نام ہی نام ہین اصل مین نہ کوئی سہراب تھا نہ اسفندیار ع۔ برین عقل و دانش بباید گریست + اگر یہ سب فرضی نام ہین تو کُل تاریخی باتون کو فرضی سمجھ لو۔ نہ کوئی سکندر تھا نہ دارا سب کہانیان ہین۔ نہ پلاسی کی جنگ ہوئی تھی نہ نپولین کوئی تھا۔ محمود غزنوی کا اور فتح سومنات بھی قصہ کہانی ہے۔ والد بزرگوار کہا کرتے تھے کہ بیٹا دیکھو فلان بوڑھی عورت کی صورت بالکل رابعہ بصری سے ملتی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ رابعہ بصری کو انھون نے دیکھا تھا اور یون نہ ماننے کی تو بات ہی اور ہے پھر کورون اور پانڈون کی جنگ عظیم کو بھی فرضی قرار دے لو ٹیپو سلطان کے معرکون کو بھی چورن چراون کی بانی کہنے لگو۔ رنجیت سنگھ کے وجود سے بھی قطعی انکار کر جاؤ۔ کہدو کہ پنجاب مین رنجیت سنگھ نام کا کوئی تھا ہی نہین محض افسانہ فرضی ہے۔ پرتھوی راج کی جنگ سے بھی انکار کر دو ہری سنگھ کے حالات جو درج تاریخ ہین اُنکو بھی مصنوعی اور فرضی قرار دو۔ قاطون مازندرانی نے جو ایک گھونسے سے عفریت پیل تن کو مار ڈالا تھا اُسکو فسانہ سمجھو اونٹون اور دیو کا جو ذکر گلزار نسیم مین ہے اُسکو بھی غلط کہدو۔

وہ دیو لپک کے مار لایا | غراتے ہوئے شکار لایا
اشتر کئی جاتے تھے اُدھر سے | پر آرد و روغن و شکر سے
حلوے کی پکا کے اک کڑھائی | شیرینی اس دیو کو چکھائی

ان سب کو قصہ مصنوعی سمجھ لو ہماری راے ہے کہ کچھ آپ ہی پر فرض نہین ہے جو کوئی ان امور سے انکار کریگا وہ ضرور دیوانہ ہے اسکو خلل دماغ ضرور ہے بالضرور ہے۔

یا دری صاحب کے دوست کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ سودائی کس لطف کے ساتھ سچ کو اور جھوٹ کو ایک میں ملاتا ہے - تاطون ناز ندرانی کے گھونسے سے عفریت کی جان جانا اور سکندر اور دارا کی جنگ مین پھیپے کون مناسبت ہے - ہنوز فوجدار کی لیاقت کی بھی تعریف کرنی پڑی اور افسوس ہوا کہ اسقدر پڑھا لکھا آدمی اور یہ خلل دماغ - کہا فوجدار صاحب آپ نے جو بیان کیا اس سے مجھے کچھ اتفاق ہے خصوصاً سکندر اور دارا کی جنگ کی نسبت - رنجیت سنگھ کے وجود سے کوئی انکار نہین کر سکتا - جنگ پلاسی بھی صحیح ہے - محمود غزنوی اور فتح سومناتھ واقعات تاریخی ہین - مگر دیو کو انسان کا ایک گھونسے سے مار ڈالنا اسکا آپ ہی کو اعتبار ہوگا بندے کو اسکا یقین نہین ہے -

	غراتے ہوے شکار لایا	وہ دیو لیک کے مار لایا	

یہ گلزار نسیم کی مثنوی ہی مین لطف دکھاتا ہے - اصلیت اسکی خاک نہین - افسوس ہے کہ آپکا سا پڑھا لکھا آدمی اور دماغ کے خلل کے سبب سے ایسا بیوقوف ہو جائے جو فضول باتین ان کتابون مین درج ہین انکو فضول نہ سمجھے - اور آمنا و صدقنا تسلیم کرے -

فصل ۲۳

خدائی فوجدار نے کہا بھئی بڑے دل لگی باز آدمی معلوم ہوتے ہو واللہ - خدائی شان بادشاہون اور قیصرون کی اجازت سے جو کتابین چھپی ہون جنکو علمائے نامی گرامی نے خون جگر کھا کے تصنیف کیا ہو جسکی توصیف مین امیر غریب بڑے بوڑھے لڑکے جوان ہر قسم اور ہر طبقے کے لوگ رطب اللسان ہون وہ غلط اور جو غضو کہین وہ صحیح - نہین ملکون کے نام - مولد و ماوا - رزمگاہ - تاریخین - باپ دادا ان سبن میان بی بی کے نام موجود ہین مگر آپ انکو غلط بیان کرتے ہین - اسکا کیا جواب اور علاج ہے از برائے خدا آپ ان مصنفون پر جنھون نے یہ کتابین تصنیف کی ہین تہمت نہ باندھیے - عقل سے کام لیجیے - آپ ذرا انکو پڑھیے تو - اسقدر دلچسپ معلوم ہونگی کہ چھوڑنے کو جی نہ چاہے گا کہین جلتی بلتی گرما گرم جھیل کا ذکر ہو تو ہے - کہین ناتجربہ کار دس گنا بڑا لنگر ہے - کہین سانپون کی قطار در قطار - کہین اژدہون کے کوس کوس بھرکے غار - کہین گھڑیال کا ذکر - کہین اور اور عجیب جانورون کا حال - رفتہ رفتہ آیات آتشین دریا سے ایک خوفناک آواز آئی کہ - روح ازلی راہی بہادر نامدار - اگر تجھے خزانہ زر و جواہر کی ضرورت ہے تو اس آتشین دریا کے بیچ میں غوطہ لگا - اور مقصود ہاتھ مین لا - اسکی سات تہ ہین اور ہر تہ مین ایک پری نجود طلسم بند ہے اسکی سیاہی دیکھکر خائف نہونا - بس ادھر یہ آواز سنی اور ادھر بہادر نامدار نے آؤ دیکھا نہ تاؤ خدا اور اپنی قسمت کا نام لے کرزن سے پھاند ہی تو پڑا - غڑاپ - کسکا کپڑے اتارنا اور ہتھیار کھولنا

اور سوچنا کیا کہ مر تو نہ جاؤنگا جھرجھری دی نہیں۔ وہان پہونچا تو آگ بھول بلبلی۔ گلزار جنان بھی اسکے آگے گرد ہے۔ آسمان صاف شفاف مثل دل حق پرستان۔ آفتاب نوربار۔ سامنے سبزہ زار پُر بہار سبزہ لہلہاتا اگر کچھ باغ کچھ صحرائیت کا لطف دکھاتا ہے۔ ہر سمت سے عنبر و عطر کی خوشبو آتی ہے۔ روح وجد کرتی ہے۔ آنکھون کو نور کانون کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ مرغان خوشنوا کے زمزمے سن رہے ہین۔ کلیجہ ہاتھ بھر کا ہو رہا ہے۔ کہین آبشار کی روانی کہین جوئبار کا صاف ستھرا پانی بھرے جھوٹے ہوے ہین۔ مور رقص کنان ہین درختون مین موتی کے مالے لٹکے ہوے ہین۔ دریا کے زینے کہین زمرد کہین مونگے کے بنے ہوے۔ جابجا فوارے چھوٹ رہے ہین کوئی چاندی کا۔ کوئی گنگا جمنی۔ کہین انہار آبدار ہیرے موتی کے ہار ہزار در ہزار فزون از تعداد و شمار۔ ادھر چھچھے اُدھر صوت ہزار کسی طرف سے آواز آئی۔ (پی کہان) دفعتاً ایک محل سلطانی نظر آیا دیوارین طلاے خالص کی۔ شہ نشین ہیرے کی۔ غلام گردش آبنوس کی کڑیان ہاتھی دانت کی دروازے مونگے کے۔ کنڈیان سونے کی۔ ان سب کے بعد دیکھا کہ حسینان نازک اندام کی ایک پلٹن کی پلٹن چلی آتی ہے۔ چھم چھم۔ چھم چھم۔

ہے لطف حسینوں کی دورنگی کا تماشا
دو چار گلابی ہوں تو دو چار بسنتی

ان سب مین ایک رشک پری کا لبدر فی النجوم بہادر نامدار کے آتے ہی لپٹ گئی اور محلسرا مین لیگئی اور بالکل برہنہ مادرزاد کر کے دودھ اور پانی سے نہلایا اور انواع و اقسام کے عطر بدن مین ملے۔ اور آب روان کا ہلکا ہلکا سفید بگلے کے پر کا سا تہ بند پنہایا۔ یہ بھی معطر و معنبر۔ اسکے بعد ایک اور پری نے اُن کے بوسہ لیا اور پھولون کا گہنا خوشبو کے لیے سامنے رکھدیا اب اسکو دوسرے محل مین لے گئی جسکی قیمت سمرقند و بخارا دونون کی قیمت سے دہ چند زیادہ تھی۔ اب اسکے ہاتھ آب عنبر سے دھلوائے گئے اور یہ آبنوس کی کرسی پر بصد شان متمکن ہوے اور وہ پری دست بستہ سامنے کھڑی ہوئی اور باجے بجنے لگے اور مرغ چہکنے لگے اور ادھر اعلیٰ درجے کا کھانا چنا گیا کھانے کے بعد اس سے زیادہ خوبصورت عورت آئی اور ہر کس و ناکس سے کہنا شروع کیا کہ فلان سبب سے مجھپر جادو کیا گیا اب زیادہ کون طول دے اصل امر یہ ہے کہ جس قصے کو پڑھو جس کتاب کو دیکھو جس تذکرے کو اٹھاؤ تو اس سے زیادہ دلچسپ پاؤگے اور ضرور حظ وافر اٹھاؤگے۔ آپ ضرور ملاحظہ فرمائیے اگر حظ نہ حاصل ہو تو میرا ذمہ۔ اگر تپ دق بھی انسان کو ہو اور وہ ایک دو صفحے پڑھے تو واللہ چنگا ہوجائے اور درد و غم سب بھول جائے۔ مین نے تو جب سے یہ پیشہ اختیار کیا ہے بہادر جری جرّار خلیق فیاض۔ مخیر صابر شاکر ہوگیا ہون۔ گرمی کو گرمی سردی کو سردی نہین سمجھتا۔ قیدخانہ بہشت معلوم ہوتا ہے گو پنجرے مین قید کردیا گیا مگر دل قوی ہے کہ ضرور کوئی جزیرہ فتح کرونگا

اتنے مین بدھو نفر بولے حضور مجھ گنوار کو نہ بھول جائیے گا خانہ زاد سے جو وعدہ کیا ہے وہ یاد رکھنا بادشاہی دلوائیے۔ ایسا نہو جزیرہ فتح کرکے بھول ہی جاؤ۔ خدا کرے جلد ملے اور اورون کی طرح ہم بھی تماشا ہی کرین جو جی چاہے وہ کرین اور قانع ہوجائین اور بس قناعت بہرحال اولیٰ ترست۔ فوجدار نے کہا بھئی اگر تمکو کہین کا نواب یا بادشاہ بناؤنگا تو کچھ تم پر احسان تھوڑا ہی ہے وہ تو فرض ہے سب ایسا ہی کرتے آئے ہین اور تم تو اچھے اچھون سے اچھے ہو صاحب۔

پادری صاحب کے دوست کو اور بھی حیرت ہوئی کہ سڑی پن کی حالت مین تاریخی واقعات کا ذکر نہین چھوڑتا اور بدھو کی باتون پر بڑی ہنسی آئی کہ بادشاہی کی فکر مین ابھی تک غلطان پیچان ہین اتنے مین پادری صاحب کے دوست آدمی قاطرے کے آگئے اور سبھے پر فرش بچھا کر کھانا اٹھا یا اتنے مین ایک آواز آئی اسکے بعد گھنٹی کی آواز آئی اسکے بعد دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کی بکری بھاگی آتی ہے اور اسکے پیچھے پیچھے چرواہا پکارتا آتا ہے کہ چلی آؤ بی بی۔ بکری نے ڈر کر اس جماعت کی طرف رخ کیا اور زبان حال سے مدد اور حفاظت کی خواہان ہوئی اتنے مین اسنے آن کے سینگ پکڑ کے کہا کیا حرامزادی بکری ہے۔ یہ کیا بات تھی کیا کوئی بھیڑیا آیا تھا۔ عورت ذات ہے نا۔ تم پر خدا کی مار اور لعنت اس دیدے کی ڈھٹائی پر۔ چلو بس اب اپنے گلے مین رہو اور سب بکرے بکریون کی نگرانی کرو۔ ورنہ تمھاری دیکھا دیکھی سب ہیرہ ہوجاینگے۔

چرواہے کی گفتگو سے سب خوش ہوے اور دوست نے ہنس کر کہا یار اتنی جلد بازی نہ کرو عورت ذات تو ہاتے بھی ہو۔ وہ تو اپنی ذات پر جایا چاہے آکے ہمارے ساتھ ذرا ناشتا کرو تب تک بکری بھی دم لے لیگی اور تمھارا غصہ بھی فرو ہوجائیگا۔ یہ کہکر ایک چھری پر ایک ٹکڑا خرگوش کے گوشت کا اسکو دیا۔ اسنے شکریہ ادا کیا اور کھا کر کہا آپ لوگ مجھے سودائی نسمجھیے گا کہ جانور سے اسطرح باتین کیں جیسے کوئی انسان سے کرتا ہے اسمین ایک بھید ہے۔ اتنے مین فوجدار صاحب بولے جو بھید ہو وہ بیان کرو ہم تو اس قسم کے معاملون کی تلاش ہی مین رہتے ہین اتنے مین بدھو نفر نے رخصت مانگی کہ ذرا دریا کے پاس جاکے کھا لین اور فوجدار صاحب نے درخواست منظور کرلی اور کہا جہان جی چاہے وہان جاؤ ہم تو اب بے سُنے ہوے نہ ہلینگے۔ پادری صاحب نے کہا ہم بھی بہت غور سے سُنینگے۔ چرواہے سے کہا بھئی اس بھید کو اب بیان کرو سب مشتاق ہین اسپر چرواہے نے بکری کی پیٹھ پر دہا تھمارے اور کہا بس یہان ہی پڑی رہ۔ بیوقوف گلے چلنے کو بہت وقت پڑا ہے۔ ایسا معلوم ہوا کہ بکری اسکا مطلب سمجھ گئی اور جب چرواہا بیٹھا تو وہ چپکے سے قریب پڑ رہی۔ اور اُسکی جانب غور سے دیکھنے لگی گویا

جو کچھ چرواہا کہنے والا تھا اُسے توجہ سے سُننے لگی - وہ یہ تھا -

فصل - ۲۴

اس مقام سے تین کوس پر ایک جھونپڑی ہے گو ذرا سی جھونپڑی ہے مگر اسمین مالدار بستی تھی - ایک کسان
اُسمین رہتا تھا - چال چلن کا نیک - گو روپیہ والا بھی تھا مگر اُسکی نیکی کے سبب سے اُسکی بڑی عزت ہوتی تھی -
وہ کہتا تھا کہ سب سے زیادہ میری دولت میری بیٹی ہے غضب کی خوبصورت - غیور - نیک مزاج اور باسلیقہ
جو دیکھتا تھا خدا کی شان پر عش عش کرتا تھا کہ کیسی کیسی مٹی کی مورتین بنائی ہین کہ واہ واہ بچپنے ہی سے
حسن ٹپکا پڑتا ہے بڑھکر اور بھی پرکالۂ آتش ہوگئی - سولہ برس کے سن مین دیکھنے سے انسان کی بھوک
پیاس بند ہو جاتی تھی - قیامت ڈھاتی تھی حسن عالم افروز کی دور دور تک شہرت ہوئی حتی کہ بادشاہ کے
دربار تک اس رشک حور کے حسن مبین کا حال پہونچا اور اسدرجہ شہرت ہوئی کہ لوگ دور دور سے اُسکے
دیکھنے کو آتے گویا کسی متبرک آدمی کا مزار تھا کہ زائرین دور دور سے چلے آتے تھے - اسکا باپ اسکی بڑی
حفاظت کرتا تھا اور وہ خود بھی پاکدامن تھی ورنہ باپ کیا کر سکتا تھا - عورت اگر بد ہے تو سات پردون کے
اندر بھی کوئی روک نہ سکے گا - باپ مالدار لڑکی خوشرو اور طرحدار - بہتون نے شادی کے پیغام بھیجے باہر
سے پیغام آنے لگے مگر اسکا باپ حیران تھا کہ اسقدر امیدوارون مین سے کسکو پسند کرے - منجملہ اور
امیدوارون کے ایک مین بھی تھا - اور خوش تھا کہ خدا نے چاہا تو مین ہی کامیاب ہونگا کیونکہ اُسکے باپ
کو معلوم تھا کہ مین نجیب الطرفین اور امیر اور نیک چلن اور کم عمر اور فہمیدہ آدمی ہون اور اُسی گانون کا
مین بھی رہنے والا ہون - اسی گانون کے ایک اور نوجوان بھی امیدوار ہوے وہ بھی روپیہ والا
اور نیک چلن تھا - اس لڑکی کے باپ نے ہم دونون کو اور سب امیدوارون پر ترجیح دی بوڑھے
نے اپنی لڑکی سے کہا کہ ان دونون مین جو تم کو پسند ہو اُس سے شادی ہو جائے یہ تمہاری ہی راے
پر چھوڑتا ہون - اس لڑکی کا نام دُلاری تھا میرا نام چھوٹے اور میرے رقیب کا نام لڈن تھا - اب سنیے کہ
ہمارے گانون مین ایک غریب کسان کا لڑکا تھا وہ کتنی لڑائیان سر کرکے وطن کو ابھی اپنے یہان واپس آیا تھا
بارہ برس سے وہ ایک کپتان کی فوج کے ساتھ گیا تھا اور بیس برس کی عمر مین اب واپس آیا جنگی وردی
پہنے - تمغے لگائے - ہتھیار سر سے پانون تک - آج ایک وردی پہنی کل دوسری بدلی مگر جھوٹی بناوٹ
خالی خولی ظاہرداری - لوگون نے بھانپ لیا کہ صرف تین جوڑے اُسکے پاس ہین اُنھین کو چالاکی سے
بدل بدل کر پھیرا کرتا ہے - ذرا اس وردی کے معاملہ کو یاد رکھیے گا - یہ ستار لیکر بازار مین جا کر بیٹھتا
اور گاتا بجاتا تھا اور اپنی سرگذشت مبالغے کے ساتھ اسطرح بیان کرتا تھا گویا دنیا بھر کے ملک اُسنے دیکھ ڈالے تھے

اور کل بڑی بڑی جنگلون مین شریک تھے (سب جھوٹ) ہزارہا آدمیون کو قتل کر ڈالا تھا اور ذرہ بھا نس بھی کبھی نہ چبھی - ادھر اُدھر تلوار اور گولی کے زخم دکھاتا تھا مگر کسی کو دکھائی نہین دیتے تھے الغرض بڑا شیخی باز ڈینگ کی لینے والا آدمی تھا - ہان ایک بات البتہ تھی کہ علم موسیقی مین اچھا دخل تھا لوگ کہتے تھے کہ ستار سے گلے کا کام لیتا ہے - شعر شاعری مین بھی کچھ دخل تھا - گانون مین کوئی بات ہوئی اور آپ نے ٹوٹی پھوٹی نظم دھر دھمکی - اس بہادر سپاہی امیر کبیر قوال کلاونت شاعر پر ڈلاری رکھی ہوئی تھی - نوق بھڑک کپڑے دور سے دیکھکر عاشق ہوگئی اور اسکے گلے پر جان دینے لگی اور اسکے اشعار بھی لوگون نے اسکو سنائے جنمین اُس نے اپنی بہادری کا ذکر کیا تھا اور جھوٹ کے پل باندھ دیے تھے - رفتہ رفتہ ڈلاری دُ اسمین یہان تک پینگ بڑھے کہ وہ اپنے عاشق کے ساتھ گانون سے بھاگ کھڑی ہوئی اور اسکے بعد مجھے اور اور امید وارون کو معلوم ہوا - اسمین اپنی اُسنے اس سے زیادہ کامیابی کے ساتھ فتح پائی جو جنگون مین پائی تھی اور جنگون کی کامیابی تو مبالغہ ہی مبالغہ تھا -

تمام گانون مین اُسکا چرچا ہوگیا - مین بڑا رنجیدہ ہوا - سلڈن سخت متحیر - اُسکا باپ زہر کھانے پر آمادہ رشتہ دار شرم کے دریا مین غرق - سرکاری آدمی دوڑ پڑے - جنگل تک مین تلاش کی کوئی جگہ نہ چھوڑی تین دن کے بعد دیکھا کہ ڈلاری بیچاری ایک کوہ کی کھوہ مین صرف پاپجامہ پہنے کھڑی ہے زیور لٹ گیا - ع - حریفان بادہا خوردند و رفتند + اسکو اس کے بدنصیب باپ کے پاس پہنچا آئے اور پوچھا کہ کیا کیا مصیبتین پڑی تھین اسنے کہا اس کم بخت نے مجھے دھوکا دیا - وعدہ کیا شادی کرونگا اور میکے سے بھگا لے گیا اور اسباب اور زیور مجھین کے کوہ مین چھوڑ دیا مگر آبرو نہین لی - چوری ضرور کی اس سے ہم کو اور بھی حیرت ہوئی - ہم کو یقین نہ آیا مگر اُسنے اس طرح سے کہا کہ اسکے باپ کو یقین آگیا اور روپیہ جانے کا کچھ بھی رنج نہوا - اب سُنیے کہ جس روز واپس آئی اُسی دن اسکے باپ نے ایک اور گانون اسکو بھیجدیا تاکہ لوگ اس معاملے کو بھول جائین اور دھبا مٹ جائے - کم عمری کے سبب سے لوگون نے چندان خیال نہ کیا - مگر بعض آدمی یہ بھی کہنے لگے کہ یہ لڑکی بدکار ہے اور آبرو ضرور گئی اور عورت تو ہی نہ رہا گیا پھسل گئی - الغرض اُسکا جانا ہم لوگون کی تباہی اور بربادی کا باعث ہوا - وہ کیا گئی کہ ہماری جان نکل گئی - مین اور میرا رقیب لنڈن مکان گھر بار دوست عزیز آشنا اور ہر قسم کی راحت اور آرام چھوڑ کر اس پہاڑ مین بیابان مین آئے ہین اور یہان ہی گلہ بانی بھی کرتے ہین اور زار زار روتے بھی ہین - اور ہم ہی دونون پر فرض کیا ہے بہت سے خدائی خوار ہماری طرح گھائل اور ناکام ہوکر اس جنگل مین چلے آئے ہین اور انھین پہاڑون مین بسیرا لیتے ہین

کوئی دریا نہین جسکے کنارے پر دُلاری کے نام کی آواز نہ آتی ہو - کوئی درخت نہین جسکے سایے
مین ہائے دُلاری ہائے دُلاری کا غُل نہ مچتا ہو - کوئی جنگل نہین جہان دُلاری کے نام کے ساتھ
ٹھنڈی سانسون کی آواز نہ آتی ہو - کوئی روتا دھوتا ہی کوئی بُرا بھلا کہتا ہی کوئی بد دعا دیتا ہی کوئی
کہتا ہی کہ اُس بیچاری غریب کا کون قصور ہی ہماری بدنصیبی کو وہ کیا کر سکتی ہی - کوئی اُسکے حسن و جمال کا
بھاٹ بنا ہوا ہی - الغرض سب دیوانے ہو رہے ہین اور دُلاری کا نام اسطرح یہان چمک رہا ہی جیسے
یہان کی بادشاہزادی وہی تھی میرا رقیب لڈن اکثر نظم مین شکایت کرتا ہی مگر مین نے آسان طریقہ
اختیار کیا ہی جو میرے نزدیک بہتر بھی ہی وہ یہ کہ مین عورتون کو بُرا بھلا کہتا ہون کہ عورت کا جنس نہ باقی
رہے - سب کی سب کو جھوٹی بے ایمان دغا باز فسون ساز وعدہ خلاف کہتا اور سمجھتا ہون اسی سبب
مین نے اس بکری کو اوخوش ہو ان الفاظ سے یاد کیا تھا کیونکہ مجکو ہر قسم کی مادین سے نفرت ہی وہ میرے
گل گلے مین چاہے سب سے بہتر ہی کیون نہو - باشد - اگر مین نے اسوقت سمع خراشی کی ہو تو معاف
فرمایئے اسکا معاوضہ کر دونگا - میرا جھونپڑا یہان سے قریب ہی چلیے اور وہان تازہ تازہ دودھ اور عمدہ
پنیر اور ہر قسم کے تازے میوہ ہاے ترکھایئے اور دل بہلایئے - جنگل کا لطف اُٹھایئے -

فصل - ۲۵

اسکے بعد گلہ بان خاموش ہو رہا اور اس قصۂ دلچسپ سے سب کو عموماً اور پادری صاحب کے
دوست کو خصوصاً لطف تازہ حاصل ہوا اور انھون نے آپس مین کہا کہ طرز بیان سے چرواہا نہین
معلوم ہوتا پڑھا لکھا آدمی معلوم ہوتا ہی - انھون نے کہا مجھے اب پادری صاحب کی راے سے
پورا پورا اتفاق ہی کہ جنگلون اور پہاڑ دن مین بھی عالم اور فاضل آدمی مل سکتے ہین فوجدار صاحب
سے جو ابتک کل قصہ بغور سن رہے تھے خاموش نہ رہا گیا کہا یار گلہ بان اگر میرے امکان مین ہوتا
تو تمھاری دُلاری کو ضرور ڈھونڈھ نکالتا - چاہے جہان ہوتی - اور تمھارے حوالے کر دیتا کہ ستم رسیدہ
کی مدد کرنا ہم لوگون کا فرض ہی -

گلہ بان نے [illegible] غور کیا [illegible] دیکھا اور قطع شریف اور بزرخ مبارک دیکھکر خلیفہ سے کہا یہ کون
[illegible] صاحب [illegible] اسنے کہا آپ بڑے نامی گرامی مشہور و معروف جرنیل اور بہادر سپاہی
[illegible] فوجدار صاحب [illegible] - ظالم کے دشمن مظلومون کے یار پریشان حالون کے مددگار - غرض [illegible]
[illegible] سادہ لوح آدمیون مین جو خدائی فوجدار بنے پھرتے ہین اتنا کہنا تھا کہ
فوجدار صاحب [illegible] - بیہودہ کم عقل بدتمیز - گدھے تیری عقل ہی یا جی - ایسے ہمکو سادہ لوح کہتا ہی

یہ کہکر آپ نے روٹی کا ٹکڑا ایسے کراس زور سے اُسکے چہرے پر مارا کہ ناک ہی جانتی ہوگی۔ جھلا کے وہ انکو
لے پڑا اور ادھر بدھو نفر نے جھپٹ کے چرواہے کو ٹنگڑی دی اور فوجدار نے زور زور سے گھونسے لگائے چرواہا
چا قو لیکے بھونکنے ہی کو تھا کہ فوجدار نے ڈھکیل دیا اور کھانے کے برتن ادھر ادھر چکنا چور شد۔ الغرض
خدائی فوجدار اور گلہ بان دونوں کی گت بن گئی۔ لہولہان۔ بدھو نفر کو پادری صاحب کے دوست کے
ایک آدمی نے پکڑ لیا کہ اور مار پیٹ نہونے پائی۔ اتنے مین ایک آواز آئی اور سب کی نظر اُس طرف پڑی
جدھر سے آواز آئی تھی دیکھا تو ایک ٹیلے سے کچھ سفید پوش آدمی اُتر رہے تھے اس سال باران رحمت کے نازل
نہونے سے لوگ پہاڑ پر گئے تھے کہ خدا سے بصد عجز و الحاح دعا مانگین یہ ایک مقدس مقام تھا اور سب
سفید پوش مُنھ کو ڈھانپے ہوے تھے اُنکے ساتھ ایک مورت بھی تھی فوجدار صاحب سمجھے کہ کسی بڑی
شہزادی کو یہ ڈاکو زبردستی بھگائے لیے جاتے ہین فوراً عراقی پر سوار ہوا اور نیزہ ہلاتے ہوے کہا دیکھیے
حضرات۔ ہم لوگون کے پیشے کی کیا بات ہے ابھی اسی دم اس شہزادی کو ان بدمعاشون کے پھندے
سے نکالتا ہون سب نے غل مچایا ہائین ہائین یہ کیا حماقت ہے۔ خلیفہ پادری یہ وہ سب چلائے
بدھو نے گلا پھاڑ پھاڑ کر کہا یہ مورت ہے عورت نہین ہے وہ سُنتے کسکی تھی جاتے ہی مورت اُٹھانے والے
کو ایک ہاتھ تلوار کا دیا اور اسنے اس زور سے جواب دیا کہ فوجدار صاحب پشت سمند سے زمین پر
آرہے اتنے مین ادھر کے لوگ بھی بیچ بچاؤ کو دوڑے اور بدھو اپنے آقا کے قریب جا کر رونے لگے۔
ہائے میرے آقائے نامدار یل ذی وقار فن حرب و ضرب کے یکتائے روزگار ابھی تمہارا سن ہی
کیا تھا۔ ہائے مین اسوقت تمھاری لاش کے پاس ماتم کر رہا ہون ہائے تمھاری جان اور میری
بادشاہی گئی۔ ارے اب مجھے جزیرے کا بادشاہ کون بنائے گا۔ ذرا آنکھ کھولدو مجھے بادشاہ مقرر کرکے
بس چلے جانا۔ یہ آواز ماتم جو سُنی تو فوجدار صاحب نے کُلبلا کر اپنی معشوقہ کو یاد کرکے کہا بدھو ذرا ہم کو اس
جادو کی گاڑی پر بٹھا دو۔ گھوڑے پر سوار ہونے کا دم نہین ہے۔ بدھو کی باچھین کھل گئین۔ کہا اب
میان ان سب کے ہمراہ اپنے گھر چلیے۔ فوجدار اس قدر شل ہو گئے تھے کہ دم نکلا جاتا تھا اسپر
یہ بھی راضی ہوے کہا سچ کہتے ہو مگر چلو ہمارا زمانہ ابھی بدی کی طرف مائل ہے۔ جب ستارون کی
گردش دور ہوگی تو ہم پھر خروج کرینگے خلیفہ اور پادری وغیرہ نے انکو پھر لادا اور فوجدار کا جلوس
میمنت مانوس پھر شان کے ساتھ چلنے لگا اور تھوڑی دیر مین صرف فوجدار اور بدھو نفر اور
پادری صاحب اور خلیفہ رہ گئے اب گاڑی آہستہ آہستہ جانے لگی تو دن چلے اور
اڑھائی کوس۔

پانچ دن کے بعد یہ سب فوجدار کے گانون مین داخل ہوے دوپہر کو پہونچے - اتوار کا دن تھا بازار مین بہت سے آدمی تھے اُسی جانب سے گاڑی گذری انکو گاڑی پر پنجرے کے اندر دیکھکر سبکو حیرت ہوئی کہ اہین یہ تو ہمارے ہی قصبے کے ہین - ایک لونڈا انکو دیکھکر دوڑ اگیا اور فوجدار صاحب کی بھتیجی اور خادمہ سے کہا کہ وہ آگئے چہرہ زرد ہوگیا ہی - جب آپ مکان مین داخل ہوے تو رونا پیٹنا مچ گیا - بدھو کی بی بی سُنکر دوڑی آئی کہا کہو گدھا تو اچھا ہی - یہ بولے ہان بہت اچھا ہی ہمارے آقا سے کہین اچھی طرح ہی - پوچھا ہمارے اور بچون کے لیے کیا لائے - جوتیان دو پیسے ؟ انھون نے کہا ابھی تو کچھ نہین لائے مگر ہان ابکی اگر گئے تو ہم تو بادشاہ ہون گے اور تم بادشاہ بیگم - لاکھون روپیہ کی مالک - انکی بی بی نے خوش ہو کر کہا اللہ کرے ایسا ہی ہو - وہ بولے ہم نے بڑے بڑے پہاڑ دیکھے - سمندر دیکھا - جنگل دیکھے - سراؤن مین رہے اور کہین ٹھکانہ دیا - اب ادھر کا حال سُنیے کہ پادری صاحب نے مختصر طور پر انکی حماقتون کا حال بیان کیا اور کہا بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے رکھنا - انکے کپڑے اُتار کر پلنگ پر لٹایا اور دونون عورتون نے رو رو کر اُن کتابون کو کوسنا شروع کیا جنمین یہ بھی تذکرے تھے ہر دم خوف تھا کہ مبادا بھاگ جائین - پھر کچھ گُل کھلائین جامۂ انسانیت سے خارج ہو جائین (اور یہی ہوا -

اس تاریخ کے مورخ نے بڑی کوشش بلیغ کی کہ خدائی فوجدار کے تیسرے حملے کا حال معلوم ہو مگر معتبر ذریعون سے کوئی خبر نہ ملی - صرف اس قدر معلوم ہوا ہی کہ تیسری مرتبہ انھون نے بڑے بڑے کارنمایان کیے جو دنیا مین آج تک یادگار ہین ایک بوڑھے طبیب نے ایک روز اپنے دادا کے وقت کی کتابین دیکھنا شروع کین تو اُن مین ایک نظم فاخرہ نظر سے گذری فوجدار کی بڑی تعریف بدھو کی خیر خواہی اور نمک حلالی - رشک حمار کا صبر، اور انکی معشوقہ زرین کمر کے حُسن وجمال کی توصیف مین وہ اشعار آبدار درج ذیل ہین - اگر ناظرین اس کے مصنف کو دعاے خیر سے یاد کرین تو احسان ہی -

ہر کہ خواند دعا طمع دارم	از انکہ من بندۂ گنہگارم

اگر دعاے خیر سے یاد کرین تو عین احسان ہی مصنف نے [illegible] ہرائی محنت بیدا اپنے قلم اور اسکو رغبت اور شوق ہو کہ ایسے ہی ایسے اور قصے بھی تصنیف کرے تاکہ لطف اور حظ حاصل ہو -

اشعار متذکرہ بالا جو طبیب نے پائے تھے درج ذیل ہین -

اشعار وفات حسرت آیات چکیدۂ کلک گوہر سلک شاعر غرا و سخندان بے ہمتا کہ بر مزار شریف جناب بل ناہدار خدائی فوجدار کندہ شدہ بود -

فوجدار آہ ز دنیائے دنی شد بہ بہشت	وائے ویلا زچنین رستم دوران افسوس
قائم اللیل و سحر خیز و انیس بغر با	کس نہ دیدست چنین گروہ گیہان افسوس
سالہا سال بہ یک ضربت شمشیر روان	ظالمان را پس پا کرد ز میدان افسوس
صبح در ماتم او چاک گریبان کردہ	گشت بکردہ تر از شام غریبان افسوس

مرگئے ہے ہے خدائی فوجدار	جنگ کے میدان کے تھے جو شہسوار
جس طرف چمکاتے تھے شمشیر تیز	بھاگ جاتے تھے غنیم بدشعار
اسپ تازی زیر ران رکھتے تھے وہ	بادپا مرتک و رشک حمار
چل بسے دنیا سے ہے ہے وائے وائے	قبلہ رخ رکھے گئے زیر مزار

اشعار در شان معشوقہ رزین کہ خدائی فوجدار از تہ دل عاشق زار اس بود -

کرون کیا جور گردون کی شکایت	جہان دیکھو اسی کی ہے حکایت
نہین یہ دیکھ سکتا خانہ آباد	کہ ہو کوئی کسی ڈھب سے کہین شاد
نہین معلوم منظور اسکو کیا ہے	بری چتون سے کافر دیکھتا ہے
وہ دلبر رونق عذرا و وامق	خدائی فوجدار اُسکے تھے عاشق
محبت دل سے جب پیدا ہوئی تھی	طبیعت سخت ہی شیدا ہوئی تھی
نگاہ مست تھی ایسی ہی بیباک	کہ بس دیکھے جدھر باندھے اُدھر تاک
کہین اسکی جبین کو کس طرح چاند	کہ اس سے لاکھ جیسے چاند تھا ماند
لگا کر ناخن پا سے وہ تا فرق	سراسر حسن کے دریا مین تھی غرق
وہ ظالم کے مسی آلودہ دندان	جھلک مین موتیون سے تھے دوچندان
ہزار افسوس وہ اب چل بسی ہے	اجل کے ہاتھ سے کیا بے بسی ہے

فقرات تعریف در شان رشک حمار توسن خاص خدائی فوجدار -

یہ گھوڑے وہ گھوڑے ہین جو مان کے پیٹ ہی سے پھدکتے کودتے نکلے ہین دو دبا گے ہین ہتیا گے ہین - اور سرعت کی تعریف یہ کہ گھوڑے پر کوڑا جمائیے ایڑ پر ایڑ لگائیے مگر ع - نہ ہلدہ نہ تلدہ

نہ جنبد ز جاے ٭ دیکھنے مین لقات - فرجیل - دُبلا پتلا - مرا ہوا اور چلنے مین نو دن چلے اڑھائی کوس
کی مصداق مگر ایک دفعہ شیطان نے اُنگلی بھی دکھائی تھی اور ہین ہین کہتے ہنہناتے گھوڑیون کے پیچھے
بھی دوڑے تھے خرستیان بھی تھین - سودا نے سچ کہا ہے شان مین کہا تھا -

لیکن مجھے زروے تواریخ یاد ہے	شیطان اسی پہ نکلا تھا جنت سے ہو سوار

اشعار در شان میان بدھو نفر مصاحب خاص خدائی فوجدار -

بدھو صاحب فراخ اور	کہیے وہ کہان ہیر ملک کشور	تابوجہلے شاہ تھے آپ	حق یون ہی بڑے تباہ تھے
شاہی کی عجیب دھن بندھی تھی	تھی ختم تمھین پیادہ لوچی	گھاٹ چلنے تھے سب پہ چیلے	سردار تمھین تھے بس اکیلے
حق یون ہی کہ تم تھے کوئی دم	آگے آقا کے پیچھے تھے تم	اتنا بھی نہ سمجھا او بے وقوفی	بدھو نفر اور بادشاہی
پھیلا کے پانون سو رہو اب	وحشت کی بہت نہ بدھو لیا	آقا بھی سڑی تھے تم بھی پاگل	وحشت کے نکالے موت نے بل

رکھی رہی ساری لن ترانی	اس پرنے پہ تھا یہ تنا پانی

اشعار دیگر مثل خطاب مخاطب بہ فرار شریف فوجدار غطریف -

تربت مین خدائی فوجدار آسے ہین	اریائے	از بھے کے بس اب سر مزار آسے ہین
ہر جنگ مین بیٹے گئے افسوس افسوس		اب قبر مین از پے فشار آئے ہین
بدھو نفر اب کہان ہین کوئی پوچھے	؍؍	وہ دلبر اب کہان ہین کوئی پوچھے
خود شاہنشاہ بنے تھے واہ میان		وہ کشور اب کہان ہر کوئی پوچھے

اشعار در شان معشوقہ زرین کمر عروس پری پیکر کہ بر لوح فرارش بصد حسرت کندہ شدہ اند -

آئی ہی معشوقہ زرین کمر	فوجدارون کی جو تھی دلربا	ہی اجل سے ہمکنار اب ہاے	اچھے چھون کی جو تھی مطلوب دل
	قبر کی آغوش گرماتی ہی اب	بادشاہون کی جو تھی محبوب دل	

ندا یہی اس حیاتی کی داد دیگا کہ تربتین بھی فرصت داشت ہین	اجل کے مارے ہوے کسی سے نہ بولتے ہین نہ چالتے ہین

اسقدر اشعار تو پڑھے گئے باقی کرم خوردہ تھے - یہ سب دفتر بے معنی ایک عجائب خانہ مین رکھا گیا کہ لوگ
لذت بازی کرکے کچھ نہ کچھ معنی اسکا پہنائین - خبر ہی کہ کسی لال بجھکڑ نے گودگاد کے مطلب نکال ہی لیا - بڑا خون
جگر کھایا - اب انکا قصد ہی کہ حضرت خدائی فوجدار کے قصۂ دلچسپ و نادر روزگار کی جلد ثانی نذر ناظرین
اولی الابصار کرین - انشاء اللہ تعالے

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ اس دلچسپ و فرحت افزا فسانہ کی جلد اول بماہ اکتوبر سنہ ۱۹ء بار دوم چھپکر تمام ہوئی

بخدمت ناظرین والاتمکین وشائقین ہجو بہ گزین التماس عجزاساس آنکہ

اے ناظرین ہجو بہ گزین آپ چاہے سادہ لوح ہون چاہے نرم دل۔ یہ امر ضروری ہی کہ آپ اِس التماس عجزاساس کے انتظار مین ضرور ہونگے کہ دوسری جلد **خدائی فوجدار** کے مصنف کے خلاف کلمات نا ملائم وسقط وسخت ودرشت سُنین یعنی وہ مصنف جو بطن مادر مین تولد پور مین تشریف لائے اور نازل ہوکر جن اول مرتبہ اِس دنیاے دون کی سیر کی مگر یہ آرزو آپ کی بر نہ آئیگی انسان چاہے کیسا ہی عاجز اور سیدھا سادہ کیون نہو ممکن نہین کہ انتقام لینے کو جی نہ چاہے خصوصاً اُن لوگون سے انتقام لینے کا جنسے اُسکو صدمہ پہونچا ہو مگر مین اِس سے بری ہون۔ شاید آپ یہ سمجھتے ہون کہ مین اُسکو مجنون یا پاگل یا دیوانہ یا گدھا کہون مگر یہ آپ کا خیال خام ہی۔ وہ اپنے گناہ کے اعمال خود بھگت لیگا۔ کہ کردہ کہ نیافت۔

ایک بات البتہ میرے امکان سے خارج ہی وہ یہ کہ مجھسے یہ ضبط نہین ہوسکتا کہ کوئی مجھے بوڑھا کہے اور مین بُرا نہ مانون اِسکے یہ معنی کہ چند روز گزر جانے سے انسان بالکل بوڑھا ہوجاتا ہی اور اِسکے یہ معنی بھی ہوسکتے ہین کہ انسان کے امکان مین یہ امر ہی کہ اپنا سن گھٹا بڑھاوے اگر میرے زخم کی چمک سے جو لوگ اندھے پن کے سبب سے فائدہ نہین اُٹھا سکتے تو یہ اُنکی بینائی کا فتور ہی۔

آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من
آن منم کاندر میان خاک وخون بینی سرے

اگر انسان کے امکان مین عمر رفتہ کا واپس بلانا ہوتا تو مین پھر اِن جنگون مین شریک ہوتا جنمین مین اسقدر نام پیدا کرچکا ہون۔ سپاہی کے چہرے اور بدن کے زخمون سے بڑھکر اور کوئی شے نہین ہی۔ اِنسے وہ تمغے جو سپاہی کے زیب بدن ہوتے ہین ماند پڑجاتے ہین اور ان زخمون اور تمغون سے اور سپاہیون کو بھی ترغیب ہوتی ہی کہ اے مردان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید یہ بھی یاد رکھیے کہ جو لوگ مصنف ہین اُنکی تحریر کو اُنکے سفید بالون سے وقعت نہین ہوتی بلکہ اُنکی تجربہ کاری سے مین نے یہ بھی سنا ہی اور بڑے غصے سے سنا کہ لوگ مجھے حاسد کہتے ہین حالانکہ مین اِس شعر کا مصداق ہون۔

ہی عدو مغموم مین خوشنود ہون
شکر ہی حاسد نہین محسود ہون

ایک صاحب کا مین تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ انکی راے میری نسبت یہ ہی کہ میرے ناولون سے اخلاقی نتیجے کم نکلتے ہین اور ہجو کی طرف میری راے ظاہر ہی۔ [illegible] ہم نا [illegible] بھی ہین اور

محقق دوانی کے طرز پر اخلاقی امور کے لکھنے مین بھی برق ہین۔
اے ناظرین والا تمکین ذرا غور سے فسانۂ رنگین کو سُنیے اور پڑھیے گا۔

ہر کہ خواند دعاے طمع دارم	زانکہ من بندۂ گنہگارم

جو لوگ کسی مصنف کو اُسکے پیٹھ پیچھے گالیان دیتے ہین اُنسے زیادہ بزدل اور کوئی نہین ہوتا اور اپنا قول یہ ہے کہ۔

گر بے ہنری زند و م طعن	یعنی زندلش طیا نچۂ لعن

الغرض کسی کے اچھا برا کہنے سے یہان غرض نہین اب خاکسار بصد عجز و انکسار بہ طیب خاطر و خرمی وافر یہ فسانہ قلمبند کرتا ہے۔
ایک شہر مین ایک پاگل بستا تھا اور ایسی مجنونانہ حرکت اُس سے سرزد ہوتی تھی کہ دیدہ نہ شنیدہ راستے مین کتون کے پلّون کو پکڑ کر ایک لکڑی سے انکے دونون پچھلے پائون اسطرح سے جکڑ دیتا تھا کہ پون پون کرتے بھاگتے تھے اور گر گر پڑتے تھے اور وہ دیوانہ بازار والون سے کہتا پھرتا تھا کہ یارو جیسا کتّے کے پلون سے پون پون کرنا آسان ہے ویسا ہی کتاب کا لکھنا آسان ہے۔ ایک اور دیوانے کا حال سنیے۔ یہ مبوق سنگ مرمر کی ایک سِل سر پر لیے پھرا کرتا تھا سِل بہت بھاری نہین تھی۔ بلکہ بہت ہی ہلکی۔ جہان راہ مین کتا ملا اُسپر پھینک دی اور کتا بیچارہ پون پون کرتا بھاگتا تھا اور کوسون پیچھے پھر کے نہین دیکھتا تھا کہ مبادا وہی بلا پھر نازل ہو ایک مرتبہ ایک ٹوپی والے کے کتے کے سر پر پتھر مارا کتّے کی پون پون کی آواز سنتے ہی ٹوپی والا گزرنے کے کو دپڑا اور مارتے مارتے بھرکس نکال دیا۔ مار کے آگے بھوت ناچتا بھاگا۔ ٹوپی والے نے کہا میرے شیرا کو مارا۔ سور۔ بدمعاش۔ سر توڑ کے دھر دونگا۔ پاجی کہین کا۔ اُس دن سے دیوانے صاحب سیدھے ہوگئے پھر جب کبھی کسی کتے کو دیکھتے تھے تو میان پاگل صاحب ٹھہر جاتے اور کہتے تھے کہ ارے بھئی شیرا آگیا اس سے بچنا چاہیے۔ جب کبھی کوئی کتا ملا چاہے اُسکا نام گیندا ہو چاہے ٹیپو وہ شیرا ہی کہتا تھا اور کلوخ انداز را پاداش سنگ ست یہ مصرع یاد کرتا تھا اسی طرح ہمارے مصنف کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اگر کتاب ذرا بھی خراب ہوئی تو بدنام ہو گئے۔ نیکنامی درکنار لعنت کا طوق گلے مین موجود۔ پس شعر گفتن چہ ضرور۔ مصنف کا منشا تحریر کتب سے جلب منفعت ذاتی نہونا چاہیے بلکہ فائدۂ خلائق۔ اگر روپیہ مصنف کے پاس نہین ہے تو نہ سہی۔ غریب کو کوئی برا نہین کہتا بلکہ حرامزادے کو سب برا کہتے ہین نیکی مثل مہر نیمروز چمکتی ہے گو انسان مفلس ہی کیون نہو۔ لیکن اگر بد ہے تو سب قدر و منزلت کرینگے ورنہ کوئی ٹکے کو نہ پوچھیگا اور حقارت سے لوگ دیکھینگے۔ نیک آدمی کی سب عزت اور توقیر کرتے ہین۔ فقط

خدائی فوجدار

یعنی

ترجمۂ ڈان کوئکساٹ

مترجمۂ پنڈت رتن ناتھ صاحب ؔدر سرشار

جلد دوم

پہلا باب

فصل ۔۱

خدائی فوجدار کی جلد دوم کے مصنف نے بیان کیا ہی کہ جب تیسری بار حضور سپہ سالار نامدار پھر روانہ معرکۂ کارزار اور ہنگامۂ گیرودار ہوئے تو قبل روانگی پادری صاحب اور خلیفہ نے ایک مہینے تک ان سے ملنا ترک کر دیا کہ مبادا انکو دیکھکر از سر نو جنون جوش کرے اور پچھلی باتین یاد آجائین مگر انکی بھتیجی اور ماما سے چپکے چپکے ملتے اور حالات دریافت کرتے رہتے تھے اور صلاح دیتے تھے کہ انکی بڑی حفاظت کرنا اور تسلی دینا اور ٹھنڈی ٹھنڈی چیزین کھلانا تاکہ دماغ صحیح اور دل قوی رہے کیونکہ اعضاے رئیسہ کی قوت اور صحت مقدم تر ہی۔ انھون نے کہا ہماری جان پر بنی ہی ہم بڑی روک تھام کرتے ہین اور کچھ کچھ امید بھی ہوتی ہی کہ دماغ صحیح ہوتا چلا ہی اس خبر کے سننے سے پادری اور خلیفہ بہت ہی محظوظ ہوے اور کہا ہمکو یہ خوب ہی سوجھی کہ پنجرے مین بند کر کے ساحر کا حوالہ دے کے لے آئے۔ انھون نے صلاح کی کہ ذرا ملکے دیکھین تو کہ دماغ کا کیا حال ہی۔ رو براہ ہی یا نہین۔ یہ تو انکو کامل یقین تھا کہ پوری پوری اصلاح دماغ محال ہی اور یہ بھی صلاح ہو گئی کہ جنگ اور توپ و تفنگ کا ذکر مذکور نہو تاکہ زخم پھر ہرے نہو جائین۔

الغرض وہ **فوجدار** سے ملے آپ پلنگ پر رونق افروز تھے۔ سبز رنگ کی قمیص در بر کلاہ ترکی بر سر دیکھا تو لقات ہو گئے ہین ہڈیان گن لیجیے۔ **فوجدار** بڑے خلق سے پیش آئے انھون نے مزاج پرسی کی تو بڑے تپاک سے پیش آئے اور بڑی فصاحت سے جواب دیا۔ الحمد للہ بخیر ہون آپ کا مزاج انور۔ میان خلیفہ

سب خیر و عافیت ہی۔ عندالتذکرہ امور مملکت اور رتق و فتق سلطنت کی بحث چھڑی کہ یہ بات سلطنت کی بنیاد کو مستحکم کرتی ہی اور فلان فلان باتون سے عملداری کو ضعف ہوتا ہی۔ تینون آدمی اسطرح بحث کرتے تھے کہ گویا یہ نہ مصلحت ملک سے بخوبی واقف تھے ابوالفضل اور ابوالفیض فیضی فیاضی بھی انکے مقابل مین گرد تھے کل امور پولٹیکل کی بحث کرکے سب کو بدل دیا الغرض بقراط اور سقراط اور جالینوس اور بطلیموس اور فیثا غورث سب کے کان کاٹنے لگے۔ خدائی فوجدار نے اس خوش اسلوبی اور لطف کے ساتھ گفتگو کی کہ ان دونون کو شک کی جگہ یقین ہو گیا کہ اب انکا داغ بالکل صحیح ہی۔

اس گفتگو کے وقت فوجدار کی بھتیجی اور ماما بھی موجود تھین اور خوش تھین کہ حق تعالے نے ہماری سُن لی اور اب یہ خلصے اچھے ہو گئے۔ باتین کرتے کرتے پادری نے بحث کو بدلنا شروع کیا اور مختلف تذکرون کے بعد کہا کہ سُنتے ہین ترکی بڑے بڑے جنگی جہاز لیکر حملہ آور ہونے والے ہین اور لوہے سے لوہا لڑیگا تمام ملک بھر مین کھلبلی مچی ہوئی ہی جیسا اور برسون مین مشہور ہو جاتا تھا کہ رومی مثل سیل عظیم اُمنڈتے چلے آتے ہین اس سے زیادہ ایکی یورش اور شورش ہی اور ساحل بحر اور بندرگاہون کی حفاظت مین صیغۂ جنگ مصروف ہی اور جزیرون کی فوج بڑھائی جاتی ہی خدائی فوجدار یون گویا ہوے ہمارے شاہنشاہ ذیجاہ نے ایسا عمدہ سامان حرب جمع کیا ہی کہ غنیم کے چھکے چھوٹ جائینگے اور جیسا آپ نے کہا ہی وہی ہوگا کہ لوہے سے لوہا لڑیگا۔ ہان ایک امر مین انھون نے ضرور فروگذاشت کی ہی اور وہ بات بغیر ہماری صلاح کے چل نہین سکتی۔ اگر ہمسے مشورہ لین تو وہ صلاح معقول دون کہ نصف کرۂ ارض بادشاہ کی عملداری مین آجائے۔

اتنا سننا تھا کہ پادری نے ٹھنڈی سانس بھر کر اپنے دل مین کہا واہ رے فوجدار خدا تجھے اس جنون سے محفوظ رکھے۔ اس جہالت اور حماقت کی دلدل سے تیرا نکلنا مشکل ہی۔ خلیفہ نے پوچھا بھلا سرکار وہ بات کیا ہی ایسا نہو کہ بادشاہ اس صلاح کو گستاخی سمجھین۔ فوجدار بولے یہ تو ہم جانتے ہین کہ۔

رموز مصلحت ملک خسروان دانند	گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

مگر وہ صلاح دون کہ بادشاہ اچھل پڑین۔ وزرا گلے سے لگا لین۔ ارا کین پھڑک جائین۔ شعرا میری تعریف کے پُل باندھ دین۔ آپ ہین کس خیال مین بندہ نواز۔ خلیفہ نے کہا ہم ذرا سنین تو فوجدار بولے یہ بھڑوے کسی اناڑی کو دینا ہم اس چکھے مین نہین آنے والے ہین کوئی سُنلے اور جا کے وزرا سے کہدے اور ہمارے دل و دماغ کے نتیجے سے خود فائدہ اُٹھائے اور ہم موچی کے موچی ہی بنے رہین

خلیفہ نے قسم کھائی کہ کسی پر افشائے راز نہ کرینگے۔ اور اسکے ساتھ ہی مزید احتیاط کی نظر سے کئی مثالین دین اور بھد بیسل مثلین کہین۔ فوجدار نے مثلون پر ذرا توجہ نہ کی مگر میان خلیفہ کو ایماندار آدمی سمجھ کر انکی قسم کا اعتبار کر لیا اور ادھر پادری صاحب نے بھی کہا کہ ہم اس شخص کے ضامن ہوتے ہین کہ یہ اس راز کو افشا نہ کریگا فوجدار نے پوچھا (اور آپ کی ضمانت کون کریگا) پادری نے کہا (ہمارا ضامن ہمارا پیشہ ہے جس سے ہم مجبور ہین کہ رازدان ہو کر پردہ در نہون)۔

آپ نے بہت کڑک کر کہا سنو صاحبو اگر شاہنشاہ وقت چاہتے ہین کہ سلطنت کو محفوظ رکھین اور غنیم کے حملے سے بچائین تو سب سے بہتر اور آسان ترکیب یہ ہے کہ چوطرفہ اشتہار دے دین اور منادی پھروا دین کہ جتنے یلان نامدار اور مبارزان جرار اور شیران شیر شمشیر بکف دلیر اس مرز بوم مین ہین وہ سب دو ہفتے کے اندر دارالخلافت مین جمع ہو جائین۔ مین سچ کہتا ہون اگر آدھے درجن بھی ہم اگ پہونچ جائین تو معاذ اللہ۔ دھوئین توڑا دین۔ روم و شام کی کیا حقیقت ہے نصف کرۂ ارض ہم لوگ فتح کر کے دم لین

بولی یہ تیغ دم سرا عدا پہ لونگی مین	برش پکاری تو بہ ٹھہرنے نہ دونگی ہین
تو ضربے زدی ضرب من نوش کن	ہمہ شادی از دل فراموش کن
چل اے اشہب کلک صحرا نورد	طرارون سے دشمن کو کر گرد برد
دکھا دے مجھے آج طرّاریان	لکھون جوش مین آکے عیاریان

کان دھر کے سنو صاحبو۔ مین اکیلا دو کرور پر بھاری ہون بھیڑے اور لگڑ بگڑ کی طرح اڑا دون تو سہی وہ کتابین پڑھو جنمین جنگ اور جدال کا ذکر مذکور ہے کہ صاحبقران زمان قلعۂ آہن حصار کو فتح کر کے طرف کوہ عقیق گلزار سلیمانی کے روانہ ہوئے نقابہ مقابلۂ سعد بن قباد بہ مدد سلیمان عنبر بن بوسے کوہی غزوکش ہے۔ نامہ افراسیاب جادو کو بہ طلب مدد بھیجا ہے اسد نامدار باغ سیاب سے آوارہ ہو کر ایک جانب جلتے ہین خواجہ عمرو ایک سمت بدحواس و پریشان چلے ہین برق وضرغام آوارۂ دشت مصیبت و محنت ہین افراسیاب خانہ خراب باغ سیاب سے لوح لیکر ششدر و مضطر طرف کوہ بلور کے جاتا ہے۔

یہ باتین ہوتے ہوتے خلیفہ نے کہا مجھے اسوقت ایک واقعہ عجیب یاد آیا اگر اجازت ہو تو عرض کرون ان دونون نے کہا بسم اللہ فرمائیے اور خلیفہ نے یون کہنا شروع کیا۔

چند آدمیون نے اپنے ایک عزیز کو پاگل خانے بھیجدیا۔ یہ علم تاریخ کے بڑے عالم تھے اگر منطق مین عبور کامل ہوتا تو البتہ لوگ سمجھتے کہ پڑھا لکھا سڑی ہے کچھ دن بعد اس فاضل نے جیلخانے کے سپرنٹنڈنٹ کو لکھا کہ مین خدا کے فضل سے بھلا چنگا ہون میرے عزیزون نے میرے علاقے پر

قبضہ کرنے کے لیے مجھے پاگل بنادیا اور وہ سب ایک ہوگئے - جب متواتر خطوط اس قسم کے پہونچے اور سب شستہ زبان مین بطرز خوب لکھے ہوئے دیکھے تو سپرنٹنڈنٹ نے داروغہ سے کہا کہ اگر وہ واقعی سڑی نہین ہو تو رہا کردو داروغہ نے دو گھنٹے تک گفتگو کی اور صحیح المزاج دیکھکر رہا کردیا نائب داروغہ نے چغلی کھائی کہ گو دو دو دن تک صحیح المزاج آدمیون کی طرح باتین کرتا ہو مگر اصل مین اُسکو خلل دماغ ضرور ہو - فاضل نے کہا نائب صاحب کو میرے ان عزیزون سے رشوت ملتی ہو اس سبب سے یہ میرے دشمن ہوگئے ہین - الغرض رہائی کے وقت انھون نے بآواز بلند کہا اے خدا اے عزّ و جل تیری کریمی کے صدقے تیری بندہ نوازی کے قربان -

صدقے اس بندہ نوازی کے تری مین جاؤن باپ مان ہوتے ہین کب ایسے شفیق و اشفق

مجھے تو نے اس پاگل خانے سے رہائی دی اور عقل سلیم عطا فرمائی - اب میرا خلل دماغ دور ہوگیا اور مین صحیح المزاج ہو کر جاتا ہون -

اتنے مین ایک اور پاگل جو برہنہ مادر زاد ایک چٹائی پر پڑا تھا سینخچون سے جھانک کر یون ہمکلام ہوا -

پاگل - یہ کون صحیح المزاج ہو کر یہان سے رہائی پا کے جاتا ہو -

فاضل - ہم ہین بھائی صاحب - خدا نے بڑا رحم و کرم کیا -

پاگل - خبردار یہان سے باہر قدم نہ نکالنا - نہین پھر ہیر پھیر کے یہین آنا پڑیگا اور ساری مشیخت رکھی رہیگی -

فاضل - خدا نہ لائے اب مین پاگل نہین ہون -

پاگل - اچھا خیر - جائیے مگر مین خدا کی قسم کھا کے کہتا ہون جبکا مین مختار عام ہو کر آیا ہون اس جرم مین کہ تجھ سودائی کو رہائی دیتے ہین اس شہر پر ایسا قہر نازل کرونگا کہ کئی صدی تک سننے والے کانپ کانپ اٹھینگے - او نادان جاہل تجھکو فاضل کون بھکوا کہتا ہے - کیا تو نہین جانتا کہ انگارے میرے منھ سے نکلتے ہین اور جب چاہتا ہون شہر کے شہر پر بجلی گرا دیتا ہون - تو صحیح المزاج بنکے رہائی پائے اور ہتیا شہری سودائی بنا رہون - آگ لگ گئی - نابکار - پاگل خانے بھر کو پھونک دونگا -

اتنے مین فاضل نے داروغہ کے دونون ہاتھ پکڑ کے کہا جناب داروغہ صاحب آپ اس سودائی کے کہنے کا خیال نہ فرمائیے یہ اگر خدا کا مختار ہو تو مین بیرسٹر ہون اور اسکے منھ سے اگر آگ برستی ہو تو میرے منھ سے ستارے جھڑتے ہین اگر اُدھر سے آگ لگا دی اِدھر مین نے ایسا مینھ برسایا آگ گل شد -

اب تو داروغہ کے ہوش اُڑے۔ کہا اب اسوقت مختار صاحب کے مزاج کو اور زیادہ برہم نہ کیجئے دل
اپنی کوٹھری مین تشریف لیجائیے جب کوئی موقع ہوگا تو چلے جائیے گا۔ جسقدر آدمی وہان کھڑے تھے سب
ہنس پڑے کہ اس سڑی نے اچھے اچھون کو سودائی بنا دیا ہے۔ داروغہ بیچارے سخت خفیف ہوے۔

جب خلیفہ نے یہ قصہ ختم کیا تو فوجدار صاحب نے گرملکے کہا یہ کیا اول جلول بکے آپ منہ اور آگ اور
مختار اور بیرسٹر۔ اس سے مطلب۔ تم خط بنانا جانو تمکو ان باتون سے کیا مطلب ہی۔ ہم لوگون سے پوچھو جو
سلطنتون کو فتح کرتے اور غنیم کے حملے سے بچاتے ہین۔ یتیمون کی پرورش غریبون کی مدد سرکشون کی سرکوبی۔
بدمعاشون کی سزا ہمارے پیچھے پڑے رہنے کی ہی سر سے پانون تک مسلح ہوکر ہم لوگ چھانون اور میدانون مین سوتے
اور رہتے ہین ساحل بحر اور دامن کوہ اور گرمی اور سردی اور آب و آتش خاک و باد ہمہ یکسان ست
کبھی آسمان پر کبھی تحت الثری۔ از سمک تا سما ہماری عملداری ہی اور ایک دفعہ طوفان باد جو آیا تو
تین سو کوس اُڑ گئے۔ اور وہان سے جست بھری تو سمندر پار۔ ہان آج کل یہ البتہ ہی کہ بے ایمانی نے
ایمانداری کو زیر کر دیا سستی نے ترقی پائی۔ کاہلی زورون پر ہی۔ غرور اور تعلی کا رواج ہی جسکو دیکھو محتاج ہی
اگلے وقتون زار خار ترسائی کوہ بلور پر ملکہ نیلوفر کو لیکر گیا اور وہان بہ امداد لوح طلسمی کہ زمرد کا گھر کہلاتا تھا
دیوون کے سردار نامدار بلبوق غلطیمی کو ایک ضرب مین تہ تیغ کیا اور جس بادشاہزادے برق لامع
نامے کو اُسنے اسیر چاہ قیطاق کیا تھا اسکو رہائی بخشی گو اُسنے دس لاکھ کے جواہرات دینے چاہے مگر
اُسنے قطعی انکار کیا کہ ہمارا کام اور پیشہ اس بخشش کا محتاج نہین ہی اگر بادشاہ ہم سے صلاح لے
تو اس سے بہتر صلاح ہم نہین دیسکتے۔

بادشاہا بارگاہت چون فلک پرنور باد	داد عدلت در سراے آخرت معمور باد
ای فریدون ہمت و رستم دل و جمشید فر	تیغ تو بر فرق دشمن ناصر و منصور باد

صندلان صندلی پوش کو محبت قیطاق نامدار کا جوش حکم دے رہا ہی کہ بارگاہ استاد کرو اور سامان
عیش مہیا ہو۔ چار پہر رات بڑے زور سے کشتی ہوئی ہمراہیان صندلان صندلی پوش جرأت اطہر نامدار کی
تعریفین کر رہے تھے کہ یارو فنون سپہگری مین یہ جوان انتخاب ہی ہر فن مین لاجواب ہی وہ رات بھی
بسر ہوئی۔ آفتاب عالمتاب چرخ نیلوفری پر جلوہ فرما ہوکر تماشا کشتی کا دیکھنے لگا۔ یکایک صندلان
صندلی پوش قیطاق کو لے دوڑا شاہزادہ دم کے بھروسے پر قدم کے شمار پر بڑھتا
چلا جاتا تھا۔

در کشورے کہ ناز و ادا می فروختند	مشتاق جان بہ نرخ لیامی فروختند

داریم شادگی کہ بہ بازار خود بتان	وز دیدہ و دل زنا و بہائی فروختند
افلاک را اگر بجہان قدر ما بُدے	مارا چرا بہ طالع نامی فروختند
یوسف اگر بعہد تو می بود در جہان	اورا کہ می خرید کجا می فروختند
از مفلسی بہند ہزبران سر فروش	اسپ و یراق روز دو غامی فروختند
شد تشنہ بقسمت از تشنگی فنا	جائے کہ موج آب بقامی فروختند

پادری صاحب اور میان خلیفہ کو اب پورا پورا یقین ہوگیا کہ فوجدار کا جنون گھٹنے کے عوض اور بڑھتا جاتا ہے۔ ابکی بالکل اول جلول ہانک لگائی۔ اتنے مین فوجدار صاحب نے کہا خلیفہ سنو۔ ع۔ کار بوزینہ نیست نجارے + عمر بھر خط بنا لیے اب ہمکو سکھانے آئے یہ رام کہانی اور دنت کتھا جو تمنے بیان کی اسکو ہم خوب سمجھتے ہین۔ مطلب تمھارا یہ ہے کہ مین بھی سٹری ہون اور مجھ سودائی کی بات کا کوئی اعتبار نہین۔ مین خوب سمجھا مین سٹری نہین ہون تم اگر طبریز مازندران طبا طبائی کا قصہ فرح بخش پڑھو کہ سرہنگوان کے سرہنگ کوہ آتش فشان جنگ جب گزنگ نقرہ خنگ پر سوار ہوا تو شیران نر کا زہرہ آب آب ہوگیا۔ ایک صف شکن دوسرا تیغ زن۔ شناور محیط طلسم کشائی نہنگ بحر خار تیغ آزمائی افسر لشکر جانبازی شہزادۂ اسدین کرب غازی دہمہتر مہتران و بہتر بہتران قلعہ گیر بے بسک خدائی فوجدار ہے بے ریو و رنگ۔

آغوش لحد مین جبکہ سونا ہوگا	جز خاک نہ تکیا نہ بچھونا ہوگا
تنہائی مین آہ کون ہووےگا انیس	ہم ہوئینگے اور قبر کا کونا ہوگا

شعرا کا قول حرز جان کرنے کے قابل ہے۔ خلیفہ نے پوچھا کیون فوجدار صاحب بھلا یہ تو فرمائیے کہ کسی شاعر نے کبھی کسی زن خوبرو کی ہجو بھی کی ہے اگر چند اشعار یاد ہون تو فرمائیے۔ انھون نے کہا ہمنے تو نہین سُنے شاید کسی نے کہین ہون۔

اتنے مین ایک آواز آئی اور بھتیجی اور ماما دوڑین پادری نے کہا خیر باشد اتنے مین غل مچنے لگا

فصل ۲

تھوڑی دیر کے لیے خدائی فوجدار اور خلیفہ اور پادری صاحب کے حال سے قطع نظر کر کے مورخ نے بیان کیا ہے کہ غل غپاڑے کی آواز جو سُنائی دی وہ فوجدار کی بھتیجی اور ماما کی آواز تھی۔ وجہ یہ ہوئی کہ میان بدھو نفر باجاہ وحشم دخیل و خادم گھر مین دھنسے ہی پڑتے تھے کہ اپنے آقاے نامدار میان خدائی فوجدار سے ملین اور وہ دونون دروازے کے اندر اسکو گھسنے نہین دیتی تھین۔

ماما نے کہا اس موے در گور کا مکان مین کیا کام ہی چپکے دو ریہان سے۔ یہ سب تیرے ہی کاستے بوئے ہوئے ہین کہ ہمارے مالک نے دشت و کوہ و بیابان کی مفت خاک چھانی بدھو بولے اری شیطان کی نانی یہ وہی مثل ہوئی کہ اُلٹا چور کو توال کو ڈانٹے۔ مین نے انکو تباہ کیا کہ اُنھون نے مجھ غریب کو کہین کا نہ رکھا اِنکے سبب سے مین نے البتہ کوہ و دشت و بیابان کی خاک چھانی۔ یہان سے جھوٹے جھوٹے وعدے کرکے جھرے دے کے لیلئے کہ کسی ٹاپو کا نواب یا بادشاہ بنادونگا۔ اور ابھی تک مجھے امید ہی کہ کوئی نہ کوئی ٹاپو ضرور ملیگا۔ بھتیجی نے کہا اللہ کرے تیری لاش نکلے موے مونڈی کاٹے خدا تجھکو غارت کرے۔ اور یہ ٹاپو کیا شی ہی کوئی کھانے پینے کی شی ہی۔ بڑا پیٹو ہی۔ بدھو بولے کھانے کی شی نہین ہی حکومت کرنے کی چیز ہی شہرون کی عملداری وہان کہین عمدہ ہوتی ہی۔ ماما بولی دیکھا ہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائے تو یہان نہ آنے پائیگا موا جوتی خورا۔ تباہ کن۔ بدذاتی کی پوٹ۔ جاگو جاکے ہل جوت۔ رہین جھوپڑون مین خواب دیکھین محلون کا ٹاپو کی بادشاہی کرینگے۔

ان تینون کے مکالمے اور سر پھٹول سے خلیفہ اور پادری صاحب کو بڑا لطف آیا۔ **فوجدار** کو خوف معلوم ہوا کہ مبادا بدھو کچھ بیہودہ بک دے بے تکا تو ہئی ہی اور انکو ذلیل ہونا پڑے۔ اِس سبب سے عورتون کو ڈانٹ دیا اور بدھو کو بلا لیا۔ خلیفہ اور پادری چل دیے اور مایوس ہوگئے۔ **فوجدار** کی جہالت اور حماقت کو روز افزون ترقی ہونے لگی اور فتنۂ جنون نے دماغ کو خراب کر دیا۔ پادری نے خلیفہ سے کہا خوب یاد رکھیے ایک روز پھر یہ غائب ہو جائینگے۔ اِسنے کہا مجھے خوب یقین ہی دونون سٹری ہو رہے ہین **فوجدار** اور بدھو دونون کے سر پر جنون سوار ہی۔ بدھو کو تو پورا پورا خبط ہی کہ کسی جزیرے کی بادشاہی ضرور ملیگی ساری خدائی ایک طرف ہو جائے اِسکے سر سے یہ سودا نہ نکلیگا۔ ذرا آپ بھی دیکھتے رہیے گا اللہ انکی مدد کرے دونون حماقت اور جنون کے ہاتھون بکے ہوے ہین یہ ڈال ڈال تو وہ پات پات۔ خلیفہ نے کہا ذرا چلکے سُنین تو کہ یہ آپس مین مشورہ کیا کر رہے ہین۔ اِسنے کہا اجی یہ دونون عورتین بڑی اُستاد ہین ضرور کان دھر کے سنتی ہونگی اور ہمسے کچا چٹھا کہدینگی۔

اب سنیے کہ خدائی **فوجدار** اپنے مصاحب اور یار میان بدھو نفر کو ہمراہ لیکر ایک کمرے مین سے گئے۔ اور یون گفتگو ہوئی۔

فوجدار۔ بدھو بڑے افسوس کا مقام ہی کہ تمنے صاف صاف بیان کر دیا کہ مین تمکو بھگا کے لیگیا تھا۔ ہم تم دونون ساتھ ساتھ گئے تھے کہ نہین ہمسفر تھے یا نہ تھے دونون کا حشر ایک ہونے کو تھا۔

یہ حمام مین سب ننگے۔ اگر تم پر سرا مین ایکبار بودی مار پڑی تو مین بھی تو کئی دفعہ پٹا۔ وہ بولا پھر آپکا تو پیشہ ہی پٹنے پٹانے کا ہی۔ **فوجدار** نے کہا یہ تمھاری صریح غلط فہمی ہی۔ الدال علی الخیر کفاعلہ۔ بدھو بولا اب آپ تو پشتو مین بھیک مانگنے لگے اور بندہ اپنی زبان کے سوا اور کوئی زبان جانتا ہی نہین **فوجدار** بولے بھائی صاحب۔

چو عضوے بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار

تم تو ہمارے عضو بدن ہو۔ بدھو نے کہا جی بجا ہی مگر جب سرا مین ہماری درگت بنائی گئی تھی تب آپ کو کیون نہ درد ہوا۔ انھون نے کہا بھلا کوئی بات بھی ہی درد نہونا کیا معنی اچھا خیر اس تقریر کو جانے دو اب یہ تو بتاؤ اُستاد کہ لوگون کی ہماری نسبت کیا راے ہی۔ شہر مین کیا چرچا ہی۔ امرا و روسا کیا کہتے ہین ہماری بہادری اور بسالت کا کہان کہان ذکر ہی۔ ہماری معرکہ آرائیون کی خوب خوب تعریفین ہوتی ہونگی مگر خدارا بنا وٹ کی بات زبان سے نہ نکالنا راست راست بلا کم و کاست کہو۔ اگر کسی شہزادی کو سب حال معلوم ہو تو چین لکھتا ہی مگر دیکھو بدھو سچ کہنا بنا کے نہ کہنا جو سنا ہی صاف بیان کرو بدھو بولے بسر و چشم تعمیل ارشاد کرونگا شرط یہ ہی کہ حضور خانہ زاد سے بگڑ نہ جائین۔ خفا ہونے کی سند نہین ہی صاف صاف عرض کرونگا۔ فوجدار نے کہا تم جو چاہو آزادی کے ساتھ کہو۔ مین ہرگز خفا نہونگا۔ بدھو بولے حضور پہلی بات تو یہ عرض کرنی ہی کہ ساری خدائی حضور کو سڑی سودائی سمجھتی ہی اور تمام دنیا مین آپ پرلے سرے کے پاگل مشہور ہین اور مجھے سب کے سب اُلو کا پٹھا کہتے ہین امرا کی راے ہی کہ خلل دماغ کے سبب سے آپ **خدائی فوجدار** بن بیٹھے۔ ایک چپا بھر زمین پر آپ رئیسون کا مقابلہ کرنے گئے۔ بھلے مانسون کی راے ہی کہ آپ اُن لوگون مین ہین جو چیتھڑے پہنکر امیری کا دعوے کرتے ہین۔ اسپر **فوجدار** نے جواب دیا کہ (بھئی یہ اندھیر ہی۔ اسکا کوئی جواب ہی نہین ہمارے کپڑے تو پھٹے ہوے نہین ہین۔ اور اگر کہین کہین نکل بھی گئے ہین تو اسلیے نہ بارے سے اسوجہ سے نہین کہ ہم کپڑے بدل نہین سکتے)۔

بدھو بولے اب سنیے کہ آپ نے جو جو کار نمایان کیے اور لڑ لڑ پڑے اسکی نسبت مختلف روایتین ہین کوئی کہتا ہی سڑی ہی مگر مسخرہ پن کے ساتھ سودائی ہی۔ کوئی کہتا ہی بہادر ہی مگر بدنصیب۔ کوئی بدتمیز بتاتا ہی مگر ساتھ ہی اسکے خلیق بھی کہتا ہی الغرض جتنی زبانین ہین اُتنی ہی روایتین ہین۔

فوجدار نے جواب دیا کہ بھئی یہ تو قاعدے کی بات ہی جتنے بڑے اور نامی نامی لوگ گزر گئے

سبکو حاسدون نے برا لہا ہی۔

قیل ان الالہ ذو ولد قیل ان الرسول قد کہنا		ما نجی اللہ والرسول معا من لسان الوری فکیف انا	
	بلبل پہ زمانہ ایک گل کا نہوا انسان کو عبث غرور یکتائی ہی	محکوم آئمہ و رسل کا نہوا اللہ پہ اتفاق کل کا نہوا	

بدھو بولے حضور یہ دقیق کلام اور بیان غلام کی سمجھ سے باہر ہی مگر اتنا جانتا ہون کہ کل ایک رئیس زادہ ہمارے قصبے کا لکھنؤ کے مدرسے کا طالب علم آیا اُسکی زبانی معلوم ہوا کہ حضور کا فسانہ تیار ہوا ہی اور اُسمین خانہ زاد اور حضور کی معشوقہ پریزاد کا بھی ذکر خیر ہی۔ واللہ اعلم مورخ کو کہان سے سب حال معلوم ہو گیا

فوجدار نے کہا یاد رکھو بدھو یہ مورخ کوئی فلسفی ہی اور سحر سے بھی واقف ہی ان لوگون سے کوئی شی چھپ ہی نہین سکتی بدھو نے جھلا کر کہا نہ فلسفی ہی نہ ساحر۔ ایک مصنف ہی اگر حکم ہو تو اُس طالب علم کو دوڑ کے بلا لاؤن۔ **فوجدار** نے کہا اگر بلا لاؤ تو بڑا احسان کرو یار۔ جب تک کل حال نہ سنونگا کھانا پینا حرام ہی۔ بدھو رخصت ہوے اور جاکے فوراً اُس طالب علم کو بلا لائے اور ان تینون دانشمندون مین بڑی دلچسپ گفتگو ہونے لگی۔

فصل۔۳

خدائی فوجدار بمفحواے الانتظار اشد من الموت طالب علم کے آنے کا راستہ دیکھا کیے اور نہایت مشتاق تھے کہ بدھو کے کلام کی تصدیق ہو جائے کہ اُنکی تاریخ چھپ کے شایع ہو گئی۔ یقین نہین آتا تھا کہ اسقدر جلد تاریخ شائع ہوئی ہوا بھی تو وہ خون تک اُنکی تلوار سے نہین چھوٹا تھا جو اُنھون نے اپنے دشمنون کے بدن سے بہایا تھا سوچے کہ کسی ساحر نے بزور سحر جھٹ پٹ شایع کر دیا ہوگا اگر دوست کا کام ہی تو اُسنے بڑی ہی تعریف کی ہو گی کہ صف شکن جنگجو ہی اور اگر کسی دشمن کا کام ہی تو اُسنے ہجو کی ہو گی۔ کبھی سوجھی کہ ہماری سوانح عمری کسی بڑے اُستاد بے بدل کامل فن نے قلمبند کی ہو گی کبھی خیال آیا کہ اگر کسی غیر مذہب والے نے لکھی ہی تو دو کوڑی کی ہو گی۔ ع۔ ولیکن قلم در کف دشمن ست + بڑا خیال یہ تھا کہ کہین مورخ نے حسد کے سبب سے اُنکی معشوقہ کو بد وضع بدکار نہ لکھدیا ہو تو غضب ہی ہو جاے انھون نے تو اُس رشک پری کے سبب سے شہزادیون اور امیرزادیون پر نظر نہ ڈالی اور مورخ کمبخت اُنکی مطبوعہ مرغوبہ کو کلمات ناملائم سے یاد کرے غضب ہی تو ہی۔ اتنے مین بدھو اُس طالب علم کو لیکر آئے اور فوجدار بکمال خلق سے ملے۔

طالب علم کا نام خالد تھا اک معمولی آدمی۔ کوئی چوبیس برس کی عمر ہوگی۔ ذرا سمجھدار آدمی۔ رنگ زردی مائل چہرہ گول۔ ناک چپٹی۔ الغرض بشرے سے ظاہر تھا کہ بڑا خوش مذاق آدمی ہو اور ایسا ہی ہوا۔ فوجدار کو دیکھتے ہی قدموں پر گر پڑا اور کہا ای بہادر جبار کرار غیر فرار حضرت خدائی فوجدار والا تبار۔ ذرا دست مقدس لائیے مین بوسے کا اعزاز حاصل کرنا چاہتا ہون آپ کے پیشے کے جسقدر بہادر ہوے سب کو آپ نے گرد برد کر دیا۔ نہ کوئی ایسا ہوا ہو اور نہ ہوگا۔ کئی زبانون مین آپ کی سوانح عمری کا ترجمہ ہوا۔ خدا اسکے مصنف اور مترجمون کو غریق رحمت کرے۔ کہ بنی نوع انسان کو ایسی دلچسپ کتاب انکے سبب سے ملی فوجدار نے اس طالب علم کو اٹھایا اور کہا اس سے صاف ظاہر ہو کہ ہماری سوانح عمری چھپ کے شائع ہوگئی اور کسی بڑے عالم نے تصنیف کی۔ طالب علم نے کہا حضور اسوقت کم سے کم بارہ ہزار جلدون سے کم نہوگی اور کئی شہرون مین جھڑا جھڑ چھپ رہی ہی۔ حق تو یون ہو کہ کوئی ملک ایسا نہین جہان اسکا ترجمہ نہو اور نہ کوئی قوم ایسی ہی جسمین پڑھی نہ جائے۔ فوجدار نے کہا اس سے زیادہ خوش نصیبی انسان کو کیا ہو سکتی ہو کہ جیتے جی اپنی سوانح عمری پڑھے اور اسمین مورخ نے نیکی کے ساتھ یاد کیا ہو۔ اور اگر اسکے برعکس بُرا بھلا کہا ہو تو موت سے بدتر ہی۔

طالب علم نے کہا یار بد ھوا اگر تمھارا ذکر اس تاریخ مین نہو تو واللہ اپنا ہاتھ کٹوا ڈالون۔ بعض بعض مقام پر تمھاری تعریف کے پل باندھ دیے ہین ہان یہ بھی کہین کہین پر راے دی ہو کہ یہ خیال جو تمھارے دل پر چھایا ہوا ہو کہ کسی جزیرے کی عملداری ملیگی یہ غلط ہو۔ فوجدار نے انگوٹو کا اور کہا بھائی جان یہ بادشاہ ہوا اور پھر ہوا اور بیچ کھیت ہو بدھو کی باچھین کھل گئین اور فرط طرب سے تالیان بجانے لگا ابھی تک بادشاہی کی امید باقی ہو دنیا بہ امید قائم۔ خدا نے چاہا تو بادشاہی کا ڈنکا بجتا ہو۔ کڑم دھم کڑم دھم۔ اور رعایا دو طرفہ سے سلامی کو کھڑی رہے۔ طالب علم سے کہا بڑی خوشی کی بات ہو کہ ہماری بھی تعریف درج ہوئی ہو ازین چہ بہتر۔ اگر کوئی امر خلاف لکھا جاتا تو غضب ہی ہو جاتا بس طالب علم نے کہا اس سوانح عمری مین ایک بڑا عیب یہ ہو گیا ہو کہ ایک فضول قصہ اسمین ٹھونس دیا ہو جسکو آپ سے کوئی بحث نہین ہی۔ فوجدار چین بہ جبین ہو کر بولے اگر یہ معاملہ ہو تو بندہ نواز مورخ کوئی گھامڑ گنوار ہی دانشمندی سے یہ امر بسا بعید ہی۔ بعض گوکھے مثل مداری لال یا جھگوتی یا منچو نامے شاعر ایسے بھی ہوتے ہین جو بے تکی اُڑایا کرتے ہین۔ خدا جانے سہل ممتنع ہو یا دقیق۔ طالب علم نے کہا بہت ہی سہل اور عام فہم ہی۔ بچے تک سمجھ لین اور اسقدر زبان زد خاص و عام ہو کہ ادھر کسی نے نقات دبلا پتلا گھوڑا دیکھا اور اُدھر کہا وہ رشک حمار کا بھائی جاتا ہو اور یہ تو ممکن ہی نہین کہ وہ کتاب کبھی کتب خانے کی

المارى پر رہے۔ ہاتھون ہاتھ جاتی ہی اور کوئی لفظ خلاف شان نہین ہی۔ فوجدار بولے اگر خلاف شان ہی
تو کتاب کیا۔ جھوٹے مورخون کی سزا ہمنے یہ تجویز کی ہی کہ جو سزا جھوٹے سکّے چلانے والون کو دیجاتی ہی
وہی انکو بھی دیجائے مگر سمجھ مین نہین آتا کہ مصنف نے اِدھر اُدھر کے قصّے کیون بھر دیے۔ ہماری
کارگزاریان کیا کم تھین۔ بس اس بھرتی کے تو یہی معنی ہوے کہ پیٹ کے دوزخ کو جس شی سے چاہا
بھر لیا اگر میری گریہ وزاری اور بیقراری اور کارنمایان اور جنگون کا ذکر مذکور ہوتا تو بوستان خیال کی
جلدون سے کہین کتاب زیادہ حجیم ہوجاتی حق یون ہی میان صاحبزادے کہ تصنیف کتاب دل لگی نہین ہی
فصاحت اور لطافت کا خیال رکھکے لکھنا بڑے مردمیدان کا کام ہی۔ ع۔ کار بوزینہ نیست نجاری۔
مذاق کے رنگ مین احمق کا حال لکھنا سب سے زیادہ مشکل ہی اور لکھار جو خود احمق ہو بھلا کیا کھا کے
اسکو لکھ سکیگا۔ تاریخ کا لکھنا آسان نہین ہی۔ واقعات صحیح ہونے چاہیین۔ تاریخ فرشتہ دیکھیے کیا زور قلم اور
زور طبع دکھایا ہی شاہنامہ گو نظم ہی مگر واقعات عمدہ ہین۔

زشیر شتر خوردن و سوسمار	عرب را بجائے رسیدست کار
که تخت کیان را کنند آرزو	تفو بر تو ای چرخ گردون تفو

سکندر نامے مین نظامی گنجوی نے [illegible]ہ کیا ہی معجزہ۔

علم برکش ای آفتاب بلند	خرامان شو ای ابر مشکین پرند
بنال ای دل رعد چون کوس شاہ	بخند ای دم برق چون صبح گاہ

گلستان سعدی کو ملاحظہ فرمائیے۔ این بگفت و بر سپاه دشمن زد و تنے چند مردان کاری را بکشت
اخلاق اس سے بڑھ کے اور کون کتاب سکھا سکتی ہی۔ منت مر خدائے را عزوجل کہ طاعتش موجب
قربت ست و بہ شکر اندرش مزید نعمت ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات ست و چون برمی آید مفرح ذات
پس در ہر نفسے شکرے واجب۔

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش	عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش	کس نتواند کہ بجا آورد

بہار دانش کو دیکھیے کہین حشو و زواید نہین۔ سستانہ روی آب رود بار رخسارت سبزہ زار
و خنیاگری طاؤسان مرصع دم۔ چون بیاد ہوش از دماغ ما برفت و چون بنشست فغان از نہاد ما
برخاست۔ کیا آمدن اور رفتن ہی اور کیا نشستن اور برخاستن۔ ایک کریما کو پڑھیے کیا لطف
کی نظم ہی۔

تواضع زگردن فرازان نکوست	گدا اگر تواضع کند خوے اوست	
سخیان ز اموال بر می خورند	بخیلان غم سیم و زر می خورند	
بخیل ار بود زاہد بحر و بر	بہشتی نباشد بحکم خبر	

طالب علم نے کہا اس کتاب پر لوگون نے اعتراض بھی کیے ہین۔ ایک یہ اعتراض بھی ہی کہ جو روپیہ بدھو نے پایا تھا وہ کہان گیا اور وہ کیا کیا۔ ایسے ایسے اور بھی اعتراض اس کتاب کی نسبت ہوے ہین۔

بدھو نے کہا طالب علم صاحب اسوقت میرے پیٹ مین درد ہونے لگا اب بات کرنے یا قصہ سننے کی تاب نہین ہی اور حقیقت یون ہی کہ بندہ بھوکا ہی۔ جا کے کچھڑی کھا کے ابھی آتا ہون ذرا معاف فرمائیے گا۔ آؤن تو آپ کو اور سب صاحبون کو جو پیلے راز ہون ہر سوال کا جواب دون کہ وہ پیے کو کیونکر صرف کیا اور گدھا کیونکر ملا۔ اسکے بعد نہ کسی سے پوچھا نہ کچھا فوراً اپنے گھر چلا گیا۔

فوجدار نے طالب علم سے بڑی منت کی کہ ذرا ٹھہرو اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ طالب علم نے دعوت قبول کی اور انکے ساتھ کبوتر کا قورمہ اور آلو کا سالن اور کباب اور پراٹھے کھانے کے وقت بہادری اور بسالت کا ذکر مذکور ہوا کیا۔ اور طالب علم نے انکے خوش کرنے کو انکی بڑی تعریف کی کہ مہمان تھے۔ کھانے کے بعد بدھو نفر آئے اور باہم یون گفتگو شروع ہوئی۔

فصل ۔ ۴

بدھو نفر گھر سے اپنے آقا کے پاس واپس آئے اور جو گفتگو پہلے چھوڑ دی تھی اسکو یون از سر نو شروع کیا۔ طالب علم نے ہمسے دریافت کیا تھا کہ گدھا کیونکر چوری گیا۔ کسنے چرایا اور کب چوری ہوئی۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ جب ہم دونون اُسروز بھاگے جب فوجدار صاحب نے اپنی دانشمندی سے سرکاری پیادون اور افسرون سے مقابلہ کرکے دس دس اور بارہ بارہ برس کے قیدی مجرمون کو رہا کیا تھا اور اُن محسن کش احسان فراموش نے فوجدار صاحب ہی کو ٹھیک بنایا اسقدر کلوخ اندازی کی کہ اِن ہی کی کھوپڑی جانتی ہوگی۔ ہم لوگ بھاگ کے ایک جھاڑی مین دھنس گئے اور وہان مارے تھکاوٹ کے نیند آگئی سویا سو کھویا مثل مشہور ہی۔ مین تو سچ مچ گھوڑے بیچ کے سویا۔ آنکھ کھلی تو دونون پاؤن بندھے ہوے اور گدھا غائب یا مظہر العجائب۔ اِدھر ڈھونڈھا اُدھر ڈھونڈھا ندارد۔ فوجدار بولے یہ تو کوئی نئی بات نہین ہی۔ بدھو نے کہا اب صاف صاف تو یون ہی کہ مین ایسا غافل سویا کہ اسکو اسقدر جرأت ہوئی کہ چار تھونیان گاڑ کے اُنپر ایک جھلنگا رکھا اور مجھے اسپر لٹایا اور گدھے کو ہٹالیا

بندۂ درگاہ گدھے ہی پر لدے ہوے سو رہے تھے صبح آنکھ کھلی۔ ذرا ہلا ہی تھا کہ چارون تھونیان الگ ہوگئین اور بندۂ درگاہ زمین دوز گدھے کے کھونے سے زار زار رویا کئی دن بعد جب ہم سب شہزادی کے ہمراہ جاتے تھے مین نے اپنا گدھا دیکھا اور خوب پہچانا اُسپر وہی بدذات چور دغا باز سوار تھا جسکو مین نے اور میرے آقا نے بچایا تھا اگر گدھا گم ہوجاتا تو میری جورو ایسی لکڑی اتنی جو مین لگاتی کہ بھرکس ہی نکل جاتا جو گھونسے اور مکے اور چپتین اور ڈنڈے اور لکڑیان اور بھالے اور تلوارین ہمنے کھائی ہین اُنکی اگر اُجرت ملے تو واللہ صدہا ہی کا وارا نیارا ہوجائے اور رفرسے مین رہین۔ مگر منی مولی از ہمہ اولی طالب علم نے کہا ابکی انشاءاللہ تعالے مگر کتاب چھپے تو مصنف سے کہدونگا کہ غلطیون کو رفع کردے اور ایماندار آدمی بدھو نفر نے جو بیان کیا ہے اُسکے مطابق صحت ہوجائے تاکہ کتاب کی قدر و قیمت زیادہ ہوجاے فوجدار نے دریافت کیا کہ کیا ابھی بہت کچھ اس کتاب مین باقی ہے طالب علم نے کہا اس سے زیادہ اور قابل ترمیم کوئی امر نہین ہے۔ پوچھا کیا کوئی اور حصہ لکھا جائیگا۔ کہا جی ہان اور حصہ بھی نکلیگا مورخ کو بڑی فکر ہے کہ کہین سے بقیہ سوانح عمری بھی ملجائے تو فوراً چھپوا دین اور اُنکا مطلب یہ ہی جلب منفعت ہو۔ پوچھا اسکے کیا معنی۔ کیا جلب منفعت سے مراد یہ ہے کہ مصنف روپیہ پیدا کرنے کی فکر مین ہے اگر یہ فکر ہے تو ہرگز کامیاب نہوگا۔ کہین اسطرح پر مصنف کامیاب ہوا کرتے ہین اُس عجلت مین بھلا کوئی کیا لکھ سکتا ہے اور کیا تصنیف کرسکتا ہے جیسے درزی۔ اگر درزی عجلت مین مارے گھبراہٹ کے جلدی جلدی ٹانکے لگاے تو کام خراب ہوجائے اور پھر کوئی اُس سے کام نہ لے۔ اگر مصنف ذرا غور کر کے لکھے تو دوسرا حصہ کیا معنی۔ سوان حصہ ہوجائے۔ سو حصون کی نوبت آئے۔ بدھو نے فرمایا سنو صاحب اگر ہمارے آقا ہمارا کہنا مانین اور فوراً چل کھڑے ہون کہ ظالم کو نیچا دکھائین اور مظلوم کو بچائین اور زبردست کو زبردستی سے مصئون رکھین تو فوراً ہمکو بادشاہی ملجائے اور ہم خوب ڈنڈنائین اور انکو ضرور خروج کرنا چاہیے کہ انکے پیشے والون پر فرض ہے۔

بدھو نے یہ تقریر ختم کی ہی تھی کہ رشک حمار کے ہنہنانے کی آواز آئی فوجدار نے کہا بھئی یہ بڑی فال نیک ہے اب میرا ارادہ ہے کہ تین چار دن کے اندر پھر چلون۔ طالب علم سے کہا کہ ہمارا یہ قصد ہے اب بتائیے کہ ابکی دفعہ کس جانب سے روانہ ہون۔ طالب علم نے کہا کہ ہمارے نزدیک آپ فیض آباد جائیے وہان بڑے بڑے معرکے ہونے والے ہین اور آپ کو خوب ہی موقع اظہار بسالت کا ملیگا۔ آپ وہان ضرور جائیے۔ بدھو بولے حضور وہ صلاح دیجیے کہ نون لگے نہ پھکری اور رنگ چوکھا آئے ایسی کوئی کارروائی ہو کہ ہمکو کسی جزیرے کی بادشاہی ملجائے اور ہمارے آقائے نامدار کو بھی

جنگ عظیم الشان ایسی فتح کریں کہ بس ہمکو ٹاپو ملجائے اور ہم اپنی بی بی اور بچون اور لڑکے بالون کو لیکر مزے مزے سے سلطنت کرین ہمنے اپنے آقا کے ساتھ بڑی بڑی تکلیفین اُٹھائی ہین اور سختیان جھیلی ہین۔ اب وہ زمانہ اور وہ وقت ہی کہ ہم آسائش اور آرام کے ساتھ زندگی بسر کرین اور عمدہ سے عمدہ کھانا کھائین اور اعلیٰ سے اعلیٰ اشیا کام مین لائین کھائین کھلائین یہی کچھ دنیا مین رہ جاتا ہی اور کیا رہ جاتا ہی دیتے ہے نام اللہ کا۔ مگر مجال کیا کہ ذرا غرور ہو۔ بدھو نفہ پیدا ہوا اور بدھو نفر ہی مرونگا اگر خدا نے ہماری سُنلی اور ہمکو جزیرہ ملگیا تو سبحان اللہ انکار کرنے والے کی ایسی تیسی اگر خدا کے فضل سے کوئی گھوڑی کا بچہ ملجائے تو فوراً اصطبل مین باندھ دو اور جب زمانہ اور با کام ہو تو مزے مزے سے کام مین لاؤ اور خوب غناؤ۔

طالب علم نے کہا یار بدھو نفر خدا گواہ ہی تمنے تو اچھے اچھے پروفیسرون کو مات کیا۔ اللہ مالک ہی اور اُسی کی مدد سے آپ کو نہ صرف جزیرے کی بادشاہی بلکہ سلطنت کی سلطنت ملجائیگی۔ **فوجدار** نے کہا یار تم تو عجب باتین کرتے ہو۔ ارے بے وقوف تیری بادشاہی ہماری نظرون کے سامنے ہی۔ اس گفتگو کے بعد **خدائی فوجدار** نے طالب علم سے کہا کہ ایک قصیدہ ہماری معشوقۂ زرین کمر پری پیکر کی شان مین کسی سے کہیے کہ کہدے مگر صنعت توشیح مین ہو۔ طالب علم نے کہا خاکسار اُن شعرا مین نہین ہی جو شاعر عزا اور سخندان بے ہمتا کہلاتے ہین مگر ہان کچھ عرض کردونگا صنعت توشیح ذرا مشکل ہی بہر کیف کوشش بلیغ کرونگا کہ پورا نام اسی طرح پر آئے جسطرح حضور نے فرمایا ہی **فوجدار** نے کہا اعلیٰ درجے کی نظم ہونی چاہیے ورنہ عورتون کو پسند نہ آئیگی۔ مگر از برائے خدا پادری صاحب اور خلیفہ سے نہ کہیے گا اور نہ ہماری بھتیجی اور ماما سے ذکر کیجیے گا۔ بالکل پوشیدہ معاملہ رہے ورنہ سب کام بگڑ جائیگا طالب علم اُنسے وعدہ کرکے رخصت ہوے اور **فوجدار** سے کہ گئے کہ ہمسے خط کتابت ضرور رکھیے گا اگر معاملہ روبراہ ہو تو بھی لکھنا اور اگر روبراہ نہو تو بھی اطلاع دیجیے گا اسکے بعد رخصت ہوے باہم یہ گفتگو ہوئی کہ **خدائی فوجدار** مع بدھو کے روانہ ہون اور زیردستون کو زبردستون کے ظلم سے بچائین۔ بدھو ضروری سامان کے فراہم کرنے کو روانہ ہوا۔

فصل ۔ ۵

پانچوین فصل مین مترجم نے خود عذر کیا ہی کہ اکثر امور قابل اندراج اسوجہ سے نہین ہین کہ اسمین میان بدھو نفر کا ذکر خیر ہی۔ خیر اسمین بھی کوئی ہرج نہ تھا۔ بات یہ ہی کہ بدھو نفر نے ایک ایسی عمدہ اسپیچ دی کہ کوئی عالم بھی ایسی اسپیچ نہ دیتا۔ بلاغت اور فصاحت کے دریا بہا دیے۔ بدھو ایسے گھامڑ جاہل کندۂ ناتراش سے ایسی بلیغ و فصیح اسپیچ کو لوگ ضرور ہی مہمل سمجھینگے۔ مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ تو ضرور لکھا ہی جائیگا کیونکہ مترجم :

غرض ضرور رہی۔ اسکے بعد مترجم نے یون بیان کیا۔
بدھوا اپنے گھر جو گئے تو ہشاش بشاش۔ بڑے ہی خوش۔ باچھین کھلی ہوئین انکی بی بی نے جو دیکھا کہ آج اسقدر بشاش ہین تو انسے پوچھا (جانی آج تم اسقدر خوش کیون ہو) انھون نے کہا میری پیاری جانی اسمین شک نہین کہ آج بہت خوش ہون مگر خدا کرے کہ کبھی عمر بھر ایسا خوش نہون۔ بی بی نے کہا یہ میری سمجھ مین نآیا۔ انھون نے کہا میری جانی پیاری اسوجہ سے خوش اور ناخوش دونون ہون کہ میرے آقائے نامدار خدائی فوجدار اب پھر ایک دفعہ یورش کرنے والے ہین ابکی انشاءاللہ پھر صدہا روپیہ لیکے آؤنگا۔ اور بال بچون مین چین سے کھاؤنگا۔ جسدن اثنائے راہ مین کبھی میرا بال بھی بیکا ہوگا مجھے خدا کی قسم تم ہی یاد آؤگی اور رنج ہوگا کہ ہائے مین اپنی بی بی کو کیون چھوڑکے آیا اسی سبب سے مین نے کہا کہ خدا نہ کرے مین کبھی ایسا خوش ہون۔ انکی بی بی نے کہا بدھو پیارے تمھاری باتین کسی کمبخت ہی کی سمجھ مین آتی ہون ایسی گول گول باتین کرتے ہو کہ ذرا بھی سمجھ مین نہین آتین بدھو نے کہا جان من بات صاف صاف یہ ہو کہ ہم اپنے آقائے نامدار کے ساتھ پھر جاتے ہین اور ابکی انشاءاللہ ہم تو کسی جزیرے کے بادشاہ ہونگے اور تم میری پیاری جانی بادشاہ بیگم کہلاؤگی۔ وہ دن خدا جلد دکھائیگا مگر تم کسی سے ذکر نہ کرنا کیونکہ یہان سب لوگ ہمارے اور ہمارے آقا کے خلاف ہین کوئی سڑی سودائی کہتا ہو کوئی پاگل بناتا ہو کوئی کہتا ہو انکی فصد لو۔ غرض کہ جتنے آدمی ہین سب اپنی اپنی ہانک لگاتے ہین۔ انکی بی بی نے کہا جانی ابکی وہ کوشش کرو کہ جزیرہ ضرور ملے اور اُسکے بادشاہ تم ضرور رہو اور ہم بھی ضرور بادشاہ بیگم کہلائین ابکی چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے مگر تم اپنا کام نہ چھوڑنا۔ اس مرتبہ ضرور ضرور ایسی کارروائی کرو کہ کسی جزیرے کی بادشاہی نصیب ہو۔ بدھو نے کہا میری پیاری اس دفعہ جنون اور دیوون اور اژدرون اور اجگرون سے جنگ ہوگی اور سانپون کی آواز اور ہاتھیون کی چنگھاڑ اور شیرون کی ڈکار ہمکو بچون کا کھیل معلوم ہوگا۔ ہان اگر سحر اور جادو نے اثر نہ کیا۔ بی بی نے کہا میان مین سُن چکی ہون کہ تم لوگ جو خدائی فوجدارون کے ساتھ جاتے ہو تو کھانا کم کھاتے ہو مجھے بڑا افسوس ہوگا اگر تم روز روز ہمین اپنے حالات سے اطلاع نہ دوگے تو کھانا پینا حرام ہو جائیگا۔ انھون نے کہا پیاری جانی اگر مجھے جزیرے کی بادشاہی کی امید نہوتی تو واللہ مین ابکی دفعہ نہ جاتا نہ جاتا۔ ہرگز نہ جاتا۔ مگر دنیا بہ امید قائم۔ اگر ابکی بادشاہی نہ ملی تو جان ہی دیدونگا۔ انکی بی بی نے کہا میرے پیارے جانی خدا انکو کرورون برس کی عمر دے۔

تم سلامت رہو ہزار برس	ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

جزیرہ چاہے ملے چاہے نہ ملے تم زندہ رہو۔ تم اپنی مان کے پیٹ سے یون ہی آئے تھے۔

بادشاہی کہاں تھی۔ زندگی ہو تو سب کچھ ہو۔ دنیا مین بہت سے لوگ ایسے ہین جو بادشاہ نہین ہین مگر زندگی
بخیر و عافیت بسر کرتے ہین خدا کے لیے بدھوا اگر تمکو بادشاہی ملے تو مجھے اور اپنے بچون کو نہ بھول جانا یاد رکھو
پیارے کہ تمھاری اور میری لڑکی اب پندرہ برس کی ہو اور جسقدر خیال تمکو بادشاہی کا ہو کہ سلطنت ملے
اُسی قدر مجکو خیال اس لڑکی کا ہو کہ میاں اسکو ملے۔ بدھو نے کہا اگر خدا کے فضل سے مجھے کسی عمدہ
جزیرے کی بادشاہی نصیب ہوئی تو اپنی لڑکی کو کسی اونچے گھر بیاہونگا کسی شہزادے کی بی بی بناؤنگا
اسکی بی بی بولی بدھو خوب یاد رکھو۔ برابر والے کے ہان بیاہنا۔ پیدا ہونے کے دن سے آجتک تو
سادگی کے ساتھ رہی اب جو ایکدم سے شہزادی بن جائیگی تو لوگ ہنسینگے کیونکہ شہزادیون کی سی
خوبو تو ہوگی نہین۔ غریب غربا کے ہان بیاہنا اچھا۔ بدھو اس تقریر سے بگڑ گئے۔ کہا چپ بیوقوف دو تین
سال مین ہماری لڑکی سب سیکھ جائیگی۔ اور نہ سیکھیگی تو کیا ہرج ہو شہزادی تو بنجائیگی۔ بی بی بولی اپنی
اوقات سے بڑھکے باتین نہ بناؤ۔ اگر شہزادے کے ساتھ عقد ہو تو سبحان اللہ مگر لڑکی خوش نہ رہیگی
میان بیوی کہا کرینگے کہ کن گنوارون کی لڑکی ہو کن بدتمیزون مین بڑھی ہو ہمسے بیٹھنے کی باتین نہ سُنی جائینگی
لڑکی کی شادی میری ہی راے سے ہوگی۔ ہمارے محلے مین ایک بلاقی نامے لڑکا رہتا ہو سنڈا سا ہو مین
اُسکو خوب جانتی ہون۔ اُس سے اگر اسکا بیاہ ہو جائے تو وہ کلیجے مین اسکو رکھے اور ہم اُسکو خانہ
داماد بھی کر سکتے ہین برابر والا ہونا۔ لڑکی بھی خوش ہم بھی خوش۔ اگر محلون مین اور بڑے
آدمیون مین شادی ہوئی تو چال ڈھال بات چیت کھانے پینے اُٹھنے بیٹھنے مین عیب بینی کرین گے
اور لڑکی کی زندگی تلخ ہو جائیگی۔ بدھو نے کہا تو جھک مارتی ہو حرامزادی۔ دور ہو چڑیل۔ بھری تھالی کو
کوئی ڈھلکا دیتا ہو بادشر احب چلتی ہو تو جہاز کو لنگر انداز کرنا گدھا پن ہو۔ اری بیوقوف عورت اگر
خدا نے مجھے بادشاہ کیا تو تجھکو لوگ شہنشاہ بیگم کہینگے اور ہاتھی کی سواری نصیب ہوگی اور زربفت
اور کمخواب اور کامدانی کے بھاری جوڑے پہنیگی اور محلون مین رہیگی۔ تامی کے سائبان اور سونے
کے کھمبے اور سلطانی بانات کے پردے ہونگے اب اس بارہ مین جھگڑا فضول ہو مین تو لڑکی کسی شہزادے
ہی کے ہان بیاہونگا۔ وہ بولی بس گئی گزری لڑکی۔ شہزادی بننا ہم نہین چاہتے۔ ہماری مرضی کے بالکل خلاف
ہو ہم غریب آدمی ہین جو باپ مان نے نام رکھدیا ہو وہی کافی ہو۔ بیگم ہونے سے ہمین کیا سروکار ہو بیگم بنیگی
تو لوگ دیکھتے ہی دور سے طعنے دینگے کہ وہ نو دولت جاتی ہو کل جوتیان چٹخاتی تھی آج بڑی وہ بنکے
آئی ہو موٹے جھوٹے کپڑے پہن کے کھیت مین کام کرتی تھی اب کیسی اترا چلی ہو ہم اُسکے
ہفت ادپشت سے واقف ہین ہمسے کیا دون کی لیگی اگر حواس خمسہ برقرار رہے تو ایسی غلطی مجھ سے

سرزد نہو گی۔ تم بھائی جاکے سلطنت اور بادشاہی کرو مین اپنی مان کی ہڈیون کی قسم کھاتی ہون کہ ذرا جنبش
نہ کرونگی اور اس قصبے سے جہان میرے مان باپ دفن ہین قدم باہر نہ نکالونگی اور نہ لڑکی کو جانے دونگی
کسی شاعر نے کہا ہو جو بیبیان نیکنامی چاہتی ہین وہ اپنی چاردیواری مین اسطرح رہتی ہین کہ گویا بالکل
لنگڑی ہین اور جو لڑکیان پاک نظر ہوتی ہین وہ اپنے باپ مان کی مرضی کے خلاف کسی نامحرم پر نظر
نہین ڈالتین تم اپنے آقا کو لیکر جاؤ اور مارے مارے پھرو۔ ہمارا بھی خدا مالک ہو۔ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ
یہ **خدائی فوجدار** ہوا کہان سے بن بیٹھا اسکے باپ دادا تک سے تو ہم واقف ہین بدھو نے
کہا تیرے جسم مین شیطان کی روح حلول کر گئی ہو۔ بچہ شیطان ہو کتنی دیر سے اول جلول بکتی جاتی ہو
اری حرامزادی مین نے کیا بھس ملایا اگر مین کہتا کہ لڑکی کو پہاڑ کی چوٹی سے پھینک دو یا گھر سے
نکال باہر کرو تو البتہ تو مجھ سے لڑ سکتی تھی ہم تو نیک بات کہتے ہین تو بدی کی طرف لیجاتی ہو مین تو
اس فکر مین ہون کہ ہر قسم کی مصیبت برداشت کرکے بادشاہ ہو جاؤن اور تو بادشاہ بیگم کہلائے
سونے کے محلون مین رہے چین کرے۔ اشرفی لقمہ کھائے۔ اور تو بگڑتی ہو۔ بی بی نے کہا یہ وہی
مثل ہوئی کہ رہین جھونپڑون مین خواب دیکھین محلون کا۔ کوّا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا
ایسی بات کیون کرین کہ خورده گیر دل اور عیب جوؤن کو طعنہ بازی کا موقع ملے بدھو نے کہا سُن گدھی
دشمن عقل اری بیوقوف مین بڑے بڑے علما کا قول کہتا ہون خالی خولی میری ہی رائے نہین ہو اور
وہ بات یہ ہو کہ جب کوئی آدمی عمدہ اور بیشبہا لباس پہنکر مع حشم و خدم کے چلتا ہو کہ خاص بردار
اور سوار ساتھ نقیب بولتا ہو سواری ہو نواب غضنفر الدولہ بہادر کی۔ دور باش و ادب آگے
ڈنکا بجتا جاتا ہو کرّم دھم کرّم دھم۔ تو لوگ اُس رئیس کی تعظیم و توقیر کرتے ہین اور اُسکی حالت گزشتہ
بھول جاتے ہین اور اگر کوئی آدمی غریبی اور افلاس کی حالت سے بڑھ جائے کل جوتیان چٹخاتا
پھرتا تھا آج فیل نشین ہوگیا اور اس حالت عروج پر پہونچکر لوگون کے ساتھ بہ خلق و لطف پیش آئے اور
فیاضی پر کمر باندھے اور پُرانے عالی خاندانون سے دب کے چلے تو اسکی بڑی ہی قدر و منزلت ہو۔ بی بی نے
کہا تمھاری اس بک بک سے میرا سر پھر گیا۔ تمھارے سر پر خبط سوار ہو (اسپر بدھو نے ٹوکا کہ خَبَط نہ کہو
خبط کہو۔ تشدید نہ دو اور وہ بدمزاج عورت بگڑ کھڑی ہوئی) تم مجھ سے ٹھٹھا ہی مین نہ کرو۔ اگر جانا ہی ہو
تو اپنی لڑکی کو ساتھ لو اور بادشاہی کے اصول اُسکو سکھاؤ۔ انھون نے کہا جب بادشاہ ہونگا تو بلوا لونگا
اور تمکو بھی بہت سا روپیہ دونگا اگر روپیے کی ضرورت ہوگی تو لکھو کھا مل سکیگا ہان ایک بات کا ضرور
خیال رکھو لڑکی کو کپڑے گنوارون کے سے نہ پہناؤ۔ آدمیت سکھاؤ۔ وہ بولی تم روپیہ تو بھیجو۔ ہم بھلا

فرشتے کا چال چلن سکھا سکتے ہین۔ فوجدار نے کہا اچھا ہم تم اس امر مین متفق ہوگئے کہ ہماری لڑکی بیگم ہوگی بی بی نے کہا جس دن یہ بیگم ہوئی مین سمجھونگی کہ یہ مرگئی۔ تمھارا جو جی چاہے وہ کرو۔ عورتون کو میان کا مطیع ہونا چاہیے چاہے وہ تمھارے سے گدھے ہی کیون نہون۔

اسکے بعد بی بی نے ایسا زار زار رونا شروع کیا کہ گویا اُنکی لڑکی سچ مچ مر ہی گئی۔

اسپر بدھو نے اِنکی بڑی تسلی کی اور کہا اسمین تو شک ہی نہین کہ وہ ایک دن ضرور شہزادی ہوگی مگر ہان اتنی رعایت کرسکتا ہون کہ دیر مین ایسا ہو۔ انکا مکالمہ ختم ہوا تو بدھو نفر اپنے آقا خدائی فوجدار کے پاس گئے کہ سفر کی تیاریان کرین اور روانہ ہون۔

فصل۔۶

ادھر بدھو نفر اور انکی زوجۂ نیک اختر مین چخ چل رہی تھی اور اُدھر فوجدار کی بھتیجی اور خادمہ اسکے رنگ ڈھنگ اور جنون کی ترنگ سے کانپتی تھین کہ پھر نہ نکل جائین فہمائش بیکار تھی۔ چون گردگان بر گنبد ست آہن سرد کوفتن انھون نے ٹھان لی تھی کہ پھر یورش کرون اور دھا وا بول دون۔

دلیل کرتے کرتے ایک روز خادمہ نے کہا اگر آپ اپنی اس حرکت سے باز نہ آئے اور نیکنامی کی تلاش مین جو اصل مین بدنامی اور رسوائی اور جگت ہنسائی ہی گھر سے نکل کھڑے ہوے تو مین خدا سے الگ دعا مانگونگی اور بادشاہ وقت سے الگ عرض کرونگی کہ خدا راہ راست پر لائے اور سرکار تمکو پاگلون کی طرح بیڑیان پہنائے وہ بولے سنو جی خدا اور بادشاہ سے تم اپنے سمجھ لو مجھے کسی کی پروا نہین ہی کیونکہ مین نیک کام کرنے جاتا ہون۔ ع۔ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست + خدا میری کمک کریگا اور بادشاہ وقت پیٹھ ٹھوکیگا کہ شاباش۔ ع۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند + اسنے پوچھا بھلا اس زمانے مین کوئی اور بھی آپکے پیشے کا ہی۔ انھون نے کہا بہت سے ہین۔ بیشمار۔ اور یہ بڑی خوشی کی بات ہی کہ بادشاہ کے ہان نوکر ہین۔ اسنے کہا تو بس اُنھین کی طرح تم بھی نوکری کرلو اور مارے مارے نہ پھرو۔ کبھی دو دو دن کھانا نہین میسر آتا۔ کبھی پیاس کے مارے مرتے ہو۔ کبھی راتون کو نیند نہین آتی۔ کبھی زخمی ہوتے ہو خون کی ندیان بہتی ہین۔ کبھی دانت ٹوٹا کبھی سر پھوٹا۔ تمام زمانے کی آفتین اور مصیبتین پڑتی ہین اور فائدہ کیا۔ خاک۔

فوجدار بولے جو لوگ نوکری کرلیتے ہین اُنکی وقعت کم ہوجاتی ہی اور ہم لوگ جو مفت جان لڑاتے ہین بہت نیکنام ہوجاتے ہین نہ دھوپ کا خیال نہ گرمی کا خوف نہ جاڑے کا ڈر۔ نہ بیماری کا خیال تلوار اور بھالا اور جنگ اور کشت و خون اور خانہ جنگی اور جدال اور حرب اور ضرب اور

زخم اور گھوڑے کی پیٹھ اور پہاڑ اور بیابان اور میدان یہ ہمارا لکھا تا پینا ہی اگر دیو سامنے آئے تو مار چلین دیو کے باپ سے نہ ڈرین۔ چاہے آسمان کے برابر اونچا ہو۔ چاہے۔ ع۔ بہ ہیکل قوی چون تناور درخت ہو۔ باشد۔ ہم کٹ ہی مرینگے اگر جہاز سے بھی بڑا ہو کچھ پروا نہین۔ بدن فولاد سے سخت ہو۔ ہونے دو۔ ایک گھونسے مین پہاڑ کو گرا دین۔ ہمکو کوئی خوف نہین۔ تلوار لی اور کاٹ کے پھینک دیا جیسے کوئی لکڑی کاٹتا ہی تیغ اصفہانی ہو چاہے بانس کی کھپاچ۔ بادشاہون کا قاعدہ ہی کہ ہم لوگون کا نام سُنکے خوش ہو جاتے ہین اور تپاک سے پیش آتے ہین کیونکہ ہم لوگ رکن سلطنت ہین۔

اِنکی بھتیجی بولی یہ سب غلط ہی اور پایۂ اعتبار سے ساقط محض دروغ۔ میرا بس چلے تو اِس قسم کی کتابون کو جلا دون سوخت کر دون۔ اُنکا بنس دنیا مین نہ رہنے دون۔

فوجدار آگ ہو گئے کہا (خدا گواہ ہی اگر تو میری بھتیجی نہوتی تو ایسی سزا دیتا کہ تمام دنیا سُنکے تھرا جاتی۔ کلکی چھوکری تو اِن باتون کو کیا جانے چھوٹا مُنھ بڑی بات۔ اتنی سی جان گز بھر کی زبان۔ اللہ کی شان۔ اگر کوئی اور کہتا تو مار ہی ڈالتا) اِسکے بعد ایک بہت بڑی فصیح و بلیغ اسپیچ آپ نے دی اور تاریخی واقعات مہمل سنائے تو بھتیجی نے کہا اس مارے پھرنے سے تو بہتر یہی ہوتا کہ وعظ کہا کرتے۔ افسوس ہی کہ یہ لیاقت اور یہ حماقت۔ خلل دماغ سے ناچار ہو۔ اُٹھنے بیٹھنے کی تو طاقت نہین اور چلے ہین دیو سے لڑنے۔ غریب آدمی اور سمجھتے ہین کہ مین بھی رئیس ہون۔ بات کرنے مین ہانپتے ہین اور زعم یہ کہ سپہ سالار ہون۔ **فوجدار** نے کہا تمھاری باتون کا ہم ذرا بھی برا نہین مانتے مثل تلسی برا نہ مانیے جو گنوار کہ جائے + ہمنے قیطرسون خاکستری کا قصہ پڑھا ہی جو اپنے نیزۂ خونفشان سے آسمان کو دو نیم کر دیتا تھا اور جسکی ذرا سی پھونک سے پہاڑ گر جاتا تھا اور جو مٹھی مین ہوا کو روکتا تھا اور دریا کو ایک منتر مین خشک کر دیتا تھا مگر امیر نہ تھا ہمنے نعمت شاہ ژنزبان صاحبقرانی کی آنکھین دیکھی ہین جو بیس من چاول روز کھاتا تھا۔ بیس من کی روٹی۔ دو من ترکاری چالیس بکرون کی یخنی اور دو حلوائیون کی دُکان بھر مٹھائی۔ اور بیس مشک پانی اور دو کڑھائی بھرا وٹا ہوا دودھ اور دو کڑھائی بھر حلوا سے تر۔ اور ایک دُکان میوۂ خشک۔ تو ابھی کل کی چھوکری۔ بڑھ بڑھ کے باتین بناتی ہی۔ ہوش کی دوا کر۔ ع۔ اک ذرا ہوش سنبھالو ابھی دنیا دیکھو + ہمارے پیشے سے بیشمار فوائد دنیا اور اہل دنیا کو حاصل ہوتے ہین ہمین خوب معلوم ہی کہ نیکی کی راہ گو سیدھی ہی مگر تنگ ہی اور بدی کی راہ چوڑی اور وسیع ہی اور یہ بھی مین جانتا ہون کہ اِن دونون منزلون کی سرا اور انجام مختلف ہی۔ جادۂ بدی کا نتیجہ موت ہی اور نیکی کی راہ گو تنگ ہی اور دشوار گزار مگر اِس ڈھرے سے انسان کا دل خوش ہو جاتا ہی اور

انسان انت جیون پاتا ہی - رباعی -

انسان وہی مقبول خدا ہوتا ہی	جو مسلک خیر مین فنا ہوتا ہی
قسّام ازل کا اک اشارہ بس ہی	دم بھر مین شہنشاہ گدا ہوتا ہی

بھتیجی نے کہا اخاہ چچاجان آپ شاعر بھی ہین - کوئی فن اور کوئی علم ایسا نہین جو آپ نہ جانتے ہون اگر کوئی مکان بنانے کو بلائے تو اچھے اچھے معمارون اور بیلداروں کے دانت کھٹے کر دین - انھون نے کہا - بیٹی ہم لوگون کو منجانب اللہ آپ ہی آپ سکھایا جاتا ہی ہم چڑیا کے پنجرے بھی بنا سکتے ہین اور ہاتھی دانت بھی - کمال تو یہ ہی استنے مین کسی نے زور سے دروازے کو دھمدھمایا پوچھا کون ہی تو بدھو نفر نے یون جواب دیا - (ہم ہین بدّھو) - اسپر ماما بھاگی - اُسکو بدھو کی صورت سے نفرت تھی - بھتیجی نے دروازہ کھولدیا اور خدائی فوجدار بڑے تپاک سے ملے اور کمرے مین لیجا کے دروازہ بند کر دیا اور ایک اور مکالمہ جو پہلے سے بھی دلچسپ تھا آقا اور مصاحب مین ہونے لگا -

فصل - ۷

جیسے ہی ماما نے دیکھا کہ فوجدار اور اُنکے بدھو نفر خدائی خوار مین مسکوٹ ہو رہی ہی وہ معًا سمجھ گئی کہ بھاگنے کی تیاری ہو رہی ہی - برقع پوش ہو کر اُس طالب علم کو ڈھونڈھنے نکلی کہ آدمی پڑھا لکھا ہی شاید اسکے سمجھانے سے فوجدار راہ راست پر آجائین دیکھتے ہی قدمون پر گر پڑی اسکی پریشانی دیکھکر اِس طالب علم نے کہا کیون کیون خیر باشد - کیا ماجرا ہی معلوم ہوتا ہی تمھارا کلیجا مُنھ کو آگیا ہی - اسنے کہا بات ساری یہ ہی کہ میرے آقا کو پھر شیطان نے اُنگلی دکھائی - طالب علم اِسکا مطلب نہین سمجھا اُسنے مطلب سمجھا دیا کہ اب پھر غنا گئے ہین ایک مرتبہ بھاگ کے آئے تو نیمجان - اکی دوسری بار آئے تو ایک بڑے سے پنجرے مین بند - بڑی بڑی گن لیجیے ایسی بُری حالت تھی کہ اگر انکی مان بھی دیکھتی تو نہ پہچان سکتی - طالب علم نے کہا اچھا تم چلکے گھر پر ٹھہرو اور اُنکے حق مین دعا مانگو اور ہمارے لیے گرما گرم کھانا تیار رکھو - خدا نے چاہا تو معاملہ روبراہ ہو جائیگا ہم ابھی آتے ہین اِسنے کہا اچھا مین دعا مانگتی ہون اور کھانا تیار رہیگا یہ کہکر وہ چلی گئی اور ادھر طالب علم پادری صاحب کے پاس گئے کہ چلکے مشورہ کرین -

ادھر فوجدار اور اُنکے مصاحب خدائی خوار گدھے سوار مین گفتگو ہو رہی تھی جو مورخ نے شرح و بسط کے ساتھ قلمبند کی ہی - بدھو نے کہا حضور میری بی بی اب اِس بات پر راضی ہو گئی ہی کہ جہان جی چاہے مین آپکے ساتھ چلون اب وہ مانعات نہونگی - فوجدار نے کہا مانعات نہ کہو - مانع کہو بدھو نے جھلا کر کہا خانہ زاد کئی بار عرض کر چکا ہی کہ حضور میرے الفاظ کی گرفت نہ کیا کرین - مگر

آپ اُسکی لیتے ہین۔

فوجدار۔ اُسکی لیتے ہین کیا معنی۔ اُسکی کے معنی مین نہین سمجھا۔

بدھو۔ یعنی آپ بے موقیت کی لیتے ہین۔

فوجدار۔ اِسکے معنی میری سمجھ مین اور بھی نہ آئے بے موقیت چہ معنی دارد۔

بدھو۔ ہزار بار کہدیا کہ مین اَن پڑھ آدمی ہون پڑھا نہ لکھا۔

فوجدار۔ اگر غلطی کی صحت ہو جائے تو کیا برائی ہے۔ اچھا خیر یہ بتاؤ کہ تمھاری بی بی نے کیا کہا۔

بدھو۔ اِسنے کہا۔

ہر چیز کہ دل بدان گراید	گر جہد کنے بدستت آید

کہا کہ تمکو جو کچھ کارروائی کرنی ہو جلد کرو ورنہ تیر از کمان جستہ و وقت از دست رفتہ کا معاملہ ہوگا۔

فوجدار۔ ہمکو اس رائے سے اتفاق ہے مگر اسکا کیا سبب ہے کہ آج تم بڑی فصاحت کے ساتھ گفتگو کر رہے ہو۔

بدھو۔ ایک بڑا ضروری امر مجھے آپ سے کہنا ہے وہ یہ ہے کہ حضور ایکدفعہ میری تنخواہ مقرر کردین۔ کم و بیش پر نظر نہین۔ صرف امید موہوم پر مین نوکری نہ کرونگا۔ اگر کچھ ماہواری مقرر فرمایئے تو گرہ سے تو میری کچھ نہ جائیگا بس یہ بات طے ہو جائے۔

فوجدار۔ بھئی تنخواہ مقرر کر دینے مین تو کوئی ہرج نہین ہے مگر کسی کتاب مین یہ پڑھا نہین اور خلاف اُسکے کوئی کارروائی نہوگی۔ اگر بخوشی منظور ہو تو میرے ہمراہ چلو۔ یاد رکھو کہ تنخواہ لیکے پچھتاؤگے۔ پھر بادشاہی و ادشاہی نہ ملیگی۔ اپنی بی بی سے بھی مشورہ کرلو۔ اگر نہ منظور ہو تو مین کوئی اور تجویز کرون کیونکہ تم بکتے بہت ہو۔ اور بکی مصاحب اور رفیق سے ہمین نفرت ہے۔ اور تم گدھے پہلے سرے کے ہو اور بدتمیز بھی ہو۔ گاؤدی بھی ہو۔

یہ گرما گرم فقرے جو سنے تو بدھو کو سخت رنج ہوا اور پانوٗن تلے سے مٹی نکل گئی۔ انکو پورا پورا یقین تھا کہ آقا بے اِنکے ہمراہ لیے نہ جائینگے چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے۔ اب جو انھون نے آقا کا رخ بدلا ہوا پایا اور فوجدار نے سوکھی سُنائی تو اُنکو بڑا ہی رنج ہوا بالکل مردہ ہو گئے اور ادِھر فوجدار صاحب اترانے لگے۔

بلبل سے کرتی کب ہے عروس چمن حجاب	ہمسے ہی کسلیے تجھے اے گلبدن حجاب

افسوس شرم باعث تسخیر ہو چکا	کبتک رہیگا او بت پیمان شکن حجاب
حسن برہنگی کے اُٹھاتے بڑے مزے	ہوتا نہ روح کو جو لباس بدن حجاب
ہر بزم مین نثار ہین پروانے شمع پر	عاشق کے واسطے نہین کچھ انجمن حجاب
کجبازیون کے لطف جوانی مین خوب ہین	پیری مین ہی بشر کے لیے بانکپن حجاب
دنیا کا ترک بعد فنا بھی نہین حصول	اس شرم سے ہی لاش بشر پر کفن حجاب
نافہ نہین یہ پردۂ غیرت ہی او پری	رکھتا ہی تیری زلف سے مشک ختن حجاب
بے پردہ دیکھتے ترے نور جمال کو	ہوتی اگر نہ چادر چرخ کہن حجاب
برسون ہوے کہ عاشق خدمتگزار ہون	مجھسے نہ چاہیے تجھے ای سیمتن حجاب
دیکھ آنکھ اُٹھا کے یار کہ عالم شکار ہو	کسکا تجھے ہی ظالم ناوک فگن حجاب
آخر کدورت آہی گئی اتحاد مین	کرنے لگی خزان سے بہار چمن حجاب

اس عرصہ مین میان بدھو نو کے دل مین طرح طرح کے خیالات جاگزین ہوے اور سب خیالات جگر خراش اور دل شکن تھے کبھی سوچتے تھے کہ ہاے بادشاہی گئی۔ جزیرہ اب کسی اور کو ملجائیگا۔ ہم موچی کے موچی ہی رہے۔ کبھی سوچتے تھے کہ بی بی کی بد دعا لگی۔ وہ اپنی لڑکی کو گنوار کے لٹھ کے ساتھ بیاہنا چاہتی ہی اُسکی بد دعا نے اثر کیا اور ہماری بادشاہی رفت و گزشت۔ ایک دفعہ سر پیٹ لیا کہ ہاے بڑا غضب ہو گیا ذراسی غلطی نے بادشاہی کھوئی۔ ستم ہی ستم ہی اتنے مین اُنکی بھتیجی اور ماما اُس طالب علم کو ساتھ لیکر اُنسے ملین اور طالب علم نے **فوجدار** کی جانب مخاطب ہو کر یون اسپیچ دی۔

ای شاہ اقلیم شجاعت۔ خدیو مصر بسالت۔ شاہنشاہ ملک جرأت۔ امیر کابلستان سپہگری۔ خان قلات معنی پروری بسط اللہ ظلالکم العالی متعالی۔

ای قباسے بادشائی راست بربالای تو	مصرع ثانی یاد نیست والاسے تو

اگر آپ کو جانا ہی تو بسم اللہ۔ دنیا کو آپکی اشد ضرورت ہی۔ ضرور کمر ہمت چست باندھیے اگر خدمتگار کی ضرورت ہی تو غلام حاضر ہی۔ اگر ہمکو یہ شرف حاصل ہو کہ حضور کی خدمت بجا لائین تو اس سے بہتر اور کیا ہی **فوجدار** صاحب غناگئے فرمایا دیکھو میان بدھو ہم کہتے نہ تھے کہ تم سے بہتر اور لائق تر اور جوان اور پڑھا لکھا آدمی ملیگا ۔ اتنا سُننا تھا کہ بدھو کے حواس او رہبی غائب غلہ ہو گئے۔ ع۔ کاٹو تو لہو نہین بدن مین + کہا یہ حضور نے کیا کہدیا۔ میری جان ہی نکل گئی۔ ارے غضب۔ غلام اب بھی حاضر ہی کر خدمات حضور والا بجا لائے اور اسطرح خیر خواہی اور دیانت کے ساتھ کہ کسی نے آج تک

نہ انجام دیا نہ دیسکے۔
طالب علم کو حیرت تھی کہ یہ کیا بک رہا ہی کیا جھک مار رہا ہی انکو یقین کامل ہو گیا کہ تمام عالم مین اتنا بڑا گدھا نہ ملیگا۔ الغرض فوجدار اور بدھو نفر مین پھر صلح ہو گئی اور بغلگیر ہوے اور یہ بات طی ہوئی کہ تیسرے دن روانہ باشد۔ فوجدار نے کہا ہمکو ایک خود لا دیجیے طالب علم نے یہ بات اپنے ذمہ لی اور کہا کہ وہ فولادی خود لاؤن کہ جسکی چمک سے آفتاب کی نگاہ خیرہ ہو جائے۔ طالب علم کی اُلٹی تقریر سنکر انکی بھتیجی اور ماما نے اُسکو پانی پی پی کے کوسنا شروع کیا اور اسقدر ماتم کیا کہ لوگ سمجھے فوجدار اتنا عقیل ہو گئے۔
الغرض تین دن کے بعد خدائی فوجدار اور بدھو خدائی خوار غروب آفتاب کے بعد روانہ ہوے۔ صرف طالب علم ہمراہ رکاب تھا اور بس۔ فوجدار گھوڑے پر سوار تھے اور بدھو نفر اپنے پرانے گدھے پر لدے۔ لدا ہی لدا ہی۔ فوجدار نے روپیہ اپنے مصاحب کے پاس رکھدیا کہ وقت ضرورت کام آئے اور بدھو نے روغنی روٹیان اور کباب اور تیتر کا قورمہ اور چٹنی دو روز کا سامان ساتھ لیا طالب علم تھوڑی دور جاکر انسے رخصت ہوے اور کہا مہربانی کرکے نیک و بد سے اطلاع دیتے رہیے گا تاکہ اگر خوش نصیبی اور کامیابی شامل حال ہو تو خوش ہون اور اگر ناکامی ہو تو خدا سے دعا مانگون۔ فوجدار نے اس بات کا وعدہ کر لیا اور طالب علم وہان سے واپس ہوا اور وہ دونون میدان وحشت کے یکہ تاز ہوے۔

فصل ۸

ابتداے فصل ہشتم مین مورخ فسانۂ ہذا اشہب زبان کو میدان بیان مین یون گرم جولان کرتا ہی کہ الحمد للہ والمنہ جلشانہ تعالیٰ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اور یہ کلمات اسلیے زبان قلم پر لایا کہ اسکو سخت افسوس ہی کہ خدائی فوجدار سڑی سودائیون کے سردار اور میان بدھو نفر خدائی خوار گدھے سوار پھر میدان وحشت کے یکہ و تاز ہوے پھر دو پاگل ہمدم و ہمساز ہوے۔ اب بمدت خدائی فوجدار کے کارہاے نمایان پھر عرصۂ ظہور مین آئینگے پھر فصیح و بلیغ دھوان دھار اسپیچون کی بھرمار ہوگی پھر ظرافت کے دریا جناب فوجدار صاحب بہائینگے۔ اب سُنیے کہ شیطان کے پورے پورے شاگرد طالب علم ان دونون سے رخصت ہوے اور آقاے سپہ سالار اور خادم جان نثار چلے فوجدار کا رشک تار ہنہنایا اور ادھر بدھو نفر کا گدھا سیپون سیپون ڈھیچو ڈھیچو کرنے لگا فوجدار دفور طرب سے جامے مین پھولے نہ سمائے بدھو نفر سے کہا یار بغلین بجاؤ گھوڑے کا سفر جانے کے وقت ہنہنانا اور گدھے کا

بولنا بڑی نیک فال ہی یہ سنتے ہی بدھو نے گدھے سے اُتر کر فوجدار کے قدم لیے اور مارے خوشی کے لوٹنے لگا۔ کہا بس اب یہ فرما دیجیے کہ جزیرہ کتنے دن مین ملیگا۔ انھون نے کہا یار ہنے تو کہدیا تا کہ ابھی ملجاے تو کوئی تعجب نہین اور دس دن نہ ملے تو کوئی تعجب نہین۔ اب سنیے کہ گھوڑا تو ہنہنا کے خاموش ہو رہا مگر گدھا سیپوں سیپوں ہی کرتا رہا اس سے بدھو نے نتیجہ نکالا کہ آقا کی خوش نصیبی سے ہماری خوش نصیبی بڑھ جائیگی اتنے مین فوجدار نے کہا یار بدھو رات بڑی تیرہ و تار ہی اور ہمکو دور جانا ہی پہلے تو مین اپنی معشوقہ بے نظیر و بدر منیر سے طونگا کہ مین اُنکے چاندی کے پتر کے سے پاؤن چومون اور وہ دعا دین بے اُنکی دعا کے کامیابی محال ہی۔ بدھو بولے حضور اب تو اُنکا ملنا غیر ممکن ہی۔ ہان اگر کہین آٹا پیسنے جاتی ہون تو شاید ملجائین جب حضور اس پہاڑ پر جہالت کے دوبلگے گھوڑے پر سوار تھے اور جنون زورون پر تھا اور حضور کا خط لیکے مین آیا تھا تو انکو ایک دفعہ پیستے بھی دیکھا تھا۔ فوجدار بولے ارے بیوقوف وہ تیری آنکھون کا مغالطہ تھا وہ ریشمی بوٹے دار رومال کاڑھتی ہونگی۔ اچھا اس بحث کو چھوڑو بھی اور چلو۔ ع۔ بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہی فیصلہ دل کا + بس اُنکی صورت زیبا دیکھتے ہی ہمارا کلیجا ہاتھ بھر کا ہو جائیگا اور جرأت و شجاعت رگ و پے مین دوڑ جائیگی اور دانش اور بہادری مین کوئی ہمارا مدمقابل نہو گا۔ بدھو بولے حضور اگر اُنکی صورت زیبا سے جرأت کو اسقدر ترقی ہوتی ہی اور کلیجا ہاتھ بھر کا ہو جاتا ہو تو چلیے مین ایسی صورت زیبا دکھادون کہ کلیجا گز بھر کا ہو جائے۔

انمین سواے چیچک کے داغون کے اور ہی کیا مین ایسی چیچک رو دکھاؤن کہ اگر اُنکے لیے پاؤ بھر قیمہ کی ضرورت ہو تو اسکے لیے سیر بھر کی ضرورت ہو جس روز مین آیا ایک دن چکی پیس رہی تھی اور۔

اور کا لفظ کہا ہی تھا کہ یہ آگ ہو گئے۔ کہا او نابکار۔ تو چیچک رو کسکو بتاتا ہی اور چکی پیستے کسکو دیکھا اور یون تو بڑی بڑی شہزادیان کھانا اپنے ہاتھ سے پکاتی ہین اور بڑی بڑی مہارانیان بت مین میان کی جان نثار رہی ہین۔ مگر تو کیا یہ راز کی باتین جانے۔ سن لیا کہ نہین کہ ہماری تاریخ چھپ گئی۔ بدھو بولے ہمکو تو اُسنے سادہ لوح لکھدیا اور حرامزادہ بھی لکھا ہی۔ گو ہم ذرا سیدھے ہون مگر خداترس و خداشناس تو ہین مذہب کو تو مانتے ہین۔ یہودیون کے تو خلاف ہین۔ مین تو برہنہ پیدا ہوا تھا اور برہنہ ہی مرونگا۔ خدا کا نام زبان پر ہوگا۔ جسکا جو جی چاہے وہ کہے خدائی فوجدار نے کہا ہم اس بات کو پسند کرتے ہین۔ کوئی کچھ کہے کہنے دو کسی کے کہنے سے کیا ہوتا ہی۔

سُن کوئی ہزار کچھ سُنائے	لیے وہی جو سمجھ مین آئے

ایک شخص کا قاعدہ تھا کہ اپنے بیٹے کو کسی کام مین روکتے نہ تھے پاس پڑوس کے آدمیون نے کہا میان اِس لڑکے کے کیون دشمن ہوے ہو۔ جو وہ کہتا ہے وہ تم منظور کرلیتے ہو بھلا یہ بھی کوئی بات ہے اسی لاڈ مین تو لڑکا غارت ہو جاتا ہے اُسنے کہا آپ مجھے اور میرے لڑکے کو یون ہی رہنے دیجیے بخشو بی بلّی چوہا بیچارہ لنڈورا ہی ہو کے جیے گا مگر لڑکے سے کہدیا تھا کہ بیٹا جسدن تمنے سبق نہ یاد کیا کھال ہی ادھیڑ کے پھینک دونگا۔ سونے کا لقمہ کھاؤ اور اچھے سے اچھا کپڑا پہنو مگر خبردار پڑھنے لکھنے سے غافل نہ رہو۔ یہ مقدم ہے۔ اُستاد کی خدمت کرو اور خوب پڑھو لکھو۔

بادشاہی پسر بہ مکتب داد	لوح سیمینش در کنار نہاد
بر سر لوح او نوشتہ بزر	جورِ اُستاد بہ ز مہر پدر

آخر کار یہ ہوا کہ لڑکے کے دل مین کوئی ہوس باقی نہ رہی اور جب باپ نے انتقال کیا تو لڑکا ایسا ہونہار ہوشیار سعادتمند نکلا کہ جو لوگ اُسکے باپ کو نفرین کرتے تھے کہ لڑکے کو غارت کر رہے ہو وہ مداح تھے اور بعد وفات اِسکے باپ کی تعریف کرتے تھے کہ سبحان اللہ کیا دوراندیش آدمی تھا اگر وہ اِن جاہلون کے کہنے پر چلتا تو لڑکے کے دلمین سب ہوس رہ جاتی اور باپ کے مرنے کے بعد دولت سب لُٹا دیتا۔

ایک اور بات بدھو سننے کے قابل ہے ایک شاہنشاہ خاقان کلاہ کو شوق چرایا کہ تاج بی بی کا روضہ چلکے دیکھین۔ اُسکے مجاور کو انھون نے طلب کیا اور حکم دیا کہ ہم پرسون تاج بی بی کا روضہ دیکھینگے۔ بادشاہ کا حکم مرگ مفاجات روضے کی آراستگی کی گئی۔ تیسرے روز بادشاہ سلامت مع اراکین روضے کے ملاحظہ کو تشریف لیگئے۔ شہر بھر مین آئینہ بندی ہو گئی۔ سواری بڑے کروفر سے نکلی ہجوم عام تمام عالم جوق جوق جمع۔ بادشاہ نے روضۂ منورہ اور اُسکے مرقد مطہرہ ملاحظہ فرمائے۔ اور بعد ملاحظہ برج دیکھنے گئے۔ مجاور ساتھ تھا۔ جب برج خاص پر صدہا زینے طے کرکے مجاور بادشاہ کو لیگیا تو وہان جاکر اُسنے عرض کی کہ جہان پناہ سلطان عالم ایک گزارش ہے وہ یہ کہ مدت سے مجھے تمنا تھی کہ حضور کو کسی برج بلند سے زمین پر پھینکون اور خود بھی آپ کو لپٹ کر کود پڑون۔ تاکہ میرا نام ہو کہ فلان شاہ کا قاتل ہے اور یہ بھی نام ہو کہ اتنے بڑے شہنشاہ ذیجاہ کے ساتھ ہم آغوش ہو کے فلان شخص نے جان دی۔ اس سے بڑھ کے آجتک کسی نے نام نیک نہ پیدا کیا ہوگا۔

شہنشاہ نے جو یہ تقریر سنی تو دنگ ہو گئے۔ کہا اب مہربانی کرکے اِس محبت کے ساتھ مجھے

نہ یاد فرمائیے گا اور لوگون کو حکم دیا کہ اسکو مالا مال کردو۔ اس تقریر سے مطلب بدھو یہ ہی کہ لوگ نام پیدا کرنے کے لیے جان تک کا خیال نہین کرتے۔ یاد رکھو بدھو کہ ہم لوگ دنیا کی نیکنامی نہین چاہتے بلکہ عقبیٰ کی نیکنامی۔ جنون اور دیوون کے قتل کرنے سے ہمارا مطلب یہ ہی کہ غرور کی گردن توڑین اور اگر کوئی ہمسے حسد کرے تو اس سے بہ خلق و مروت پیش آئین اور آرام کم کرین ایذا رسانی سے لوگون کو زیادہ محفوظ رکھین اور نفس امارہ پر ہمارا نفس مطمئنہ غالب آجائے کسی کی بہو بیٹی پر نظر بد نہ ڈالین اور سستی کو یون دور کرین کہ تمام عالم کی سیاحت کرین اور موقع ڈھونڈھتے رہین کہ مذہبی امور کے مطابق بھی کاربند ہون اور یلان نامدار اور عیار زمان صف شکن مین بھی نام ہو۔ اسی بدھو انھین باتون سے انسان نام نیک پیدا کرتا ہی۔

بدھو نے کہا جو کچھ حضور نے فرمایا وہ حرف بہ حرف مین سمجھا مگر اب مجھے یہ بتائیے کہ مین اصل مین کسی جزیرے کا بادشاہ ہونگا یا نہین۔ دنیا بہ امید قائم ہی۔ فوجدار نے کہا تم اور تمھارے غلام ٹاپو نہین بلکہ سلطنت کی بادشاہی کروگے گھبراؤ نہین وہ وقت اب قریب ہی کہ تم اپنی بی بی کو لیکے بادشاہی کرتے ہوگے اور تمھاری لڑکی کسی شہزادے کو بیاہی جائیگی۔ بدھو نے اپنا سر پیٹ کر کہا یہی تو خرابی ہی جناب والا میری بیوقوف انپڑھ بی بی مجھ سے کٹی مرتی ہی لڑی پڑتی ہی کہ یہ لڑکی کسی گنوار ہی کو بیاہی جائے شہزادے کے تو نام سے اسکو نفرت ہی۔ اور میری جان عذاب مین ہی وہ کمبخت کہتی ہی کہ اگر اچھے گھر بیاہ کے لڑکی گئی تو وہان اسکی کم قدری اور بے وقتی ہوگی اور اگر کسی اپنے برابر والے کے ہان گئی تو مزے مین رہیگی اور چین کریگی۔ مین کہتا ہون کہ خدا وہ دن تو دکھائے کہ یہ رانی یا شہزادی بنجائے۔ پھر سمجھا جائیگا۔ رانیون کے منھ کوئی چڑھ سکتا ہی یا شہزادیون کو کوئی ٹوک سکتا ہی۔ بھلا حضور آپ ہی فرمائیے کہ ان دو باتون مین آپ کسکو ترجیح دیتے ہین مردے کو زندہ کرنا مشکل ہی یا جن اور دیو سے مقابلہ کرکے اسکو نیچا دکھانا فرمایا زندے کو مردہ کرنا مشکل ہی جو مردے کو زندہ کردیگا وہ لنگڑون کو اسکے لنگ سے محفوظ رکھیگا اندھون کو نور بخشے گا۔ بیمار کو شفا عطا کریگا اور اسکے مزار پر چاندی کے لمپ اور شمع کافوری روشن ہوگی اور بڑے بڑے فقرا اور خدا رسیدہ درویشان کامل فن اسکے مرقد منورہ کی زیارت کو جائینگے اور عورتین چاہینگی کہ ہمارے لڑکا ہو۔ ہمارے میان ہمسے خوش رہین۔ پرائی عورت کے پاس نہ جائین۔ خود شاہان وقت ایسے لوگون کے جنازے کو اپنے کاندھے پر لیجائینگے اور لیجاتے ہین اور انکی قبر پر شمع کافوری جلاتے ہین کہ عود و عنبر کی خوشبو سے معنبر ہوجاتی ہی مگر جو عزت ہمارے اہل پیشہ کی ہوتی ہی وہ ان بادشاہون سے پوچھیے کہ انکی رائے ہی کہ بادشاہون کے

علاوہ مقدس اور متبرک درویشون سے دریافت کیجیے دیکھیے تو کیا ہوتا ہی اور وہ کیا کہتے ہین یہی کہین گے کہ یلان نامدار نے وہ وہ کار نمایان کیے کہ کسی اور اہل پیشہ نے نہین کیے مگر بہت لوگ ایسے بھی ہین جو اس پیشے کو بدنام کرتے ہین۔

تمام شب انھین تقریرون مین گزر گئی اور افسوس کا مقام ہی کہ کوئی جنگ یا جھگڑا یا معرکہ نہین ہوا غرض دوسرے روز داخل منزل مقصود ہوے دور سے شہر کو دیکھتے ہی فوجدار کا دل بھر آیا مگر بدھو نفر کو سخت رنج تھا کہ آقا کی معشوقۂ گلعذار کا مکان نہین دیکھا اور حق یون ہی کہ ایک دفعہ یا دو دفعہ کے علاوہ انھون نے اسکی صورت بھی نہین دیکھی تھی اور علیٰ ہذا القیاس انکے آقا نے بھی کبھی نہین دیکھی تھی شاید دو دفعہ دور سے دیکھی ہو۔ الغرض دونون کو رنج تھا۔ فوجدار کو رنج تھا کہ اب جمال مبین سوہ فکن ہوگا۔

وعدۂ وصل چون شود نزدیک	آتش شوق تیز تر گردد		

اور بدھو کو رنج تھا کہ افسوس ہی معشوقۂ پری رخسار کو نہین دیکھا اگر فوجدار اسکے پاس بھیجین تو غضب ہی ہو جائے۔ ایسے تو کہہ چکے کہ ہمنے خط بھی دیا اور رسلے بھی وہ چکی بیٹھی پیستی تھی اور اب۔

ان تلون تیل ہی نہ تھا گویا | آپ سے میل ہی نہ تھا گویا

الغرض فوجدار نے ٹھان لی کہ شب کے وقت شہر مین داخل ہون۔ شام کو درختون کے سائے مین دونون بسر کرنے لگے جو شہر کے قریب تھے جب وقت مقررہ آیا تو شہر مین نازل ہوئے اور وہان وہ وہ کارروائیان ہوئین جو قابل بیان ہین۔

فصل ۔ ۹

آدھی رات کے وقت یا قریب آدھی رات کے وقت جھاڑی سے نکلکر خدائی فوجدار اور انکے خدائی خوار گدھے اسوار مصاحب باوقار شہر مین داخل ہوئے۔ کانون مین سناٹا پڑا ہوا تھا سب میٹھی نیند سور ہے تھے گویا گھوڑے بیچ کے سوتے تھے۔ رات تیرہ و تار۔ بڑی اندھیری چھائی تھی۔ سوائے کتون کے بھونکنے کے اور کسی کی آواز نہین آتی تھی۔ فوجدار کے کان ان آوازون سے کھڑے ہوئے جاتے تھے بدھو نفر کی راحت مین خلل آتا تھا کبھی کبھی گدھا بول اٹھتا تھا کبھی الو کی صدائے دلخراش آتی تھی۔ کبھی بلی آہستہ سے میاؤن کرتی تھی چونکہ رات کا وقت تھا یہ آوازین بہت دور تک جاتی تھین۔ فوجدار صاحب ان سب آوازون کو فال بد سمجھے مگر بدھو سے کہا بھئی اُس رشک پری کے مکان کو چلو شاید خواب ناز مین ہون جاگتی ہون محاسن کا پھاٹک کھلا ہو۔ دربان پہرا دیتا ہو۔ بدھو نے جلکے کہا محلسرا کے پھاٹک کی ایک ہی کہی واللہ مین نے

تو اسکو ایک ٹوٹی ہوئی جھوپڑی مین دیکھا تھا۔ انھون نے کہا شہزادیون اور رئیس زادیون کا قاعدہ ہی کہ تفریح
طبع کے لیے ادھر اُدھر بھی چلی جایا کرتی ہین۔ وہ دیکھو سامنے وہ اونچی اونچی سی برجیان نظر آتی ہین وہ
منار سر بہ فلک کشیدہ۔ عجب نہین کہ اسی فرح بخش و دلکشا ہین وہ نازنین مہ جبین جلوہ افگن ہو۔ بدھو نے
کہا باشند مگر مین تو اگر اپنی آنکھون سے بھی دیکھون تو بھی کسی مرد و دہی کو یقین آئے واللہ ... [illegible]
کر سکتا ہون کہ اسوقت دن ہی مگر یہ نہین یقین کر سکتا کہ وہ سلطان خانے مین جلوہ فگن ہین۔

چلتے چلتے کوئی دو سو قدم گئے ہونگے کہ وہ منار رفیع قریب آیا جسکو **فوجدار** صاحب معشوقہ گلعذار کے
محل زرنگار سمجھے ہوے تھے دیکھا تو گرجا گھر۔ کہا بدھو گرجا آگیا وہ بولا اب قبرستان باقی رہ گیا ہی بس
یہی جنون کی حرکتین تو انسان کو تباہ کرتی ہین واہی تباہی مارے مارے پھر رہے ہو۔ **فوجدار** کو
یہ سننے کی تاب کجا۔ کٹ مرے۔ او گیدی خر۔ او خر ناشخص۔ کیا رئیس زادیون کے شہرون مین ہر محلسرا کے
پاس گرجا نہین ہوتا۔ خبردار رہنا ہماری معشوقہ گلعذار کی شان کے خلاف اگر کوئی کلمہ زبان سے نکالا
تو مار ہی ڈالونگا۔ بدھو نے کہا آپ تو اب زبردستی کرنے لگے مین سوچتا ہون کہ آج کی شب کیونکر کٹیگی
مین نے تو صرف اُنکا جھوپڑا (ٹھیٹر لگا کر) جھوپڑا نہین جھوپڑا نہین۔ محل معلے صرف ایک مرتبہ دیکھا ہی
آپ ہزارون بار دیکھ چکے مگر ڈھونڈھے سے پتا نہین ملتا۔ **فوجدار** بولے۔ گدھے اُلو۔ ابے ہزارون بار
تو کہہ چکا ہون کہ اُنکے جمال مبین کی زیارت کبھی عمر بھر نہین ہوئی مگر۔

	بسا کاین دولت از گفتار خیزد		نہ تنہا عشق از دیدار خیزد	

اُنکے محل کا پتا مجھے کیا معلوم صرف صیت حسن و جمال نے سنتے ہی سنتے عاشق بنا دیا۔ بدھو نے کہا
حضور صاف صاف یون ہی کہ خانہ زاد نے بھی کبھی اُنکو نہین دیکھا۔ **فوجدار** بولے۔ تم خط دیتے وقت دیکھ آئے
تھے کہ چکی پیس رہی تھین۔ انھون نے کہا مین نے بھی سُنی سنائی کہی تھی کون مردود گیا اور کس پاجی نے صورت
دیکھی ہو۔ **فوجدار** جھلا کر بولے یہ دل لگی کا کون سا وقت ہی۔ مین نے جو کہا کہ اُنکے جمال مبین کی زیارت
کبھی نہین ہوئی تو خود بھی وہی کہنے لگا۔

اتنے مین ایک آدمی دو خاطر لیے ہوئے جاتا تھا اور کچھ گاتا تھا۔ **فوجدار** نے کہا بدھو یار شب بخیر
گزرتی نہین نظر آتی۔ کہو تو کبھی کسی اور بھلا تمنے ہماری معشوقہ زرین کمر حسن و جمال مین بے نظیر رشک
بدر منیر کا آستانہ فیض کا شانہ دیکھا ہی۔ وہ بولا صاحب مین یہان کا رہنے والا نہین ہون آپ پادری صاحب
سے دریافت فرمائیے وہ خیر سے بتا دینگے مین دو تین دن سے آیا ہون مین نے کوئی محل نہین دیکھا
ہان دو ایک رئیس زادیان البتہ رہتی ہین۔ انھون نے کہا بس انھین مین ایک وہ بھی ہونگی۔

وہ بولا ذرا گھوڑے کو تیز فرمایئے اب تڑکا ہے۔ یہ کہکر وہ ملبا ہوا کہ ایسا نہو اور کوئی سوال کر بیٹھین
بدھو نے جو آقا کو پریشان حال دیکھا تو بہت گھبرایا۔ کہا سرکار اب آفتاب نکلا چاہتا ہے۔ دن کو
گلی کوچون مین مارا مارا پھرنا حماقت ہے چلکے شہر کے باہر کسی جھاڑی مین قیام کیجیے۔ صبح کو مین چپا چپا
ڈھونڈھون گا۔ اور عرض کرونگا کہ حضور کے عاشق صادق خاک چھانتے بے آب و دانہ حاضر ہین جو
ارشاد فرمایئے بجالائین۔ فوجدار صاحب نے پیٹھ ٹھونک کے کہا شاباش کیا معقول صلاح دی ہے واسلئے
صبح کو باادب عرض کرنا اور وہ تمکو ایسا مالا مال کردین گی کہ عش عش کرنے لگو گے جب آقا کو شہر بدر کیا
تب بدھو کی جان مین جان آئی دو میل پر جاکے دونون نے بسیرا لیا فوجدار صاحب جنگل مین رہے
اور بدھو شہر کو واپس آئے کہ آقا کی معشوقہ کجکلاہ سے ہمکلام ہون۔ مگر اس قاصدی مین چند سانحے ایسے
ہوئے جو قابل توجہ ہیں اور اس لائق کہ میان بدھو نفر انعام پائین۔

فصل۔ ۱۰

اس کتاب بزرگ کے مصنف عالی وقار نے اس باب مین بیان کیا ہے کہ ان واقعات کے بعد
خدائی فوجدار کی وحشت نے وہ زور باندھا کہ تمام عالم مین اس قسم کی وحشت کسی سے سرزد نہوئی
ہوگی۔ بس جنون کی انتہا ہوگئی جو کچھ انھون نے بیان کیا ہے وہ راست بلا کم و کاست ہے۔ ع۔
راست میگویم و یزدان نہ پسند د جز راست۔

راستی موجب رضای خداست — کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

اب سنیے کہ **فوجدار** نے بدھو کو یہ کہکر رخصت کیا کہ جاکے ڈھونڈھو اور ڈھونڈھ کے اُس
غیرت حور سے دست بستہ عرض کرو۔

ای آنکہ باقبال تو در عالم نیست — گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست

کہنا حضور کا غلام شہر کے باہر زیارت کے لیے حاضر ہے۔
بدھو بولے مین گیا اور چٹکیون مین آیا اور فوراً گدھے کو خیز کیا تو یہ جا وہ جا اب **فوجدار** کو
تنہا غنانے دیجیے یہ تو مغموم و رنجیدہ سوچ مین ہین اور اب ہم اور آپ بدھو نفر کے ساتھ رہینگے
جب بدھو **فوجدار** صاحب کی نظر سے اوجھل ہوئے تو گدھے سے اُتر کر ایک سبزہ زار پر دراز ہوے
اور سوچنے لگے دل ہی دل مین اپنے آپ کو خود مخاطب کرکے کہا یار بدھو نفر۔ بھائی یہ تو بتاؤ تم
کہ جاتے کدھر ہو۔ کیا کوئی گدھا کھو گیا ہے۔ اچھا اب اُس نخینی چڑیل کو کہان ڈھونڈھتا پھرون

اسکو یہان جانتا کون ہوگا کہ کون ہی کون نہین ہی اور اُسکا سلطان خانہ کہان تلاش کرتا پھرون لطف یہ کہ
جسکی تلاش کو بھیجے گئے اُسکو نہ ہمنے دیکھا ہی نہ ہمارے آقائے دشمن خرد نے۔ اب ہماری عقل کی
خامی دیکھیے کہ اُس مرغ کی جستجو کو نکلے ہین جسکی ایک ہی ٹانگ ہو۔ ہمپر لعنت خدا۔ لعنت بکار شیطان
اصل یون ہی کہ یہ جو ہمارے آقا ہین وہ پورے پورے سڑی سودائی ہین اور حق یون ہی کہ اپن جانب بھی
اُنکے قدم بہ قدم ہین۔ ع۔ خوب گزریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو + اس دیوانے کے ساتھ رہ کے ہم بھی
دیوانے ہوگئے۔ اس آقا کے جنون کی کوئی حد و پایان ہی نہین۔ اسکی تو یہ فکر ہونی چاہیے کہ مشکین باندھ
کے گدھے پر لاد دھوبی کی لادی کی طرح رکھدے اور خوب جکڑ دے۔ سفید کو سیاہ اور سرخ کو
زرد کہنا کوئی بات ہی نہین ہی۔ بکریون اور بھیڑون کے گلے کو پاگل اغطران مازندرانی کی فوج بتاتا ہی
بنچپن کو بیوی کا باپ کہتا ہی۔ بہتر یہ ہی کہ مین اس گانون مین جب کسی بنچنی کو پہلے پہل دیکھونگا کہدونگا کہ یہی آپکی
معشوقہ ہی اور قسم کھاؤنگا بس اب دو ایک بار زک اُٹھائینگے تب ذرا آنکھ کھلیگی۔ کہونگا کہ کسی ساحر نے انکو
اس گت کو پہونچا یا اس سے بدھو نفر کے دل کو ذرا تسلی ہوئی اور جان مین جان آئی درخت کے سایے مین
دراز ہوئے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھانے لگے شام کو اُٹھے اور گدھے پر سوار ہو کر کھٹر کھٹر کرتے ہوئے
چلے اور اُنکی خوش نصیبی سے راستے مین تین بنچنیان تین گدھون پر سوار ملین گدھے تھے یا گدھی اسکا
حال نہین معلوم۔ انکو دیکھتے ہی بدھو نے گدھے کو تیز کیا اور آنکے دیکھا تو فوجدار صاحب بہت کچھ
اول جلول بک رہے تھے۔ دیکھا تو پوچھا بغیر کسی اور گفتگو یا تقریر کے صاف صاف بتادو کہ لڑکا ہوا یا
لڑکی۔ بدھو بولے حضور والا لڑکا نہ لڑکی۔ توام ہوئے اور دونون بیٹے بس اب مہربانی کرکے وقت
ضایع نہ کیجیے۔ بس سوار ہو جیے۔ فائز بمرام ہو گئے۔ نقش مراد کرسی نشین ہوا۔ فوجدار نے کہا مار لیا
مگر ایسا نہو کہ راحت کے بعد رنج ہو خوشخبری کے عوض مین ماتم کرنا پڑے۔ بدھو نے کہا جھوٹ بولنے
سے فائدہ۔ چلکے اُس غیرت پری کو دیکھیے اہا ہا چاند ماند ہی۔ یہ معلوم ہوتا ہی کہ کالبدر فی النجوم ہی اور
ساتھ کی سہیلیان سب پری چہرہ برق وش پرکالۂ آتش۔ جواہرات سے لدی ہوئین۔ لباس فاخرہ
زیب بر۔ موباف زر نگار بیشبہا۔

	نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز		ہر دو عالم قیمت خود گفتہ	

اور تینون ناقہ ہاے بغدادی پر سوار۔ ایک ایک کی قیمت دس دس ہزار۔
باہر نکل کے وہ تینون بنچنیان نظر آئین۔ فوجدار نے دیکھا تو معمولی بازاری چھوکریان۔ کہا
پھر صدو نفر نیز [illegible] تو بازاری ہین۔ بدھو نے [illegible] کہا حضور کی آنکھین [illegible] ان کو بازاری عورتین نا

بتلاتے ہو۔ جی چاہتا ہی اپنی اور تمھاری دونون کی ڈاڑھی نوچ لون۔ فوجدار بولے بھئی اگر مین فوجدار ہون اور تم بدھو نفر تو یہ تینون گدھے پر سوار ہین اور اگر یہ گدھے کی سواری نہین ہی تو ہم فوجدار بھی نہین مین وہ بولا اب وحشت کی نوبت پہنچی اُتر کے قدم لیجیے وہ تشریف لا رہی ہین۔

یہ کہکر وہ آگے بڑھے کہ ان گنواریون سے ملین اور گدھے سے اُتر کر زمین سے ایک کے گدھے کی لگام لی اور دوزانو بیٹھکر کہا اے ملکہ ملک حسن و جمال اے بدر منیر اے رشک قمر۔ وہ ذلیل نامدار جو آپ کے طرۂ طرار کے دام کا اسیر ہی اسکو شرف حضوری بخشیے۔ ع۔ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا + وہ دوری کے سبب سے از بس مہجور و رنجور ہی۔ مین اُنکا غلام اور مصاحب خاص و عام میان بدھو نفر ہون اور وہ خدائی فوجدار رئیس والا تبار ذلیل نامدار ہین) اتنے مین یہ بھی آگے بڑھے اور غور سے دیکھنے لگے کہ اسمین شہزادگی کی خو بو کیا ہی۔ اس عورت نے سخت غضب مین آکر کہا سڑک سے ہٹ جا اور جا جہنم کو۔ ہمکو جلدی جانا ہی۔ بدھو نے کہا اے یوسف مصر صباحت اے بلبل گلزار ملاحت سلامت۔ تو کان حسن ہی۔ تو جان حسن ہی ذرا ادھر تو دیکھو کہ تمام عالم کے لائق جزلون کے افسر اعلی تمھارے قدم لے رہے ہین) اس عورت کے ساتھ کی عورتون نے جو دیکھا کہ دو عجیب الخلقت آدمی اُنکے ساتھ کی ایک عورت کو گھیرے ہوئے ہین تو بڑا رنج ہوا اور ایک نے کہا کمبخت نابکار خدا تمکو غارت کرے۔ ایسا بدلہ ہم لینگے کہ جہنم ہی مین تو ملجاؤ گے ڈاڑھی جارو۔

اتنے مین فوجدار نے بدھو نفر سے مخاطب ہوکر کہا۔ بدھو نفر بس اب دوزانو نہ بیٹھو۔ اُٹھو اور چلو۔ اللہ ہمارے خلاف ہی۔ اب مین تیری جانب مخاطب ہوکر عرض کرتا ہون (او قتالۂ عالم او معشوقۂ عاشق کش ستمگر سست پیمان سقامت قیامت آشوب دوران۔ تیری وجہ سے دیوون اور جنون سے خاکسار جنگجو ہوتا ہی۔ اور ہر قسم کی سختیان سہتا ہی۔ اور یہ سب کیون کرتا ہی۔ اس سبب سے کہ تمھارے لب جان بخش کے بوسۂ روح پرور کا کمال اشتیاق ہی مین دوزانو ہوکر دست بستہ ملتمس ہون کہ اے جان جان ناتوان اے آشوب دوران میری خواہش پوری کرو) وہ عورت بولی ارے ظالم بدبخت مجھسے شادی کریگا۔ دور ہو یہان سے۔ چل ہٹ۔ ہمین اب جانے دے۔ بڑا احسان ہوگا۔

بدھو نفر دل مین بڑے ہی خوش تھے کہ پالا مار لیا ہی۔ چکما کارگر ہوا اب اس زن بازاری نے جو انکی معشوقہ بنی تھین اپنے آپ کو آزاد پاکر گدھے کو ایڑ لگائی اور زور سے ایک قمچی جمائی گدھے کو اس زور سے قمچی کھانے کی عادت تو تھی نہین۔ بھڑکا اور بھڑک کے ٹھوکر کھائی تو زنکہ بازاری گدھے پر سے زمین پر گرین۔ ارارارادھون۔ فوجدار نے جو یہ حال دیکھا تو اپنی معشوقہ جادو جمال زہرہ تمثال کی

مدد کو دوڑے اور قبل اسکے کہ فوجدار صاحب مدد کر سکین وہ جلدی سے زمین سے اٹھی اور بجلی کی طرح گدھے پر سوار ہوئی۔ عورت کیا سوار مرد معلوم ہوتی تھی۔ اسپر بدھو نے کہا خدا گواہ ہے حضور اس پھرتی سے سوار ہوتی ہین جیسے اچھے سے اچھا چابک سوار۔ کہ پٹھے پر ہاتھ رکھا اور پیٹھ پر تھین۔ مگر وہ نیجادہ جا اور اسکے ساتھ ہی وہ دونون بھی غتا گئین۔ اور ہوا ہو گئین اور دو میل تک پیچھے پھر کے بھی نہ دیکھا۔

فوجدار ٹکٹکی لگائے ہوے دیکھ رہے تھے جب نظر سے اوجھل ہوئین تو بدھو سے کہا (بدھو دیکھو یار ہمپر کیسا تیز جادو چل رہا ہے۔

ہر بلاے کز آسمان آید	اگرچہ بادیگرے قضا باشد	
برزمین نارسیدہ می پرسد	خانۂ انوری کجا باشد	

ان ساحران ناہنجار اور جادوگران بدکردار نے میری معشوقۂ گلعذار پری رخسار کو ایک زن بدکار بنا دیا یعنی بازاری عورت کے کپڑے پنہا دیے۔ مگر یار بدھو تم تو کہتے تھے کہ ناقۂ بغدادی پر سوار ہین مگر ہمکو تو واللہ گدھا معلوم ہوا۔ ہان ایک بات البتہ ہے کہ خوشبو بدن سے ایسی آتی ہے کہ واہ واواہ ابتک خوشبو آرہی ہے) بدھو بولے (اے نابکار بدمعاشان ناہنجار تم ساحر بدکار بڑے مکار و عیار ہو۔ خدا تمکو غارت کرے۔ ارے ظالمو تمنے میری بادشاہی اور سلطنت چھین لی اور خریرسے کا بادشاہ نہونے دیا۔ خدا تمسے سمجھے۔ تم بدبخت کفار ناہنجار انسان کو بہایم اور دیو کو انسان اور چڑیل کو پری اور پری کو چڑیل اور ہاتھی کو مچھر اور مچھر کو ہاتھی بنا دیتے ہو اور خوبصورت سی خوبصورت عورت کو ذرا سے منتر مین ایک بد قطع زن بازاری بنا دیتے ہو آبدار موتی کو مٹی کی گولی اور زلف چلیپا کو مار سیاہ کر دکھانا تمھارے بائین ہاتھ کا کرتب ہے۔ ہان بس ایک بات البتہ تمھارے امکان سے خارج ہے وہ یہ کہ اسکی خوشبوے دہن کو تم بدل نہین سکتے۔ تل نے اسکے رخ زیبا کو کیسی زیب دی ہے کہ واہ واواہ) **فوجدار** نے کہا یار بدھو مین سچ کہتا ہون خدا نے اسکی صورت اپنے ہاتھ سے بنائی ہے ایسی شکل صورت کسی نے کب پائی ہے۔

بصورت تو بتے کمتر آفرید خدا	ترا [illegible]ہ و دست از [illegible] خدا

اسکے رخسار تابان کے جن تلون کی تم تعریف کرتے ہو وہ تل نہین ہین بلکہ چاند ہین۔ اب یہ تو بتاؤ کہ انکی سواری مین کون جانور تھے مجھے تو گدھے معلوم ہوتے تھے اور تم ناقہ ہاے بغدادی کہتے تھے بدھو نے کہا حضور وہ ناقہ ہاے بغدادی کہ۔ ع۔ بجولیے ندارد کمند ہوا + اور انکی جھولین لکھو کھا روپیے کی تیاری کی ایک ایک سلطنت کے مول کی۔ **فوجدار** نے کہا افسوس کہ ہم یہ سب باتین نہ دیکھ سکے ہاے کسقدر بدنصیب آدمی ہون۔ بدھو نے اپنے آقا کی حماقت دیکھکر ہنسی کو بہت ضبط کیا

اُدھر اُدھر کی باتین ہوتی ہوئی منزل مقصود کی راہ لی تاکہ جو تقریب وہان سال مین ایکبار ہوتی ہی اُسمین شریک ہون مگر وہان داخل ہونے کے قبل اسقدر نئی باتین سرزد ہوئین اور اس کثرت سے اِن ساتھون سے مقابلہ کرنا پڑا کہ دیدہ نہ شنیدہ ہی۔ آیندہ فصل مین اُنکا ذکر مذکور ہوگا۔

فصل - ۱۱

خدائی فوجدار دام بالافتخار کے دل پر چوٹ تو لگی ہی تھی کہ ساحران عیار و مکار نے اُنسے نزدیک اپنی اور اُنکی معشوقہ مشتری خصال زہرہ تمثال کو ایک زنگہ آوارہ و بدکار گنوارن کے بھیس مین بدل دیا اور یہ اُنکی سمجھ مین نہین آیا تھا کہ کس ترکیب سے اِسکا بھیس بدلین اور جیسی پری زادہ تھی ویسی ہی نظر آنے لگے اِسی غور و فکر مین غلطان پیچان تھے کہ رشک حمار کی لگام ہاتھ سے جاتی رہی اور اُسنے پوری آزادی پاکر تازی تازی گھانس پر ادھر اُدھر مُنھ مارنا شروع کیا جو اُن کھیتون مین بڑی کثرت سے تھی۔

بدھو نے انکو اس مرتبہ للکارا اور کہا سرکار اسمین کوئی شک نہین کہ رنج جانورون کے لیے خدا نے نہین پیدا کیا بلکہ انسان کے لیے لیکن اگر انسان انتہا سے زیادہ رنج کرین تو بہایم سے بدتر۔ ذرا دل کو ڈھارس دیجیے آدمی سے جانور نہ بنجائیے۔ یلان نامدار کو یہ بے حمیتی نہین لازم ہی۔ لاحول ولا قوۃ !!! آخر ہوا کیا۔ اُس نخچی کو شیطان کے حوالے کیجیے جان ہی تو جہان ہی اس خیال سے اِنکے دل کو اور بھی تقویت ہوئی اور جوش مین آنکر کہا کہ۔

آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے	آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من

اِسکے بعد گاڑی کے سامنے کھڑے ہوکر کہا۔ او گاڑیبان بے ایمان بچۂ شیطان فوراً عرض کرکہ کیسی تو اِنا کجا می آئی و کجا میروی اور اس گاڑی مین یہ کن بیگناہون کو توپھانس پھونس کے پکڑے لیے جاتا ہی او گیدی خر خرناشخص۔ گاڑیبان نے جسکو اِنھون نے شیطان بنایا تھا کہا سرکار ہم لوگ ایک رسم مذہبی کرنے نکلے ہین کل اس سامنے والی پہاڑی پر گئے تھے آج پورب کے رُخ جاتے ہین یہ لڑکا جو دہنے ہاتھ بیٹھا ہی موت کی صورت بنتا ہی اور یہ بائین ہاتھ والا فرشتہ بنتا ہی اور وہ اُدھر والا عورت کا بھیس کرتا ہی اور جو ہمارے آقا ہین اُنکی بی بی ملکہ بنتی ہین اور یہ شخص سپاہی کی وردی پہنتا ہی اور اُنہین سے وہ جو اِدھر پانی پی رہا ہی شہنشاہ بنکے آتا ہی اور بندہ درگاہ شیطان مجسم کا روپ بھرتے ہین جو کچھ آپ کو دریافت کرنا ہی مجھ سے دریافت فرمائیے کیونکہ شیطان سے بڑھ کے اور کون جانتا ہی فوجدار بولے خدا گواہ ہی اِس گاڑی کے دیکھتے ہی ہمکو یقین ہوگیا تھا کہ آج بڑا امر عظیم ہوگا اچھا تم لوگ بے غل و غش لطف اُٹھاؤ مگر کوئی ذرا تمھاری جانب آنکھ اُٹھاکے دیکھے تو تلوون سے مل ڈالون مین لڑکپن سے مذہبی کھیل تماشون کا شائق

معشوق و عاشق۔ ایک دوسرے پر فدا۔ جان جاتی تھی دم بھر کی جدائی بھی شاق گزرتی تھی۔ اس کتاب کے مصنف نے اِن دونون کے یارانے کے حال مین کئی فصلین لکھ ڈالین۔ سچ ہی کتے مین ولی کی خصلتین مین بنبی بے زبان اور صابر۔ اور نمک حلال اور چیونٹیون کو دیکھیے کسقدر محنتی اور جفاکش ہوتی مین سارس کو لاحظہ فرمایئے ہردم چوکنا۔ ہاتھی سے زیادہ شرم کسی کو نہین۔ جانورون تک سے انسان کو سبق حاصل کرنا لازم ہی

آقا اور مصاحب علیحدہ علیحدہ درختون کے سائے مین سوئے۔ اتنے مین ایک آواز نے اُنکو جگا دیا۔ دیکھا تو دو سوار ہین۔ گھوڑے سے اُترتے ایک نے دوسرے سے کہا ارے یار بس یہان ہی اُتر پڑو جانورون کو گھانس کثرت سے ملیگی اور بڑے آرام کی جگہ ہی نہ غل نہ غپاڑا۔ ع۔ نے غم دزد نے غم کالا گوشۂ عزلت یہ کہتے ہی سو گیا اور لیٹتے وقت اُسکے ہتھیارون کی بڑے زور کی آواز آئی۔ فوجدار سمجھے کہ یہ بھی کوئی نامی گرامی پل نامدار ہی۔ بدھو کو چپکے سے جگایا اور کہا یار معرکۂ عظیم سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔ بدھو نے کہا اسوقت معرکہ کیسا۔ یہ بولے ذرا آنکھین کھول کے دیکھو تو۔ اتنے مین فوجدار نے کہا یار ذرا ٹھہر جاؤ یہ شخص گانے والا ہی۔ بدھو بولے شاید کوئی عاشق ہی۔ فوجدار نے کہا ہم مین سے کوئی بھی ایسا ہی جو عاشق نہو۔ اتنے مین گانے کی آواز آئی دونون سننے لگے آواز بُری نہ تھی یہ غزل سنی۔

پھرے راہ سے وہ یہان آتے آتے ‏— اجل مر رہی تو کہان آتے آتے
مجھے یاد کرنے سے یہ مدعا تھا ‏— نکل جائے دم ہچکیان آتے آتے
نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہی کوئی ‏— بہت دیر کی مہربان آتے آتے
کلیجا مرے مُنھ کو آئیگا اِک دن ‏— یونہین لب پر آہ و فغان آتے آتے
ابھی سن ہی کیا ہی جو بیباکیان ہون ‏— انکھین آئینگی شوخیان آتے آتے
چلے آتے ہین دل مین ارمان لاکھون ‏— مکان بھر گیا میہمان آتے آتے
نتیجہ نہ نکلا تھکے سب پیامی ‏— وہان جاتے جاتے یہان آتے آتے
تمھارا ہی مشتاق دیدار ہوگا ‏— گیا جان سے اک جوان آتے آتے
یقین ہی کہ ہو جائے آخر کو سچی ‏— مرے مُنھ مین تیری زبان آتے آتے
سنانے کے قابل جو تھی بات اُنکو ‏— وہی رہ گئی درمیان آتے آتے
تری آنکھ پھرتے ہی کیسا پھرا ہی ‏— مری راہ پر آسمان آتے آتے
مرے آشیان کے تو تھے چار تنکے ‏— چمن اُڑ گیا آندھیان آتے آتے
کسی نے کچھ اُنکو اُبھارا تو ہوتا ‏— نہ آتے نہ آتے یہان آتے آتے

ایک آہ سرد بادل پر درد بھر کر اُس غزل کو جنگل کے بانکے نے ختم کیا اور بڑی حسرت بھری آواز سے کہا (اے مہ جبین نازنین فخر خوبان چین رشک حسینان عالم یہ بے مہریان تا بکے۔ کیسا بیداد تیرے ستم سے بڑھ گئی ہی۔)

درد بنکر دل مین آنا کوئی تم سے سیکھ جائے	جان عاشق ہو کے جانا کوئی تم سے سیکھ جائے
ہر سخن پر روٹھ جانا کوئی تم سے سیکھ جائے	روٹھ کر پھر مسکرانا کوئی تم سے سیکھ جائے
آتے جاتے یون تو دیکھے ہین ہزارون خوشخرام	دل مین آنا دل مین جانا کوئی تم سے سیکھ جائے

فوجدار بولے (سب جھوٹ ہی۔ یہ سب ہماری معشوقہ زہرہ تمثال جاد وجمال کی شان مین البتہ می زیبد۔ بھائی بدھو یہ دیوانہ کیا بک رہا ہی۔ سنو شاید ابھی کچھ اور بھی کہے) بدھو کی نیند مین خلل واقع ہوا۔ کہا ابھی یہ رات بھر بکے جائیگا۔

مگر **فوجدار** اور بدھو کی پیشین گوئی غلط نکلی۔ وہ آواز پھر نہ آئی اور تھوڑی دیر کے بعد جنگل کے بانکے نے کھڑے ہو کر بڑے ادب سے کہا آپ کون ہین اور کہان جاتے ہین۔ خوش نصیبون مین ہو یا بدنصیبون مین **فوجدار** بولے (بد نصیب) اسنے کہا اگر بدنصیب ہو تو مہربانی کر کے ذرا تکلیف کرو اور میرے پاس آؤ اور اپنے حال زار سے اطلاع دو) **فوجدار** اُنکی انسانیت سے خوش ہوے۔ اور پاس جاکے بیٹھے تو بانکے نے اُنکے ہاتھ مین ہاتھ دے کر کہا (اے یل نامدار آفرین باد برین ہمت کہ جنگل بیابان مین اہل دنیا کے فوائد کے لیے دن کو دن اور رات کو رات نہین سمجھتے کنج عزت اور تنہائی یار اور ساتھی ہین۔ شاباش)۔

فوجدار نے کہا آپ خوب سمجھے۔ میرے نزدیک آپ زیادہ تر عشق کے گھائل ہین کیونکہ ابھی ابھی آپ نے اپنی معشوقۂ فتانۂ عالم کی تعریف کی تھی۔

اِن دونون مین ذرا ہی سی دیر مین اسقدر تپاک بڑھا کہ دونون ایک مقام پر بیٹھے۔

بانکے۔ شاید آپ بھی عاشق ہین۔

فوجدار۔ میری بدنصیبی۔ شومی طالع نے مجھے کہین کا نہ رکھا مگر۔

در دلم عشق ز لیلےٰ کافی ست	خواہش وصل ز نا انصافی ست

بانکے۔ یہ صحیح ہی لیکن اگر معشوق کی جانب سے نفرت ہو تو عشق نہین حماقت ہی۔

فوجدار۔ ہماری معشوقہ نے ہمسے کبھی نفرت نہین کی۔

بدھو (بیچ مین بول اُٹھے) کبھی نہین وہ تو بالکل بکری ہین جیسے بودی مٹی کا کھلونا۔

بانکے۔ کیا یہ آپ کا مصاحب اور رفیق ہی۔

فوجدار۔ جی ہان۔

بانکے۔ ہمنے تمام عمر مین ایسا شوخ اور گستاخ مصاحب نہین دیکھا جو اس جرأت کے ساتھ آقا کے سامنے زبان کھول سکے۔ وہ سامنے ہمارا مصاحب بیٹھا ہی آج تک ہمارے سامنے زبان بھی نہین کھولی۔

بدھو۔ ہم تو برابر بولتے ہین اور۔ اچھا خیر اب نہ کھونگا۔ اب سنیے کہ بانکے کے مصاحب نے بدھو کا ہاتھ پکڑا اور کہا ایک یہان کیون لگائی ہی۔ چلو ہم تم ملکے کہین باتین کرین اور انکو اپنی اپنی سرگزشت اور عشق اور معرکون کا حال بیان کرنے دو۔ چھوٹا منھ بڑی بات۔ ہمارے آقا تو کل صبح تک بکتے ہی جائینگے۔ بدھو نے کہا بسروچشم۔ چلو مین اپنا حال بیان کرون۔ دیکھو تو کسقدر رنگی ہون۔

اسپر یہ دونون مصاحب ذرا دور چلے گئے اور انمین ایسی دلچسپ گفتگو ہوئی جیسی انکے آقاؤن مین جو متانت اور سنجیدگی سیے ہوے تھی۔

فصل ۔۱۳

اپنے آقاؤن سے ذرا دور ہٹکر جیسا کہ گزشتہ فصل مین بیان ہوا ہی دونون مصاحبون نے اپنی اپنی سرگزشت بیان کی اور ادھر آقاؤن نے اپنے اپنے عشق کا حال کہنا شروع کیا پہلے مصاحبون کی گفتگو سنیے۔ بدھو نفر سے انکے نئے دوست نے کہا (برادر ہم لوگ بڑی مصیبت مین بسر کرتے ہین اور لہو پسینا جب ایک ہو لیتا ہی تب کہین کھانا نصیب ہوتا ہی) بدھو نے کہا (بھائی بس کیا کہین۔ ہم لوگون کو خدا نے مصیبت ہی اُٹھانے کو پیدا کیا تھا۔ نہ کھانا نہ دانہ۔ دو دو دن بے آب و دانہ) وہ بولا (مگر پھر انعام بھی تو بھرپور ملتا ہی) بدھو نے کہا (بس یہی تاکہ جزیرے کے بادشاہ ہوگئے) وہ بولا (بھئی ہم سے بھی یہی وعدہ ہوا ہی مگر ہمکو تو پادریون سے فائدہ ہوگا) بدھو بولے (تو پھر تمھارے آقا اور ہمارے آقا کے پیشے مین ذرا فرق ہی ہمکو آپ سے بہتر انعام ملیگا) اسنے کہا (ایک فانی ہی دوسری جاودانی۔ فانی کو جاودانی سے بھلا کیا نسبت خدا کرے جلد کوئی انعام ملے اور ہم اپنے گھر چلے جائین۔ ایسا بھی کوئی مصاحب ہی جسکے پاس یابو نہین یا تازی کتے نہین یا مچھلی کے شکار کا سامان نہین ہی) بدھو بولے (ہمکو ان چیزون کی کوئی ضرورت نہین مگر میرا گدھا کیا برا ہی میرے آقا کے لقات گھوڑے کی دونی قیمت کا ہی گدھا ہی تو کیا ہوا۔ اور تازی کتون کی وہان یون ہی بڑی کثرت ہی۔ شکار کار بیکاران ست۔ پھر اگر دام صرف کرکے شکار کھیلا تو کیا۔ انکے دوست نے کہا بھائی صاحب ہم تو اسپنے آقا کی حماقتون اور مجنونانہ حرکتون سے

ایسے پریشان ہین کہ واللہ روز جی چاہتا ہے کہ گھر چلے آئین اور بچون کی تعلیم کی جانب متوجہ ہون میرے تین لڑکے ہین۔ لڑکے کیا لعل ہین) بدھو نے کہا ہمارے دو بچے ہین اور دونون اس قابل کہ خود دیکھا کے کسی بادشاہ کو نذر دے۔ اور لڑکی کو ہم کسی شہزادے کو بیاہ دینگے) اُسنے پوچھا آپ کی لڑکی کی عمر بھلا کیا ہوگی۔ انھون نے کہا کوئی پندرہ برس کی ہوگی اور نیزے کے برابر قد کی ہے اور تر و تازہ جیسے صبح کے پھول اور خاصی ہٹی کٹی گولا ڈنگ۔

دوست۔ بھئی شہزادہ کیا معنی۔ واللہ ایسے کے ساتھ تو فرشتہ تک عقد کرے ایسی شوخ اور مستانی ملے کہان۔ ایسی البیلی۔

بدھو (خفا ہو کر) مستانی نہین ہے۔ نہ اُسکی مان ایسی تھی۔ ذرا آپ تمیز کے ساتھ گفتگو کیجیے جیسے پڑھے لکھے آدمیون مین ہوتی ہے۔

دوست۔ بندہ نواز آج کل یہی شایستہ گفتگو ہے۔ یہ تو اب رواج ہے۔

بدھو۔ اگر عام رواج ہے تو ہماری بی بی کو بھی مستانی اور البیلی کہیے۔ خدا وہ دن دکھائے کہ اُسکی اور ہماری آرزو پوری ہو جائے اور ہمارے اچھے دن آئین اور جو لوگ ہمکو دیوانہ کہتے ہین وہ خود دیوانے متصور ہون۔

دوست۔ یار سچ تو یہ ہے کہ دیوانہ ہمارے آقا سے بڑھکے اور کوئی نہین ہے۔ بالکل نری سودائی۔ ایک بازاری عورت پر عاشق ہوے ہین۔

بدھو۔ بھئی اللہ جانتا ہے کہ ہمارے آقا بھی اسی فیشن کے ہین۔ سڑی۔

دوست۔ ہمارے آقا سڑی ہین مگر بہادر اور بڑے زود رنج اور بدنیت۔

بدھو۔ ہمارے آقا بدنیت نہین ہین۔ بلکہ ہمارے ہی سے سیدھے ہین۔ دوپہر کو ایک بچہ تک رات کہدے وہ مان لینگے۔ اس سادگی کے سبب سے مین اُنکی بعض حماقتون کا خیال نہین کرتا۔

دوست۔ یہ سب سچ مگر خفتہ را خفتہ کے کند بیدار ہم تو اُنکے ساتھ برسون سے ہین اور روز سیلے چڑے وسدے ہوتے ہین مگر وزشکست کھاتے یا سودائی پنے کی حرکتین کرتے ہی دیکھتے ہین۔ اب تو واللہ گھر کی طرف رخ کرو۔ ورنہ مطلب برآری معلوم۔ جزیرہ وزیرہ خاک نہ ملیگا۔

بدھو۔ یہ سامنے کیڑے مین کیا بندھا ہے۔

دوست۔ کھانا ہے۔ اسقدر مین اپنے ساتھ رکھتا ہون اور باقی گھوڑے پر پیچھے رہتا ہے۔

بدھو۔ اللہ اللہ اسقدر رکھا تا ساتھ رہتا ہی۔ آمین کیا کیا ہی۔

دوست۔ آمین ہرن کے کباب مسلم مرغ کے کباب۔ تیتر کا قورمہ۔ آلو کا سالن۔ خمیری روٹی چاول اچار۔ مگر ہمارے آقا پانی اور ہوا پر بسر کرتے ہین۔

بدھو لفرا ایسے فرسے مین آئے اور اسقدر غتائے کہ بغیر اسکے کہ کوئی اُنسے اصرار کرے کہ بسم اللہ کچھ کھائیے فوراً دسترخوان کھول کے بیٹھ گئے اور چاولون کے ساتھ تیتر کا قورمہ نوش جان کرکے ہرن کے کباب چکھے اور پانی پی کر دراز ہوے اور باتین کرنے لگے۔

دوست۔ ہم تو تر لقمہ روز کھاتے ہین۔ آقا چاہیے آب و نمک پر بسر کرین چاہیے ہوا کھائین بندۂ درگاہ تو ہوا نہ پھانکینگے۔ ہم دسترخوان فراخ ساتھ رکھتے ہین اور کھانے کا اسقدر شوق ہی کہ دسترخوان کو چوم لیا کرتے ہین۔

بدھو کو انھون نے تھوڑی سی شراب پلائی اور پیتے ہی نشہ تیز ہوگیا اور اول جلول بکنے لگے او شراب تو حرامزدی مردار ہی۔ یہ گالی نہین ہی سہالی ہی کیونکہ ع۔ ناز بران کن کہ خریدار تست + یہ تیرے ساتھ ہم مزاح کرتے ہین۔ کیون یار۔ یہ شراب تو بن مورو سکی ہی نا۔ دوست نے کہا بیشک یہ بولے سچ کہیے گا کیا پہچانتا ہون۔ سونگھے سے پہچان جاؤن واللہ کہ کون شی ہی۔ اگر پی لون تو کل اجزا بتادون۔ تو وجہ کیا۔ ہمارے قصبے مین بڑی قدر ہی اور کثرت۔ اگر اسکی تجارت کرون تو ہزار ہا کمائین۔

دوست تو اسی سے تو کہتے ہین کہ گھر واپس چلو۔

بدھو۔ اچھا دو ایک روز مین پھر ہم اور آپ باہم گفتگو کرینگے۔

الغرض ان دونون نے ملکر گپین اُڑاتے اُڑاتے اسقدر شراب پی اور اسقدر بکے کہ اب تھک کے سوگئے۔ اب فصل آیندہ مین **خدائی فوجدار** اور بانکے کی گفتگو کا حال درج ہوگا۔

فصل ۱۴

یک نشد دو شد۔ **خدائی فوجدار** کے ایک ساتھی بھی ملگئے۔ ان دونون مین بڑی شد و مد سے گفتگو ہوئی منجملہ اسکے تاریخ سے منکشف ہوا کہ بانکے نے اپنی معشوقہ کی تعریف کے پل باندھ دیے کہ ایسی خوشرو نہ آجتک پیدا ہوئی نہ پیدا ہوگی۔ اسنے مجھے اپنی سوتیلی مان کے ہان نوکر رکھا دیا تھا اور وہان مین نے لاکھون لڑائیان سرکین اور بڑا نام پیدا کیا اور فتح مین وعدہ کیا کہ ابکی تمکو مالامال کردونگی یعنی تم سے عقد کرلونگی مگر ہنوز روز اول ہی۔ ایک دن مجھ سے کہا کہ جا کے عفریتیہ کبرتینا نامے دیوزنی کو نیچا دکھا اور گرفتار کرلا۔ یہ دیوزنی پیتل کی بنی ہوئی ہی مگر بلا جنبش کیے ہوے

فولاد اور پتھر کی بنجاتی ہی- مین نے جاکے اُسکو دیکھا اور نیچا دکھا دیا اور ایسا جکڑ دیا کہ ایک ہفتے تک ہتی تک نہ ہلی- ایک دفعہ حکم دیا کہ بندا ناتھ پہاڑ کو جاکے تول کہ کتنا وزنی ہی ایکبار کہا کہ جاکے چاہ بابل مین سر کے بھل کودا اور سرہی سے کودتا ہو سکندر کی پرانی عملداری کی خبر لا- دوسرا سنتا تو ہوش اُڑجاتے- یہ سب مین نے کیا مگر وہان کچھ شنوائی ہی نہین ہوتی اب اُسنے مجھے حکم دیا ہی کہ مین اس ملک بھر مین سیاحی کرون اور جتنے یلان نامدار ہین اُن سب کو مجبور کرون کہ وہ اس بات کو تسلیم کرین کہ اُس سے بڑھ کے دنیا مین کوئی حسینہ نہین ہی اور یہ کہ مجھ سے زیادہ بہادر اور شہ زور کوئی ساری خدائی مین نہین- نصف حصہ ملک تو مین پھر آیا- اور کل یلان نامی اور پہلوانان ہفتخوان منازل بسالت کو زیر کر آیا اور سب سے بڑھ کر کام یہ کیا کہ سب سے بڑے کو مارا اور اپنی معشوق کی تعریف بزور تیغ اُسکی زبان سے سُنی-

اس گرما گرم فقرے پر فوجدار نے پوچھا اُسکا نام کیا ہی- اُسنے اُنکا نام لیا تو یہ جل مرے- کہا سنو صاحب آپ نے ساری خدائی سر کی ہو- باشد- مگر یہ آخر مین جسکا نام لیا ہی وہ ہارنے والا نہین ہی اس نے کہا ارے صاحب اُسی کو شکست دی درازقد ہین- دبلے پتلے ہین- راست قامت- بڑا اینٹھا آدمی ناک بازکی سی ہی- رشک حمار گھوڑے کا نام ہی- ایک گنوار ساتھ رہتا ہی بدھو نفر- گدھا اُسکی سواری مین ہی- فوجدار بولے تو اُنکی شکل صورت کا کوئی اور ہوگا- وہ میرے بڑے دوست ہین یک جان دو قالب- ہان بیتا آپ نے ٹھیک دیا مگر کسی نے آپ پر جادو کرکے اُنکی صورت لاکے سامنے کھڑی کردی ہوگی اور اگر اب بھی تمکو اصرار ہی تو لو- مین ہی وہ شخص ہون- ع- ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو + چاہے پیدل لڑ دیا سوار- بزور تیغ تمکو مجبور کرونگا- یہ کہکر اُٹھکے تلوار ہاتھ مین لی اور جواب کے انتظار مین تیوری چڑھائے رہے-

فریق ثانی نے اُنکی یہ کیفیت دیکھکر کہا سنیے حضرت جسنے ایک دفعہ کسی کو زیر کیا وہ دوسری دفعہ بھی زیر کردیگا مگر رات کو اندھیرے مین نبرد آزما ہونا چوٹٹون اور بدمعاشون کا کام ہی- دن کو ہمارے آپکے مقابلہ ہوتا کہ آفتاب گواہ رہے فوجدار نے یہ عہد منظور کرلیا-

اب اُنھون نے اپنے مصاحبون کو ڈھونڈھا اور خراٹے لیتے پایا- فوراً جگایا- کہا اُٹھو اور گھوڑے تڑکے سے قبل تیار رکھو- سویرے ہم دونون مین بڑی خونخوار جنگ ہوگی کہ چشم فلک نے کبھی ایسی لڑائی نہ دیکھی ہوگی- بدھو کے تو ہوش اُڑ گئے کہ اب فوجدار ڈھیر ہوے اور جزیرے کی سلطنت گئی گزری کیونکہ بانکے کا مصاحب اُنکی طاقت کا حال کہہ چکا تھا- جاکے دونون نے جانورون کو

دیکھا اور سب کو تلاش کر کے نکالا - ذیل کا مکالمہ سننے کے قابل ہی -

دوست - ایک بات اور یاد رکھو - ہمارے ہان یہ رسم ہی کہ جب مالک لڑتے ہین تو اُنکے مصاحبون کو بھی اُسی وقت لڑنا پڑتا ہی تو تم بھی تیار رہو - کل صبح کو ہم تم بھی جبٹ جائین اور ہم تمھارا اور تم ہمارا پیٹ چاک کر ڈالو -

بدھو - یہ رسم آپکے ہان ہوگی - آپ دیوارون سے صبح کو سر ٹکرا ئیے گا - ہمارے ہان یہ رسم نہین ہی اور نہ بھلے مانسون مین یہ جائز ہی - بندہ درگزرا - چاہے وہ کسی اور نوابا مصاحب مقرر کر لین تو صاحب جز بیسے کی بادشاہی تو گئی ایسی تیسی مین - اور اُلٹا پیٹ چاک کرائین - اگر تھوڑا سا جرمانہ ہو جائے تو بلا سے - ہم لڑنے بھڑنے والے آدمی نہین ہین - وحشی آدمی سے نفرت - اور ہم لڑینگے کیا اپنا سر - تلواریان کہان - اور ہو بھی تو تلوار سے لڑنا کون جانتا ہی - اگر لڑا بھی تو اتنا روپیہ کہان سے آئیگا کہ زخمون کا علاج کرون کیونکہ جنگ مین سر ضرور کٹیگا اور کٹے یا نہ کٹے مجھے تو اسی وقت سے سر کی خیر نہین نظر آتی - کیا بُرے پھنسے -

دوست - اچھا ایک کام کرو - رومالون سے لڑو -

بدھو - منظور - ایک ہم لین ایک تم لو - رومالون کی لڑائی ہو بس -

دوست - اور اگر ہمارے آقا نہ منظور کرین تو رومالون مین ایک ایک پتھر باندھ لو -

بدھو - نا صاحب ہمین نہین منظور ہی - ہڈی پسلی توڑنا منظور نہین ہی - اگر بانس کی کھپاچ بھی ہو تو بندہ نہ لڑیگا - ہمارے آقا لڑ بھڑ کے چاہے کٹ مرین مرنے دو - دوسری دنیا مین وہ اپنی اپنی بھگتی کا حال سُن لینگے ہم کیون اُنکی طرح سودائی ہو جائین - کھاؤ پیو چین کرو - مرگ مفاجات مرنے سے کیا فائدہ

دوست - اچھا زیادہ نہین تو آدھ ہی گھنٹا سہی -

بدھو - آدھا گھنٹا تو بہت ہوتا ہی - مین ایک منٹ نہ لڑونگا - خصوصًا ایسے شخص کے ساتھ جسکا مین نے نمک کھایا ہی - یہ نگوڑا مجھ سے نہ ہوگی کہ کھا پی کے میزبان سے لڑنے پر تیار ہون - اور بے اشتعال طبع کے کوئی لڑ کیونکر سکتا ہی -

دوست - اسکا تو سہل علاج ہی - مین دو تین گھونسے زور زور سے لگاؤنگا اشتعال طبع کے لیے کافی ہی -

بدھو - کہین الٹی آنتین گلے نہ پڑ جائین - ایسا نہو کہ اون چھینے جاؤ اور خود چھلے بھنے کیسے نکلے آؤ - چار ابرو کا صفایا - خدا وحشی آدمی کو دوست نہین رکھتا - صلح کل کو عزیز رکھتا ہی - تم اشتعال طبع کے

اسکے روبرو ذمہ دار ہو۔

دوست۔ بہتر ہی۔ صبح کو قلعی کھل جائیگی۔

اس وقت ہزار ہا قسم کے مرغان خوش الحان نے زمزمہ پردازی اور چہچہانا شروع کردیا نسیم سحری اور صبح دلکش کے استقبال کے لیے مبارکباد گانا شروع کیا۔

وہ صبح اور وہ چھاؤن ستارون کی اور وہ نور		دیکھے تو غش کرے ارنی گوے اوج طور	

نور شمس جو چھن چھن کے آتا تھا تو سپیدۂ صبح کھلکھلاتا تھا اور طیور ذی شعور کو وجد مین لاتا تھا۔ قطرہاے شبنم آبدار موتیون کی طرح درختون پر جھلکتے تھے اور سبزہ بھی قطرات شبنم کی بارش کے فیض سے گویا اسطرح نکھرا تھا جیسے دُلھن نہا کے نکھرتی ہی۔ دوسرے عطر و عنبر کی رشک دینے والی خوشبو پھولون سے آتی اور مشام جان کو قوت پہونچاتی تھی۔ فوارے گویا ہنس رہے تھے دریا کی روانی اور جنگل کے درختون کا وفور طرب سے تالیان بجانا عجب لطف مزید دکھاتا تھا۔ نہالان چمن مختلف رنگ کے لباس سے ناظرین کو لبھاتے تھے صبح کا تو یہ سُہانا سمان تھا مگر بدھوا ادھر رہی تاک مین تھے یہ کب چوکنے والے تھے اپنے غنیم کو صبح کے وقت دیکھا تو عجیب الخلقت آدمی پایا بڑا بدقطع ہی۔

دانت اُسکے تھے گورکن قضا کے		دو تھے رہِ عدم کے ناکے	

دیکھتے ہی کانپ اُٹھا کہ اچھے گھر بیعانہ نہین دیا۔

فوجدار نے بھی اپنے مخالف پر نظر ڈالی اور کل امور پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ بڑی فوق البھڑک وردی پہنے ہوے ہی۔ اور بڑا بانکا سپاہی معلوم ہوتا ہی اور ہاتھ پانون بہت اچھے اور خوبصورت۔ خود پر انواع واقسام کے پر پھریرے کی طرح اُڑ رہے ہین نیزہ بھی شیطان کا ماہی مراتب معلوم ہوتا ہی مگر یہ بدھو کی طرح خائف نہین ہوے۔ للکار کے کہا اے اب اُٹھو اور قبل اسکے کہ ہم تم جنگ آزما ہون بتاؤ اب تمھاری کیا راے ہی کیا مجھی کو تمنے شکست دی تھی دیکھکر اُسنے جواب دیا کہ جسطرح انڈے آپس مین ملتے جلتے دکھائی دیتے ہین اُسی طرح تم اُسکے ہمشکل نظر آتے ہو مگر تم کہتے ہو کہ ساحر تمکو دق کر رہے ہین تو ممکن ہی کہ تم کوئی اور ہو۔ اچھا غور کر کے دیکھو اور بتاؤ کہ کیا مین وہی ہون جسکو تمنے شکست دی تھی اور میدان مین آؤ دونون سوار ہو کر میدان مین آئے اور ادھر بانکے کا مصاحب بھی نکلا۔ بدھو بھاگ کے آقا کے پاس آئے کہا خدا کے لیے ذرا اپنے گھوڑے کی پیٹھ سے مجھے اس درخت پر چڑھا دو۔ اس بدقطع مصاحب کی صورت سے ڈر معلوم ہوتا ہی اس سے خود بدولت نے بھی اتفاق کر لیا اور کہا آؤ ہم درخت پر چڑھا دین۔ اور مدد دے کر درخت پر سوار کرا دیا اب ان دونون مین چھڑ گئی اتفاق سے بانکے کا

گھوڑا اڑ گیا اور **فوجدار** موقع وقت غنیمت سمجھکر بڑھے اور اس زور سے ہاتھ دیا کہ غنیم پشت توسن پر جم نہ سکا اور گرا تو بیہوش۔ وہ مارا سمجھے کہ دم نکل گیا۔ خوش خوش بدھو درخت سے اُترے مالک کے پاس آئے اور **فوجدار** نے گھوڑے سے اُتر کر دیکھا کہ زندہ ہی یا مر گیا۔ اگر زندہ ہی تو پانی پلائین قریب جاکے دیکھا تو کہا ارے بدھو یہ تو وہ ہمارا یار طالب علم ہی جو شہر کے باہر تک ہمارے ساتھ ساتھ آیا تھا۔ بدھو نے آکے دیکھا تو کہا حضور ضرور یہ کسی جادوگر کا کام ہی اب آپ اسکو مار ہی ڈالیے طالب علم تو یہ ہی نہین۔ ضرور کوئی ساحر ہی تو جتنے جادوگر مرین اُتنا ہی اچھا۔ یہ تلوار اُٹھانے ہی کو تھے کہ بانکے کے مصاحب نے کہا خدا کے لیے ہاتھ نہ اُٹھانا یہ تمھارا یار ہی۔ بدھو نے جو اسکی طرف دیکھا تو اسکی ناک ندارد۔ وہ بھیانک صورت ہی نہین۔ معلوم ہوا کہ چہرہ لگاکے آیا تھا۔ بدھو نے غور کرکے دیکھا تو کہا ارے! یہ تو میرا پڑوسی موہن ہی۔ اسنے مسکراکر کہا ہان یار بدھو مین موہن ہون خدا کے لیے طالب علم کو بچاؤ ہم سے بڑی خطا ہوئی اور لوگون کے بہکانے مین آگیا یہ ہمارا تمھارا ہمطن ہی

اس عرصہ مین بانکے صاحب کو ہوش آیا اور **فوجدار** نے ننگی تلوار گلے کے پاس رکھکر کہا اگر تم میری سی نہ کہوگے تو دم کے دم مین دم نہوگا۔ اسنے کہا مین تسلیم کرتا ہون کہ آپ کی معشوقہ زرین کمر کی پھٹی جوتی کی چٹپٹ کے مقابل مین میرے معشوق کی زلف عنبرین بھی گرد ہی اور آپ سب سے بڑے یل نامور ہین جنکا ثانی روے زمین پر نہین ہی۔ **فوجدار** نے کہا وعدہ کرو کہ جاکے ہماری معشوقہ سے ملوگے اُسنے یہ بھی وعدہ کرلیا مرتا کیا نہ کرتا۔ اور التجا کی کہ اب مجھے اجازت دیجیے تو ذرا زمین سے اُٹھون گویا اُٹھنا محال ہی۔ **فوجدار** نے اسکو مدد دی اور اُس شکست کھائے ہوے مصاحب نے بھی ہاتھ بٹایا مگر بدھو اسکی جانب گھورا ہی کیئے اور صدہا سوال کیے کہ یہ موہن ہی ہی یا کوئی اور ہی۔ جادو کے اثر کا ایسا اسکے دل پر خوف طاری تھا کہ ابتک پورا پورا یقین نہ تھا سمجھتا تھا کہ آنکھین دھوکا دے رہی ہین۔

الغرض آقا اور ملازم دونون اسی دھوکے مین رہے اور بانکے صاحب یعنی وہی طالب علم اور انکا مصنوعی مصاحب دونون کہ چھپے ہوے تھے اور بہت ہی پریشان حال تھے **فوجدار** اور بدھو نفر سے رخصت ہوے کہ کہین آرام کی جگہ جاکے مرہم پٹی کرین کہ زخم بہت ہی دق کر رہے تھے **فوجدار** اور بدھو نفر نے اپنا ڈھرا لیا اب تاریخ مین انکو چھوڑ کر جنگل کے بانکے یعنی طالب علم اور اُنکے بڑے ناک والے مصاحب کا حال قلمبند ہوتا ہی کہ یہ لوگ کون تھے۔

فصل - ۱۵

خدائی فوجدار کا جام آرزو بادۂ مسرت سے لبریز تھا کہ ہنگامۂ ستیز مین سرخرو رہے اور بڑے

موذی کو مارا اور زیر کیا استے بڑے نامی یل معروف وجری کو شکست دی - اور یہان تک کامیاب ہوے کہ اُس سے قول لے لیا ہو کہ معشوقہ کو جاکے سب امور ضروری سے مطلع کرنا اور یہان آسکے جواب کو جانا ورنہ بُری ٹھہرے گی - حالانکہ من چہ می سرایم وطنبو ۂ من چہ می سراید کا معاملہ تھا - وہ تو ہیچا پرہ ایسا پھیر مین تھا کہ جاکے مرہم پٹی کی فکر کرے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہو - اسکے بعد تاریخ مظہر ہو - کہ جب طالب علم نے فوجدار کو مجبور کیا کہ اگر معرکہ آرائی اور نبرد آزمائی کے لیے جانا ہو تو جلد جاؤ دیر نہ لگاؤ تو یہ بات کوئی بدی کی راہ سے نہین کہی تھی بلکہ خلیفہ اور پادری صاحب کی صلاح سے یہ کارروائی کی گئی تھی کیونکہ یہ تو یقین ہی ہو گیا تھا کہ فوجدار کا روکنا محال ہو اب وہ کسی کی مان کے نہین ہین - بہتر یہ ہو کہ یہ پھر جنون کے گھوڑون پر سوار ہو کر روانہ ہون اور ادھر طالب علم ایک آدمی کو لیکر انسے اثنائے راہ مین بھڑے اور شرط یہ ہو جاے کہ جو مفتوح ہوگا وہ فاتح کے حکم موجب چلیگا اور یہ بھی یقین تھا کہ فوجدار جھوٹ نہ بولینگے اور لوگون کو اچھا موقع ملیگا کہ انکے مرض جنون کا جم کے علاج کرین -

طالب علم اور موہن جو بدھو نفر کا دوست اور پڑوسی اور سادہ مزاج آدمی تھا دونون مدد کو چلے - طالب علم تو خوب مسلح ہو لیا اور اوپر بنا ہوا اور موہن نے ٹکے والا چہرہ لگا لیا جس سے صورت از بس مہیب ہو گئی تاکہ بدھو نفر اور فوجدار کوئی اِن دونون کو نہ پہچان سکے کہ کون ہین - دونون اسی راستے سے چلے اور جب گاڑی والون اور موت اور شہنشاہ سے مار پیٹ ہونے کو تھی تو یہ بھی قریب ہی تھے -

موہن نے کہا اگر مین بیچ بچاؤ نہ کرون تو بدھو کی صلاح سے تمھارا تو کام ہی تمام ہو گیا تھا - کسی کام کا شروع کرنا اور کر گذرنا تو آسان ہو مگر انجام کو پہونچانا ذرا ٹیڑھی کھیر ہو - تم بدھو نفر کو تو ہنستے تھے کہ بڑی سودائی ہو اور خود یہ کیا ہو گیا کہ اب ہلدی لگانے کی ضرورت ہوئی - اب فرمایئے سب سے بڑا سودائی کون ہو سرکار یا خدائی فوجدار اُسکا تو دماغ صحیح نہین ہو تم کیون جنون خریدتے ہو - طالب علم نے کہا فرق اِن دونون دیوانون مین یہ ہو کہ جو اصلی دیوانہ ہو وہ تو ہمیشہ اس مرض مین مبتلا رہیگا اور جو دیوانگی خریدتا ہو وہ ایک دفعہ کے بعد پھر یہ سودا نہ خریدیگا -

موہن نے کہا تو اس حالت مین جب مین نے حضور کی مصاحبت کی کوشش کی تو مین واقعی سودائی تھا اب وہ سودا سر سے دور ہوا - اب میری خواہش ہو کہ چپ چاپ گھر پہونچ جاؤن اور بس - طالب علم نے کہا ہان بھئی تم اپنے گھر جاؤ مگر مین جب تک فوجدار کو اچھی طرح ٹھیک ٹھیک بنا لونگا تب تک گھر نہ جاؤنگا اب یہ خواہش نہین ہو کہ اسکے مرض دیوانگی کا علاج کرون بلکہ اب انتقام کی خواہش ہو کہ اُسے بہت

بدلہ لون در یا اسقدر ہی کہ اب فرشتہ بنکے ایسے خیالات کا جاگزین ہونا محال ہی کہ - ع - در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست +

دونون گفتگو کرتے ہوے ایک گانون کے قریب آئے اور وہان ایک جراح ملا جسنے انکی مرہم پٹی کی موہن انکو چھوڑ کے چل دیے - اور طالب علم وہان رہ گئے اور انتقام کے ذریعے ڈھونڈھا کیے تاریخ سے اسکا حال پیچھے معلوم ہوگا بالفعل تو فوجدار ہشاش بشاش ہین -

فصل - ۱۶

خدائی فوجدار اس کامیابی اور فتح نمایان سے اسقدر محظوظ ہوے کہ گزشتہ باتین سب بھول گئے اور مغرور ہوگئے کہ ہم سے بڑھ کے دنیا مین کوئی بہادر یل نامدار نہین ہمچو من دیگرے نیست جہان جہان پٹے تھے جہان جہان جو تیان کھائی تھین پتھر پڑے تھے - دانت ٹوٹے تھے وہ سب بھول گئے اور ساحرون کے سحر اور عیارون اور عیارنیون کی عیاری سے بھی بے خبر تھے مورخ کہتا ہی کہ اس فتح نمایان نے فوجدار صاحب کو اور بھی سرکش کر دیا اور جنون کا جوش بدرجہا بڑھ گیا - انکو اگر کوئی خیال تھا تو یہ تھا کہ کسی ترکیب سے انکی معشوقہ ماہ طلعت سحر کے پھندے سے بچین - اتنے مین بدھو نفر نے اپنے کہا حضور واللہ ابتک مجھے اپنے پڑوسی موہن کی ناک جو شیطان کی آنت سے بھی بڑی تھی بخوبی یاد ہی - خدا کی مار ناک ہی کہ بکیس کا لگا - وہ بولے ارے ظالم تو اب تک اسی دھوکے مین ہی کہ وہ طالب علم تھا اور اسکا مصاحب تیرا یار موہن - اسنے کہا آنکھ ناک کان منہ چہرہ بات چیت سب وہی - آواز وہی میرے بال بچون کا پتا تک دیا میرا پڑوسی ہی - فوجدار نے کہا اچھا آؤ اسپر بحث ہے تمھارے بحث ہو - یہ بتاؤ کہ طالب علم مذکور کو تلوار اور نیزے اور بندوق سے کون سی بحث ہی - اُسکو بھی جانے دو - مجھ سے اُس سے کونسا ایسا جھگڑا ہی کہ وہ خواہ مخواہ میرا دشمن ہو جاتا اور پھر اسکو کیا پڑی تھی کہ وہ گھر بار چھوڑ کے یہان مجھ سے لڑنے آتا - بھلا کوئی بات بھی ہی - بات یہ ہی کہ چونکہ مجھ سے اور طالب علم سے ایک قسم کا لطف مزید اور ربط پاک ہی اس سبب سے سب میرے اور اُسکے دشمن ہوگئے - مگر - ع - دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست + بازوے توانا اور قوت سردست سے اگر اس نابکار کا سر نہ توڑا ہو جسنے مجھکو اور میرے دوست طالب علم کو لڑوانے کی کوشش کی تھی تو نام نہین - ارے بیٹا یہ ساحر بد ذات انسان کو سور اور گدھا اور بیل بنا دیتے مین - یہ بڑے ظالم ہوتے ہین - انکے کاٹے کا منتر ہی نہین - افسوس کہ مین اپنی پیاری مطبوعہ مطلوبہ کو گنوارون کی شکل مین دیکھون - سر پیٹنے کا موقع ہی -

بدھو دل ہی دل مین ہنستے تھے کہ اسکو ایسا اُلّو بنایا ہی کہ کبھی کبھی تو یاد کریگا - بات تیرے گیدی کی

نامعقول! مین نے بھی ایسا بنایا کہ عمر بھر نہ بھولیگا۔ انکی معشوقہ کو کسی ساحر نے گنوارن بنادیا۔ ہونہ! اگر کوئی پوچھے وہ معشوقہ کون ہے۔ اور وہ ساحر کون ہے۔ وہ ساحر ہم ہین اور وہ معشوقہ خدا جانے کون مخنی ہے۔ مگر میان بدھو دل ہی دل مین باتین کرتے تھے کہ مبادا یہ سُنلے اور راز افشا ہو جاے۔

استے مین ایک آدمی کمسی گھوڑی پر سوار اِنکے قریب آیا۔ سبز کوٹ در بر جسمین اودی مخمل کی چوڑی چوڑی گوٹ تھی اور گھوڑی کا سب سامان ارغوانی اور کاہی تھا۔ تیغ صفہانی کمر سے لگی ہوئی۔ بڑا وضعدار بانکا آدمی۔ جب قریب آیا تو بہت بانکپن اور بھلمنسی کے ساتھ سلام کیا اور جانے لگا کہ استے مین **فوجدار** نے روکا اور کہا اگر آپ کو کوئی عجلت نہو اور اسی سڑک سڑک چلنا ہو تو ساتھ ہی ساتھ چلیے اُسنے گھوڑی کو روک کر کہا مین تو چاہتا تھا مگر مین ڈرا کہ شاید گھوڑی کو دیکھکر آپ کا گھوڑا بھڑکے۔ استے مین بدھو بولے اجی جناب یہ اصیل گھوڑے ہین۔ اگر گھوڑی بھی اشارہ کرے تو یہ اپنی وضعداری نہ چھوڑین۔ شایستہ گھوڑے ہین صرف ایک دفعہ تو البتہ ذرا شیطان نے اِنکو اُنگلی دکھائی تھی اور ہم اور ہمارے آقا کی شامت آئی تھی۔ پھر تب سے کان تک نہین ہلاتا۔ گھوڑی کی جانب تو آنکھ اُٹھا کر بھی نہین دیکھتا۔

گھوڑی کو روک کر اُسنے **فوجدار** اور **فوجدار** نے اُسکی جانب غور سے دیکھا اور وہ **فوجدار** کی انوکھی وضع دیکھکر حیران ہوا کہ این کیست۔ عمر کوئی پچاس کے پیٹے ہین۔ بال کھچڑی شکل صورت سے رئیس معلوم ہوتا تھا اِنکو اور اِنکے نقات گھوڑے دونون کو عجیب الخلقت پایا۔ **فوجدار** سمجھ گئے کہ آمین غور سے از سر تا پا دیکھ رہا ہے قبل اسکے کہ وہ کچھ کہے آپ خود ہی بول اُٹھے مین خوب جانتا ہون کہ آپ میری اِس انوکھی وضع سے بہت متحیر ہوے ہونگے اور یہ کوئی تعجب کی بات بھی نہین۔ وہ قطع ہی اللہ کی عنایت سے ایسی ہے مین اِس صدی مین وہ کار نمایان کر رہا ہون جو قطریس مقطوقی اور براد ق آملی اور یاژ ندیق سندہ ملغونی سے مدت ہوئی کیے تھے۔ ظلم کی بیخ کنی ہمارا خاص کام ہے دیوون اور شاہنشاہان عظام سے نبرد آزما ہونا کار من **فوجدار** ست۔ یون اپنے منہ میان مٹھو بننا تو فضول ہے مگر جواب نہین رکھتا۔ میری اور میرے گھوڑے اور مصاحب کی قطع اور وضع پر حیرت نہ کیجیے کیونکہ اب آپ کو میرے پیشے کا اور میرا حال بخوبی معلوم ہو گیا ہے جب **فوجدار** نے زبان بندکی تو دیر کے بعد اُسنے جواب دیا۔ دیکھیے جناب۔ واقعی آپ کی قطع اور وضع دیکھکے مجھے سخت حیرت ہوئی تھی اور اب اور بھی زیادہ حیرت ہوئی کہ اس زمانے مین بھی پرانی جہالت ابتک باقی ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ اُن پرانے فیشن کے بانکون کا اب اس دنیا مین کون کام ہے۔ نہ کسی کے نوکر نہ چاکر۔ خواہ مخواہ پرائے پھٹے مین پانوَن ڈالنے کو مستعد۔ یہ جتنی باتین کتابون مین لکھی ہین سب مہمل۔ غلط محض۔ بیوون اور یتیمون کی مدد کر رہے ہین۔ ظالم کے ظلم سے مظلوم کو بچاتے ہین۔ **فوجدار** بولے ابھی آپنے

دنیا ہی نہین دیکھی ہی- اے بندہ نواز ہماری سوانح عمری لوگون نے جیتے ہی جی ہاتھون ہاتھ چھاپ بی اور اُسمین اِن جنگون اور محاربون اور لڑائیون کا ذکر ہی جو ہمسے اور دیوون اور جنون سے ہوئی تھین اُس شخص نے کہا اگر تمہاری سوانح عمری واقعی کسی سودائی نے لکھی ہی تو واللہ اسکے مقابل مین اور سب مہمل اور ادل جلول کتابین گرد ہوگئی ہونگی فوجدار نے کہا اچھا آپ ذرا بندے کے ساتھ رہیے ابھی ابھی معلوم ہوجائیگا کہ ان کتابون مین غلط بیان ہی یا صحیح-

اس گفتگو سے اسکو معلوم ہوگیا کہ یہ شخص پاگل ہی کچھ کہنے ہی کو تھا کہ فوجدار نے پوچھا جناب کا کہان سے آنا ہوا اور ہمسے مبارک کیا ہی اسنے کہا مین ایک چھوٹا سا رئیس ہون اور ایک موضع مین میرا مکان ہی جہان ہم اور آپ انشاء اللہ آج ساتھ ہی کھانا کھائینگے- میرا نام عبد اللہ ہی کچھ علاقہ ہی- بی بی بال بچون مین زندگی بسر کرتا ہون شکار کا بہت شوق ہی کتب بینی کا بھی ذوق ہی اکثر اپنے احباب اور ہمسایون کی دعوت کرتا ہون نہ کسی کے بھلے مین- نہ کسی کے برے مین- کسی کے کام سے غرض نہین- راہ پر رد کا ہے بجور غربا کی مدد بھی حتی الامکان کرتا ہون- بغض وحسد عداوت سے طبیعت کو نفور ہی مرنجان مرنج مزاج پایا ہی مذہبی کتابون کا مطالعہ زیادہ رہتا ہی اور پرستش کو سعادت سمجھتا ہون اور خدا کے رحم اور فضل وکرم پر بھروسا ہی بدھو یہ سب ذکر بڑی توجہ سے سن رہے تھے اور اسکو ایک راستباز اور ایماندار خداترس اور رسیدہ آدمی سمجھکر آپ گدھے سے اُترے اور جھپٹ اُسکا قدم لیا اور صدق دل سے بوسے لیے اُسنے حیرت مین آکر پوچھا بھئی یہ میرے قدم کیون چومتے ہو- اسکے کیا معنی- بدھو نے کہا بس مجھے قدم چومنے دیجیے- اور یہ کہکر پھر گدھے پر سوار ہوے خدائی فوجدار یہ حرکت دیکھکر بعد مدت ذرا مسکرائے اور رئیس کو اور بھی زیادہ استعجاب ہوا-

فوجدار صاحب اِنکی گرستی کا حال پوچھنے لگے کہیے آپ کے کتنے لڑکے ہین علماے اجل کا قول ہی کہ جسقدر خوشی انسان کو دوستون اور بچون سے ہوتی ہی کسی سے نہین ہوتی- اِسنے کہا میرے ایک لڑکا ہی اٹھارہ برس کا- اگر یہ لڑکا نہوتا تو مین اور بھی زیادہ خوش ہوتا- اِس وجہ سے نہین کہ وہ بد ہی بلکہ اسوجہ سے کہ جیسا ہونا چاہیے ویسا نہین ہی- مین چاہتا ہون کہ مذہبی کتابون کو پڑھے یا سائنس- مگر وہ شعر شاعری کا شائق ہی- دیوان حافظ اور رباعیات عمر خیام اور شاہنامۂ فردوسی طوسی بہت پڑھتا ہی- اس بحث کی بہت فکر رہتی ہی کہ ناسخ اچھے تھے یا آتش-

فوجدار نے کہا بندہ نواز آپ کو یہ بھی معلوم ہی کہ لڑکے جواہرات سے بھی زیادہ بیش بہا ہوتے ہین اچھے ہون یا بُرے- والدین پر فرض ہی کہ بچون کو اعلیٰ درجے کی تعلیم دین اور نیکی کا ڈھرا سکھائین

شعر و سخن بندہ نواز مثل ایک عورت نوخیز زن جمیلہ کے ہو جسکی شادی نہوئی ہو جس کسی کے ساتھ اسکی
شادی ہو اسکو لازم ہو اُسکی دلشکنی نہ کرے اور خاطر کرے اور گنواروں اور احمقون کی صحبت سے
بچاے۔ اگر اس عروس زیبا شمائل کو انسان اچھی طرح سنوارے تو دنیا مین نام ہو جاے۔ باقی رہا
یہ امر کہ ناسخ اچھے تھے یا آتش۔ اسکا جواب یہ ہو کہ اپنے اپنے رنگ مین دونون اچھے تھے۔ اصل
یون ہو کہ شاعری سیکھنے سے انسان نہین ہوتا ملکہ شاعر کے ساتھ شاعری پیدا ہوتی ہو یہ خلقی جوہر ہو آپ
اپنے لڑکے کو علم نجوم بھی سکھلائیے۔ اور فرسٹ کلاس جنٹلمین بنائیے۔ شعر شاعری بھی عمدہ شی ہو اور بادشاہ
اور شہزادے تک شاعر کی قدر کرتے ہین۔

رئیس کو انکی تقریر سے اپنی راے بدلنی پڑی اب انکو یقین ہوا کہ یہ دیوانہ نہین ہو اتنے مین فوجدار
صاحب کی نظر ایک گاڑی پر پڑی جس پر شاہی جھنڈون کے پھریرے اُڑ رہے تھے۔ انھون نے بدھو کو
آواز دی کہ ارے یار۔ ذرا ادھر آؤ اور ہمارا خود ہمکو دو۔ بدھو ایک گھوسی سے تازہ دودھ لے رہے
تھے سنتے ہی دوڑ پڑے۔ گدھے کو ایڑ لگائی تو آقا کے قریب آئے اور ایک ایسا عجیب و غریب معاملہ
ہوا کہ ہمیشہ یادگار رہیگا۔

فصل ۱۷

پیارے ناظرین۔ مورخ۔ مظہر ہو کہ جب خدائی فوجدار نے بدھو کو آواز دی کہ خود پہلوانی جلد لاؤ
تو وہ گھوسی سے اسوقت تازہ دودھ لے رہے تھے فوراً دوڑ پڑے۔ کہا حضور۔ ارشاد۔ فوجدار نے
کہا۔ بھئی بڑے موذی سے ابکی سابقہ ہو وہ آگیا۔ بڑا معرکہ ہونے والا ہو۔ رئیس نے اِدھراُدھر دیکھا تو
حیرت ہوئی کہ یہ بک کیا رہا ہو۔ صرف ایک سرکاری گاڑی آرہی ہو پھریرون سے یہ سمجھا کہ سرکاری روپیہ
اسمین ہوگا۔ فوجدار سے کہا مگر انکو ایسی باتون کا کب یقین آتا تھا۔ فوجدار نے انسے کہا۔ ؎۔ علاج
واقعہ قبل از وقوع باید کرد + جنگ کے پہلے ہی سے انسان کو مستعد ہو رہنا چاہیے مبادا ہاتھی چھوٹے گھوڑا
چھوٹے اور میرے دشمن دو قسم کے ہین ایک ظاہری اور ایک باطنی۔ واللہ اعلم کس رخ سے حملہ آور ہون
پھر بدھو سے خود کے طالب ہوے اب سُنیئے کہ جلدی مین بدھو نے دودھ کا پیالہ خود مین رکھ لیا اور اب
مارے بوکھلاہٹ کے خود مع دودھ اسی طرح دے دیا اور دودھ چہرے اور جسم اور کپڑون پر گرا۔
جھلا کر کہا ارے بدھو ذرا دیکھ تو یہ سفید خون کہان سے آیا۔ سر سے پانؤن تک خون ہی خون ہو گیا
اور سب سفید۔ ذرا رومال تو لاؤ۔ خود اُتارا تو پیالہ بھی گرا مگر خود بدولت ایسے چوندھیاے ہوے
تھے کہ ذرا خبر نہوئی۔ بدھو دل مین ہنس رہا تھا کہ اچھے اُوبشے مگر خوف بھی تھا کہ مبادا فوجدار کو

حال معلوم ہو جاے اب سنیے کہ گاڑی قریب آئی اسپر گاڑیبان اپنے قاطر پر سوار تھا اور ایک آدمی اسکے پاس بیٹھا تھا۔ **فوجدار** سامنے کھڑے ہو گئے۔ کہا یہ کسکی گاڑی ہی اور تم لوگ کون ہو اور کہان جاتے ہو گاڑیبان نے کہا گاڑی میری ہی۔ اسمین جنرل بیرجنگ کے دو شیر ہین جو انھون نے بادشاہ کی نذر کے لیے بھیجے ہین آپ سڑک سے ہٹجائیے یہ دونون اسوقت بھوکے ہین۔ **فوجدار** مسکراے کہا وہ سیر تو ہم سوا سیر۔ شیرون کی بھی کوئی حقیقت ہی بڑے ہون خواہ چھوٹے بنگال کے ہون یا افریقہ کے۔ اچھا اب سنو ہم **خدائی فوجدار** ہین جانورون تک پر ظلم روا نہین رکھتے۔ لے اب بس انکو کھول دو۔ اگر یہ اپنی مرضی سے اسمین جاتے ہون تو لیجاؤ ورنہ ابھی کھولدو اور نہ کھولوگے تو یہ نیزہ پار ہوگا۔ وہ سمجھ گیا کہ کوئی سڑی ہی کہا حضور اپنی مرضی سے یہ جاتے ہین آپ نے مسکرا کر کہا یہ بھونڈے چلے کسی اور کو جاکے دینا۔ اگر اپنی مرضی سے جاتے ہین تو کٹہرا کھولدو۔ بند کیون کیا ہی۔ اتنے مین بدھو نے رئیس سے کہا سرکار ذرا انکو سنبھالیے اگر شیر کھولدیئے گئے تو ہم سب کو مار ڈالینگے۔ رئیس نے کہا کیا یہ واقعی سڑی ہین۔ ارے یہ شیرون سے جلکے اٹھینگے۔ لاحول ولا قوۃ!!! اچھا مین سمجھاتا ہون **فوجدار** صاحب سے کہا حضرت خدا کے لیے انکو نہ چھیڑیئے گا۔ وہ خفا ہو کر بولے خاموش۔ ع۔ ہر کسے را بہر کارے ساختند + آپ دخل نہ دین۔ او گاڑی والے کھولدے ورنہ جہنم واصل کرونگا۔ یہ کہکر تلوار لیکر چلے گاڑی والے نے کہا خدا کے لیے مجھے قاطر لیکر بھاگ جانے دو۔ فوراً قاطر گاڑی سے کھولے اور دور لیگیا۔ شیر پالنے والے نے جو ساتھ تھا باواز بلند کہا ارے صاحبو۔ یہ اندھیر کیا ہی۔ آپ لوگ کیون اپنی جان کے گاہک ہوے ہین۔ دور بھاگ جایئے رہا مین مجھ سے سدھے ہوے ہین۔

اسپر بدھو نے پھر سمجھایا۔ سرکار یہ جادو کا کھیل نہین ہی مین نے ابھی ابھی ایک شیر کا پنجہ دیکھا پنجہ آجکل ہی اِس پنجے سے معلوم ہوتا ہی کہ شیر پہاڑ سے بھی بڑا ہی انھون نے بدھو کی ایک نہ سنی اور نہ رئیس کا کہنا مانا اور اب سب کی امیدین منقطع ہو گئین۔

اب سنیے کہ اگر **فوجدار** کو یہ لوگ دیوانہ نہ سمجھتے تو گرفتار کر لیتے مگر دیوانے پاگل اور شمشیر بکف سے کون بولے۔ بدھو نے گدھے کو بھگایا۔ گاڑیبان قاطر لیکے الگ چلا۔ رئیس نے گھوڑی کو تیز کیا۔ بدھو اپنے آپ کو کوستا چلا کہ اس سودائی کے ساتھ کیون آیا۔ اور شیرون سے دور ہو جانے کی سب نے کوشش کی کہ ایسا نہو نکلتے ہی کام تمام کر دین جب سب لوگ خطرے سے دور چلے گئے تو شیر کے پالنے والے نے کہا حضور اب بھی سویرا ہی ذرا تو غور کیجیے انھون نے اسکے جواب مین کہا خاموش بس کھولدے ہم پیدل لڑینگے یہ کہکر رشک حماد سے اُترے کہ ایسا نہو بھڑکے اور لیکے بھاگ جائے

اُتر کر کٹہرے کے پاس گئے اور نیزے کو سنبھال تلوار کو سوت کر پیترے بدل کے کھڑے ہوے اور خدا اور اپنی معشوقہ کو یاد کیا۔

واضح ہو کہ اس تاریخ کے مصنف نے اس مقام پر خدائی فوجدار صاحب کی اعلیٰ درجے کے اُجڈپن کی بسالت اور انتہاے وحشت کی بڑی تعریف کی ہو کہ شاباش ای نامی بہادر۔ ایک سچ لوہیا تلوار ہاتھ مین جب نکٹے کی ناک ویرمین گئے اور تن تنہا میدان مین کھڑا کس سے لڑنے کو تیار ہی۔ شیر سے۔ کونسا شیر۔ شیر ببر۔ کیسے شیر ببر۔ ایسے شیر ببر جیسے بڑے بڑے شیر پیدا ہوے اور ہونگے الغرض خاموشی از ثناے تو حدِ ثناے تست

اب مورخ میگوید۔ جب اس آدمی کو پورا پورا الیقین ہوگیا کہ یہ سودائی اب کسی طرح نہ مانے گا اور اگر نہ کھولونگا تو مار ہی ڈالیگا جیتا نہ چھوڑیگا فوراً خدا کا نام لیکر شیر نر کے کٹہرے کا دروازہ کھولدیا۔ شیر جو دیو کے برابر تھا اور بڑا بھیانک لیٹا ہوا تھا پہلے تو اُسنے کٹہرے کے اندر جھومتے ہوے ایک چکر لگایا اسکے بعد ایک پنجہ باہر نکالکر لیٹا۔ بعد ازان زبان سے بدن چاٹا اور جمائی لی۔ فوجدار چاہتے تھے کہ شیر نکلے تو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالون۔

شیر نے انسانیت کی کہ اُٹھ کے دوسری جانب لیٹا۔ اُسپر فوجدار نے اُسکے پالن سے کہا ذرا اسکو دو تین گھونسے زور زور سے لگاؤ کہ اسکو غصہ آئے۔ اُسنے کہا بس اب اس سے معاف فرمائیے اب جو اسوقت نہین نکلا تو دن بھر نہ نکلیگا آپ کی جرأت کا ثبوت تو ہو گیا شیر تک لوہا مان گیا۔ فوجدار نے کہنا مان لیا اور کہا اچھا بند کردو مگر ہمکو ایک سرٹیفکٹ دو ہم اپنے ساتھی بھگوڑون کو بھی بلاتے ہین تاکہ تمھاری زبانی ہماری بہادری کا حال وہ بھی سنین۔ وہ بھی آئے مگر ڈرتے ڈرتے۔ آتے ہی پوچھا فوجدار صاحب کہان ہین زندہ ہین یا مار ڈالے گئے۔ انھون نے کہا ذرا انکی زبانی سنو۔ میرا کہنا اپنے مُنہ میان مٹھو بننا ہی۔ انکی زبانی سنیے کہ کیا کارنمایان ہمنے کیے اُسنے بڑے مبالغے کے ساتھ تعریف کی کہ یہ ہوا اور وہ ہوا اور پہلے شیر مارے ڈر کے کٹہرے سے بھاگ جانے کو تھا مگر حضور جو دروازے پہ کھڑے ہوگئے تو روسنے لگا کہ کوچہ گریز بند ہی آخر کار قدمون پر گرا اور پھر مارے ڈر کے بھاگ کے اُدھر ہو رہا اور اگر بند نہ کرون تو مارے خوف کے مر ہی جائے فوجدار صاحب نے اکڑ کر کہا کہو بدھو نواب کہو۔ جادو کی ایسی تیسی۔ بدنصیبی اور شی ہو وہ جادو کے زور سے ہمپر غالب ہو مگر ہماری جوانمردی کو تو دیکھو بدھو نے آقا کے حکم کے بموجب گاڑی والے کو دو اشرفیان دین اور اُسنے کہا کہ مین جس سے ملونگا اُس سے آپ کی بڑی تعریفین کرونگا اور خود بادشاہ سے کہونگا۔ فرمایا کہ بادشاہ سے کہدینا کہ نوشیروان خدائی فوجدار نے شیر کو نوک دم بھگا دیا۔ آج سے ہمارا خطاب نوشیروان ہی

اگلے وقتون کے یلان نامدار نے بھی ایسا ہی کیا ہی اور بندے اُنکے مقلد ہین۔ گاڑی اب اپنی راہ لگی اور فوجدار اور بدھو نفر اور رئیس اپنے راستے چلنے لگے۔

رئیس شش و پنج مین تھے کبھی دیوانہ سمجھتے تھے کبھی نیم پاگل کبھی عالم۔ کبھی یہ راے ہوتی تھی کہ باتین عالمون کی ہین اور حرکتین پاگلون کی۔ کہنا ہی ٹھیک۔ مگر ہی سٹری۔ پڑھا لکھا سودائی۔ خوانده دیوانہ اس سے بڑھکے دیوانگی اور کیا ہوگی کہ خود سر پہ ہر اور دودھ کو جادو کا سفید خون سمجھے۔ واہ۔ اور اُجڈ پن کے صدقے کہ شیر ببر سے لڑنے چلے۔ الو مرگئے اور اولاد چھوڑ گئے۔

اتنے مین فوجدار نے کہا جناب رئیس صاحب آپ مین کوئی شک نہین کہ آپ مجھے سٹری سودائی سمجھتے ہونگے اور میری حرکتون سے بھی ایسا ہی کچھ ثابت ہوتا ہی۔ سُنیئے جناب جو بہادر لوگ کہ بادشاہون کے ساتھ رہتے ہین وہ چمک دمک کی وردی سے بڑے بانکے سپاہی معلوم ہوتے ہین اور جو بہادر لوگ شہزادے یا وزیر زادے کی سواری بادبہاری کے ہمراہ حفاظت کے لیے رہتے ہین وہ بھی بڑی نوک کے جوان معلوم ہوتے ہین۔ مگر۔

تو نہ رنج آزمودۂ نہ حصار	نہ بیابان و باد و گرد و غبار

سب سے زیادہ دلاور اور بانکے اور خوبصورت وہ بہادر لوگ ہین جو گرمی اور سردی اور برسات ایک کو نہین مانتے اور تنہائی اور عزلت اور رنج اور تعب اور گشت و خون اور جنگ و جدال کو فخر سمجھتے ہین۔ اور ابدالآباد تک اُنکا نام رہتا ہی۔ کوئی یل نامدار شہزادیون کی سواریون کو زینت دیتا ہی کوئی شہنشاہون کے دربار مین سنہری زرہی وردیان اور تمغون سے زیب بخش ہوتا ہی مگر جو سرکٹ جاتا ہی وہ بندہ ہی اور ہی۔ یہ بہتر ہی کہ ہمکو کوئی اُجڈ کہے بہ نسبت اسکے کہ بودا کہے۔ بودا کہنا ایسا ہی کہ جلیسے ہم پر سو جوتے لگا دیئے اُجڈ کہو شوق سے کہو ہم اسکا کب برا مانتے ہین۔ ہم اُجڈ ہمارا باپ دادا اجڈ۔ مگر بزدل کوئی کہے تو ہم اُسکو مار ڈالین۔ انسان چاہے سخی نہو چاہے مالدار نہو چاہے عالیخاندان نہو مگر جری ضرور ہو۔ یہ نہ کوئی کہے کہ فلان یل نامدار بزدل اور بودا ہی۔ رئیس نے کہا ای یلان نامدار کے بعد موت نام لینے اور پانی دینے والے آفرین ہی ای بہادر آفرین۔ شاباش۔ آپ نے جو کچھ کہا وہ صحیح ہی۔ تمنے اُن سب کا نام روشن کردیا۔ اب ذرا تیز چلیے ورنہ میرے گانون اور مکان تک جاتے جاتے دیر ہو جائیگی۔ اس تکلیف کے بعد ذرا آرام بھی چاہیئے۔ گو جسمانی تکلیف نہ اُٹھائی ہو مگر دلی تو اٹھائی اور دماغ اور دل کا اثر جسم پر بھی ضرور پہونچتا ہی۔ فوجدار نے کہا بھائی صاحب آپ کی نوازش اور مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ یہان سے ذرا

تیز چلے تو دو بجے دن کے یہ قافلہ رئیس موصوف کے مکان پر پہونچا انکا نام فوجدار نے بہادر مخملی پوش سبز تہ گلگون رکھا تھا۔

فصل ۱۸

خدائی فوجدار نے اپنے یار بہادر مخملی پوش سبز تہ گلگون کے مکان کا خوب جائزہ لیا۔ اور مکان کو فراخ پایا گاؤن کی قطع کا مکان تھا اور بڑے بڑے پھاٹکون پر آلات ضرب بنے ہوے تھے اور ادھر ادھر بیلین چڑھی ہوئین تھین اور دو چار بہت ہی بڑے بڑے چھپر پڑے ہوے جنکے بانس اور تھونیان شیطان کے ماہی مراتب کی خبر لاتی تھین جس قصبے مین فوجدار کی معشوقہ طرحدار رہتی تھین وہان کے کمہار مٹی کے بڑے بڑے شیر بنانے مین دور دور تک مشہور تھے۔ دو شیر ایک پھاٹک پر ادھر ادھر دیکھکر انکو اپنی معشوقہ یاد آئین اور یون چہچہ زن ہوے۔

اے شیران گلی تمہارے دیکھنے سے مجھے اپنی معشوقہ سیمبر یاد آئین۔

زبان پہ بار خدایا یہ کسکا نام آیا	کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لیے

یہ شعر ایک شاعر نے سنا وہ شاعر لون تھا رئیس کا لڑکا۔ وہ اور اسکی مان دونون فوجدار سے ملنے آئے۔ انکی قطع اور وضع دیکھکر دونون کو از بس حیرت ہوئی۔ فوجدار صاحب راہوار سے اترے اور بہت ادب کے ساتھ اجازت چاہی کہ رئیسہ کے ہاتھ کو بوسہ دین۔ رئیس نے کہا اپنی اپنی خلقی اور معمولی اخلاق سے نوشیروان شیر افگن خدائی فوجدار صاحب سے ملو آپ جلی نامدار مین اور بڑے جرار بہادر سپہ سالار۔ تمام دنیا مین آپ سے زیادہ اور کوئی نہین ہے۔ یہ رئیسہ جسکا نام مہر منیر تھا بڑے تپاک سے انسے ملی اور فوجدار صاحب بھی بہ اخلاق و ادب پیش آئے اور الفاظ شستہ استعمال کیے انسے اور اس لڑکے سے بھی خلق و اخلاق کی گفتگو ہوئی۔ اور اسکی گفتگو سے فوجدار سمجھ گئے۔ کہ لڑکا ذکی اور ہونہار ہے۔

مورخ نے رئیس کے مکان کا کل حال بیان کیا ہے کہ اس امیر کے مکان مین کیا کیا اسباب تھا مگر مترجم کتاب نے انکا ذکر مرفوع القلم کر دیا کیونکہ خفیف خفیف باتون کا ذکر اسکی رائے کے خلاف ہے رئیسہ نے اپنے معزز مہمان کی خاطرداری اور تواضع مین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتی تھین کہ گاؤن گانون مین رہتی ہوئی بھی مہمانداری اور مہمان نوازی کے طریقے خوب یاد ہین فوجدار کو بدھو نفر میزبان کے حکم سے ایک کمرے مین لیگئے اور وہان انکے ہتھیار اتار کر ایک کونے مین رکھے اب یہ ایک سفید پتلون اور سفید شرٹ پہنے تھے کئی گھڑے پانی سے انھون نے منھ دھویا کیونکہ دودھ

جو اُنکے سر اور جسم پر گرا تھا اُسکی چکناہٹ کا اثر ابتک باقی تھا ہمین غسل صحت مین بدھو نے انکو بڑی مدد دی
اور یہ نہا دھو کے صاف ہوگئے

رئیسہ نے اپنے میان کے مہمان کے لیے بڑی تیاریان کین اور کوشش کی کہ کوئی دقیقہ خاطرداری کا
باقی نہ رہ جائے مگر اُنکی سمجھ مین نہین آتا تھا کہ یہ کون بزرگوار ہین۔ اُسکے لڑکے نے اپنی مان سے پوچھا
(امی جان یہ کون ہین) انھون نے کہا (بیٹا مین خود نہین جانتی۔ آدمی پڑھا لکھا معلوم ہوتا ہے اپنے
ابا سے پوچھو) اُسنے باپ سے پوچھا (ابا یہ ہمارے مہمان کون ہین) رئیس نے کہا بیٹا اسکا جواب مین
کیا دون۔ مجھے خود ہی نہین معلوم کہ کون ہین اور کیا ہین۔ میرے نزدیک انسے بڑھ کے دیوانہ کوئی
نہین پیدا ہوا۔ تم اِنسے خود گفتگو کرو تو تمکو معلوم ہوجائیگا کہ یہ کون ہین تقریر شستہ۔ گفتگو عمدہ۔ فصیح بلیغ
مگر حرکات سکنات سے جنون کے آثار قدم قدم پر موجود۔

پاپوش مین لگا دی کرن آفتاب کی	جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

رئیس زادہ اپنے مہمان خدائی فوجدار کے پاس گیا کہ ذرا اُنکی نبض دیکھے اسکے بعد رئیس زادۂ
والا تبار ہمارے خدائی فوجدار دام بالافتخار کی عقل اور دماغ کی نبض دیکھنے گئے جیسا کہ اوپر ذکر
ہوا ہے۔ عندالتذکرہ فوجدار نے رئیس زادے سے کہا حضرت آپ کے والد ماجد کی زبانی معلوم ہوا
کہ آپ بڑے سخن سنج طلیق اللسان بلبل ہزار داستان ہین اور شاعری کے فن شریف مین خدا داد
قابلیت رکھتے ہین اور آپ شاعر غرا ہین اُسنے جواب دیا ہان شاعر تو شاید ہون مگر شعراے غرا کی تو
جوتی کی پھٹ پھٹ کو بھی نہین پہونچتا۔ اسمین شک نہین کہ خاکسار کو فن شعرگوئی کا کچھ کچھ شوق ہے اور
شعراے گرامایہ کے کلام بدیع کا بھی شائق ہون مگر جو خطاب جناب والد نے عطا فرمایا ہے اسکا
مین اپنے آپ کو مستحق نہین سمجھتا۔ فوجدار نے جواب دیا یہ کسر نفسی عین دلیل کمال ہے خصوصًا شعرا کی
کسر نفسی کیونکہ شاعر مغرور ہوتے ہین اور دون کی بہت لیتے ہین کہ ہم ایسے اور ہم مدوساہی پیسے اور
ہمچو من دیگرے نیست۔ رئیس زادے نے کہا یہ سب سچ ہے مگر ہر قاعدے کے لیے مستثنیات ضرور
ہین۔ ایسے لوگ بھی ہین کہ۔

اسپ طرب از گنبد گردون بجہاند	آنکس کہ بداند و بداند کہ نداند

فوجدار نے کہا ہان ایسے ہون مگر معدودے چند اب یہ تو فرمایئے کہ آپکے والد نے فرمایا تھا کہ
آج کل آپ کچھ فکر تازہ کر رہے ہین۔ ع۔ کان ہین مشتاق کچھ فرمایئے۔ اور اسی فکر مین ہر دم غلطان
پیچان رہتے ہین۔ اگر کوئی قصیدہ دلکش کسی کی شان مین فرمایا ہے تو طرز نوی وسین ہونی

چاہیئے اسپ اور فیل اور شمشیر کی تعریف تو سب ہی کرتے ہین مگر ان سب سے بہتر ہماری معشوقہ زرین کمر کی توصیف ہی وہ کیا وہ یہ کہ ع - بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری + رئیس زادہ ابتک انکو دیوانہ نہین سمجھتا تھا مگر اس تمہید سے کہ باتین کرتے کرتے اور ہی ذکر چھیڑ دیا یہ سمجھ گئے - کہ پکا شری اور بڑا سودائی ہی انھون نے پوچھا حضور نے مدرسون مین تو ضرور تعلیم پائی ہوگی بھلا علوم شریفہ مین کون علم آپ کو پسند ہی - فوجدار تڑ سے بول اُٹھے وہ علم جو انسان کو بل نامدار کر دیتا ہی خدائی فوجدار - شعر شاعری سے کسی قدر بڑھا ہی ہوا ہی - یہ بولے اُس علم کا نام مین نے آجتک نہین سنا تھا فوجدار نے کہا تمام دنیا کے علوم اُسمین شامل ہین - قانون اور قوانین کی ہر شاخ مع اصول و فروع کے علم الٰہیات کا بھی عالم اجل اور فاضل اکمل ہونا چاہیئے علم طب مین بھی دخل ہونا چاہیئے خصوصًا خواص نباتات اگر اس علم شریف سے بے بہرہ ہی کہ جڑی بوٹی کی کیا خاصیت ہی تو زخم کیا خاک اچھے کریگا - اور زخمی ہونا یلون کے لیے فخر کا مقام ہی اور قدم قدم پر دھرا ہوا ہی - ہیئت دان بھی ہونا ضروری ہی کہ ستارون سے وقت دریافت کر سکے اور آب و ہوا سے معلوم ہو جاے کہ دنیا کے کس حصے مین ہی - ریاضی دان ہونے کی اشد ضرورت ہی اسکے بغیر ایک قدم بھی نہین چل سکتا اور ان سب علوم دینی و دنیوی و فلکی کے علاوہ پیراکی بھی اعلیٰ درجے کا ہونا چاہیئے - سائیسی علم دریاؤ سے واقف ہونا چاہیئے - نعلبندی مین بھی کامل ہونا چاہیئے - خدا ترس و خدا شناس ہونا لازم و ملزوم ہی اور اگر اپنی معشوقہ کا غلام نہوا تو کسی مصرف کا نہین - کسی کی جانب نظر بد نہ ڈالے - دروغ گو نہو - راستباز ہو - حق شناس ہو - صابر و شاکر ہو - اور زبردست کو مدد دے غربا کو کھانا کھلائے اور اگر سر بھی کٹ جائے تو جھوٹ نہ بولے - رئیس زادے نے کہا حضرت واللہ اس علم شریف کے سامنے اور سب علم گرد ہین بشرطیکہ یہ صحیح ہی - فوجدار نے کہا یہ (بشرطیکہ) کے کیا معنی - وہ بولے اسکے یہ معنی کہ اس قسم کا آدمی جسمین اتنی صفتین ہون ہو ہی نہین سکتا فوجدار نے کہا یہ تو مین خوب جانتا ہون اور کئی بار کہہ بھی چکا ہون کہ تمام دنیا کو یہ جنون ہی کہ یلان نامدار نہ کبھی تھے اور نہ ہین اور نہونگے ایک زمانہ اس جنون مین گرفتار ہی مگر وقتًا فوقتًا انکو معلوم ہو جاتا ہی کہ ہان جو سنتے تھے وہ صحیح ہی - اونٹ جب پہاڑ کے تلے آتا ہی تب اسکی آنکھین کھل جاتی ہین بندہ نواز بہت سے جاہل تو جن اور بھوت اور پریت کے بھی قایل نہین مگر اُنکے نہ قایل ہونے سے کیا ہوتا ہی وہ نہ قایل ہوا کرین ہان جب کوئی بھوت اندھیرے اُجالے دے پٹختا ہی تب پٹخنی کھا کر چین چین کرنے لگتے ہین - ہم ثابت کر دینگے کہ زمانۂ گذشتہ مین ضرور اس قسم کے لوگ تھے اور اب بھی ہین اور دنیا کو بڑا فائدہ پہونچاتے ہین آج کل اُنکی تعداد کم ہی اور دنیا کے لوگ گناہ بہت کرتے ہین

ستی کا ہی عیاشی کا ڈنکا بجتا ہی۔ رئیس زادے نے اپنے دل مین کہا اب انکی دیوانگی جوش پر ہی اور اگر نئے قسم کے دیوانے کو ہم دیوانہ نہ سمجھینگے تو خود دیوانے۔

یہان پر انکی گفتگو ختم ہوئی تو کھانے کی گھنٹی بجی اور رئیس نے اپنے صاحبزادے سے پوچھا کہ کہو مہمان کی لیاقت کا تمنے کیا اندازہ کیا اس نوجوان نے کہا اچھے اچھے اور لائق سے لائق ڈاکٹر شریک کر جائین مگر ممکن کیا کہ انکے دیوانہ پن کا علاج کر سکین۔ عجب قسم کی دیوانگی ہی۔ پڑھا لکھا سڑی اسی کو کہتے ہین۔ اب کھانا کھانے بیٹھے۔ انواع اقسام کے کھانے۔ لذیذ و نفیس۔ **فوجدار** صاحب ایک بات سے بہت ہی خوش ہوے وہ یہ کہ جسکو دیکھو خاموش۔ سناٹا پڑا ہوا۔ کھانا کھانے کے بعد دستر خوان اُٹھا یا گیا اور شعر شاعری کی بحث شروع ہوئی۔ **فوجدار** صاحب نے رئیس زادے سے کہا شعرا مین آپ کو کسکا کلام پسند ہی اُنھون نے کہا میر اور آتش اور غالب اور صبا کا کلام۔ **فوجدار** نے انکی راے سے اتفاق کیا اور کہا سودا اور ناسخ کو کیون چھوڑ دیا۔

رئیس زادہ۔ ناسخ کا کلام بھی خوب ہی اور سودا سے بڑھکر ہاجی کوئی نہ تھا۔

فوجدار۔ مرثیہ گویون مین آپ کسکو بہتر سمجھتے ہین۔

ر۔ انیس کو۔ میر انیس صاحب مبرور۔

ف۔ اور دبیر کو کیسا سمجھتے ہین۔

ر۔ وہ بھی اپنے رنگ مین اچھے تھے مگر اس سے بہتر رباعی کوئی کہہ تو دے۔

آغوش لحد مین جبکہ سونا ہوگا	جز خاک نہ تکیہ نہ بچھونا ہوگا
تنہائی مین آہ کون ہوویگا انیس	ہم ہوئینگے اور قبر کا کونا ہوگا

ر۔ سبحان اللہ۔ یہ رباعی بھی ملاحظہ ہو۔

جس روز کہ ہوا اذا السماء انشقت	اور ہووے عیان اذا النجوم کدرت
خاتون قیامت یہ کریگی فریاد	اولادمری بای ذنب قتلت

ف۔ بلاغت زیادہ ہی۔

ر۔ بیشک مگر کس قابلیت کے ساتھ۔ ایک شاعر کا شعر آپ کو سناؤن بلکہ دو شعر۔

ہوش میخوار کو ای ساقی گلفام آئے	جان آجائے لبون تک جو لب جام آئے

ف۔ خوب کہا ہی۔ بہت ہی خوب کہا ہی۔

ر۔ اور سنیے۔

وان بھی ناکام رہے خلق سے ناکام آئے	ہم لب گور تھے جب آپ لب بام آئے

ف - خواجہ صاحب کا یہ شعر ہمین ازبس پسند ہے۔

بھول کر اے چاند کے ٹکڑے ادھر آ جا کبھی	میرے ویرانے مین بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

ر - خوش گفتہ است - صبا کا شعر سنیئے گا۔

دل مین اک درد اٹھا آنکھون مین آنسو بھر آئے	بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانیئے کیا یاد آیا

ایک مثنوی کے چند اشعار سناتا ہون - ساقی نامہ سنیئے۔

اندر کی پلا دو آتشہ مے	آ پیر مغان کدھر چھپا ہے
ساون برسے گا میکدہ پر ای یار	رندون کو جو تو کریگا سرشار
داتا پلوا شراب اچھوتی	خوشبو خوشرنگ تیز چوکھی
کوشش کی کھینچی نہین ہے منظور	لیڈی وائین جسے پیے حور
سرجوش شراب ناب لادے	بوتل منھ سے مرے لگا دے
بوتل سے ہوئی میری میری	مشکیزے مین لا شراب شیری
رم جھم یہ برس رہا ہے پانی	بے مے ہے حرام زندگانی
فتوے واعظ کا کون مانے	لاکھون مین یون کھلے خزانے
گھر گھر کے یہ آ رہے ہین بادل	میخانے کو کردے تو بھی جل تھل

واعظون کی طرف مخاطب ہو کر کہتے ہین۔

کیون قبلہ اگر کوئی پری جسم	با ناز و کرشمہ و خم و چم
بجلی کی زیبا سے تا فرق	ہنستی کہتی ہوئی انا البرق
چہرہ [illegible] ہوئی ہوئی	ابھرا سینہ کھجوری چوٹی
پرکالۂ آتش و ستم گوش	نسرین تن و نسترن بناگوش
غیرت دہ نگارخان نوشاد	شیرین حرکات اور پریزاد
لپٹا کے گلے سے مری جان	جو کچھ کہون مان لون قربان
[illegible] شراب پر لگالی	اٹھی ہین گھٹائین کالی کالی
اچھا ہو برا ہو پن ہو یا پاپ	جو کچھ کہے سب وہ کیجئے آپ

توجہ! [illegible] سبحان اللہ بلند کیا اور کھڑے ہو کر کہا۔

اے نوجوان غیرت سحبان رشک شعرائے ہند وایران مین اور میرا خدا ساری خدائی مین تمھارا سا کوئی شاعر عزّ سخندان بے ہمتا نہین۔ شعر غلام شاعری تمھاری لونڈی کا نام ہی۔ از آدم تا این دم وازخاقانی تا قاآنی تمھارا ثانی کوئی نہین۔ ایسا سخنور سخن سنج خلق مین خلق نہین ہوا از براے خدا کچھ اور بھی اپنا پاکیزہ کلام سنائیے۔ اب سنیئے کہ گو رئیس زادے کو خوب یقین تھا کہ فوجدار دیوانہ آدمی ہی مگر ع۔ خوشامد ہر کرا کردم خوش آمد۔ پھول گئے۔ اور یہ بند پڑھا۔

ہان ساقیا چھکا دے مئے لالہ فام سے	ملجائین دونون لب لب رنگین جام سے	
مطلب نہین تمیز حلال وحرام سے	ہم رند ہین غرض ہی ہمین اپنے کام سے	

مانند ہوش بھاگین عدو خوب نام ہو
موج شراب ہاتھ مین اپنے حسام ہو

فوجدار نے اس شعر کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ اب کوئی آپ کا جواب دینے والا نہین ہی چار روز کے بعد فوجدار اپنے میزبان سے خوش خوش رخصت ہوے۔ مگر میان بدھو نفر کو بڑا رنج تھا کہ مفت کا کھانا اور آرام چھوڑ کر اب جنگل بیابان مین پریشان ہونا پڑیگا۔ چلنے کے قبل فوجدار اور بدھو نفر مین بڑے مزے کی گفتگو ہوئی جس سے رئیس اور رئیس زادہ اور بھی محظوظ ہوے۔

بدھو۔ حضور وہ جزیرہ جسکے ہم بادشاہ ہونگے اب کب ملیگا۔

ف۔ اسوقت ہم شعر شاعری کے پھیر مین ہین۔

ب۔ اگر شاعری کی جانب طبیعت مائل ہو تو از براے خدا اپنی راے اور مرضی کے مطابق نہ فرمائیے گا ورنہ شعر تباہ ہو جائیگا۔

ف۔ اوگھامڑ تو چہ دانی۔

رئیس اور رئیس زادے نے اس مہمل لاطائل گفتگو کا بڑا لطف اُٹھایا۔ اور اخلاق اور محبت کی باتین ہو کر دونون رخصت ہوے فوجدار صاحب رشک حمار پر سوار اور بدھو نفر اپنے گدھے کی پیٹھ پر۔

فصل ۔ ۱۹

خدائی فوجدار صاحب چند ہی قدم رئیس کے گھر سے آگے بڑھے ہونگے کہ چار سوار ملے دو طالب علم اور دو گنوار۔ دونون گدھون پر سوار گنوارون کے پاس کوئی شی تھی جو معلوم ہوتا تھا

کر وہ کسی بڑے شہرستان سے ہین اور ان دونون کے پاس بھی کچھ چیزین تھین - فوجدار کو دیکھتے ہی ان سبکو حیرت ہوئی اور قطع شریف - فوجدار نے سلام کیا اور جب انکو معلوم ہوا کہ ہمارا اور انکا دور تک ساتھ ہوگا تو بڑے خوش ہوے - اب سنیے کہ انکی تیز قدم گھوڑی اینکے رشک حمار سے آگے بڑھنے لگی تو انھون نے ڈانٹا کہ ذرا باگین روکے ہوے اور کہا سنو صاحب ہم یل دار ہین - خدائی فوجدار این شیر افگن ہمارا خطاب ہی - گنوار تو ذرا بھی نہ سمجھے کہ - ع - چہ میگوید ابو نصر فراہی - مگر طالب علم تاڑ گئے کہ سودائی ہی - ایک نے کہا اگر آپ کسی ضروری مہم پر نہ جاتے ہون تو ہمارا بھی ساتھ آج سفر مین کیجیے ہم ایک برات مین جاتے ہین بڑی دھوم کی شادی ہی کئی کوس تک برابر جلوس رہیگا - پوچھا کیا کسی شہزادے کی شادی ہی کہ اسقدر دھوم دھام ہی - کہا نہین - ایک کسان کی شادی ہی دولھا دنیا بھر کے کسانون سے مالدار ہی - دُلھن ایسی طرحدار ہی کہ اتنی حسینہ جمیلہ تمام عالم مین نہین - دولھا کا نام امیر کبیر ہی اور دلھن کو گلاب کا پھول کہتے ہین - دولھا کا سن بائیس برس کا دُلھن اٹھارہ برس کی برابر کی جوڑی - چاند سورج کی جوڑی - برات کے ساتھ ناچ بھی ہوگا اور تلوار کی لڑائی بھٹیاریون کی لڑائی مینڈھون کی لڑائی - ہاتھیون کی لڑائی - گینڈون کی لڑائی بھی ہوگی اور تھیٹر بھی ساتھ ساتھ ہوتا جائیگا - سبز پری اور پکھراج پری اور شہزادۂ گلفام -

محفل راجہ مین پکھراج پری آئی ہی
جسکا سایہ نہ کبھی خواب مین دیکھا ہوگا

سارے معشوقون کی سرتاج پری آئی ہی
آدمی زاد مین وہ آج پری آئی ہی

دولھا بڑا شکاری بڑا کھلاڑی بڑا تلوریا بڑا آزمیا ہی - اس جرأت کو ملاحظہ فرمایئے کہ اکیلا گھڑیال کا شکار کرتا ہی - گھڑیال کے کنڈ مین بے تحاشا کود پڑتا ہی اور شیر کی طرح لڑتا ہی آؤ دیکھتا ہی نہ تاؤ دھم سے کود پڑتا ہی اور شیر کی طرح لڑتا ہی ببر اشیر - ہاتھ مین صرف ایک دو ہاتھ کی چھڑی - اِدھر یہ کودا اور اُدھر گھڑیال لپکا - آدمی کی بو پر لپکتا ہی - اسکے لپکتے ہی اسنے پھرتی کے ساتھ غوطہ مارا اور گھڑیال بھی ڈوبا - اور یہ تڑسے وہ ہو رہا گھڑیال بھربلا کی طرح لپکا اور یہ تیر کی طرح غائب - اُدھر وہ جھلایا اور اِدھر انکو طیش آیا - یہ پھر غوطہ مار کے مستعد کارزار ہوے - اور اکی دفعہ غصے مین آکے وہ انکو جاپ بیٹھا اور انھون نے چھری سے پیٹ کو چاک کر ڈالا - وہ مارا - خون جو دریا کے سطح پر آیا تو لوگ سمجھے یہی مار ڈالا گیا اور تھوڑی ہی دیر مین اپنے گھڑیال کو نکال کے پھینکدیا -

فوجدار کی باچھین کھل گئین - کہا واہ رے بہادر - ایسی جمیلہ گلبدن حسینہ غنچہ دہن کے قابل تو ہی ہی ع - این کار از تو آید و مردان چنین کنند + اسپر سب عورتین عاشق ہوجائین اور جان دینے لگین -

شادی کے لیے ضرور ہی کہ دیکھ بھال کے کرے۔ عقلا کا قاعدہ ہی کہ سفر در ازمین کسی نہ کسی ایسے دوست یار رفیق کو ہمراہ لے لیتے ہین جو دلچسپ اور خوش مزاج ہو۔ زندگی کا بہت بڑا سفر ہی۔ اسکے لیے اور بھی دیکھ بھال کے رفیق ساتھ لینا چاہیے۔ کیونکہ عقد کے وقت سے تا دم مرگ ساتھ ہوگا۔ بدھوا ب تک خاموش تھے اب یہ بھی چرکنے لگے۔ کہا مرضی مولےٰ از ہمہ اولےٰ۔ اللہ میاں کے بڑے بڑے ہاتھ ہین

یہ دنیا دورنگی مکار اسرا ہے	کہین کھوب کھوبا کہین ہا ے ہا ے

فوجدار نے جھلا کر کہا ارے بدبخت اس گفتگو کا یہ کون موقع ہی۔ تو گدھے اس شعر کے معنی تو بتا۔ خوب خوبا کو کھوب کھوبا کہتا ہی اور دخل در معقولات دینے کو مستعد۔

اب سنیے کہ ادھر تو اِن دونون مین یہ بحث ہو رہی تھی اور اُدھر اُن دونون طالب علمون مین جھگڑا ہونے لگا کہ لفظ مشک صحیح ہی۔ یا مُشک۔ دیوانہ باندھنا جائز ہی یا ناجائز۔

اب سنیے کہ جھٹپٹے وقت یہ معلوم ہونے لگا کہ انکے اور گانون کے درمیان مین ایک آسمان پیدا ہو گیا۔ ع۔ اک آسمان بنا اور آسمان کے تلے+ یہ معلوم ہوتا تھا کہ تارے چھٹکے ہوے ہین۔ اور آسمان جگمگا رہا ہی اور چاند سامنے سے نظر آتا ہی۔ بدر منیر بصد خوبی و شان جلوہ افگن ہی۔ اتنے مین تاشون اور شہنائی اور روشن چوکی اور انگریزی باجے کی آواز کانون مین آئی۔ کڑم دھم کڑم دھم۔ قصبے کے قریب آے تو دیکھا کہ ایک پھاٹک بنا ہی۔ سونے کا۔ اور چاندی کی ہانڈیان ٹنگی ہین اور اسپر نوبتخانہ ہی اور نوبت مزے دکھا رہی ہی۔ شہنائی رنگت جما رہی ہی۔

بجتے ہین خوشی کے شادیانے	کیا دن یہ دکھاے ہین خدا نے

آگے بڑھے تو رنڈیان ناچ رہی ہین۔ کوئی توڑے بھر رہی ہی۔ کوئی بتا رہی ہی۔ کوئی گا رہی ہی اور آگے بڑھے تو پھلکیتی ہو رہی ہی۔ دورویہ بازارون مین لوگ ٹوٹے پڑتے تھے اور چھینٹین چھٹی پڑتی تھین اور کیون نہو امیر کبیر اور گلاب کے پھول کی شادی تھی۔ اور دولھا دُلھن کی خانہ آبادی تھی۔

فوجدار نے کہا قصبے کے اندر مین قدم نہ رکھونگا۔ طالب علمون اور گنوارون دونون نے اصرار کیا مگر انھون نے یہ عذر پیش کیا کہ ہم لوگون کو جنگلون اور میدانون مین سونا چاہیے نہ کہ طلائی پھاٹکون کی چھتون پر۔ یہ کہکر برات سے ذرا دور ہٹ گئے اس سے میان بدھو نفر کو دلی رنج ہوا کہ رئیس کے مکان مین جو ارام ملتا اسکے بعد یہ آرام اب ہاتھ سے جاتا ہی۔ مگر قہر درویش بر جان درویش۔

فصل ۲۰

اِدھر ع- پیدا ہوا سپیدۂ ظلمت نشان صبح + اُدھر خدائی فوجدار کی آنکھ کھلی۔ دیکھا تو سہانا سمان تڑکے کا وقت۔ بدھوا ابھی تک زور زور سے خراٹے لے رہے تھے۔ انکو دیکھکر کہا واہ رے خوش نصیب خوش بخت۔ تیرا سا ستارا کسکا ہوگا تیری بخت بلند ہے۔ نے غم دزد نے غم کالا + کوئی فکر ہی نہین گھوڑے بیچ کے ٹانگین پھیلا پھیلا کے خراٹے لے رہا ہے۔ واہ ری اُلٹی باتین۔ مالک جاگتا ہے اور نوکر آرام مین ہے۔ ماشاء اللہ۔

	بہ سوخت عقل زحیرت کہ اینچہ بوالعجبیست		پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز

(ماشاء اللہ) اِسکا بدھو نفر نے کچھ بھی جواب نہ دیا اور کیونکر دیتا وہ تو آرام مین تھا۔ وہان سنتا کون ہے فوجدار نے جھلا کر ایک لکڑی سے اُنکا سر سہلا دیا۔ انگڑائی لیکر اُٹھے۔ انگڑائی لیتے اِدھر اُدھر آنکھین کھول کے دیکھتے اُٹھ بیٹھے اور چھوٹتے ہی کہا پیاز کی کیا خوشبو آرہی ہے۔ کیا دھوم دھام کی شادی ہے اور کیا خوشبو دار کھانا پک رہا ہے واہ واواہ۔ بڑا روپیہ صرف ہوا ہوگا۔ فوجدار نے کہا چپ پیٹو۔ بندۂ شکم۔ چل کے دیکھ کہین کوئی فساد اس شادی مین ہونے پائے۔ ایسا نہو کوئی رقیب پیدا ہو جائے۔ اسنے کہا اجی بندہ نواز وہ کروڑپتی آدمی ہے۔ بھلا کوئی غریب آدمی کیا اُس سے رقابت کرسکتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ!!! کہان راجہ بھوج کہان گنگا تیلی۔ سونے اور مٹی مین فرق ہے۔

فوجدار۔ نامعقول۔ کیا بک بک لگائی ہے اتنا بڑا بکی نہین دیکھا۔ بک بک بک بک زبان ہے یا کترنی۔

بدھو۔ ہمارے آپ کے جو شرطین ہوئی تھین اُنکو یاد کیجیے کہ مین جسقدر چاہونگا بکونگا۔

فوجدار۔ مجھے ایسی کوئی شرط نہین یاد ہے اور اگر شرط ہے بھی تو ہم نہین مانتے۔ جاؤ اور بکو مت وہ سُن باجے کی آواز آتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے عقد اسی وقت ہونے والا ہے۔ تڑکے کا وقت ہے نا۔ گجر دم دوپہر کو عقد کا لطف کہا۔

بدھو نے آقا کے حکم کی تعمیل کی اور دونون سوار ہو کر روانہ باشدیہ رشک حمار پردہ گدھے پر سب کے پہلے بدھو نے دیکھا کہ مسلم مرغ کا کباب پک رہا ہے اور کئی اور مرغ کا بھی اسی طرح مسلم کباب [illegible] اور ایک جانب پلاؤ کے لیے یخنی توڑی جاتی ہے۔ اور کہین نور محلی پلاؤ کا پیسنہ دھو رہا ہے۔ کہین اروبان تلی جاتی ہین۔ کوئی مٹر کی پھلیون کا قیمہ پکا رہا ہے۔ کوئی پراٹھون کی تیاری کر رہا ہے۔ مگر جتنی چیزین پکائی جاتی تھین سب گنوارین کے ساتھ نور محلی پلاؤ مین زیرہ سیاہ۔ اروبان بے ہلدی کے بان [illegible] کثرت سے تھا۔ ایک فوج کو کھلا دیجیے۔

بدھو کبھی کل اشیا دیکھ دیکھکر منھ مین پانی بھر آتا تھا۔ جی چاہتا تھا کہ مرغ کا مرغ کھا جائیے۔ شراب کے قرابے کے قرابے لنڈھا لیجئے آخرکار اُنسے نہ رہا گیا اور ایک باورچی کے پاس جاکر کہا یار اک دو پراٹھے اور تلی اردی کے سالن کا پیالہ تو ادھر لاؤ اُسنے کہا بھائی صاحب آج کا دن وہ نہین ہو کہ کوئی بھوکا رہے۔ برتن لاؤ۔ اور خوب کھاؤ۔ بدھو بولے جامہ ندارم دامن از کجا آرم۔ اُسنے کہا اچھا وہ برتن اُٹھاؤ میان بدھو کو باورچی نے ایک پلیٹ مین پلاؤ اور ایک پیالہ اروی کے سالن اور دو پراٹھے دیئے اور انھون نے خوب پیٹ بھر کے کھانا چکھا۔

اب فوجدار صاحب کی سنیے کہ انھون نے دیکھا کہ دس بارہ آدمی ایک پھاٹک سے عمدہ عمدہ اور قیمتی گھوڑیون پر سوار نکلے۔ گھوڑیان خوب سجی سجائی ہیں۔ سونے چاندی کے زیور سے گوندنی کی طرح لدی ہوئی اور گھنٹیان بجتی ہوئین اور بہت سے آدمی غل مچا رہے تھے کہ دولھا دلھن کی جوڑی برقرار عمر دراز۔ گلاب کا پھول وہ دلھن ہو دنیا مین کسی نے دیکھی نہ سُنی۔ فوجدار کو یہ گفتگو سخت ناگوار گزری سوچے کہ ہماری معشوقہ کو ان لوگون نے نہین دیکھا ورنہ بھوک پیاس بند ہو جاتی۔ ع۔ تمنے دیکھے ہی نہین ناز و نزاکت والے + استے مین ایک آدمی نے تلوار کے کرتب دکھائے لیمون کو اُچھالا اور تلوار سے دو ٹکڑے۔ آنکھ مین تلوار سے سرمہ لگا دیا۔ رومال مین چلوترا رکھکر تلوار لگائی تو چلوترے کے دو ٹکڑے اور کپڑا بدستور۔ فوجدار اس کرتب سے بہت خوش ہوئے اور دل ہی دل مین اعتراف کیا کہ ایسا کرتب دیدہ ہو نہ شنیدہ ہو۔

اسکے بعد دس بارہ خوبصورت معشوقان طناز نے بصد ناز رقص دکھایا۔ طاؤس زمردین پر و بال کو شرمایا۔ چودہ چودہ برس کے سِن۔ مرادون کے دن۔ بعد ازان اُنھون نے اپنے بال جو کھولے تو غضب ہی ہوگیا۔ ع۔ اُڑتی ہوئی ناگن قدِ آدم نظر آئی + ان سب مین ایک مہ پارہ چہاردہ سالہ ایسی جادو نگاہ تھی کہ تعریف محال ہو اور رقص مین تو اپنا نظیر ہی نہین رکھتی تھی۔

اسکے بعد کہروا ناچ شروع ہوا۔ زلف چلیپا کھلی ہوئی۔ کمر پر ہاتھ رکھکر ایسا تھرکتی تھین کہ واہ۔ بعد ازان ایک غول ماہ رخان سحر نگاہ کا اور آیا۔ پوشاک فوق البھڑک۔ زربفت اور کمخواب کا لباس اسپر عطر و عنبر کی بو باس۔ کسی کا نام لِی۔ کسی کا نام راگنی۔ کسی کا نام ٹھمری۔

اس غول کے بعد گنوارون کا غول آیا۔ کوئی نصف برہنہ کوئی مُنھ پر کالا چہرہ لگائے ہوئے چہرہ دیکھکر بدھو تو ڈر گئے۔ اسکے بعد ایک نئی قسم کا بہت بڑا استار آیا چھ آدمی اُٹھائے ہوئے تھے

اور دس آدمی بجا رہے تھے اور یہ غزل گا رہے تھے۔

وہ بیکس ہون نہین ہی کوئی میرے غمگسارون مین	رہا اک دل سو وہ بھی ہو تمھارے جان نثارون مین
سوے گو غریبان آئین وہ یہ پوچھتے یا رب	مرے کشتے کی تربت کونسی ہی ان مزارون مین
ترا اُبھرا ہوا جوبن یہ اُنکو گدگداتا ہی	کر لوٹے جاتے ہین مارے ہنسی کے پھولی رون مین
حقیقت عاشقون کے مرگ کی ہمسے کوئی پوچھے	بہت جب نیند آئی سو رہے جا کر مزارون مین
اِدھر بھی اک نگاہ ناز اپنے حُسن کا صدقہ	الٰہی حشر کے دن آنکھ نیچی ہو نہ یارون مین
جگر روتا ہی دل کو دل جگر کو طرفہ ماتم ہی	یہ اُسکے سوگوارون مین وہ اِسکے سوگوارون مین
ادھر دل لوٹتا ہی اُسطرف بجلی تڑپتی ہی	الٰہی خیر ہو بحث آ پڑی دو بیقرارون مین
نظر ہی آئینے پر مانگتے ہین عکس سے بوسہ	وہ خود اپنے دردولت پہ ہین امیدوارون مین

یہ غزل ختم کرکے وہ لوگ گئے اور انکے بعد ایک اور زاہد فریب نے اکڑنا چنا اور گانا اور لبھانا شروع کیا اور یہ گائی۔

سامنے اک نگار کو پایا	بوستان مین بہار کو پایا
بلور کا اک چبوترہ خوب	اک حوض بھی اُسمین تھا خوش اسلوب
اُسپر تخت اور تخت پر حور	یعنی اک نازنین مغرور
باغ کی سیر کوئی کرتی ہی	لوئی انگیا مین پھول دھرتی ہی
کوئی گل رو ہی محو گلبازی	کوئی دکھلا رہی ہی طنازی
گلبدن اک کھڑی ہی زیر شجر	ہی لب نہر اک پری پیکر

اسکے بعد زہرہ نامے ایک مشتری خصال یون چہکی۔

گل در بر و می در کف و معشوق بکام ست	سلطان جہانم بہ چنین روز غلام ست
گو شمع میارید درین جمع کہ امشب	در مجلس ما ماہ رخ دوست تمام ست
در مذہب ما بادہ حلال ست ولیکن	بے روے تو اے سرو گل اندام حرام ست
گوشم ہمہ بر قول نی و نغمۂ چنگ ست	چشمم ہمہ بر لعل لب و گردش جام ست
از ننگ چہ گوئی کہ مرا نام ز ننگ ست	وز نام چہ پرسی کہ مرا ننگ ز نام ست
میخوارہ و سرگشتہ و رندیم و نظر باز	وانکس کہ چو ما نیست درین شہر کدام ست
حافظ منشین بے می و معشوق زمانے	کایام گل و یاسمن و عید صیام ست

اس غزل کے ختم ہونے پر ایک اور نازورہ گلبدن چمکتی ہوئی آئی اور یون چہچہائی۔

رسید مژدہ کہ آمد بہار و سبزہ دمید	وظیفہ گر برسد مصرفش گل ست بہ عید
صفیر مرغ برآمد بط شراب کجاست	فغان فتاد بہ بلبل نقاب گل کہ درید
ز روے ساقی مھوش گلے بچین امروز	کہ گرد عارض بستان خط بنفشہ دمید
چنان کرشمۂ ساقی دلم زدست ببرد	کہ باکسے دگرم نیست روی گفت و شنید
بکوے عشق منہ بے دلیل راہ قدم	کہ گم شد آنکہ درین رہ برہبری نرسید
ز میوہ ہاے بہشتی چہ ذوق دریابد	کسے کہ سیب زنخندان شاہدی نگزید
گلے بچید ز بستان آرزو دل من	مگر نسیم مروت درین چمن نوزید

اسکے بعد اور اور کھیل ہوئے اور ناظرین و حاضرین نے لطف وافر اُٹھایا اور حظ موفور پایا اور **فوجدار** اور بدھو نے اِن کرتبون اور تماشون کی نسبت مختلف رائین دین۔ بدھو نے کہا صاحب حقیقت یہ ہی کہ ان کرتبون مین جان جوکھم بھی بہت ہی دل لگی نہین ہی۔ اجل نہ بادشاہ کو چھوڑتی ہی نہ وزیر کو۔ نہ امیر کو نہ فقیر کو۔ نہ بھیڑ کو نہ ہاتھی کو۔ نہ اکیلے کو نہ ساتھی کو۔ اجل کی ایسی تیسی۔ خدا اس سے سمجھے اور اسکو غارت کرے آمین۔

فوجدار۔ بس اب ذرا چونچ سنبھال۔ او نامعقول۔ پھر بک بک کرنے لگا اگر ذرا بھی پڑھا لکھا ہوتا تو اسقدر ادل جلول نہ بکتا۔ بمبوق۔

بدھو۔ اس سے زیادہ بکتا۔ اور عالمانہ بکتا۔ اب جاہلانہ بکتا ہون خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہی۔

ف۔ پھر بیہودہ بکا۔ اسکا یہ کون موقع تھا۔ اچھا اگر خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہی تو چھپکلی تک سے کیون تو ڈرتا ہی بے۔ بودے۔

ب۔ جناب وہ جان دینے والے کوئی اور ہی ہوتے ہونگے یہان ابھی بادشاہی کرنی ہی جنون نہین ہی کہ کٹ مرین اور اِس دنیا کی بادشاہی چھوڑ کر دوسری دنیا مین ہو رہین۔

اسکے بعد بدھو نفر نے وہ بوتل کھولی جو باورچی نے انکو دی تھی اور اسقدر پی کہ **فوجدار** صاحب کا بھی جی للچایا مگر پی نہ سکے اسکا سبب آئندہ بیان ہوگا۔

فصل ۔ ۲۱

جب بدھو نفر اور **فوجدار** بذیان بک چکے تو اک زور کی آواز آئی۔ یہ آواز اِن تماشا کرنے والون کی تھی جو نوشہ اور دُلھن کے خوش کرنے کے لیے گھوڑیون پر سوار اُچکتے اور پُھدکتے پھرتے تھے۔

اُنکے ارد گرد ہزار ہا لکھو کھا آدمی تھے اور سب کے ہاتھ مین باجے ہزار ہا قسم کے۔ اور جو تماشائی تھے وہ بھی عمدہ عمدہ دعوت کے کپڑے پہنے تھے جب بدھو نفر نے دُلھن کو دیکھا تو کہا بھئی واللہ یہ تو گنوارن کی لونڈیا نہین معلوم ہوتی۔ یہ تو وزیرزادی معلوم ہوتی ہے۔ کیا بھاری پائجامہ ہے۔ اور کیا جھلکتا ہے کہ واہ جی واہ اور یہ مخمل کا شالی سُرخ رنگ کی کرتی کیا غضب ڈھاتی ہے۔ اہو ہو ہو۔ اور یہ موباف۔ واہ وا واہ۔ دو لاکھ سے کم کا نہوگا۔ سر سے پانون تک سونا ہی سونا ہے چاندی کا نام نہین۔ انسان ہے یا سرو روان فوجدار نے مسکراکے کہا۔ ع۔ تو نے دیکھے ہی نہین ناز و نزاکت والے + کہا چہ وافی مرغلہ۔ ارے ہماری شمع قد کو دیکھ تو آنکھین کھلجائین۔

دُلھن کے چہرے پر ذرا زردی سی آگئی تھی کیونکہ آرام مدت سے نہین ملا تھا دن کو بھی دیر تک انھون نے نکھار کیا تھا اور اسی سبب سے تھک بھی گئی تھین۔ اور دُلھنون کا قاعدہ ہی ہے کہ شب کے لیے بڑی دھوم کی تیاریان کر رکھتی تھین۔ دولھا اور دُلھن ایک مرغزار کی جانب بصد شان چلے۔ وہان ایک عالی شان بارہ دری خاص اسی غرض سے بنائی گئی تھی کہ دولھا کا دُلھن کے ساتھ عقد ہو اسکی چوبرجی سے جو بصرف زر کثیر تیار کی گئی تھی یہ دونون ناچ دیکھینگے اور تمام شب جلسہ رہیگا جیسے ہی دولھا اور دُلھن نے اس بارہ دری مین قدم رکھا ویسے ہی ایک آواز بلند گوش زد ہوئی کہ ٹھہر جاؤ۔ ذرا ٹھہر جاؤ۔ جلد بازی نہ کرو عاقبت اندیشی اور آخر بینی سے کام لو۔

اس آواز کے سنتے ہی لوگون نے دیکھا تو ایک آدمی نظر آیا جو ریشمی کپڑے پہنے ہوے تھا۔ یہ شخص گلاب کا پھول یعنی دلھن کا بڑا عاشق زار اور دولھا کا پُرانا رقیب مکار تھا۔ دیکھتے ہی سب کے سب دھک سے رہ گئے کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہے۔ خدا ہی خیر کرے۔ وہ قریب آگیا ہانپتا ہوا چہرہ مارے غصے کے سُرخ۔ زہر کا بجھا ہوا نیزہ ہاتھ مین لیے ہوے۔ بڑے غیظ و غضب مین تھا۔ نیزۂ خاراشگاف کو جھکا کر بڑے غصے مین اسنے کہا اے احسان فراموش محسن کش تم خوب جانتی ہو کہ ہمارے اور تمھارے مذہب کے قواعد کے مطابق تم سوا میرے اور کسی کے ساتھ شادی نہین کر سکتین تم میری ہو اور مین تمھارا ہون مدت سے اسی آرزو مین تھا کہ نقش مراد کرسی نشین ہو مگر اب تم دوسرے کی بغل گرم کرنا چاہتی ہو جا میرا خیر مین بھی اپنی جان دونگا اور اب نہ جیونگا نہ جیونگا۔ میری مرتے وقت بھی یہی دعا ہے کہ تم اور تمھارا خوش نصیب اور دولتمند میان ابدالآباد تک زندہ اور تندرست رہو۔ یہ کہکر اُسنے چھری بھونک لی اور گر پڑا اور خون کے دریا جسم سے بہنے لگے۔

اسکے دوست احباب فوراً دوڑ پڑے سب کف افسوس ملتے تھے کہ مفت مین اسکی جان گئی

خدائی فوجدار رشک حمارسے اُترکر سب سے پہلے موقع واردات پر موجود اور اس کشتۂ ناز کی نبض دیکھی تو کہا ابھی جان باقی ہی تھوڑی دیر مین ذرا ہوش آیا تو اسنے کہا۔

جانان مرا بہ من بیارید	وین مردہ تنم باد سپارید
گر بوسہ زند برین لبانم	تا زندہ شوم عجیب مدارید

ایک شخص نے سمجھایا کہ اب یہ وقت خدا کے یاد کرنے کا ہی۔ معشوقہ کی یاد کو چھوڑو۔

چھوڑدے عشق حسینان جہان ای غافل	عاشق اللہ کا ہو عشق بشر کچھ بھی نہین

اسنے کہا میرا خدا میرا معشوق ہی۔ اتنے مین خدائی فوجدار نے بھی رائے زنی کی یہ بھلا کب چوکنے والے تھے۔ توبہ کر بندے۔ انھون نے کہا سنو صاحبو یہ شخص اب زیادہ جی نہین سکتا کوئی دم کا مہمان ہی۔ بہتر ہی کہ اسکا عقد اس جادو جمال کے ساتھ ہو اور جب یہ مرجائے تو اسکی بیوہ کو امیر کبیر خوشی سے اپنی بی بی بنائے۔ اور عقد نکاح مین لائے۔ سب نے اس رائے سے اتفاق کرلیا اب بیچارہ دولھا پریشان حیران کہ کیا کرون لوگون نے اسکو مجبور کیا کہ اس بات پر راضی ہو جاؤ۔ ناچار راضی ہونا پڑا اب لوگون نے دُلھن سے کہا کہ چلو اور اس کشتۂ تیغ جفا کے ساتھ عقد کرو۔ وہ دیر تک راضی نہوئی مگر آخر کار مجبوراً اُسکے قریب گئی اور یون مکالمہ ہوا۔

دُلھن۔ مین خوشی سے تمھاری دلھن ہونے آئی ہون۔

عاشق۔ (آنکھین کھولکر) تمنے ایسے وقت مین یہ خوشی کا کلمہ سنایا جبکہ مین اس دنیاے دنی سے کوچ کرنے والا ہون مگر خیر مرتے دم یہ کلمہ سننے سے میری روح کو کمال فرحت ہوئی۔ اب کچھ دم کا مہمان ہون۔ لیکن بڑے آرام اور بڑی آسایش کے ساتھ جان دونگا کہ میری پیاری جسپر میری جان جاتی ہی وہ سرہالین آکے میری بی بی بنی۔ شاید تم یہ آزمانے آئی ہو کہ دیکھون مرگیا یا زندہ ہی۔

مجھ مین کیا باقی ہی جو دیکھے ہی تو آن کے پاس	بدگمان وہم کی دارو نہین لقمان کے پاس

اسکے بعد غشی کی حالت طاری ہوئی اور لوگ سمجھے کہ دم نکلنے والا ہی دُلھن نے آہستہ سے کہا مین برضا و رغبت تمھاری بی بی ہوئی اور تم میرے میان ہوے۔ اسنے کہا مین بلا اکراہ و اجبار بہ طیب و خوشی خاطر تمکو اپنے عقد نکاح مین لایا۔ تم میری بی بی ہوئین اور مین تمھارا میان۔ وہ بولی اور مین تمھاری منکوحہ بی بی ہوئی۔ چاہے تم لاکھ برس تک زندہ رہو چاہے اسی دم مرجاؤ۔

اتنے مین میان بدھو نفر نے ہنسکر کہا جو اسقدر زخم کاری کھائے اور جسکے جسم سے خون کے دریا روان ہون اُسکا اسطرح پٹر پٹر بولنا کمال ہی۔ مردہ ایسی گفتگو کرے امر محال ہی۔ الغرض مذہبی اصول کے

مطابق ان دونون کا عقد ہو گیا۔ اور عقد ہوتے ہی وہ مکار ہنستا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ حاضرین نے کہا (اعجاز اعجاز اعجاز) وہ مکار بولا (اعجاز نہین۔ چکما چکما۔ فریب فریب) اب معلوم ہوا کہ چھُری اُسنے اپنے بدن مین نہین بھونکی تھی بلکہ کوئی شے کمر سے باندھے تھا اسمین چھُری بھونک دی اور اسی مین سے خون کے تراٹے بہنے لگے دودھا کے طرفدارون نے فوراً تلوارین میان سے نکالین اور کہا کہ یہ عقد فریب سے ہوا ہی لہذا ناجائز ہی کیونکر اُس مکار پر جھک پڑے اُسکے جنبہ دارون نے بھی تلوارین کھینچین کہ اتنے مین **فوجدار** صاحب نیزہ اور ڈھال اور تلوار لیے ہوے عین موقع پر پہونچ ہی تو گئے اور للکار کے سب سے کہا خبردار بس اب آگے نہ بڑھنا۔ بدھو نفر اس کل کارروائی کے خلاف تھے۔ یہ وہان سے ذرا دور کھسک گئے۔

اب **فوجدار** صاحب نے یون للکار کے اسپیچ دینی شروع کی صاحبو ذرا گوش ہوش سے سنو عشق کے معاملات مین انتقام لینا خلاف قوانین عاشقی ہی عشق اور جنگ کا ایک حال ہی بعد جنگ اگر ملاقات ہو تو دوستون کی طرح ملتے ہین اب سنیے کہ جنگ مین فریب کاری کے بغیر کام نہین نکل سکتا پس عشق کے معاملات مین بھی فریب کاری جائز ہی۔ الحرب خدعۃ۔ خدا کو ایسا ہی کرنا منظور تھا۔ تن بہ تقدیر۔ امیر کبیر اپنے روپئے کے زور سے لاکھون حسین عورتون کو مول لے سکتے ہین۔ یہ بیچارہ کیا کر سکتا ہی لہذا ہمارا حکم ہی کہ دونون فریق ہٹ جاؤ ورنہ جو آگے بڑھیگا پہلے اسکو اِس نیزے سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔ اور یہ نیزہ سینے کے پار ہوگا یہ کہکر اس وحشت اور اس زور سے نیزے کو ہلایا کہ لوگ کانپ اُٹھے۔ احباب نے جو دور اندیش تھے امیر کبیر کو سمجھایا کہ اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ تمھاری قسمت۔ دونون فریق نے تلوارین میان مین رکھ لین اور امیر کبیر دل مین سوچنے لگے کہ عورت جب کنواری تھی تب اس مکار پر جان دیتی تھی اب بھی اسکو اس سے ویسا ہی عشق ہوگا یہ فقط میری دولت کے سبب سے مجھ سے اختلاط کرتی تھی اچھا ہوا کہ عقد نہوا۔ سستے چھوٹے۔ امیر کبیر کے لوگ اور احباب بھی ٹھنڈے ہوے۔ مکار کے دوست اور ساتھی بھی ٹھنڈے ہوے اور امیر نے یہ امر ظاہر کرنے کے لیے کہ اس فریب اور چلکے سے مجھے ذرا بھی رنج نہین ہوا ناچ رنگ اور رہو حق کو بدستور قائم رکھا گویا ان ہی کی شادی ہو رہی تھی مگر مکار کے احباب اسمین شریک نہین ہوے اپنے گانون چلے گئے اور **فوجدار** صاحب کو ہمراہ لیتے گئے سب کی نظرون مین انکی کمال وقعت تھی کہ یہ بڑے منصف مزاج منطقی اور جری آدمی ہین۔ بدھو اپنے دل مین مکار کو کوستے جاتے تھے کہ امیر کبیر کے ہان کا لذیذ کھانا ہاتھ سے گیا شب کو چکھ چکے تھے نا۔ سر جھکائے کوستے ہوئے گدھے پر سوار ہو کر **خدائی فوجدار** کے پیچھے پیچھے چلے۔ کچھ تھوڑا سا بچا ہوا پلاؤ اور ایک پراٹھا اور کچھ تلی ہوئی اردوین کا ابھی تک سہارا تھا۔ مگر عمدہ عمدہ تازہ تازہ کھانا کجا۔ بڑے افسوس کے ساتھ

دیکھ اپنے آقاے نامدار کے پیچھے پیچھے پھڑپھڑ کرتے جاتے تھے۔

فصل - ۲۲

مکار اور اُنکی نئی دُلھن نے فوجدار کی بڑی خاطر کی اور کہا کہ جس مستعدی اور بسالت کے ساتھ آپ نے انصاف کیا اور مدد دی اسکا شکریہ ادا ہونا محال ہی آپ صاحب السیف والقلم ہین معجز بیان سیف زبان بدھو نے کہا ہمنے تو پہلے ہی کہدیا تھا کہ چھری کھا کے زخمی اسقدر گفتگو کرسکے یہ نئی بات ہی۔ ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے کہ کوئی گُر اچلپا ہی۔ مکار نے کہا ہمارے چند احباب کو یہ حال بخوبی معلوم تھا وہ ہمارے رازدان تھے تاکہ اس دغا اور فریب مین وہ بھی شریک ہون فوجدار بولے اسکو دغا نہین کہتے عاشق معشوق کی شادی دغا کے درجے تک نہین پہونچتی۔ لیکن ایک صلاح معقول ہم تمکو دینگے وہ یہ کہ تم ایمانداری کے ساتھ روپیہ پیدا کرنے کی فکر کرو۔ اور اپنی زوجۂ حسینہ کو کہ جواہرات مین تولنے کے قابل ہی آسایش سے رکھو اور اپنی خوش نصیبی سمجھو کہ ایسی پری نازنک جمیلہ خدا نے تمکو دی یہ بڑی خوش نصیبی ہی اگر یہ کبھی خفا ہو تم اُسکو بُرا نہ کہو جان سے زیادہ عزیز رکھو اُنکے قدمون کو صبح اُٹھکر دھو کر پیو۔ اور اس سے کہو کہ تمھارے حق مین دعاے خیر مانگے تاکہ اسکی دعا کی برکت سے خدا تمھارے مرتبے اعلیٰ کرے ایک بات اور بھی یاد رکھنا کہ اگر ذرا بھی اسکو دق کیا تو لکھو کھا اسکے گاہک ہوجائینگے اور یہ تمھارے ہاتھ سے نکل جائیگی۔

چون در بر دیگری نشیند	باشد کہ دگر ترا نہ بیند

بدھو نے اپنے دل مین کہا کہ مین جو ذرا بھی بولتا ہون تو یہ ٹیٹوا لیتا ہی اور خود دیر سے بک رہا ہی مگر انکو روکے کون سڑی کے مُنھ کون لگے۔ جو خود سڑی سودائی ہو۔ مین تو جانتا تھا کہ صرف بہادری اور پہلوانی ہی کا زعم ہی مگر اب جو سُنا تو حضور ہرفن مولے بننا چاہتے ہین۔ خدا اسکو غارت کرے فوجدار نے اسکو بڑبڑاتے جو سُنا تو پوچھا کیا بک رہا ہی۔ اسنے کہا کچھ نہین مین یہ سوچتا تھا کہ اگر میری شادی کے قبل یہ راے دی ہوتی تو واللہ مین شادی ہی نہ کرتا۔

فوجدار۔ تو کیا تمھاری بی بی بد ہی۔

بدھو۔ جی نہین بد نہین ہی مگر ایسی بڑی نیک بھی نہین ہی۔

فوجدار۔ خبردار اپنی بی بی کے خلاف کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا تمھارے بچون کی مان ہی۔

بدھو۔ اجی میری تو کیا حقیقت ہی وہ افراسیاب خان کی تو سنتی ہی نہین سوار کو گھوڑے پر سے اُتار لے۔ شیطان کی خالہ ہی۔

الغرض تین دن تک آقا اور بدھو بنکے باپ [illegible] کی خاطر کی
اب انکو شوق چرایا کہ تاج بی بی کا روضہ اور درگاکھوہ اور آصف الدولہ کا امام باڑہ دیکھین۔ طالب علم
سے جو انکے ہمراہ تھا انھون نے یہ خواہش ظاہر کی تو اسنے کہا میرا چچا بڑا سیاح ہی اسکو ضرور ہمراہ لیجیے
وہ آپ کو سب چیزین دکھادیگا۔ انھون نے اپنے چچا کو بلادیا اور فوجدار اپنے میزبانون سے رخصت ہوکر
مع بدھو نفر و سیاح مع الخیر والشر روانہ باشد پہلے آصف الدولہ بہادر کے امام باڑے کی طرف چلے
سیاح سے پوچھا آپ کا پیشہ کیا ہی جناب۔ اسنے کہا تصنیف و تالیف کتب۔ بہت خوش ہوے
فرمایا کون کون کتاب آپ نے تصنیف کی انھون نے کہا ایک علم طبیعات مین ہی۔ پوچھا بھلا اسباب
حدوث زلزلہ کیا ہین۔ بدھو نفر بھلا یہ الفاظ کیا سمجھتے۔ مسکرائے۔ اور سیاح نے کہا اسکے بہت اسباب
ہین ایک سبب یہ ہی کہ اجزاے کبریتیہ احمریہ طلب خروج کے لیے موج زن ہوتے ہین اور جب انکو اخراج کی
جگہ نہین ملتی تو جوش آتا ہی اور زمین منشق ہو جاتی ہی۔ اس قسم کے زلزلے خاص کر ان مقامات مین
زیادہ تر ہوتے ہین جو جبال النار کے قریب واقع ہین۔ علماے فاضل نے زلزلہ آنے کے قبل اسکے
حدوث کے حال معلوم ہونے کا ذریعہ علمی پیدا کیا ہی کہ مقناطیس کو کسی شی سے دیوار مین لٹکا دیا
زلزلہ آنے کے آدھ گھنٹے کے قبل مقناطیس کی قوت جاذبہ جواب دیجاتی ہی۔ اسی مقناطیس کے
نیچے ایک کڑہ پیتل کا بنا ہوا رکھ دیتے ہین۔ ادھر زلزلہ آنے کو آدھا گھنٹہ باقی رہا اور ادھر مقناطیس
کی قوت جاذبہ جاتی رہی اور وہ دھڑ سے گرا اور پیتل کے کڑے پر ٹھنا کے کی آواز ہوئی اور سب کو
معلوم ہوا کہ زلزلہ آیا بس چوکس ہو گئے۔

فوجدار نے خوش ہوکر کہا آپ بڑے واقفکار آدمی ہین۔ اتنے مین بدھو نے سیاح سے پوچھا
کیون بندہ پرور سب کے پہلے کس شخص نے اپنا سر کھجلایا تھا۔ میری راے مین حضرت آدم نے
سب سے پہلے سر کھجلایا ہوگا۔ سیاح نے کہا ہان بیشک۔ انکے سر بھی تھا اور بال بھی تھے۔ بدھو نے
پوچھا اچھا فرمائیے پہلا شخص جو گرا کون تھا۔ سیاح نے کہا مین عرض نہین کر سکتا۔ بدھو بولے ہم بتادین
(لولی فلک) سر کے بھل آسمان سے پھینکی گئی۔ سیاح اور طالب علم نے اتفاق کیا۔ فوجدار بولے
میان بدھو تم کسی سے سیکھ کے آئے ہو یا رے تم یہ باتین کیا جانو بھلا۔ اسنے کہا بس رہنے دیجیے اگر سوال
جواب کی جانب طبیعت مائل ہو جاے تو کل تک سوال کرتا رہون فوجدار بولے بدھو تم ذہین آدمی ہو
کیونکہ بعض پڑھے لکھے آدمی ایسے گھامڑ ہوتے ہین کہ عقل کے پیچھے سونٹا لیکے دوڑتے ہین۔

اسی قسم کی مذاقیہ گفتگو مین دن تو گزر گیا اور شب کو ایک گانون مین ٹکے جہان سے آصف الدولہ کا

امام باڑہ پانچ کوس پر تھا۔ صبح کو امام باڑہ دیکھنے چلے۔ دور سے ایک بڑا اونچا پھاٹک نظر آیا فوجدار اسکو دیکھکر بہت خوش ہوے سیاح نے کہا اسکو رومی دروازہ کہتے ہین۔ جب وہان پہونچے تو سواریون سے اُترے اور دروازے کو دیکھا تو ٹوپیان ہاتھ سے روک لین۔ نہایت ہی بلند اور رفیع۔

یہ اوج مین کچھ طول امل سے بھی فزون ہی	دروازہ ہی یا گنبد گردون کا ستون ہی

اس مقام پر فوجدار صاحب سوچے کہ اگر یہان کوئی جنگ ہو تو تمام عمر نام رہے۔ اسکے بعد پھاٹک کے اندر آے۔ اب پھاٹک سے چلے تو عش عش کرنے لگے واہ عجب مقام دلکش ہی۔

اگر فردوس برروے زمین ست	ہمین ست وہمین ست وہمین ست

اب حضور خدائی فوجدار بہادر کو اپنی معشوقہ نامدار یاد آئین۔ فرمایا او معشوقہ من یل نامدار او اغید گلعذار رشک لعبتان فرخار تیری جدائی مجھے ازبس خار ہی۔ دل پہلو مین مضطرو بے قرار ہی۔ خدا گواہ ہی کہ اس نیازمند کو تہ دل سے تمھاری چاہ ہی عشق خانہ خراب سے خدا سمجھے کہ اسکے ہاتھون ہم سب تباہ ہین اور تم ہو کہ کسی کی سنتی ہی نہین۔ یا خدا مین تمکو کیونکر سمجھاؤن کہ میرے دل کا کیا حال ہی۔ خیر۔ ع۔ ہرچہ باد اباد ماکشتی درآب انداختیم + تمھارا غلام اس فرح بخش مقام پر وہ مہم عظیم کرنے والا ہی جو چشم فلک نے دیکھی اور گوش فلک نے سنی نہوگی۔

اب سنیے کہ حضرت سودائی تو تھے ہی آپ کو یہ شوق چرایا کہ اس پھاٹک پر سے کودین اور نام کرین لوگ منع کرتے رہے مگر آپ چڑھ ہی تو گئے سنتا کون ہی سڑی تو ہین ہی۔ ہائین ہائین کسکی ہائین اور کہان کی ہوئین چالیس پچاس زینے چڑھے ہونگے کہ اُلوون اور چیلون اور چمگیدڑون نے جو انکی آنے کی اور کھٹ کھٹ کی آواز سُنی تو بھاگنے کی تیاری کی اور اس بھگدڑ مین اُنکے پرون اور بازوون اور چونچون اور پنجون سے حضرت بہت گھبرا گئے فوجداری ووجداری سب رکھی رہی وہان سے بہزار خرابی بصرہ گرتے پڑتے بھاگے خیر باشد کی آواز گونجنے لگی۔ نیچے اُترے تو بدن بھر مین کوٹے پڑے ہوے۔ مُنہ بگاڑ دیا۔ کہین پنجون کے نشان کہین جسم بچا ہوا۔ خون بہتا ہوا۔ جانورون کے پرون کی آواز یہان تک آتی تھی سب کو معلوم ہو گیا کہ پورے مبوق بنے چلے آتے ہین۔ ہات تیرے گیدی کی۔ اب لوگ پوچھتے ہین بھئی کیا ہوا۔ صد اسے برنخاست۔ ارے میان کیسی گزری۔ مُنہ بناے کھڑے ہین۔ جھیلپے ہوے کہا بھی تو کیا کہا ای برادران و عزیزان من تمھارے اصرار کے سبب سے مجھے ایسے معاربۂ عظیم سے چلا آنا پڑا جو میرا نام آفتاب سے بھی زیادہ روشن کرتا۔ صد ہا دیو جانور را ابابیل بنے ہوے لپٹ گئے اور مین نے بھی وہ وہ ہاتھ تلوار کے مارے کہ سر کاٹ کاٹ کے پھینک دیے۔ واہ رے مین۔

بدھوا اور سیاح غور سے فوجدار کی اول جلول تقریر سنتے رہے انکی گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ بڑا درد ہے اور بہت زور دے کر آواز منہ سے نکلتی تھی۔ لوگون نے پوچھا کہ ذرا مہربانی کرکے وہان کا حال تو بیان فرمائیے کہ اُس دوزخ مین آپ نے کیا دیکھا۔ انھون نے کہا خدا کے لیے دوزخ اب نہ کہنا عجب مقام ہے تورا مجھے کچھ کھانے کو دو۔ مارے بھوک کے انتین قل ہو اللہ پڑھ رہی ہین ان لوگون نے طالب علم کی لنگی ہری ہری دوب پر بچھادی اور اغذیۂ لذیذ و اطعمۂ روح پرور محبت سے تینون نے باہم نوش جان کیے۔ جب لنگی جو دسترخوان کا کام دیتی تھی ہٹادی گئی تو فوجدار نے غل مچاکر کہا سب صاحب ہمہ تن گوش بیٹھے رہین کوئی بزرگوار چلے نہ جائین۔

فصل ۔ ۲۳

چار بجے دن کے وقت آفتاب جہانتاب پردۂ ابر مین نہان تھا اور جھلملاتے چراغ کیطرح کچھ یون ہی سی روشنی بادل مین سے چھن چھن کے آتی تھی۔ اس سبب سے ذرا خنکی بھی تھی۔ خدائی فوجدار ایسے موقع کو بھلا کب ہاتھ سے دینے والے تھے بے غل و غش آپ نے اپنے اُن دونون معزز سامعین کو رومی دروازے عالیشان پھاٹک کا حال یون سنایا۔ وھو ہذا۔ بارہ یا چودہ گز کے عمق مین اس مقام بلاخیز وحشت سکن جنون خیز مین ایک غار بزرگ ہے جانب راست واقع ہے اور اسقدر بہن اور عریض وطویل کہ دو ہاتھیون کی گاڑی سما جائے اور پھر بھی جگہ باقی رہے۔ بغیر روشنی کے اُسکے اندر جانا محال ہے۔ اور ادھر اُدھر غار شگاف اور کھوہ مین اسقدر کہ معاذ اللہ۔ اس غار عظیم مین بندۂ درگاہ ایک رسّی سے لٹک کر دھم سے کود ہی تو پڑے ع۔ ہان مرے شیر ترا کیا کہنا + اب وہان ادھر اُدھر سگ یاسوختہ کی طرح گھومتا ہون تو بوکھلایا ہوا۔ عجب وحشتناک مقام ہے۔ جی گھبرانے لگا۔ تھوڑی دیر ایک مقام پر ذرا آرام کیا کہ دم تو ہون تم لوگون کو پکارتا ہون تو ع۔ جوابے ندارد گمند ہوا + جو رسّی آپ لوگ خواہ مخواہ پھینکتے جاتے تھے وہ مین نے لی اور دیکھتا ہون تو اس غار کے نیچے ایک جانب ایک ورنما پیدا شد۔ اب تو نئی دل لگی دیکھنے مین آئی۔ این گل دیگر شگفت یک لسند دو شد۔ اب اس اتفاق کو دیکھیے کہ اس عالم بیکسی و مایوسی مین نیند آگئی اور سویا تو گھوڑے بیچ کے بےخبر سے نیا شد۔ آنکھ کھلی تو جل جلالہ۔ کیا دیکھتا ہون کہ ایک مرغزار پر بہار مین سنگ مرمر کے چبوترے پر ایرانی قالین بچھا ہے اور بندۂ درگاہ اسیر درازہین۔ ع۔ ے غم دز دنے ہم کالا + سوچتا ہون کہ ع۔ انچہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب۔ کبھی اپنے آپ کو دیکھتا ہون کبھی اس دلکش مقام کو گھڑی گھڑی دل مین سوچتا ہون کہ خواب ہے۔ مگر اصل کو خواب کیونکر سمجھ لون۔ دل سے باتین کین اور پورا یقین ہوگیا کہ خواب نہین ہے۔

دفعتہً ایک محل سلطانی جو روکش سلطانی تھا نہلے زمین تھا جلوہ فگن ہوا۔ دیوارین زمرد کی بنی ہوئی معلوم ہوتی تھین۔ جدھر نظر اُٹھا کر دیکھا عالم نور۔ بلکہ نورٌعلی نور۔ اب سنیئے کہ ایک پھاٹک خود بخود کھل گیا۔ شان خدا نظر آئی۔ اور ایک مرد پیر باریش سفید یک مشت و دو انگشت ماتمی لباس پہنے ہوے سامنے آئے کلاہ تتری بر سر۔ دست مبارک مین تسبیح ہزار دانہ اور ہر دانہ سیمرغ کے انڈے کے برابر۔ اور امام کے طول و عرض کا حال کچھ نہ پوچھیے۔ سنجیدگی بزرگی تقدس متانت چہرے سے برستی تھی۔ قریب آکر بغلگیر ہوے اور فرمایا اے یل نامدار پہلوان ہفتخوان منازل شجاعت خدائی فوجدار برسون کے بعد آرزوے دلی بر آئی اور خداے پاک نے آپ کی صورت دکھائی ہم لوگ سحر کے پھندے مین پھنسے ہوئے طلسم مین پڑے ہین یہان وہ وہ نادر اور بیبہا اشیا ہین جو نہ کبھی چشم فلک نے دیکھین نہ گوش فلک نے سنین مگر آپ کا سا جری پہلوان ہو تو البتہ انکا لطف اُٹھا سکے ورنہ۔ ع۔ کار بوزینہ نیست نجارے + اب حضور انور اگر ذرا میرے ہمراہ آئین تو وہ وہ کرشمے دکھاؤن کہ اچھے اچھے شاہنشاہون کی آنکھین کھل جائین۔ یہ محل میرا ہی ہے۔ یہ میری ہی جائداد ہے اور اسکا نام غار طمطوق ہے کیونکہ میرا نام یہی ہے سنتے ہی مین نے پوچھا کیا آپ وہی ہین جو کنی جنون سے کشتی مین سرخرو ہو کر اپنی معشوقہ کے پاس انگو لیگئے تھے۔ انھون نے کہا جی ہان مین ہی ہون اتنے مین بدھو بولے دیکھا جن کشتی بھی لڑا کرتے ہین) اسپر فوجدار کو غصہ آیا اور کچھ خرخشہ باہم ہونے لگا مگر طالب علم نے بیچ بچاؤ کر دیا۔ کہا آپ اس دلچسپ حال کو ادھورا نہ چھوڑیئے فوجدار نے کہا۔ الغرض۔ وہ مرد پیر مجھے کرشمے دکھلانے لگا۔ جو محل ہے سر بفلک کشیدہ۔ جو منار ہے آسمان سے باتین کرتا ہوا اور ہر مقام برف سے زیادہ سرد۔ ایک جگہ سنگ مرمر کی ایک قبر دیکھی جسکا کام تاج بی بی کے روضے کو مات کرتا تھا اور ایک نامی پہلوان ہمیشہ کے لیے میٹھی نیند سو رہا تھا۔ پتھر یا پیتل کی مورت نہ تھی۔ جی نہین۔ ہڈی اور گوشت۔ سچ مچ آدمی۔ اُنہی کی قبر تھی سنیئے پر دست زبردست۔ پیر مرد نے کہا جناب یہ بڑے بہادر آدمی کا مزار ہے مگر ایک ساحر نے اسکو بزور سحر مردہ بنا دیا۔ مین اور کئی اور مرد اور عورتین اس طلسم مین بزور سحر گرفتار ہین۔ لوگ کہتے ہین وہ ساحر بچہ شیطان ہے اور مین کہتا ہون وہ خود مجسم شیطان ہے اتنے مین اس لاش بیکفن سے آواز آئی ارے یار مرتے وقت کی نصیحت بھی کچھ یاد رہی۔ اسنے کہا بھائی جان خوب یاد رہی۔ ہر مہینے کی پہلی کو تمھاری قبر پر پھول چن دیتا ہون اور ہر نوچندی کو آب پاک سے غسل کرتا ہون اور ہر منگل کو تمھارے اوپر نمک چھڑکتا ہون اور ہر جمعہ کو تمھارے دماغ مین بوے خوش پہونچاتا ہون۔

اسکے بعد جہت کہا کہ ہم لوگ پانچ سو برس سے یون گرفتار ہین مگر جان ہے مردہ نہین ہین ہان

زندہ در گور ضرور۔ زندہ در گور کی لفظ کی مین نے تعریف کی (بدھو بولے۔ واہ واہ کیا اچھی جگہ تعریف کی ہی ۶۔ وا اے بیدردی کوئی تاپے کسی کا گھر جلے ہا) اسپر خدائی فوجدار بگڑنے ہی کو تھے کہ میاں نے روک دیا اور یون حضور فوجدار صاحب چمکنے لگے۔ اُس پیر مرد نے کہا جناب والا صرف ایک مین ان سب مین اُٹھنے بیٹھنے کے قابل ہون۔ باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔ یہ کبھی کبھی کچھ بولتے ہین مگر اسی قدر جسقدر آپنے سُنا ہی۔ ایک شہزادی بھی قید ہی۔ وہ بیچاری صبح کو ذرا آنکھ کھول سکتی ہی اور آہ سرد بھر کر مرجاتی ہی۔ ایک وزیرزادی بھی قید ہی وہ دو پہر کو اُٹھ بیٹھتی ہی اور جام شراب پی کر مرجاتی ہی۔ اتنے مین پھر اس زندہ در گور نے وہی ہانک لگائی تو پیر مرد نے کہا بھائی جان تمھارے دل کی تسکین اور تسلی کے لیے ایک بات کہتا ہون وہ یہ ہی کہ تمھارے روبرو ایک بڑے جری اور بہادر شیر ان شیر کھڑے ہین جنکی بہادری اور نبرد آزمائی کے تمام عالم مین جھنڈے گڑے ہین جنکا نام مشہور نام خدائی فوجدار شیر افگن ہی۔ مردے نے کہا انکی بسالت کی عرصے سے دھوم ہی اور بڑے بڑے نجومی انکی پیشین گوئی کر چکے ہین اسکے قدم رنجہ فرمانے سے دل کو سرور حاصل ہوا یہ کہکر کروٹ بدلی اور خاموش۔ اسکے بعد بیچارے مظلومون کے رونے کی آواز آئی اور ٹھنڈی سانسین سنائی دین۔ دیکھتا ہون تو ایک قطار کی قطار گلبدن گلعذار حسینون کی صف باندھے چلی آتی ہی۔ سب کا لباس ماتمی اور سب کے سرون پر سفید پگڑی۔ سب کے آخر مین ایک زن معزز برقع پوش بہت زمین پر لٹکتا تھا۔ لب سُرخ۔ ابرو شعرا کی تعریف کے قابل ہاتھ سیمین۔ پانگارین۔ دلفریب۔ جامہ زیب۔ ہاتھ مین ریشمی رومال۔ اور اسمین انسان کا دل۔ معلوم ہوا کہ یہ سب اسکی خادمہ ہین ہفتے مین دو بار یہ جلوس نکلتا ہی اور روتے پیٹتے اِدھر اُدھر گھوم کر اور اپنے اعزا کو رو کر پھر سب کے سب مرجاتے ہین۔ یہ دل اسی شخص کا اسکے ہاتھ مین تھا جو قبر کے اندر زندہ دفن تھا پھر اسی اس عورت کا اگر پیشتر دیکھتے تو آپ خود اعتراف کرتے کہ واقعی ساری خدائی مین اس رنگ روپ کی عورت نہ پیدا ہوئی ہوگی۔ اگر حضور کی معشوقہ زرین کمر دیکھ لین تو وہ تک کہین کہ ہان کوئی شی ہی۔ اس ہوار بن کیا معنی تمام دنیا مین وہ مشہور ہین مگر یہ بھی انسے کہین بڑھ کے خوش مزاج اور خوبرو ہین۔ مین نے اسکے جواب مین کہا سنیئے بندہ نواز۔ اپنا قصہ کہے جائیے مگر تشبیہ کسی کو کسی شخص سے نہ دیجیے) وہ بولے۔ حضور واللہ مجھے یہ نہین معلوم تھا کہ وہ آپ کی معشوقہ ہین ورنہ زبان تراش کے پھینک دیتا اگر ایسا کلمہ زبان سے نکلتا حورتک اُنکے مقابل کی نہین ہی۔

اس کلمے سے مجھے تسلی ہوئی کہ کجا میری معشوقہ اور کجا یہ۔ بدھو بولے غلام کو بڑی حیرت ہی کہ حضور اس بوڑھے کو لے کیون نہ پڑے۔ انھون نے کہا لاحول ولا قوۃ۔ بوڑھے آدمی پر ہاتھ اُٹھانا پاجی پنا ہی

جیسے اُنسے سوال جواب خوب ہوے۔
طالب علم نے کہا۔ حضور ہماری سمجھ مین یہ نہین آیا کہ اتنی سی دیر مین دو تین دن کی کارروائی حضور نے کیونکر کرلی اور یہ بھی سمجھ مین نہ آیا کہ یہ غار ہی پھاٹک کے برج پر کہان سے آیا۔ فوجدار نے پوچھا کتنی دیر مجھے ہوئی ہوگی۔ اُسنے کہا کوئی دس منٹ بلکہ اور اس سے بھی کم۔ فوجدار نے کہا ہرگز نہین دو شب اور تین دن ہم اس دور و دراز مقام مین رہے۔ پوچھا کھایا کیا۔ کہا ایک دانہ مُنھ مین نہین گیا۔ پوچھا جن لوگون پر جادو کیا جاتا ہے وہ کھانا کھاتے ہین یا نہین۔ کہا نہین۔ مگر اُنکے بال اور ناخن البتہ بڑھتے ہین۔ اتنے مین بدھو نفر نے چپکے سے کہا حضور وہ لوگ سوتے ہین یا نہین۔ کہا نہین۔ بدھو بولے سچ ہے صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے تخم تاثیر صحبت کا اثر۔ اسی سبب سے حضور بھی تین دن بھوکے پیاسے رہے اور آنکھ تک نہ جھپکی مگر ایک بات عرض کرون بُرا تو نہ مانیے گا واللہ کس بھکوے کو ذرا بھی یقین آتا ہو۔ کجا غار۔ کجا پھاٹک کا منار۔ مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ۔

طالب علم۔ این! یہ گستاخی! فوجدار صاحب کیا جھوٹ بولتے ہین۔ یہ کیا کہا!!!

بدھو۔ یہ منشا نہین ہے کہ جھوٹے ہین۔

فوجدار۔ پھر کیا منشا ہے۔

بدھو۔ منشا یہ ہے کہ اُسی ساحر نے آپ کے دماغ کو خراب کر دیا اور سودائی سپنے کی آپ لینے لگے۔

فوجدار۔ ہان یہ مانا۔ مگر مین نے اپنی آنکھون یہ سب دیکھا۔ سحر کے کیا معنی!!!۔ ایک بات تو کہنا بھول ہی گیا۔ پیر مرد نے مجھے تین گنوارنین دکھائین۔ تینون پریان۔ تینون ناچ رہی تھین مگر مین پہچان گیا کہ بیچ والی ہماری معشوقہ طرحدار ہے اور وہ دونون وہ ہین جو اسرو زانکے ہمراہ خواصون مین تھین مین نے پیر مرد سے پوچھا انکو آپ پہچانتے ہین۔ کہا نہین مگر بڑی نامی شہزادیان ہین اور کہا کہ شہزادیان ہزارون یہان سحر کے پھندے مین ہین تو شاید یہ بھی ہین تارا بائی بھی ہے۔ چندر کنور بھی ہے۔ بدھو نے آقا کی یہ ادل جلول تقریر سنی تو قریب تھا کہ مارے ہنسی کے لوٹن کبوتر بنجائے۔ آقا کی معشوقہ کا ذکر سُنکر اس سے نہ رہا گیا کیونکہ بدھو ہی نے تو آکے انکو چکما دیا تھا کہ یہی وہ آگئین۔ کہنے کو تھا کہ حضور ذرا اپنے ہوش کا علاج کرین۔ اسنے کہا خدا اس گھڑی کو غارت کرے جب آپ اس طلسم کے جہنم مین گئے تھے خدا وہ گھڑی پھر نہ لائے آپ میرے آقا ہین اس سبب سے آپ کی دیوانگی پر رحم آتا ہے یہان کیا بُرا تھا جو تحت الثریٰ اور قعر جہنم پہونچے۔ انھین باتون پر تو غصہ آتا ہے بس لگے اول جلول

سبکے۔ فوجدار بولے اب تمھارے منھ کون لگے۔ اسنے کہا مین بھی تمھارے منھ نہین لگتا۔ بس آپ چاہے
مار ڈالیے۔ اچھا یہ تو حضور فرمائین کہ معشوقۂ زرین کمر کو حضور نے کیونکر پہچان لیا کچھ اشارہ بازی بھی ہوئی
تھی انھون نے کہا وہی کپڑے جو اُس روز پہنے تھین وہی اب بھی پہنے تھین۔ مین نے سلام کیا۔ مگر جواب
نہ ملا بلکہ او رمیری جانب پشت کرلی اور تیر کیطرح بھاگین مین نے چاہا دوڑون مگر وہ ہوا ہو گئین یہ جا وہ جا۔
پیر مرد نے مجھسے پوچھا کوئی تدبیر اِن لوگون کے رہائی کی نکالو۔ اتنے مین معشوقۂ طرحدار کی ایک خواص
چپکے سے میرے قریب آئی اور آہستہ سے کہا ہماری خاتون بلقیس منزلت نے جھک کر آداب عرض کیا ہی
او رمزاج شریف دریافت کیا ہی او رکہا ہی کہ اگر آپ کے پاس اسوقت پانچ چھ اشرفیاں ہون تو مرحمت فرمایئے
پھر لیجیے گا مجھے سخت تعجب ہوا اور پیر مرد سے مین نے کہا کہ ایسی معزز عورت اور قرض مانگے۔ یہ کیا بات ہی
انھون نے کہا بھائی صاحب ضرورت تو ہر وقت او رہر مقام پر ہوتی ہی۔

احتیاج ست احتیاج	آنکہ شیران را کند روبہ مزاج

اس بات کے سنتے ہی مین نے چار اشرفیاں اُنکی خوش سلیقہ خواص کو دے دین او راس سے کہا میری
جانی پیاری اُنسے کہدینا کہ اس حالت کو دیکھکر سخت افسوس ہی مگر سحر سے کیا چارہ ہی۔ اس سے مجبوری ہی۔
خدا نے چاہا تو اس سے جلد چھٹکارا ہوا جاتا ہی کہدینا کہ بغیر تُنکے دیکھے کھانا پینا سب حرام ہی زندگی تلخ ہی۔ ذرا
شربت دیدار پلا دین لب لعل شکرخا کا بوسہ دے دین۔ مین انکا درم ناخریدہ غلام بلکہ غلام کا غلام ہون
او رغلام کے غلام کا چولام ہون انسے کہدینا کہ جسطرح مجنون لیلی کا عاشق زار تھا او رفرہاد شیرین کا جان نثار
او روامق او رعذرا دلی یار اور یوسف او رزلیخا مین پیار تھا اُسی طرح مین تمھارا غلام او ردرم ناخریدہ
غلام ہون۔ اگر عتاب کرو تو میرا نصیب اور اگر بوسہ او رپیار کرو تو نصیب۔

سرِ تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے	اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا

اُس خواص نے کہا مین یہ کل پیام کہدونگی او رچارون اشرفیاں لیکر ہوا ہو گئی۔
اس مقام پر بدھو نفر نے آہ سرد بھر کر کہا یا خدا مدد دے۔ اللہ اللہ ساحرون کو یہان تک قوت ہی!
میرے آقا کی مت بھنگ کردی۔ اس جنون او راس وحشت کے صدقے۔ حضور از برائے خدا ذرا عقل سے
کام لیجیے اپنی عزت کا خیال رکھیے او راس خبط سے درگزریئے اُسنے آپ کی عقل کو جہنم مین ملا دیا۔ فوجدار
بولے بھائی بدھو ہم اِن باتون کا بُرا نہین مانتے۔ کیونکہ تم ہماری محبت کے سبب سے ایسا کہتے ہو ورنہ غیر کو
کیا پڑی ہی مگر دنیا سے واقف تو ہو ہی نہین اس سبب سے خارج العقل ہو۔ ناتجربہ کار۔ سب چیزون کو
غیر ممکن ہی سمجھنے لگے مگر جیسا کہ مین پیشتر کہہ چکا ہون کسی نہ کسی روز او راور باتین بھی بیان کرونگا جو مین نے

نیچے جاکے دیکھین تھین اور تب تمکو میرے کہنے کا یقین آئیگا کہ سچ کہتا ہون یا جھوٹ۔ اسمین کوئی لفظ حرف غلط نہین ہی راست براست بلا کم و کاست۔

فصل۔ ۲۴

اس تاریخ بزرگ کے مصنف با وقار نے لکھا ہی کہ **فوجدار** صاحب جب رومی دروازے سے شکست کھاکر اور چیلون اور الّوون سے زک پاکر نیچے آئے اور جوش جنون مین مہملات بکنے لگے تو بدھو نفر نے انکے قصۂ لاطائل کے باور کرنے مین تامل ظاہر کیا یہی رائے بعینہ مصنف کی بھی ہی وہ کہتے ہین کہ جو امور **فوجدار** نے اپنی حماقت اور جہالت بلکہ دیوانگی کے سبب سے بیان کیئے وہ سب خلاف قیاس ہین۔ مگر ایک خیال اور بھی انکے دل مین جاگزین ہی وہ یہ کہ **خدائی فوجدار** صاحب کا سالائق جنٹلمین اور بہادر سپاہی اور یل نامدار کبھی جھوٹ نہ بولیگا۔ اگر زندہ دفنا بھی دیا جائے تو بھی دروغ بے فروغ سے کام نہ لیگا۔ ایک بات یہ بھی قابل غور ہی کہ اتنے سے عرصے مین وہ اسقدر طومار جھوٹ کا ہرگز اپنی جانب سے گڑھ نہین سکتے تھے۔ بہرکیف خدا جانے وہ بیان صحیح ہی یا غلط۔ مصنف اسکا ذمہ دار نہین۔ واللہ اعلم بالصواب۔ وہ اس امر کو ناظرین ہی کی رائے پر چھوڑتے ہین کہ وہ بیان کہانتک صحیح ہی۔ اسقدر لکھنا ضرور ہی کہ مرتے وقت **فوجدار** صاحب نے صدق دل سے بیان کیا تھا کہ یہ قصہ انھون نے کسی کتاب مین پڑھا تھا اب سنیئے کہ مورخ چہ میگوید۔

طالب علم اور سیاح دونون کو استعجاب تھا کہ **خدائی فوجدار** نے اس استقلال اور صبر کے ساتھ بدھو نفر کی زجر و توبیخ کو کیونکر برداشت کیا۔ مار کیون نہ بیٹھے اسکا سبب ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہی کہ انکو دلی تسلی تھی کہ انھون نے اپنی معشوقۂ زرین کمر کو نظر بھر کر دیکھا گو طلسم مین سحر کی حالت ہی مین دیکھا سہی مگر دیکھا تو۔ اگر یہ تسلی نہوتی تو بدھو کی بدزبانی سے آگ ہو جاتے اور اسقدر سخت سزا دیتے کہ بدھو بھی کبھی کبھی یاد کرتا۔ بدھو نے ایسی ایسی باتین کہی تھین کہ کوئی آقا برداشت نہ کرتا۔ سڑی سودائی بنایا۔ اور یہ کہا کہ خدا اُس گھڑی کو غارت کرے جب حضور کو یہ گدھے پن کی سوجھی کہ یہان سے قعر جہنم کا سفر کیا اور بھلے چنگے ہو کر وحشت کی لی اور اسفل السافلین کا راستا ناپا۔ آپ اپنی عزت کا خیال کیجیے اور اس پاجی پن سے درگزریے اور اسقدر اول جلول اور مہمل اور فضول نہ بکیے عقل سے کام لو بالکل دیوانے نہو جاؤ۔ اس سودا اور خیال خام کو چھوڑو اور اب آدمی بنجاؤ۔ **فوجدار** صاحب اور اسقدر الفاظ سخت کو روا رکھین۔ لاحول ولا قوۃ۔ غیر ممکن ہی۔ صرف اسقدر بدھو سے کہا تھا کہ تو ناتجربہ کار جاہل ہی۔ ہر شی کو تو غیر ممکن ہی سمجھتا ہی لیکن مین تیرے کہنے کا بُرا نہین مانتا کیونکہ تو میرے بھلے کے لیے کہتا ہی۔

سیاح نے **فوجدار** صاحب سے کہا کہ میرا قصد ہی کہ مین کتابین تصنیف کر کے چھپواؤن اور انکو بیچون **فوجدار** نے کہا ہان بات تو خوب ہی مگر خریدار کہان سے آئیگا۔ اسنے کہا یہان اکثر روسا ے گرانمایہ

مالدار امیر ہین فوراً خرید لینگے۔ چٹکیون مین لے لینگے۔ یہ بوڑے بھائی صاحب امیر اور مالدار ہین سہی۔ مگر کس کام کے شوق ہی نہین۔ پڑھنے لکھنے سے سروکار ہی نہین۔ اچھا خیر یہ تو ہوا ہی کریگا اب یہ فرمائیے کہ آج ہم آرام کہان کرینگے سیاح نے کہا یہان سے تھوڑی دور پر ایک ٹھاکر دوارا ہی اُسمین ایک سادھو رہتا ہی جو پیشتر سپاہی تھا بڑا نیک آدمی ہی اور مخیر۔ فیاض۔ اُسی ٹھاکر دوارے کے پاس اُسنے ایک چھوٹا سا بنگلہ بنوا لیا ہی۔ ہم اور آپ سب صاحب بخوبی اُسمین رہ سکتے ہین بدھو نفر نے پوچھا بھلا یہ سادھو مہمانون کو کھانا بھی کھلواتا ہی۔ یا نہین فوجدار نے کہا (تو بڑا پیٹو ہی ۔ ارے گدھے سادھو کو کچھ دینا چاہیے یا اُس سے کچھ اور لینا چاہیے سادھو کیا لنگر بانٹا کرتے ہین سادھو بیچارے کو مہمان نوازی سے کیا غرض اور سروکار ہی۔ مگر اسمین شک نہین کہ تو بڑا بندۂ شکم ہی گرسنہ چشم۔ ہم تو رہنے اور ٹکنے کی جگہ ڈھونڈھتے ہین اور تو کھانے کا حال پوچھتا ہی)

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک آدمی نظر آیا۔ پیادہ پا۔ تیز رفتار۔ ایک قاطر جسپر نیزے اور بھالے اور اسلحہ تھے اسکے ساتھ تھا۔ انکے قریب آکر اُسنے سلام کیا اور اپنی راہ لی۔ فوجدار صاحب نے ڈانٹ بتائی اور کہا (ٹھہر جائیے۔ ہمین کچھ عرض کرنا ہی۔ تم چاہے تیز جاؤ مگر اس قاطر کو دق نہ کرو) اسنے کہا جناب مین دم بھر رُک نہین سکتا کیونکہ یہ ہتھیار جو آپ دیکھتے ہین یہ کل کام مین آئینگے مین ذرا رُک نہین سکتا۔ تسلیمات عرض ہی اگر آپ یہ دریافت کرنا چاہین کہ یہ اسلحہ کس کام مین لائے جائینگے تو مجھ سے سرا مین ملیے ٹھاکر دوارے کے اُدھر جو سرا ہی اسی مین مین ٹکونگا۔ اچھا خدا حافظ ہی۔ پھر رخصت ہوتا ہون۔ تسلیم۔ یہ کہکر وہ ہوا ہو گیا۔ یہ جادہ جا۔ فوجدار اتنا بھی نہ پوچھنے پائے کہ کس کس مین جنگ ہوگی اور یہ نیزے اور تلوارین کس کام مین آئینگی۔ اُدھر وہ روانہ ہوا اور اِدھر انھون نے حکم دیا کہ سامان سفر کرو اور چلو ہم اِس سرا مین فروکش ہونگے ٹھاکر دوارے مین نہین رہینگے اور سیاح اور طالب علم بھی ہمارے ہی ساتھ رہینگے۔ سب سوار ہوے اور سرا کیجانب چلے۔ سیاح نے اُنسے کہا کہ ذرا ٹھاکر دوارے کے پاس گھوڑا روک لیجیے گا سادھو کے ہان بہت عمدہ شراب رہتی ہی اور چوری چوری وہ جان پہچان مسافرون کو پلاتا ہی اور دام لیتا ہی۔ بدھو شراب کا نام سنکر بہت ہی خوش اور بشاش ہوے۔ گویا لاکھون ہی ملگئے۔ اور گدھے کو تیز کیا اور اُنکے پیچھے پیچھے اور سب چلے فوجدار صاحب بھی شراب کی طمع سے اور کل امور بھول گئے ٹھاکر دوارے پہنچے تو بڑے افسوس کے ساتھ سُنا کہ سادھو وہان نہین ہین بدھو تو مر ہی گئے۔ جان ہی نکل گئی۔ ایک عورت سے جو سادھو کی چیلی تھی انھون نے کہا کہ اگر سادھو نہین ہین تو تم تو ہو گران سہی گران اور عمدہ سے عمدہ شراب لاؤ۔ اسنے کہا شراب تو نہین ہی اگر سستا پانی لو تو موجود ہی۔ بدھو اور بھی جل گئے۔ اور جھلا کر کہا اگر پانی کی ضرورت ہوتی تو کھو کھا کنوین موجود ہین۔ ہائے اُس شادی کے دن کسقدر سیر ہو کر کھایا تھا

پلاؤ او رمرغ کا کباب اور سالن او رشراب۔ عمر بھر نہ بھولونگا۔

ٹھاکر دوارے سے بصد افسوس سرا کی طرف چلے۔ ایک لڑکا تیز تیز جارہا تھا وہ ہنکے قریب آیا۔ ہاتھ مین تلوار سر پر کپڑون کا گٹھا۔ ایک پائجامہ۔ دو قمیص۔ سبز مخمل کا کوٹ پہنے تھا او رریشمی رومال پاکٹ مین تھا او رجوتا کوئی پانچ روپیے کا۔ کوئی اٹھارہ یا انیس برس کا سن تھا۔ ہنس مکھ او رپھرتیلا۔ راستے کی تھکاوٹ دور کرنے کو یہ گاتا جاتا تھا (یا لم مورا رے نیر چھوٹو جارے) اسکے بعد اسنے کہا کہ (فقط مفلسی کے سبب سے جنگ پر جاتا ہون اگر روپیہ ہوتا تو جان کاہے کو دیتا) یہ ان لوگون نے سن لیا۔ سب کے پہلے **فوجدار** صاحب مخاطب ہوے (میان صاحبزادے تم تو بڑی تیزی کے ساتھ جارہے ہو۔ اسوقت کہان کی تیاریان ہین ہرج نہو تو بتادو) اسنے کہا افلاس او رگرمی ان دونون کے سبب سے تیز تیز جارہا ہون۔ مین لڑائی پر جاتا ہون افلاس کا سبب **فوجدار** صاحب نے دریافت کیا۔ کہا گرمی تو ضرور ہے مگر تم مفلس کیون ہو۔ اسنے کہا میرے پاس ایک ہی جوڑا ہے اگر یہان پہنون تو میلا او رخراب ہو جائیگا اسلیے یہ پرانے کپڑے پہنے ہون یہان سے بارہ کوس پر ایک مقام ہے وہان میرا نام رنگروٹون مین لکھا جائیگا۔ مین وہان سے جہاز پر سوار ہونگا میدان جنگ مین جاکے بادشاہ وقت کی خدمت کرنا اس سے بہتر ہے کہ کسی دفتر مین لکھنی چند ہو۔ مین نے اگر کسی رئیس یا امیر کبیر کی نوکری کرلی ہوتی تو مالدار ہو جاتا اُکی نوکری مین بڑا فائدہ یہ ہے کہ پانچ روپیے کے نوکر او رہزارون کی آمدنی ہمکو یہ بات کہان نصیب۔ لاحول ولا قوۃ۔ نہ زر نہ زیور۔ بس یہ تلوار ہی ہمارا زیور ہے۔ اور زرہ ہے۔ اگر ہزارون مین ہمارے ایسے ایک کے پاس بھی روپیہ ہو تو اُسکو معجزہ سمجھنا چاہیے۔ **فوجدار** نے کہا تم اتنے عرصے سے نوکری کرتے ہو او رتمھارے پاس سپاہیون کی وردی بھی نہین۔ اسنے کہا میرے پاس دو وردیان تھین۔ مگر نوکری چھوڑنے کے وقت وہ مجھ سے لے لی گئین جب تک فوج مین ہین تبتک وردی رہتی ہے اسکے بعد چھین لیجاتی ہے او ردام وردی کے ہمسے پہلے ہی لے لیے جاتے ہین۔

فوجدار صاحب بولے یہ بڑا پاجی پنا ہے۔ اچھا کچھ پروا نہین۔ تم پھر نوکری کرو۔ سب کے پہلے تو خدا کی طاعت مقدم ہے اُسکے بعد خداے مجازی کی بندگی یعنی بادشاہ وقت کی نوکری۔ خصوصاً فوج کی نوکری صاحب سیف ہونا زیادہ عزت کی بات ہے بہ نسبت صاحب قلم ہونے کے۔ یہ ہمیشہ سے ہماری راے ہے۔ مانا کہ صاحب قلم زیادہ مشہور ہین او رتعداد مین بھی زیادہ ہین مگر صاحب سیف کی کہین زیادہ توقیر ہے ہماری ایک صلاح یاد رکھو۔

نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر	کہ انچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

یہ نصیحت تمھارے کام آئیگی او رمصیبت کے وقت اس سے بڑا مطلب نکلیگا۔ او روہ یہ ہے کہ۔

۶۔ شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن + موت سے بڑھ کے اور کیا ہوگا۔ اچھا موت آئے تو کیا۔

شدنی امر مین یہ وہم و گمان کیا معنے		موت کے نام سے یعنی خفقان کیا معنی	

اور ظاہر ہی کہ رن کے میدان مین مرنے سے زیادہ عزت کس مین ہی [illegible] ہر سپاہی کے لیے بڑی معراج ہی۔ ایک بڑے نامی گرامی شہنشاہ سے کسی نے پوچھا کہ حضور کی راے مین کس قسم کی موت اچھی۔ انھون نے کہا وہ موت جو دفعتہً ہوا اور جسکا پہلے سے ذرا بھی گمان نہو۔ وہم و خیال مین بھی نہو گو مذہب کے خلاف ہی اور اسمین کسی قدر کلمۂ کفر بھی ہی مگر کہا خوب ہی۔ فرض کرو پہلی ہی جنگ مین تم مارڈالیگئے گولی لگی اور انٹا غفیل ہوگئے۔ یا بارود سے اڑا دیے گئے دونون ایک ہی بات ہی یون بھی مرے وون جی مرے ایک آدمی کی راے ہی کہ سپاہی جب مرجاتا ہی تب اچھا معلوم ہوتا ہی جیتے جی اچھا نہین معلوم ہوتا خصوصاً جب کہ وہ میدان جنگ سے بھاگا جاتا ہو۔ اور ایک بات یہ بھی ہی کہ سپاہی کا بڑا فرض یہ ہی کہ اپنے افسر کی پوری پوری اطاعت کرے اسمین بھی وہی نام ہوگا جو جنگ مین ہوتا ہی یہ بھی یاد رکھو بیٹا کہ سپاہی کے کپڑون سے اگر بارود کی بو آئے تو اس سے اچھا ہی کہ عطر اور مشک و عنبر سے اسکی پوشاک معطر ہو۔ اگر اس پیشہ شریف مین تم بوڑھے ہوجاؤ۔ لنگڑے لولے ہوجاؤ زخمی ہوجاؤ تو لوگ اور بھی زیادہ تمھاری عزت کرینگے مفلس بھی ہو تو لوگ نظر حقارت سے نہ دیکھینگے۔ آجکل بڑی کوشش کیجاتی ہی کہ بوڑھے اور لنگڑے لولے سپاہیون کی بڑی پرورش کیجائے وہ کوئی غلام حبشی تو ہین نہین کہ بوڑھے ہوے اور نکال دیئے گئے اور بہانہ یہ کیا کہ غلامی اور اسیری سے ہم انکو آزادی دیتے ہین اور اس احسان کا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ بھوکون مرجاتے ہین۔ اب زیادہ وقت نصیحت کا نہین ہی تم ذرا میرے پیچھے گھوڑے پر بیٹھلو اور سرا تک چلے چلو اور وہان میرے ساتھ کھانا کھاؤ اور سیدھے ڈھرے سے لگو۔ خدا تمکو مدد دیگا اور منزل مقصود پر بہ آرام پہونچ جاؤ گے۔

اسنے کہا مجھے معاف فرمائیے مین پیدل ہی چلونگا۔ ہان کھانا البتہ آپ کے ساتھ کھاؤنگا نہ بد حونفر نے بیان پر آہستہ آہستہ کہنا شروع کیا دیکھا خدا کی شان ہی اتنا لائق فائق آدمی۔ کیسی عمدہ تقریر اسوقت کی ہی کہ جی خوش ہوگیا اور تھوڑی ہی دیر ہوئی کسقدر مہمل اور اول جلول بکتا تھا کہ معاذ اللہ۔ غار مین سے گئے اور مردے زندہ درگور دیکھے۔ خدا انکے دماغ کو ٹھیک کر دے۔ تھوڑی دیر مین سرا مین داخل ہوے۔ رات ہوگئی تھی بدھو بہت محظوظ ہوے کہ اسنکے آقا سرا کو اصل مین سرا ہی سمجھے سلطان خانہ یا قلعہ معلی نہ سمجھے جیسا کہ پیشتر سمجھتے تھے۔

سرا مین داخل ہوتے ہی خدائی فوجدار صاحب نے بھٹیارے سے پوچھا کہ جو آدمی نیزے اور

تلوار اور اسلحہ بیشمار لیکر آیا ہو وہ کہان ہی۔ اسنے کہا اصطبل مین اپنے قاطر کو باندھ رہا ہی۔ سیاح اور بدھو نے بھی اپنے اپنے جانور باندھے اور رشک حمار کو اصطبل مین سب سے بہتر جگہہ دی۔

فصل - ۲۵

خدائی فوجدار نعل در آتش تھے کہ کسی طرح انکو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ اسلحہ کس جنگ مین کام آئینگے بھٹیارے سے دریافت کرکے اس شخص کی تلاش مین نکلے اور کہا کہ لو صاحب آپ کے کہنے مطابق ہم سرای آئے ہین اب ہمارے سوال کا جواب دو کہ کس کس سے اور کب جنگ ہونے والی ہی اسنے کہا جو تعجب خیز امور مجھکو آپ سے بیان کرنے ہین اُنکے لیے وقت درکار ہی اور ابھی تو مجھے اپنے قاطر کی خدمت کرنی ہی کھڑے کھڑے وحشت مین کیونکر کل امور کہہ سکتا ہون سُنکے بڑا تعجب کیجیے گا یہ بولے مین مدد دونگا آپ بیان کرنا شروع فرما دیجیے۔ یہ کہکر فوراً قاطر کے باندھنے مین اسکو مدد دینے لگے اس سے وہ بڑا ممنون ہوا اور کہا اچھا صاحب سُنیئے ایک پتھر پہ بیٹھکر فوجدار کو اپنے قریب بٹھایا اور سامنے بدھو نفر اور بھٹیارا اور طالب علم اور سیاح اور وہ لڑکا جو سپاہی تھا بیٹھے اور اسنے اپنا قصہ یون بیان کرنا شروع کیا۔

حضرات ایک گانون مین جو یہان سے کوئی تین کوس ہوگا ایک مینونسپل کمشنر کا گدھا گم ہو گیا اُسکی خادمہ ایک عورت نے چالاکی سے گم کر دیا۔ انھون نے بڑی کوشش کی مگر گدھا نہ ملا۔ پندرہ دن کے بعد یہ کمشنر صاحب بازار مین جا رہے تھے کہ ایک اور شہر کے مینونسپل کمشنر نے اسے کہا۔ لے اب ہماری فیس ہمکو دیجیے آپ کا گدھا ملگیا۔ اسنے کہا اچھا بھائی صاحب فیس لیجیے مگر یہ تو بتا دیجیے کہ گدھا تھا کہان وہ بولا آج صبح کو مین نے پہاڑ پر دیکھا۔ کاٹھی ندارد ننگی پیٹھ۔ لگام تک نہین۔ بڑا لاغر ہو گیا ہی پہچان نہین پڑتا مین تو پکڑ لاتا مگر اسقدر وحشت کی لیتا ہی کہ مین جیسے ہی قریب گیا وہ دوڑکے بھاگا اور جنگل کے اندر ہو رہا اگر جی چاہے تو آؤ ہم تم دونون چلین اور ڈھونڈھ لائین۔ مین اپنا گدھا گھر مین باندھ آؤن تو چلون اُنھون نے کہا واللہ بڑا احسان ہوگا گویا مول لے لیا۔ الغرض دونون کمشنر پیادہ پا ہاتھ مین ہاتھ دیئے ہوئے جنگل مین گئے کہ قاطر کو ڈھونڈھین اور خوب تلاش کی اِدھر اُدھر چو طرفہ گئے مگر پتا نہ ملا۔ آخر کار دوسرے کمشنر نے کہا ارے یار ایک تدبیر ہمنے سوچی ہی چوپٹ اسی نہین پڑ سکتی کبھی اگر اُس دنیا مین بھی ہو تو پتا ملجائے اور بندھا چلا آئے مین گدھے کی بولی جانتا ہون اور اگر تم بھی تھوڑی بہت جانتے ہو تو خوب بات ہو۔ وہ بولا کیا کہا تھوڑی بہت کی بہت ہوئی۔ ارے گدھا تو میرا مقابلہ خود نہین کر سکتا اسقدر مشق بڑھی ہوئی ہی خدا گواہ ہی۔ کمشنر دوم نے کہا اچھا ابھی ابھی اسکی

آزمائش ہو جائیگی۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی۔ تم پہاڑ اور جنگل کے ایک رُخ جاؤ اور ہم دوسرے رُخ جائین تم بھی سینپو سینپو کرو اور ہم بھی ڈھینچو ڈھینچو کرین کل جنگل کو چھان ڈالو۔ بولی سُنکے ضرور بولیگا بس گرفتار کر لو بھڑ کشنر بولا یار ہمین شک نہین کہ تم بالکل گدھے ہی کی طرح بولوگے کیونکہ گدھے مین اور تم مین کوئی فرق نہین۔ وہ بولا اجی جناب یہ آپ اپنی ہی تعریف کرتے ہین مین کس قابل ہون دنیا مین کوئی گدھا یا انسان تمھارا مقابلہ نہین کرسکتا۔ اول تو زور کی آواز ہوتی ہی دوسرے سُریلی اور جلد جلد بولتے ہو سینپو سینپو۔ مین تم سے ہارا تمنے چار دن شلتے چت مارا۔ مین تو سمجھتا تھا کہ مین بڑا ہون مگر تم گدھے کی بولی مین ہمسے بھی بڑھ گئے۔ بعض لوگ قابل تو ہوتے ہین مگر اپنی قابلیت کو کام مین نہین لا سکتے اگر ہماری تمھاری بولی سے گدھا ملجائے تو ہماری قابلیت کی قدر ہو۔ ورنہ بیکار ہی۔ یہ کہکر یہ دونون علٰحدہ ہوے اور گدھے کی بولی بولنے لگے اکثر انکو دھوکا ہو گیا کہ گدھا ہی بول رہا ہی۔ مگر شناخت کے لیے کچھ علامتین مقرر کر لین تاکہ دھوکا نہ کھائین۔ اور رل نہ جائین۔ اسکے بعد پھر بولنا شروع کیا۔ مگر گدھے کا پتا نہ لگا نہ سینپو کی آواز آئی۔ اور بولتا کہان سے ایک مقام پر گھنے جنگل کے اندر مردہ ملا۔ بھیڑیون نے آدھا کھا لیا تھا جب اسکے مالک نے دیکھا تو کہا مجھے بھی تعجب تھا کہ بولتا کیون نہین۔ ہماری بولی سُنتا تو ضرور ہی بولتا ورنہ گدھا نہ تھا خیر گدھا مر گیا مر گیا مگر یہ تو معلوم ہو گیا کہ گدھے کی بولی بولنے مین تم بھی گدھے کے باپ ہی ہو وہ بولا اور تم بھی تو گدھے کے چچا ہو۔ اسکے بعد گھر واپس آئے اور اپنے دوستون اور پڑوسیون سے کُل حال بیان کیا اور ایک دوسرے نے اپنے ساتھی کے بولنے کی بڑے مبالغے کے ساتھ تعریف کی اور ادِھر اُدھر کے گانون مین بھی یہ خبر مشتہر ہوئی۔ اب سنیے کہ شیطان کو دل لگی ہاتھ آئی یہ تو ایسے موقع ڈھونڈھا ہی کرتے ہین۔ اور گانون کے لوگ بھی گدھے کی بولی بولنے لگے اور ایک گانون سے دوسرے گانون اور دوسرے سے تیسرے گانون بولی پھیلنے لگی اب اسکی بحث ہونے لگی اور تلوارین چل چل گئین جو لوگ گدھے کی بولی بولتے ہین انکو لوگون نے چڑھانا شروع کیا اور خانہ جنگیان ہونے لگین کل پرسون ہمارے گانون کے لوگون سے اور ایک اور گانون کے لوگون سے لڑائی ہوگی اسی لیے مین یہ بھالے اور تلوارین لیے جاتا ہون کہ خوب مضبوط ہو رہین۔ مین نے کہا تھا کہ وہ وہ باتین کہونگا جنسے آپ کو حیرت ہوگی اگر حیرت نہین ہوئی تو بندہ مجبور ہی۔ یہان پر یہ قصہ ختم ہوا۔

اتنے مین سرا کے پھاٹک پر ایک آدمی آیا جو سر سے پانون تک سبز پوش تھا زور سے پکارا ای بھٹیاری ٹھکنے کی جگہ ہی۔ تماشے کے لوگ آئے ہین لنگور وغیرہ بھی ہین۔ بھٹیاری نے کہا آخاہ تماشے والے ہین۔ یہ آواز تو سبز پوش کی سی معلوم ہوتی ہی ایک آنکھ اور آدھے چہرے پر رومال پڑا تھا جس سے پایا جاتا تھا

کہ اِس مقام پر درد ہوتا ہی۔ آؤ آؤ سبز پوش۔ خوب چین سے آرام کرو۔ وہ لنگور اور تماشے والے کہاں ہین دکھائی نہین دیتے۔ اُسنے جواب دیا قریب ہین مین پہلے چلا آیا کہ جگہ ٹھیک کر رکھون۔ بھٹیاری نے کہا میان چین کا بادشاہ بھی اگر آئے تو اُسکو نکال دون اور تمکو جگہ دون۔ یہان بھلے مانس لوگ ٹکے ہین اِنکو تماشا دکھاؤ کچھ مل ہی رہیگا لنگور کے کرتب دکھاؤ کٹ پتلی کا تماشا دکھاؤ۔ اسنے کہا بہتر ہی مین دونون تماشے دکھاؤنگا صرف ٹکنے بھر کا سہارا ہو جائے بس۔ اب مین جا کے گاڑی اور لنگور اور پتلیون کو لیے آتا ہون یہ کہکر سرا سے باہر گیا فوجدار نے بھٹیاری سے پوچھا یہ سبز پوش کون ہی اور لنگور اور پتلیان چہ معنی دارد اُسنے کہا یہ کٹ پتلی والا ہی بڑے بڑے کھیل اور بڑے بڑے تماشے۔ اکثر اِدھر سے تماشا لیکے جاتا ہی اور اندر سبھا کو ایسا بتاتا ہی کہ واہ واہ واہ۔ ایک لنگور کو ایسے ایسے کرتب سکھائے ہین کہ لنگور کیا ہم کہتے ہین کوئی آدمی بھی مقابلہ نہین کر سکتا آپ کوئی سوال کیجیے وہ اُچک کے اپنے آقا کے کاندھے پر بیٹھ جائیگا اور کان مین اُس سوال کا جواب دیگا اور سبز پوش وہ جواب بآواز بلند کہدینگے۔ گذشتہ زمانے کا حال بتادیگا آیندہ کا حال گزشتہ سے زیادہ بتاتا ہی کبھی کبھی جھوٹ بھی نکلتا ہی مگر عموماً سچ ہی معلوم ہوتا ہی کوئی جن اُسپر سوار ہی اور فی سوال ایک روپیہ لیتا ہی سبز پوش اب بڑے امیر ہو گئے ہونگے بڑے خوش مزاج آدمی ہین تمام دنیا قایل ہی کہ اِس سے زیادہ ہنس مکھ آدمی کوئی نہین بڑا بکنے والا بڑا پینے والا یہ سب اپنی زبان اور لنگور کے طفیل مین حاصل کیا۔

اتنے مین سبز پوش بھی آگئے اور بے دُم کا لنگور اور پتلیان بھی آئین لنگور بد ذات نہ تھا۔ دیکھتے ہی فوجدار نے پوچھا۔ ارے بھئی نجومی صاحب فرمایئے ہمارا حشر کیا ہونے والا ہی روپیہ اُجرت کا حاضر ہی بدھو سے کہا روپیہ سبز پوش کو دے دو۔ سبز پوش نے کہا جناب میرا لنگور آیندہ کا حال نہین بتاتا ہی حال کا حال تھوڑا جانتا ہی۔ بدھو بولے لاحول ولا قوۃ۔ یہ بھی کوئی بات ہی مین تو ایسے لنگور کو جھنجھی کوڑی بھی نہ دون۔ جو ہمپر گزری ہی اسکا حال ہمارے سوا اور کون جان سکتا ہی بیوقوفی کی بات ہی ہان حال کی بات اگر بتا سکتا ہی تو یہ روپیہ موجود ہی بتاؤ ہماری بی بی اسوقت کیا کرتی ہی اور کیسی ہی سبز پوش نے روپیہ نہین لیا کہا پیشگی ہم نہین لیا کرتے پہلے جواب سُن لیجیے یہ کہکر لنگور کو ایک تھپکی دی تو وہ اُچک کے کاندھے پر تھا دانت کھول کے اور مُنھ بنا کے کان مین کچھ کہا اور پھر کچھ سوچا اور پھر کان مین کچھ کہا اور کھٹ سے اُتر آیا اور سبز پوش نے فوجدار کے قدمون پر ہاتھ رکھکر کہا مین نے یہ قدم کیا پائے کہ نعمت پائی ہی خدائی فوجدار شیر افگن کو خدا صد و سی سال کی عمر عطا کرے کہ آپ زیردستون کو زبردستون کے ظلم سے بچاتے بیوون کی پرورش فرماتے دیوون اور جنون اور سرون سے لشتے مین

اور اسوقت تمام دنیا مین آپ کا سا بہادر نہین ہی۔)

فوجدار از بس متحیر۔ بدھو نفر دنگ۔ طالب علم حیرت زدہ۔ سپاہی چپ بھٹیاری استعجاب مین سب کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے مگر سبزپوش کہتے ہی گیا۔ (ای بدھو نفر تو بھی اپنا ثانی نہین رکھتا۔ خدا دنیا مین قائز برام اور عقبے مین تجھے غریق رحمت کرے تمھاری نیک بی بی بخیریت ہی اور اسوقت کپڑے بن رہی ہی ابھی ابھی تھوڑی سی شراب پی ہی) بدھو نے اِنسے اتفاق کیا اور کہا واقعی بڑی نیک بی بی ہی اک ذرا اتنا تو ہی کہ ہمسے لڑ پڑتی ہی اور بات کرتے ہی مُنھ نوچ لیتی ہی **فوجدار** بولے حضرت واقع مین جو سیاحی زیادہ کرے گا وہ بڑا لائق ہوگا اب ملاحظہ فرمائیے کہ لنگور اور یہ قابلیت۔ کل حال من وعن بتا دیا۔ اتنے مین اِس سپاہی نے یعنی اُسی لڑکے نے اِنسے پوچھا اچھا ذرا لنگور سے تو دریافت کیجیے کہ یہ سال ہمکو کیسا گزریگا۔ اِسنے کہا میرا لنگور گزشتہ کا حال نہین جانتا اب مین چاہتا ہون کہ آپ سب صاحبون کو تماشا دکھاؤن اور مفت۔ اسپر بھٹیارے صاحب بڑے ہی خوش ہوے اور ایک عمدہ مقام تماشے کے لیے سرا مین تجویز ا۔ اور کل امور چٹکیون مین لیس ہوگئے۔

فوجدار بہت خوش ہوے اور ایک کونے مین بدھو نفر کو لیگئے اور کہا بھائی بدھو سنو معلوم ہوتا ہی سبزپوش پر کوئی چڑیل یا جن سوار ہی۔ بدھو نے کہا جناب یہ تو آپ فرمائیے میرے نزدیک تو کوئی درویش ہی یہ لنگور نہین ہی اگر لنگور ہوتا تو واللہ میری بی بی کا حال نہ بتاتا اور یہ نہ کہتا کہ ذرا سی شراب پی ہی مگر اتنا تو معلوم ہوگیا کہ بفضلہ اچھی ہین۔ **فوجدار** نے کہا ہمکو یقین نہین آتا کہ یہ یا اِسکا لنگور کوئی بھی نجوم جانتا ہی ایک عورت نے البتہ خوب پیشین گوئی کی تھی اِس سے پوچھا ہماری کتیا کے کتنے بچے ہونگے اُسنے کہا تین۔ ایک سبز ایک سفید ایک سیاہ۔ وہی ہوا اور یہ بھی کہا کہ بارہ اور ایک کے درمیان مین ہوگا وہی ہوا اور پیر کے دن۔ وہی ہوا اور کہا کہ دوسرے دن مرجائینگی وہی ہوا۔ بدھو بولے آپ ذرا سبزپوش سے پوچھیے کہ اس غار مین آپ نے کیا دیکھا اتنے مین سبزپوش نے آنکر کہا لیجیے خداوند تماشا تیار ہی تشریف لے چلیے قابل دید ہی۔ انھون نے کہا پہلے تم اپنے لنگور سے اتنا دریافت کرو کہ غار مین کیا ہوا۔ اسنے فوراً لنگور کو بلایا اور کہا ارے لنگور یہ ہمارے سرکار پوچھتے ہین کہ غار مین کیا ہوا تھا لنگور فوراً اُچک کر کاندھے پر بیٹھا اور کان مین کچھ کہا۔ سبزپوش نے کہا حضور اسوقت شب ہی۔ کل تیج تو بتا دیگا مگر معلوم یہ ہوتا ہی کہ حضور نے خواب دیکھا ہی غار وار کسی مین نہین گئے تھے۔ **فوجدار** نے بات ٹالی مگر بدھو نفر نے کان مین جاکر کہا اب ہمکو اور بھی یقین ہوگیا کہ یہ لنگور بڑا نجومی ہی کیونکہ ہمکو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ حضور کو خلل دماغ ہی اور غار فقط خواب و خیال ہی۔ واللہ یہ لنگور کاہن ہی ہمارے دل کی بات کہی ہی

فوجدار نے بات ٹالی اور کہا چلو چلکر تماشا دیکھین ضرور کوئی نہ کوئی نئی بات ہوگی۔ اسمین فرق ہی نہین ہمارا دل گواہی دیتا ہی۔ سبزپوش نے کہا حضور فرماتے ہین کوئی نئی بات ضرور ہوگی اور مین عرض کرتا ہون کہ ساٹھ ہزار نئی باتین ہونگی خدا کی قسم سرکار اس سے بڑھ کے تماشا دنیا مین نہین ہی اب تشریف لیچلیے دیر ہوتی ہی مجھے بہت کچھ کہنا اور بہت کچھ دکھانا ہی۔

فوجدار اور بدھو چلے اور تماشے مین آئے۔ دیکھا تو موم بتی کی روشنی ہی۔ سبزپوش پس پردہ گئے اور ایک لونڈا سامنے آن کے کھڑا ہوا کہ پتلیون کے تماشے کا حال بتاتا جائے ایک سفید لکڑی ہاتھ مین تھی اور اُسی سے وہ پتلیون کی جانب اشارہ کرتا جاتا تھا۔ سرابھر کے مسافر اور آدمی جمع ہوے کوئی آگے کوئی پیچھے کھڑا تھا۔ مگر فوجدار اور بدھو نفر اور سپاہی اور طالب علم مونڈھون پر بیٹھے اور اس لونڈے نے وہ کہنا شروع کیا جو آگے چلکے لکھا جائیگا اگر جی چاہے پڑھیے اور خط اُٹھائیے ورنہ اپنی راہ دھا کو یاد کیجیے۔

فصل-۲۶

کُل حاضرین اور تماشائی چپ۔ خاموش۔ کہ دیکھین اس لونڈے کے مُنہ سے کیا نکلتا ہی اور اس پردے سے کون کون بادشاہ آتا ہی اور کیا کیا عجائبات نظر آتے ہین اب پردے کے اندر سے باجے کی آواز آنے لگی شہنائی بجنے لگی اور اسکے بعد توپین دغنے لگین۔ دَن دَن۔ جب آواز بند ہوئی تو لونڈے نے آہستہ سے کہا ای حضرت یہ قصہ سچا ہی جو ہم آپ کو اصل کرکے اسوقت دکھاتے ہین یہ لفظ بہ لفظ عربی سے لیا گیا ہی اور فارسی مین بھی اسکا ترجمہ ہوا ہی۔ ہر فرد بشر کی زبان پر اسکے اشعار ہین اور بچے تک پڑھتے اور گاتے ہین اور بازارون اور گلی کوچون مین گاتے اور لہراتے پھرتے ہین۔ راجہ اندر کا اکھاڑہ اور شہزادہ گلفام اور سبز پری اور پکھراج پری کا ذکر خیر ہی۔

پری جمالون کے افسر کی آمد آمد ہی	سبھا مین دوستو اندر کی آمد آمد ہی

استنے مین پتلیان آئین اور اُس لونڈے نے کہا وہ پتلی جسکے سر پر تاج ہی اور ہاتھ مین سونے کی انگوٹھی یہ راجہ اندر ہین اور وہ پتلی جو ہرا ہرا لباس پہنے ہی اسکا نام سبز پری ہی۔ یہ بڑی مُنہ چڑھی ہی اور وہ پری جیسا کہ اِسکی پوشاک سے ظاہر ہوتا ہی نیلم پری ہی شوخی سے سراپا بھری ہی اور یہ سامنے والی پتلی لال پری ہی سُرخ سُرخ پوشاک اِسکے توشک خانے مین بھری پڑی ہی۔ اور یہ بائین ہاتھ والی لاابالی البیلی چھیل چھبیلی پکھراج پری کہلاتی ہی اور مشعلچی کے پاس والا موٹا تازہ لمبا چوڑا

آدمی لال دیو ہی اور دوسرے مشعلچی کی بغل مین کالا دیو ہی۔

اتنے مین دوسرا پردہ پڑا اور لوگ ہمہ تن شوق دیکھنے لگے کہ چہ میشود۔ سب ٹکٹکی باندھے تھے کہ پردہ اٹھا اور ایک قصر معلے بصد شان جلوہ افگن ہوا۔ ستون طلائی سامنے زربفت کا نگیرہ۔ اور ادھر اُدھر اغل بغل چوبدار گنگا جمنی کے عصا لیے ہوے بڑی بڑی پگڑیان باندھے ہوے حاضر۔ اس لونڈے نے کہا یہ راجہ اندر کا محل ہی اور یہ چوبدار کھڑے ہین کہ جو حکم ہو بجا لائین۔ اور اب ناچ شروع ہوتا ہی پہلے لال پری آئی اور راجہ کا قدم چوما اور سات بار سلام کرکے محفل مین راجہ کی جانب رُخ کرکے کھڑی ہوئی اسکے بعد پکھراج پری آئی۔ اُسنے بھی پانون کو بوسہ دیا اور سات بار سلام کیا اور محفل مین حاضر۔ اسکے بعد سبز پری آئی اور اُسی طرح وہ بھی حاضر ہوئی۔ پھر نیلم پری نے آن کر بوسہ پا لیا اور گانا شروع ہوا۔

ہی جلوۂ تن سے در و دیوار بسنتی	پوشاک جو پہنے ہی مرا یار بسنتی
مُنھ زرد ڈوپٹے کے نہ آنچل مین چھپاؤ	ہو جائے نہ رنگ گل رخسار بسنتی
ہی لطف حسینون کی دو رنگی کا امانت	دو چار گلابی ہون تو دو چار بسنتی
محفل راجہ مین پکھراج پری آتی ہی	سارے معشوقون کی سرتاج پری آتی ہی
جسکا سایہ نہ کبھی خواب مین دیکھا ہوگا	ناچنے گانے کو وہ آج پری آتی ہی

کسی نے چمک کے یہ گایا۔

دھانی مری پوشاک ہی مین سبز پری ہون	شوخی سے شرارت سے صباحت سے بھری ہون

کوئی انا البرق کہتی ہوئی یون نغمہ سرا ہوئی۔

سبھا مین آمد نیلم پری ہی	سراپا وہ نزاکت مین بھری ہی

یہ پری راجہ اندر کی محفل کی جان ہی۔ روح و روان ہی سب پریون کی سرتاج ہی۔ اس سے زیادہ حسینہ جمیلہ دنیا مین کون آج ہی۔ بڑی چالاک ہی سخت بیباک ہی۔ پرکالۂ آتش عدوے شکیب ہی۔ اُسکی ہر ایک ادا دلفریب ہی۔ بڑی گانے والی ہی۔ ہر بات نرالی ہی۔ عورت نہین پری ہی۔ جبھی تو اسقدر شان دلبری ہی۔ جو اُسکے لب لعل کا بوسہ روح پرور لے بڑا با اقبال ہی کیونکہ یہ پری مشتری خصال ہی ابروے خمدار دیکھیے اور یہ طرحدار طرار دیکھیے اور اُسکے جوبن کی بہار دیکھیے۔

خدا سر دے تو سودا دے تری زلف پریشان کا	جو آنکھین دے تو نظارہ ہوا ہے سنبلستان کا
غضب ہی کھینچی مصور نے کسطرح تصویر	کہ شوخیون سے تو اک رنگ پر رہی کیونکر

[illegible] سالے کے سوار اور افسر تھے درویان
قوق البھڑک اور انتہا سے زیادہ چمک دمک۔ تلوار ون کے غلاف سرخ کاشانی مخمل کی بندوقون
کی سنگینون کی نوک سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دیو تک کے کلیجے کو بھونک دین سر سے پانون تک
اوبچی بنے ہوے اور اوبچی کیا معنی سواران جنگی تو تھے ہی۔ دو پلٹنین صف بستہ آمادۂ جنگ وپیکار
ہوئین۔ ایک طرف مغل دوسری جانب پٹھان۔ **فوجدار** کے بنانے کے لیے سبز پوش یعنی وہ تماشا
گر مغلون کی جانب سے ایک فوجدار یعنی پہلوان یل نامور کو جو ہمارے **خدائی فوجدار** صاحب
کا ہم پیشہ تھا میدان کارزار مین لایا اور دونون جانب سے جنگ ہونے لگی اور یل نامدار نے
بڑھ کر کہا۔

مین ہون نامدار جہان بے عدیل	مین ہون نسل صاحبقران جلیل
وہ شمشیر بُرّان ہی مجھکو ملی	کہ ہیبت سے ہی قہر رستم ہلی
مقابل ہو مجھ سے کہان اتنی تاب	وہ برزو وہ بیزن وہ افراسیاب
چو بر دشمنان خیزم اندم سمند	یقین گردنش آرم اندر کمند
چو این وقت غافل شدہ بگذرم	عجب نیست فردا شود ابترم
چو روز و گر شاہ گیتی فروز	بہ فیروزی آورد شب را بروز
در مہر بکشاد گردان سپہر	بیاراست روے زمین را بہ مہر

اتنے مین پٹھانون کے لشکر جرار کے ایک افسر تجربہ کار نے یل نامدار کو گرفتار کر لیا دیکھتے ہی ہمارے
خدائی فوجدار سے نہ رہا گیا فوراً شمشیر برّان لیکر چڑھ دوڑے اب سب سمجھاتے ہین
غل مچاتے ہین کہ یہ کیا مجنونانہ کارروائی ہی وہ کسکی سنتے ہین۔ لیکے تلوار پٹھانون کی فوج پر جھک ہی تو پڑے
اور ضربت شمشیر ع۔ یکے را دو کرد و دو را چار کرد + سبز پوش اپنا سر پیٹنے لگا۔ ارے او سڑی
سودائی مجنون تیری دیوانگی کو اور تجھکو خدا غارت کرے اور اللہ تجھسے سمجھے تو نے اس سودا اور
جنون کے سبب سے مجھے کہین کا نہ رکھا مار ہی ڈالا۔ تمام عمر کی کمائی گنوائی۔ رزق کا ذریعہ یہی تھا۔
اب یہ پتلیان زر کثیر صرف کرنے سے بھی نہ ملینگی ارے بدبخت یہ یل نامدار نہین ہی یہ پتلیان ہین
یہان کھیل تماشا ہو رہا ہی نہ کوئی مغل ہی نہ پٹھان۔ **فوجدار** کو اس تقریر کی برداشت کہان ایک
تلا ہوا ہاتھ سبز پوش پر بھی جا پڑا اگر ستون بیچ مین نہو تو تماشے والے بیچارے کا سر اسطرح اُڑ جاے
جیسے کوئی کھیرے کو تراش کے پھینک دیتا ہی مگر حیات مستعار باقی تھی بچ گیا اور **فوجدار** نے بڑے غصے اور

غیظ و غضب سے کہا اے بے ایمان دغا باز فسونساز تیری یہ ہستی ہے کہ تو کسی بل نامدار کسی خدائی فوجدار کی توہین کرے اور دس آدمیون کے سامنے ہنسوائے لعنت ہے تیرے اوپر۔ اتفاق سے تو بچگیا ورنہ مین تو اپنے نزدیک کام تمام ہی کرچکا تھا۔ پھر تلوار سے اور باقی ماندہ پتلیون پر ہاتھ صاف کیا۔ بادشاہ زخمی۔ سوارون مین کسی کا سر ندارد کسی کا دھڑ ندارد۔ حاضرین کانپ اُٹھے۔ لنگورا چک کے چھت پر ہو رہا۔ طالب علم کا کانپنے لگا۔ سپاہی خائف اور بدھو تو چوہے کا بل ڈھونڈھنے لگا۔ اس سانحہ کے بعد اسنے قسمین کھائین کہ **فوجدار** کو ایسی حالت بد مین کبھی پیشتر نہین دیکھا تھا۔

تماشے کو بھر بھنڈ کرکے **فوجدار** صاحب ذرا ذرا سا ہوش مین آنے لگے اور فرمایا افسوس ہے کہ ہوقت وہ لوگ یہان نہین موجود ہین جو ہمارے معزز پیشے کے قابل ہین اگر ہوتے تو انکو قائل ہونا پڑتا کہ ہم لوگ دنیا کو کسقدر فائدہ کثیر پہونچا سکتے ہین اگر مین اسوقت یہان نہوتا تو اس فوج کے آدمی پلیون کے نام کو غارت اور تباہ کردیتے خدا اس پیشے کو زندہ رکھے۔ آمین۔ سبز پوش نے سر پیٹ کر کہا خدا اس دیوانگی کے پیشے کو زندہ رکھے اور مجھے اس دنیا سے اُٹھائے۔ ہائے یہ وہی مثل ہوئی کہ کسی بادشاہ نے قید کی حالت مین کہا تھا کہ کل مین ایک سلطنت کا شاہنشاہ تھا اور آج چپہ بھر زمین بھی میرے پاس نہین ہے جسکو مین اپنی ملکیت کہہ سکون ابھی آدھا گھنٹا ہوا کہ مین شاہنشاہون اور بادشاہون اور سوارون اور توپخانون کا مالک تھا اور اب مین فقیر ہون بالکل مفلس ٹکا پاس نہین۔ اور سب سے بڑھکر دردناک بات یہ ہے کہ میرا لنگور چھٹ گیا۔ یہ بڑی تباہی کی بات ہے اور یہ سب اس بدبخت **فوجدار** کی بدولت ہوا یہ ظلم اور تعدی کے روکنے کے لیے خلق مین خلق ہوے ہین۔ ع۔ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ اگر مین جانتا کہ یہ سڑی آدمی ہے تو اس کمبخت کی صورت نہ دیکھتا۔ اسنے مجھے غارت کردیا اور میری روزی لی۔

سبز پوش کی اس درد آمیز تقریر سے بدھو نفر کا دل بھر آیا کہا بھائی سبز پوش صاحب رونے سے کوئی فائدہ نہین۔ بیکار ہے میرا دل دکھتا ہے مگر مین آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہون کہ جب یہ ہوش مین آئینگے تو اسکا بعنوان مناسب معاوضہ کردینگے۔ اسنے کہا اگر کچھ دین تو احسان ہے نہین تو مین انکا کیا کرونگا۔ روپیٹ کے رہ جاؤنگا۔ بس ہی کیا ہے۔ ان ایسے نامی آدمی کو کسی کی جائداد غصب نہ کرنی چاہیے۔ **فوجدار** نے کہا سلمنا مگر ہماری سمجھ مین اب تک نہ آیا کہ ہمنے آپ کی کونسی جائداد ضبط کرلی۔ سبز پوش نے کہا اب اور کیونکر جائداد ضبط ہوتی ہے ہمارا بنا بنایا گھر غارت کردیا اب اور کیا باقی رہا میری تو روزی ہی اس تماشے پر تھی۔

فوجدار صاحب نے کہا اے صاحبان جلسہ۔ ان ساحرون سے خدا سمجھے کہ جادو کے زور سے کیا کا کیا سمجھا دیتے ہین۔ واللہ مین یہی سمجھا تھا کہ سچ مچ کی جنگ ہو رہی ہی پھر مجھے تاب کہان۔ چڑھ دوڑا اچھا جو کچھ ہوا وہ ہوا ہم تمھین نقدہ حرمتہ دینگے۔ جرپور کی کھری اشرفی لو۔ اور غم نہ کرو۔

سبز پوش نے جھک کر سلام کیا اور کہا حضور ایسے با مذہب اور خدا ترس سے غلام کو ایسا ہی یقین تھا جو شجاع ہوتے ہین وہ رحم دل بھی ضرور ہوتے ہین اور غربا کی دستگیری کرتے ہین۔ بی بھٹیاری اور بدھو نفر اس امر کا تصفیہ کر دین کہ میرا کسقدر نقصان ہوا۔ ان دونون نے یہ بات منظور کر لی تو اُسنے پٹھانون کے بادشاہ کو اُٹھا کر کہا دیکھیے اسکا ہاتھ الگ ہو گیا اور سر پھٹ گیا اب یہ دو کوڑی کا ہی اُسکی قیمت ڈھائی روپیہ ہی۔ ان دونون نے منظور کر لیا اور فوجدار نے بھی تسلیم کیا اور کہا (اور چلو)۔ اسکے بعد مغلون کے بادشاہ کو اٹھا کر کہا یہ پتلی بڑی قیمتی ہی مگر اس حالت مین اسکو کوئی جھجھی کو بھی نہ پوچھیگا اسکے نو روپیے ہین۔ بدھو نے کہا بھئی یہ بہت ہی بھٹیارے نے کہا اچھا سات روپیہ کر دو۔ فوجدار نے کہا منظور۔ دے دو۔ دو پیسے سوا روپیے کی کمی بیشی کوئی بات نہین ہی اور جلد فیصلہ کرو مجھے بھوک معلوم ہوتی ہی کھانے کا وقت آیا۔ پھر ایک پتلی کو جسکا آنکھ پھوٹی پیر گیی کا نقشہ تھا اُٹھا کر کہا اِسکی آنکھ ایک روپیے مین بنیگی یہ مغلون کے باشاہ کا سائیس ہی۔ خدائی فوجدار صاحب تو مغلون کی طرف تو مجھے ہی جھلا گئے کہا یہ دروغ بے فروغ ہی ہم ہرگز نہ مانینگے کہ مغلون کے شاہنشاہ اعظم کے سائیس کی آنکھ کوئی پھوڑ سکے کیا مجال۔ کوئی دل لگی بازی ہی۔ آگے چلو۔ سبز پوش نے دیکھا کہ جنون نے پھر انکے دماغ پر تسلط کیا۔ کہا۔ مین بھول گیا تھا یہ مغلون کے بادشاہ کا سائیس نہین ہی بلکہ پٹھانون کے بادشاہ کا سائیس ہی۔ خدائی فوجدار صاحب اس سے خوش ہو گئے الغرض اسی طرح سبز پوش نے کل اشیاے شکستہ بھر کی قیمت بتائی اور بدھو نے حسب الحکم آقاے نامدار دام دیئے اسکے بعد سبز پوش نے کہا دو روپیے اور دلوائیے کیونکہ لنگور کے پکڑنے مین مجھے بڑی محنت پڑے گی فوجدار صاحب نے یہ دو روپیے بھی دلوا دیئے۔ اور کہا میرے بدن مین آگ ہی تو لگ گئی تھی کہ مغلون کے شہنشاہ کا سائیس اور اُسکی ایک آنکھ پھوٹ جائے اور وہ کانا (من الکافرین) ہو جاسے یہ کیا بات ہی اگر کوئی مجھے یہ بتا دے کہ سلطان ذیشان مغلیہ اسوقت کہان ہین تو دو سو روپیے تک دینے پر تیار ہون۔ سبز پوش نے کہا سواے میرے لنگور کے اور کون بتا سکتا ہی مگر اُسکا بگڑنا وقت ہی یا بلا ہوا ہی شاید چلا آئے۔ یا شاید بھوک کے سبب سے آئے۔ اچھا اب آرام فرمائیے کل نوروز ہی پھر ملینگے فوجدار نے کہا آپ سب صاحب آج ہمارے ہی ساتھ کھانا کھائیے سب نے ملکر کھانا کھایا اور

بزبان کی فیاضی کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جس شخص کے پاس نیزے، ودتلوارین اور اسلحہ تھے
چلا گیا اسکے بعد سیاح طالب علم اور سپاہی انسے رخصت کے طالب ہوے۔ سیاح نے کہا مین
اپنے گھر جاؤنگا اور سپاہی زادے نے کہا کہ مین منزل مقصود کو اپنے کام پہونچانا چاہتا ہون فوجدار
صاحب نے سفر خرچ کے لیے بارہ روپیہ دیے۔ سبز پوش اپنے دوست فوجدار صاحب کی مجنونانہ
حرکتین بخوبی دیکھ چکے تھے تڑکے ہی اُٹھتے ٹوٹی پھوٹی پتلیون کو ٹور لنگور کو ساتھ لے اور
اس سودائی سے جان بچائی۔ بی بھٹیاری کو دو باتون سے حیرت ہوئی ایک فوجدار صاحب کا
دیوانہ پن دوسرے انکی فیاضی۔ اسکو بھی بدھو نفر نے اپنے آقا کی اجازت سے خوش کر دیا۔ آٹھ بجے
کے وقت رخصت ہو کر سرا سے چلے اور راہ راہ جانے لگے۔ انکو اب سفر کرنے دیجیے اور آپ کچھ
اور ضروری باتین سنیے۔

فصل ۔ ۲۷

اس تاریخ بزرگ کے مصنف باتوقیر نے روایت کی ہو کہ جس چور اور قیدی اور بدمعاش نے
بدھو نفر کا گدھا چرایا تھا اور جسکے حال سے ناظرین والا تمکین بخوبی واقف ہین کہ فوجدار نے اسکو
قید سے رہائی دی اور اس محسن کش احسان فراموش قیدی نے فوجدار پر پتھراؤ اور ہاتھ صاف کیا
اور بدھو نفر کا گدھا چرایا اور پھر کچھ دن بعد میان بدھو نے اسکو پکڑ پایا اور گدھا واپس لیا اور
وہ بھاگ گیا انکے لیے پولیس کے لوگون کو حکم تھا کہ جہان سے ہوسکے گرفتار کرو۔ صرف ایک ہی دو
جرمون کا مجرم نہ تھا کئی جرم تھے کیونکہ چوری سینہ زوری خون ڈاکا عورتون کو لے بھاگنا بچون کو
زیور کی طمع سے مار ڈالنا سب گن پورے تھین کون کے لنڈورے۔ اب انھون نے بھیس بدل کر
کٹ پتلی کا تماشا بنایا اور ایک لنگور کسی غلام سے مول لیا اور جس گانون مین جاتے لوگون سے
دریافت کرتے کہ کون کون ادھر سے گزرا اور کیا کیا واقعات ہوے سرا مین ٹوہ لیتا۔ اور پہلے
تماشا دکھاتا کٹ پتلی کے تماشے مین اُسکو بڑی مشق تھی۔ بے بدل اُستاد مشہور کر دیا تھا کہ میرا لنگور
غیب کا حال بتاتا ہی جو کچھ ادھر اُدھر سنتا تھا کچھ گدّے بازی کرکے بتاتا تھا اور ایسا بھی ہوتا تھا
کہ کسی کے مکان کا حال معلوم ہو گیا فوراً اُسکے ہان گیا اور لنگور سے اشارہ کیا اور کہا لنگور ہمارے
کان مین یہ کہتا ہی۔ علی قدر حیثیت اُسکی فیس تھی۔ اسکا بڑا نام ہو گیا اور روپیہ بھی پیدا کر لیا سرا مین
پہونچتے ہی فوجدار اور بدھو نفر کو پہچانا اور خوش ہوا کہ اب ان سب کو چکما دو۔ لیکن جیسا کہ گزشتہ
فصل مین بیان ہی اگر پتلیون کے خون ہونے کے وقت فوجدار کا ہاتھ ذرا بہک ...

تپلیان درکنار اُنھین کا سر اڑ گیا ہوتا۔ اس ن اور تماشے کی نسبت ناظرین کو حیرت ہوگی کہ یہ کون
شخص ہی لہذا لکھنا پڑا کہ سمجھ مین آجائے۔

اب **فوجدار** صاحب کا حال سنیئے کہ انکو شوق چرایا کہ دریائے گھاگرا کی سیر کرین اور پھر اُسکے
بعد تاج بی بی کا روضہ دیکھین۔ دو دن تک سفر ہی مین رہے۔ تیسرے دن ایک پہاڑ پر
چڑھتے ہوئے ڈھولون اور تاشون اور نقارون کی بڑی زور کی آوازین آئین پہلے یہ سمجھے کہ
سپاہیون کی رجمنٹ جاتی ہی فوراً ایڑ لگائی پہاڑ پر پہونچے تو دیکھا کہ کوئی دو سو آدمی بھالے اور
نیزے اور تلوار اور توپ اور بندوق اور قرابینچے اور پتھر کلے لیے ہوئے جا رہے ہین قریب جا کے
دیکھا تو فوج کے لوگ۔ نشانون کے پھریرے اُڑ رہے ہین اور اُسپر ایک چھوٹا سا گدھا بنا ہوا
سینپون سینپون کر رہا ہی اور اردگرد جلی قلم سے یہ لکھا ہوا ہی (ہان گدھے بول سینپون سینپون سین)
اس سے **فوجدار** کو یقین ہوگیا کہ یہ اُس گانون کے لوگ ہین جہان گدھے کی بولی بولی جاتی ہی۔
انھون نے بدھو نفر سے کہا بھئی کیا اچھی لڑائی ہوگی کہ واہ۔ واللہ قابل دید۔ بدھو تم بھی کسی جانب
شریک ہوجاؤ۔ اُسنے کہا حضور ہی شریک ہون بندہ گدھا نہین ہی اس گدھے پن سے درگزرے
آپ اسپے دور سے دل لگی دیکھیے۔ چاہے لڑین چاہے ایک دوسرے کا سر پھوڑین۔ مارا
چہ ازین قصہ۔

الغرض تھوڑی دیر کے بعد جب گانون کے لوگون نے بدتمیزی سے اپنے ہمسایون کے چڑھانے
کے لیے گدھے کی بولی بولی تھی حملہ کیا اور دھاوا بول ہی تو دیا **فوجدار** صاحب نے گھوڑے کو
تیز کیا بدھو کے ہوش اُڑ گئے اس قسم کی حرکتون سے یہ ناراض ہوجاتے تھے قریب جا کے روکا
وہ سمجھے یہ بھی کوئی ہماری جانب سے جوان آیا ہی (حضرات مجھے کچھ عرض کرنا ہی۔ ذرا دیر کے لیے
باگین روکے ہوئے اگر سمع خراشی ہو تو مین ذرا سے اشارے مین خاموش ہو رہونگا۔ اِن سبنے
کہا کہ بسم اللہ فرمائیے۔ انھون نے یون ہانک لگائی (حضرات بندہ **خدائی فوجدار**
شیرافگن ہی۔ کام ہمارا یہ ہی کہ زبردست کو زیردست پر ظلم نہ کرنے دین۔ بانک مین طاق پٹے مین
مشاق۔ بنوٹ کا اُستاد۔ کشتی مین فرد۔ گل چلا بمثل۔ تلوار یا اپنی آپ نظیر۔ گولہ انداز لاثانی
شہسوار بےبدل ہون آپ کی بڑی غلطی ہی کہ آپ خواہ مخواہ لڑنے پر تیار رہین۔ گانون کے
گانون سے آپ کو عداوت ہی۔ جنگ کے پانچ اسباب ہوتے ہین۔ ایک مذہب کی توہین۔
دوسرے جان کی حفاظت قانون اور مذہب دونون کی رو سے روا ہی۔ تیسرے اپنی یا خاندان

یا جید علاقے کی عزت قائم رکھنے کے لیے۔ چوتھے۔ بادشاہ کی طرف سے بہ مقابلہ غنیم بشرطیکہ بادشاہ برسرِ حق ہو۔ پانچوین ملک اور ہم وطنون کی حفاظت اور یہ قریب قریب دوسری شرط کے ہو۔ اِن پانچون اسباب ضروری مین اور سبب بھی شامل ہو سکتے ہین جو بہت ہی ضروری ہین اور جنسے ظاہر ہوتا ہو کہ ہم ہتھیار کام مین لانے اور لڑنے پر مجبور ہین۔ ہان ذرا ذرا سی خفیف باتون پر لڑنا بھڑنا اپنے آپ کو ہنسوانا ہو اور عقل سلیم کے خلاف۔ دانشمندون کا فعل نہین ہو علاوہ برین ۔ع۔ در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست + ہمکو تو حکم یہ ہو کہ دشمن تک کے ساتھ نیکی کرین اور بدی سے محترز رہین اور جو لوگ ہمسے نفرت رکھتے ہون اُنسے محبت کرین۔ بڑا مشکل امر ہو مگر خدا ترس اور خدا شناس ایسا ہی کرتے ہین اور ایسا ہی کرنا چاہیے کوئی حکم علماے مذہب نے خلاف عقل نہین دیا ہو ہان نفس کشی ضرور چاہیے۔ ع۔ بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا + بدھو نے اپنے دل مین کہا یہ ہمارا آقا تو اب پادری بنگیا اگر پادری نہین تو پادری کا بھائی تو ضرور ہو۔

فوجدار صاحب نے ذرا دم لیا اور لوگون کو متوجہ دیکھکر پھر کچھ کہنے ہی کو تھے کہ بدھو نفر نے بڑی چالاکی سے انکو یون روکا کہ خود تقریر شروع کردی۔ کہا حضرات۔ میرے یہ آقا **خدائی فوجدار** شیر افگن ہین۔ عربی اور ترکی اور فارسی زبان جانتے ہین شعر بھی کہتے ہین سپہ گری کے کل فن یاد اور از بر ہین۔ پھکیتی بانک پٹا بنوٹ تلوار نیزے بندوق کی لڑائی۔ جو کچھ یہ فرمائین گوش دل سے سُن لو اور اسکے مطابق کاربند ہو اور یاد رکھو کہ گدھے کی بولی بولنا گدھون کا کام ہو۔ اس گدھے پن سے درگزرو۔ لڑکپن مین ہم اسطرح کی بولی بولتے تھے کہ آدمی تو آدمی گدھون تک کو دھوکا ہو جاتا تھا مگر لوگ اچھا نہین سمجھتے تھے مین اب بھی گدھے کی بولی بول سکتا ہون کیونکہ یہ فن مثل پیرنے کے انسان عمر بھر نہین بھولتا یہ کہکر بدھو نفر نے نتھنون پر انگلیان رکھکے سینپون سینپون کرنا شروع کیا دور تک آواز گونجی اس گانون کے لوگ سمجھے کہ یہ ہمکو چڑھاتا ہو ایک موٹا سا لٹھ اُٹھاکر اس زور سے مارا کہ بدھو نفر زمین پر آرہے **فوجدار** نے یہ دیکھکر نیزہ لگایا نیزہ چلاتے ہی پچاس ساٹھ آدمی ٹوٹ پڑے اور پتھر اور گولیان چلنے لگین یہ جان بچاکے بھاگے یہ جا وہ جا۔ ہر قدم پر خوف تھا کہ مبادا گولی لگے اور تانین سے دم نکلجاے۔ وہ لوگ بھی خوش تھے کہ بھگا دیا مگر گولی نہین چلائی۔

بدھو کو ان لوگون نے گدھے پر سوار کیا اور کہا چلے دور۔ **فوجدار** صاحب جب ذرا دور نکل گئے تو بدھو یاد آئے گردن پھیر کے دیکھا گدھے پیچھے چلے آتے ہین۔ اور کسی نے انکا تعاقب نہین کیا ہو۔ گھوڑا روک لیا۔ وہ لوگ رات بھر وہان رہے اور جب دیکھا کہ غنیم بھاگ گیا تو خوش

خوش اپنے اپنے گھر واپس آئے اگر زمانہ قدیم کے یونانیون کے رسم ورواج سے واقف ہوتے تو اس مقام پر اپنی فتحیابی کی ایک یادگار بنواتے۔

فصل - ۲۸

بہادر آدمی کبھی پشت نہین دکھاتے۔ ڈٹے لڑا کرتے ہین۔ ہان اگر کوئی چیلا کھا جائین یا حریف بڑا ہی شہ زور اور شیر نر ہو تو ہٹجاتے ہین۔ ع۔ نہ ہر جاے مرکب توان تاختن + اور کسی موقع پر زور آزمائی نہین کرتے ہین خدائی فوجدار اسی کے مصداق تھے۔ اس جنگ سے چپکے سے الگ کھڑے ہو کے سوچے کہ لوگ بھرّاے ہوے ہین اچھے گھر بیانہ نہین دیا۔ ع۔ کہ جا ہا سپر باید انداختن + پر یہان عمل کرنا چاہیے فوراً بھاگ کھڑے ہوے اور بدھو تک کی خبر نہ لی کہ اُسپر کیسی گزریگی۔ نو اور دو گیارہ ہوے۔ بدھو بھی گدھے کو دوڑاتے پیچھے پہونچے مگر شل۔ قریب پہونچتے ہی فوجدار کے آگے گدھے سے گر پڑے سر سے پانون تک زخمی۔ نیمجان۔ مردے سے بدتر۔ بیدم۔ فوجدار نے اُتر کر زخمون کو دیکھا کہا بدھو بڑی بُری گھڑی تھی جب تمنے گدھے کی بولی بولی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسقدر پیٹے گئے خدا کا شکر کرو کہ جان تو بچی۔ مین سمجھا تھا مار ہی ڈالا۔ بدھو نے کہا مجھ مین بولنے تک کی طاقت نہین ہی افسوس کہ تم فوجدار ہو کر مجھے چھوڑ کے بھاگ آئے۔ اب سوار ہو جیے اور یہان سے چلیے۔ فوجدار نے کہا بھاگنا اسکو نہین کہتے ہین اسکے یہ معنی کہ ہم اب نہین لڑتے دور اندیشی عجب شی ہی تاریخون مین بڑے بڑے بہادرون کا ذکر ہی کہ میدان سے ہٹ گئے کہ جان بچے اور کسی اور موقع پر اس سے بڑھ کے کارنمایان کرین تم ان باتون کو کیا جانو۔

فوجدار کی مدد سے بدھو سوار ہوے اور فوجدار بھی گھوڑے کی پیٹھ پر آئے اور کوئی سوا کوس پر ایک جنگل مین پہونچے بدھو مارے درد کے حیران تھا۔ فوجدار نے کہا اس درد کا سبب مین بتادون انھون نے بڑے موٹے لٹھ سے تکو مارا اسی سبب سے درد ہی بدھو نے جھلا کر کہا سبحان اللہ۔ کیا بات پیدا کی ہی واہ صاحب واہ۔ میرے درد کا سبب ایسا ہی مخفی تھا کہ بغیر آپ کے بتاے ہوے مین جان نہین سکتا تھا۔ اب مجھے حضور رخصت دین اور غلام کو آزاد کرین بندہ اب گھر جائیگا۔ درگزرا۔ عمر اسی مار پیٹ لٹھ پونگے مین جاے بھوک پیاسے مرین ایسی بادشاہی سے درگزرے۔ خدا اس پیشے کو غارت کرے جو حضور نے حماقت سے پسند کیا ہی لاحول ولاقوۃ۔ مین بھی مجنون حضور بھی سڑی سودائی۔ ع۔ خوب گزریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو+

فوجدار نے کہا اس تقریر سے معلوم ہوتا ہو کہ درد ورد کچھ نہین ہو ورنہ اتنی بک بک نہوتی تم احسان فراموش ہو کھلاتا ہون پلاتا ہون روپیہ دیتا ہون اب اور کیا کوئی اپنا گھر اٹھا دیگا۔ بدھو نے کہا پہلے جہان نوکر تھا اس طالب علم کے باپ کے ہان۔ وہان مجھے زیادہ ملتا تھا۔ کسانی اس نوکری سے کہین اچھی۔ رونہ جوتی پیزار خوف وخطر۔ سوا دو ایک مقام کے اور تو جہان حضور کے ساتھ رہا پریشان ہی رہا ہان اس شادی کی دعوت مین البتہ پلاؤ اور زردہ اور کباب اور شراب سے دو دن تک سیر رہا ورنہ جنگل اور بیابان اور کھوہ اور غار اور دردون مین انتہا کی تکلیف اٹھائی مار کھائی زخمی ہو جان پر بن آئی۔

فوجدار۔ کیا ہم تنخواہ تھوڑی دیتے ہین میان بدھو نفر صاحب۔

بدھو۔ حضور کچھ تو بڑھا دیجیے۔ ورنہ بندہ رخصت میشود۔

فوجدار۔ اللہ نگہبان شامت پہلے کیون نہ کہا۔

بدھو۔ اسکی کسکو امید ہو۔ ایک نہ ایک دن یہ آپ کی حماقت آپ کی جان لیگی اسکا ہمکو پورا پورا یقین ہو۔ اسمین ذرا بھی شک نہین۔

فوجدار۔ الو نامعقول اب تو ہمکو کوسنے لگا۔ کھاتا ہو پیتا ہو۔ دعوتون مین شریک ہوتا ہو گدھے انعام مین پاے۔ اب اور کیا کسی کا گھر لوگے کمینے نمک حرام ایسے ہی بے ایمان ہوا کرتے ہین دور ہو یہان سے مرغے۔ نکل جا۔ پاجی۔ اگر ایک قدم میرے ساتھ آیا تو سر الگ ہوگا دھڑ الگ ہم تو جزیرے کی بادشاہی تجویز تے ہین اور تو ہمکو چھوڑ کے چلا جاتا ہو۔ سچ ہو شہد گدھے کے لیے نہین ہو تو گدھا ہو اور گدھے کا بچہ اور گدھے ہی کی موت مریگا اور مرتے وقت تجھکو معلوم ہوگا کہ تو اصل مین گدھا ہو۔

بدھو اس کل تقریر کو غور سے سنتے اور دل ہی دل مین فوجدار اور اپنی مان کو کوستے رہے اور کہا حضور بجا فرماتے ہین مجھ سے بڑھ کے گدھا اور کون ہوگا بس اک دم کی کسر ہو اگر کسی ترکیب سے آپ دم لگا سکین تو تمام عمر گدھا بن کے حضور کی خدمت کرون۔ میری حماقت پر نظر نہ فرمائیے اور معاف کیجیے۔ خداے تبارک وتعالی اُتنک معاف کرتا ہو میری بیوقوفی مین شک نہین مگر بد نہین ہون فوجدار نے کہا ابکی کوئی مثل نہین یاد آئی۔ اچھا مین معاف کرتا ہون مگر اس شرط پر کہ اب ایسی بدتمیزی نہ کرنا۔ خبردار۔ اپنا فائدہ ڈھونڈھتا ہو ہمارا ذرا خیال نہین۔ اب کوشش کرکے محسن کا احسان اُن اور یاد رکھ کہ جو وعدہ ہمنے کیا ہو وہ ضرور پورا کرینگے۔ دیر آید درست آید۔ بدھو نے کہا بہت اچھا

آئندہ ایسی خطا نہو گی اب جنگل کے اندر داخل ہوے اور دونون درختون کے سایے مین بیٹھے
درخت سایہ دار اور گھنے اور محراب دار تھے شب کو بدھو کے بڑا درد ہوا اور ہوائے درد کو اور بھی
بڑھا دیا اور تڑپنے لگا فوجدار صاحب اپنے خیالات فاخرہ مین غلطان پیچان تھے جب
رات بھیگی تو دونون کی آنکھ لگ گئی۔ اور صبح کو دونون روانہ ہوے کہ دریاے گھاگرا جو مشہور
تھا دریا ہی اُسکی سیر کرین یہان جو واقعہ ہوا اُسکا حال آئندہ کی فصل مین بیان ہوگا۔

فصل ۔ ۲۹

خدائی فوجدار شیرافگن اور بدھو نفر یل روئین تن اس جنگل سے آہستہ آہستہ باہر آئے
اور چلتے چلتے دریاے گھاگرا کے کنارے پر پہونچے۔ اس دریاے تھار کی روانی اور کوسون کا پاٹ
دیکھکر فوجدار اسقدر محظوظ ہوے کہ باچھین کھل گئین چوطرفہ فرش زمردین ہری ہری دوب۔ پانی
ایسا شفاف و صاف کہ تہ کی چیز صاف نظر آئے اور موجون کی وہ روانی کہ ہاتھی کے پانون فوراً
اُٹھ جائین۔ کیسا ہی غمگین و غم زدہ انسان کیون نہو وہ سمان دیکھکر ممکن نہین کہ روح تک کو تازگی
نہ حاصل ہو۔ عجب فرح بخش و فرحت بار مقام تھا۔ انکو لنگور کی کل باتین یاد آئین اور سب کا پورا پورا
یقین ہوگیا مگر بدھو نفر انکے بیوقوف بنانے کے لیے کل باتون کو صحیح بتاتا تھا مگر دل مین سب کو
دروغ بیفروغ سمجھتا تھا۔
چلتے چلتے کیا دیکھتے ہین کہ ایک چھوٹی سی کشتی جسپر آدمی نہ آدم زاد ایک درخت سے بندھی ہوئی ہی
فوجدار صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً کاسنے ٹٹو سے اُترے اور بدھو نفر سے کہا کہ اپنے قاطر سے
اُتر پڑ۔ اور دونون جانورون کو درخت سے باندھ دے بدھو نے کہا یہ آپ اسقدر عجلت سے
کیون گھوڑے پر سے اُتر پڑے یہ کیا ماجرا ہی۔ انھون نے کہا تم ان باتون کو کیا جانو۔ ارے یہ
کشتی یہان اسیلیے ہی کہ مین اسپر سوار ہون اور کسی مبارز صعف شکن کو جو بڑی مصیبت مین پڑا ہو
بچاؤن اور مدد دون اسکے سوا اور کوئی سبب اگر ہو تو مونچھین منڈوا ڈالون کوئی بہت بڑا
آدمی مصیبت مین پڑا ہی۔ اکثر ایسا ہوا ہی جب کوئی بڑا آدمی کسی مصیبت مین گرفتار ہوا تو دریا مین
اُسکے کسی ساتھی نے کشتی باندھ دی اور کسی یل۔ نامدار نے اسکو مدد دی اور مصیبت سے بچایا ہم
لوگ بادل پر چڑھ جاتے ہین۔ ایک چشم زدن مین دو دو ہزار کوس اُڑ جاتے ہین۔ ہماری مدد کی کسیکو
بڑی ضرورت ہی دو جانورون کو باندھ دو۔ ہم ضرور کشتی پر جا بیٹھینگے چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہوجائے
کچھ پروا نہین ؎ ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم + بدھو نے کہا حضور اب آپ کی حماقت

اور وحشت کا پیمانہ ایسا لبریز ہو گیا کہ چھلکا ہی چاہتا ہی۔ اب بجز موت کے اور کوئی علاج نہین ہی
اور وہ مثل سچ ہی کہ زبردست مارے اور رونے نہ دے اب میری راے اگر لیجیے تو اس حرکت سے
باز آئیے۔ یہ مچھلی پکڑنے والے کا بوٹ ہی اگر دیکھ پائیگا تو مارتے مارتے بھرکس نکالدیگا پہلوانی وہلوانی
رکھی رہیگی یہان کی مچھلیان مشہور ہین جھینگا مچھلی کہلاتی ہی۔ بدھو نے بڑے رنج کے ساتھ جانورون
کو درخت سے باندھا اور خدا کی راہ پر چھوڑ دیا پوچھا اب کیا حکم ہوتا ہی۔ انھون نے کہا حکم کیا معنی بس
اب سوار ہو۔ اور خدا کا نام لو۔ بسم اللہ۔ بدھو نے کہا مین بسم اللہ نہین سمجھتا۔ بولے تو گنوار کا لٹھ خاک
بھی نہین سمجھتا۔ یہ کہکر اُچک کے کشتی پر ہو رہے اور بدھو نفر بھی پیچھے بیٹھ لیے۔ مثل سچ ہی امر تالی بڑی
رسّی کھولی اور کشتی چلی۔ تھوڑی دور چلی ہی تھی کہ فوجدار کے گھوڑے اور بدھو کے گدھے
بولا۔ گدھا تو زور زور سے سینپون سینپون کرنے لگا اور گھوڑا رسّی تُڑانے لگا بدھو نے
ذرا اُدھر تو دیکھیے کہ کیا ہو رہا ہی۔ خدا کرے اب بھی آپ کو عقل آجاے اور اس بیوقوفی اور وحشت کو
چھوڑیے اور واپس چلیے یہ کہکر رونے لگا فوجدار صاحب بگڑے اور بگڑکر کہا او بزدل بڈھے
آخر ڈرکاہے کا ہی یہ خوف کی کیا بات ہی۔ چوڑیان پہن لے بودا کہین کا۔ معلوم ہوتا ہی جیسے توپ کے
منھ جاتا ہی یا گولا چل رہا ہی یا کوئی کھاے جاتا ہی یا شیر نر سے مقابلہ ہی۔ خاصی عمدہ کشتی ہی دریا کس شان
اور عظمت سے لہرین مارتا ہی بادشاہ بنے ہوے بیٹھے ہین اب کچھ دیر مین دریا سے سمندر مین ہو رہینگے
رونا کیا ہی کوئی کم سے کم سات آٹھ سو میل تو نکل آے ہونگے۔ کیا کوئی آلہ ایسا ساتھ نہین ہی کہ معلوم
ہو جاے کتنی دور آے مگر ہزار کوس سے کم نہ آے ہونگے قطب نما ہوتا تو رخ معلوم کر لیتے کہ کسطرف
جا رہے ہین آلہ مقیاس الحرارت بھی نہین ہی) بدھو نے کہا اگر اسیکو حرارت کہتے ہین پھر ایسی جگہ کیون چلے
جہان حرارت ہوئی اب تھوڑی دیر مین جوڑی بھی آئیگی فوجدار اسکے گنوارپن پر ہنسے اور کہا
مقیاس الحرارت ایک آلے کا نام ہی تو ہماری صحبت مین بھی گدھا ہی رہا۔ پہلے ہندوستان کو
آتے ہوے راس خوش امید کیجانب سے آنا پڑتا تھا اب جب سے نہر سویز ہماری معشوقہ زرین کمر
کے حکم سے بصرف زر کثیر کھودی گئی تب سے اُدھر سے آمد و رفت ہوئی۔ بدھو نے کہا اور یہ زر کثیر
کہان سے آیا۔ بجرے کی روٹی تو اچھی طرح آپ کی معشوقہ کو کھانے کو جُڑتی نہین۔ اور یہ آج معلوم ہوا
کہ کانپور کی نہر آپ کی معشوقہ نے کھودوائی ہی) فوجدار صاحب نے ہنسکر کہا ابے گدھے گنوار
کانپور کی نہر نہین۔ نہر سویز۔ تجھے کیا معلوم کہ سمندر کیا شی ہی اور سمندر کے عمق کو کیونکر او رکا ہے سے
ناپتے ہین اور تہ ہاے قعر کیونکر دریافت کرتے ہین اور نظام شمسی کسے کہتے ہین اور ۔ ۔ راتین

اندھیرے اُجالے کے کیا اسباب ہین بدھو نے کہا اسی سبب سے تو کہتا ہون کہ حضور کے دماغ مین خلل ہی دن بھی آدمی ہی کہ اسکے پاس اسباب ہی۔ فوجدار صاحب پھر ہنسے اور کہا ابے گنوار کی دم اسباب سبب کی جمع ہی۔ بھلا بتاؤ آفتاب کا جسم روشن ہی یا دیجور۔ بدھو نے کہا مین تو آپ سے ہزار بار کہہ چکا کہ مین عربی ترکی نہین پڑھا ہون گنوار آدمی ہون انھون نے کہا میرا مطلب یہ ہی کہ آفتاب روشن ہی یا تاریک۔ اسپر بدھو نے سر پیٹ لیا اور کہا ایکی اگر ایسا گدھے ہین اور حماقت کا لفظ حضور کی زبان سے نکلا تو مین دریا مین کود پڑونگا کوئی گدھا بھی تو آفتاب کو تاریک نہ کہیگا۔ فوجدار صاحب ہنسے۔ کہا ابے گنوار آفتاب اصل مین جسم تار ہی۔ اسکے ارد گرد دور تک روشنی نمودار ہی۔

اتنے مین فوجدار صاحب نے کہا بدھو دیکھو یار دہ سامنے شہر نمودار ہی۔ وہ مسجد وہ شوالا وہ منار وہ عالیشان عمارت ہی وہ قلعہ ہی۔ اب مین سمجھ گیا کوئی شہزادی معلوم ہوتا ہی سخت مصیبت مین گرفتار ہی اور اُسی کی مدد کے لیے ہم بلوائے گئے ہین۔ بدھو نے کہا بے ادبی معاف آپ یہ کیا جھک مار رہے ہین۔ شہر کہان ہی اور قلعہ کہان ہی پنچکی سامنے بنی ہوئی ہی غلہ یہان پیسا جاتا ہی اور آٹا بنتا ہی۔ فوجدار کڑک کے بولے چپ رہ۔ ہزار بار سمجھا دیا کہ جادو کے زور سے کچھ کا کچھ معلوم ہونے لگتا ہی۔ بیشک شہر ہی تجھ اندھے کو چاہے پنچکی معلوم ہو دیکھو ہماری معشوقہ گلعذار کی قطع ان جادوگیرون نے گنوارون کی سی بنا دی تھی خدا انسے سمجھے۔

اب کشتی عین دھارا مین آئی اور ذرا تیزی کے ساتھ چلنے لگی اور پنچکی والون نے جو دیکھا کہ کشتی جس رُخ جانا چاہیے اُدھر نہین جاتی تو بڑے لمبے لمبے بانس لیکے دوڑے کہ کشتی کو روکین اور غل مچا کے کہا ارے او آنے والو۔ کشتی کو بائین پرلے جاؤ کیا ڈوبنے اور مرنے کو آئے ہو۔ ادھر نہ آؤ۔ اگر کشتی ذرا اسکے پہیون سے ٹکرائیگی تو سو ٹکڑے ہو جائینگے اور تمھاری ہڈی پسلی تک کا پتا نہ لگیگا) ان لوگون کے چہرے اور بدن پر آٹا جو اُڑ اُڑ کے آیا تھا اس سبب سے صورت ذرا بدل گئی تھی فوجدار صاحب انکو پریت سمجھے۔ کہا دیکھو بدھو وہی بات ہوئی نا۔ دیکھو کتنے جن اور بھوت اور پریت مجھ ناتوان ناچیز پر یورش کرکے آئے ہین اور کتنے لمبے لمبے نیزے ہین کہ انسان کے اُٹھائے نہ اُٹھین۔ دس دس ہاتھی کا انمین سے ایک ایک کو زور ہی مگر مین بھی وہ داد شجاعت دونگا کہ تمام دنیا مین نام ہوگا۔ اف کیسی خوفناک ڈراونی صورتین ہین۔ اب سنیے کہ کشتی پر آپ کھڑے ہو گئے اور تلوار میان سے نکال اکڑ کے کہا او حرامزادو پاجیو تمنے اپنے اس قلعہ مین جس بڑے آدمی کو قید کیا ہی اُسکو فوراً رہا کردو۔ کوئی ہو امیر یا غریب۔ ہم خدائی فوجدار شیر افگن نامور سردار پہلوانان جہان

ہین مالک ایران وتخت وتاج کیان ہین ۔ازل سے یہ کام ہمارے سپرد ہوا ہی کہ اس شخص کو ظالمون کے ہاتھ سے رہائی دین یہ کہکر تلوار کو تول ہوا مین اُنکی طرف پینترے بدلنے لگے ۔ان لوگون نے اُنکی آواز تو سنی مگر جو اول جلول انھون نے کہا تھا و ہ کے سبب سے وہ سُن نہ سکے اور بانسون سے کشتی کو زور سے روکنا چاہا کہ پہیون سے ٹکرا نہ جائے اب دھارا بڑی تیز تھی وہ اور بھی گھبرائے ۔بدھو نفر نے آنکھین بند کر لین اور سربسجود ہو کر خدا سے دعا مانگی کہ یا باری تعالیٰ اس خطرے سے بچا لے ۔ وہ تو اُنکی طرح سودائی نہ تھا ۔صریح دیکھ رہا تھا کہ انتہا سے زیادہ خطرہ ہی ۔پنچکی کے فلیون نے بانسون سے کشتی کو دور ہی سے روکا اس زور سے روکا کہ کشتی اُلٹ گئی ۔جل جلالہ ۔فوجدار اور بدھو نفر دونون پانی کے اندر ۔فوجدار کی خوش نصیبی سے اُنکو پیرنا خوب آتا تھا ۔ بالکل مچھلی کی طرح پیرتے تھے مگر اسقدر وزنی چیزین بدن پر تھین کہ دو دفعہ تہ پر آ گئے تھے ۔اگر پنچکی والے نہ کود پڑتے تو دونون غائب ہو جاتے دونون کی جان جاتی فوجدار کو ہاتھ پکڑ کر گھسیٹا اور بدھو کو پانون پکڑ کر نکالا اور اُلٹا ٹانگا بدھو نے تھوڑی دیر مین سربسجود ہو کر خدا کا شکریہ ادا کیا اور دعا مانگی کہ باری تعالیٰ اب اسطرح کے خطرے سے بچا اور ہمارے آقا کو راہ راست پر لا ۔اب سُنیے کہ مچھلی والے جنکی کشتی پر حضور فوجدار صاحب سوار ہو کر تشریف لائے تھے وہ آ گئے ۔کشتی کے سو ٹکڑے ہو گئے تھے انھون نے بدھو کو گرفتار کیا اور کہا کشتی کے دام لاؤ ۔ورنہ مار ہی ڈالینگے ۔فوجدار صاحب نے بڑی سہولت اور استقلال سے کہا کہ ہم دام دے دینگے تم لوگ گھبراؤ نہین (یہ اسطرح پر کہا کہ گویا کچھ ہوا ہی نہ تھا) مگر شرط یہ کرلی کہ ہم اُسی حالت مین دام دینگے جب آپ لوگ اُس شخص کو رہا کر دینگے جسکو اس قلعہ مین قید کیا ہی اور مفت رہا کر دو ۔ایک نے کہا کچھ دیوانہ ہو گیا ہے کیسا قلعہ اور کیسا قیدی کیا پنچکی کے قلیون کو لینے آیا ہی فوجدار دل مین سوچے کہ اِن لوگون سے گفتگو ہی کرنا فضول ہی یہ یون نہ مانینگے ۔لاتون کا آدمی باتون سے نہ مانیگا ۔مگر معلوم ہوتا ہی کہ دو جادوگرون نے آپس مین میل کیا ہی ۔ایک نے مجھے کشتی دی دوسرے نے ڈبو دیا ۔ اسکے بعد پنچکی کی طرف دیکھکر کہا اے دوست اے عزیز افسوس ہی کہ ہم تمھاری مدد کرنے کے قابل نہین ہین ۔تمھاری اس مصیبت پر افسوس ہی مگر یہ پاجی لوگ ہین اور پاجیون کے منھ لگنا دانشمندون کا کام نہین ہی یہ مہم کوئی اور جنرل سر کریگا ۔والسلام ۔

اسکے بعد مچھلی والون سے فیصلہ کیا اور پچاس روپیے اُنکو دیے ۔بدھو نے روپیہ تو دیا مگر ناک بھون چڑھا کے اور کہا اگر دو ایک بار اور کشتیان ڈوبین تو کھکل ہی ہو جائینگے ۔ پنچکی کے لوگ اور مچھلی والے مُتحیر تھے کہ یہ کون عجیب الخلقت بزرگوار ہین ۔اُنکی سمجھ مین نہ آیا کہ یہ بک کیا رہا ہی واہی تباہی

اول جلول بے سرو پا۔ سمجھ گئے کہ دونون دیوانے دونون پاگل ہین نچلی والے اپنے کام پر گئے اور مچھلی والون نے اپنی اپنی جھونپڑیون کی راہ لی فوجدار اور بدھو نفر خود جانور بنے ہوئے تھے اپنے اپنے جانورون کے پاس گئے اور کشتی کی مہم یون سر ہوئی۔

فصل ۔ ۳۰

بڑی مایوسی کے ساتھ حیران و پریشان آقا اور ملازم بندہ و خواجہ اپنے اپنے جانورون کے پاس گئے بدھو نفر کو سخت افسوس تھا کہ روپیہ دینا پڑا گویا انکی چمڑی کسی نے ادھیڑ ڈالی اس تھا۔ دریا سے سوار ہوکر روانہ باشد مگر چپ چاپ۔ خدائی فوجدار کو معشوقہ زرین کمر یاد آئین اور بدھو کو جزیرے کی بادشاہی کی فکر ہوئی اب اسکو پورا پورا یقین ہوگیا کہ آقاے نامدار مجنون ہین ٹھان لی کہ کسی روز یہان سے گھر چلدے اور اس سڑی کا ساتھ چھوڑ دے مگر دیو کرم لیکھ نا مٹے کرد کوئی لاکھن چھترائی۔

دوسرے روز ایسا اتفاق ہوا کہ جنگل سے باہر نکل رہے تھے کہ فوجدار کی نظر ایک سبزہ زار پر پڑی دیکھا کہ ذرا دور پر لوگ بہت سے جمع ہین معلوم ہوا کہ شکاری لوگ ہین اور آگے بڑھ کے دیکھا کہ ایک سبزی گھوڑی پر ایک بانکی ترچھی عورت سوار ہے اور چاندی کے سامان سے گھوڑی سجی ہے اور خود سبز پوش ہے۔ اور لباس نہایت بیشبہا اور چمکتا و مکتا ہوا ہے۔ بائین شانے پر ایک باز تھا یہ سمجھ گئے کہ یہ کوئی رئیس زادی اور ان سب کی مالک ہے۔ بدھو سے کہا کہ بیٹا جاکے اس رئیس زادی سے کہو کہ مین شیر افگن اور خدائی فوجدار ہون اس حسینہ کا دست سیمین چوم لون اگر وہ کہین تو مین حاضر ہون اور خدمت بجالاؤن مگر خدا کے لیے بیہودہ نہ بکنا ہرزہ درائی نہ کرنا۔ خبردار۔ اُسنے کہا کیا اور کبھی کوئی پیغام نہین لیگیا ہون۔ فوجدار بولے سوائے ہماری معشوقہ زرین کمر کے اور کسی کے پاس تو شاید نہین لیگیا۔ بدھو نے اس راے سے اتفاق کیا اور کہا جی آپ مجھے سکھائیے نہین مین سیکھا سکھایا ہون۔ فوجدار نے کہا اب جاؤ۔ خدا حافظ ہے بدھو نے گدھے کو خوب تیز کیا اور اس بانکی شکاری عورت کے پاس گیا اور سر تسلیم خم کرکے عرض کیا اے حسین رئیس زادی وہ سامنے ہمارے خدائی فوجدار شیر افگن جو ہمارے آقا اور مالک ہین آپ کے اشتیاق مین کھڑے ہین اور ہمارا نام میان بدھو نفر ہے وہ دریافت کرتے ہین کہ اگر حضور پر نور کی راے ہو تو حاضر ہون حضور کے حسن اور خوبصورتی پر عاشق ہین جان جاتی ہے اگر حکم ہو تو وہ وہ باتین کرین جو کسی نے دنیا مین نہ کی ہون اس عورت نے کہا تم واقعی بڑے لائق پیغامبر ہو اور بڑے فصیح و بلیغ۔ اب تم اُٹھ کھڑے ہو زمین دوز

ہو کر ادب کے ساتھ باتین کرنا تمھارے پیشے کے خلاف ہی۔ تم اپنے فوجدار کو بلاؤ۔ مین اور میری
میان جو نواب ہین اُنکی ملاقات سے خوش ہونگے اور اُنکو اپنے گانون مین جو یہان سے قریب
ہی لیجاکر رکھینگے۔ بدھو اُٹھے اور اُس رئیس زادی کی امارت اور حسن گلوسوز کو دیکھکر حیرت زدہ ہوے
اور اخلاق کی تعریف کی۔ اس رئیس زادی نے فوجدار کا کچھ ذکر خیر کیا جس سے بدھو بڑے خوش
ہوے۔ تب اُسنے کہا جاکے کہدو کہ اُنکے آنے سے اور گانون پر چلنے سے ہمکو بڑی مسرت دلی ہوگی۔
بدھو یہ جواب باصواب لیکر واپس آئے از بس محظوظ۔ گنوارپن کے ساتھ اسکی خوبصورتی اور
حسن کی مبالغے کے ساتھ تعریف کی۔ خدائی فوجدار راہوار پر سوار تھا۔ بہ خوب اکڑکر بیٹھے اور مسلح
ہو لیے اور چلتے ہی اُس صاحبزادی کا ہاتھ چوم لیا۔ اُسنے اپنے میان کو بلوا لیا تھا اور سب حال
کہہ دیا تھا وہ نواب صاحب کی سوانح عمری اور حماقتون کی تاریخ کا حصہ اول پڑھ چکی تھی اور بہت خوش تھی کہ اُسکی
ملاقات سے ملاقات ہوگی۔ فوجدار اُترتے نہین گھوڑے سے گر پڑے اور کاٹھی بھی زمین پر آ رہی اور اُنکو بڑی
شرم آئی اور بدھو نفرت سے بہت ہی بگڑے اور بڑے خفا ہوے۔ رئیس زادے نے اپنے آدمیون سے کہا
کہ اُنکے کپڑون کو جھاڑ دو اور اُسنے کہا ہمین افسوس ہی کہ آپ ہمارے علاقے مین اول مرتبہ آئے اور
یہ بدشگونی ہوئی مگر یہ آپکے آدمیون کا قصور ہی۔ فوجدار بولے ای نواب نامدار یہ بدشگونی نہین ہی
مگر ہان میرا آدمی البتہ نامعقول اور نالائق ہی لیکن مین چاہے گرا پڑا ہون چاہے پیادہ یا ہون گھوڑے
سوار۔ حضور کی خدمت کے لیے حاضر ہون۔ آپ کی بی بی بڑی حسینہ اور جمیلہ ہین۔ اسنے کہا ای شجیع نامدار
تمھاری معشوقہ دلرینہ کمر کے مقابل مین کسی کا حسن نہین ہی۔
بدھو نے کہا اسمین کوئی شک نہین کہ ہمارے آقا کی معشوقہ کا حسن بیمثل ہی اسکی ہم قسم کھاتے ہین
مگر فضلنا بعضکم علی بعض۔ یہ نواب زادی بھی کچھ کم نہین ہین۔ فوجدار نے رئیس زادے سے کہا مین
صحیح عرض کرتا ہون کہ کسی فوجدار اور یل نامدار کے پاس ایسا بدتمیز اور فضول گو ملازم نہ تھا جیسا بدنصیبی
میرے پاس ہی اس سے بے بکے ہوے ہاہی نہین جاتا اور مین ذلیل ہوتا ہون۔ اُنھون نے کہا اچھا کچھ
ہرج نہین اسوقت بدھو نے خوش ہین اگر آپ کی معشوقہ کی تعریف کی تو مضائقہ ندارد۔ فوجدار بولے
خرابی یہ ہی کہ بڑا بکی ہی۔ اُنھون نے کہا اسمین کیا ہرج ہی۔ اب آپ ایک کام کیجیے چل کے ہمارے
گانون مین رہیے اور وہان ہمارے محل مین کچھ دن آرام کیجیے ہم وہان آپ کی وہ خاطر کرینگے
جو آپکے شایان شان ہی میرے ہان اکثر یلان نامدار اور پہلوانان روئین تن آیا کرتے ہین۔
اب سُنیے کہ بدھو نے اُنکے عراقی کو لیس کیا اور نواب ایک عربی رہوار صرصر تک پر سوار ہوے اور

بیچ مین نواب زادی ادھر اُدھر فوجدار اور نواب عالی تبار - رئیس زادی نے بدھو نفر سے کہا کہ
قریب رہو - انکی حماقت کی باتون سے بہت خوش تھین بدھو بھی بہت خوش تھے کہ انکی قدر و منزلت
ہوئی اور تینون سوارون مین ایک چوتھے بھی شریک ہوے نواب اور اُنکی بی بی کو دلی خوشی تھی
کہ اُنکی خوش نصیبی سے ایسے پل ناما اور اُنکا غلام گھامڑ ملا دو گھڑی دل لگی ہی رہیگی -

فصل - ۳۱

بدھو نفر کی باچھین کھلی جاتی تھین کہ ایسی خوبصورت نواب زادی کے دل مین جگہ کر لی اور اس
خیال سے اور بھی زیادہ خوش تھے کہ انکے محل معلی مین خوب پیٹ بھر کے عمدہ کھانا کھائینگے اور دندنائینگے
اس بیتو کو جب کبھی ذرا بھی موقع مل جاتا تھا کھانے کا ضرور بندوبست کرتا تھا چاہے جس طرح سے
ع - روٹی تو کما کھاے کسی طور مچھندر - تاریخ مظہر ہی کہ قبل اسکے کہ یہ لوگ اس محل مین داخل ہون
نواب نے گھوڑے کو تیز کیا اور پہلے وہان پہونچکر آدمیون کو حکم دیا کہ ہمارے مہمان آتے ہین ادب سے
پیش آنا - جیسے ہی فوجدار صاحب مع نواب زادی کے داخل ہوے دو سائیس سلطانی بانات
سرخ کی فوق البھڑک وردیان پہنے ہوے آئے اور جھک کر سلام کیا اور فوجدار کو بادب گھوڑے
سے اُتارا اور کہا حضور جاکے ہماری نواب زادی کو گھوڑی سے اُتارین یہ گئے مگر نواب زادی نے کہا
آپ اتنے بڑے آدمی ہین آپ یہ تکلیف نہ فرمایئے رئیس نے اپنی بی بی کو خود پشت توسن سے اُتارا
اور فوجدار کے کاندھے پر ایک بیشبہا سوزنکار رومال ڈالا تھوڑی ہی دیر مین نواب کے نوکرون
چاکرون نے فوجدار کو گھیر لیا اور کہنا شروع کیا مرحبا مرحبا ای گل سر سبد شجاعت اسے
فوجدارون کے نام لیوا بانی دیوا مرحبا مرحبا - خوش آمدی - یہ کہکر گلاب پاشی ہوئی
اب انکا جنون اور بھی بڑھ گیا پورا پورا یقین ہو گیا کہ بیشک ساری خدائی میرے نام سے کانپتی ہی
بدھو نے گدھے کو باندھا اور رئیس زادی کے ساتھ ساتھ محل مین داخل ہوے اور ایک خواص
سے جو رئیس زادی کی منھ چڑھی تھی کہا کہ ذرا پھاٹک پر جاکے ہمارا گدھا کھول کر اصطبل مین
باندھ دو اُسنے بگڑ کر کہا کچھ پاگل تو نہین ہو گیا ہی موے در گور - گدھے کو باندھنا ہم لوگونکا کام ہی
آگ لگے تجھے اور تیرے گدھے دونون کو - بدھو نے کہا بہنے تو اپنے آقا کی زبانی سنا ہی کہ ملکہ جھرجال
نے ایک نامی سپاہی کے ملازم کا گدھا اپنے ہاتھ سے باندھا - وہ بولی کچھ دِوانہ ہوا ہی موے
یہ مسخرہ پن کسی اور سے کر جاکے - یہان کھڑے کھڑے پٹوا دونگی - مونڈی کاٹا - ہمین دل لگی نہین
بھاتی ہی - بدھو نے کہا مین نے ایسی ایسی نخلیان بہت دیکھی ہین - اسپر وہ آگ ہو گئی اور کہا موے

بیتجے کچھ لیکے یہان سے جائیگا۔ پاجی شیطان کا بچہ۔ یہ اس زور سے کہا کہ نوابزادی نے گردن پھیرکر
خواص کو بڑے غصے مین دیکھا آنکھین خون کبوتر کی سی سرخ۔ پوچھا کیا ماجرا ہی اُسنے کہا یہ جو
سامنے کھڑا ہی یہ مجھسے کہتا ہی کہ جاکے میرا گدھا اصطبل مین باندھ آؤ۔ اور پھر کہا کہ مالکہ پرچال نے
گدھا اپنے ہاتھ سے باندھا تھا۔ رئیس زادی نے بدھو سے کہا میان بدھو لفر ہماری خواصین گدھے
نہین باندھا کرتی ہین معاف فرمائیے۔ بدھو بولے حضور گدھے تو بیچے باندھتی ہین مگر خیر قصور ہوا
وہ کیا مثل ہی کہ از خردان خطا۔ فوجدار نے آہستہ سے کہا بدھو یہ مثال کہنے کا کون موقع ہی
انھون نے کل حال بیان کیا تو نواب نے ایک آدمی کو حکم دیکر کہ بدھو لفر کا گدھا باندھ دو اور
خوب کھلاؤ۔ بدھو لفر سے کہا کہ اب تم اپنے گدھے کی فکر نہ کرو دار وغہ سے کہدیا ہی مزے مین رہیگا۔

اس گفتگو سے بھی سب کو لطف آیا سوائے فوجدار صاحب کے۔ سب زینون پر آگئے اور
فوجدار ایک محراب دار کمرے مین داخل ہوئے دیکھا تو دلھن کی طرح سجا سجایا ہی بیش بہا اسباب
جھاڑ۔ کنول قد آدم حلبی آئینہ چھ خواصون نے انکے اسلحہ اُتارے اور خدمت کو حاضر رہین۔ نواب
اور نواب زادی نے انکو سمجھا دیا کہ اس اسطرح سے انکی خدمت کرنا تاکہ انکا جنون اور بھی زور دونا
ہوجائے۔ فوجدار صاحب کے کپڑے جو اُتارے گئے تو نقاہت درا تجہ۔ دُبلے۔ پتلے۔ گال پچکے
ہوئے اگر نواب نے نادری حکم نہ دے دیا ہوتا کہ فوجدار سے بکمال ادب پیش آنا تو خواصین
انکی قطع دیکھکر ضرور کھلکھلا کر ہنس پڑتین انھون نے انکو ایک باریک کرتا پہنانے کی کوشش کی
مگر فوجدار نے بوجوہ چند در چند انکار کیا اور کہا بدھو کو دے دو اسکے بعد جب تنہائی ہوئی
تو بدھو سے کہا کیون بے مسخرے بدعقل اُلّو کے پٹھے اتنے بڑے رئیسون کی خواصون سے یون
گفتگو کیجاتی ہی نالائق گنوار کے لٹھ۔ اُلّو کے بچے۔ خود بھی ذلیل ہوتا ہی اور ہمکو بھی ذلیل کرتا ہی
بدبخت بدنصیب روسیاہ اب اگر ایسی حرکت کی تو کھود کے دفنا دونگا۔ جہنم مین جلے تیرا
گدھا اور چولھے مین جا تو۔ اب سے زبان کو لگام دے۔ نہین تو زندہ نہ چھوڑونگا۔ نوصاحب
خواصون سے گدھے بندھواتے ہین۔ دوزخی۔ جہنمی۔ نابکار۔ دیکھا نہین کہ خوش نصیبی سے کیسی
اچھی جگہ آگئے ہین کہ یہان سے ہمارا نام ہوگا اور تو بھی فائز مرام ہوگا۔

بدھو نے وعدہ کرلیا کہ اب بے سوچے دوبارہ غور کیے زبان نہ کھولونگا۔ بالکل خاموش۔ اسکے بعد
فوجدار صاحب نے کپڑے پہنے اور رومال سرخ سوزنی کا اوڑھا اور بڑے کمرے مین آگئے
جہان دو قطار باندھ کر خواصین کھڑی تھین اور عطر لیے کھڑی تھین کہ انکے ہاتھ پاؤن دھلائین

اسکے بعد بارہ خواصین آئین کہ اِنکو کھانے کے کمرے مین لیجائین - غرض کی خداوند خاصہ چُناگیا ہی سرکار بلاتی مین بڑے تپاک سے انکو بٹھایا اور شان و شوکت سے کھانا آباد خوان کئی ہزار کی تیاری کا - سفیدہ بگلے کے پر کی طرح - رئیس اور رئیس زادی نے دور تک انکا استقبال کیا اور ایک داروغہ جو معزز اہلکار تھا انکے ساتھ ہولیا اور جُھک کر بہ ادب سلام کیا اور خواصون نے جو رئیس کے ہمراہ تھین سات بار جُھک کر سلام کیا - مہمان اور میزبان مین بڑی تپاک سے صاحب سلامت ہوئی - بدھو کو بڑی حیرت تھی کہ یہ رہ سارے عظام اس سودائی کی اسقدر توقیر کرتے ہین - کھانے بیٹھے ہی تھے کہ بدھو لفر نے انتہا کی حماقت کی باتین شروع کین -

بدھو - (فوجدار سے) حضور اگر ارشاد کرین تو غلام ایک کہانی عرض کرے -

فوجدار (غصے کو ضبط کرکے) خاموش رہو یہ کیا واہیات بات ہی -

رئیس زادی - کیون صاحب آپ انکو کہانی کیون نہین کہنے دیتے -

بدھو - ہمارے گانون مین - گانون نہین قصبہ کہنا چاہیے - اس گانون مین یا چاہے قصبہ اسکو کہیے خیر تو اس قصبے مین جسکو گانون کہ سکتے ہین -

فوجدار (جھلّا کر) یا الٰہی - وہ گانون ہو چاہے قصبہ ہو اسکی کون بحث ہی -

بدھو - آپ تو کہنے نہین دیتے آپ کو اس سے کیا بحث ہی -

رئیس زادی - اب کچھ کہوگے بھی -

بدھو - تو ایسا معاملہ ہوا کہ اس گانون مین - تو بھول گیا - قصبے کے بیچ مین -

فوجدار - لاحول ولا قوۃ - اگر پرایا مکان نہوتا تو فوجدار بدھو کا مارتے مارتے بھُرکس نکال دیتے -

بدھو - لاحول ولا قوۃ - لاحول ولا قوۃ - یہ نہ کہنے دینگے - تو اس گانون مین ایک امیر آدمی نے کسی معزز کسان کی دعوت کی تو وہ اڑ پڑا کہ ہم سب کے اوپر بیٹھینگے حالانکہ وہ اس گانون یا قصبے مین امیر تھا مگر کسان سے اسیر جھگڑا ہوا تو ایک شخص نے جو وہان بیٹھا تھا کہا واہ دعوت کو آئین اور لڑائی کو تیار ہوجائین -

فوجدار - اسکا مطلب ہماری سمجھ مین نہ آیا - اب اگر تونے کوئی بات کہی تو مار ہی ڈالونگا (تلوار کھینچکر) بول تو مین نے بڑا ضبط کیا -

رئیس زادی - (ہنسی کو ضبط کرکے) مین خود دیکھ رہی تھی -

فوجدار - سور کہین کا - نہ مطلب نہ مدعا نہ کہانی نہ قصہ مہمل بات بک اُٹھا اور جی میں پہلے سمجھا تھا مگر لاتون کا آدمی باتون سے نہین مانتا ہی -

رئیس (ہنسی کو ضبط کر کے) جانے دیجیے قصہ ہوا -

رئیس زادی - کہیے آپ کی معشوقہ زرین کمر تو بہ

فوجدار - حضور میری بد نصیبی کا حال ناگفتہ بہ - اور معلوم ہوتا ہی تمام عمر اسی حالت میں ہوگا دیوؤن کو مین نے نیچا دکھایا ہی جنون کو مین نے شکست دی ہی - شیرون سے مین نہتا لڑا ہون مگر ساحرون نے اُس گلبدن کو ایک دہاتن کی قطع مین بدل دیا اب دیو اور جن اور شیر جانے کسکے پاس ہی -

بدھو - یاپ کی رائے ہوگی ہمکو تو وہ بری معلوم ہوتی تھین - اس پھرتی کے ساتھ چکی پیستی تھین کہ واہ - قید خانے کے قیدی کیا پیسینگے -

رئیس - میان بدھو نفر تمنے بھی اُنکو جادو کی حالت مین دیکھا ہی -

بدھو - جی ہان - گوبر پاتھتے چکی پیستے دیکھا ہی - کوئی جن اُسپر سوار ہی - جن کا سایہ ضرور ضرور ہی -

فوجدار - اُنھین کے لیے ہمنے بڑے بڑے دیوؤن کو مارا -

داروغہ - اخاہ - یہ خدائی فوجدار شیر افگن تو نہین ہین (رئیس کی جانب مخاطب ہوکر) مین حضور کو اسی سبب سے منع کرتا تھا کہ اس سودائی کی تاریخ اور سوانح عمری نہ پڑھیے - آج اُنکی مجنونانہ حرکتین آپنے اپنی آنکھون دیکھ لین (فوجدار سے) ابے تو اژدہون سے لڑتا ہی اور دیو اور جن تیرے تابع فرمان ہین - تو گدھا اور مجنون ہی - اور تیرا سر پھر گیا ہی - تو اپنی عقل کی فصد کھلوا اگر عقل سے کام لے تو گھر چلا جا اور علاج کر - بڑے فوجدار کے بچے بنے ہین وہ تیری معشوقہ کون چڑیل ہی - اور یہ کیا فضول اول جلول بکتا ہی) -

فوجدار چپ چاپ سُنا کیے رئیس اور رئیس زادی خاموش مگر متحیر - فوجدار نے متانت کے ساتھ اسکا جواب دیا جو پورے باب مین آیندہ درج ہوگا -

فصل - ۳۲

یہ گفتگو سُنکر فوجدار از سرتاپا کانپتے ہوئے اُٹھے اور عجب طرح کی آواز سے یون گویا ہوئے (اسوقت مجھے اسقدر غصہ ہی کہ تھر تھر کانپ رہا ہون مگر ایک تو رئیس زادی کا مہمان دوسرے

رئیس باتدبیر کا مکان تیسرے داروغہ صاحب کی پیرانہ سالی اس سبب سے مین خاموش ہون ورنہ بھلا یہ بھی ممکن تھا کہ مجھ ساجری یل نامدار اور گالیان سُن کے خاموش رہے - ہمتو شیر کا بھیجا نکال لین - دیو کو ایک طمانچے مین بٹھا دین جن کو بھگا دین مگر ہم لوگ جب لڑتے ہین اپنے سے بڑھ کے بوڑھے داروغہ کو اگر ہمنے مارڈالا تو کون بڑا نام ہوگا - لوگ کہینگے واہ زمون اور کمزورون پر شیر ہین ہمارے پیشے کے لوگون کا یہ شیوہ نہین ہی ہان اگر کسی عورت کو جن ستائے تو ہم سے اجن سے گتھم گتھا ہو اگر علما فضلا بلغا کملا رؤسا ہمکو سڑی سودائی سمجھین تو واللہ رنج ہو مگر ان ایسے چرکٹون کے کہنے کا رنج کرنا دلیل حماقت ہی - ع چہ داند بوزنہ لذات ادرک ٭ مین بیشک وشبہہ فوجدار ہون اور اسی حالت مین مرونگا مین سنے وہ وہ کام کیے ہین جو انسان کے وہم وگمان مین بھی نہین آسکتے دیوون کو نیچا دکھایا ہی - جنون سے لڑا - پریون کی مدد کی - شیر کا کٹہرا کھولدیا اور للکارا اور دم دبک رہا گو مجھے ایک عورت کا عشق ہی مگر پاک محبت - فائدے کے سوا نقصان جسسے کوئی نہین مرنجان مرنج اب آپ رئیس صاحب اور آپ کی بی بی خود غور کرین کہ اس قسم کے آدمی کو سڑی سودائی کہنا چاہیے یا کیا کہنا چاہیے -

استے مین بدھو نفر نے کہا کیا بات کہی ہی بھئی واللہ خوب ہی کہی -

داروغہ - اخاہ - میان بدھو نفر آپ ہی ہین - ٹاپو کے بادشاہ -

بدھو - جی ہان (اکڑکر) ہین تو آپ کا اچا را ہی -

رئیس - یار بدھو نفر - اگر خدائی فوجدار شاہی نہ دینگے تو ہم دینگے جاؤ ہمارے ایک جزیرے کی گورنری خالی ہی - وہ تمکو دی -

فوجدار - بدھو ارے دیکھتا ہی - حضور کے قدم مبارک چوم لے - کیون مین کیا کہتا تھا کہ ہم لوگون کے ملازمون کو بادشاہیان ملجاتی ہین -

داروغہ - حضور غلام رخصت ہوتا ہی - ایک تو یہ لوگ یون ہی سودائی ہین دوسرے آپ انکو اور چنگ پر چڑھاتے ہین - مین حضور سے اتنا عرض کیے دیتا ہون کہ جب تک یہ دونون پاگل یہان ہین بندہ نہ رہیگا -

گو رئیس اور رئیس زادی نے بہت کچھ سمجھایا مگر داروغہ جسکو خدائی فوجدار کی حرکات مجنونانہ سے نفرت تھی تیر کی طرح روانہ باشد - رئیس زادی نے چپکے سے کہا مجنون انکو بناتا ہی اور خود سڑی بنا جاتا ہی -

ہنسی کو ضبط کر کے رئیس نے کہا فوجدار صاحب اس سے کوئی انکار نہین کر سکتا کہ آپ نے خوب ہی داد فصاحت دی اور داروغہ صاحب کو قائل کر دیا مگر بوڑھے آدمی کے کہنے کا بُرا نہ مانیے گا۔

فوجدار نے کہا جی نہین ۔بچون اور عورتون اور بوڑھون کے کہنے کا بُرا نہ ماننا چاہیے وہ کسی کو ستا نہین سکتے کیونکہ انکو کوئی نہ ستائیگا ۔بچون کے منھ کون لگے ۔عورت کو دق کرنا کون بہادری ہے بوڑھے تو چڑچڑے ہوتے ہی ہین ۔مجھے کوئی رنج انکی تقریر سے نہین ہوا صرف یہ خواہش تھی کہ ذرا عرصے تک یہ گفتگو کرتے تو مین قائل کر دیتا مگر وہ جلدی سے بھاگ گئے۔ اگر انکی تقریر اور دھوتی یا رستم ۔ یا اسفندیار ۔ ہمارے پیشے کے نامی جو نیل سنتے تو مار ہی ڈالتے زندہ نہ رہنے دیتے۔

بدھو ۔ وریں چہ شک ۔کسی کو بُرا کہنا دل لگی بازی ہو ۔حضور نے مجھے جزیرے کا گورنر مقرر کیا تو جل ہی تو مرا ۔جلا کرو۔

رئیس زادی کا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا کہ کیا جلد یقین ہو گیا کہ جزیرے کی گورنری ملجائیگی کھین ملی نہو ۔جس جس نے سنا اُسکی راے ہوئی کہ فوجدار سے زیادہ جنون انکے خدمتگار کو ہے ۔بڑی بی تو بڑی بی چھوٹی بی سبحان اللہ۔

کھانا کھا کر چار خواصین آئین ایک کے ہاتھ مین چاندی کا برتن ہاتھ دھونے کو ۔دوسری کے ہاتھ مین چاندی کا لوٹا ۔تیسری کے ہاتھ مین چاندی کی بیسنادانی چوتھی کے کاندھے پر سفید تولیے اور ایک اور آئی اُسکے ہاتھ مین ایک چاندی کے برتن مین خوشبودار صابون کی ٹکیان ۔منھ ہاتھ دھو کر خاصدان سے گلوریان کھائین ایک خواص نے فوجدار صاحب سے کہا ذرا آنکھین بند کر لیجیے اس ملک کا قاعدہ ہے کہ خواصین منھ دھو دیتی ہین ۔آپ نے چپکے سے منھ دھلوا لیا اور آنکھین بند کر لین اس خواص نے دیر تک انکو بنایا اور منھ دھونے کے بہانے انکو بنا کے ہنسوایا ۔مارے ہنسی کے سب کا بُرا حال تھا علحدہ ۔ہاکر ہنستی تھین رئیس اور رئیس زادی کو کچھ تو غصہ تھا کہ سمجھا دیا تھا کہ ادب سے رہنا اور نہ مانا اور کچھ خوش تھین کہ انعام دینے کا کام کیا کہ اسقدر لطف کی دل لگی دکھائی۔

الغرض تولیے سے انکے منھ اور چہرے کو پونچھا اور اس دل لگی کا خاتمہ ہوا فوجدار نے کہا اب اسی طرح سے ہمارے میزبان کا منھ بھی دھولا ۔رئیس زادی بات بنانے ہی کو تھی کہ ایک

حاضر جواب طرار خواص بول اٹھی (حضور یہ کارروائی مہمانون کے ساتھ کی جاتی ہی) اب سیلبے کر بدھو نفر بڑے غور سے یہ کارروائی دیکھ رہے تھے -

بدھو- اگر اسی طرح ہمارا بھی منھ دھلوایا گیا تو ہم درگزرے پورے ببوق بنجائینگے اسوقت ہمارے آقا بالکل چنڈول بنے ہوے تھے اب سے آئے گھر سے آئے - چند کی قطع بنا کے منھ دھلانا یہ یہان کی اچھی رسم ہو اور دل لگی یہ کہ مہمان ہی کے ماتھے جاتی ہو الو بنے تو مہمان ہی بنے - اچھے رہے - واہ رے ببوق -

رئیس - کیا دل ہی دل میں چپکے چپکے باتین کر رہے ہو -

بدھو - حضور بندے کا قاعدہ ہو کہ کھانا کھانے کے بعد اپنے آپ منھ دھوتا ہی غلام اس کارروائی سے مستغنی کیا جائے کہ آنکھ بند کیے گھنٹون ببوق بنے بیٹھے رہین -

رئیس - اچھا خواصون کو منع کر دینگے ہمارے گھر کی یہی رسم ہی -

بدھو - وہ جو کچھ ہو مگر غلام کو معاف ہی فرمایئے -

خواصین بدھو کو کھانا کھلانے لیگئین اور ادھر رئیس اور رئیس زادی نے فوجدار کو بنانا شروع کیا اور انھون نے وہ وہ ڈینگ ہانکی اور زیٹ کی لی کہ توبہ ہی بھلی اور اپنی معشوقہ ذرین کمر کے حسن کی اس سبک لفظی تعریف کی کہ دریا بہا دیے -

عارض ست این یا قمر یا لالۂ حمرا ست این	یا شعاع شمس یا آئینۂ دلہا ست این
چشم تو جا دو ست یا آہو ست یا صیاد خلق	یا دو با دام سیہ یا نرگس شہلا ست این

زاہدان توبے اختیار میتر سم	بہ مر تضےٰ کہ از ین ذوالفقار میتر سم

ای رشک خوبان جہان ای امیرزادی والا دودمان آپ نے اسوقت مجھے کیون یاد دلایا ہی ؎

دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا	دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا

میری جان اور روح آپ کی ایک ایک ادا پر نثار ہی - مگر اُسکے حسن کی توصیف کرنے کے لیے بڑا زبردست اور جید منشی اور بڑا فاضل آدمی ہونا چاہیے - اگر سلمان ساوجی کہے تو کہہ سکتا ہی

رئیس زادی - سلمان ساوجی کون تھے -

فوجدار - سلمان تخلص تھا اور ساوہ قصبے کا نام ہی یعنی ساوہ کے سلمان جیسے طالب آملی حافظ شیرازی - فردوسی طوسی آتش لکھنوی وغیرہ - ؎

شکل صنوبری کہ دلش نام کردہ اند	سلمان بیاد قد تو دلہا گرفتہ است

یہ فصاحت و بلاغت - گویا سلمان ساوجی کی ہو - تو حضور اسکے حسن کی تعریف بھلا مین کیا کرسکتا ہون
استغفر اللہ - زبان ناطقہ لال ہی مگر ساحرون نے اُنکو گنوار بنادیا -

رئیس - ارے ایکس مردود کی شرارت ہی گولی مارنے کا کام کیا -

فوجدار - اب وہ رنگ روپ ہی نہین وہ صورت ہی نہین وہ قطع ہی نہین وہ وضع ہی نہین
گو ادا تو کہان جاسکتی ہی مگر وہ بات کہا - ہاے افسوس -

رئیس - آخر یہ ہی کون -

فوجدار - بس جادوگر - خدا اُنکی قوم کو غارت کرے اتنا مادہ نہین کہ سامنے آکے دوبدو جنگ
کرین - لاحول - بس جادو کے برتے پر بھولتے ہین اور شیطان کا نام روشن کرتے ہین - بے مجھے
جادو کے زور سے اکثر ان لوگون نے زخمی کردیا ہی - قید کردیا ہی - بڑے بڑے خواب دکھائے
ہین - ہاے جانی ہاے جانی -

رئیس زادی - آپ کی تاریخ جو چھپی ہی اسمین تو لکھا ہی کہ آپ کی جانی ایک فرضی عورت کا
نام ہی - جو صرف آپ کے دل و دماغ کا نتیجہ ہی باقی اللہ اللہ خیر صلاح -

فوجدار - اسکی بڑی بحث ہی - مین نے فرض کرلیا ہی کہ وہ بڑی نازک اندام اور خوش خرام ہی
اور اسمین کوئی ہرج کی بات نہین - عالی خاندان معالی دودمان پری رخسار گلعذار شمع عنبر نسیم غنچہ
حیا پرور عفت کوش پردہ نشین - مہ جبین -

رئیس - مگر جہان تک مین نے سنا ہی مشہور یہ ہی کہ حسین تو انتہا کی ہی لیکن لیلی یا نورجہان
یا شیرین کو نہین پاتی -

فوجدار - اسمین ہمین آپ سے اتفاق نہین ہی - ثانی نہین رکھتی -

رئیس زادی - بیشک ہماری بھی یہی راے ہی کہ آپ کی معشوقہ فرضی نہین اصلی ہین اور حسن کی
کان ملاحت کے لب کی جان ہین - مگر ایک بات سمجھ مین آئی تاریخ مظہر ہی کہ جب بدھو نفر حضور کا خط لیکر
گئے تو اُنکو وہ کام کرتے دیکھا جو سنہاریان اور جہریان کرتی ہین - یہ کیا بات ہی - بھلے مانسونکی یہ خو تو نہین
فوجدار - حضور بات یہ ہی کہ ہم لوگون مین سب پر طرح طرح کی مصیبتین پڑتی ہین اور جیسے
اوپر جو مصائب پڑے وہ اور سب مصیبتون سے بڑھے ہوے ہین - اپنی اپنی قسمت کسی کا کیا
اجارا ہی کچھ کسی کا چارا ہی - کوئی نہ کوئی نئی بات فوجدارون مین ظہور ہوتی ہی کسی کا بدن اسقدر سخت ہوتا ہی
کہ زخم اثر نہین کرسکتا - کوئی گولی سے نہین ڈرتا کوئی جادو کے سبب سے پریشان رہتا ہی کوئی کسی سبب سے

حیران رہتا ہی - کوئی بجز تلوار کے اور کسی ہتھیار سے زخمی نہین ہوتا - اودھون کی آنکھ مین یہ تاثیر تھی کہ دشمن کو دیکھا اور وہ بھاگا - جب اودھون اور پیڑچیند سے کاندھرکے نالے پر لڑائی ہوئی تھی تو پیڑچیند نے دوبار شکست دی آخرکار اودھون برہمن بنکے اُسکے روبرو بھیک مانگنے گیا آنکھ ملاتے ہی پیڑچیند بھاگا اور کل فوج کے قدم اُٹھ گئے - اسی طرح جنگ قلعہ جنار مین خودبخود فوج نے اسلحہ پھینک دیے - جادو کا اثر تھا - بدھونفر نے جو چکی پیستے دیکھا تو وہ گیہون کے دانے نتھے وہ موتی کے دانے تھے - مین نے جب باردوم اس راحت جان ناتوان کو دیکھا تو ایسی بدقطع اور بُری معلوم ہوئی کہ توبہ مگر بدھو نے کہا حضور کو اسوقت ہوگیا ہی پرستان کی پری کو بدقطع بتاتے ہو مجھپر جادو کا اثر اسقدر نہین ہو سکتا مگر بات اُس بیچاری سے البتہ میرا بدلا لیا اسکو کہین کا نہ رکھا یہان روزانہ اشکباری سے کام ہی خدا کرے اپنی اصلی حالت پر آجائے - انتہا ہی ناکہ پرستان کی پریون کی غیرت دینے والی اور بدھو اُسکو اس حالت مین دیکھے - ہماری معشوقہ پری رخسار عالی خاندان اور شکیلہ وجمیلہ ہی اور بڑی فیاض اور مخیر - اسمین کوئی شک نہین کہ ہمارے سبب سے اُنکا او اُنکے سبب سے ہمارا نام ابد الآباد تک قائم رہیگا - ؎

زندست نام فرخ نوشیروان بہ عدل	اگرچہ بسے گذشت کہ نوشیران نماند

اسمین عدل کی جگہہ حسن [illegible] - ایک امر اور بھی قابل لحاظ ہی وہ یہ کہ بدھونفر بڑے گھنی خان ہین بڑے اُستاد - اور چھوٹے تو انکی گھٹی مین ہی - عجیب قطع کا آدمی ہی کسی بات کا یقین نہین آتا - اور ہر بات کا یقین کرلیتا ہی - کبھی کبھی تو بدمعاشی اور حرامزدگی کی باتین کرنے لگتا ہی اور کبھی کبھی پاگل گدھا ہوجاتا ہی ایک ہی پاجی ہی مگر مجھے پسند ہی - لکھو کھا روپے بھی اگر کوئی دے تو اسکو مین اسکو نہ چھوڑون اگر کچھ دن میرے پاس رہ گیا تو خدا کی قسم اس قابل ہوجائیگا کہ بادشاہی کرنے لگے اور ہماری یہ بھی راے ہی کہ بادشاہی کے لیے کوئی ضرورت اس امر کی نہین ہی کہ انسان پڑھا لکھا ہی ہو صدہا آدمی ایسے ہین کہ برسون بادشاہی کی اور پڑھے لکھے خاک نہین - مگر نظم ونسق سلطنت اور رتق وفتق مملکت مین اپنی آپ ہی نظیر تھے مطلب یہ ہی کہ اگر بادشاہ کی نیت صحیح ہی تو سب معاملہ ٹھیک ہی ورنہ اگر نیت بد ہی تو غضب ہی تو ہی - اب ایک بات اور سن لیجیے کہ ہمارے رفیق میان بدھونفر صاحب السیف والقلم ہین یعنے انکو کوئی ضرورت اس بات کی نہین ہی کہ کسی وزیر یا سکرٹری سے مشورہ لین ہماری صلاح یہ ہوگی کہ رشوت رعایا سے نہ لو مگر مالگذاری سرکاری ضرور پیسی ہوجائے کچھ باتین اور بھی ہین جو مین پھر کبھی کہونگا - اور وہ سب بدھونفر کے فائدے کی چیزین ہین اور انکے

باعث سے بدھونفر اپنے جزیرے کا پورا پورا انتظام کر سکیگا۔

اسقدر گفتگو فوجدار اور رئیس اور رئیس زادی مین ہوئی تھی کہ دفعتہً بہت سی آوازین سنائی دین اور اسکے بعد ہی بڑے زور سے آواز آئی۔ بدھونفر آواز سنتے ہی دوڑکے بھاگے۔ تو قطع شریف ملاحظہ فرمائیے ٹوپی ندارد۔ بال بکھرے ہوے۔ جوتا پائو مین نہین۔ اب بھاگے چلے جاتے ہین۔ ارے صاحب یہان کا قاعدہ یہ ہے کہ جو لوگ آتے ہین اُنکے مصاحبین مین سے جو صاحب تشریف لائین وہ ڈاڑھی منوائین بدھونفر نے کہا جناب بندہ مین اپنی بے عزتی نہین چاہتا پانی سے تو میرا منھ دھوتے ہین اور ہمارے آقا کا منھ گلاب اور کیوڑے اور عطر اور عنبر سے دھوتے ہین۔ مانا کہ ہر ملک اور ہر مقام کی رسوم مین فرق ہے مگر مین اس قطع کو نہین پسند کرتا کہ آنکھین بند۔ اور منھ کھلا ہوا۔ اور پانی اوپر سے پڑ رہا ہے۔ بندہ اِس سے درگزرا۔ اگر کسی نے ذرا میری ڈاڑھی شریف کا بال بھی پکڑا تو مین وہ گھونسا دونگا کہ بھیجا نکل پڑیگا وجہ یہ کہ مہمان بنا کر کسی کو ذلیل کرنا عقل کے خلاف ہے۔ اچھی مہمانداری ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔

رئیس زادی نے جو یہ گفتگو سنی تو مارے ہنسی کے لوٹن کبوتر بن گئین کہ بدھونفر نے بے وجہ بے سبب اسقدر غصہ کیا مگر فوجدار صاحب بڑے خوش تھے کہ انکے مصاحب جان نثار نے اس لطف اور جرأت کے ساتھ گفتگو کی۔

اس گفتگو کے ختم ہونے کے بعد فوجدار صاحب آرام کرنے تشریف لیگئے اور رئیس زادی نے بدھونفر کو بلایا اور کہا اگر آرام کرنے کو جی نہ چاہے تو چلو ہم تم اور خواصین ملکے ایک شہ نشین مین جو نہایت ہی سرد مثل یخ ہے دو چار گھنٹے خوش روزہ منائین بدھو نے کہا گرمی کے دنون مین میری عادت ہے کہ روز چار پانچ گھنٹے آرام کرتا ہون مگر آج حضور کی خاطر سے دن بھر نہ سوؤنگا اور حکم کو بجا لاؤنگا رئیس نے پھر حکم دیا کہ خبردار فوجدار صاحب کو کسی قسم تکلیف نہونے پائے اور جسطرح زمان پاستان مین پہلان نامدار اور سپہ سالاران ذیوقار کے ساتھ کارروائی کی جاتی ہے جسکا ذکر پرانی کتابون مین موجود ہے اُسی طرح اُنکے ساتھ بھی برتاؤ ہو۔

فصل - ۳۳

اس سلسلے مین مورخ ذیوقار بیان کرتا ہے کہ اُس روز سہ پہر کو بدھونفر نے خلاف عادت رئیس زادی کی خاطر سے آرام نہین کیا اور اُس شہ نشین مین جو بڑی ٹھنڈی تھی رئیس زادی کی خدمت مین حاضر رہے ادب کے سبب سے اُنکی خواہش یہ تھی کہ کھڑے ہی رہین مگر اُنھون نے اِنکو ایک عمدہ کرسی پر بٹھایا اور کہا تم اب جزیرے کے گورنر ہو تمھاری عزت و توقیر بادشاہ تک کرینگے اور اگر گورنر نہوتے تو بھی کوئی

ہیچ نہ تھا اتنے بڑے فوجدار کے مصاحب بااتوقیر ہوکر ہمی تمھارے غلامون کے لیے حاضر ہی۔ تم تو بادشاہون کے سامنے جھپنے کے لائق ہو۔ بدھو نے جھک کے سلام کیا اور حسب الحکم کرسی پر بیٹھے رئیس زادی کی خواصین اور پیش خدمتین انکے اردگرد بیٹھین اور سب خاموش کہ دیکھین ع۔ چہ میگوید ابو نصر فراہی۔ رئیس زادی نے اس خموشی کے قفل کو توڑا۔ اور کہا اب اسوقت یہان کوئی غیر تو ہی نہین آپس ہی کے سب ہین ہمنے جو فوجدار صاحب کی سوانح عمری کا پہلا حصہ پڑھا اسمین کہین کہین شک ہی پہلا حصہ چھپ گیا ہی۔ ایک بات دریافت طلب یہ ہی کہ تمنے میان بدھو نظر اپنے آقا کی معشوقہ کو تو کبھی دیکھا نہین اور نہ فوجدار صاحب کا خط اُنکے پاس لیگئے کیونکہ خط تو جنگل ہی مین رہ گیا تھا مگر تمنے یہ کیون کہا کہ وہ چکی پیستی تھی اور گو بر پاتھتی تھی یہ تو کمینون اور نیچ قومون کی باتین ہین بھلے مانسون کی باتین نہین ہین اور ایسی حسینہ رئیسہ کی شان کے خلاف یہ تہمت کیون تراشی ایماندار مصاحب کو ایسا نہ چاہیے یہ سنتے ہی بدھو نظر اُٹھ کھڑے ہوے اور کمر اور گردن جھکا کر کمرے مین ایک چکر لگایا اور پردے اُٹھا کر کچھ دیکھا اور پھر آکے اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور کہا مین نے دیکھ لیا سب آپس ہی کے ہین اب جو جو باتین پوچھیے سب کے جواب دون کوئی خوف اور خیال اب نہین ہی پہلی بات مجھے آپ سے یہ کہنی ہی کہ میرے آقا پکے سڑی سودائی ہین۔ پورا پاگل۔ گو بعض اوقات ایسی ایسی عالمانہ بحث کرتے ہین اور اس فصاحت سے بولتے ہین کہ شیطان لعین کا کان کاٹتے ہین۔ بہرکیف مجھے پورا پورا یقین ہی کہ یہ سڑی اور مجنون ہین اور جب سے یہ خیال ہمارے دل مین جاگزین ہوا ہی تب سے میرا جو جی چاہتا ہی کہہ دیتا ہون اور اس سودائی کو یقین آجاتا ہی جو کچھ آئین باتین شائین کہہ دون فوراً باور کر لیگا۔ کہہ دیا کہ خط لیکے گیا اور ملاقات ہوئی۔ اسکو یقین آگیا۔ کہہ دیا کہ چلیے معشوقہ صاحبہ گدھے پر سوار جا رہی ہین آپ کو پورا یقین ہوگیا کہ صحیح ہی اور جادو کے سبب سے بیچاری کی ہیئت بدل گئی ہی۔ نہ سر نہ پا نہ دُم۔

رئیس زادی نے کل حال انکی زبان سے سُنا۔ بدھو نے کہا ابھی یہ معاملہ چھپا ہوگا کیونکہ اس واقعہ کو سات ہی آٹھ دن ہوے ہونگے۔ کل حال مِن وعَن بیان ہو تو سامعین ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ جائین۔ رئیس زادی بولی تمنے جو ابھی میان بدھو نظر صاحب بیان کیا ہی اسمین مجھے کچھ شک سا ہی وہ یہ کہ تم کو پورا پورا یقین ہی کہ تمھارے آقا دیوانے پاگل سڑی سودائی ہین۔ تو پھر تم کیون انکے ساتھ رہتے ہو۔ یہ کیا حماقت ہی۔ اس سے تو پایا جاتا ہی کہ تم بھی سودائی ہو اور اسنے بڑھ کے سڑی ہو اسپر ایک خواص بولی حضور ایسے سودائی واہی تباہی کو جزیرے کا گورنر مقرر کرنا بڑی غلطی ہی

بھلا رعایا کے ساتھ مجنون گورنر کیا عدل کر سکیگا خاک! بدھو نے کہا حضور والا واقعی میری حماقت ہی اور مجھے کبھی کبھی خود بھی خیال ہوتا ہی کہ مین پاگل ہون - میری قسمت مین یہی بدا تھا - ورنہ اگر عقل ہوتی تو اِس سودائی کو ابتک کب کا چھوڑ چکا ہوتا - مین اس سبب سے نہین چھوڑ سکتا کہ اول تو پڑوسی ہی دوسرے مین نے اسکا نمک کھایا ہی - تیسرے مجھے اس سے محبت ہوگئی ہی جب مجھے دو گدھے دیے نمک حرامی مجھ سے نہوگی - تن بہ تقدیر ہرچہ بادا باد - اگر گورنری پر حضور نے مقرر کیا تو البتہ ہماری آنکی جدائی ہوگی اور اگر نہ مقرر کیا تو جو منظور خدا ہی مرضی مولی از ہمہ اولی مشہور مثل ہی ع بے رضاے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت

رہے بھروسے رام کے پربت پر ہریاے	تلسی برواباگ مین سینچت سے کمھلاے

قبر مین شاہ و گدا امیر و فقیر سب کا ایک حال ہوتا ہی - ع یک گز کفن و دو گز زمین خواہد بود + ع از دست اجل بسے جگر ہا خون شد + اگر حضور نے دیوانگی کے جرم مین جزیرے کی گورنری دینے سے انکار کیا تو ہمارا بھی خدا مالک ہی نہ سہی - مرنا ہر حالتین ہی - گورنری ہو خواہ فقیری - دو دن کی زندگی کے لیے لوگ ناحق جنجال مین پڑتے ہین - انکی نادانی پر افسوس آتا ہی ہمنے سنا ہی کہ ایک بادشاہ کا خس خانہ ہر روز نئی خس کی ٹٹیون سے بدلا جاتا تھا اور خوشبو دو کوس تک جاتی تھی اور کیوڑے سے چھڑکی جاتی تھین اور اسقدر سردی سلطان خانے مین ہوتی تھی کہ گرمی کے دنون مین لوگ ٹھٹھر جاتے تھے اسی بادشاہ پر غنیم تاخت لایا شکست دی اور کہا اسکو جلا دو - جسنے کبھی گرمی مین مکان سے باہر قدم نہ رکھا ہو اور گرمی سے ناواقف ہو اُسکا یہ حال - ایک خواص نے کہا حضور ہمنے سُنا ہی کہ ایک شخص کو حاکم وقت نے کھڑا چنوا دیا - قبر سے آواز آتی تھی کہ جن جن اعضا سے مین نے گناہ کیے تھے اُنکو بچھو کاٹتے ہین اگر گورنر یا بادشاہ ہو کر انھون نے گناہ کیے اور قبر مین بچھو اور سانپ نے کاٹا تو اس سے تو یہی بہتر ہے کہ فوجدار کے مصاحب بنے رہین اور چین کرین -

رئیس زادی کو ہنسی آتی تھی کہ یہ خواص کسقدر سادہ مزاج ہی اور بدھو کی شعر شاعری اور بات بات پر منھ بنانے اور مثل پر مثل کہنے سے ہنسی آتی تھی - کہا بدھو تم یاد رکھو کہ فوجدار جو کہینگے وہی کرینگے رئیس یعنے ہمارا میان فوجدار نہین ہی مگر بادشاہ نے انکو وہ خطاب دیا ہی جو فوجداری کے خطاب کے قریب قریب ہی - ممکن نہین کہ وعدہ خلافی ہو - ضرور کسی جزیرے کی گورنری دینگے چاہے تمام دنیا خلاف ہو جاے - بدھو تم گھبراؤ نہین - ایک دم سے بادشاہی کے تخت پر بیٹھے ہوگے تاج بر سر - جزیرے کی رعایا فرمانبردار - اگر اچھی طرح حکمرانی کی تو ملک وسیع کر دیا جائیگا مگر رعایا پر جبر و ظلم نہ کرنا -

رعیت چو بیخ ست و سلطان درخت	درخت ای پسر باشد از بیخ سخت

بدھو نے کہا اس امر مین مجھے کچھ سکھانے کی ضرورت نہین ہی - مین خلقی رحمدل ہون - خداترس
خداشناس - اگر کوئی ماتحت میری رعایا پر ظلم کرے تو کھا ہی جاؤن - دل لگی نہین ہی - ہر بات مین
انصاف کو ترجیح دونگا - خلاف انصاف کوئی بات ہو کیا مجال - غربا کے لیے خیراتخانے رعایا کیواسطے
شفاخانے - لڑکون کے لیے اسکول مکتب مسافرون کے لیے سرا - رہروُن کے واسطے جا بجا میٹھے پانی
کے کنوئین - ابتدا ابتدا مین حکومت کرنا ذرا مشکل ہی - لیکن عقلمند آدمی ہو تو سب آسان ہی اگر پندرہ
دن جم کے حکومت کرون تو بادشاہی کے کام سے بخوبی واقف ہو جاؤن مگر بادشاہی کسائی سے بڑھکے
کرون تو سہی رئیسہ نے کہا سچ کہتے ہو بدھو نفر - کوئی مان کے پیٹ سے عالم نہین نکلتا ہی شعرا اور
فضلا انسان ہی ہوتے ہین پتھر کے نہین بنائے جاتے ایک بات ہماری سمجھ مین یہ آتی ہی کہ جس عورت
کو تمنے گدھے پر سوار دیکھا تھا وہ اصل مین فوجدار کی معشوقہ ہی تم فوجدار کو دھوکا دینے کی فکر مین
تھے مگر خود ہی دھوکا کھا گئے - کیسی ساحر کا کام تھا کہ تمکو صاف چکما دے دیا - ساحر دنیا مین ایسے ایسے
ہین کہ کہو لندن کا حال بتا دین کہو چین سے افیم منگا دین - گدھے کو بیل اور آدمی کو گدھا بنا دین
ہر قسم کی انمین طاقت ہی - بدھو نے کہا ہان ممکن ہی کہ مین ہی غچا کھا گیا ہون تو اس صورت مین
ہمارے آقا کا مقولہ صحیح نکلا کہ غار بزرگ مین اپنی وضع اور لباس مین معشوقہ زرین کمر کو دیکھا تھا
جسمین اُس روز تھین جس روز مین چکما کھا گیا جیسا کہ آپ نے فرمایا ہی حالانکہ مین یہی سمجھا تھا کہ وہ چکما
کھا گئے مگر اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ آقا اور ہم دونون اُلو کے پٹھے ہین جیسے اودھو ویسے مان - نہ اُنکے
چٹیا نہ اُنکے کان - بہرکیف مین بدآدمی نہین ہون - ہان ساحرون کے سحر نے اگر دماغ پر اثر کیا تو
مجبوری ہی - خدا سب کے دل کا حال جانتا ہی ہمارا دل صاف ہی رئیسہ نے کہا اچھا وہ رومی دروازے والا
حال بیان کرو - اسنے کہا ٹری سودائی تو ہین ہی جس شخص کو گنوارن کی نسبت یقین ہو گیا کہ شہزادی
ہی اُسکی عقل کا حال ظاہر ہی اُسکی عقل ضرور گدہی مین ہوگی - افسوس ہمین یہ ہی کہ ہمارا نام بھی
احمقون کی فہرست مین چھپ گیا - بس یہ ستم ہی واللہ خیر - ؎ این ہم اندر عاشقی بالاے غمہاے دگر
بات یہ ہوئی کہ آپ رومی دروازے کے پھاٹک پر جو بڑا بلند پھاٹک ہی چڑھ گئے تھوڑی ہی دور گئے تھے
کہ وہان کے جانورون نے انکو ستایا اور یہ بھاگے اور آن کے اول جلول باتین کرنے لگے کہ
مین ایک غار مین گیا تھا اور وہان جادوگرون کے مارے ہوے شہزادے اور امیرزادیان اور انکی
معشوقہ ملین اور مُردون سے آپنے باتین کین - وہی سب جنون کی حرکتین -

مختلف امور کی نسبت دیر تک گفتگو ہوا کی رئیس زادی کو اسکی تقریر مین بڑا حظ ملا اور یہ بات بات مین فوجدار کو بُرا بھلا کہنے لگے آخر کار اُنھون نے کہا بدھو اب جا کے آرام کرو۔ کل پھر گفتگو ہوگی اور خوب دل کھول کے باتین کرینگے اور تمکو جزیرے کی گورنری ملجائیگی۔

بدھو نے پھر رئیسہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا اتنا احسان کیجیے کہ میرے گدھے کو آپ کے اصطبل مین کوئی تکلیف نہونے پائے کیونکہ یہ گدھا میرا نورچشم ہی رئیسہ مسکرائین کہ گدھے کو نورچشم اور قرۃ العین کہتے آج ہی سُنا عجب نہین کہ کسی روز قبلہ وکعبہ کہنے لگے) حضور کی ایک خواص سے مین نے کہا تھا کہ ذرا میرے گدھے کو باندھ دو تو وہ بہت ہی بگڑین گویا مین نے کوئی گالی دی تھی ہمارے قصبے کی خواصین تو گدھون کے پاؤن چومتی ہین۔ اب سنیئے کہ وہ خواص بھی وہان کھڑی تھی جھلا کے کہا تیرے قصبے کی خواصین تیری ہی سی موئی گنوارنین ہوتی ہونگی اگر رئیسون کی خواص ہو تو تجھ ایسے گنوار کے لٹھ سے پاؤن دھلوائے۔ ہمکو لوگ آنکھون مین جگہ دیتے ہین اسپر رئیسہ بولی اچھا۔ بس اب لڑائی جھگڑا تہ کر رکھو دونون خاموش رہو۔ بس ہوچکا۔ بدھو تمھارے گدھے کو سونے کا لقمہ کھلائینگے کہ تمھارا نورچشم اور قرۃ العین ہی اب گدھے کی طرف سے بے فکر رہو۔ اور ہماری راے یہ ہی کہ جب بادشاہ ہو تو اپنے جزیرے مین اسکو لیجاؤ۔ وہان ہری ہری دوب چراؤ اور ر بوٹ کے کھیتون مین چھوڑ دو۔ بدھو بولے حضور اسکو مذاق نہ سمجھین ایسا اکثر ہوا ہی۔ وہ گدھے اسی طرح ہمارے سامنے جاچکے ہین اب کیا ہمنے چوری کی ہی اگر ہم اپنا گدھا لیجائین تو کیا ہرج ہے اسپر رئیسہ بہت ہنسین اور اسکی سادہ لوحی کا لطف حاصل کیا۔ جب بدھو رخصت ہوا تو یہ اُٹھکے اپنے میان کے پاس گئین کہ اپنی اور بدھو کی گفتگو کا خلاصہ بیان کرین انمین باہم صلاح یہ ہوئی کہ ایسی دل لگی اسکے ساتھ کرنی چاہیے کہ جو یادگار رہے اور اسکے پیشے کے بھی خلاف نہو اور تاریخون مین بھی اسکا ذکر ہو۔ انکو انکے پیشے کی آڑ مین ایسے ایسے چکمے دیے گئے کہ اب تاریخ عظیم مین یادگار رہینگے۔

فصل - ۳۴

بدھو اور خدائی فوجدار کی گفتگو سے جو حظ رئیس اور رئیسہ نے اُٹھایا وہ انکا دل ہی جانتا ہی۔ رئیسہ کو بدھو کی اس سادگی پر بڑی ہنسی آتی تھی کہ کبھی فوجدار کی معشوقہ گلعذار کو فرضی اور خیالی کہتا تھا اور کبھی مان لیتا تھا کہ اسپر جادو کیا گیا ہی۔ رئیسہ نے فوجدار کی دل لگی کے لیے یہ تدبیر سوچی کہ رومی دروازے کے پھاٹک اور غار کی روایت کے مطابق کوئی مذاق کرنا

چاہیے - آدمیون کو حکم دے کر کہ فلان فلان وقت یہ یہ کارروائی کرنا وہ - فوجدار کو شکار کھلانے لیگئے بہت سے شکاری اور قادر انداز ساتھ تھے گویا کوئی بادشاہ شکار پر جاتا تھا بدھو اور فوجدار کو شکاری کوٹ سبز رنگ کے دیے جو اعلیٰ درجے کی ریشم کے تھے اور بڑے بیش بہا فوجدار نے اسکے پہننے سے انکار کیا اور کہا ریشمی چیز سے ہم سپاہیون کو کیا سروکار - مگر بدھو نفر نے فوراً لے لیا اور بڑے خوش ہوے کہ موقع پاتے ہی فوراً بیچ ڈالونگا -

روز معہود فوجدار مسلح ہوے بدھو نیا جوڑا پہنکر گدھے پر سوار ہوے انسے کہا گیا کہ گھوڑے پر سوار ہو کر شکاریون مین چلو مگر انھون نے گدھے کی جدائی پسند نہ کی - رئیسہ لباس فاخرہ زیب بدن کرکے پری بنی ہوئی نکلین اور ادب کے لحاظ سے فوجدار نے انکے گھوڑے کی لگام لی - چلتے چلتے دو بڑے بڑے پہاڑون کے بیچ مین ایک جنگل مین داخل ہوے - اب شکار شروع ہوا اور علیٰ قدر مراتب ہمراہیون کے ساتھ برتاؤ کیا گیا - ادھر بگل بجنے لگا اودھر تازی کتون نے بھونکنا شروع کیا - کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی - رئیسہ گھوڑے سے اُترین اور ایک بھالا جو بہت ہی تیز تھا لیکر ایسی جگہ جا کے کھڑی ہوئین جہان بنڈیلا رہتا تھا رئیس اور فوجدار بھی اُترے اور رئیسہ کے پاس کھڑے ہوے بدھو گدھے ہی پر لدے ہوے سب کے پیچھے کھڑے ہوے - اسی دم ایک بڑا بنڈیلا سور نظر آیا شکاری اور آدمی سب دیکھ رہے تھے ویسے ہی تازی چھٹے اور شکاریون نے تعاقب کیا - بنڈیلا بہت بگڑا ہوا تھا - منھ سے پھین نکلتا تھا - فوجدار نے ڈھال سنبھالی اور تلوار لے کے چلے رئیس بھی بھالا لیکر چلا اور رئیس زادی بھی جانے کو تھی مگر انکے میان نے منع کیا - بدھو نے جو اس خونخوار جانور کو دیکھا تو گدھے سے اُترے اور بھاگے اور شہتوت کے ایک درخت پر چڑھنے لگے مگر گرے - ایک شاخ ٹوٹ گئی اور گرے - گرنے تو تنے کے اوپر - زمین پر نہین گرے اب یہان اسقدر روئے اور غل مچایا کہ لوگ سمجھے شیر یا ریچھ یا کسی اور جانور نے مار ڈالا - فوجدار نے جو آواز سُنی تو لپکے اور انکو مدد دی - دیکھا کہ خود بدولت ٹنگے ہوے ہین اور گدھا نیچے ہی اسقدر محبت انمین اور گدھے مین تھی کہ کسی دم جدا نہین ہوتے تھے ہر دم ساتھ - یہ ہین تو وہ بھی ہے اور وہ ہے تو یہ بھی ہین - بدھو جب اُتارے گئے تو انکو معلوم ہوا کہ اس گھبراہٹ اور وحشت مین انکا کوٹ ذرا نکل گیا اسکا [illegible] انکو اسقدر رنج ہوا کہ گویا ایک آنکھ [illegible] ٹ گئی -

اب سنیے کہ بنڈیلے کو ان لوگون نے بھالون پر رکھ لیا اور مار کے ایک اونٹ پر لادا

اور پتون سے ڈھک دیا اور ایک خیمے کی طرف لیچلے - وہان دیکھا ایک میز پر قرینے سے کھانا چنا
ہی اور سب اعلیٰ درجے کا کھانا ہی جس سے انکا جی خوش ہوگیا بدھو کی باچھین کھل گئین بدھونے
رئیس زادی کی فیاضی کا شکریہ ادا کیا اور پھٹا ہوا کوٹ دکھایا اور کہا یہ شکاری کوٹ ہی اگر کسی چھوٹے
جانور ہرن یا بٹیر کے شکار کو جاتے تو یہ کاہے کو پھٹتا واللہ اعلم اسمین کون خوبی ہی کہ اتنے
بڑے خونخوار جانور کے شکار کو جائے اگر ذرا بگڑ جاے تو نوالہ بنا لے - سچ کہا ہی شکار
کار بیکار انست ظاہر ہی کہ جانورون نے تو بادشاہون تک کو کھا لیا ہی - انسان کی کون کہے -
بادشاہون اور رئیسون کی بڑی غلطی اور ہٹ دھرمی ہی کہ ایسے جانور کا خون اپنی گردن پر لین
جو اُنسے کوئی سروکار ہی نہین رکھتا مفت مین جان لینا کس مذہب مین روا ہی - رئیس نے
کہا تمھاری راے غلط ہی بادشاہون اور شہزادون کو شکار کا ضرور شوق ہونا چاہیے کیونکہ جنگ
اور شکار کی ایک قطع ہی وہی چال وہی گھات وہی ترکیب وہی غنیم وہی تلوار وہی توپ بندوق
وہی خطرہ وہی فتح و شکست - شکار مین سردی گرمی برسات کسی فصل کی ضرورت نہین رہتی انسان
سب چیزون کا عادی ہوجاتا ہی سستی کاہلی جاتی رہتی ہی اور جسمانی قوت کو فائدہ پہونچتا ہی -
پھرتی آتی ہی بس میان بدھو نفرا اپنی راے بدل ڈالیے اور گورنری کی حالت مین ضرور شکار کھیلیے
بدھو نے کہا شکار کار بیکار انست ہم جاڑون تو بھلا میری کھیلا کرینگے اور تین دن گڑیان کھیلینگے
اس گرما گرم فقرے پر رئیس اور رئیسہ دونون کھلکھلا کر ہنس پڑے کہ ماشاءاللہ بادشاہی یہ
گڑیان کھیلنا کسقدر زیب دیگا - بدھو نے کہا وہ مثل نہین سُنی کہ جو چوری سے گیا کیا ایرا
پھیری سے گیا - وہ بادشاہ کیا جو اپنے شوق کو کم کردے - وہ مثل نہین سُنی کہ اب سے آئے
گھر سے آئے - فوجدار بہت جھلائے کہا خدا تجھے غارت کرے بدھو - کمبخت ایک فقرہ بھی بے مثل
کے نہین کہتا ظالم - اور کوئی مثل موقع کی نہین - بالکل بیمحل - اور مجھے اسکی چڑھ ہی - رئیسہ نے
کہا انکی مثلون کی گنتی ہی نہین آسمان کے تارے اور ریگستان کی بالو کا گننا آسان ہی مگر انکا شمار
نہین - مجھے تو ان مثلون مین لطف آتا ہی وہ بیمحل ہی سہی لیکن برجستہ کسقدر کہتے ہین -

اس دلچسپ و دلپذیر گفتگو کے بعد خیمے سے جنگل مین گئے کہ دیکھین کیا سامان ہورہا ہی - دن
گذر گیا اور رات آئی مگر جیسی فصل تھی ویسی رات نہین - گرمی کے دن تھے چاہیے تھا رات صاف شفاف
دکھائی دیتی مگر معاملہ اسکے برعکس تھا اب کیا دیکھتے ہین کہ جنگل ہر چہار طرف سے جل رہا ہی ویسے ہی
ڈھول اور کوس اور تلوارون اور توپخانے کی آواز آنے لگی معلوم ہوتا تھا کہ رسالہ جارہا ہی ادھر

جنگل کے جلنے کی روشنی۔ آگ تیز۔ اُدھر فوجی باجے اور کوس و دہل اور گھوڑون کی ٹاپون کی آوازین
آنکھین چوندھیانے لگین اور کان کے پردون کو صدمہ پہونچنے لگا۔ اب سنیئے کہ توپ کی آواز آئی۔
گولا دغا۔ دننا۔ اور فوجی باجا زور زور سے بجنے لگا اور معلوم ہوا کہ غنیم کلے پر آگیا۔ رئیس کو اضطراب ہوا
رئیسہ متردد۔ فوجدار متحیر۔ اور بدھو نفر مارے ڈر کے لرزنے لگے۔ جو لوگ راز دان تھے اُنکو بھی
خوف ہوا۔ ڈر کے سبب سے سب پنبہ دہان۔ خاموش۔ اتنے مین ایک لونڈا ہاتھ مین ایک بڑا سا
نرسنگا لیے سامنے آیا۔ رئیس نے پوچھا کیستی واز کجامی آئی وچہ کارداری وکجامیروی واین توپ
وتفنگ وسامان جنگ از برائے چیست۔ اسنے بڑی کڑی آواز سے جواب دیا مین شیطان ہون
اور یہ فوج جادوگرون کی ہی۔ مین خدائی فوجدار کی تلاش مین پھر رہا ہون اُنکی معشوقۂ زرین کمر اس
فوج کے ساتھ ایک شاہی رتھ پر سوار ہین اور جادو کا اثر اُنپر صاف آشکار ہی ہم فوجدار سے
کہنا چاہتے ہین کہ کن ترکیبون سے جادو کا اثر دور ہو سکتا ہی رئیس نے کہا اگر تم واقعی شیطان ہو
جیسا کہ تمھاری وضع سے صاف آشکار ہی تو تمکو جاننا چاہیے کہ فوجدار صاحب یہ سامنے کھڑے
ہین شیطان نے کہا بخدا مین نے نہین دیکھا۔ اسپر بدھو بولے بھئی یہ شیطان تو نئی قسم کا شیطان
ہی۔ خدا کی قسم کھاتا ہی اب ہمکو یقین ہو گیا کہ جہنم مین بھی فرشتے بستے ہین۔ یہ شیطان گھوڑے ہی پر سے
بولا اے شیر افگن (خدا کرے تمکو شیرون کے پنجون مین دیکھون۔ ہمارے آقا تمھاری معشوقہ کو لیکر
آئے ہین تمکو ترکیب بتا دینگے کہ یون جادو کا اثر دور ہوتا ہی۔ بس اب بندہ رخصت۔ شیطان زیادہ
بات چیت نہین کرتے) یہ کہکر اُسنے نرسنگا بجایا اور یہ جا وہ جا۔ اور کہہ گیا کہ خدا کرے میرے سے
شیطان تیرے ساتھ رہین اور فرشتے اس رئیس اور رئیسہ کے ساتھ رہین۔

سب کے سب انتہا سے زیادہ متحیر خصوصاً بدھو اور فوجدار۔ دونون کے خیالات مختلف۔
دونون اس شش و پنج مین کہ یہ خبر صحیح ہی۔ یا غلط۔ رئیس نے پوچھا فوجدار صاحب کیا یہان ہی ٹہریے گا
کہا بیشک اگر کل جہنم کا جہنم حملہ کرے تو بہادرون کے پاؤن کب ہٹتے ہین۔ بدھو نے کہا بندہ تو بھاگتا
ہی اب ایسا ہی ایک شیطان اور آگیا اور نرسنگا پھر بجا تو دم ہی نکل جائیگا۔

رات اور بھیگی اور مختلف قسم کی روشنی اِدھر اُدھر پھرنے لگی معلوم ہوتا تھا کہ گویا تارے آسمان
سے ٹوٹ رہے ہین اب بڑے زور کی آواز آئی جیسے بڑی بھاری ریل گاڑی کے پہیون سے
آتی ہی اور بھیڑیے اور ریچھ بھاگ جاتے ہین۔ اسکے علاوہ ایک اور بھی آواز سنائی دی۔ بڑی تیز آواز
تھی معلوم ہوتا تھا چارون طرف اژدر دہان توپین چل رہی ہین کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی اور

صدہا گولیان چلنے لگین اور بان چھوٹنے لگے اور حملہ آوروں کی آواز اور گھوڑون کی ٹاپون کی آواز سنائی دینے لگی - الغرض بندوقون توپون بان اور ڈہل اور کوس اور نفیری اور گھوڑون کی ٹاپون اور رتھ اور بیل گاڑی کی آوازون سے فوجدار عجب مخمصے مین تھے مگر ڈرنے گھڑے رہے بدھو کو غش آگیا - ٹھنڈا پانی سر پر ڈالا گیا انکو ہوش آیا تو دیکھتے ہین کہ ایک بیل گاڑی آرہی ہے دو ناگوری بیل اور دو دیو جنکے سر پر سینگین تھین بیلون کے سر پر ہاتھ رکھے ہوے اور دو سیاہ ڈنڈے بیلون کے سر پر اور انمین ادھر اُدھر مشعل اس گاڑی پر ایک تخت بہت بلندی پر رکھا اور اُسپر ایک مرد مقدس پیر دیرینہ سال - ریش یکمشت دو انگشت اور بگلے کے پر کی سی سفید داڑھی سیاہ جبہ زیب بدن - اور گاڑی دن کی طرح روشن - دیوؤن کی صورت بڑی ڈراونی اور مہیب - بدھو نے دیکھتے ہی آنکھین بند کر لین کہ بار دیگر انپر نظر نہ پڑے -

جب گاڑی اُس مقام پر پہونچی جہان یہ سب لوگ جمع تھے تو اس مرد پیر نے استادہ ہو کر بہ آواز بلند کہا مین عالم ہون اور میرا نام ادیل بن زویل ہے - اسکے بعد دوسرا لفظ زبان سے نہ نکالا - اسی طرح اور ایک گاڑی اسکے بعد آئی اور اسپر سے بھی ایک پیر مرد نے کہا مین عالم ہون اور میرا نام ساطول بن شاطول ہے - اسکے بعد تیسری گاڑی آئی مگر اسپر کوئی بوڑھا آدمی نہ تھا بلکہ ایک ہٹا کٹا جوان جسکی صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ بڑا بدمزاج ہے اُسنے قریب آکے بڑی بددماغی سے کہا مین ساحر ہون اور میرا نام عود بن غود ہے - اور خدائی فوجدارون کا جانی دشمن ہون - یہ کہکر روانہ باشد -

تھوڑے فاصلے پر یہ تینون گاڑیان رُک رہین - اور اُنکے پہیون کی آواز جو بہت ہی بُری معلوم ہوتی تھی بند ہوگئی - اب گانے اور بجانے کی آواز آنے لگی - بدھو بڑے خوش ہوے کہ فال نیک ہے رئیسہ سے کہا حضور جہان گانا ہوگا وہان کوئی آفت نہین آسکتی کیونکہ وہ مقام مصئون رہیگا - ابتک مارے ڈر کے رئیسہ کے پاس سے ایک جَو بھر بھی نہین ہٹتے تھے - رئیسہ نے کہا اور نہ اس مقام پر کوئی آفت آسکتی ہے جہان روشنی اور مشعل ہو - بدھو بولے آگ سے روشنی ہوتی ہے اور بان بھی رات کو منور اور نورانی کرتے ہین اب ابھی وقت دیکھیے جیسا چکا چوند ہے مگر یہ ہمکو جلا بھی دیسکتی ہے - برعکس اسکے موسیقی ہمہ خیر ہے شر سے بحث ہی نہین جہان نغمہ وہان عیش و طرب - اب فوجدار بولے کہ ابھی معلوم ہوا جاتا ہے - اب تک خاموش سب نفر بریشن رہے تھے انکی راے صحیح نکلا جیسا کہ آگے چلکے ظاہر ہوجائیگا -

فصل ۔ ۳۵

ٹھیک اسوقت جبکہ نغمہ و سرود اور دلکش باجون کی طرب انگیز آوازون سے کانون کو سرور و نور حاصل ہو رہا تھا ایک گاڑی بعد شان وعظمت نمودار ہوئی اس قسم کی گاڑی کو کالسکۂ ظفر کہتے ہین چھ بھورے رنگ کے قاطر جتے ہوے ۔ چاندی کے اسباب سے گوندنی کی طرح لدے ہوے ۔ سفید کتان کی بیش بہا جھولین پڑی ہوئین ۔ مصرع ۔ خر ار جل اطلس بپوشد خر است قاطرون پر وہ لوگ سوار تھے جو التائب من الذنب کمالا ذنب لہ کے مسلک کے سالک ہوتے ہین یہ بھی سفید پوش ۔ ہر ایک کے ہاتھ مین شمع کافوری ۔ بڑی بڑی ۔ یہ گاڑی پہلے کی سب گاڑیون سے سہ چند بڑی تھی ۔ اغل بغل اور اوپر بارہ اور تائب تھے سفید مثل یخ ۔ سب کے ہاتھ مین مشعل روشن ۔ یہ کیفیت دیکھکر خواہ مخواہ خوف سا معلوم ہوتا تھا اور تعظیم کرنے کو جی چاہتا تھا دیکھتے ہی انسان عش عش کرنے لگے ایک بلند تخت پر ایک پری بعد شان دلبری متمکن تھی اور نقاب زرین رخ انور پر پڑی تھی ؎

نقاب اُس بت کے چہرے پر پڑی ہے ۔۔۔ قیامت آڑ مین اُسکے کھڑی ہے

زربفت و کمخواب کا لباس ۔ اسپر عطر فتنہ کی بوباس ۔ جھلکتی ہوئی پوشاک ۔ چست چالاک ازبس شوخ و بیباک ۔ عالم فریب ۔ طاؤس زیب ۔ نقاب رنگین سے رخ نورانی کی ضیا چھن چھن کے آتی تھی عشاق کی جان جاتی تھی عجب صباحت پائی تھی ۔ خدا نے اپنے ہاتھ سے صورت زیبا بنائی تھی ۔ روشنی سے مکان جگمگاتا تھا اور رخ زیبا کی ضیا دکھاتا تھا ۔ ابھی نام خدا اٹھتی جوانی تھی

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ۔۔۔ مرادون کی راتین جوانی کے دن

اسکے قریب ایک شخص جو گون پہنے تھا سیاہ برقع اوڑھے بیٹھا تھا جسکا دامن زمین کی خبر لاتا تھا جیسے ہی گاڑی آئی تو رئیس اور رئیسہ اور فوجدار صاحب کے قریب آن کر گانا بند ہو گیا اور برقع ہٹا کر اس مرد نے اجل کی صورت مجسم دکھائی ۔ لوگون نے آنکھین بند کر لین ۔ ازبس خوفناک اور ہائل ۔ فوجدار کا چہرہ زرد ہو گیا ۔ بدحواس بھونچکان ۔ رئیس اور رئیسہ نے بھی ظاہرا خوف کی باتین کین اجل نے استادہ ہو کر عجب طرح کی آواز سے غنغنا کر دبی زبان سے اشعار ذیل پڑھے ۔ ؎

نام ہے فرقان مرا شہرت پذیر ۔۔۔ جانتے ہین اسے سب برنا و پیر
جھوٹے افسانون مین لوگون نے مگر ۔۔۔ بچۂ شیطان کیا ہے مشتہر
ساحرون جادوگرون سے بیشتر ۔۔۔ جو ہین مکاری کے فن مین نامور

پہلوانون اور شجاعون کو صریح تہمتون سے نام کرتے ہین قبیح
مین مگر اُن لوگون مین ہون جان لو سب سے نیکی کرتا ہون مین کچھ بھی ہو
ایک دن جو ہی خدائی فوجدار اُسکی معشوقہ حسین و گلعذار
ناگہان مین نے سُنی اُسکی صدا جس سے یہ بیساختہ ثابت ہوا
بات کرتی ہی گنوارن کی طرح سُننے مین آواز آئی اس طرح
صاف سمجھا یہ ہی جادو کا اثر جس سے حالت اُسکی ہی سطح پر
چہرہ بھی دیکھا گنوارن کی مثال کر دیا ساحر نے اُسکا ایسا حال
اس سبب سے دل مین یہ آیا خیال آزماؤن قوت سحر حلال
یعنی اصلی حال پر لاؤن اُسے سعی و کوشش اپنی دکھلاؤن اُسے
اور وہ ساحر سحر جسنے کیا اُسکے پھندے سے یہ ہوجائے رہا
اُسکے عاشق سے کہا یہ ایکبار ای خدائی فوجدار نامدار
دم مین پر آئیگی تیری احتیاج سہل ہی مشکل نہین اسکا علاج
جو مصاحب ہی ترا بدھو نفر یہ اُسی کی ہی شرارت سر بسر
چوتڑون پر اُسکے کوڑے بخطر تین ہزار اور تین سو پڑجائین گر
دم مین جادو کا اثر ہوجاے دور صورت اصلی کا ہو فوراً ظہور
پھر نمایان ہو وہ حُسن بے بدل پھر تری معشوقہ ہو زیب بغل

بدھو نے اس موقع پر کہا معقول! یہ ایک ہی ،،- تین ہزار کوڑے- او چار بھی نہین تین لپٹ آہستہ آہستہ لگائے ہوتے تو خیر مضائقہ نہ تھا- جادو کا اثر دور کرنے کی اچھی ترکیب نکالی ہی- خدا جانے ہماری ہڈی پسلی کو جادو سے کون بحث ہی- اگر ان صاحب کو اور کوئی تدبیر نہین معلوم تو خدا کرے وہ بچنی اسی طرح جہنم واصل ہو-

فوجدار سمجھ گئے کہ بدھو کی راے نہین ہی- جھلا کے کہا اب نامعقول- اگر راضی نہوا تو باندھ کے درخت مین تین ہزار تین سو نہین بلکہ چھ ہزار چھ سو کوڑے لگاؤنگا اور ایک گنونگا- اُسنے کہا جناب اسکی سند نہین ہی- بدھو کو رضامندی کے ساتھ پٹنا چاہیے- اور یہ انکی راے پر رکھیے کہ اتنے کوڑے روز پڑین اور فلان وقت پڑین اور اگر اپنے ہاتھ سے نہ چاہین تو کسی اور کے ہاتھ سے سہی وزنی ہاتھ سہی- بدھو بولے نہ ہلکا نہ بھاری- کوئی مجھے چھونے نہ پائیگا جنکی معشوقہ ہی

اور جو انکو اپنی جان اور رو حقے ہین وہ کیون یہ تکلیف نہ برداشت کرین - مین اور کوڑے کھاؤن ! ! ! - شان خدا - بھلا کوئی بات ہی -

بدھو نے اسقدر کہا ہی تھا کہ پرستان کی پری نے جو آڑ مین کھڑی تھی برافگندہ نقاب ہوکر بدھو کو یون مخاطب کیا (ای بدبخت آدمی سواد الوجہ فی الدنیا اور سواد القلب فی العقبی اگر تجھ سے کہا جاتا کہ تو پہاڑ کی چوٹی سے سر کے بھل گر پڑ - یا آگ مین کود یا اپنی بوٹیان کاٹ کاٹ کے چیلون کو دے یا اپنی بی بی اور بچون کو مار ڈال تو البتہ تیرا انکار بجا تھا یا یہ کہا جاتا کہ دو چھپکلی اور ایک سانپ اور مین بچھو کھا - مگر تین ہزار تین سو قمچیان تو ا) - ایک مکتب کا لڑکا کھاتا ہی تم کہان کے بڑے ننھے بنگئے - جو سنے گا برا بھلا کہیگا کہ یہ کیسا نمک حلال آدمی ہی - سننے والے کو تعجب ہوگا ای سنگدل دوزخی جہنمی نابکار خدا تجھکو غارت کرے کہ مجھ ایسی پری کا کہنا نہین مانتا اگر بادشاہون سے کہون تو مان لین تو کس شمار و قطار مین ہی ابھی پوری بیس برس کی بھی نہین ہون ہوالیان ملک کو تمنا ہی کہ قدم دھو دھو کے پئین او پاجی - او پاجی کے بچے اگر ذرا بھی حمیت ہی تو اسی دم اپنے چوتڑون پر بید لگا - ارے مین تیرے آقا کی معشوقہ ہون اور جادو نے مجھے اس گت پر پہونچایا تیرے آقا کی زبان اس وقت مارے غم کے خشک ہی اور تو بیدون سے انکار کرتا ہی -

فوجدار نے غل مچاکر کہا خدا کی قسم یہ سچ کہتی ہین زبان اور گلو دونون خشک ہین رئیسہ نے پوچھا بدھو اب کیا رائے ہی - بدھو بولے حضور بندہ کوڑے نہ کھائیگا میرا جسم لوہے کا نہین ہی سیکڑون گالیان مجھے دین - سواد ل - مجھے تو تلفظ بھی نہین آتا - رئیسہ نے کہا سواد الوجہ فی العقبی - انکو چاہیے تھا ہمارے لیے ریشمی کپڑے لاتین - جو لتی اساہر اپنے گورے گورے ہاتھون کے بنے ہوئے لاتین - یہ سب درکنار گالیون پر گالی - واہ - وہ مثل ہی کہ فولاد بر روپیہ رکھ دو نرم ہو جائیگا اور ادھر ہمارے آقا کی سنیے وہ دھمکاتے ہین وہ درخت مین باندھ کے پٹوانے کو آمادہ ہین - ہم گورری کے عوض اب کوڑے کھائینگے -

رئیسہ یعنی بدھو نفر - اگر خیر خواہ ہو تو اتنی سی تکلیف برداشت کرلو - تمھارے آقا ہین - واہ بدھو - اتنی سی کی ایک ہی ہوئی حضور - کھال اُدھیڑ کے پھینک دیجیے اور کہیے ذرا سی بات ہی -

رئیسہ - اب باتین تو ہو چکین - بے بس چلے آؤ - انکا نمک کھایا ہی انکے کام آؤ بلکہ

کوڑے بڑینگے - مر نہین جاؤ گے - سب ایک ہی دم سے نہ سہی -

بدھو - اجی بس رہنے دیجیے حضور - بندہ نوکری نہ کرنے کا - ہمارا اب استعفا ہی -

رئیس - بھئی اپنے ہاتھ سے آہستہ آہستہ لگاؤ - جلو چھٹی ہوئی - اور ہیا ہے بقدر اُو دس روز پندرہ روز - یا صبح کو بیس شام کو پچاس یا دوپہر کو پچیس - سوتے وقت پچیس یا ہفتہ وار دو سو تین سو - تاکہ اس قرضے سے جلد سبکدوش ہو جاؤ قرضہ ادا ہی کرنا اچھا اور ساری دنیا مین نام ہوگا کہ واہ رے مصاحب کتنا خیر خواہ نکلا کہ کھال تک ادھیڑ کے دھر دی جسکا نمک کھایا تھا اُسکا کہنا مانا - ایسے ہی آدمی جان نثار ہوتے ہین بدھو کا ہے کو خاصہ و فادار بل ڈاگ تھا ہی کہ جان تک سے دریغ نہین - ضرب المثل نام ہو جائے -

بدھو - ارے صاحب آپ سب ایک طرف ہیں - اچھا راضی ہم راضی اور ہمارا خدا راضی - کون سب سے جھگڑتا پھرے -

بدھو کا اتنا کہنا تھا کہ مرحبا مرحبا کی آواز آئی اور سب خوش ہوئے کہ مار لیا ہی - باجا بجنے لگا اور بندوق سر ہونے کی آواز آئی - رئیس اور رئیسہ اس دل لگی سے بڑے محظوظ ہوئے گاڑی چلی اور انکی معشوقہ زرین کمر نے رئیس اور رئیسہ کو جھک کے سلام کیا اور بدھو نغمہ کو دیکھ کر ہنسین -

اب صبح صادق نمودار ہوئی اور نسیم سحری نے غنچون کو گدگدا کے جگانا شروع کیا - اور کلیان چٹکنے لگین - دریا پر پری رخون کے غول کے غول ڈٹ گئے - ہر طرف اک عجب سمان تھا جسے سہانا سمان کہتے ہین - ع - سالے کہ نکوست از بہارش پیداست + اس صبح کی کیفیت سے معلوم ہوتا تھا کہ دن بہت اچھا ہوگا - رئیس اور رئیسہ نے جو اس کارروائی مین اعلیٰ درجے کی کامیابی حاصل کی تو بہت ہی محظوظ ہوئے اور اپنے محل مین آئے اور ٹھان لی کہ ابھی یہ دل لگی رہیگی کیونکہ اس سے زیادہ لطف کسی شے مین نہین آسکتا -

فصل - ۳۶

رئیس زادہ جمرا اقتدار گردون مدار کے ہان ایک اور داروغہ نوکر تھے بڑے بذلہ سنج بڑے ہی ظریف بڑے ہنسوڑ - عدیم النظیر ثانی ہی بنتے تھے - اور اس مہم نمایان کے کل امور کے سر براہ کار تھے - اشعار ندرت بار مذکورۂ بالا کے مصنف بھی آپ ہی تھے اور فوجدار کی معشوقہ انھون ہی نے بنائی تھی - ایک کبرو خدمتگار کو سکھا دیا تھا کہ عورت بنجا - اب اسکے بعد ایک ظرافت

ایک اور دل ربا کی جو دید ہی نہ شنید - اس سے بہتر ہو ہی نہیں سکتی -

دوسرے روز رئیسہ نے بدھو نفر سے پوچھا کیا آپ نے توبہ کی کارروائی فوجدار کی معشوقہ گلعذار کی رہائی کے لیے شروع کر دی - کہا جی ہان پانچ کوڑے رات کو کھائے رئیسہ نے کہا کوڑے کاہے کے بنے تھے - بدھو نے کہا ہاتھ سے پانچ دفعہ رسان رسان تھپڑ لگائے تھے - رئیسہ نے کہا واہ یہ بھی کوئی کھیل ہی اچھی کہی غلہ یوغ غاغی بھلا اس سے راضی ہونے والے ہین یہ چکے بازی کیسی - بھئی - بدھو رسی کے کوڑے دسنے چاہیین جس سے چرسا کھینچا جاتا ہی - کچھ معلوم بھی تو ہو - ایسے معاملات مین بے خون بہائے لب لعل کا بوسہ کوئی لے سکتا ہی - توبہ کریئے اتنے بڑے جرنیل کی معشوقہ کو ساحر کے پھندے سے بچانا کہین ایسا ہنسی ٹھٹھا ہی -

بدھو - اچھا تو حضور ایسا کوڑا بنایئے جو لگے نہین میری کھال نہ اُدھیڑ ڈالے - گو غلام گنوار ہی مگر بدن روئی سے بھی ملائم ہی - ذرا اسکا خیال رہے فولاد کا جسم نہیں ہی اور دن کے لیے مین نیمجان ہو جاؤن یہ کسی اور نے سیکھا ہو گا -

رئیسہ - اچھا کل ہم ایک کوڑا دینگے جس سے آپکے بدن کو ذرا بھی تکلیف نہ معلوم ہو گی -

بدھو - حضور ہمنے اپنی مکرمہ کے نام ایک چھٹی لکھا ہی -

رئیسہ - (مکرمہ کے لفظ سے تجاہل عارفانہ کرکے) آپ کی مکرمہ کون ؟

بدھو - مکرمہ ہماری جورو - منیا -

رئیسہ کو جورو اور مکرمہ اور (چھٹی لکھا) کے الفاظ سُنکر ہنسی آئی -

بدھو - اسمین کل حال درج ہی کہ این شد و آن شد -

(رئیسہ) کیا وہ خط آپ نے خود لکھا ہی یا کسی سے لکھوایا ہی -

(بدھو) ای حضور مین گنوار آدمی لکھنا پڑھنا کیا جانون لیجیے پڑھیے -

بدھو کا خط

بنام

مکرمہ جورو منیا

اگرچہ تڑون پر بید یا کوڑے پڑے تو پڑنے دو - مطلب بھی تو حاصل ہوا - بادشاہی ملی مگر کوڑون کے ذریعہ سے - پیاری منیا ابھی تم اس سمے کو نہ سمجھو گی مگر مین جلد سمجھا دونگا تم ایک چھکڑی پہ سوار ہو گی پیدل چلنا کتے بلی کا کام ہی - تم گورنر کی بی بی ہو - کوئی آنکھ اٹھا کے دیکھ سکتا ہی

ایک ہرا کوٹ سکاری بھیجتا ہون - بیٹا کے لیے ٹوپی لو - اس ملک کے لوگ میرے آقا خدائی فوجدار کو پڑھا لکھا سڑی اور احمق کہتے ہین - وہ مجھے بھی انھین کا برادر خرد سمجھتے ہین - ہم ایک بڑے غار بزرگ مین جو پاتال مین ہے گئے تھے وہان غدیو نر غاغی نے جو بڑا حکیم ہے مجھے اس کام پر مقرر کیا کہ آقا کی معشوقہ ماما کو جادو کی بیماری سے رہائی دلواؤن - تین ہزار تین سو کوڑے پڑینگے اور وہ بکری یا بھیڑ یا گاے سے آدمی بنجائینگی تمھارے گانون مین انکا بھلا ہی سا نام ہے - کسی سے کہنا نہین وہ مثل نہین ہے کہ نکلی منھ بات پھر نہ آئی کرو کوئی گھات - چار دن مین بندہ تخت گورنری پر بیٹھا ہوگا مزے مزے سے اور روپون کے ڈھیر لگا دونگا اور تم جواہرات سے گوندنی کیطرح لدی ہوگی - اور تمکو بھی بلواؤنگا - گدھا ہمارا تمھارا نور چشم بخیریت ہے اور سیبون بھیجتا ہے وہ عمر بھر ساتھ رہیگا - سلطان روم بھی ہو جاؤن تو کیا ہوتا ہے - میرے آقا رئیس زادے تمھارے ہاتھ ہزار بار چومتے ہین تم دو ہزار بار چومو اخلاق اور ادب سے بڑھکر اور کیا ہے کچھ نہین - ابکی خدا اسقدر مہربان نہین ہے کہ اسقدر زر کثیر دلواتا جسقدر پیشتر دیا تھا - تم گھبراؤ نہین اللہ مہربان توکل مہربان - میری پیاری جانی تم جیتی رہو - کس محبت سے تم اپنے ہاتھ سے مجھے دودھ پلاتی ہو - زندہ رہو اور مین تمھارے پاؤن دباؤن خدا تمکو عمر خضر دے اور مین خدمت کرتا رہون -

اس محل سے روانہ کیا - ۲۰ جولائی ۱۶۱۴ع

تمھارا بھتار بدھو نامے

رئیس زادی نے خط پڑھ کر کہا دو باتون مین گورنر صاحب ذرا بہک گئے ایک یہ کہ کوڑون کے ذریعے سے گورنری پائی - جب ہمارے میان نے وعدہ کیا تھا کہ گورنری دینگے تب کوڑون کا ذکر بھی نہ تھا - جھوٹ تو نہین کہتی ہون - دوسری بات یہ ہے کہ تمنے عدل اور انصاف اور رعایا پروری کا ذکر ہی نہین کیا اور طمع بہت دکھائی یہ گورنری کے خلاف ہے کہ جاتے ہی روپے کے بندے ہوجائین بدھو بولے یہ مطلب نہ تھا - اچھا خلاف مرضی ہے تو دوسرا لکھون اسکو چاک کر ڈالیے - رئیسہ نے کہا نہین نہین اچھا خاصہ خط ہے - ہم رئیس کو بھی دکھائینگے - اسکے بعد باغ مین گئے اور اُس روز وہین کھانا کھایا -

رئیسہ نے بدھو کا خط رئیس کو دکھایا - پڑھ کے بڑے محظوظ ہوے - بدھو سے دیر تک بڑے مزے کی گفتگو رہی باتین ہوتی ہی تھین کہ دفعتہً نفیری کی بڑی تیز آواز آئی اور اسکے بعد ڈھل بجا - کڑم دھم - لوگون کو حیرت ہوئی اور فوجدار صاحب کے کان کھڑے ہوے کہ یہ فوجی جنگی باجا کہان سے بجنے لگا - آواز ایسی دردانگیز اور ہولناک تھی کہ الامان - بدھو مارے ڈر کے تھرانے لگے اتنے مین دو آدمی لباس ماتمی پہنے ہوے باغ مین آئے لباس زمین دوز - ہر شخص کے ہاتھ مین

بڑا ساکوس تھا اور کوس بھی سیاہ - نفیری جو بجاتا تھا وہ بھی سیاہ پوش تھا - تین شہنائی والون کے بعد ایک بڑا موٹا تازہ لمبا چوڑا آدمی تھا ع - بہ ہیکل قوی جون تناور درخت + کپڑے نہین پہنے تھا مگر سیاہ رنگ کی رسی سے بدن بھر جکڑا ہوا - اور رسی ہی کی دُم بھی بڑی لمبی جوڑی تھی - کمر بین پر تلا اور اسمین ایک تیغ اصفہانی لٹکی ہوئی - کاٹھی سیاہ - چہرے پر سیاہ چمکتا ہوا حجاب اسمین ریش یکشت و دو انگشت نظر آئی - سفید جیسے برف - آہستہ آہستہ یہ بڑی سنجیدگی کے ساتھ دہل کے پاس گئے - جسنے دیکھا متحیر کہ این کیست - گران ڈیل قدآور آدمی ہیں - سیاہ پوش ہیں اور چہرہ ڈھکا ہوا - اُسی سنجیدگی کے ساتھ آکر رئیس کے قدمون پر گرا اور با ادب عرض کیا اور اُٹھکر حجاب رُخ سے ہٹایا تو معاذ اللہ ایسی بڑی بدقطع کاواک کھڈ ڈاڑھی بھی کسی نے نہ دیکھی ہوگی - اور انتہا سے زیادہ گھنی - بڑے زور سے گرج کر رئیس کی جانب مخاطب ہو کر کہا -

(اے امیر کبیر نامور سردار بحر و بر - میرا نام غورجہ ریش ابیض ہو اور ایک فوجدار پل نامدار گینڈا اور ہاتھی اور اژدہا اور باڑ اور مگر اور گھڑیال افگن کا مصاحب ہون اور اُنکی جانب سے آپکے لیے ایک پیغام لایا ہون اُنکی صاحبزادی ایک مصیبت مین گرفتار ہین دریافت کیا ہو کہ نامی گرامی پل ملا خدائی فوجدار شیر افگن آج کل کہان رونق بخش ہین - آج تک انھون نے کوئی شکست ہی نہین کھائی - وہ خود بھی یہان آئی ہین اور اس قلعہ معلیٰ کے پھاٹک پر کھڑی ہین اگر حکم ہو تو حاضر ہون اُنکا نام شیرین جمیلہ ہی) یہ کہکر ڈاڑھی پھٹکاری اور جواب سننے کا منتظر رہا (جواب ملیے)

(اے مصاحب فوجدار گینڈا و ہاتھی وغیرہ افگن - ہمنے شیرین جمیلہ کی مصیبت اور پریشانی کا حال کئی دن سے سنا ہی - شکر ہی کہ پل نامدار خدائی فوجدار شیر افگن ہمارے کلبۂ احزان ہی مین رونق بخش ہین اے مصاحب باتمیز ریش ابیض نام وہ بڑی خوشی سے مدد دینگے یہ تو انکا پیشہ ہی ہے مین خود مدد کو حاضر ہون) - یہ باجا اور نفیری بجاتا ہوا با ادب روانہ ہوا اور متانت کے ساتھ باغ سے باہر گیا - اور لوگون کو غرق بحر حیرت کر گیا کہ عجیب الخلقت آدمی ہی -

اب رئیس ہمارے خدائی فوجدار کی جانب مخاطب ہوے اور کہا حقیقت یون ہی کہ آفتاب پر کوئی خاک نہین ڈال سکتا جری اور جرار اور کرار آدمی آفتاب کی طرح روشن ہوتا ہی ابھی چھ ہی دن سے حضور نے یہان قدم رنجہ فرمایا ہی اور مصیبت زدہ لوگ جوق جوق چلے آتے ہین تلاش کرتے پھرتے ہین دور دور سے آتے ہین جو گاڑی یا فیل نشین ہو کر نہین آتے پیادہ پا - بجھ کے پیاسے - اس امید پر آتے ہین کہ آپ کی شجاعت سے اُنکا کام پورا ہو جائے

کہ آفتاب لبالت تمام جہان پر نور افگن ہی - فوجدار نے اکڑ کر کہا جناب افسوس ہی کہ اسوقت آپکے وہ داروغہ نہین ہین جو کل اس پیشے کی بجو کر رہے تھے ہوتے تو انکی آنکھین کھل جاتین کہ ہان یہ کیسا بزرگ پیشہ ہی - رئیسون کی داروغگی کرکے گھر مین دندناتا اور مامانکتیان اڑاتا اور بات ہی اور تلوار کا مقابلہ کرنا شئی دیگر ہی - طالب علم کو جو راحت ہی وہ ہمکو کجا - مصاحب کاہل الوجود لوگ - من چیزے دیگر ہستم آنہا چیزے دیگر ہستند خدا کا شکر ہی کہ مجھ ایسے ناچیز کو اس درجے پر پہونچایا - دیو سے مقابلہ ہو تو چہ پرواست ان شہزادی صاحب کو آنے دیجیے اور جو مدد چاہین حاضر ہون مین اپنے بازو کے زور سے انکو بچاؤنگا - دیکھتے جائیے نا -

رئیس اور رئیسہ بڑے خوش کہ فوجدار کو خوب ہی الو بنایا - آگیا دم مین اور جب انھون نے سنا کہ میان بدھو نفر بھی چوک رہے ہین تو اور بھی خوش ہوے اب سنیے کہ او چہ میگوید

فصل - ۳۷

بدھو گفت کہ اگر اس شہزادی کے آنے سے میری بادشاہی مین ذرا بھی فرق آیا تو کوس کوس کے کھا جاؤنگا مین نے ایک پنساری سے سنا ہی کہ اس قسم کے دراز ریش آدمی جہان جاتے ہین نحوست ضرور پھیلاتے ہین - یہ کمبخت اسوقت کہان سے آگیا - بنا بنایا گھر بگاڑ دیا - مارہی ڈالا -

فوجدار نے کہا یار بدھو نفر خوش نہین ہوتے کہ کتنی دور سے وہ بیچاری تلاش مین آتی ہی - وہ پنساری گدھا ہی - علاوہ برین شہزادی ہین انکے خلاف کوئی کلمہ کہنا شرافت کے خلاف ہی جس خواص سے بدھو سے گدھے کی بابت جھگڑا ہوا تھا اسنے جھلا کے کہا - گنوار موا کیا جانے - ارے ہمسے پوچھ جو شہزادیون کی آنکھیان دیکھنے والیان ہین یہ بولے ہمکو تم خواصون سے بڑی نفرت ہی - اسنے کہا اور مصاحبون سے ہماری جان عذاب مین ہی - بدھو نے کہا جب ہماری بادشاہی کا زمانہ آئیگا ہم تمکو اپنے محل مین گھسنے نہ دینگے - وہ بولی - نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچینگی - یہ گفتگو ابھی اور بڑھتی مگر نفیری کی آواز آئی - سمجھے کہ خیرین جمیلہ کی سواری آگئی - فوجدار نے کہا یہ بھی شہزادی ہین استقبال کو کچھ دور چلنا چاہیے رئیسہ جواب دینے بھی نہ پائی تھین کہ بدھو بولا - شہزادی کے استقبال کو ضرور جانا چاہیے مگر چونکہ منحوس دراز ریش ساتھ ہی لہذا کوئی ضرورت وہان جانے کی نہین ہی فوجدار جھلا کے بولے ابے تجھسے کسنے کہا تھا کہ بیچ مین بول اٹھے - بدھو نے کہا کہتا کون ہی

خود میرے دل نے کہا۔ حضور کے اسکول مین تو غلام نے تعلیم پائی ہی نیک و بد مین تمیز کر سکتا ہون۔ العاقل تکفیہ الاشارہ۔ رئیس نے کہا آنے تو بیچے بات چیت ہی سے معلوم ہوجائیگا کہ کتنے پانی مین ہین۔

ڈہل اور کوس اور نقارے اور نفیری والے اب باغ مین پھر داخل ہوے اس مقام پر مورخ نے اس چھوٹی سی فصل کو ختم کر دیا اور دوسری فصل شروع کی اور اسمین بھی وہی ذکر کو جاری رکھا۔ آیندہ فصل سب فصلون سے بڑھ جائیگی اور اس تاریخ مین یادگار رہیگی۔

فصل - ۳۸

بارھو نے دیکھا کہ بارہ خواصین اوس ماتمی باجے کے ساتھ چلی آتی ہین دو قطارون مین آئین۔ بڑے بڑے مذہبی کپڑے پہنے ہوے۔ سیاہ ریشمی۔ برقع پوش۔ کتان کا برقع۔ اور برقع لباس سے کہین بڑا۔ انکے بعد شہزادی شیرین جمیلہ تھین۔ وہی ریش دراز ہمراہ تھا۔ بہت ہی عمدہ ریشمی لباس زیب بدن تھا۔ اور چمک دمک مین اپنی آپ ہی نظیر اور اسپر کام کیا ہوا۔ سبز ریشم کا بہت باریک کام۔ شیرین جمیلہ اسوجہ سے انکو کہتے تھے کہ ایک شخص فرہاد نامے نے تاریخی فرہاد کیطرح انکے عشق مین اپنی جان دی تھی اور جمیلہ تو تھی ہی۔ اصل نام انکا شہزادی گرگان تھا کیونکہ انکے باپ کی عملداری مین بھیڑیے بہت تھے۔ انھون نے یہ نام بدل دیا اور شیرین جمیلہ نام رکھا۔

بارہ خواصین ہم اس شہزادی کے ایک قسم کا جلوس بنائے ہوے آہستہ آہستہ آئین۔ برقع سیاہ مگر برقع باریک نہ تھا۔ اس جلوس کو مشاہدہ کرکے رئیس اور رئیسہ اور فوجدار صاحب بڑھے اور انکے ساتھ اور سب بھی بڑھے۔ بارہون خواصین ٹھہر گئین۔ رئیس اور رئیسہ اور فوجدار صاحب نے کوئی بارہ قدم بڑھ کر استقبال کیا اور اُسنے زمین کو بوسہ دیکر یون کہا (آواز ذرا بھاری تھی)۔

حضور کو خدا صد وسی سال کی عمر عطا کرے اور مین لونڈی ہوجاؤن۔ مجھپر اسطرح کی مصیبت خدا نے ڈالی ہی ع۔ کہ دل من داند و من دانم و داند دل من ✱ عقل سر سے خدا جانے کہان چلی گئی منزلون ڈھونڈھ آئی۔ اسکے بعد رئیس نے شہزادی کے اخلاق اور منکسر مزاجی کی تعریف کی اور ہاتھ مین ہاتھ دیکر اپنی بی بی سے ملایا اور رئیسہ بھی بکمال خلق ملین فوجدار خاموش رہے بدھو اس مصاحب کی ریش دراز دیکھکر خائف تھے مگر خواصون کے گھونگٹ کے بڑے شائق اور یہ امر محال تھا کیونکہ وہ برقع پوش تھین اپنی خوشی سے برافگندہ نقاب ہوتین تو ہوتین۔

سب خاموش تھے اور اس غور مین کہ دیکھین پہلے کون بولے۔ شہزادی نے کہا ای حضور اقدس

انور وای خاتون حسینہ سیمبر وای حاضرین ہمایون فر۔ مجھے یقین کامل ہی کہ میری اس نہاتی مصیبت مین آپ اپنی مروت اور ریاست کو کام مین لائینگے اور پناہ اور مدد دینگے جسکی مجھے ازبس ضرورت ہی اگر مصیبت کا حال کہون تو پتھر پانی ہوجائے۔ سنگدلون تک کو رونا آجائے لیکن قبل اسکے کہ بیان شروع کرون اسقدر ضرور دریافت کرونگی کہ اس جلسۂ فرخ مین جناب فوجدار شیر افگنان اور انکا خیر خواہ مصاحب بدھو رونق بخش ہین یا نہین۔ قبل اسکے کہ کوئی اور جواب دے بدھو نے انکو چڑھایا اور (افگنان) کے جواب مین کہا۔ (سرکاران بدھو حاضر ہی اور فوجدار شیر افگنان بھی ہین اور اجازت دیتا ہین کہ آپ زبان مبارک سے فرماوان کہ ہم آپ کے غلامان)۔

فوجدار صاحب نے استادہ ہوکر شہزادی کو یون جواب دیا وای خاتون اگر آپ کی مصیبت ایسی بیماری ہو کہ اسکا علاج ہمارے پیشے کے لوگون سے ممکن ہی اور ہماری بہادری کی دوا کارگر ہوسکتی ہی تو بندہ حاضر ہی۔ دبلا پتلا ہون مگر وقت جنگ بجلی ہوجاتا ہون جیسے گرا اجل آگئی ہین خدائی فوجدار شیر افگن ہون اور کام یہ ہی کہ زیردستون کو زبردستون کے ظلم سے بچاؤن۔ بس کوئی ضرورت منت وسماجت کی نہین ہی ای نیک بی بی صاف صاف اپنی مصیبت کا حال بیان کرو جو کہوگی وہ ہم لوگ بغور سنینگے اور مدد دینگے اگر دوا سے درد نہ کرسکے تو صلاح نیک دینگے۔ اس تقریر کے بعد شہزادی کی حرکتون سے ظاہر ہوتا تھا کہ فوجدار کے قدمون پر گرا چاہتی ہین چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور قدمبوس ہوکر یون گویا ہوئین (ای شیر مرد شیر دل۔ حضور کے ان قدمون کے تلے مین پڑی ہون یہ قدم سقف شجاعت وبہادری کے ستون ہین۔ مین ان قدمون کے بوسے لونگی اور حضور کی خدمت بجالاؤنگی کہ اسی سے عظمت حاصل ہوگی اور مصیبت دور ہوجائیگی۔ ای یل نامور تیری بہادری کے مقابل مین رستم سیستانی اور قطور گرگانی کا نام گرد ہوگیا۔

اسکے بعد بدھو کی جانب مخاطب ہوکر کہا ای خیر خواہ ملازم۔ ای نامور مصاحب۔ تیری خیر خواہی اور نیکی میرے مصاحب کی ڈاڑھی سے بھی بڑی ہی۔ تمھاری نمک حلالی کی باتین یاد کرکے جی خوش ہوتا ہی تمھاری خوش نصیبی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا کہ اتنے بڑے نامی گرامی جرنیل کے مصاحب ہو تم بھی میری مدد کرو اور ضرورت کیوقت میرے کام آؤ کہ مجھسے زیادہ بدنصیب اور عاجز کوئی شہزادی نہوگی بدھو نفر نے کہا حضور۔ میری نیکی آپ کے مصاحب کی ڈاڑھی سے بڑی ہو یا چھوٹی۔ اس سے مجھے کوئی بحث نہین مجھے ڈاڑھی اور موچھ کی گفتگو سے نفرت ہی۔ دنیا مین ڈاڑھی رکھے چاہے منڈائے رہے مگر عقبیٰ مین خدا نہ کرے کہ فرشتے ڈاڑھی پکڑین آپ خوشامد کرین یا نہ کرین مین ضرور آقا سے

سفارش کرونگا کہ آپ کو مدد دین حالانکہ اسکی کوئی ضرورت ہی نہین کہ سفارش کیجائے اب حضور اپنے رنج اور تباہی کا حال فرمائیے ہم جو مناسب سمجھینگے وہ کارروائی کرینگے ہم باہم مشورہ کرینگے۔

رئیس اور رئیسہ کا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا اور اس خواص کے مزاج اور خوش طبعی اور چالاکی پر عش عش کرتے تھے۔ شہزادی نے بیٹھکر کہا دلکھنؤ اور اٹاوہ کے درمیان مین ایک فرحت افزا مقام ہی دو کوس پر شہزادی بلقیس لقا کی عملداری تھی۔ یہ بیوہ تھین۔ انکی ایک لڑکی تھی مہر طلعت اور یہی انکے بعد تخت نشین ہوتین مین نے انکی تعلیم مین روپیہ دل کھول کے صرف کیا اب سنیے کہ رفتہ رفتہ انکا چودھوان برس ہوا اور حسن کی آگ ایسی بھڑکی اور وہ جوبن ہوا کہ سبحان اللہ۔ اور لطف یہ کہ اس کم سنی مین عقل کا پتلا خدا نے اسکو بنایا تھا۔ عقلمند اور اسکے ساتھ ہی حسین ساری خدائی مین اس سے زیادہ خوبصورت عورت نہ تھی اور اب تک حسن مین بے نظیر ہی۔ ہان اگر اجل نے اس کان حسن پر اپنا دست تعدی خدانخواستہ دراز کیا ہو تو اور بات ہی مگر ہمین یقین ہی کہ اجل بھی ایسی بیدرد نہو گی کہ ایسی حسینہ کو دنیا سے اُٹھا لے جائے جو رشک خوبان جہان ہی۔ اس روکش حسینان عالم فخر بنی نوع آدم پر جسکی توصیف ہماری زبان سے محال ہی صدہا شہزادے اور رئیس عاشق ہوے منجملہ اور عشاق کے ایک اوسط درجے کے آدمی بھی تھے وہ اسکے حسن و جمال کا عاشق و دلدادہ تھا اول تو نوجوان دوسرے حسین۔ تیسرے عورتون کے لبھانے کے گر خوب یاد تھے۔ چوتھے ہنس مکھ خندہ پیشانی۔ پانچوین شاعر اور برجستہ کہنے والا ادا بانکی۔ خود بانکا۔ وضع بانکی۔ قدرتی بانکپن اور ان سب پر طرہ یہ کہ بڑا بذلہ سنج اور حاضر جواب۔ ناچنے گانے بجانے مین فرد اور یہ نئی بات ایک اور تھی کہ چڑیا کے پنجڑے ایسے بناتا تھا کہ شہر بھر مین کوئی نہین بنا سکتا تھا اگر کوئی ضرورت اتفاق وقت سے واقع ہوتی تو کاریگری کے ذریعے سے روٹی پیدا کر لیتا۔ اتنی صفتون اور خوبیون سے انسان پہاڑ تک کا دل پگھلا دے سکتا ہی اک نوخیز دوشیزہ کا دل اپنے ہاتھ مین لے آنا کون بڑی بات ہی۔ با اینہمہ اُسکی نوجوانی رعنائی برنائی خوش ادائی لُبھانے کا جادو۔ آنکھون کا جادو۔ باتونکا جادو یہ کوئی کارگر نہوتا۔ اور وہ وحشت سنکر لب اِسکے ہتھے نہ چڑھنے پاتی مگر اسنے وہ ترکیب کی کہ واہ۔ پہلے اسنے میرے دل کو اپنا کر لیا۔ اور ایسا روغن قاز ملا کہ جو اسکی خواہش تھی وہ پوری ہو گئی اور اُسکا چکما پورا پورا چل گیا۔ اسکی خواہش یہ تھی کہ جس قلعہ کی مین نگہبان تھی اسکی کنجی اُس قاتل کے حوالے کر دون۔ میری سمجھ مین نہین آتا کہ مجھے کیا ہو گیا۔ ایک بات کے سبب سے خاص کر میرے اوپر چکما چل گیا۔ ایک دن اسنے چند اشعار پڑھے پڑھے کیا معنی گائے شب کا وقت تھا۔ اشعار ؎

جنگجو کج کلہان صلح و صفا نیز کنند
غنچہ ساز ند دل و کار صبا نیز کنند
بجرم عشق تو ام میکشند و غوغائیست
تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست

قتل عشاق کیا کرتے ہین
بت کہین خوف خدا کرتے ہین

معلوم ہوتا تھا کہ جواہرات کے اشعار ہین اور تونگر کا گلا پایا ہی اکثر مین نے حکیمون کے قول کی تائید کی ہی کہ عاشقانہ غزل کہنے والے شاعرون کو جلا وطن کرنا چاہیے کیونکہ یہ اپنے جادو کے زور سے نوخیز معشوقون اور سیانی لڑکیون کو لبھا لیتے اور چکما دیتے ہین - عورت کسی طرح اِنسے بچ ہی نہین سکتی - کاٹے کا منتر ہی نہین - دوسری دفعہ یہ شعر پڑھے ؎

الٰہی افعی گیسوے دلستان کاٹے
اجل کہین مرے پاؤن کی بیڑیان کاٹے
مریض وہ ہون جو درمان سے بے نصیب آیا
اجل ہنسی مری بالین پہ جب طبیب آیا

ای بخت [illegible]
آیا جام زر کش بالعل دلخواہ

ایسے ایسے شعر گائے کہ جی خوش ہوگیا - گاؤ تو روح وجد کرنے لگے اور پڑھو تو عش عش کرو بعض اوقات مین کلیجا مسوس کے رہجاتی تھی - خدا کی قسم دل پر عجب اثر ہوتا تھا کہ دل ہی جانتا ہی اسی سبب سے ای سامعین باتمکین عرض کرتی ہون کہ اِس قسم کے شعرا کو جلا وطن کی سزا دینی چاہیے اور کالے پانی بھیجدینا چاہیے اور اصل مین دیکھو تو اُنکا کوئی قصور نہین قصور ہم عورتون ہی کا ہی کہ ذرا سی بات پر پھسل جاتے ہین - ہماری سادہ لوحی - اگر مین ذرا عقل سے کام لیتی تو اُسکی باتون مین نہ جاتی کہ (جان جاتی ہی) (مرتا ہون) (بغیر تمھاری ملاقات کے زندگی وبال ہی) اور ایسی ہی ایسی اور فضول باتون سے دم مین آگئی اور جب شعرا وعدے کرتے ہین کہ تمکو عرب کے نادر نادر گھوڑے نیپال کی ترائی کنا ہاتھی اور ریگستان کی سانڈنیان اور بغداد کے تاتے مول لے دینگے اور کوہ نور اور دریاے نور کے مقابل کے جواہرات خرید دینگے تو انکا تو کچھ بنتا بگڑتا نہین قلم کے ایک اشارے مین جھوٹ کے دریا بہا دیتے ہین اچھا خیر ع - کجا بود منزل کجا تاختم + اورون کے عیب پر نظر پڑتی ہی - اور اپنا عیب بھولی ہوئی ہون - مجھے خدا غارت کرے - بڑی بدنصیب عورت ہون اُسکی شاعری اور چکمے بازی کا کوئی قصور نہین ہی قصور سراسر میرا ہی ہی کہ اُسکے ہتھکنڈون مین آکر چکما کھا گئی اور اِس ایل فوجدار نے کامیابی حاصل کی وہ اِس شہزادی کے پاس کھلے بندون جانے لگا اور مین سب سے کہتی تھی کہ یہ اِنکے میان بیوی آپس مین شادی کرکے ہو نہین سکتی تھی - وہ اوسط درجے کا - یہ شہزادی - اور تخت و تاج کی مستحق

کچھ دن تک گو یہ راز سربستہ ہی پڑا رہا - اور میرے حیلے کی اور دلالی کا مطلب حاصل ہوگیا - مگر پھر ان
کے بعد میں سوچی کہ ع - نہان کی ماند آن رازے کزو سازند محفلہا + ہم تینوں نے باہم صلاح کی کہ کیا
کرنا چاہیے اور یہ راے قرار پائی کہ پل فوجدار اپنے باپ سے کہے کہ ہماری انکی شادی ہونی چاہیے
یہ ہمسے قول کر چکی ہیں اور شہزادیوں کو قول سے پھرنا نہ چاہیے اور میں نے بہت غور سے ایک
اقرار نامہ شہزادی کے ہاتھ اور طرف سے لکھوا دیا کیا ہی منطقی ہوتا اسکے خلاف بحث نہ کرسکتا شدہ
شدہ وہ معاہدہ انکے باپ کو دکھایا گیا انھوں نے شہزادی سے قسم لی اور شہزادی نے پورا پورا
اقبال کر لیا حکم ہوا کہ عدالت کی اس حوالات میں جو خاص شہزادوں کے لیے ہی رہیں -

اسپر بدھو نفر چونک کے بولے - کیا - کیا وہاں بھی حوالات اور جیل اور پولیس اور ریل ہے -
واللہ معلوم ہوتا ہے دنیا سب جگہ یکساں ہے اب مہربانی کرکے ذرا جلد ختم کیجیے - طبیعت بیقرار ہے
کہ کہیں جلد انجام سنوں اب دیر بھی ہوگئی - کہانی کیا شیطان کی آنت ہے -

انھوں نے کہا اچھا میں ابھی ختم کرتی ہوں -

فصل - ۳۹

فوجدار عجب شش و پنج میں تھے اور رتلیسہ کو اپنے مہمان بدھو نفر کے ہر لفظ پر بے اختیار
ہنسی آتی تھی - فوجدار صاحب بدھو کو ٹوکتے جاتے تھے کہ چپ رہ - اسنے اپنی بیتی یوں بیان کی
دو دن کے بعد شہزادی سے پوچھا گیا کہ کیا واقعی اسپر تمھاری جان جاتی ہے - اسنے کہا بیشک حکم دیا گیا
کہ اسکے ساتھ تمھاری شادی ہو جائے اور اس غم میں انکی ماں کو ہم سپرد خاک کر آئے (اسپر بدھو
بولے - تو کیا بالکل مر گئی - اسنے کہا بیشک (وہاں زندوں کو سپرد خاک نہیں کرتے) بدھو نے کہا
ارے صاحب کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ غش آگیا اور لوگوں کو کفنا دفنا دیا - شہزادی کی ماں
بیشک غش ہی کی حالت میں دفنائی گئیں - جب تک سانس تب تک آس - اس شادی کے غم سے
مرجانا بے معنی بات ہے اگر کسی غلام کے ساتھ شادی ہوتی یا کسی کو چمین کے ساتھ بھاگ جاتیں جیسا
کبھی کبھی ہوا کرتا ہے تب البتہ بڑے رنج کا مقام تھا انھوں نے تو پل نامدار سے شادی کی ہے - اور جیسا
ہمارے آقا نے کہا ہے علما میں سے منتخب کرکے تو قاضی اور مفتی اور پادری اور پنڈت بنائے جاتے ہیں اور
فوجدار رونمیں سے منتخب کرکے بادشاہ اور شہنشاہ ہوتے ہیں - فوجدار نے کہا سچ کہتے ہو - بدھو ہم لوگ
بادشاہ معزز سمجھے جاتے ہیں - کسی سے کم تھوڑا ہی ہیں - اچھا اب انکو کہنے دو - اس قصہ میں ابھی تلخی
کا زمانہ نہیں آیا ابھی تک شہد و شکر ہی کا ذکر ہے - اسنے کہا تلخ کامی سی تلخ کامی حنظل سے زیادہ تلخ

حنظل تو اُسکی تلخی کے مقابل مین شیرین ہی۔

خیر ملکہ نے انتقال کیا۔ غش نہین آیا۔ ہمنے دفنا دیا۔ اور مذہبی رسوم ادا کر کے چلنے کو تھے کہ مقبرے پر عفریت شیرکش کا بھتیجا ایک چوبی گھوڑے پر سوار آ کے بیٹھ گیا۔ یہ ظالم بھی ہی اور ساحر بھی ہی اور اپنے عزیز کے قتل کا انتقام لیا اور شہزادی اور اس ایل فوجدار دونون پر جادو کر دیا شہزادی کو بندریا بنا دیا پیتل کی بندریا۔ اور ایل کو بڑا مہیب گھڑیال خدا جانے کس دھات کا بنا کے خدا جانے کس زبان کے حرف اُسپر کندہ ہین مگر ترجمہ اسکا یہ ہی کہ یہ دونون بدبخت عاشق معشوق اُس دن تک اسی حالت مین پڑے رہینگے جب تک ہمارا دریخکن تن تنہا مجھ سے نہ لڑیگا یہ وہ جنگ ہوگی جو کسی نے دیکھی نہ سُنی۔ اسکے بعد اسنے ایک گرانبار تیغ اصفہانی اور میان سے نکال کر مجھے ایک بال پکڑ کر اُٹھایا معلوم ہوتا تھا سر کاٹ کے پھینک دیگا۔ مین مارے ڈر کے کانپنے لگی اور آواز گلے سے نہین نکلتی تھی مین نے جان پر کھیل کر التجا کی اور بڑی منتون سے کہا از برائے خدا میرے قتل مین ذرا تامل کرو اسنے کہا اگر قتل کرونگا تو ایذا تمکو کیا ہوگی جب سہی کہ عمر بھر ایذا اُٹھاؤ۔ ہر بُن مو مین سوئیان چبھتی ہوئی معلوم ہون۔ ہمارے سوا اور بھی کئی عورتون کی عجیب قطع کی صورت کر دی۔ برقع اُٹھا کر دکھایا تو ڈاڑھیان کسی کی سُرخ۔ کسی کی سفید۔ کسی کی سیاہ۔ یہ دیکھکر مُیل ور رئیسہ گویا متحیر ہوئین۔ اور فوجدار اور بدھو نفر اور کل حاضرین کو استعجاب ہوا کہانی کا سلسلہ انھون نے پھر یون قائم رکھا۔

الغرض اُس دیو نے کہ بڑا بد اور بدکردار تھا ہمین یہ سزا دی کہ چکنے چکنے گالون کے عوض ریشائیل بنا دیا اگر ہمارے سر اُڑا دیتا تو واللہ اس سے بہتر تھا یہ تو غضب ہی کر دیا کہ گالون پر خار نکال دیے اسوقت حضور مجھے رونا آتا ہی بہت ضبط کرتی ہون ورنہ آنسوؤن کے سمندر بہنے لگین کیا سے کیا کر دیا اب بتائیے ڈاڑھیان لے لے کے کہان جائین۔ کہین ٹھکانا ہی۔ صابون سے مُنھ دھوئین اور گورے گورے گال ہون تب عورت کی قدر ہی اور ریشائیل عورت کو بھلا کون پوچھتا ہی شکل کیسی خراب اور بھیانک ہوجاتی ہی۔ ہاے ہم کیسے بدنصیب ہین اور وہ کیسی خراب گھڑی تھی جب ہم پیدا ہوئے یہ کہکر اُسنے بہانہ کیا کہ گویا بیہوش ہوگئی۔

فصل ۔ ۴۰

اسمین کوئی شک اور شبہہ نہین کہ اس تاریخ بدیع و شگرف کے ناظرین با تمکین کو اسکے اصلی مصنف عالی دماغ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ کل حال مو بمو قلمبند کیا ہی۔ کیسا ہی خفیف حال

کیون نہو ممکن نہین کہ انسے رہ جائے - اور حرف بحرف لکھا ہے - دلائل قاطعہ - براہین ساطعہ - طرز بیان سبحان اللہ - خیالات فاخرہ - کہین پر کوئی شک رہنے ہی نہین پاتا - نامی گرامی مصنف - ای خوش نصیب فوجدار - ای مشہور و معروف معشوقۂ خدائی فوجدار - ای گھامڑ بدھو خدا تمکو ابدالآباد تک قائم رکھے علیحدہ علیحدہ بھی زندہ رہو اور ملکے بھی - اور تم ہمیشہ کے لیے نقل محفل اور بھانڈون کے سردار رہو -

مورخ میگوید کہ جب بدھو نفر نے دیکھا کہ وہ عالم غشی مین ہی تو چلا اٹھا کہ قسم خدا کی اور دادا جان کی روح پاک کی سوگند کہ اس قسم کی ہمم کا حال مین نے اپنے آقا کی زبان سے نہین سنا - خدا اس یوکو غارت کرے - کیا اسے سزا سے رشایلی کے علاوہ اور کوئی سزا ان گنہگارون کو نہین دیجا سکتی تھی اگر ناک اڑا لیجاتی تو شاید اس سے زیادہ رنج نہوتا - اب یہ روز بروز ڈاڑھی بڑھوانا کیونکر ممکن ہی اور نہ مرد مین مرد - نہ عورت مین عورت - جان عذاب مین ہی - بس بجز اسکے کہ اس موذی کو کوسین اور کیا ہو سکتا ہی - فوجدار نے کہا گھبراؤ نہین بدھو ہم انکی مدد کو آئے ہین -

اس عرصے مین عالم غشی دور ہو گیا اور اسنے کہا - (یہ آواز جو کان مین آئی تو جی اٹھی) یکبار پھر التماس کرتی ہون اور دست بستہ کہتی ہون کہ وعدہ ضرور وفا فرمایئے اور ہمکو مول لیلیجیے فوجدار نے کہا مین تو خدمت کو حاضر ہی ہون جو ارشاد ہو بجالاؤن - کچھ آپ سے الگ تھوڑا ہی ہون مین تو خادم ہون - وہ بولی جہان ہم لے چلینگے وہ خشکی کی راہ سے پانچ ہزار فرسنگ ہی اور آسمان کی راہ سے تین ہزار دو سو ستائیس فرسنگ گھوڑے کی سواری ہی - وہی اسپ چوبی جسپر حریان آملی ایک شہزادی کو لیکر بھاگا تھا بڑا شائستہ گھوڑا ہی - اشارون پر چلتا ہی - کل موڑی اور اڑ گیا -

جو نکلے جیم منھ سے چین مین تو لام لندن مین سوار اسپے ذرا چل کھکے دیکھے انکی جولانی

یہی تاریخی گھوڑا شاہ اجنہ نے بلیزار فرزانہ کو مانگے دیا تھا - عجیب طرح کی کل ہی دانہ گھانس کچھ نہین کھاتا اور ازرن کھٹور بنا ہوا ہی - پرون کی بھی ضرورت نہین - یہی نامی گھوڑا جنگ کوہ البرز مین آگ برساتا غنیم کے لشکر سے نکل گیا - جہان چاہو جاؤ - آج لندن مین کل ختن پرسون مدراس مین - ہوا پیچھے یہ آگے - گھوڑا کیا صاعقہ ہی - برق ہی - بجلی بھی مات ہی صاف تو یہ بات ہی - نوشابہ جشن کے دن اسی پر سوار ہوئی تھین - پانی پت کا قلعہ اسی کے سبب سے فتح ہوا تھا -

بدھو بولے واہ وا ہم تو سمجھے تھے کہ ہمارا نور چشم جسکو عوام گدھا کہتے ہین وہی بڑا تیز رو ہی مگر یہ اس سے بھی بڑھ گیا کہ فلک سیر ہی مگر خشکی کا تو اس سے بڑھ کے تیز جانے والا جانور نہین دیکھا - اسپر بڑا قہقہہ پڑا -

راویہ نے کہا جناب من یہ گھوڑا آدھے گھنٹے مین دردولت پر حاضر ہوگا جب ذرا آفتاب غروب ہوکر تاریکی ہوجائیگی۔

بدھو۔ کیون حضور۔ اُسپر کتنے آدمی بیٹھ سکتے ہین۔

راویہ۔ دو۔ فوجدار صاحب اور اُنکا نفر۔ مصاحب۔

بدھو۔ اُسکا نام کیا ہی۔

راویہ۔ بوسفرس تو بیشک سکندر کے خاصے کے گھوڑے کا نام تھا اور دارا کے عربی کا نام ضرغام تھا رستم کے عراقی کا نام ہنگ تھا۔ اِسکا اُنمین سے کوئی نام نہین ہی۔

بدھو۔ بس تو قلعی کھل گئی۔ جب ان نامی گھوڑون کے نامون مین سے ایک نام بھی نہین اور ہمارے آقا کے گھوڑے رشک حمار کا بھی ہمنام نہین ہی تو کچھ بھی نہین ہی۔

رئیسہ۔ اسکا نام چوب باد پا ہی اور اسکے لیے موزون بھی چوب ہی ہی کہ نہین ہوا پر جاتا ہی

بدھو۔ نام تو برا نہین ہی مگر لگام کاہے کی دیجاتی ہی۔

رئیسہ۔ کہا تو کہ لگام نہین۔ کل سے چلتا ہی۔ ذرا کل چلادی اور کبھی ادھر۔ کبھی اُدھر کبھی ہوا پر۔ کبھی زمین پر۔

بدھو۔ مگر بندہ تو سوار دوار نہین ہوگا۔ گدھے پر تو اچھی طرح بیٹھ ہی نہین سکتا۔ اس ہوا کے گھوڑے پر بھلا کیونکر بیٹھا جائیگا۔ اور ریشم سے زیادہ ملائم گدی میرے گدھے کی ہی بھلا کاٹھ پر کون بیٹھیگا۔ نا صاحب۔ بندہ درگذرا۔ کسی کی ڈاڑھی رہے یا جائے کوئی نائی نہین ہون میرے ذمہ تو یہ کام ہی کہ ہلکے سے بودے بان سے دو ایک ہلکے ہلکے ہاتھ پڑ جائین اور آقا کی معشوقۂ طرحدار بچ جائین۔

رئیسہ۔ اچھا اگر ہمارے کام آؤ تو کیا برائی ہی۔ انسان انسان کے کام آتا ہی اور فوجدار کے مصاحب ہوکر کیونکر شریک نہو گے۔

بدھو۔ ارے صاحب ہمکو اپنے آقا کے فعل سے کیا سروکار ہی۔ نام اُنکا ہوا اور دور مرے جائین ہم ماشاء اللہ۔ کہیں یہ بھی کسی تاریخ مین لکھا ہی کہ فلان پہلوان نے فلان نفر کی مدد سے کامیابی جنگ مین حاصل کی اگر وہ کمک نہ کرتے تو کچھ نہوتا۔ یہ کہین نہین لکھا ہی۔ لکھا ہی کہ قرلیطوس تھاوزانی نے جو فوجدار آسمان جاہ تھا جنگ دیوا ہرمن مین تین لاکھ دیوؤن کو تن تنہا ایک روز مین مار لیا۔ مگر اُسکے نفر یعنی مصاحب کا کہین ذکر مذکور ہی نہین حالانکہ وہ ہردم شریک تھا۔ بندہ نہ جائیگا ہم اپنی مخدومہ

اور مخدوم سے ہان رہینگے جب تک ہمارے آقا واپس آئینگے تب تک غالباً معشوقہ زرین کمر نے جادو کے زور سے نجات پائی ہوگی - بہرکیف چاہے ڈاڑھی کے عوض سینگ بھی اُنکے سر پر نکل آئین مگر ہم نہ جائینگے -

ریئسہ - تمکو یہ نہین لازم ہی کہ اپنے آقا کو چھوڑ دو - کوئی ایسا کرتا ہی - اور ان بیچاریون کی درخواست نہ مانوگے -

بدھو - سرکار اگر خدا بھی کہے تو نہ جاؤن ذرا سی چڑھائی دیکھکر تو میرے ہوش فنا ہوتے ہین یہ آسمان پر کون جائیگا - نا صاحب - ہم تو سوار ہوتے ہی مرجائینگے - نام سننے سے بدن کانپتا ہی توبہ توبہ - مین سوار نہونگا -

ریئسہ - تم ان خواصون کے بڑے دشمن ہو جی بدھو - اُس پنساری کا کہنا اسقدر اثر کر گیا

فوجدار - اچھا سب صاحب ذرا خاموش ہو جائین سنیئے بدھو میرے حکم کے خلاف ہرگز کوئی کام نہ کریگا - میری خواہش یہ ہی کہ وہ گھوڑا جلد آئے اور مین اور میرا مخالف فوراً نبرد آزما ہون خدا گواہ ہی استرا اسقدر جلد ڈاڑھی نہ اُڑا سکیگا جسقدر جلد مین اسکا سر اُڑا دونگا گو خدا کی خدائی مین بدکار آدمیون کا زمانہ بکام ہی مگر تابکے -

شہزادی نے کہا اے فخر بہادران دوران رشک یلان جہان - خدا کرے جیسا رحم تمہارے دل مین اسوقت ہی ویسا ہی ہمیشہ رہے تمہاری قوت اور لیاقت کے بھروسے پر ہم ہزارہا میل سے یہان آئے ہین اور تمام دنیا مین تمہارا نام روشن ہی - ہماری حالت زار پر رحم کھاؤ - ہمکو بچاؤ آپکا بدھو نفرایک پنساری کے کہنے سے ہمارا دشمن ہی - ای دیو وعدہ وفا کر اور وہ چوب بادپا بھیج اگر یہ ڈاڑھیان یون ہی رہین - تو غضب ہو جائیگا ع - خدا را برمن مسکین نظر کن ؎

انھون نے اس درد انگیز آواز سے یہ فقرے بیان کیے کہ کل حاضرین کے رومال تر ہوگئے یہان تک کہ بدھو کی آنکھ بھی نم ہوگئی اور اب دل مین ٹھان لی کہ اگر دنیا کے اُس سرے بھی جانا ہو تو آقا کے ساتھ ضرور جاؤن بالضرور جاؤن اگر اسی پر یہ بات منحصر ہی کہ ایسی خوبصورت عورتین اس ڈاڑھی کے روگ سے نجات پائین -

فصل - ۴۱

اب رات ہوئی تو چوب بادپا کے آنے کا وقت ہوا - فوجدار کو انتظار کرنا ستم کا سامنا تھا کہ یا تو یہ شخص وہ نہین ہی یا مجھ سے جنگ کرتے ہوے خوف کھاتا ہی - دفعتہً چار وحشی داخل باغ ہوے

سبز پوش اور کاندھون پر ایک اسپ چوبی - زمین پر رکھا۔ ایک نے کہا جس فوجدار کو اپنے بل پر ناز ہو اس عراقی پر سوار ہو۔ بدھو بولے مجھے معاف رکھیے نہ بل ہون نہ بل پر گھمنڈ ہی۔ وحشی بولا۔ اور اگر کوئی نفر بھی ساتھ ہو پیچھے بیٹھ لے۔ یہ کہکر چارون چلدیے۔
اس شہزادی نے روتے ہوے کہا۔ ای یل نامدار گھوڑا حاضر ہی بسم اللہ۔ مع نفر کے سوار ہو جیے -

فوجدار- یہ مین ضرور کرونگا۔

بدھو- اور مین ہرگز نہ کرونگا۔ اگر واڑھی بے میرے صاف نہین ہو سکتی تو کچھ پروا نہین کوئی اور نفر ڈھونڈھ لیجیے مجھے اس مکان سے زیادہ آرام کہین نہ ملیگا آتے ہی کود نری ملی

رئیس- ارے بھائی وہ جزیرہ ڈوب تو جائیگا نہین - نہ بھاگ جائیگا -

فوجدار- آنکھین بند کر کے پیچھے بیٹھ لو- ہم آگے بیٹھے ہین -

بدھو- بے ادبی معاف آپ تو بکلے سڑی ہو گئے ہین -

فوجدار- تم عقلمند ہو کے بیوقوف بنے جاتے ہو- بھلا یہ بھی کوئی بات ہی -

بدھو- اجی ہم الوسہی - آپ رہنے دین -

استنے مین عورتون نے زار زار رونا شروع کیا اور بدھو نے کہا۔ اچھا۔ انکے رونے دھونے نے میرے دل پر بڑا اثر کیا ہی۔ اتنے مین فوجدار صاحب دن سے سوار ہو گئے اور کہا بدھو نفر جلد آؤ۔ گھوڑا اُڑا ہی چاہتا ہی- بدھو نفر بڑی مصیبت کے بعد آنکھ بند کے اور لوگون کی مدد سے سوار ہوے -

بدھو- یا خدا بچائیو - انکی دیوانگی ہماری جان کی گاہک ہو گئی -

فوجدار- ابے او نامعقول! کیا پھانسی کے تختے پر ہی یا نزع کی حالت ہی- بزدل بودا- ڈرپوک -

بدھو- جو چاہو سو کہو- اب تھوڑی دیر مین پریتون سے مقابلہ ہو گا-

فوجدار- تو کیا ہو گا- مقابلہ کرینگے -

بدھو- معلوم ہو جائیگی قدر عافیت-

حسب وعدہ ورسم دونون کی آنکھین پٹیون سے باندھی گئین اور فوجدار نے کل چلائی ویسے ہی سب کے سب نے ملکے کہنا شروع کیا- خدا حافظ ای یل نامدار- فتح فتح! اب دونو سوار گیا

گھوڑا بلند ہی ہوا سے آسمان اور ظفر شامل حال ہو - ای بدھو نفر سنبھلے بیٹھے رہو -

فوجدار - بدھو دو سو کوس آ لئے -

بدھو - مگر اُنکی آواز دو سو کوس سے کیونکر آتی ہی - بیس قدم پر تو سنائی نہین دیتی یہ تو معلوم ہوتا ہی یہین بول رہے ہین -

فوجدار - بھائی یہ معمولی باتین نہین ہین کہ سب کی سمجھ مین آجائین مگر ازراے خدا اس زور سے یہ لپٹو ورنہ مین گر پڑونگا - خدا جانے یہ اسقدر خوف کاہے کا ہی - باللہ العظیم ایسے سبک سیر جانور پر تو مین کبھی سوار ہی نہین ہوا تھا - ع سُبک خیز اسقدر ہلنے نہ پاے بیٹ کا پانی + گویا چلتا ہی نہین اور چار سو کوس نکل آئے - ارے اب کا ہیتا کاہے کو ہی - ذرا ہلتا تک تو ہی نہین - ایسا سبک رو ہی گویا ہوا ہی -

بدھو - یہ مین نے مانا - واللہ ہوا سے ناک مین دم ہی گویا ہزار ہا پنکھے کوئی جھل رہا ہی -

بدھو نے صحیح کہا تھا - واقعی وہ لوگ چو طرفہ سے پنکھا جھلتے تھے - رئیس اور رئیسہ اور داروغہ نے بڑی لطافت کے ساتھ اس دل لگی کو انجام دیا -

فوجدار - بدھو - اب تو ہم غالباً دوسرے طبقہ کائنات الجو مین آگئے جہان ہوا کی یخ بنجاتی ہی اور بجلی چمکتی اور رعد گرجتا ہی - اگر یون ہی رفتار رہی تو جلد کرۂ نار کے پاس پہونچ جائینگے افسوس ہی کہ ہمنے یہ نہ دریافت کر لیا کہ کل موڑنے کی کون ترکیب ہی کہ کرۂ نار سے دور رہتے -

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ چہرے پر ذرا ذرا گرمی معلوم ہوئی - بدھو کو پہلے گرمی معلوم ہوئی - ہاے اب مرے اسی آگ کے کرے کے پاس ہون تو جو چاہیے کیجیے - ڈاڑھی مین آگ ہو گئی - اگر حکم ہو تو ذرا آنکھ کھول کے دیکھون کہ ہم لوگ ہین کہان پر -

فوجدار - ایسا نہ کرنا سب کیا کرایا غارت ہو جائیگا - فوراً مار ڈالے جاؤ گے - مصرع
چُپ چاپ چلے چلو ڈرو مت + -

بدھو - یہان جان پر بنی ہی اور آپ کو شعر شاعری کی سوجھتی ہی -

فوجدار - دیکھو اب ذرا دیر مین داخل منزل مقصود ہوا چاہتے ہین - گو ظاہرا تو معلوم ہوتا کہ روانہ ہوے ابھی کوئی آدھ ہی گھنٹہ ہوا مگر کوئی دو ہزار فرسنگ آ گئے ہونگے -

بدھو - واللہ اعلم - لیکن اگر واقعی نوشابہ اسپر سوار ہوئی تھین تو دیوانی تھین شہزادی اور نازک اندام نہ تھین -

رئیس اور رئیسہ اور کل حاضرین ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ گئے اتنے مین فوجدار صاحب اور بدھو نفر دونون گھوڑے سے گرے۔ آنکھیں کھولکر دیکھتے ہین تو وہی باغ۔ این! ایک جانب نظر پڑی تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا ستون نصب ہے اور ذیل کی عبارت اُسپر لکھی ہوئی ایک تختے سے چسپان تھی (نامور او مشہور خدائی فوجدار شیر افگن نے مہم عظیم سر کرلی۔ ڈاڑھیان صاف ہوگئین اور سحر کا زور جاتا رہا پوری کامیابی حاصل ہوئی جب کوڑے بازی پوری ہوجائیگی تو سفیدہ فاختہ باز کے ہاتھ سے نجات پائیگی اور اسکے عاشق کی بغل گرم ہوگی۔ یہ اُس حکیم کی رائے ہے جو ساحرون کا بادشاہ ہے)

فوجدار صاحب سمجھے کہ ہمنے اپنی معشوقہ کو سحر سے چھڑایا اور دم ڈاڑھیان صاف کرادین۔ رئیس کو ڈھونڈھا ایک مسہری پر آرام مین تھے جگایا۔ کہا۔ لو صاحب ہم سر ہوگئے اور نہ کوئی مرا نہ کسی کی جان گئی۔ وہ دیکھیے کیا لکھا ہے۔ بندگی۔ رئیس انکو لپٹ گئے اور بڑی تعریف کی۔ بدھو نفر ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ وہ ڈاڑھی والیان کدھر ہین۔ سُنا وہ سب چل دین۔ دنیا اپنے مطلب کی ہے۔

بدھو۔ حضور پہلے ہوا کا کرہ ملا۔ پھر آگ کا کرہ۔ پھر آگ کم ہوگئی اور دفعتہً زمین پر آرہے۔ مین نے چپکے سے دیکھا تو آپ لوگون کی دنیا ایک مٹر کے دانے کے برابر معلوم ہوتی تھی۔

رئیسہ۔ دنیا دیکھی یا ہم لوگون کو دیکھا۔

بدھو۔ اب ہمارے حواس کہان ٹھکانے تھے کہ یہ کل باتین یاد ہون کہ دنیا دیکھی یا آدمی دیکھے۔ جان پر بنی ہوئی تھی۔

رئیسہ۔ بھلا وہان کی ہوا کیسی تھی۔

بدھو۔ وہان کی ہوا ہمکو تو پاگل سی معلوم ہوتی ہے۔ کبھی آندھی روگ اور کبھی گرم مین تو سمجھا کہ ہم چلے اور فوجدار صاحب کی وحشت نے زور پکڑا اور ہمین مار ڈالا۔ جل بھن کے خاک ہوگئے اور گئے گزرے۔ مگر خدا نے بچالیا۔ ایک مقام پر ہم اُس راہ سے گزرے جہان سات بکریان معلق آسمان اور زمین کے درمیان مین لٹکی رہتی ہین۔ مین لڑکپن سے چرواہے کا کام کرتا آیا ہون۔ بہت ہی جی بھر بھر آیا کہ اس سے کھیلون۔ اور تھوڑی دیر تک کھیلا کیا۔ بڑی سیدھی۔ اور پیاری بکریان ہین اور انسان سے ہلی ہوئی معلوم ہوتی ہین مگر کیا شان خدا ہے کہ آسمان اور زمین کے درمیان مین معلق ٹنگی ہوئی ہین۔ اور انسان سے ہلی ہوتی ہین۔

رئیس جناب فوجدار صاحب۔ حضور اسوقت کس شغل مین تھے جب میان بدھو صاحب بکریان چرا رہے تھے۔ آپ بھی بکرے یا بکریون سے کھیل رہے تھے۔

فوجدار - ارے صاحب ہم تو خدا کی قسم کھا کے کہتے ہین کہ ہمنے نہ زمین دیکھی نہ آسمان نہ بالو - نہ پانی - مگر جادو کو بڑی طاقت ہی - بدھو نے یہ سب باتین دیکھین مگر ہمنے نہ دیکھین - اسکا کیا علاج ہی - ہان اسمین شک نہین کہ بکریون والی کہانی کا ہمکو یقین نہین آتا - بدھو یا تو جھوٹ بولتے ہین یا خواب دیکھتے ہین - ممکنات اور محالات مین فرق ہی -

بدھو - نہ خواب دیکھتا ہون نہ دروغگو ہون - حضور اُسوقت خدا جانے کہان تھے - ہمسے ان ساتون کے رنگ پوچھ لیجیے - سچ جھوٹ آپ کو معلوم ہو جائیگا یہ کونسی بات ہی سنیے - دو سبز رنگ - دو سُرخ رنگ - ایک سفید - اور دو فالسائی -

رئیس - سبز اور فالسائی بکریان دیکھین نہ سنین - معلوم ہوتا ہی کہ زمین اور آسمان کی بکریون کی رنگت مین بڑا فرق ہی - سبز اور فالسائی -

بدھو - بات یہ ہی کہ ہوا کی طرح اور سب چیزون مین بھی فرق ہی -

رئیس - بھلا کوئی بکرا بھی تھا - یا سب بکریان ہی بکریان تھین وہان -

بدھو - جی بکرے اُدھر جا ہی نہین سکتے - بے سینگ والے جانور البتہ جا سکتے ہین بس - بکریان رنگ رنگ کی - بکرے کا نام نہین -

رئیسہ نے بدھو سے اسکے بعد کوئی سوال نہ کیا کیونکہ بدھو اب اس مذاق پر تُلے ہوے تھے کہ سفر کے حالات انتہاے مبالغہ کے ساتھ بیان کرین اور کل کرون مین سفر کرنے کی قسم کھالین کہ کوئی کرہ اُسنے باقی نہین رہا - حالانکہ باغ سے ایک قدم بھی باہر نہین رکھا تھا - الغرض اس دل لگی مین ایسی کامیابی حاصل ہوئی کہ رئیس اور رئیسہ تمام عمر نہ بھولین اور جب یاد آئے تو بے اختیار ہنس پڑین - بدھو نے بہت سے آدمیون سے یہ قصہ بیان کیا - فوجدار صاحب نے بدھو نفر کے قریب جاکر یون آہستہ سے کہا -

فوجدار - تم سب کو یقین دلاتے ہو کہ یہ دیکھا وہ دیکھا زمین اور آسمان کے قلابے ملائے تو ہمنے اگر اس غار کا حال کہا تو کیا زہر ملایا - عاقلان را اشارہ کافیست -

فصل - ۴۲

اس مذاق مین جو اعلیٰ درجے کی کامیابی حاصل ہوئی تو رئیس اور رئیسہ نہایت خوش ہوے کہ کیا خوب دل لگی دیکھنے مین آئی اور کس خوبصورتی کے ساتھ - اب انکی کوشش ہوئی کہ اس دل لگی کو بدستور قائم رکھین - اور مذاق کو واقعات کر دکھائین - نوکرون اور اہلکارون کو حکم دیا

نصیحت اور ہدایت کرکے انھوں نے بدھو سے کہا کہ اب اُس جزیرے کی گورنری کے لیے تیار
رہیے۔ اہل جزیرہ آپ کی گورنری سے اُسی قدر خوش ہونگے جسقدر قحط سالی میں لوگ بارش سے خوش
ہوتے ہیں۔ بدھو نے جھک کے سلام کیا اور کہا جب سے بندہ آسمان سے اُترا ہی اور جب سے اُسکی
بلندی سے زمین کو دیکھا ہی کہ ایک ذراسی چیز اور چپا بھر زمین ہی تب سے مجھے وہ خواہش گورنری کی نہیں
رہی جو پیشتر تھی ناخن کے برابر جزیرے کی گورنری میں کون فخر ہی۔ لاحول ولاقوۃ۔ معدودے چند آدمیوں
پر اگر حکومت کی تو کون بڑی عزت کا مقام ہی اور وہ آدمی بھی بھنگے سے بدتر۔ اُس بلندی سے تمام
دنیا ذراسی نظر آتی تھی اگر حضور کے امکان میں ہو اور مجھے آسمان پر تھوڑی سی جگہ دیدیں چاہے
کوس ہی بھر ہو تو دنیا کے بڑے بڑے سے جزیرے کی گورنری کو لات ماروں۔ رئیس نے کہا ایک
ناخن کے برابر بھی جگہ دینا میرے امکان سے بعید ہی وہ تو خدا کی بخشش ہی جسکو حق تعالے چاہے عطا
کرے۔ جو حاضر ہی اُسمیں حجت نہیں اور غائب ممکن نہیں۔ جزیرہ حاضر ہی زرخیز۔ زرریز۔ آباد۔ رعایا مطیع
آب و ہوا عمدہ۔ غلہ بہ کثرت۔ عقل سے کام لو اور خوب انتظام کرو تو آسمان اور بہشت دونوں کی نعمتیں
ملسکتی ہیں۔ بدھو نے کہا بہت اچھا جزیرے کی گورنری ہی سہی کچھ اس سبب سے ہمکو اسکی خواہش نہیں
ہی کہ اپنا جوتی پڑا چھوڑ کے بادشاہی کی طمع ہو بلکہ ہم صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ دیکھیں گورنری میں کیا
لطف ہوتا ہی۔ رئیس نے کہا لطف تو اسقدر ہوتا ہی کہ پھر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا حکومت عجب شی ہی اور
لاکھوں آدمیوں کا مطیع ہونا عجب شی ہی اگر خدائی فوجدار شاہنشاہ ہوجائیں اور ایک دن ضرور ہونگے تو تمکو معلوم
ہو کہ ہائے ابتک اس نعمت سے کیوں محروم رہا۔ بدھو بولے حضور حکومت عجب چیز ہی سچ ہی چاہے بکری ہی
کے گلے ہی پر کیوں نہو۔ رئیس نے کہا بھئی بدھو واللہ ہمیں یقین ہی کہ تم اعلی درجے کے گورنر ہوگے کیونکہ
ہر فن مولے ہو۔ بہرکیف کل تمکو لباس شاہی پہنائینگے اور لے چلینگے اور گورنری لو۔ بدھو بولے اچھا
جناب چاہے جو لباس پہنائیں ہم وہی بدھو کے بدھو ہی رہینگے۔ رئیس نے کہا یہ سچ ہی مگر عہدے
اور درجے کے مطابق لباس ہونا چاہیے سپاہی کو پادری کی وضع کب زیبا ہی بیرسٹر اگر پلٹن والوں
کی وردی پہنے تو ہنسا جائے۔ رئیس نے کہا تم کچھ علما کے کپڑے پہنو اور کچھ رسالداروں کے کیونکہ اس
جزیرے کی گورنری کے لیے صاحب السیف والقلم ہونا چاہیے۔ بدھو نے کہا سنیے حضور یہاں تو الف
کے نام بے نہیں جانتے۔ اور کھیت کے کام سوا سپاہیان جنگ سے کوئی بحث نہیں۔ مگر خیر کچھ کاروائی
کی ہی جائیگی۔ اللہ مالک ہی۔ رئیس نے کہا بدھو ذرا اپنے حافظے سے کام لو تو سب کام لیس ہوجائے
اور تم کامیاب ہو۔ اتنے میں فوجدار صاحب آئے اور جب انھوں نے دیکھا کہ بدھو نظر تدبیر سے کے

گورنر ہو گئے تو ہاتھ [illegible] بندے بندگر کے انکو صلاح دینے لگے کہ
گورنری کی حالت مین فلان فلان امر کا ضرور لحاظ رکھنا -
خداے تعالی کا بڑا شکر ہی - بدھو نفر کہ قبل اسکے کہ ہم شہنشاہ ہون تم گورنر ہو گئے - یہان ابھی
دہلی ہنوز دورست اور تم نے وہ درجہ حاصل کیا جو سواے خدا کے اُن بندون کے اور کوئی حال
نہین کر سکتا جو مقبول ہین - لوگ دعائین مانگتے ہین رشوتین دیتے ہین - بے ایمانیان کرتے ہین
اور خدا جانے کیا کیا کرتے ہین مگر کامیاب نہین ہوتے - میری راے واقعی یہ ہی کہ تم پرلے سرے
کے گدھے اور الو کے پٹھے ہو - دیر کو سو کے اُٹھتے ہو اور جلد سو رہتے ہو - کوئی ہنر نہین - پڑھا
لکھا نہین اور جھپ سے گورنر ہو گیا اسکے یہ معنی کہ اترا نہ جانا کہ اپنی قابلیت سے یہ درجہ پایا بلکہ
خدا کے فضل و کرم کا شکریہ ادا کرو کہ اللہ میان اپنے گدھے کو بھی خشکا کھلاتے ہین اور اسکے ساتھ ہی
یہ بات بھی ہی کہ ہمارے ہان صحبت کا بھی اثر ہی ہمکو اپنا مولی اور سرپرست اور ہادی اور ناصح سمجھو
اگر ہماری صلاح پر چلوگے تو عمر کے جہاز کو آسانی کے ساتھ بندرگاہ پر پہونچا دوگے - ورنہ کشتی ہی
اور منجدھار اور باد مخالف -
پہلی بات تو صاحبزادے قابل لحاظ یہ ہی کہ خدا سے ڈرو - اگر اسکے قہر سے ڈروگے تو اچھے ہوگے -
دوسرے یہ کہ اپنے آپ کو بھول نہ جانا کہ کیا سے کیا ہوے - ع - چون بدولت رسی
مست نہ گردی مردی ✤ ایسا نہو کہ اُس مینڈھک کی طرح ذلیل ہو جسنے بیل سے مقابلہ کرنے کا
دعوی کیا تھا جسطرح لکھا گیا ہی ؎

طاؤس را بہ نقش و نگارے کہ ہست خلق	تحسین کنند و او خجل از زشت پاے خویش

یاد رکھو کہ سوریان پالتے تھے -
بدھو نے کہا مانا مگر سب گورنر تیموریہ ہی کے خاندان کے نہین ہوتے - فوجدار بولے یہی تو
اسی سبب سے تو اُن لوگون کو اور زیادہ سنجیدگی کا برتاؤ کرنا چاہیے جو سور پالتے پالتے گورنر ہو جاتے ہین
بدھو اس بات کی شرم نہ کرو کہ کسان ہو اور اگر تم چھپاؤگے تو لوگ بنائینگے اور ذلیل ہو جاؤگے
تسلیم کرو کہ تم بڑے اور پرانے گنہگار ہو - پارسائی پر ناز نہ کرو - ہزارہا آدمی ایسے ہین جو ہیچ قوم
تھے اور بادشاہ ہو گئے - اتنی مثالین دون کہ تھک جاؤ - راہ راست پر چلو اور مسلک صلح کل
کے سالک ہو تو شاہنشاہون سے آنکھ نہ جھپکے - خون تو نسل کا ہوتا ہی اور نیکی مکسوبہ - مگر نیکی
کی قدر و منزلت خون سے زیادہ ہوتی ہی -

اگر کوئی تمھارا عزیز ملنے آئے تو برابری کی ملاقات کرو اور اسمین شرماؤ نہین بلکہ خاطر کرو - اس سے خداے تعالے خوش ہوگا - خدا نہین چاہتا کہ کوئی فرد بشر اُسکے کسی بندے کو حقارت کی نظر سے دیکھے - مٹی کو ہنستے ہو یا کمھار کو -

اگر تمھاری بی بی ہمراہ ہون (اور گورنر کو بی بی ضرور ساتھ رکھنی چاہیے) تو اُسکو انسان بناؤ اور اخلاقی باتین سکھاؤ اگر گنوارن ہو تو پڑھاؤ دور: اگر بی بی گنوارن اور گھامڑ ہوئی تو گورنر کی بدنامی ہے -

اگر اتفاق سے بی بی مرجائے اور یہ کبھی کبھی ہوتا ہے تو اس عورت کے ساتھ شادی کرو جو تمھاری ہم رتبہ ہو - مچھلی والی یا کنجڑن کو نہ بی بی بناؤ - عیب کی بات ہے - اتنے بڑے گورنر کی بی بی کی اچھائی بُرائی پر سب کی نظر پڑتی ہے - اور اگر کوئی معیوب بات ہوئی تو جگت ہنسائی ہوتی ہے

غربا اور امرا کو ایک نظر سے دیکھو اور عدل کو کسی حالت مین ہاتھ سے نہ دو اگر غربا تمھارے روبرو آکر روئین تو رحم نہ کرو اور اُمرا طمع زر دین تو اُنکی سی نہ کہو - غرض کہ ہر حالت مین انصاف کو مقدم سمجھو -

اگر قانون کے رو سے کوئی مجرم سزا کا مستحق ہو تو قانون کا برتاؤ سختی سے نہ کرو - جج کو ذرا سا رحمدل بھی ہونا چاہیے - اگر کبھی سزاے قانونی کم دینا چاہو تو صرف رحم کے سبب سے طمع زر کو دخل نہ دو -

اگر تمھارے کسی دشمن کا کوئی مقدمہ تمھارے روبرو آئے تو پُرانی خصومت کا خیال نہ کرو بلکہ واقعات کے مطابق انصاف کرو -

اگر کسی شخص سے محبت یا یارانہ ہو تو چہ ندھیا کے اُس محبت کے سبب سے انصاف کا خون نہ کرو - اس بدنامی سے بچو کہ فلان شخص سے یارانے کی وجہ سے رعایت کی - یہ مشہور ہونا تمھارے حق مین مضر ہوگا -

اگر کوئی زن حسینہ دادطلب آئے تو اسکے آنسو بہانے کا خیال نہ کرو اور اگر وہ ٹھنڈھی سانسین بھرے تو اُدھر نہ دیکھو خوب غور کرکے دیکھو کہ اسکی درخواست کہانتک صحیح ہے - آہ سرد اور چشم تر کی رعایت نکرو -

کسی سے بدکلامی اور بدزبانی نہ کرو - سزاے قانونی دو - تاکہ سزا سے اُسکو تکلیف ہو کہ بدکردار ہے - گالی گلوج کوئی سزا نہیں ہے -

اگر کوئی مجرم گرفتار ہو کر آئے اور جرم ثابت ہو جائے تو اس مصرعہ کو یاد کر لو کہ ع - در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست + سزا ضرور دو مگر رحم کے ساتھ - انسان کی ترکیب سہو و خطا ہی -

بدھو اگر ان نصائح اور پند سودمند کا خیال رکھو گے اور انکے مطابق کاربند ہو گے تو عمر دراز ہو گی - شہرت قیامت تک رہیگی - فائدہ مین رہو گے اور زندگی بھر خوش رہو گے جس اونچے گھر مین چاہو گے اپنے لڑکون اور لڑکیون کو بیاہ دو گے اور وہ اور ان کے بال بچے اچھے اچھے خطاب پائینگے سو برس تک زندہ رہو گے اور مرنے کے وقت تمھارے لڑکے اور اُنکے لڑکے تمھارے اردگرد ہونگے - اس سے بڑھ کے اور کوئی نعمت نہین ہی ان باتون کے کہنے سے بدھو ہمارا منشا یہ ہی کہ اخلاق کی درستی ہو - دل آراستہ ہو - اب ہم وہ صلاح دینگے کہ جسم بھی درست ہو جائے -

فصل ۴۳

گذشتہ فصل مین جو تقریر حضرت فوجدار صاحب کی چھپی ہی اُسکے پڑھنے سے کوئی آدمی یہ نہین کہ سکتا کہ وہ عاقبت اندیش اور فہمیدہ نہ تھے - اور یہ صحیح بھی ہی کیونکہ اس تاریخ بزرگ مین ہم بیان کر چکے ہین کہ صرف اُسوقت اُنکے دماغ کا خلل زور کرتا تھا جب جنگ کا لفظ درمیان آتا تھا ورنہ اور امور کی نسبت گفتگو کرنے کے وقت صاف ظاہر ہوتا تھا کہ صحیح الدماغ اور تیز طبع اور فہمیدہ آدمی ہین - اُنکے افعال ہمیشہ اُنکے اقوال کا ابطال کرتے تھے اور اُنکے اقوال سے اُنکے افعال کی تردید ہوتی تھی - اب اس فصل مین جو صلاح حضور نے دی ہی اُس سے انتہا کی دیوانگی اور جوش جنون کا اظہار ہوتا ہی -

بدھو بڑے غور سے سُنا کیے اور کوشش کی کہ فوجدار کی صلاح کو ذہن نشین کرین تاکہ گورنری کے عہدہ جلیلہ کے فرائض بخوبی انجام دین - اب فوجدار صاحب نے حسب اقرار یہ صلاح نیک دی -

بدھو - جو شخص اپنے جسم کے ساتھ عادل نہین کر سکتا وہ دو کوڑی کا - اول مقدمہ اس فن درستی جسم کا یہ ہی کہ انسان صفائی کے ساتھ رہے - ناخن ہرگز نہ بڑھنے نہ دے جیسا کہ بعض جہلا حماقت سے کرتے ہین اور اپنی جہالت سے سمجھے ہین کہ بڑے ناخنون سے ہاتھ خوبصورت ہو جاتے ہین اور یہ بڑی بھاری بیوقوفی ہی اور اصول صفائی کے بالکل منافی -

بدھو بغیر بٹن لگائے کہین نہ جاؤ - اگر لباس بے پروائی سے پہنو گے تو ثابت ہو گا کہ طبیعت مین قوت نظم نہین ہی اور یہ آدمی بدذات اور فریب کار ہی اپنے عہدے اور منصب کو جانچو اور اُسکے

مطابق اردلیون کو دردیان اور دردیان کام کی ہون - فوق البھڑک اور بیکار نہون - اردلیون مین نصف ملازم ہون اور نصف غربا - مطلب یہ کہ نصف اردلی ہون اور نصف وردیان غریبون کو دو یہ وہ صلاح ہی کہ جن لوگون کو ظاہرداری کا شوق ہی اُنکو کبھی یہ بات نہین سوجھی تھی -

پیاز اور لہسن دونون نہ کھاؤ ورنہ بُرے لوگ سمجھینگے کہ کوئی نیچ قوم ہی - چلنے مین نہ بہت تیزی کرو نہ بالکل سُست چلو - گفتگو سمجھ بوجھ کے کرو - جھوٹ گفتگو مین نہو - جو دل مین ہو اُسکو عجز کے ساتھ بیان کرو - جھوٹ عیب ہی -

کھانا بھوک سے زیادہ نہ کھاؤ اور وقت دیکھ لو کہ کس وقت کتنا کھانا چاہیے ع - خوردن برائے زیستن و ذکر کردن ست ؎

شراب خواری کی کثرت بری چیز ہی - نہ چاہیے - ورنہ بدنام ہو جاؤ گے اور ملعون اور یہ بڑا عیب ہی -

سب کے ساتھ جب کھاتے ہو تو چبانے کی آواز نہ آئے اور بہت جلد جلد یا بہت دیر مین نہ کھاؤ اور خدا کے لیے مہمل اور بیہودہ مثلین اپنی گفتگو مین نہ ٹھونسا کرو گو مثل کا آنا کوئی عیب کی بات نہین مگر بار بار بے محل استعمال کرنا سخت عیب ہی - بدھو نے کہا اس عیب سے بچنا مشکل ہی ہمارے امکان سے خارج ہی اسقدر مثلین ہمین یاد ہین کہ جب باتین کرتا ہون تو وہ آپس مین لڑنے لگتی ہین کہ پہلے ہم نکلینگے جو جلدی زبان پر آگئی وہ فوراً کہدی وہ مثل ہی کہ جو زبان پر آئے وہ کہدے ورنہ ذہن کند ہو جائیگا ع - زبان در دہان ہنر مند چیست ؎ جس گھر مین کھانا کثرت سے ہوتا ہی وہان انتظام بھی جلد ہو جاتا ہی - فوجدار بہت جھلائے کہا ابھی مین نے صلاح دی کہ مثل بے محل نہ استعمال کرنا اور اسی دم تو نے مثلون کا تار باندھ دیا - خدا غارت کرے - ارے موقع محل ہو تو کوئی ہرج نہین اور بے محل ایسی بُری معلوم ہوتی ہین کہ جی چاہتا ہی مار بیٹھون -

گھوڑے کی سواری کے وقت کمر خم کرکے نہ بیٹھو اور نہ ٹانگین اسطرح پھیلا دو جیسے اپنے گدھے پر بیٹھے ہو - بعض آدمی گھوڑے کی سواری سے رئیس معلوم ہوتے ہین اور بعض سائیس -

سونے کی کثرت بھی اچھی نہین - تڑکے گجر دم اُٹھو تاکہ دن بھر خوش رہو - بدھو یاد رکھو کہ محنت سے عظمت نصیب ہوتی ہی اور کاہلی عظمت اور خوش نصیبی کی دشمن ہی اور کاہلی سے انسان تباہ ہو جاتا ہی ایک امر گو جسم کے متعلق نہو یاد رکھنے کے قابل ہی وہ یہ کہ کبھی خاندان میں جب جھگڑا ہو تو تم فیصلی نہ بنو - جسکے حق مین فیصلہ کرو گے وہ کچھ دے نہ دیگا - اور جسکے خلاف فیصلہ کرو گے وہ نفرت کریگا -

اب اسوقت اسی قدر صلاح کافی ہو آیندہ وقتاً فوقتاً صلاح نیک دیا کرینگے بشرطیکہ ہمین اپنے
حالات سے مطلع کرتے رہو - بدھو نے کہا ہم مطلع کے معنی نہین سمجھے - فوجدار نے کہا واہ صاحب
واہ یہ خوب بات ہی - گورنر اور مطلع کے معنی پوچھین - مطلع کروگے معنی اطلاع دو - بدھو نے کہا یہ تو
حضور نے بڑی لمبی چوڑی تقریر فرمائی - اور یہان حافظے کا حال معلوم - دو باتین صرف یاد رہین -
ایک یہ کہ ناخن بڑھنے نہ دون - دوسرے یہ کہ اگر دوسری شادی کی ضرورت ہو تو کر سکتا ہون - مگر یہ
شیطان کی آنت - یہ طول امل - یہ اسقدر پند کون یاد رکھ سکتا ہی - مین تو اسطرح بھول گیا ہون جیسے
کوئی پوچھے کہ پارسال رجب کی دوسری تاریخ کو کیا کھانا کھایا تھا - اچھا اب لکھ دیجیے ہم کسی سے
پڑھوا لینگے اور موقع محل پر نصیحتون سے کام لینگے - فوجدار نے کہا لاحول ولا قوة - گورنر اور آن پڑھ سگنوار آدمی
بدھو بولے نام تو ہم اپنا لکھ لیتے ہین ایک عجب طرح کی لکیر سی بنجاتی ہی - مین اپنے سکترون سے لکھواکر دستخط
کر دیا کرونگا کہدونگا کہ میرے ہاتھون مین رعشہ ہی - فوجدار نے کہا - اور اگر اُنھون نے کوئی کاغذ
پیش کیا - بدھو بولے (تو کہونگا پڑھ کے سُنا دو - عینک کھو گئی ہ) اسپر فوجدار ہنسے - کہا واہ رے
گورنر عینک ندارد - بدھو نے کہا لالہ بالعتبار عینک مثل مشہور ہی - اور گورنری کی حالت مین لوگ ہمارے
عیب کو نہین دیکھینگے سب خوشامد کرینگے جہان شہد ہوگا وہان مکھیان ہونگی - فوجدار نے بہت
جھلا کر کہا دنیا بھر کے خبیث تجھکو ستائین اور غارت کرین ظالم - خدا تجھ سے سمجھے بدبخت - یاد رکھ
ان مثلون سے ایک دن تو ضرور پھانسی پائیگا - انھین مثلون سے تیری رعایا ایک روز گورنمنٹ
تجھ سے چھین لیگی اور تخت سے اُتار دینگے یہ تو نے سیکھین کہان سے نابکار - ای بدنصیب یہ محل مثل کے
معنی کیا ہین - ایک مثل کا موقع پر استعمال کرنا لوہے کے چنے چبانا ہو جاتا ہی - بدھو نے کہا یہ حضور سقدر
بگڑتے کیون ہین - میرے پاس سوائے اس جائداد کے اور کوئی جائداد ہی نہین - مگر اب آج سے
سکوت - فوجدار بولے اسکا تو کسی ملعون ہی کو یقین ہوگا - لاکھون ہی مثلین یاد ہین - بدھو نے
کہا ایک لکڑیا بانسے کی - کانی آنکھ تماشے کی - جو گرجتے ہین وہ برستے نہین - مانگا پوت پڑوسی برابر
فوجدار نے کہا از برائے خدا اب اور مہمل نہ بکو - اگر گورنری مین کامیابی حاصل کی تو سبحان اللہ
اور اگر ناکام واپس آئے تو تم گئے گزرے اور ہم شرمندہ ہوے - مین نے تو صلاح نیک دے دی
ع - اب مان نہ مان تو ہی مہمان - مین تو بری الذمہ ہو چکا - خدا کرے تم عمدہ انتظام کرد اور کامیاب ہو
حالانکہ معلوم ایسا ہی ہوتا ہی کہ تم اس جزیرے کو غارت غلا کروگے - مین رئیس سے کہدونگا کہ یہ
شخص گدھا ہی اور بے محل مثلون کے بورے اسپر لدے ہوے ہین - گورنری کے قابل نہین

بدھو نے کہا تو سرکار۔ مین ابھی سے دست کش ہوتا ہون۔ گورنری سے درگزرے۔ سیدھا سادا آدمی نان خشک پر اسی طرح بسر کرسکتا ہی جیطرح گورنر بدھو شاہ پلاؤ اور بورانی پر۔ علاوہ برین امیر اور غریب اعلیٰ اور ادنےٰ سب قبر مین ایک ہوجاتے ہین۔ بندہ تو گورنری اور بادشاہی کا نام بھی نہین جانتا تھا۔ حضور نے طمع دی۔ بدھو نفر اگر بہشت مین جائین تو اس سے بہتر ہی کہ گورنر بدھو شاہ بنکے جہنم مین بیٹھے ہون۔ مین گورنری کیا جانون۔ میرے باپ نے بھی کبھی گورنری کی تھی
فوجدار نے خوش ہوکر کہا بدھو خدا کی قسم یہ آخری بات تمنے ایسی کہی کہ تم ہزار جزیرون کی گورنری کے قابل ہو تم بڑے نیک دل ہو اور اگر نیکدلی ہی انسان مین نہوئی تو علم کو کیا لیکے چاٹیگا۔ خدا سے دعا مانگو کہ تمھارا خیال ایسا ہی رہے اور ہمیشہ دل سے لگی رہے کہ ہر امر مین راستبازی سے کام خدا تمھاری مدد پر رہیگا۔ اب چلو کھانا کھائین۔ رئیس اور رئیسہ ہمارے انتظار مین ہونگے۔

فصل۔ ۴۴

اس تاریخ کے مصنف خاص نے ایک فصل کی شرح بھی لکھی تھی مگر مترجم نے اسکا ترجمہ اصل کے مطابق نہین کیا۔ اسمین مصنف نے لکھا تھا کہ کہین کہین پر اصل واقعات کے عوض اسکو ناول لکھنے پڑے جنکو اس تاریخ سے کوئی تعلق خاص نہین ہی۔ مثلاً اُن دو دوستون کی کہانی اور ایک سیدھے سادے دوست کی بی بی کی عصمت کا حال!!! لیکن مصنف کی راے ہی کہ گو اکثر ناظرین ایسے ہین جو ان ناولون کو چھوڑ دیتے ہین یا سرسری نظر اپر ڈالتے ہین اور یہ نہین غور کرتے کہ اگر یہ ناول علیحدہ طبع ہوتے تو عجب لطف مزید دکھاتے۔ فی نفسہ ناول قابل قدر ہی مگر فوجدار کی دیوانگی اور جوش جنون اور بدھو کی سادہ لوحی انکو اسقدر پسند ہی کہ نئے ناولون کو اس تاریخ مین شامل کرنا اُنکے خلاف ہی۔ اس حصے مین مصنف کوئی نیا ناول شامل نہ کرینگے ہان ذرا ذراسی کہانی اکا دُکا اِدھر اُدھر آجائے تو مضائقہ ندارد۔ وہ بھی اختصار کے ساتھ۔ وہ چاہتے ہین کہ ناظرین انکی قدر کرین۔ اس بات کی قدر نہین کہ انھون نے اسقدر لکھا بلکہ اس بات کی قدر کہ گو وہ دریا بہا سکتے تھے مگر کوزہ دریا نوش اسکو بنادیا اسکے بعد انھون نے تاریخ کا سلسلہ یون شروع کیا۔

جس شام کو فوجدار نے بدھو کو نصائح سودمند سے مالا مال کردیا تھا ان سب کو لکھ دیا اور کہا کسی سے پڑھوا لینا۔ مگر اتفاق سے بدھو نفر سے وہ تحریر گم ہوگئی اور رئیس نے اُٹھالی اور انھون نے پڑھ کر رئیسہ کو سُنائی اور دونون کو حیرت ہوئی کہ فوجدار صاحب جنون اور عقل دونون کے پتلے ہین۔

اب سنیے کہ مذاق قائم رکھنے کی غرض سے بدھو نفر کو رئیسہ نے اسی داروغہ ظریف کے ہمراہ اُس مقام پر بھیجا جو اُنکی گورنری کا جزیرہ تھا - داروغہ صاحب کے حُسن انتظام اور لیاقت اور مزاج کا حال ناظرین گذشتہ فصلون مین پڑھ چکے ہین - بدھو انکو پہچان گیا - فوجدار سے کہا حضور اگر مین جھوٹ کہتا ہون تو خدا مجھے غارت کرے - اس داروغہ کی صورت مین نے دیکھی ہی مگر اور بھیس مین اور اُسکی آواز بھی پہچانتا ہون - کیا یہ بھی جادو ہی - فوجدار نے کہا صورت آشنا تو مین بھی ہون مگر اسکی کچھ پروا نکرو خدا مالک ہی - مجھے اپنی گورنمنٹ کے کل حالات سے مطلع کرتے رہنا - بدھو صاحب ایک قاطر پر سوار ہوے - سر پر ایرانی ٹوپی - اور ایک ڈھیلم ڈھال چغہ اور عمدہ اچکن اور سفید کھڑتا اور کمر مین پٹکا اور بہت سے آدمی ہمراہ رکاب - انکے قاطر کے پیچھے پیچھے انکا گدھا نورچشم کوتل جاتا تھا - نئی کاٹھی اور نئی لگام - بدھو پھر پھر کے گدھے کو دیکھتے جاتے تھے اگر سلطنت جرمنی بھی ملتی تو گدھے کو جدا نہ کرتے - رئیس اور رئیسہ سے رخصت ہوے اور فوجدار صاحب نے بادیدۂ تر دعاے خیر دی اور بدھو روانہ باشد -

اب بدھو کو ذرا دیر کے لیے آرام کرنے دیجیے اور سنیے کہ فوجدار صاحب پر اس شب کو کیسی گزری ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ جائیے گا - اگر ہنسی نہ بھی آئیگی تو بندر کی طرح سے دانت ہی کھول دیجیے گا کیونکہ فوجدار صاحب کی حرکات پر یا تو عش عش کیجیے یا خندہ زنی -

اب سنیے کہ بدھو کے جاتے ہی فوجدار صاحب از بس مغموم نظر آئے - رئیسہ نے سبب پوچھا اور کہا اگر بدھو کی جدائی کا رنج ہی تو میرے خادمون خدمتگارون سے کام لیجیے - مین آپ کی خدمت کے لیے اپنی خواصون کو کہ گلاب کے پھول کو شرماتی ہین مقرر کردونگی -

فوجدار - شکریہ - مگر مجھے وہ خواصین کانٹے کی طرح کھٹکینگی - میری خواہش یہ ہی کہ میرے کمرے مین کوئی مرد یا عورت اہلکار یا خادم قدم نہ رکھنے پائے - مین تنہائی پسند ہون ؎

خواندہ ام در علم مجلسہاے رنگین صد کتاب	کردہ ام یک نکتہ تنہانشینی انتخاب

مین کپڑے پہن کے سو رہنا بہتر سمجھتا ہون - بہ نسبت اسکے کہ کوئی نوکر میرے کپڑے اتارنے مین مجھے مدد دے - بس جناب رئیسہ -

رئیسہ - اگر یہی خواہش اور مرضی ہی تو مین حکم دے دونگی کہ پرندہ تک نہ پر مار سکے مکھی تک نہ جا سکے - ع - درین حرم رہ نسبت بیگانہ را + آپ کے کمرے مین کل ضروری اشیا حاضر رہینگی - اور کوئی نہ جا سکیگا -

فوجدار۔ عورت کی تو پرچھائین سے بھی نفرت ہی۔ خادمہ نہ آنے پائے۔

رئیسہ۔ خدا آپ کی معشوقہ زرین کمر کو صدوسی سال کی عمر عطا کرے کہ آپ سا پاک دامن جرنل اُنکا غلام اور عاشق ہی۔ خدا کرے بدھو کوڑون کی کارروائی سے جلد نجات پائے تاکہ حضور کی معشوقہ شیرین حرکات کا جمال ہم لوگ دیکھ سکین بڑی مشہور حسینہ ہین اُنکے نور حسن سے دنیا کو نورانی اور منور ہونا چاہیے۔

فوجدار۔ حضور نے صحیح فرمایا اور یہی خیالات ایسی رئیسہ کے شایان شان ہین۔

رئیسہ۔ اب یہ اخلاق بھری خوشامد رہنے دیجیے چلیے رئیس صاحب کھانے کے انتظار مین ہونگے اور آپ اتنے بڑے سفر کے بعد تھک بھی گئے ہونگے آرام جلد فرمائیے۔

فوجدار۔ لاحول ولا قوۃ۔ تھکاوٹ کیسی۔ چوب یا دیا سا سبک خیز اور تیز گھوڑا دیکھا ہی نہین برسون کی راہ لیگیا اور لے آیا اور ذرا تکان نہین۔

الغرض کھانا کھانے کے بعد فوجدار نے کہا حکم دیجیے کہ کوئی عورت از قسم خادمہ و خواص و پیش خدمت نہ ہمارے ساتھ جائے نہ ہمارے کمرے مین قدم رکھے مبادا نیت ڈانوان ڈول ہوجائے۔ ہیر بانون نے انکی پاکبازی کی بڑی تعریف کی اور اُنکی معشوقہ کو بہت دعائین دین۔ وہ شمع کافوری لیکر حضور کمرے مین گئے اور بدھو کی جدائی کا افسوس کرتے ہوے کپڑے اُتارنے لگے اتفاق سے جراب جب پانون سے نکالنے لگے تو چرّ کی آواز آئی۔ ایک پانون کا جراب پھٹ گیا اسکا انھون نے سخت افسوس کیا کہ مفلسی مین آٹا گیلا۔ اب جراب کہان سے لائین۔ جراب کا رنگ سبز تھا۔ اگر کوئی انسے ایک اشرفی بھی مانگتا تو ایک پانون کے جراب کے لیے دے دیتے مگر وہان یلون اور جرنیلون اور خدائی فوجدارون کی وردی کی جوڑی کی جراب کہان ملسکتی ہی روپیہ بھی کام نہین دیسکتا۔ گو۔

ای زر تو خدا نئی ولیکن بخدا	ستار عیوب قاضی الحاجاتے

مانا کہ ع۔ زر بر سر فولاد نہی نرم شود + لیکن موقع محل ہی۔ روپیے کے مفلس یہ نہ تھے مگر ضرورت کا افلاس ضرور تھا۔

جراب کے چاک ہونے سے خدائی فوجدار صاحب کے دل مین ان خیالات افسوسناک نے جگہ پائی مگر ذرا تسلی یہ تھی کہ بدھو ایک شکاری بوٹ چھوڑ گئے تھے آخر کار بدھو کی جدائی اور جراب کے چاک کے غم مین لیٹے۔ گرمی بہت تھی سلیپ انھون نے گُل کر دیا۔ مگر گرمی کے سبب سے نیند نہ آئی بستر سے اُٹھکر ایک دریچہ اُنھون نے کھولا تو باغ آراستہ نظر آیا۔ سُنا کہ کوئی شخص ٹہلتا ہوا باتین

رہا ہے۔ غور سے سُنا کہ کیا کہتا ہے۔ آواز آئی ای گلبدن اصرار نہ کرو۔ مین ہرگز نہ گاؤنگی جب سے یہ
اجنبی اس محل مین آکے رہا ہے نیند حرام ہے اور رونا آتا ہے۔ نہ ہماری مالکہ سوتی ہین۔ اتنے مین دوسری
آواز آئی۔ نہین پیاری تم یہ خیال نہ کرو۔ رئیسہ اور سب آدمی آرام مین ہین۔ ہان اِسکے لیے البتہ
نوم نہین ہے جسپر تمھارا دل آیا ہے اور جو تمھارا دلبر ہے۔ ابھی ابھی مین نے دیکھا کہ اسنے کھڑکی
کھول دی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جاگتا ہے۔ اگر رئیسہ سُن لیگی تو ہم کہینگے حضور آج سخت گرمی تھی
باغ مین ذرا دل بہلاتے ہین آہستہ آہستہ گاؤ۔ وہ بولی پیاری گانے مین کچھ ہرج نہین ہے۔
مگر ایسا نہو کہ راز افشا ہوجائے اور عشق کا حال کھلجائے ؎

خوف سے لیتے نہین نام کہ سُن لے نہ کوئی ۔۔۔ بیٹھے بیٹھے تمھین ہم یاد کیا کرتے ہین

یہ کہکر بین بجانی شروع کی۔ معلوم ہوتا تھا بہادر خان کی سواری آرہی ہے۔
یہ تقریر اور باجا سُنکر فوجدار غریق لجۂ حیرت ہوے اور انکو پُرانی کتابون اور پُرانے
زمانے کی تاریخی باتین یاد آئین کہ یون باغ مین فلان بہادر پری عاشق ہوئی اور یون فلان
جنگل مین عاشق اور معشوق مین باہم راز و نیاز کی باتین ہوئین فلان عورت کو غش آگیا ذہن
مین جم گئی کہ رئیسہ کی کوئی خواص ہمپر عاشق ہوگئی ہے مگر راز عشق افشا نہین کرنا چاہیے کہ جگت
ہنسائی ہوگی۔ سوچے کہ ایسا نہو کہ ہمارا بھی دل آجائے مگر ٹھان لی کہ دل کو قابو مین رکھونگا
اپنی معشوقہ کو یاد کرکے اور دعاے خیر دے کے آپ بین سُننے لگے اور اُنپر یہ ظاہر کرنے کے
لیے کہ یہ بھی وہان موجود ہین۔ آپ نے بناوٹ کی چھینک کی آواز سُنائی۔ اسپر وہ بہت خوش
ہوئین وہ تو چاہتی تھین کہ فوجدار کے کان تک اُنکی آواز جائے۔ اب اُس گلعذار نے بین کو
درست کرکے اور سُر ملا اُسپر یہ گانا شروع کیا ؎

ای خدائی فوجدار نامدار ۔۔۔ گوش دل سے سن تو میرا حال زار ۔۔۔ جب سے دیکھا ہے تجھے ای رشک ماہ
ہے دعا لب پر یہی شام و پگاہ ۔۔۔ تو میان ہو اور مین بی بی تری ۔۔۔ پوری کر بہر خدا خواہش مری
بات کو میری نہ ٹالو جان من ۔۔۔ ورنہ مجھکو مار ڈالو جان من ۔۔۔ تم مکدر ۔ دل ہمارا صاف ہے
واہ صاحب یہ کوئی انصاف ہے ۔۔۔ تم تو ہو آرام مین ای فوجدار ۔۔۔ ہم کھڑے باغ مین رہیے ہین زار زار
آنکھ پرنم اور دل بیتاب ہے ۔۔۔ رحمدل معشوق یان نایاب ہے ۔۔۔ ای جری ای شیر دل ای شیر مرد
صبر مین بے مثل اور جرأت مین فرد ۔۔۔ رحم بھی ہے جزو جرأت رحم کر ۔۔۔ رحم ہے جزو شجاعت رحم کر
فوجدار نامدار نامور + ۔۔۔ لونڈیون پر کر عنایت کی نظر ۔۔۔ ای خدائی فوجدار باکمال

تیری خدمت مین ہی بس یہ عرض ہی عاشقون پر یہ عتاب اور یہ جفا	قتل کرانکو جو ہون تیرے علاوہ واہ صاحب واہ صاحب واہ وا	ای خدائی فوجدار جنگجو مین ہون میدان الم کی یکہ تاز

آپ اور پھولون کی سیج اور خواب ناز

ہر دم تعف درون سے ہم آفت طلب رہے	ہی دشمن حیات جگر مین جو تپ رہے
جا کی ہی تو نے منزل دل مین جو فوجدار	مطلق نہ کچھ حجاب بس ای جان اب رہے
گفتم خم دام بلا گفتا سر گیسوے من	گفتم دم تیغ قضا گفتا خم ابروے من
گفتم کہ خون کردی دلم گفتا ہمین کار منست	گفتم زدی آتش بجان گفتا کہ ہست این خوی من
گفتم کہ ماہ آسمان گفتا کہ روے روشنم	گفتم کہ سرو گلستان گفتا قد دلجوے من
گفتم کہ در عالم عیان کردست سحر سامری	گفتا نگاہ کافر این نرگس جادوے من

اب معشوقۂ ناہید نغمہ خاموش ہوئین تو فوجدار صاحب نے آہ سرد کھینچی اور سمجھے کہ یہ مجھپر ہزار جان سے عاشق ہوگئی - کہا یا خدا یہ کیا میری خوش نصیبی ہی کہ جہان جاتا ہون عورتین عاشق ہو جاتی ہین خدا میری آبرو رکھے - بیچاری معشوقہ کے نصیب مین خدا جانے کیا بات ہی کہ انکے عاشق ہم اور معشوق بھی عاشق ہو جاتے ہین - ای شہزادیو اور بادشاہ بیگمو از برائے خدا تم کیون اُس بیچاری کی دشمن ہوئی ہو - ای نوخیز ماہرویان پانزدہ سالہ کیون اُسپر سختی کرتی ہو - خدا کے واسطے اس بیچاری پر رحم کرو - اُسکی جان پر عذاب نہ ڈالو - یاد رکھو کہ اُس معشوقہ زرین کمر کے سوا اور کوئی میرا دل نہین لے سکتا - کیا مجال - اُسکے لیے مین شہد ہون - اورون کے لیے حنظل وہ تو حسین مہ جبین دور اندیش پری جہم شوخ و شنگ - عالی خاندان مجھے معلوم ہوتی ہی اور سب میرے نزدیک بد تمیز اور تلون مزاج اور بیوقوف ہین - خلق مین مین اُسی لیے خلق ہوا ہون کہ تم میری اور مین تمھارا ہون - یہ گلعذار جو ابھی ابھی مین پر گاتی تھی روئے یا سر پیٹے ہرچہ بادا باد مگر بندہ تو اپنی معشوقہ کو نہ چھوڑیگا چاہے دنیا ادھر کی اُدھر ہو جائے -

یہ کہکر جا کے بستر پر گرے معلوم ہوتا تھا کہ انکا باپ اسوقت مرگیا یا کسی اور عزیز کے مرنے کی خبر سُنی ہی - اب انکو بستر پر مرنے دیجیے اور بابہ ہو نفر کا حال سنیے کہ گورنری کی ابتدا کیونکر ہوئی -

فصل - ۴۵

ای باعث پیدائش غلۂ دنیا - ای باعث پرورش انسان و حیوان - ای وہ جس سے نظام شمسی کا نظم ہی اور جو وجہ تسمیہ ہی ای وہ جسکی کرنون سے انسان کبھی کبھی مرجاتا ہی کبھی جی جاتا ہی ای آفتاب

عالم تاب صبح سے شام تک دورہ کرنے والے - اے تاریکی شب کے دور کرنے والے میری مدد کر تاکہ مین بدھو نفر اعظم کی جہانداری اور شہریاری کا حال معرض بیان مین لاؤن - سوتے ہوؤن کو تیری امداد سے جگاؤن - تیری اعانت کے بغیر پریشانی اور سستی اور کاہلی مین رہونگا - کچھ نکر سکونگا مدد فرما - مدد فرما -

الغرض بدھو مع ہمراہیون اور حشم و خدم کے ایک قصبے مین داخل ہوے جہان کوئی ہزار آدمی بستے تھے اور جو رئیس کے بہتر قصبون مین سے تھا - اُسکا نام جزیرہ حمق پور تھا - جیسے ہی شہرپناہ کے پھاٹک پر داخل ہوے افسران میونسپل استقبال کو آئے اور گھنٹیان بجنے لگین اور لوگ حضور کو بڑے کروفر کے ساتھ ایک مقام متبرک پر لیگئے کہ خدا کا شکریہ ادا کرین - بعد ازان کل دفترون اور خزانون کی کنجیان اُنکو دے دین اور کہا آپ کو اس جزیرہ حمق پور کی استمراری گورنری مبارک ہو نئے گورنر صاحب کی قطع وضع لباس اونکی داڑھی گنوارون کی سی صورت اور بر تنخ مبارک دیکھکر اُن لوگون کو سخت حیرت ہوئی جو اس راز سے واقف نہ تھے اور جو واقف تھے وہ بھی اس اتفاق سے متحیر تھے - الغرض اس مقام متبرک سے انکو ایوان گورنری مین لیگئے اور تخت گورنری پر بٹھایا - داروغہ نے کہا حضور اس جزیرے کا قاعدہ ہے کہ جو شخص پہلے پہل گورنری پر آتا ہے اُس سے ایک سوال کیا جاتا ہے اور جو جواب گورنر صاحب دیتے ہین اس سے لیاقت اور عدم لیاقت کا حال معلوم ہو جاتا ہے اور لوگ اس سے خوش یا ناخوش ہوتے ہین -

داروغہ تو یہ گفتگو کر رہے تھے اور میان بدھو نفر ایک اور ہی جانب مخاطب تھے کرسی کے سامنے جلی قلم سے خط طغرا مین کچھ لکھا تھا اُسکو غور سے ملاحظہ فرما رہے تھے پڑھے لکھے تو تھے ہی نہین پوچھا سامنے دیوار پر گل بوٹے کیسے بنے ہوے ہین - لوگون نے کہا حضور کی آمد کا حال ہے لکھا ہے کہ فلان تاریخ اور فلان سال نواب بدھو نفر بھینس افگن نے اس جزیرۂ حمق پور کی گورنری کی رونق بخشی بدھو بولے یہ نواب بدھو بھینس افگن کون صاحب ہین - کہا حضور - اور کون حضور گورنر حضور بدھو بولے سنو صاحب بندہ بدھو ہے - نواب بدھو نفر بھینس افگن یا ارنا بھینسا افگن کوئی اور ہونگے - داروغہ نے کہا اور تو کوئی بدھو اِس جزیرے مین آیا ہی نہین - انھون نے کہا بندہ تو افگن نہین ہے - مجھے تو ان افگنون کی صورت اور نام دونون سے نفرت ہے - اگر چار دن گورنری کی تو ان افگنون کا بنس نہ رکھونگا معلوم ہوتا ہے اس جزیرے مین یہ افگن مچھرون سے زیادہ ہین اور مچھرون کی طرح انسان کو دق کرتے ہین - اچھا داروغہ اب وہ سوال کیجیے جواب

جو پوچھنے والے ہیں۔ ہماری رعایا چاہے خوش ہو جائے ناخوش۔

اتنے میں گورنر صاحب کو لوگ ہائی کورٹ میں لیگئے اور کہا کہ یہاں کے مقدمات گورنر ہی فیصل کرتے ہیں بدھو کچھ کہنے ہی کو تھے کہ دو آدمی عدالت میں داخل ہوئے ایک گنواروں کے سے کپڑے پہنے تھا اور دوسرا درزی۔ ایک مقراض ہاتھ میں لیے ہوئے۔ درزی نے کہا حضور میں اور یہ گنوار حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ کل یہ شخص میری دوکان پر آیا اور مجھ سے کہا یہ کپڑا لو اور دیکھو اسمیں ٹوپی بن سکتی ہے یا نہیں۔ میں نے کہا بن سکتی ہے۔ درزی تو چور بدنام ہی ہیں۔ کہا دو بن سکتی ہیں یا نہیں۔ میں نے کہا بن سکتی ہیں۔ شدہ شدہ پانچ تک کا اقرار ہوا اب یہ ٹوپیاں مجھ سے مانگتا ہے۔ اور اجرت نہیں دیتا ٹوپیاں حاضر ہیں میری سلائی مجھکو دلوادیجائے اسنے کہا یہ ٹوپیاں بچوں کے سر کی ہیں۔ میرا کپڑا اس سے دلوادیا جائے۔ بدھو نے کہا درزی کو لازم تھا کہ سر ناپ لیتا اور اُسکے مطابق جتنی بنتیں اُتنی بناتا۔ گاہک کو لازم تھا کہ سر نپواتا تب بنواتا۔ درزی کی محنت گئی اور گاہک کا کپڑا۔ ٹوپیاں ضبط۔ یتیموں کو دیجائیں۔ جاؤ یہ انوکھا مقدمہ ختم شد۔

حاضرین بہت ہنسے کہ مقدمہ اور حکم دونوں انوکھے ہیں۔ حکم کے مطابق کارروائی کی گئی اس مقدمے کے ختم ہونے کے بعد ایک عورت ایک مرد کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئی جو ریوڑ والے گلہ بانوں کےسے کپڑے پہنے ہوئے آیا تھا اور غل مچا کر کہا۔ انصاف۔ حضور۔ انصاف۔ دہائی گورنر کی ع

اگر تو مئی ندہی داد روز داور ہست + اس کمبخت نے آج زبردستی میری عزت لی اور کھیت میں میری کمزوری سے فائدہ اُٹھایا۔ گورنر نے پوچھا تم کیا کہتے ہو جی۔ اسنے کہا حضور میں تقاضا کرنے گیا تھا جب واپس آیا تو راہ میں شیطان نے ورغلایا دیکھا یہ عورت جوان ہے۔ نہ رہا گیا۔ میں نے اسکو روپیہ دیا۔ یہ زیادہ مانگنے لگی اور مجھے یہاں تک گھسیٹ لائی۔ زبردستی کوئی بات نہیں ہوئی۔ گورنر نے پوچھا تمہارے پاس کچھ روپیہ ہے اسنے کہا جی ہاں تیس روپے ہیں۔ فرمایا اس عورت کو دے دو۔ روپیہ لیکر عورت نے شکریہ ادا کیا اور گورنر کی جان و مال کو دعا دیکر روانہ ہوئی اور ادھر گورنر نے اس مرد کو حکم دیا کہ ابھی جا کے اس عورت کو پکڑ لا۔ وہ سمجھ گیا کوئی بیوقوف یا گوکھا تو تھا ہی نہیں۔ جاکے گھسیٹ لایا۔ عورت نے آتے ہی غل مچایا اے حضور گورنر اس بدمعاش کی میاکی کو ملاحظہ فرمائیے کہ جو روپیہ حضور ایسے ذیجاہ نے دلوایا تھا وہ یہ مجھسے بازار میں چھینتا تھا۔

گورنر۔ چھین لیا۔ روپیہ اسنے چھین لیا یا نہیں۔ یہ بات بتاؤ۔

عورت - چھین لینا کیا ہنسی ٹھٹھا ہے - اسنے تو بڑا زور کیا مگر یہ اور اسکا باپ دونون ملکے چھیننے آتے تو کیا مجال تھی - یہ ہانپ ہانپ گیا مگر مین جمی رہی - ابتک ہانپ رہا ہے - دانتون سے بوٹیان نوچتی -

مرد - حضور یہ ٹھیک کہتی ہے مین بیدم ہوگیا اور ہانپنے لگا -

گورنر - اے پاکباز عورت یہ تھیلی ذرا دیر کے لیے ہمکو دے دو -

عورت نے گورنر کو تھیلی دے دی اور بدھو نے اُس مرد کے حوالے کی اور کہا اے بدکار بدکردار زن نابکار - اگر تو نے اسی طرح اپنی عزت بچائی ہوتی جسطرح تھیلی بچائی تو یہ تو کیا رستم بھی تیرا کچھ نہ کرسکتا - ابھی اسی دم او فاحشہ میری سلطنت سے نکل جا - مین ایسی کسبیون کو اس جزیرے مین جینے دونگا اگر تو پھر واپس آئی تو تین سو دُرّے لگائے جائینگے - عورت نے گردن جھکائی ادہر بھاگ گئی - مرد سے کہا سنو جی اگر اب پھر تمنے کوئی ایسی حرکت کی تو بُرا ہوگا -

گنوار نے گنوارو قاعدے سے شکریہ ادا کیا - حاضرین اس فیصلے پر عش عش کرنے لگے اور نئے گورنر کی بڑی تعریف کی اور رئیس اور رئیسہ کو داروغہ نے کل امور سے اطلاع دی یہ بڑے انتظار مین تھے کہ نئے گورنر کی کارروائی کا حال سنین - اب بدھو لفنگ کو تو یہان ہی چھوڑیے اور فوجدار کا حال سنیئے کہ نئی معشوقہ کے اشعار عاشقانہ سے انکا دل کسقدر پریشان تھا کہ الامان -

فصل - ۴۶

اب خدائی فوجدار صاحب کا حال زار سنیئے - ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس گلعذار کے اشعار عاشقانہ سے انکو کمال افسوس تھا کہ کیون عورتین انپر جان دیتی ہین - بستر پر سوئے - ایک یہ بھی افسوس تھا کہ جرّاب چاک شد - خواب کجا آخر کار تڑکا ہوا اور سپیدۂ صبح نمودار شد روشنی دیکھتے ہی فوجدار صاحب نے رئیس اعظم اپنے میزبان مہربان کے گدگدے بچھونے اور آرام کے بستر کا کچھ خیال نہ کیا اور کپڑے پہن کر شکاری جوتا پہن لیا تاکہ جرّاب کے چاک ہونے کا عیب رفع ہوجائے ارغوانی جبہ زیب بدن فرمایا اور سبز مخملی ٹوپی جسمین روپہلی لیس ٹکی تھی فرقدان مبارک پر رکھی اور کمر سے تلوار لٹکائی اور بڑے تزک اور احتشام کے ساتھ رئیس اور رئیسہ سے ملنے باغ کے جنوبی حصے کی جانب چلے جہان وہ دونون انکے انتظار مین تھے

جس روش اور انگور کی ٹٹی کی جانب سے فوجدار صاحب بہادر کی راہ تھی وہان پر گلعذار اور چندا اور خواصان ماہرو عمداً آ اور قصداً کھڑی تھین۔ جیسے ہی گلعذار اور فوجدار کی آنکھین چار ہوئین اُسنے بناوٹ کی راہ سے غشی کی صورت بنائی۔ ایک خواص نے اُسکو سنبھالا اور کہا۔ (ارے غش آگیا) فوجدار صاحب نے آگے بڑھ کر کہا ہم خوب جانتے ہین کہ اس غشی کا کیا سبب ہے۔ خواص بولی اس سے زیادہ تندرست اس کوٹھی بھر مین کوئی نہین ہے۔ مگر ان فوجدارون کو خدا غارت کرے آپ یہان سے چلے جائیے ورنہ یہ لڑکی بیچاری مارے غشون کے مر جائیگی۔ انھون نے چپکے سے کہا آج ہمارے کمرے مین ایک ستار رکھ دینا ہم اُسسے سمجھ لینگے عشقبازی کوئی بازی طفلان نہین ہے۔ یہ کہکر روانہ ہائے کہ کوئی اور نہ سُن لے۔

جب یہ آگے بڑھ گئے تو گلعذار نے اپنی ہمجولیون سے کہا۔ ستار ضرور ضرور انکو دینا۔ بڑی دل لگی ہوگی۔ دیکھین یہ سودائی ستار سے کیا کرتا ہے۔ رئیس نے یہ حال سُن کے ایک آدمی کو جسنے جنگل مین فوجدار کی معشوقہ کا روپ بھرا تھا بدھو نفر کی بی بی کے پاس بھیجا۔ بدھو نفر کا خط بھی مصنوعی روانہ ہوا۔

اب سنئے کہ شب کو گیارہ بجے کے وقت خدائی فوجدار صاحب سونے کے لیے کمرے مین تشریف لیگئے تو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ باغ مین ٹہل رہے ہین۔ انھون نے ستار چھیڑا اور عجب قطع کی آواز سے اپنا تصنیف قصہ منظوم گانا شروع کیا ؎

ہے دنیا مین جو مہ وش و مہ لقا
ہے کام انکا صبح و مسا گیر و دار
ہو بد قطع عورت کہ ہو رشک حور
بھلے مانسون مین جا پاے وہ
فقط ایک کا ناز بردار ہو
مجھے دل سے یہ قول مرغوب ہے
کجا لی تو اے مہ وش رشک حور
کسی ایسی ویسی کو بیاہون مین کیا

بجز عشق ہے کام ہی اُسکو کیا
یہ تعریف معشوق ہے اے عزیز
حیا اور عفت ہو اسمین ضرور
پہلوان کو چاہیے لا کلام
فقط ایک کا عاشق زار ہو
نہ شاید ہوس باختن با گلے
مرے دل کا چین اور آنکھون کا نور
مرا دل ہے دلدار کے پاس یار

مگر جتنے ہین یان پہ نامدار
کہ ہو صاحب عصمت و باتمیز
اگر عشق سے چوندھیا جائے وہ
کہ عورت کی صورت سے نفرت ہو تام
کہا شیخ سعدی نے کیا خوب ہے
کہ ہر بامداد و شب بود بلبلے
کسی اور سے دل ملاؤن مین کیون
مجھے اسکی الفت اُسے میرا پیار

دکھادے وہ حق پاک پروردگار
کہ ہم اور معشوق ہون ہمکنار

اسقدر کہ چلے تھے کہ اوپر سے دروازے کی راہ کسی نے ایک بڑا صندوق انکے کمرے مین لٹکایا صندوق ایک بڑی رسی سے بندھا تھا جسمین بہت سی گھنٹیان بندھی تھین صندوق سے بلیون کے بچے نکل پڑے اور کمرے بھر مین پھیل گئے۔ انکی دمون اور گلے اور پانؤن مین گھنٹیان بندھی تھین۔ بیشمار گھنٹیون کی ٹھن ٹھن کی آواز اور بلیون کی میاؤن میاؤن سے سب کا جی گھبرانے لگا۔ روشنی بھی انھون نے گرا کے گل کردی اور دو ایک کودکے فوجدار صاحب کے بستر پر بھی آرہین۔ جن لوگون کو یہ حال نہین معلوم تھا وہ بہت ہی خائف ہوے اور فوجدار نے پریشان ہوکر اور تلوار کھینچکر کہا اے جادوگرو۔ خدا تمکو غارت کرے۔ ابھی ابھی قتل کرکے دھر دونگا۔ یہ کہکر تلوار کی چوٹین لگانا شروع کین۔ اور بلیان بھاگین کوئی زخمی ہوئی کسی پر چھچھلتا ہوا ہاتھ پڑا۔ سب بھاگ گئین مگر ایک کا انھون نے ایسا پیچھا کیا کہ وہ بھاگ نہ سکی اور دبے پر آجک کے انکے منھ سے لٹک گئی اور انھون نے اس زور سے غل مچایا کہ رئیس اور رئیسہ اور سب سمجھ گئے کہ دبے پر بلیون نے ٹیٹوا لیا۔ گھس پڑے تو دیکھا کہ بلی منھ سے لپٹی ہوئی ہے فوجدار صاحب نیمجان تھے مگر بڑی بہادری سے کہا خبردار میری مدد نہ کرنا مین تنہا اس دیو سے لڑونگا۔ لوگون نے بلی کو بہزار خرابی الگ کیا تو دیکھا کہ انکا چہرہ لہولہان ہے اور افسوس کررہے ہین کہ اس جادوگر دیو سے تنہا نہ لڑنے پائے۔

گلعذار نے اپنے گورے گورے ہاتھون سے مرہم پٹی کی اور کہا ارے ظالم تو میری بددعا سے اس مصیبت مین گرفتار ہوا خدا کرے سواے میرے اور کوئی عورت تیری بغل نہ گرمائے۔ جو مجھے کلپائیگا وہ بھی نہ کل پائیگا۔ میری جان جاتی ہے۔ فوجدار نے صرف ایک آہ سرد بھری اور بستر پر دراز ہوے۔ رئیسہ اور رئیس کو افسوس ہوا کہ اس دل لگی مین فوجدار زخمی ہوگئے۔ پانچ دن تک یہ بیچارہ اسی حالت مین پڑا رہا۔ پانچ دن کے بعد ایک اور مہم اس سے بھی زیادہ دلچسپ ہوئی۔ بالفعل مورخ اسکا ذکر نہ کریگا اب بدھو نفر اور انکی گورنمنٹ کا حال سنیے۔

فصل - ۴۷

فوجدار کو ذرا آرام کرنے دیجیے اب سنیے کہ ہائی کورٹ سے بدھو نفر کو لوگ ایک محل معلی مین لیگئے جہان دسترخوان بچھا ہوا تھا۔ نہایت بیش بہا۔ پہونچتے ہی باجا بجنے لگا اور چار خدمتگار پانی لیکر ہاتھ دھلانے آئے۔ اور بڑی متانت سے ہاتھ دھلوائے۔ بدھو سب کے سرے پر

بیٹھے وہان صرف ایک کرسی تھی ایک میز اور ایک گلوبند اور ایک پلیٹ - ایک شخص جو طبیب معلوم ہوتا تھا - ایک جانب کھڑا تھا - ایک چھڑی ہاتھ مین - دسترخوان پر سے کپڑا ہٹایا تو انواع و اقسام کے فواکہ اور لذیذ لذیذ کھانے ایک پلیٹ میوؤن کی لائی گئی بدھو کھانے ہی کو تھے کہ اُس ڈاکٹر نے چھڑی سے چھو لی اور ایک خدمتگار نے فوراً ہٹالی - پھر گوشت کی رکابی آئی وہ بھی اسی طرح ہٹالی گئی - گورنر مرجھکے آدمی - ہاتھ بڑھانے ہی کو تھے کہ رکابی غائب - انھون نے جھلا کے کہا ارے یارون کیا گورنرون کے ساتھ بھی دل لگی کرتے ہو ڈاکٹر نے کہا خداوندمین اس جزیرے کے گورنر کا طبیب خاص ہون - قاعدہ یہان یہ ہی کہ جو چیز مضر سمجھتا ہون وہ کھانے کو دیتا ہون -

بدھو - اچھا وہ کلیجی کی رکابی اُٹھا دو - وہ عمدہ پکی ہوئی معلوم ہوتی ہی -

طبیب - مین اجازت نہ دونگا - تیل پر پکی ہی - اور مضر صحت ہی -

بدھو - یا میرے اللہ - اچھا تو وہ سُرخ پیالہ اُٹھا دو - وہ تو ٹھیک ہی -

طبیب - اِسمین ماش کی دال ہی - خالی خولی دال کیا کھائیے گا بھلا -

بدھو - اچھا وہ چاول لاؤ - اس دال کے ساتھ چاول کھائینگے -

طبیب - سرکار - سادے چاول نہین ہین پلاؤ ہی دال کے ساتھ نہین کھایا جاتا -

بدھو - پھر کاہے کے ساتھ کھایا جاتا ہی - لاحول ولا قوۃ !!!

طبیب - یہ خالی کھایا جاتا ہی کسی شی کے ساتھ نہین کھایا جاتا -

بدھو - اچھا پھر لاؤ - ہم خالی ہی کھاوینگے لاؤ تو - ادھر لاؤ جی -

طبیب - خداوند مین صلاح نہ دونگا - یہ پلاؤ بڑا ثقیل بلکہ اثقل ہی -

بدھو نے جھلا کر کہا خدا اس جزیرے کے طبیبون کو غارت کرے - اگر مین رہ گیا تو کل طبیبون کو جلاوطن کر دونگا - جب کھانا ہی نہین ملتا تو گورنری کو لیکے کوئی کیا جائے -

اتنے مین ایک بگل بجا اور چوبدار نے آن کر نواب والا تبار یعنی رئیس ذوی الاقتدار کا محبت نامہ پیش کیا اور سکرٹری نے پڑھ کر سُنایا - اسمین یہ لکھا تھا - (بادولت و اقبال نے سنا ہی کہ ہمارا کوئی غنیم اُس جزیرے پر جسکا ہمنے آپ کو گورنر کیا ہی تاخت لانے والا ہی آپ مستعد ہو رہیے اور یہ بھی معتبر جاسوسون کی زبانی سُنا ہی کہ چار آدمی بھیس بدل کر جزیرے مین داخل ہوے ہین کہ تمکو مار ڈالین کیونکہ تمھاری لیاقت کا اُنکو حسد ہی - ہوشیار رہنا - کسی کی بھیجی ہوئی چیز نہ کھانا اور

فہر ایک شخص سے ملاقات کرنا - ہم کمک کو مستعد ہین - گھبرانا نہین - تمھاری لیاقت سے امید ہو کہ عمدہ کارروائی کروگے - ۱۶ - اگست - ۴ بجے صبح - راقم نواب رئیس - تمھارا دوست -

بدھو کو سُنکر حیرت ہوئی اور جیسے بتا متحیر ہوا - داروغہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا سب سے پہلے تو یہ کارروائی کرو کہ اس ڈاکٹر کو جیلخانے بھیجدو کیونکہ سب کے پہلے یہی میرے قتل کی فکر کریگا - مطلب یہ کہ بھوکون مار ڈالیگا بس اسکو جیلخانے بھیج ہی دو - داروغہ نے کہا ہماری راے ہو کہ حضور اس کھانے مین سے کچھ نہ کھائین - خدا جانے کیا ہو کیا نہو - بدھو نے منظور کیا اور کہا ایک روٹی اور آدھ سیر انگور لا دو - اسمین زہر کا اثر نہوگا - اور حضور کے نام خط لکھو کہ حضور کے حکم کی بسر وچشم تعمیل ہوگی اور حضور مہربانی کر کے میرا خط میری بی بی کے نام ضرور بھیجدین اس خاص عنایت کا شکرگزار ہونگا - فوجدار صاحب کا بھی شکریہ ادا کرو اور جو چاہو گھٹا بڑھا دو - اب مجھے کچھ کھلا دو - پھر مین ان ساحرون اور غنیمون اور جاسوسون سے سمجھ لونگا جو جزیرے پر حملہ آور ہونگے -

اتنے مین چوبدار نے عرض کی خداوند ایک کسان کو کچھ عرض کرنا ہو - یہ بولے بھلا یہ کون وقت عرض معروض کا ہو - آخر ہم لوگ پتھر کے بنے ہین - پہلے تو یہ دیکھو کہ کوئی جاسوس تو نہین ہو بھلا مانس معلوم ہوتا ہو - حکم ہوا آنے دو - فریادی حاضر ہوا - دیکھتے ہی انسان اسکی صورت سے سمجھ جاتا کہ بھلا آدمی اور مرد نیک ہو -

فریادی - گورنر صاحب کون اور کہان ہین -

داروغہ - وہی جو کرسی پر رونق بخش ہین کوئی اور بھی بھلا بیٹھ سکتا ہو - فریادی نے کہا حضور دست بستہ عرض ہو کہ میرے دو لڑکے ایک بی اے کا امتحان دینے والا ہو - دوسرا وعظ کے لیے تیار ہو رہا ہو - بی بی نے قضا کی مین بچون کو جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہون مگر جو لڑکا بی اے ہونے والا ہو وہ ایک لونڈیا پر عاشق ہوا اور اسکی جان اسپر جاتی ہو اور اسکا باپ نہین مانتا حضور سفارش کردین تو بڑا احسان ہو - مین موضع خردپور کا رہنے والا ہون - بدھو گورنر نے پوچھا تمھاری بی بی کس عارضے مین مری - کہا حضور ایک گوکھے ڈاکٹر نے چیچک مین دست آور دوا دے دی بس پھر نہ بچی - بدھو نے کہا اُن سب کو قید کی سزا دیجائیگی - جانے کہان ہین - اسکے بعد فریادی کی جو شامت آئی تو اُسنے کہا خداوند غلام کو کچھ اور بھی عرض کرنا ہو اور وہ یہ کہ اگر حضور اسوقت چار سو روپیہ عنایت فرمائین تو احسان ہو - گورنر اس درخواست پر آگ ہو گئے

اور مارے غصے کے کرسی پھینکے قریب تھا کہ سر پھوڑ ڈالیں مگر داروغہ نے روک لیا۔ بدھو نے جھلا کر
کہا ارے گدھے پجوڑے نجلے چمار کے بچے اگر اسی دم میرے سامنے سے نہ چلا گیا تو اس کرسی
سے سر ہی پھوڑ ڈالونگا۔ ابھی ڈیڑھ دن بھی گورنری کو نہین ہوے اور پاجی تو نے سوال کرنا
شروع کیا بھیجا نکال لونگا۔ چوبدارون نے کہا ہٹ جا بے ہٹ جا۔ اور وہ بیچارہ گردن جھکائے
ہوے روانہ ہوا گویا بہت ہی شرمندہ تھا۔ بناوٹ کی بات نہ تھی۔

بدھو کو تو اب اسی غصے کی حالت مین چھوڑیئے اور فوجدار صاحب کا ذکر سنیئے کہ چہرا بگڑا ہوا
زخمی پریشان۔ آٹھ دن تک اسی حالت مین رہے اس اٹھوارے مین ایک روز ایک معاملہ
وقوع پذیر ہوا جسکا حال مورخ نے بشرح وبسط بیان کیا ہے جیسا کہ اس تاریخ مین ابتدا سے
انتہا تک کل امور من وعن درج کیے ہین۔

فصل - ۴۸

اب سنیئے کہ فوجدار صاحب کا حال زار معرض بیان مین لاتے ہین کہ یہ غمزدہ ستم رسیدہ
کس مصیبت مین تھا بلی کے پنجون سے کسی سپاہی یا جرنل یا پل نامور نے یہ مصیبت نہین اٹھائی
تھی شیرون کے پنجون سے لڑتے تھے مگر انکی بدنصیبی کہ بلی نے نکوٹے مارے۔ یہ بستر پر پڑے ہوے
سوچ رہے تھے کہ دفعتہً کسی نے دروازہ کھولا اور انکو یقین ہوگیا کہ وہی خواص اس غرض سے آئی
ہے کہ انکو بے عزت کرے اور زبردستی اپنا کام نکالے۔ فوراً فرمایا۔ ای خواص یاد رکھنا کہ تمام دنیا
بھی اگر ایک طرف ہوجائے تو مین سوائے اپنی معشوقہ زرین کمر کے اور کسی عورت کی جانب
رخ تک نہ کرون۔ تہ دل سے اسکا عشق ہے اور اسی پر جان جاتی ہے اگرچہ وہ گنوارن ہے تو بھی دل وجان
سے جان جائیگی اور اگر زربفت اور کمخواب اور مقیش اور زیور سے آراستہ ہوکر آئیں تو بھی وہی
محبت رہے اسی کا ہون اور اسی کا ہوکے رہونگا۔ اتنے مین دروازہ بخوبی کھلا اور فوجدار صاحب
اٹھ کھڑے ہوے۔ زرد رنگ کی چادر سر سے پانون تک لپیٹے ہوے۔ اونچی ٹوپی سر پر۔ منھ اور
داڑھی بندھی ہوئی۔ اور منھ سب چھپا ہوا۔ ڈھاٹا بندھا ہوا۔ اس قطع اور برزخ سے بریت سے
معلوم ہوتے تھے۔ آنکھین دروازے سے لگی ہوئی تھین۔ گلعذار کے عوض ایک اور عورت
انھون نے دیکھی ایک ہاتھ مین موم کی بتی دوسرا ہاتھ روشنی کی ٹکر بچانے کے لیے بتی پر رکھا ہوا
عینک لگائے سفید برقع اوڑھے۔ آہستہ آہستہ آئی۔ ہمارے سودائی سمجھے کہ ساحرہ ہے اور
دق کرنے آئی ہے۔ خدا سے دعا مانگی کہ تو محفوظ رکھنا۔

یہ پریت ادھر ادھر گھومتے اور اسکے قریب آنے لگا۔ جب کمرے کے وسط مین آیا تو فوجدار کو دیکھا یہ مردہ تھے۔ فوجدار کو اس قطع سے دیکھکر سمجھی کہ کوئی بھوت ڈرار ہا ہی۔ بتی ہاتھ سے گر گئی۔ کہا یا خدا بچا ئیو۔ اور مارے خوف کے تھرتھرا کے گر پڑی۔

ادھر فوجدار صاحب بھی خائف ہوے مگر دب کے نکل جانا تو انھون نے سیکھا ہی نہ تھا کہا ارے آسیب یا جو کوئی تم ہو۔ بتاؤ تمھین خدا کی قسم کہ تم کون ہوا ور مجھ سے کیا مطلب ہی۔ مین خدا ترس آدمی ہون اگر تم مصیبت مین ہو تو مجھ سے کہو۔ مین تمھاری مصیبت رفع کر دونگا۔ بندہ تمام کا غلام ہی اور نیکی کرنا میرا خاص کام ہی۔ اسنے کہا حضور مین نہ پریت ہون نہ آسیب مین اسی سرکار کی لونڈی ہون۔ انھون نے کہا سفوجی اگر تم کٹنی ہوا ور کوئی پیغام لائی ہو تو ہمسے نہ کہو۔ ہم سوا ے اپنی معشوقہ زرین کمر کے اور کسی سے کچھ مطلب نہین رکھنا چاہتے اور اگر کوئی اور بات ہی تو بتی روشن کرو اور آؤ۔ وہ بولی خدا نہ کرے کہ ایسے پاجی پنے کے پیشے سے مین روٹی کماؤن۔ ابھی میرا سن ہی کیا ہی۔ مین بتی روشن کرلون تو حضور سے عرض حال کرون کہ آپ نے ساری خدائی کے مظلومون کی مدد کا بیڑا اٹھایا ہی یہ کہکر وہ باہر آئی اور فوجدار اسکے انتظار مین دیدے پھاڑ کر دروازے کی جانب دیکھنے لگے اور سوچنے لگے کہ شہزادیون اور بیگمون سے تو ہم بچ بچ کے آئے اب اگر ان ادنیٰ ادنیٰ عورتون پر ریجھین تو افسوس ہی۔ ہان شیطان سے خدا بچائے بڑے بول کا سرنیچا اب تک بڑی بڑی پریون کے پھندے مین تو ہم پھنسے نہین اب ان چڑیلون کے دم مین بھلا کیونکر آسکتے ہین۔ انکی اوقات پر لعنت۔ ہم انکو کیا سمجھتے ہین۔ ایک امیرزادی کی تصویر کھنچوائی تھی کہ اسی قسم کی چڑیلین انکے پانون دھو رہی تھین یہ اسی قابل ہین۔

فوجدار نے اٹھکر چاہا کہ دروازہ بند کر دین تاکہ وہ اندر نہ آنے پائے مگر دروازے تک پہنچے ہی اس سے مڈھ بھیڑ ہوئی وہ بتی روشن کر کے آرہی تھی انکو دیکھکر پھر ڈری۔ اور کہا اگر اس کمرے مین چلون تو کوئی ڈر تو نہین ہی بھلمنسی سے پیش آؤ گے نا۔ فوجدار نے کہا مجھے تو تمھاری جانب سے یہ خوف ہی۔ الٹا چور کوتوالی کو ڈانٹے۔ یہ کمرا ایسا محفوظ ہی کہ اگر کسی کو مار بھی ڈالو تو کانون کان خبر نہو۔ اور آدمی کا دل ڈانواڈول ہو ہی جاتا ہی۔ اچھا مجھے اپنا ہاتھ دو اس سے بڑھ کے ثبوت تمھاری پارسائی کا اور کیا ہوگا۔ یہ کہکر اسکا دست راست چوم لیا اور دونون ہاتھ مین ہاتھ دیکر چلے۔ مورخ کہتا ہی کہ اگر مین ان دونون کو اس قطع سے جاتے ہوے دیکھتا

تو بڑی ہی ہنسی آتی حالانکہ وہ عورت کہ [illegible] کے کسی عورت
کے پاس جانا اچھا نہین معلوم ہوتا۔

الغرض فوجدار صاحب تو بستر کے اندر گئے اور لیٹ لپٹا کے پڑے اور وہ کرسی پر بیٹھی
فوجدار صاحب نے منھ کھول دیا۔ پہلے فوجدار مخاطب ہوے۔ لے اب تم اپنے دل کا حال
اور وہ راز سربستہ بیان کرو اور صاف صاف کہو۔ مین بغور سنونگا اور پوری پوری ہمدردی کرونگا
اُسنے کہا حضور مین نے حضور کی معشوقہ زرین کمر کو عجب حالت مین دیکھا۔ مین اپنی بپتی کہنے
نہین آئی ہون۔ اُنکی بپتی کہنے آئی ہون۔ جسوقت مین نے اُنکو دیکھا جادو کا اثر کم ہو گیا تھا
فرمایا کہ اگر وہ ملین تو کہنا کہ تمھارے کارن اس مصیبت مین پڑی ہون مگر اسمین انکا کون قصور
ہے۔ اتنا ہے کہ جو خون فاسد جادوگرون نے اُنکے جسم مین بیرونی ترکیبون سے ڈالدیا تھا وہ
دو دیوتاؤن کی مدد سے جو اُنپر مسلط ہین پسینا بن کے نکل جاتا ہے تو اب سُنئے حضور انکو اسکے
لیے خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اور اسکے بعد اُن دو فوارون کا شکریہ جو ہر ٹانگ مین ہین۔ ایک
ٹانگ مین ایک۔ اِن دونون کے ذریعے سے خون فاسد پسینا بن کے نکل جاتا ہے۔ یہ اطبا کی
رائے ہے اور اس قسم کا خون انکی ہر رگ وپے مین دوڑتا ہے۔ فوجدار نے کہا یا خدا خیر کیجیو کیا
ہماری پیاری معشوقہ کے بدن سے ندیان جاری ہین۔ مجھے واللہ نہ یقین آنا چاہیے کوئی
درویش کامل بھی کہتا مگر جب تم کہو تو کیون نہ یقین آئے مگر ان فوارون سے ضرور عنبر اور
عود اور مشک کی خوشبو آتی ہو گی۔ اِس سے ہماری سمجھ مین آتا ہے کہ فوارے صحت کے
لیے بڑے مفید ہین۔

فوجدار صاحب نے یہ کہا ہی تھا کہ دروازہ کسی نے کھولا۔ عورت کے ہاتھ سے بتی گر گئی وہ
متحیر ہوئی کہ یہ کون آتا ہے اور کمرا بالکل تیرہ و تار ہو گیا اور ویسے ہی اس بیچاری کا گلا کسی نے
دونون ہاتھون سے دبایا اور دوسرے آدمی نے آرام پائی سے اسکو مارنا شروع کیا۔ فوجدار
سناٹے مین۔ خاموش۔ سوچے کہ مبادا اسکے بعد ہمارا ٹیٹوا کوئی لے اور پاپوش کاری ہونے
لگے۔ انکا خوف بیجا نہ تھا۔ تھوڑی ہی دیر مین انپر بھی بے بھاؤ کی پڑنے لگین۔ یہ ذرا کھانس
لیتے تھے۔ مگر چپکے چپکے۔ زبردست مارے رونے نہ دے۔ آدھ گھنٹے کے بعد اس آسیب
سے نجات ملی۔ وہ عورت آہ سرد بھرتی لباس درست کرتی کمرے سے باہر چلی گئی اور فوجدار سے
ایک لفظ بھی نہ کہا اور یہ بیچارے مار کھا کے اور پٹ پٹا کے بادل غمگین آہ آتشین تنہا

پڑے رہے اب انکو یہان پڑے رہنے دیجیے اور غور کیجیے کہ یہ کس جادوگر کا کام تھا
کہ موئے پر سو دُرّے - یہ موقع محل پر کہا جائیگا - اب بدھو نفر ہمکو بلاتے ہین تاریخ کا سلسلہ
مجبور کرتا ہی کہ ہم اب بدھو نفر کا ذکر خیر کرین -

فصل - ۴۹

اب ہم اُن گورنر صاحب والا مناقب کی طرف متوجہ ہوتے ہین - یاد ہوگا کہ اس کسان سے
حضور بہت ہی بگڑے تھے جسنے چار سو روپیے مانگے تھے - اسکو تو اب داروغہ نے سمجھا دیا کہ
تو روپیہ نہ مانگتا - بدھو نے سب کی جانب مخاطب ہوکر کہا اور ڈاکٹر بھی موجود تھے کہ اب مجھے
کامل یقین ہوگیا ہی کہ ججون اور گورنرون کو چاہیے کہ فولاد کے بنے ہون - اس بدبخت کو تو دیکھو
کہ مردہ دوزخ مین جائے یا بہشت مین اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہی - جسوقت جی چاہے غرض لیکے
موجود - کوئی وقت مقرر ہی نہین - اور اگر بیچارے جج کو وہ وقت نامناسب معلوم ہو یا موقع نہو
تو بڑبڑانا اور کوسنا اور اسکے کنبے بھر کو بکھاننا شروع کرین - ای خود غرضو - اسقدر جلد بازی روا
نہین ہی - وقت مناسب پر کُل امور اچھے معلوم ہوتے ہین - سونے کے وقت یا کھانے کے
وقت فریاد لیکے آنا عین حماقت ہی - ہم لوگ بھی آدمی کا جامہ رکھتے ہین ہمکو بھی کوئی وقت آرام
کرنے کو چاہیے - ہان اگر ان ڈاکٹر صاحب کی رائے لیجائے تو یہ ہمکو بھوکون ہی مار ڈالین خدا
انکو اور انکے پیشے کے سب لوگون کو یون ہی بھوکون مارے - میرا مطلب گو کھے اور بد طبیبون سے
ہی - لائق اور نیک طبیبون کو تو موتیون مین تولنا چاہیے -

جو لوگ بدھو سے واقف تھے انکو استعجاب ہوا کہ یہ گو کھا اور اس لیاقت سے گفتگو
کرتا ہی - اور حیرت کا مقام ہی تھا - گنوار اَن پڑھ - گدھا - اور اس فصاحت کے ساتھ گفتگو
کرے - شان خدا - سچ ہی جو ترا خود کو توالی سکھا دیتا ہی - الغرض ڈاکٹر صاحب نے اجازت
دی کہ آج شب کو آپ کھانا کھائین حالانکہ اصول کے یہ بات بالکل خلاف تھی - اس سے
گورنر کو تسلی ہوئی اور دعا مانگی کہ کہین کھانے کا وقت جلد آئے اور اسکے ساتھ ہی کھانا بھی
آئے آخر کار خدا خدا کرکے وہ وقت آیا اور سرسے کا ساگ تیل مین پکا ہوا اور اونٹ کا اُبالا
ہوا گوشت اسپر پیاز چھڑکی ہوئی اور روٹی اسکو بھوک کے وقت اس مزے سے انھون نے
کھایا کہ پلاؤ سے بہتر معلوم ہوتا تھا مطنجن کی کیا حقیقت تھی - مسلم مرغ کا کباب گرد تھا -
بریانی مات تھی - کھاپی کر جب پیٹ بھرا تو بدھو نے ڈاکٹر سے طنزیہ کہا یہ بھاری کھانا دب

نہ پکوائیے گا۔ مین تو بکری اور جنگلی سور کے گوشت اور شلجم اور پیاز کا عادی ہون اور اگر کوئی شخص بے ایمانی کرنا چاہیگا تو مین ہون اور وہ ہی۔ ل جُل کھاؤ پیو چین کرو۔

زاتفاق مگس شهد میشود پیدا	خدا چه لذت شیرین در اتفاق نهاد

مین اس جزیرے کی گورنری اسطرح کرونگا کہ کسی کی حق تلفی نہو اور نہ میرے حقوق پر آنچ آنے پائے۔ سب مساوی۔ روز روشن جو خدا نے پیدا کیا وہ سب کے لیے روز روشن ہی امیر ہو یا غریب۔ اگر طمع کا شہد کھاؤگے تو مکھیان نوچ کھائینگی۔ داروغہ نے کہا حضور واقعی حضور نے وہ گورنری کی کہ واہ وا۔ ہم سب اہل جزیرہ حضور کی غلامی کرینگے اور مطیع رعایا بن کے رہینگے کس خوبی سے انتظام شروع کیا ہی کہ واہ۔ بدھو نے کہا یہ آپ کی رائے صحیح ہی اگر کوئی اس سے نااتفاقی کرے تو وہ گدھا ہی۔ مین ان ڈاکٹر صاحب کو پھر سمجھائے دیتا ہون کہ میرے کھانے کا عمدہ بندوبست کرین اور میرے بادپا گدھے کا بھی بہت خیال رکھین۔ کل نظم ونسق سلطنت مین یہ دو امر سب سے زیادہ ضروری ہین۔ کسی روز دورہ کرینگے تاکہ بدمعاشون اور چورون اور اُچکون سے جزیرہ خالی ہوجائے۔ اور صفائی کا بھی خیال رکھینگے۔ یاد رکھو دوستو ملک مین کاہل اور سست آدمی ایسے ہی ہوتے ہین جیسے وہ شہد کی مکھیان جو خود کام نہین کرتین اور محنتی مکھیون کا حصہ کھا جاتی ہین۔ ہم کسانون کے حقوق محفوظ رکھینگے اور جو حقوق خاص یہان کے رؤسا کو حاصل ہین اُنپر آنچ نہ آنے دینگے۔ اہل حرفہ کو جو قابل ہین انعام دینگے اور مذہب کو ترقی اور مذہبی آدمیون کو عزت دینگے اسکی نسبت آپ کی کیا رائے ہی۔ صحیح کہتا ہون یا آپ لوگون کا سر پھراتا ہون۔ داروغہ نے کہا حضور خدا گواہ ہی کہ آپ سے اَن پڑھ آدمی کا اس فصاحت کی تقریر کرنا ایک قسم کا معجزہ ہی۔ پہلے تو ہم حضور کو کم عقل سمجھتے تھے مگر اب تو سبحان اللہ۔ فیصلہ مقدمات مین۔ مذاق مین۔ واقعات مین۔ ملکی امور مین۔ سب مین بے مثل پایا۔

شب کو حسب اجازت ڈاکٹر صاحب کھانا کھایا اور اُسکے بعد مع سکرٹری و داروغہ و اہلکاران و اعیان معززہ وحشی الملک وافسران جوڈیشل ایک بٹالین کی بٹالین لیکر دورہ پر چلے۔ سب کے درمیان مین بدھو نفر عصائے شاہی در دست۔ دو چار بازارون کی گشت کے بعد تلوار چلنے کی آواز آئی دیکھا تو دو آدمیون مین تلوار چل رہی ہی۔ افسرون کو دیکھکر ایک نے غل مچا کر دہائی دی۔ (بادشاہ کی دہائی ہو خدا کے نام پر یہ تو تباہ کیا اس

قصبے مین جائز ہی کہ کوئی سر بازار حملہ کرکے مال چھین لے) بدھو بولے بھائی صاحب جلیستان مجھ سے
صاف صاف حال بیان کیجیے مین یہان کا گورنر ہون - اسپر دوسرے نے جواب دیا حضور مین
مختصراً بیان کر دونگا - یہ صاحب اس سامنے والے قمار خانے سے ابھی ابھی آرہے ہین وہان
جب کبھی اسنے کسی سے داؤن یا پاسے کی نسبت بحث ہوتی تھی تو مین انکی سی کہتا تھا یہ وہان سے
گچھے مین کا گچھا بھر کے لائے اور مجھ سے کچھ اشارہ بھی نہ کیا اور جوے خانے سے اٹھ کے چلے آئے
مجھے قاعدے کی رو سے دو اشرفیان جسکے ۸ ہوتے ہین ملنی چاہیین - اسنے دلوا دیجیے
بدھو نے کہا تم اسکے سبب سے کسقدر رجیتے ہو - اُسنے کہا حضور سو روپیہ - کہا پچاس انکو دو
اور پچیس غربا کے لیے ہمارے داروغہ کو دو کہ خیرات خانے کی مد مین داخل کرے اور پچیس
روشنی کے صیغے مین داخل کرو - اور اگر جوے کی علت مین دھرے گئے - تو سو درے - اور
سنو جی دوسرے آدمی تم یہ پچاس تو لو مگر اسی وقت اس جزیرے سے نکل جاؤ - اگر کل تم
یہان دکھائی دیے تو پھانسی دے دونگا مطلب یہ کہ جلاد کو حکم دونگا کہ پھانسی دے دو
اگر کوئی بولا تو سخت سزا پائیگا -

ایک نے روپیہ دیا - دوسرے نے جیب مین رکھا - اسنے جلا وطن کی سزا پائی
یہ گھر واپس آئے -

گورنر - ان قمار خانون سے ملک تباہ ہو جائیگا مین انکو نیست و نابود کر دونگا - قمار خانے
میرے وقت مین نہین رہ سکتے -

داروغہ - حضور جس قمار خانے کا ذکر کرتے ہین وہ بہت بڑے معزز آدمی کا ہی - اور وہان
چھوٹی امت کے لوگ نہین آتے - جوا تو ضرور کھیلا جاتا ہی مگر تہذیب کے ساتھ - بدمعاش اُچکے
اُٹھائی گیرے - گرہ کٹ - چور - ڈاکو اس قسم کے لوگون کا وہان گذر نہین - بیشک جوے کی
رسم بڑی ترقی پر ہی مگر معزز جواریون اور کمینے جواریون مین فرق ہی -

گورنر - بندہ نواز - یہ وہ معاملہ ہی کہ اسکی نسبت بہت کچھ بحث ہو سکتی ہی -
اتنے مین ایک کانسٹبل ایک نوجوان کو گرفتار کیے ہوے حاضر ہوا اور کہا حضور یہ نوجوان
ہماری طرف آتا تھا جب روند کو دیکھا تو بھاگا اور مین بھی دُم کے ساتھ - اگر یہ لڑکھڑا کے گر
نہ پڑتا تو مین اسکی گرد کو بھی نہ پا سکتا - بالکل ہرن کی طرح چوکڑیان بھرتا ہی - اسکے بگٹٹ
بھاگنے سے مین تاڑ گیا کہ یہ بدمعاش ہی -

گورنر- تم بجائے کیوں تھے بھئی -

جوان - اسلیے کہ آپ کے افسرون کی عادت ہو کہ بے کار بے وجہ سیکڑوں سوال کر کے جان عذاب مین کر دیتے ہین - اور مین اُنکے جوابون سے بچنا چاہتا ہون -

گورنر- اچھا - تمھارا پیشہ کیا ہی -

جوان - مین جلاہا ہون اور تیرون کے لیے نوکین بیچتا ہون حضور والا -

گورنر- ہان اب آپ دل لگی بھی کرنے لگے - ہان ہان - اسوقت یہان کیا کرنے آئے ہو -

جوان - حضور ہوا کھانے -

گورنر- ہوا کھانے لوگ کہان جایا کرتے ہین -

جوان - خداوند جہان ہوا چلتی ہو - پورب - پچھم - اُتر - دکھن - جہان ہو -

گورنر- ظریف بھی ہو اچھا تو ہم ہوا ہین بلکہ آندھی روگ - ہم تمکو اُڑا کے جیلخانے لیجائینگے اور وہان تمکو لیجا کے سُلائینگے -

جوان - لاحول ولا قوۃ - کیا مجال - ہین جیلخانے مین کوئی سُلا نہین سکتا -

گورنر- ارے بدبخت مجھ گورنر مین تیرے نزدیک اتنی بھی طاقت نہین ہی کہ تجھکو جیلخانے مین سُلائے - کوئی ہی - اسکو بھی جیلخانے لیجاؤ اور داروغہ جیل سے کہو کہ اگر ذرا اسکے ساتھ رعایت کی تو دو برس قید کی سزا دونگا -

جوان - سرکار حضور کی طاقت مین کوئی شک نہین مگر باینہمہ طاقت حضور بلکہ تمام دنیا کے بادشاہون کی مجال نہین کہ مجھے جیلخانے مین سُلا سکین - فرض کیجیے کہ جیلخانے بھیجدیا اور زنجیرون اور لوہے اور ہتھکڑی اور بیڑی سے لاد دیا - لیکن ہمارا جی نہین چاہتا تو ساری خدائی ایک طرف ہو جائے بھلا کوئی ہم کو سُلا تو لے -

سکرٹری - اس بارے مین تو ہم بھی انسے اتفاق کرتے ہین -

گورنر- اس سے تمھارا یہ مطلب ہی کہ ہمارے حکم کی تردید نہین کیا چاہتے بلکہ اپنی خوشی سے نہین سونا چاہتے اچھا ہمارا کیا ہرج ہی - خیر اسوقت ہم تمکو چھوڑے دیتے ہین جا کے گھر مین پاؤن پھیلا کے آرام کرو - مگر اتنا یاد رکھو کہ پھر کسی افسر سرکاری سے دل لگی نہ کرنا ورنہ چوتڑون پر بید پڑوا دونگا -

وہ نوجوان اپنے گھر گیا اور گورنر صاحب ر... کو چلے - تھوڑی دور پر ... کانسٹبل ...

ایک شخص کو پکڑے لاتے تھے - کہا حضور گورنر صاحب یہ عورت اور خوبصورت عورت - مرد کے بھیس مین - دو تین لالٹینین لیکر ہمنے دیکھا تو عورت کا چہرہ کوئی سولہ برس کا سن موباف سبز رنگ بیش بہا - صورت دیکھی تو ہزارون حورین نثار - مردانہ لباس اُتارا تو دیکھا چمپئی رنگ کا دوپٹا کامدانی کی دھانی رنگی ہوئی کُرتی - سرخ رنگ گرنٹ کا پاجامہ اسپر لچکا اور لیس - اور پاسے نگارین مین گنگا جمنی بوٹ - رُپہلا پھندنا - ہاتھ مین کھانڈا - سب نے پسند کیا مگر کوئی پہچانتا نہین - شہر کے باشندے بھی نہین پہچان سکتے تھے اور جو لوگ اس دل لگی کے راز سے واقف تھے انہین بھی معدودے چند ہی کو اس نئے مذاق کی خبر تھی - گورنر صاحب بھی اس زنکہ خوش جمال کو دیکھکر ریجھے پوچھا تم کون ہو اور کہان سے آتی ہو اور یہ مردانے کپڑے کیون پہنے اُسنے شرمائے لجائے گردن جھکا کے کہا حضور سب کے سامنے مین اس راز کو افشا نہین کرسکتی صرف اسقدر کہہ سکتی ہون کہ مین چور نہین - مجرم نہین ہان رقابت کے سبب سے مین اس گت کو پہونچی ہون - اتنے مین داروغہ نے کہا حضور سب کو ہٹا دیجیے تاکہ تخلیے مین یہ حال دل آزادی کے ساتھ کہہ سکین - داروغہ اور سکرٹری اور منشی کے سوا اور سب ہٹ گئے اور اس نوخیز نے یون بیان کرنا شروع کیا - مین قیارتعا آنی کی لڑکی ہون جو میرے باپ کے مکان مین اکثر آتا ہی - اور اون کی سوداگری کرتا ہی - بدھو نفر نے فوراً ٹوکا - کہا سنو جی ابھی تمنے کہا کہ قیارکی لڑکی ہون اور پھر کہا کہ تمھارے باپ کے گھر اکثر آتا ہی - وہ بولی حضور معاف فرمائیے میرے حواس ٹھکانے نہین ہین اصل مین میرے باپ کا نام غیور غندیالی ہی -

داروغہ - ہان یہ مانا ہم غیور غریانی سے بخوبی واقف ہین - یہ مانا - وہ ایک امیر آدمی ہی - اُنکے ایک لڑکا ہی اور ایک لڑکی - جب سے لڑکی پیدا ہوئی ہی کسی نے اسکو نہین دیکھا - ع - برہنہ ندیدہ تنش آفتاب + سنتے ہین مہر سپہر جمال ہی -

عورت - یہ صحیح ہی اور اُنکی لڑکی وہ مین ہی ہون مین حسین ہون یا نہین آپنے مجھے خود ہی دیکھ لیا - (یہ کہکر وہ زار زار رونے لگی -)

داروغہ - معلوم ہوتا ہی بڑی مصیبت پڑی ہی جب تو ایسی پری کو اپنا مکان چھوڑنا پڑا -

منشی - جی ہان - اسمین کوئی شک نہین - اور اس اشکباری سے اور بھی یقین ہوتا ہی -

بدھو گورنر نے اسکی تسلی کی اور کہا تم کل حال صاف صاف بتا دو - ہم لوگ تمھارے درد دل

کا علاج کر دینے گھبراؤ نہین - اُسنے کہا حضور دس برس سے میرے باپ نے مجھکو گھر سے نہین
نکلنے دیا یعنی جب سے میری مان نے قضا کی - مین چار دیواری کے باہر نہین نکلی - دن کو
آفتاب اور رات کو چاند کے سوا دس برس تک اور کچھ نہین دیکھا - مجھے معلوم ہی نہین
کہ شہر کی گلیان اور مسجد اور شوالے اور باغ کہان ہین اور مردون مین اپنے باپ اور بھائی
کے سوا اور کسی کو نہین جانتی یا قیاس کو جانتی ہون جو اون کی سوداگری کرتا ہے یہ اکثر آتا تھا
اسی سبب سے اصل امر چھپانے کی غرض سے مین نے اسی کا نام لیا تھا کہ میرا باپ ہے -
باہر نہ نکلنے اور ادھر اُدھر آنے جانے کی ممانعت سے میرا ناک مین دم آگیا تھا اور کچھ دیکھنے سے
سخت پریشانی تھی - میری دلی خواہش تھی کہ دنیا کو دیکھون - مین سنا کرتی تھی کہ بیلون کی لڑائی
ہوتی ہے - ہاتھی لڑائے جاتے ہین - مینڈھے ٹکر لڑتے ہین - میرا بھائی جو مجھ سے سال بھر چھوٹا ہے
اُس سے مین یہ سب باتین پوچھا کرتی تھی اور وہ بیان کرتا تھا جس سے اور بھی شوق ہوتا تھا
کہ بچشم خود دیکھتی - ایک روز مین نے اپنے چھوٹے بھائی سے التجا کی اور بمنت کہا کہ بھائی
ہمین دنیا دکھا دے وہ بڑی ہی بری گھڑی تھی خدا وہ گھڑی کسی کو نہ دکھائے -

یہ کہکر وہ زنگہ کو خیز زار زار رونے لگی - داروغہ نے کہا بی بی جلد بیان کرو کہ مصیبت کیا
پڑی - بیان کو طول نہ دو - تمھاری اشکباری ستم ہے وہ بولی بس اب دو ہی چار لفظون پر
بیان کا خاتمہ ہے گو اشکون کا خاتمہ محال ہے اور میری سزا ہی یہی کہ از راست کہ بر راست نیشی اسکی
خوبصورتی پر عشق کرتا تھا - اسنے پھر لالٹین اُٹھائی اور اُسکے حسن گلو سوز کو دیکھا قطرات
اشک کو وہ قطرات شبنم بلکہ موتی کے آبدار دانے سمجھا - دعا مانگتا تھا کہ یا خدا اسکی مصیبت
ایسی نہو جیسی اسکے اشکون سے ظاہر ہوتی ہے - گورنر نے کہا اے نوجوان عورت ہمکو تمام قصے
مین جانا ہے جلد حال زار بیان کر - اُسنے سسکیان بھرتے ہوے بادل پر درد بیان کیا کہ میری ساری
مصیبت یہ ہے کہ میرا باپ غافل سو رہا تھا - مین نے اپنے بھائی کے کپڑے پہنے اور اسکو اپنے کپڑے
پہنائے داڑھی موچھ تو ہے ہی نہین - خیر کل قصبے کی سیر کی - گھر پلٹتے ہوے ہمنے دیکھا کہ کچھ لوگ آرہے ہین
میرے بھائی نے کہا بہن بھاگو روند کے لوگ آگئے وہ بھاگا مین گر پڑی اور ان لوگون نے مجھے
گرفتار کر لیا اور اتنے آدمیون کے روبرو مین ذلیل ہوئی - گورنر نے کہا لاحول ولا قوۃ ذراسی بات
کا بتنگڑ بنایا - صاف کہدینا تھا کہ باپ کی چوری سے سیر کرنے نکلی تھی - اتنے مین وہ کانسٹبل
اسکے بھائی کو گرفتار کرکے لائے اور اسنے بھی وہی کہا جو اسنے کہا تھا اور معلوم ہوا کہ بیان

صحیح ہی- اِن دونون کو گورنر نے رخصت کیا اور ناصحانہ کلمات زبان پر لائے اور بہت سی مثالین کہین اور کہا خبردار اب اسطرح پر دنیا کے دیکھنے کا شوق نہ کرنا- شرمیلی لڑکیون کو ٹانگ توڑ کے گھر مین رہنا چاہیے- اپنی مرغی بُری نہو تو پرائے گھر جا کے انڈا کیون دے بس سمجھ جاؤ- اور خوش خوش گھر جاؤ-

اِن دونون نے گورنر کا شکریہ ادا کیا اور کہا آپ کی ہمدردی نے بندہ احسان کر لیا ہوا روانہ باشد- گھر جا کے دروازہ چپکے سے دھمدھمایا خادمہ نے جو واقف راز تھی کھولدیا ادھر روندوالون مین دل لگی رہی کہ دنیا کے دیکھنے کا اچھا شوق چرآیا- ان دونون کے حسن کا نقش بھی دلون پر جم گیا- سب کی راے تھی کہ یہ سب بچپنے کی باتین ہین- منشی کہ عاشق ہو گئے تھے سوچنے لگے کہ کل ہی اس حسینہ کے باپ سے کہونگا کہ ہم اسکو عقد مین لانا چاہتے ہین- ممکن نہین کہ گورنر کے مصاحب سے انکار کرے اور ادھر گورنر سوچ رہے تھے کہ اپنی لڑکی کی شادی اس لڑکے کے ساتھ کرین ممکن ہی کہ گورنر کی لڑکی سے کوئی انکار کرے- لوگ مجربہ بیاہین-

الغرض اس رات کی روند اسطرح پر ختم ہوئی اور دو دن کے بعد گورنری بھی تشریف لیگئی جل جلالہ- بدھو کا بنا بنایا گھر ہی بگڑ گیا- واہ رے شیخ چلّی-

فصل- ۵۰

مورخ نے قسم کھائی ہی کہ راست براست بلا کم و کاست حرف بحرف لکھینگے- کل واقعات صحیح- پیشتر بیان ہو چکا ہی کہ ایک خواص فوجدار کے کمرے مین گئی تو دوسری خواص نے دیکھلیا اور چونکہ خواصون کو غیبت کرنے کی بڑی بُری عادت ہوتی ہی ایک اور خواص کو ہمراہ لیکر جھانکنے گئی تو فوجدار کے کمرے مین وہ خواص بیٹھی پائی فوراً آ کے رئیسہ سے کہدیا اور انھون نے اپنے میان کو اطلاع دی اور دل لگی دیکھنے کے لیے انھون نے اِن دونون خواصون سے کہا کہ جا کے دونون کو پیٹو- چنانچہ ویسا ہی ہوا-

اب سُنیے کہ اس مذاق کے بعد رئیسہ نے ایک آدمی بدھو کے گانون روانہ کیا- جب وہ وہان پہونچا تو دیکھا کہ عورتین ندی مین نہا رہی ہین پوچھا تم مین سے کوئی بدھو نفر کو جانتی ہو جو خدائی فوجدار کا مصاحب ہی- ایک جوان لونڈیا نے جو نہا رہی تھی کہا ہان وہ میرا باپ ہی اور فوجدار ہمارے آقا ہین- آدمی نے کہا انکا خط لایا ہون- لونڈیا بڑی خوش ہوئی اور کپڑے بدل کر ننگے سر ننگے پانون دوڑتی اُچکتی کودتی پھاندتی اس آدمی کے گھوڑے کے

آگے آگے چلی تھوڑی دور جا کر اسنے کہا یہی ہمارا مکان ہی یہ کہکر اپنی ماں کو پکارا (اماں کوئی ابا کے پاس سے آیا ہی) اور اس آدمی سے کہا کہ اماں بڑے تردد مین تھین کہ بہت دن سے خبر نہین آئی ہی - اب اچھا ہوا کہ تم آ گئے - انھون نے کہا بڑی خوشخبری لایا ہون - اتنے مین ایک ادھیڑ سی عورت آئی - گھٹنا پہنے ہوے جسمین دو پیوند لگے ہوے تھے اور میلا دوپٹا اوڑھے ہوے مین سُکھ کی پھٹی ہوئی کرتی پیوڑی سے رنگی ہوئی - چرخا کات رہی تھی - آ کے کہا ارے لڑکی کون آیا ہی - سوار نے گھوڑے سے اُتر کر کہا حضور لیڈی صاحب مین آپ کا غلام حاضر ہوا ہون اور یہ کہکر قدمون پر گر پڑا اور کہا حضور ذرا ہاتھ دین تو چوم لون کہ حضور ماُنکی منکوحہ بی بی ہین جو جزیرۂ حمق پور کے گورنر ہین - اسنے کہا یہ کیا کانٹون مین گھسیٹتے ہو - مین ایک غریب عورت کھیت مین کام کر کے پیس پاس کے زندگی بسر کرتی ہون - مین گورنر کی جورو نہین ہون - وہ بولا یہ خط لیجیے اور یہ تحفہ اس سے حضور کو معلوم ہو جائیگا کہ حضور کون ہین - یہ کہکر اُسنے مالا سے مرجان انکے گلے مین پہنا دیا اور کہا یہ خط ملاحظہ فرمایئے ایک تو حضور کے شوہر ہمارے جزیرے کے گورنر کا ہی اور دوسرا ہمارے آقا اور اُنکی بی بی نے بھیجا ہی - یہ سخت متحیر ہوئی اور مارے خوشی کے جامے مین پھولے نہ سمائی اور علیٰ ہذا القیاس لڑکی بھی - لڑکی نے کہا معلوم ہوتا ہی یہ سب ہمارے آقا فوجدار کی کارگزاری ہی - عرصے سے وعدہ تھا - سوار نے کہا انھین کی اعانت سے میان بدھو اب گورنر مقرر ہوے ہین -

بی بی - اچھا ان خطون کو پڑھ دو - مین کاتنا جانتی ہون پڑھنا لکھنا نہین جانتی -

لڑکی - اور نہ مین پڑھ سکتی ہون - کہو تو صاحب علم یا پادری کو جا کے بلا لاؤن -

سوار - اجی نہین - اسکی کیا ضرورت ہی مین کاتنا نہین جانتا پڑھنا جانتا ہون -

پہلے سوار نے بدھو کا خط پڑھ کے سُنایا جو ناظرین کی نظر سے گذر چکا ہی لہذا قلم انداز کیا جاتا ہی بعد ازان رئیسہ کا خط سُنایا - وہ یہ تھا -

میری پیاری - تمھارے میان بدھو نفر کی قابلیت اور دیانت دیکھکر مین نے اپنے پیارے شوہر سے سفارش کی کہ وہ اُسکو ایک جزیرے کی گورنری دین - ہمنے سُنا ہی کہ وہ اعلیٰ درجے کا انتظام کر رہے ہین اور اس سے ہم انسے بس محظوظ ہوے - شکر خدا کہ جو انتخاب ہمنے کیا تھا اُسمین ہمنے دھوکا نہین اُٹھایا - حق یون ہی ہی کہ آج کل لائق گورنر ملنا مشکل ہی - خدا کرے مین ویسی ہی نیک ہو جاؤن جیسا بدھو لائق گورنری مین ایک مالا بھیجتی ہون اسمین سونا بھی ہی - اور نہ بھی ہو

تو مان کا پان بھلا رفتہ رفتہ ہمارے تمھارے ملاقات بڑھیگی اور ملینگے اور خدا جانے کیا کیا پینگ بڑھینگے اپنی لڑکی سے کہدو کہ جب کبھی شادی کی خواہش ہو ہمسے کہدے سُنا ہی کہ آپ کے قصبے کی جھڑ بیری بہت بڑی اور کھٹ مٹھی ہوتی ہی مہربانی کرکے دو درجن بیر بھیجدیجیے آپ کی شے کی مین قدر کرونگی - جواب جلد لکھیے اور خیر و عافیت سے مطلع فرمائیے - اور جس شے کی ضرورت ہو فوراً لکھ بھیجے زبان ہلانے بھر کی دیر ہوگی - خدا حافظ - آپ کی بہن -

خط سُنکر بدھو کی بی بی گورنرن نے کہا واہ شہزادیان یہ کہلاتی ہین - سادہ مزاج ملنسار مغرور نہین - نہ کہ ہمارے گانوٴن کی امیرزادیان - زمین پر قدم نہین رکھتین - کسی کی کچھ ہستی ہی نہین سمجھتین اور ہم لوگون کی طرف دیکھنا تو گویا اپنے آپکو ذلیل کرنا ہی ایک یہ نوابزادی ہین اس قصبے مین کوئی انکے پاسنگ کو بھی نہین پہونچتی اور کس رنگ سے لکھتی ہین - اچھا بیٹی ان مہمان کی خاطر کرو - انکے گھوڑے کو اصطبل مین باندھ دو اور گھاس آگے ڈالدو - اور انڈے لاوٴ اور گوشت - مین جھڑبیری جھڑبیری جھوٹے کا جھولا دونگی اس شخص کی خاطرداری کرنی چاہیے کہ ایک تو خوشخبری لایا ہی دوسرے خوشرو ہی - اچھا اب مین جاکے پڑوسیون کو خوشخبری سناتی ہون - پادری جی سے کہونگی اور خلیفہ سے جو انکے بڑے دوست ہین - لڑکی نے کہا امان جاوٴ آدھا مالا مین لونگی نوابزادی کوئی بیوقوف نہین ہوا کرتی ہین کہ سب کا سب تمھین کو دے دیا ہو ہمین ہم بھی شریک ہین - مان بولی بیٹا تم پورا مالا کا مالا لے لو - مگر تین چار روز مجھے پہننے دو - میرے دل کی کلی کھلی جاتی ہی - پیامبر نے کہا اور جب وہ ریشمی لباس بیش بہا دیکھو گی جو اس صندوق مین لایا ہون اور جو سوا گورنرون کی بیبیون اور بیٹیون کے اور کوئی پہن نہین سکتی تو اور بھی زیادہ خوش ہوگی یہ کپڑے گورنرنے اپنی صاحبزادی کے لیے بھیجے ہین - لڑکی نے پوچھا صاحبزادی کسے کہتے ہین - اسنے کہا آپ کے لیے بھیجے ہین - خوش ہوکر بولی خدا انکو ہزار برس کی عمر دے اور لانے والے کو اس سے کم نہ بیش - بلکہ دو ہزار برس اگر ضرورت ہو -

بدھو کی بی بی خطوط لیکر اور مالا پہن کر باہر گئی مالے کو بار بار دیکھتی اور اچھالتی جاتی تھی - ادیتر سے گھر تیتر - اتفاق سے پادری صاحب اور طالب علم سے راہ مین مڈبھیڑ ہوئی - کہا قسم کھاکے کہتی ہون کہ اب ہمارے عزیز کوئی غریب آدمی نہین ہین ہم گورنر ہوگئے لے اب کوئی امیرزادی ہمارا مقابلہ تو کرے - کیا مجال - ہم سمجھتے کیا ہین - پادری نے کہا یہ کیا بک رہی ہی اور یہ کاغذ کہان سے اٹھالائی - یہ بولی بک نہین رہی ہون - یہ خطوط میرے نام نوابزادیون اور گورنرون کے آئے ہین اور یہ مالا

بڑا بیش بہا ہی اور سونے کے دانے بھی اسمین ہین - اور ہن اب گورنر کی بی بی ہون - طالب علم نے کہا خدا خیر کرے ہماری کچھ سمجھ ہی مین نہین آتا کہ تم کہتی کیا ہو - وہ بولی ارے صاحب یہ خط لیجیے اور یہ مالا دیکھیے - پادری صاحب نے خطوط پڑھکر طالب علم کو سُنائے اور مالا کو جو دیکھا تو وہ نہتی قیمتی - سونا خاص جو پور کی اشرفی کا - مونگا - بے شک مگر سمجھ مین نہ آیا کہ اتنی بڑی شہزادی اور دو درجن جھڑبیری منگوائے پوچھا یہ خط اور مالا کس سے پایا اُسنے کہا میرے گھر چلکے دیکھ لو قاصد آیا ہی دونون ملکر گئے کہ اس خیستان کے معنی تو سمجھین کہ چہ معنی دارد - حیرت سی حیرت ہی بدھو کی بی بی اُنکو ساتھ لیکر مکان پر گئی - دیکھا کہ سوار گھوڑے سے باتین کر رہے تھے اور لڑکی سوار کے لیے انڈے تل رہی تھی - سوار کی شکل صورت دیکھکر دونون خوش ہوے - باہم علیک سلیک کر کے طالب علم نے فوجدار اور بدھو نفر کی خیر و عافیت دریافت کی اور کہا کہ ہمنے دونون خط پڑھے مگر سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا معاملہ ہی کجا بدھو نفر کجا جزیرے کا گورنر سپنے کہا جناب بات یہ ہی کہ بدھو کے گورنر ہونے مین تو کوئی شک ہی نہین - اب اس سے مجھے کوئی بحث نہین کہ جزیرہ ہی یا شہر ہی اس قصبے مین کوئی دو ہزار کی آبادی ہی - طالب علم نے کہا اور اتنی بڑی شہزادی نے یہ جھڑبیری کیسے منگوائین - اُسنے جواب دیا بندہ نواز وہ کر دیتی ہین مگر منکسر مزاج ایسی کہ ایک دفعہ ایک پڑوسی سے تھوڑی دیر کے لیے کنگھی منگوا بھیجی تاکہ اگر اُنکے ساتھ کوئی احسان کرین تو اُنکو شرم نہ آئے - وہان کی شہزادیان غربا سے بھی ملتی ہین - غرور اور انکسار اور مقامون کی شہزادیون کی طرح اُنکے مزاج مین نہین ہی - بے تکلف پیش آتی ہین -

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ لڑکی ستے اُن کر کہا لیجیے انڈے تیار ہین اور یہ بتائیے کہ آپ تو ہمارے باپ گورنر ہین - مسالے کی ٹوپی پہنے ہین یا نہین - اُسنے کہا مین نے کچھ خیال نہین کیا - وہ بولی اہو ہو ابا جاندی کی ٹوپی پہن کے کتنے اچھے معلوم ہوتے ہونگے - اسنے کہا اجی اگر دو مہینے بھی گورنری رہے تو لی گھوڑی بجا ئینگے -

سوار کی اس تقریر سے اِن دونون کو یقین ہو گیا کہ مذاق کرتا ہی مگر اسقدر بیش بہا مالا اور ایسے سونے اور ریشمی لباس فاخرہ سے اُنکو تعجب ہوتا تھا کہ یہ ماجرا کیا ہی - لڑکی کی گفتگو سن سُن کر اُنکو ہنسی آتی تھی اور زیادہ تر ہنسی تب آئی جب بدھو کی بی بی نے کہا پادری اگر کوئی بنارس جانے والا ہو تو ہم عمدہ عمدہ تھان وہان سے منگوائین اور گورنر کی بی بی بنکے اپنے میان کے پاس جائین اور گدھون کی گاڑی پر سوار ہون اور رعایا جھک جھک کے سلام

کہا اور ہم شادی کرلیں - یا خدا میری شادی ہوئی ہو تو آج ہو جائے اور
ہم میاں کو چوکڑی پر بٹھائے ہوئے ہوا کھائیں لوگ جل جل کے کہیں کہ ارے یہ وہی لسن والی
لونڈیا ہے دو کوڑی کی اور میں زمین پر قدم ہی نہ رکھوں - اور اُنسے کہوں اب تم جلا کرو - چلو
کیوں اماں - اچھی کہی نا میں نے - وہ بولی بہت اچھی کہی - پیارا بدھو ہمسے پیشینگوئی کر گیا تھا ابھی
اور بڑھینگے میں شہزادی ضرور ہونگی - تمھارے باپ جو مثلوں کے باب میں کہا کرتے تھے کہ
جب ہم لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہم گورنر بنینگے تو وہ ہنستے ہیں مگر ہنستے ہی گھر بستے ہیں - لڑکی نے کہا اگر
امیر لوگ ہماری غریبی کی حالت یاد کرکے حقارت کی نظر سے دیکھینگے تو کیا ہمارے پیر بیٹھ یا دیوتا رسا
جائینگے - کوئی سونے کا چھاپکے ماں کے پیٹ سے نہیں نکلا تھا - جلینگے تو جلیں - راجہ روٹھیں
اپنا راج لیں رانی روٹھیں اپنا سہاگ لیں - پادری نے کہا مجھے یقین ہے کہ بدھو کے خاندان کے
چھوٹے بڑے سب مثلیں پیٹ میں لیے ہوئے پیدا ہوئے تھے - کوئی فقرہ کسی کی زبان سے
بے مثل نہیں سُنا - سوار نے کہا میں کہنے ہی کو تھا کہ ہمارے گورنر صاحب بے مثل بات ہی نہیں
کہتے گو خیر سے اکثر اوقات بے محل فرماتے ہیں مگر ہماری شہزادی کو بہت پسند ہیں - طالب علم نے
کہا تو آپ واقعی پھر فرماتے ہیں کہ وہ گورنر ہو ہی گئے اور تحفے شہزادی نے بھیجے ہیں - اسمیں
شک نہیں کہ قیمتی ضرور ہیں - عجب نہیں کہ فوجدار کی کوئی کارستانی ہو - سوار نے کہا
حضرت سینے میں اپنے والدین سے عشق رکھتا ہوں انھیں کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ بدھو نفر
واقعی گورنر ہیں اور یہ تحفے بے شبہہ ہماری شہزادی نے بھیجے ہیں - اور یہ جو آپ نے کان
میں کہا تھا کہ جادو کا زور - اسکا حال مجھے نہیں معلوم - اگر یقین نہ آئے تو ہم ایک صاحب
چل کے دیکھ لیجیے - کانوں سے سنکر باور نہ کیجیے تو آنکھوں سے دیکھیے ع - آنکھوں سے بھی
دیکھیے جو کانوں سے سُنا * لڑکی مائیں سے بول اُٹھی - اچھا ہم چلتے ہیں ہمیں پیچھے بٹھا لینا
سوار نے کہا - بسر و چشم - مگر گورنروں کی لڑکیاں یوں نہیں جایا کرتی ہیں - اور خاصبردار خاصے کے
گھوڑے گاڑیاں ہوں تو مضائقہ ندارد - وہ بولی اجی ہم اپنے گدھے کے پیچھے پر بھی اُتنی ہی آسانی
اور آرام سے بیٹھتے ہیں جیسے عمدہ سے عمدہ گاڑی پر مین تم لوگوں کی ٹیم ٹام سے نفرت کرتی
ہوں - اُسکی ماں نے کہا چپ حرامزادی تو کیا جانے یہ ٹھیک کہتے ہیں - جیسا موقع ہو ویسا
کرنا چاہیے - اب گورنری کی لیاقت کے موافق کام کرنا چاہیے - جھوٹ کہتی ہوں ؟ سوار نے
کہا بہت صحیح کہتی ہو - اچھا اب مجھے جلد کھانا کھانا ہے اور پھر واپس جانا ہے - جلدی ہے پیارے کی

آپ گھر چلیے اور ما حضر تناول فرمایئے۔ مطلب یہ تھا کہ انکو چلکے ٹٹولو نہ کتنے پانی میں ہین فرصت کیوقت تنہائی مین سُنین کہ فوجدار کجاست وآن بسوق چہ میکند۔ پہلے تو اُسنے انکار کیا مگر پھر راضی ہو گئے طالب علم نے بدھو نفر کی بی بی سے کہا لاؤ خط لکھدین مگر اُسنے کہا معاف کیجیے ہم اپنے لکھوا لینگے۔ اسنے ایک اور آدمی سے کچھ لے دے کے دو خط اُن دونون کے جواب مین لکھوائے دو انڈون اور ایک روٹی پر لکھے گئے یہ لکھائی کی اُجرت تھی۔ دونون کی عبارت خود گورنر کی بی بی نے بتائی تھی۔ یہ خط بھی اس تاریخ مین یادگار رہینگے۔ آگے چلکے لاحظہ فرمایئے گا۔

فصل - ۵۱

سوار اور بدھو نفر کا حال تو بیان رہا اب ذرا گورنر صاحب کے ہان کا ذکر سنیے۔ منشی کو تمام شب نیند نہین آئی ہردم اُسی مہ وش مہ پارہ کی یاد۔ ادا بانکی۔ چتون ترچھی۔ چال مستانہ داروغہ صاحب اپنے آقا اور اُنکی زوجہ بلقیس مرتبت کے لیے بدھو گورنر کی دوراندیشی اور حماقت کا ذکر لکھنے لگے کہ گورنری ہی مگر کبھی کبھی بات بکی کہ جاتا ہی اور کبھی گنوارپن۔ جلی اور ممتاز قلم سے ایک شے لکھی ہی اُسکو گل بوٹے بناتا ہی۔ صبح کو جب گورنر بیدار ہوے تو ڈاکٹر کی راے سے اُنہیں کی کھچڑی اور ٹھنڈا ٹھنڈا پانی دیا گیا اگر روٹی کا ٹکڑا مکھن کے ساتھ اور ایک خوشہ انگور دیا جاتا تو یہ بہت خوش ہوتے مگر قہر درویش برجان درویش۔ ڈاکٹر نے اُنسے کہا کہ جناب گورنری کے لیے دماغی قوت کی ضرورت ہی جسمانی قوت کی ضرورت نہین ہی اور زود ہضم غذا سے دماغ صحیح نہین رہتا۔ بدھو ذراسی کھچڑی کھا کے بھوکے رہے دل مین ڈاکٹر کو گالیان دین اور گورنمنٹ کو اور جسنے گورنمنٹ دی دونون کو کوسا۔ بہرکیف کچھ زہر مار کرکے اجلاس پر بیٹھے تو ایک نیا مقدمہ آیا جو انکے جز پرے کا نہ تھا۔ ایک معزز شخص نے کہا۔

حضور لارڈ گورنر۔ ایک لارڈ کی عملداری مین ایک دریا ہی اور وہ اسکی عملداری کے دو حصون کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہی۔ حضور ذرا غور سے سنین کیونکہ معاملہ سنگین ہی اور بڑا ضروری امر۔ دریا پر ایک پل تھا جسپر پھانسی بنی ہوئی ہی اور ایک مکان عدالت کا بنا ہوا جسمین عموماً چار جج اجلاس کرتے ہین۔ اس پل پر ایک خاص قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہی اور وہ یہ ہو کہ جو شخص پل پر سے گزرے اُس سے سوال کیا جاتا ہی کہ تم کون ہو اور کہان جاتے ہو۔ قسم لے لی جاتی ہی۔ اگر سچ بولا تو حکم ہوا کہ جاؤ۔ اور اگر جھوٹ بولا تو پھانسی۔ سیکڑون آدمی آئے گئے۔ اور ججون نے تاڑ لیا کہ سچ بولتے ہین مگر حال مین ایک شخص نے جو پل پر سے گزرتا تھا

قسم کھاکر کہا (مین حلفیہ کہتا ہون کہ مین اس پھانسی پر چڑھ کر مرنے جاتا ہون یہان آنے سے اور کوئی غرض نہین ہی- ججون نے جو غور کیا تو ششش و پنج مین- اگر آزادی کے ساتھ جانے کی اجازت دین تو وہ شخص جھوٹ بولا کہ پھانسی پر چڑھنے جاتا ہون اور از روے قواعد اُسکو پھانسی پانی چاہیے اور اگر پھانسی دین تو دے نہین سکتے کہ وہ سچ بولا تھا- چونکہ حضور کی قابلیت کا شہرہ ہو لہذا ججون نے آپ کے پاس بھیجا ہی- بینوا و توجروا- ججون کو کون سی کارروائی کرنی چاہیے مہربانی کرکے فورا بعد غور راے زرین سے مطلع فرمائیے-

بدھو لفر نے کہا اگر یہ جج صاحب تمکو یہان نہ بھیجتے تو بڑی تکلیف سے تم بچ جاتے- ان پیچیدہ معاملات مین ہمکو دخل نہین ہی- معمولی بات ہوتی تو ہم راے دیتے- اچھا ذرا پھر تو صورت معاملہ بیان کرو شاید سمجھ مین آجائے- سائل نے دو ایکبار صورت معاملہ سمجھائی تو اُنھون نے کہا ہماری راے مین مختصر طور پر اسکی صورت یون ہی- مجرم نے قسم کھائی کہ وہ پھانسی پر چڑھ کے مرنے جاتا ہی اگر اُسکو پھانسی دیجاے تو اسکا قول صحیح نکلا اور قواعد مقررہ کی رو سے اُسکو آزادی ملنی چاہیے کوپل سے گذرے اگر پھانسی پر نہ چڑھائیں تو وہ جھوٹ بولا اور اسی قاعدے کے موافق اُسکو پھانسی پانی چاہیے- سائل نے کہا حضور صاف سمجھ گئے اور اب کیا سمجھنے مین باقی رہا- بدھو نے کہا اچھا تو پھر ہماری یہ راے ہی کہ جس حصۂ جسم سے وہ جھوٹ بولا اُسکو تو بچالو- اور دوسرے حصۂ جسم کو پھانسی دو- قانون کا مطلب حاصل ہو جائیگا- سائل نے کہا سرکار اس صورت مین تو نتیجہ وہی ہوا کہ اُسنے پھانسی پائی- اور یہ حق تلفی ہی- بدھو نے کہا بھائی صاحب اسمین شک نہین اُسکے پھانسی دینے مین کئی وجوہ بھی اسی قدر قوی ہین جسقدر اسکے آزاد کرنے کے وجوہ ہین لیکن ایک تجربہ کار کا قول مجھے یاد آیا وہ یہ کہ اگر جرم مین احتمال ہو کہ کیا یا نہین کیا دس حصہ یقین ارتکاب جرم کا ہو اور دس ہی حصہ اس امر کا کہ وہ مجرم نہین ہی تو مجرم کو بری کردینا چاہیے لہذا اس شخص کو جسکا مجرم اور غیر مجرم ہونا محل شک مین ہی- بری کرنا لازمہ عدل و انصاف ہی- اگر مین لکھا پڑھا آدمی ہوتا تو خود لکھ دیتا آپ جاکے ہماری جانب سے کہدیجیے کہ اس زیادہ انصاف اور کچھ نہین ہوسکتا- یہ فیصلہ شنا اپنے اتالیق اور آقا خدائی فوجدار کے نصائح مین سے اخذ کرکے قلمبند کیا ہی مطلب یہ ہی کہ یہ راے اُنکی ایک نصیحت کا جزو ہی- دارغہ جی اگر تم پھر پیٹ کھانا دو تو وہ وہ فیصلے کرون کہ عش عش کر جائیے اسطرح چٹکی بجاتے فیصلہ کرون کہ ادھر آپ شمع کو پھونک کے گل کیجیے اور اُدھر ہم فیصلہ کر چکین -

وارد نہ نے اِس مرتبہ اِنکو بھر پیٹ کھانا کھلایا اور ڈاکٹر کی ایک نہ سُنی - تو اکہ کھا ہی سے تھے کہ خدائی فوجدار کا نامہ بنام بدھو نفر آیا - آپ نے سکرٹری کو حکم دیا کہ پڑھ کے سناؤ فوجدار کے خط کا ایک ایک حرف آب زر سے لکھنے کے لائق ہی - اگر کوئی امر مخفی نہو تو زور زور پڑھو - سکرٹری نے پڑھنا شروع کیا -

نامہ خدائی فوجدار شیر افگن بنام بدھو گورنر جزیرہ حمق پور -

یار بدھو - ہم تو سمجھتے تھے کہ تم گدھاپن اور ناعاقبت اندیشی سے کام کرتے ہو گے مگر جو آتا ہی تعریف کرتا آتا ہی کہ بڑی لیاقت سے انتظام کرتے ہیں خدا کا شکر زیادہ پلے گدھے کو خشکا کھلاتا ہی اور کبھی امیر کو فقیر کر دیتا ہی ؎

قسّام ازل کا اک اشارہ بس ہے | دم بھر میں شہنشاہ گدا ہوتا ہے

سنا تم انسان کی طرح گورنری کرتے ہو اور خلیق ایسے ہو جیسے گدھا مسکین ہوتا ہی - ایک نصیحت ہماری اور مانو کہ بہت منکسر مزاج بھی نہو - رعب رکھو ع - جرأت لازم ہی بادشاہی کے لیے دوسری یہ کہ لباس گورنری پہن کے جایا کرو - جامۂ پہلوانی دربر اور چیرہ زعفرانی برسر اس قطع سے دیوان عام میں نہ جانا - رعایا کے خوش رکھنے کی ایک ترکیب یہ ہی کہ خلق سے پیش آئے اور پیداوار کثرت سے ہو - اور ارزان -

نیکی کے مسلک کے سالک ہو - اور بدی سے احتراز کرو - دور اندیشی کے یہ معنی ہیں کہ نہ بہت سختی سے پیش آؤ نہ بہت نرمی سے - مدرسوں بازاروں شفاخانوں کو اکثر ملاحظہ کرتے رہو گورنر کے قدوم میمنت لزوم سے بڑی برکت ہوتی ہی - بزقصابوں پر تاکید رکھو کہ بیمار جانور کا گوشت نہ بیچیں اور کوئی دوکاندار کم وزن باٹ نہ رکھنے پائے - یہ کبھی نہ ظاہر کرو کہ پرائی عورت پر نظر بد ڈالتے ہو - اور کھانے کی حرص نہ کرو - ورنہ تباہ ہوجاؤ گے اور ذلیل وخوار - جو امور میں تمہارے گورنر ہونے کے قبل لکھ دیے تھے اُنپر لحاظ رکھو مکرر سہ کرر غور کرو ہر قدم پر دقتیں واقع ہونگی ہمارے دستور العمل کے مطابق چلو گے تو اچھے رہو گے - اپنے آقا رئیس نامدار اور شہزادی کا شکریہ ادا کیا کرو - احسان فراموشی اور تکبر سے انسان تباہ ہوجاتا ہی - جو محسن کے ساتھ احسان فراموشی کریگا وہ خدا کے احسان کو بھی بھول جائیگا -

تمھاری بی بی کے پاس شہزادی نے ایک قاصد اور تحائف اور خط بھیجے ہیں - جواب آتا ہی ہوگا - ایک واردات یہاں ہوگئی تھی ناک اُڑ ہی گئی ہوتی - ایک ساحر بلی بنکر آیا مگر ہم

دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست * بلیون سے کہ شیر کی خالہ ہوتی ہین پڑا معرکا درمقابلہ ہوگیا تھا۔ ہمارے نفس مطمئنہ کا امتحان شیطان نے لیا تھا اگر نفس لوامہ غالب نہ آتا تو شہزادی کے سامنے ذلیل ہوتا مگر ع۔ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت * مین نے عربی فارسی اس سبب سے لکھی کہ اب تم گورنر ہو۔ پڑھ گئے ہو گے۔ اچھا لے اب خدا حافظ

تمھارا دوست خدائی فوجدار

بدھو نے بڑے غور سے اس خط کو سُنا اور جس جس نے سُنا اُسنے تعریف کی کہ کیا خوب حکیمانہ نصیحتین کی ہین۔ بدھو نفر نے فوراً علحدہ جاکر سکرٹری کو بلایا اور اس نامے کا جواب لکھوایا اور تاکید کر دی کہ خبردار جو لفظ میرے مُنھ سے نکلے وہی لکھنا۔ کم نہ بیش۔ سکرٹری نے تعمیل حکم کی۔ وھو ہذا۔

نامہ بدھو نفر بنام نامی حضور خدائی فوجدار۔

میرے آقا جب سے مین گورنر مقرر ہوا آرام اور نوم غائب غلّہ۔ صوم سر پر سوار۔ آج کھانا ملا تو مہینون بیشتر عید ہوگئی۔ اب کثرت سے کام ہو کہ سر کھجانے اور اگر مکھی ناک پر بیٹھے تو اُسکے ہنکانے اور ناخن تک بنوانے کی فرصت نہین۔ ناخن بہت بڑھ گئے ہین خدا مدد کرے اسی سبب سے حضور کو اپنے نیک و بد سے اطلاع نہ دیسکا۔ جب ہم اور آپ جنگل بیابان مین گھومتے تھے تب بھی واللہ اتنے بھوکے نہین رہتے تھے جتنے اس گورنری مین ہین۔

حضور شہزادہ بہادر نے لکھا تھا کہ ہوشیار رہنا کچھ لوگ تیرے مار ڈالنے کی گھات مین ہین مین نے جاسوس چھوڑے تو خبر غلط نکلی ہان ایک قاتل البتہ یہان ہو وہ ڈاکٹر ملازم سرکاری ہو وہ مجھے بھوکون مارتا ہو خدا اسکو غارت کرے ہم سمجھے تھے کہ گورنری کی حالت مین تر لقمہ کھاینگے شیر مال گھی دودھ کی۔ نان کے خوشے۔ مگر سوکھی روٹی بھی اس ملعون ڈاکٹر کے سبب بے وقت تمام ملتی ہو۔ گدے بچھونے کے عوض پتھر پر سونا پڑتا ہو گورنری کا ہے کو ہو فقیری ہو ساہوکار بننے آئے ہین اگر یہی لیل و نہار ہو تو بندہ اُلٹا غلغل ہوجائیگا۔ ابتک رشوت نہین لی ہو مگر یہان کی رسم ہو کہ قرض کے نام سے خوب لوٹے کل شب کو روند کے وقت ایک پری پیکر مردانہ لباس پہنے ملی منشی اسپر عاشق ہوگیا ہو۔

بندہ بازار جاتا ہو جیساکہ آپ نے خود فرمایا ہو اور وہان دغا بازون کو سزا دیتا ہو بڑی خوشی کی بات ہو کہ شہزادی نے میری مکرمہ معظمہ بی بی کو خط اور تحفے بھیجے موقع وقت پر

شکریہ ادا کرونگا - مہربانی کرکے آن کے دست مبارک کو میری جانب سے بوسہ دیجیے اور کہیے
کہ بندہ احسان فراموش نہین ہی وقت پر خود ظاہر ہو جائیگا - خدا کے لیے اُنسے لڑنا نہ پڑتا ورنہ مین
کہین کا نہ رہونگا - حضور نے نصیحت کی ہی کہ احسان فراموشی نہ کرنا حضور کو بھی لازم ہی کہ احسان فراموشی
نہ کرین اُنکے ایوان عالیشان مین بڑی بڑی خاطرداریان ہوئی ہین - ناک اور بلی والا مضمون
سمجھ مین نہ آیا - سب جادو کی بات ہی - ناک بچی یا نہین - خدا جانے ہمارے گھر کا کیا حال ہی
بی بی بچے کیسے ہین - خدا حضور کو ان کمبخت ساحرون اور مجھے اس پاجی ڈاکٹر سے نجات
دے ورنہ میری ہڈیان اس جزیرے مین دفنائی جائینگی -

حضور کا غلام بدھو نفر گورنر -

سکرٹری نے خط لکھکر فوراً روانہ کیا اب لوگون نے صلاح کی انکی گورنری کا قلع قمع ہونا
چاہیے - شب کو بدھو نے کچھ دستور العمل بنائے کہ شراب کا ٹکس معاف ہو جسکا جی چاہے لائے
اور پی جائے - اور غلہ بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ بلا قید ٹکس و چونگی بھیجا جائے اگر کوئی
شخص شراب مین پانی ملائے تو پھانسی پائے گھی مین اگر آمیزش ہوگی تو مجرم کو حبس دوام
شہر مین بندوق چلانے والے پر سو دُرّے - جوتون کی قیمت کم کردیجاوے اگر کوئی شخص ات کو
فحش گیت گائے تو دو سو دُرّے - اگر کوئی نابینا کوئی نظم گائے تو لائسنس پاس رکھے کہ جھوٹی
نظم نہ گائیگا - ورنہ دو برس قید تنہائی - اگر فقیر بازار مین بھیک مانگے تو کانسٹبل دیکھ لے
اندھا - لولا - لنگڑا اپاہج ہی یا نہین اگر نہو تو دس برس قید سخت - اگر شرابی لڑھکتا ہوا رستے
مین ملے تو زبان داغ دیجاے - الغرض اتنے قاعدے جاری کیے کہ آجتک وہان مشہور ہین
آئین بدھو نفر گورنر اعظم - جیسے آئین اکبری مشہور ہی -

فصل - ۵۲

مورخ میگوید کہ جب خدائی فوجدار کے نکوٹے مرہم پٹی کی مدد سے اچھے ہوگئے تو انکو
دور کی سوجھی - سوچے کہ ہم لوگون کی شایان شان نہین ہی کہ محلون اور گدگدے بچھونون میں
رہین اور دو وقتہ پلاؤ اور شب دیگ اور زردہ اور کباب کھائین اور سستی مین بسر کرین اور
دنیا کے فائدے سے کوئی غرض نہ رکھین - اب میزبان سے اجازت لیکر رخصت ہونا چاہیے
اور چلکے اُس تقریب مین شریک ہونا چاہیے جہان مبارزان فتحیاب کو انعام ملتا ہی ایک دن
کھانا کھارہے تھے کہ دو عورتین ازسرتاپا لباس ماتمی پہنے آئین - ایک آکے فوجدار کے قدمون پر

گر پڑی اور بادل پر درد آہ سرد بھرنے لگی۔ سب ششدر کہ کیا ماجرا ہی۔ رئیس اور رئیسہ نے تاڑ لیا کہ انکے نوکرون نے کوئی دل لگی کی ہی فوجدار نے رحم کھاکر اسکو زمین سے اُٹھایا اور کہا یہ برقع چہرے سے ہٹاؤ۔ برقع ہٹایا تو وہی خواص نکلی اور دوسری اُسکی بیٹی تھی جسکے ساتھ امیر کسان کی لڑکی نے نرد دغا کھیلی تھی۔ رئیسہ سے اجازت لیکر اُسنے فوجدار کی جانب مخاطب ہوکے کہا مین حضور سے عرض کر چکی ہون کہ ایک بدمعاش کسان نے میری اس بدنصیب لڑکی کو تباہ کر دیا حضور نے مدد کا وعدہ کیا تھا اب سنا کہ حضور یہان سے رخصت ہونے والے ہین اللہ آپ کو فائز بمرام کرے مگر جانے کے قبل اس گنوار کی کان گوشی کیجیے کہ اسکے ساتھ شادی کرے جیسا کہ اُسنے اقرار کیا تھا۔ اپنے آقا یعنی اُس شہزادی صاحبہ سے توقع امداد رکھنا ایسا ہی جیسے گولر کے درخت سے آم کھانے کی امید۔ مین عرض کر چکی ہون خدا حضور کو تندرست اور زندہ رکھے۔

بڑی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ فوجدار نے جواب دیا آنسو کم کرو بلکہ خشک کردو اور ٹھنڈی سانس نہ بھرو۔ مین مدد دونگا۔ رئیس کی اجازت سے مین ابھی جاتا ہون اگر خلاف وعدہ اُسنے کیا تو قتل کرکے آؤنگا ہمیشہ ہی ہمارا یہ ہی کہ ظالم کو غارت کردین۔ رئیس نے کہا پہلے ہم کوشش کرلین اور اس کسان کو وقت دے لین پھر اگر وہ نہ مانے تو آپ جائیے۔ فوجدار اس بات پر راضی ہوگئے اور رئیسہ اور رئیس کو وقت کافی ملا کہ غور کرین کہ کس ترکیب سے یہ نیا مذاق انجام پائے۔

یہ غور کر ہی رہے تھے اور کھانا بھی ختم ہونے پر تھا کہ سوار نے آنکر بدھو کی بی بی کے دو خط پیش کیے رئیسہ نے کہا وہان کا حال تو کہو اُسنے کہا حضور تخلیے مین عرض کرونگا۔ بالفعل حضور خط پڑھ لین خط دیکر سلام کرکے باہر کھڑا ہوا۔ ایک کا لفافہ یہ تھا۔ (بنام بیگم رئیسہ شہزادی مقام جو کہ مجھے نہین معلوم) دوسرے کا لفافہ ملاحظہ ہو۔ (بنام میرے شوہر بدھو نفر گورنر جزیرہ حمق پور۔ خدا انکو مجھ سے زیادہ عمر دے)۔ رئیسہ نے اپنے نام کا خط لیکر پڑھا (بدھو نفر کی بی بی کا خط بنام شہزادی) بڑی خوشی اور انتہا کی مسرت آپ کا عنایت نامہ پڑھ کر ہوئی۔ مالا بہت قیمتی ہی اور ریشمی کپڑے بھی قیمتی ہین۔ کل گانون خوش ہی کہ حضور کی بدولت بدھو گورنر ہوگیا مگر کسی کو یقین نہین آتا خصوصًا پادری اور خلیفہ اور طالب علم کو مجھے اسکی کیا پرواہ ہی۔ ہونہ ہو جسکا جی چاہے کہنے دو۔ سچ یون ہی کہ اگر لباس ریشمی بیش بہا اور مالا بیش قیمت نہ آتا تو مین بھی یقین نہ کرتی

اس گانون مین ہر کوئی میرے میان کو گدھا سمجھتا ہی جو بھیڑون اور بکریون کے گلے کی گورنری کے قابل ہی۔ بس اللہ اسکا مالک ہی اور اُسکے بڑے بڑے ہاتھ ہین اب حضور ذرا میرے میان سے کہیے کہ بی بی کہتی ہی لکھو اب گورنر ہوا ہی روپیہ تو بھیج۔ نہین آن کے بیٹے بیٹی کو والونگی اور بھینس بھر دونگی ہوا نکما۔ ایسا بندوبست ہو کہ ہم اور ہماری لونڈیا گاڑی پر سوار ہو کر نکلین لوگ پوچھین کہ کن بیگمون کن رانیون کی سواری آتی ہی۔ اور ہمارے آدمی جواب دین گورنر کی جورو اور لونڈیا ہمارا اور بدھو نفر دونون کا نام ہوگا۔ ابکی جھڑبیری آندھی کے سبب سے بہت کم ہوئی تھوڑی سی بھیجتی ہون۔ ہاے افسوس پارسال نہین معلوم تھا۔ جھوٹون ہین کے بلور لاتی بھینس کے انڈے کے برابر ہوتی ہین۔

حضور مجھے کبھی کبھی خط لکھا کرین مین فوراً جواب بھیجونگی اپنی خیر و عافیت سے اطلاع دونگی اور صلاح مشورہ کرونگی اور حضور کی جان اور مال کو دعا دونگی۔ ہمکو بھول نہ جائیے گا۔ میری لونڈیا اور لونڈا حضور کے ہاتھ چومتے ہین۔ حضور کی زیارت کو بہت جی چاہتا ہی۔

حضور کی لونڈی بدھو کی بی بی۔

بدھو کی بی بی کا خط سنکر بڑے قہقہے پڑے اور رئیسہ اور رئیس سب سے زیادہ محظوظ ہوے رئیس نے حسب اجازت فوجدار بدھو نفر کے نام کا خط بھی کھولا سینے اور رغبہ سے سینے دنامہ بی بی بدھو نفر بنام شوہر گورنر تمھارا خط سُن کے باچھین کھل گئین۔ خدا کی قسم کھا کے کہتی ہون کہ مارے خوشی کے دیوانی ہوجانے کو تھی۔ بھائی جان تیری گورنری سن کے مارے خوشی کے دم نکل جانے کو تھا۔ ایسی خوشخبری مین لوگون کی جانین گئی ہین لڑکی رونے لگی اعتبار خوش تھی مالا اور ریشمی کپڑے اور قاصد اور خط دیکھکر مین کہتی تھی یا اللہ یہ خواب ہی یا سچ مجھ کو یقین نہ آیا کہ ایک مزدور اور گورنر ہوجائے۔ شاہی گاڑی جلد بھیجو بھائی جان ارے مجھے اپنی گورنری کی صورت تو دکھا دے تیرے اجلاس ہی پر آن کے اتنا چومون کہ تو بھی یاد کرے تیرا کہنا ٹھیک نکلا۔ امان کہتی تھین کہ بیٹا اگر زندگی ہی تو آدمی بہت کچھ دیکھیگا۔ مجھے ابھی بہت کچھ دیکھنا ہی۔ یہان کے امیرون کی جورویں بہت جلینگی کہ یہ مزدورن اس درجے کو پہونچگئی۔ جلنے دو۔ اب مجھے بلواؤ۔

پادری اور خلیفہ اور طالب علم کسی کو یقین نہین آتا کہ تو گورنر ہوگیا ہی وہ کہتے ہین فوجدار کی اور باتون کی طرح یہ بھی جادو ہی۔ طالب علم کہتا ہی کہ وہ تیری اور فوجدار کی دیوانگی کے تھرٹے کھڑے ہم

میرے نکال دیگا مین ہنستی ہون اور مالے سے کھیلتی ہون اور اس فکر مین ہون کہ ریشمی کپڑے پہناکر لڑکی کو بازار بھیجون کہ امیرون کی عورتین دیکھ کے جلین۔ ہمنے شہزادی کو کچھ جھڑبیریان بھیجی تھین کھاکے خوش ہوجائینگی۔ کیا میوہ ہوتا ہی اپنے جزیرے مین ضرور ہوتا۔ انگور اور انار کی کیا حقیقت ہی۔ ہمین موتی کے کچھ گلوبند بھیجیو۔

یہان کی تازہ خبر یہ ہی کہ میرے چچا کی لڑکی جو تمکو بہت چھیڑا کرتی تھی ایک حبشی کے ساتھ بھاگ گئی اور دفوا کے مکان کے نکڑ طرف جو کچا مکان کبڑیے کی دوکان کے پاس تھا وہ گر گیا اور جو کا آٹا تین پیسے سیر بکتا ہی لڑکی کہتی ہی ہم اب گیہون کا آٹا کھایا کرینگے آج کل سرکہ بازار مین کم بکتا ہی سپاہیون کی رجمنٹ یہان آئی تھی دو لڑکیان بھگا لیگئی۔ ہماری تمھاری لڑکی بھی اُنکے ساتھ بھاگی جاتی تھی مین نے رجمنٹ مین جاکے غل مچایا اور چھین لائی۔ بڑی مستانی ہو رہی ہی اسکو جلد بیاہ دو سگر برابر والے کے ساتھ۔ وہ اب ایک آنہ روز کماتی ہی۔ مگر اب وہ ایک اشرفی روز اورون کو دیکھتی ہی گورنر کی لڑکی ہی کہ باتین بازار کا چشمہ خشک ہوگیا ہی اور گرمی بہت پڑنے لگی ہی۔ اسکا جواب جلد بھیجنا۔ اور میرے بلانے کی نسبت کیا راے ہی خدا تمکو مجھسے زیادہ عمر دے یا اسی قدر عمر عطا کرے کیونکہ مین اپنے بعد مین تمکو اس دنیا مین تنہا نہین رکھنا چاہتی

تمھاری بی بی گورنرن۔

اِن خطون نے پیٹ مین بل ڈال دیے اور لوگ لوٹن کبوتر بنگئے کہ کیا جلد یقین آگیا اب سینئے کہ وہ خط بھی آگیا جو بدھو نے فوجدار کے نام لکھا تھا یہ بھی پڑھا گیا اور اس سے لوگ شک کرنے لگے کہ بدھو سیدھا سادہ نہین ہی۔ رئیسہ نے جاکے سوار سے بدھو کے گانون اور بی بی کا حال دریافت کیا اور اُسنے مو بمو بیان کیا راست براست۔ اُسنے جھڑبیری کا بنڈل دیا اور پنیر کا ٹکڑا۔ رئیسہ نے شکریہ کے ساتھ تحفہ قبول کیا۔ اب ہم ان دونون میان بی بی کو یہین چھوڑتے ہین۔ اسکے بعد گورنرون کے فخر میان بدھو گورنر جزیرہ حمق پور کی گورنمنٹ کا حال بیان کرتے ہین۔

فصل ۔ ۵۳

اِس دنیا مین یہ سمجھنا کہ سدا یکسان حال رہیگا بڑی غلطی ہی ؎ کسکی رہی اور رہیگی کسکی توبہ کر بندے۔ آج فیل نشین ہین۔ کل جوتیان چٹخاتے نکلتے ہین۔ کبھی گرمی ہی کبھی سردی ایک دائرے مین کل چیزین چکر کھاتی رہتی ہین پہیے کی طرح سے زمانہ چکر کھاتا جاتا ہی۔

وا را ر ہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا	مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا

یہ سوچ کر آب ہواے حیات دیکھ لی ہین - دنیا خواب و خیال ہی -

دنیا خوابیست زندگانی دردی	خوا جیست کہ در خواب بہ بینی آن را

مورخ نے بڑی تعظیم کے ساتھ میان بدھو کی گورنمنٹ کے خاتمہ بالخیر کا حال درج کیا ہی کہ کسقدر جلد تباہ اور کالعدم ہو گئی - گویا اصل مین خواب ہی تھا جٹ پٹ دھوان بنکے اُڑ گئی - اب سنیئے کہ ساتوین شب کو یہ دل مین سوچ رہے تھے کہ نہ کھانا ملتا ہی نہ شراب ملتی ہی اور دن رات جکی بیسنی پڑتی ہی فیصلہ کرو اور تنازع رفع کرو - لا حول ولا قوۃ -

یہ سوچ ہی رہے تھے کہ بندوقون کی آواز آئی - کان کھڑے ہوے - آواز اور تیز ہوئی اور رفتہ رفتہ یہ سمجھے کہ کل جزیرہ ڈوبا جاتا ہی - اُٹھ بیٹھے اور غور سے سننے لگے سمجھ مین نہ آیا کہ اسکا سبب کیا ہی - باجے ڈھول اور دُہل کی آواز اسقدر بلند ہوئی کہ اب یہ اور زیادہ خوف کرنے لگے آجتک کے انھون نے اسلیپر پہنی کیونکہ سیل وہان بہت تھی اور ٹوپی بھی نہ پہنی اور بھاگے تو دیکھا کہ کوئی بیس آدمیون کے قریب تلوارین ننگی لیے اور مشعل روشن کیے غُل مچاتے آتے ہین گورنر صاحب ہتھیار بند ہو جیے غنیم آ گئے - اب مردانگی کی داد دیجیے ورنہ گئے گزرے جلدی کیجیے ورنہ جزیرہ تباہ ہوگا اور ہم سب کے ساتھ ہتھیار باندھیے بدھو بیوقوف بنے ہوے اُلو کیطرح چپ رہے - کہا ارے صاحبو ہمکو ہتھیار سے کیا سروکار ہی ہمارے باپ نے بھی کبھی ہتھیار کی صورت دیکھی تھی خدائی فوجدار کو بلواؤ وہ دم کے دم مین مار کے ہٹا دین - انھون نے کہا کہین ایسی بزدلی بھی نہ کرنا - وہ لوگ بازار لوٹ رہے ہین - بڑے شرم کی بات ہی - بدھو نے بغرا سے قہر درویش برجان درویش و بے دانتون کہا اچھا پھر ہتھیار لگاؤ - مین تو کچھ جانتا نہین - لوگون سے انکو جکڑنا شروع کیا پہلے شالباف سے قوندکو لسا ایکے بعد خود سر پر رکھا بڑا بھاری اور نوبت کا دھونسا پیٹ سے باندھا تلوار ہاتھ مین دی اور کمر سے پیٹے اور کٹار اور چھری لگائی اور کہا جلد چلیے اور ہماری کمان کیجیے آگے آپ پیچھے ہم - اُنھون نے بحسرت کہا جلدی کوت چلے یہان ہلنے کی تو طاقت ہی نہین - قدم نہین اُٹھایا جاتا اور مارے بوجھ کے دبا جاتا ہون لاش کو جا ہے لاد لیجلو - انھون نے کہا چلین شرم آتی ہی کہ ایسا بودا بزدلا گورنر ملا - ڈوب مرو جاکے - چلو وہ قریب آ گئے - یہ بچارے ذرا ہلے تھے کہ دھم سے گر پڑے - جیسے کچھوا گردن دھڑ کے اندر کر کے بیٹھتا ہی یا جیسے ڈونگی کو دریا سے نکال کر باہر ریت مین اُلٹا کھڑا کر دیتے ہین اسپر بعض شہدون نے

مذاق کو مذاق کی حد سے زیادہ کر دیا - یعنی ابن ہیجان کو بجانا شروع کیا اور ادھ مرا کر دیا اور
غل مچانے لگے بان چلاؤ - توپون پر بتی دو - ایک رسالہ داہنی جانب بڑھ چلے تو بچا نہ گورنر
کے ساتھ رہے بدھو بیچارے بے بس - بکس سمٹ سمٹا کے گٹھڑی بنکے بیٹھے ورنہ ان لوگون نے
تو دل لگی مین لے ہی ڈالا تھا اور ہڈی پسلی چور چور کر ڈالی تھی - غل مچا رہے تھے دیکھو غنیم کے باجے کی
دکھن سے آواز آرہی ہی - وہ بم کا گولا چھوڑا - ہان جوانو بڑھے ہوئے - ای مردان بکوشید - الغرض
پورا اسمان جنگ کا کر دیا اور یہ معلوم ہوا کہ دشمن تاخت لے ہی آیا - بدھو نے دل ہی دل مین کہا خدا کرے
غنیم انکو شکست دین اور مین مر جاؤن یا اس جزیرے سے نجات پاؤن - ویسی ہی خلاف امید
آواز آئی - فتح ہی فتح ہی - غنیم بھاگ گیا گورنر صاحب اُٹھئے آپکے نام فتح ہی - خوشیان منائیے اور
مال غنیمت لیجیے - گورنر غمگین نے کہا ذرا مجھے اُٹھاؤ تو - مشعلین گل کر کے میری ہڈی پسلی غنیم نے توڑ ڈالی
انھون نے اٹھا کے کھڑا کیا - انھون نے کہا خدا کرے یہ جتنے غنیم تھے سب لوہے کی کیلون سے جیسے
ماتھے پر ٹھوک دیے جائین مین مال اور غنیمت کا بھوکا نہین ہون لیکن اگر کوئی مجھپر ترس کھائے
تو ذرا شراب پلا دے کہ مین ادھ مرا ہو گیا ہون اور گلا سوکھ کے کانٹا ہوا جاتا ہی - فوراً ان لوگون نے
داکشا نبروں برانڈی) کے جام پلائے اور ملبن دیا - مگر مارے تھکاوٹ اور انتہا کی پریشانی کے
غش آگیا - اب سب کو رنج ہوا کہ مذاق اسقدر بڑھ گیا لخلخہ سنگھایا منھ دھلایا جب ہوش آیا تو پوچھا
کیا وقت ہی - معلوم ہوا کہ سویرا ہی جبت لوگ ذرا ہٹ گئے تو چپکے سے کپڑے پہنے اور اصطبل مین جا کے
گدھے کو پیار کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا جب تیری پیٹھ پر ہم لد کے چلتے تھے تو مزے مین
تھے اب ہوس نے زور کیا - الو اور بمبوق بنگئے - تجھکو جو تھکاوٹ اور مصیبت کا ساتھی تھا
چھوڑ دیا - اس غرور اور بلند پروازی سے ہزار ہا تکلیفون ہزار ہا مصائب لکھو کھا آفتون مین گھر گئے
یہ کہکر انھون نے کاٹھی کسی اور لدے اور سکرٹری اور منشی اور ڈاکٹر کی جانب خطاب کر کے یون
گویا ہوئے - اے حضرات بندہ رخصت میشود واللہ نگہبان شماست اس گورنری اور اس جزیرے
دونون پر خدا کی مار - اب اس موت سے خدا نجات دے مین کیا جانون کہ گورنری اور مورچہ
بندی کیا ہی مین تو کھیتی کا کام خوب جانتا ہون - جوتنا بونا - قانون سے کون مطلب ہی - میرے
ہاتھ مین ہنسیا اچھی معلوم ہوتی ہی نہ کہ عصائے گورنری - بہتر ہی کہ اپنے گھر مین موٹی روٹی اور پیاز کی
بھجیا پیٹ بھر کے کھاؤن بہ نسبت اسکے کہ گورنری مین فاقے کرون اور نالائق نابکار پاجی ڈاکٹر دو
کے پاجی پن کے سبب سے بھوکون مرون - مین تخت سے درگزرا درخت کے سائے مین [illegible]

آزادی کے ساتھ سونا اچھا۔

مبارک بادشاہون کو ضیاے شمع کافوری	گدا کو نور کافی ہے فقط مہتاب تابان کا

مین برہنہ شکم مادر سے پیدا ہوا تھا اور برہنہ ہی قبر مین جاؤنگا۔ یہ لا رڈ سے لہد ینا لینی جب اس جزیرے مین آیا تھا تو بہ یک بینی و دو گوش اور اب بھی اسی طرح جاتا ہون۔ اور اور جزیرون کے گورنر مالا مال ہو جاتے ہین اب مجھے جانے دو۔ تمام بدن چور چور ہے۔ ڈاکٹر نے کہا آپ جاتے مین وہ شراب پلاتا ہون کہ ابھی زخم کا درد کم ہو جاے اور تر و تازہ ہو جایئے اور کھانے کو آج سے جو جی چاہے وہ کھائیے۔ بدھو بولے اب تو بندہ ٹھہرنے والے کو کچھ کہتا ہے کافر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ یہان رہون۔ اب اس جزیرے کی گورنری پر طلاق۔ اور اسپر کیا فرض ہے کوئی گورنری ہو آزمودہ را آزمودن جہل ست میرا خاندان بدنام ہے کہ یہ لوگ بڑے ہٹی ہوتے ہین اگر نہین تو منہ سے نکلجاے تو تمام دنیا ہان نہین کہلا سکتی۔ گورنری گورنرون کو مبارک۔ جتنی چادر ہو اتنے ہی پانون پھیلانے چاہیین۔ ایاز قدر خود بشناس۔ اب مین جاؤنگا دیر ہوتی ہے۔

داروغہ۔ حضور یہان کا قاعدہ ہے کہ جب کبھی کوئی گورنر جاتا ہے تو ایک روز اسکو ایوان گورنری کے باہر رہنا پڑتا ہے۔

بدھو نفر۔ ہم اس قاعدے کا برتاؤ نہین کرتے ہم جیسے مفلس آئے تھے ویسے ہی مفلس جاتے ہین اس سے ہمارا فرشتہ صفت ہونا ثابت ہے۔

ڈاکٹر۔ خدا کی قسم بدھو سے اعظم بر سر حق ہین اب انکو جانے دو۔ برج تو ہم سب کو ہے مگر شہزادی انکی ملاقات کو ترستی ہونگی اور ملنے سے خوش ہونگی۔

سب نے اتفاق کیا اور کہا انکے ہمراہ چلو اور جس شی کی ضرورت ہو وہ مہیا کر دو۔ بدھو نفر نے کہا ہمارے گدھے کو دانہ گھانس کھلا دو اور ہمکو روٹی مکھن اور انگور۔ رستہ دور نہین ہے اور کسی شی کی ضرورت نہوگی کھانا کھا ہی لیتے ہین۔ وہ لوگ انسے بغلگیر ہوے اور یہ روتے ہوے انسے ملے اور بڑی تعریف کی جس امر کو دور اندیشی سے دل مین ٹھان لیا وہ ہی کیا۔ آفرین۔

فصل ۵۴

شہزادے اور شہزادی نے دل لگی دیکھنے کے لیے یہ تدبیر کی کہ خدائی فوجدار انکی اس رعایا کو سزا دین جسنے خواص کی لڑکی سے شادی کا عہد کیا اور انکار کر گیا۔ گو وہ شخص سزا سے بچنے کے لیے بمبئی بھاگ گیا تھا مگر انھون نے اسکی جگہ پر ایک اور کو مقرر کیا اور کل امور کی پہلے ہی

سے ہدایت کردی - فوجدار سے کہا پرسون وہ یل آئیگا اور آپ سے لڑنے پر تیار ہی - یہ بڑے خوش ہوے کہا ازین چہ بہتر - ہم تو ایسے موقع خوشی کے ساتھ ڈھونڈھا ہی کرتے ہین وہ وہ کارستانیان دکھاؤن کہ عش عش کرنے لگے قوت اسر دست اور بازوے توانا کو دیکھیگا اگر شادی پر راضی نہو جائے تو ہمارا ذمہ - بڑی بے صبری سے انھون نے تین دن کاٹے - تین دن تین سو سال معلوم ہوے اب اس زمانے کو ختم ہونے دیجیے اور بدھو کا حال سنیے کہ گورنری چھوڑ کر گدھے پر سوار ہوے جیسر سے وہ دنیا بھر کے جزیرون کی گورنری کو ترجیح دیتے تھے -

یہ اپنے جزیرے سے چند ہی قدم پر گئے ہونگے کہ چھ فقیر ملے جو گاتے ہوے بھیک مانگتے ہین ہاتھون مین لمبی لمبی لکڑیان لیے ہوے - جب قریب آئے تو یہ سب قطار باندھ کے آئے اور گا کر مانگنے لگے - بدھو انکی بولی نہ سمجھے صرف ایک لفظ سے سمجھے کہ خیرات مانگتے ہین مورخ کہتا ہی کہ بدھو نفر بڑے فیاض تھے - انھون نے آدھی روٹی اور کچھ پنیر اور انگور دیے - یہ انھون نے خوشی کے ساتھ لے لیے اور کہا (امیتو - امیتو) بدھو نے کہا ہم امیتو ومیتو نہین سمجھتے - انھون نے تھیلی دکھائی اس سے بدھو سمجھ گئے کہ روپیہ مانگتے ہین اشارے سے کہا روپیہ پاس نہین ہی - اتنے مین ایک فقیر نے آگے بڑھ کے انکی کمر پکڑ کر کہا ہم بھی کیا خوش نصیب ہین بعد مدت اپنے پڑوسی بدھو کو دیکھا ارے یار پہچانا - بیشک تم بدھو ہو - نہ کچھ نشہ مین ہون نہ خواب مین سبدھو متحیر کہ یا الٰہی یہ کون ہی اجنبی آدمی - نام لیا - لپٹ گیا - غور سے دیکھا مگر نہ پہچانا - اُسنے کہا ارے یار تم اسقدر جلد اپنے قصبے کے دوکاندار دنیا کو بھول گئے - بدھو نے پھر غور کرکے دیکھا اور پہچانا اور گدھے ہی پر سے بغلگیر ہوا اور کہا ارے کمبخت اس بھیس مین تجھے کون پہچانے - سنو تو تم یہان کیونکر پھر رہے ہو تم تو جلاوطن کیے گئے تھے - دھر لیے جاؤگے - اسنے کہا جبھی تو ایسا بھیس بدلا کہ تم تک نہ پہچان سکے - سامنے چلو وہان اور لوگ بھی ہین - وہین کھاؤ اور ہماری بپتی سنو - تمنے سنا ہوگا کہ بادشاہ کے اشتہار سے ہم مصیبت زدون کو تباہی کے ساتھ بھاگنا پڑا تھا -

بدھو راضی ہوگئے یہ ایسی باتون مین کب چوکنے والے تھے - دنیا نے اپنے ساتھیون سے کہا اور سب جا کے سڑک سے دور ایک باغ مین جو بہت گھنا تھا بیٹھے - لکڑیان رکھدین اور فقیری لباس اُتار کر صرف کرتے پہنے رہے سب جوان اور حسین شکیل لوگ تھے دنیا البتہ ذرا سن رسیدہ تھے دوب کو دسترخوان بنا کر اسپر روٹی اور تلی اور یان اور پنیر اور نمکدانی اور سور کا بھنا ہوا گوشت اور چھریان رکھدین اور سب نے ایک ایک بوتل نکال کر بوتل ہی سے شراب پینی شروع کی

آسمان کیجانب گردن کی اور چڑھا گئے - دنیا کی بوتل مین بدھو بھی شریک ہوے اور حکومت جانے اور زخمی ہونے اور پٹنے کا سب حال بھول گئے - واہ ری شراب - اُسکے ساتھ کھانا بھی ہوتا جاتا تھا اور ایک فقیر نے روہو مچھلی کا قیمہ بھی نکالا - سب سے زیادہ لطف دینے والی چیز شراب تھی اگر یہ نہوتی تو کوئی لطف نہ آتا - اب ع - نے تم دور دنے غم کالا ۞ شراب بھی ہے اور گوشت بھی ہے - احباب بھی ہین اور کنج تنہائی تو ہے ہی - بدھو بھی انھین لوگون کی طرح بوتل سے شراب ڈھالنے لگے - انکو یہ مثل خوب یاد تھی کہ جیسا دیس ویسا بھیس - آپس مین چہل مذاق بھی ہوتا جاتا تھا - اور قہقہے پڑتے تھے - کسی نے کہا بدھو یہ تم بھی خوشبو اچھی پہچانتے ہو - مانتا ہون واللہ - بدھو نے کہا مفت راچہ گفت - مفت کی تو قاضی کو بھی حلال ہے - پی پلا کر سب دو پہر سوئے لگے - بدھو اور دنیا جاگتے رہے ان لوگون نے کم بھی پی تھی کیونکہ ایک بوتل مین دو شریک ہو گئے تھے - اور باتین بھی کرتی تھین - دونون علاوہ ہیانکے گفتگو کرنے لگے - دنیا نے کہا تمکو یاد ہے بھائی بدھو کہ بادشاہ کے اشتہار نے ہماری کل قوم کے دلون پر کسقدر خوف پیدا کیا تھا خلاصہ یہ کہ ہمکو بھاگنا پڑا - اور اشرفیان جو ہمارے پاس تھین وہ ہمنے ایک مقام پر دفنا دین اور خوب سیاحی کی پہلے بمبئی گئے وہان سے جزیرہ بیرم گئے وہان دو مہینے رہے وہان سے ہندوستان آئے - کراچی بندر مین اُترے سندھ کی سیر کی - پنجاب گئے وہان ضلع جھلم مین گئے - وہان ایک قصبہ بھوت ہے وہان چھپے رہے وہان سے اودھ آئے - انھونہ ایک قصبہ ہے اسمین رہے - غرضکہ اب یہ بھیس بدلا - اگر تم ہمارے ساتھ چلو تو خدا کی قسم بڑی مدد ملے - اشرفیان کھود کے نکال لین تمکو بھی سو اشرفی دین -

بدھو - ارے بھائی مین دو کرور اشرفیان چھوڑ کے آیا ہون میز کس سے کہون بھائی

دنیا - کیا دو کرور اشرفیان چھوڑ دین دو کرور اشرفیان، تو ساری خدائی مین نہونگی؟ اور آپنے چھوڑ کیون دین -

بدھو - ارے یار جزیرے کے گورنر ذیجاہ ہو گئے تھے مگر جزیرون کی گورنری اور نفس کُشی کے ایک معنی ہین ڈاکٹر ہر وقت سر پر موجود - یہ نہ کھاؤ وہ نہ کھاؤ - یہ اُٹھا لیجاؤ - وہ اُٹھا لیجاؤ بھوکون مرو - اور کام اس کثرت سے کہ مرنے تک کی فرصت نہین اور اگر غنیم آئے تو سلح ہو - اور یہان کسان آدمی - تلوار ڈھال کیا جانین -

دنیا - تم تو یار پاگلون کی سی باتین کرتے ہو - ارے گورنری اور تم - آدمیان گر شیدہ ...

خدا خوگرفت + اور وہ جزیرہ ہی کہان ؟ -

بدھو - یہان سے کوئی تین کوس پر ہو آج ہی تو وہان سے بھاگا - ابھی آتا ہون -

دنیا - جزیرہ جانتے ہو کسے کہتے ہین ٹاپو کو - اور ٹاپو سمندر مین ہوتا ہی یہان ٹاپو کہا معلوم ہوتا ہی خلل دماغ ہو گیا ہی - لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم -

بدھو بھائی صاحب آپ اپنی راہ جائیے اور ہم اپنی راہ جائین ہم تمہارا راز کسی پر ہرگز افشا نہ کرینگے - ہمکو ضروری کام نہوتا تو ضرور ساتھ چلتے ہمکو بھی اشرفیان ملتین تم بھی فائدے مین رہتے

دنیا - ارے یار ہم اصرار نہین کرسکتے مگر یہ بتاؤ کہ جب میری بیاہی اور بیٹی چلی گئین تو تم قصبے مین تھے یا کہین باہر چلے گئے تھے -

بدھو - گھر پر تھا - تمہاری لڑکی ایسی خوبصورت اور خوش ادا تھین کہ تمام شہر زیارت کو جاتا تھا اور سب کہتے تھے کہ اس سے بڑھ کے خوبصورت دوسرا نہین ہی - جاتے ہوے بہت روئی اور سب سے گلے ملی اور کہا میری بہبود کے لیے خدا سے دعا مانگو میرا ساسخت دل آدمی تک رویا - اکثرون نے چاہا کہ جا کے راہ سے چھین لائین مگر بادشاہ کے حکم سے خوف معلوم ہوتا تھا وہ مہاجن جو نیل گاے کی جوڑی پر نکلتا تھا اس پر جان دیتا تھا اسکو بڑا ہی رنج ہوا جب وہ گئی تب سے گانون مین اس مہاجن نے صورت نہین دکھائی معلوم ہوتا ہی اس فکر مین گیا ہی کہ اُسکو بھگا لائے -

دنیا - مین بھی جانتا تھا کہ وہ میری لڑکی پر مرتا ہی اور یہ بھی مجھے معلوم تھا کہ لڑکی بڑی سیدھی اور نیک ہی - قومیت کے اختلاف کے سبب سے انمین میل نہین ہوسکتا تھا وہ کبھی اس سے ہنس کے بھی نہ بولی -

بدھو - تو دونون مین دل نہ ملیگا - اچھا اب مین رخصت ہوتا ہون میرے آقا خدائی فوجدار منتظر ہونگے -

دنیا نے کہا اچھا بھائی بدھو نفر جاؤ خدا حافظ ہی - دونون بغلگیر ہوے اور بدھو گدھے سوار ہوکر روانہ باشد -

فصل - ۵۵

دنیا کے پاس دیر تک رہنے کے سبب سے بدھو اُس دن خدائی فوجدار اور رئیس تک نہ پہنچ سکے کوس بھر محل رہگیا تھا مگر شب تار کی وجہ سے انھون نے چاہا کہ کہین سڑک سے الگ سو رہین - مگر بدنصیبی سے ایک غار مین مع گدھے کے گر پڑے لیکن ویسے ہی گدھے نے قدم

جما لیے اور یہ اچانک سے نکل آئے انھون نے خدا کا شکر ادا کیا۔ جان بچی اور چوٹ بھی نہین آئی ادھر اُدھر بدن کو دیکھا تو فضل الٰہی شامل حال۔ مکرر شکریہ ادا کیا کیونکہ انکو یقین ہو گیا تھا کہ ہزار ہا ٹکڑے ہو جاینگے۔ اب گدھے کو نکالتے ہین تو نہین نکلتا یہ بڑی مشکل ہوئی۔ کہا دنیا مین جو پیدا ہوا ہے اُسکو انواع و اقسام کی مصیبتین سہنی پڑتی ہین۔ کون جانتا تھا کہ جو شخص ابھی گورنر تھا اور ہزار ہا آدمیون اور رعایا کا مالک وہ آج گڑھے مین گریگا اور یہ حال ہوگا۔ اب ہم دونون مرے جاتے ہین زخم اور صدمے کے سبب سے اور مین گدھے کے رنج مین۔ فوجدار بھی کیا خوش نصیب آدمی ہین۔ غار مین گرے بھی تو کون سے وہان انواع و اقسام کی نعمتین دیکھین اور ہم گرے تو اس مصیبت مین اپنا اپنا نصیب ہے۔ انھون نے خوبصورت خوبصورت عورتین اور بیش بہا اشیا دیکھین۔ ہم یہان ناحق آئے اب کچھ دیکھینگے۔ جو کچھ ہو بیٹا گدھے اگر تمھاری جان گئی تو ہماری جان بھی تمھارے ساتھ ہی جایگی۔ اکیلے نہ مرینگے اور تاریخ مین لکھ جائیگا کہ بدھو اور انکا بیٹا گدھا دونون نے مرتے دم تک ساتھ دیا۔ ایسے عاشق ایک دوسرے کے تھے ہماری شومی طالع ہمین یہان لائی ورنہ اگر اپنے گھر مین مرتے تو کوئی وقت پر پانی دینے والا تو ہوتا اور دم آخری کسی کے زانو پر سر رکھ کر آرام سے تو مرتا۔ ای نور چشم راحت جان تو ہی اس مصیبت کے وقت میرا ساتھی ہے اگر زندگی باقی ہے تو دانہ دونا کر دونگا۔ اسوقت بس ہم ہین اور تم ہو۔ اور اللہ کا نام ہے۔

اب جو غور سے دیکھتے ہین تو خود بھی گڑھے کے اندر ہین۔ گدھا نیچے۔ خود ذرا اوپر۔ جل جلالہ پر روتے اور غل مچاتے تھے اور گدھا چپ چاپ سنتا تھا تمام شب گریہ وزاری مین بسر کی صبح کو دیکھتے ہین کہ سچ۔ کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہے۔ گدھے کا اوپر سے ہٹنا اور بلا اعانت گڑھے سے نکلنا بھی زیادہ محال۔ اب انھون نے جان بوجھ کے بآواز بلند غل مچانا شروع کیا کہ شاید کوئی سنے مگر بے سود وہ راستہ بہت ہی کم چلتا تھا۔ یقین ہو گیا کہ یہین قبر ہے۔ گدھا دل کی آنکھون سے روتا تھا روٹی نکال کے انھون نے گدھے کو دی اور گدھے نے کھائی۔ بدھو نے اسکو مثل سنائی۔ اگر آدمی چاہے کہ درد و صدمہ مین جی کو سنبھالے۔ تو ضرور ایک ٹکڑا روٹی کھالے۔

آخر کار خدا خدا کر کے ایک دروازہ سا بیچ جانب دکھائی دیا اور اسکے اندر حضور داخل ہوئے تو دیکھا کہ اندر ہی اندر راستہ اس غار مین دور تک چلا گیا ہے۔ گدھے کو لیکے چلے روشنی خاصی تھی مگر تھوڑی دور پر پھر اندھیرا ہو گیا۔ ٹٹول ٹٹول کے چلے ہی گئے فوجدار نے جو باتین غار بزرگ کی بیان کی تھین وہ بار بار یاد آتی تھین اور ہر مقام پر خوف تھا کہ مبادا زمین دھنس جائے اور یہ بھی

اسکے اندر دھنس جائیں۔ تخمینہ کیا تو یہ اپنے نزدیک کوس بھر کے قریب آگئے ایک مقام پر روشنی سی معلوم ہوئی سبجھے کہ دوسری دنیا کا راستہ آگیا۔

مورخ نے اس مقام پر جاکر بدھو کا ذکر چھوڑ دیا اور بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ فوجدار جناب کا حال قلمبند فرمایا جناب خدائی فوجدار صاحب بہادر اس دن کے بڑے شوق سے منتظر تھے جو جنگ کے لیے مقرر تھا کہ اس خواص کی لڑکی کے ساتھ جو بے ادبی اسکے معشوق عاشق نے کی تھی اسکی سزا دیں۔ ایک روز صبح کو گھوڑے پر سوار اس غرض سے باہر نکلے کہ جنگ کے لیے ذرا مشق کر لیں کہ ایک مقام پر جنگ سے دو ایک روز قبل گھوڑا ذرا دھنس جانے کو تھا کہ انھون نے باگ کھینچ کر لی ورنہ ایک غار کے اندر مع گھوڑے کے دھنس جاتے گڑھے کی جانب دیکھا تو آواز سی سنائی دی۔ ذرا اور قریب گئے تو آواز یہ آئی ارے کوئی خدا ترس آدمی یہاں ایسا ہی جو رحم کھائے اور مجھے اس گڑھے سے نکالے غور کر کے سنا تو بدھو کی سی آواز آئی کہ ارے میں گورنر سابق بڑی تکلیف مین ہون۔ فوجدار نے باواز بلند کہا۔ اس غار مین سے کسکی آواز آتی ہی کون پکارتا ہی۔ اسکے جواب مین گڑھے سے آواز آئی۔ سوا مجھ ستم زدہ کے اور کون ہو سکتا ہی۔ مین مصیبت رسیدہ بدھو نفر گورنر ہون۔ مصاحب خاص نامی گرامی ذیجاہ خدائی فوجدار شیرافگن فوجدار کو اور بھی استعجاب ہوا سمجھے کہ بدھو مر گئے اور انکی روح توبہ کرنے آئی ہی۔ انھون نے کہا تمکو خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ کون ہو۔ اگر کسی کی روح ہو اور عذاب مین ہو تو بتاؤ مین تمھارے لیے کیا کر سکتا ہون کیونکہ میرا پیشہ یہی ہی کہ ہر مظلوم اور مصیبت زدہ کو مدد دون اور غربا او بے بسون کے کام آؤن۔ اور انکے لیے جنگ کرون۔

آواز آئی کہ (این! یہ رنگ گفتگو تو میرے آقا فوجدار کا ہی۔ کوئی دوسرا ہو ہی نہین سکتا۔) فوجدار نے کہا۔ ہان مین فوجدار شیرافگن ضرور ہون اور میرا پیشہ یہ ہی کہ مصیبت کے وقت انسان کے کام آؤن چاہے زندہ ہو چاہے مردہ۔ بتاؤ تم کون ہو اگر بدھو ہو اور مر گئے ہو اور روح کی مخلصی چاہتے ہو تو صاف صاف بیان کر دو۔ ہمت مردان مدد خدا۔ آواز آئی (خدا گواہ ہی کہ مین بدھو نفر حضور کا غلام ہون۔ زندہ صحیح و سالم ہٹا کٹا۔ مین عمر بھر نہین مرا۔ اس جزیرے کی گورنری بوجوہ چند در چند جنکو وقت فرصت بیان کرونگا۔ چھوڑ کر یہان آیا ہون۔ اس غار مین مع حمار وفادار گر پڑا۔ گدھا بھی یہان ہی اتنے مین گدھے نے فوراً سینیو سینیو کی آواز لگائی۔ واہ رے گدھے گویا سمجھ گیا۔ آخر گدھے کا گدھا تھا یا نہین۔ فوجدار نے جو گدھے کی آواز سنی تو کہا (گواہ معتبر ہی

آواز بیچاری - بدھو ٹھیرا وہیں - شہزادی کا مکان سامنے ہی ہے - ان سے لوگوں کو بلاتا ہوں وہ تمکو اس نمارے سے نکالینگے جسمیں تم اپنے گناہوں کے سبب سے پڑے ہو - بدھو نے کہا از برائے خدا جلد جائیے اور جلد آئیے - تو نہ چھوڑ گڑھے میں ہوں اب زیادہ اسکا برداشت کرنا محال ہو چلا مرگ ناگہانی سے ڈرتا ہوں -

فوجدار نے جاکے اپنے میزبانوں کو اطلاع دی اور انکو یہ سنکر بڑا استعجاب ہوا اگرچہ سوچے اس غار بزرگ میں جو مدت سے مشہور مسلمانوں کا تھا بدھو ضرور گر پڑا ہوگا - مگر سمجھ میں نہ آیا کہ گورنمنٹ بغیر ہماری اطلاع کے کیونکر چھوڑ کر چلا آیا - لوگ رسی اور رسے وغیرہ پانی لیکر گئے اور بہزار دقت بدھو اور اس نمارے تیرہ و تار سے نکالکر روز روشن میں لائے اور گدھے کو بھی نکالا - انکو دیکھکر ایک طالب علم نے کہا خدا کرے نالائق گورنر جتنے ہیں وہ سب اسی طرح اپنی گورنمنٹوں سے نکالے جائیں جسطرح یہ گنہگار آدمی اس غار کے قعر سے نکالا جاتا ہے بھوکا پیاسا بیجان اور مفلس بیگ) یہ بدھو نے سنکر کہا ای گھٹنے اور کوسنے والے آدمی - ابھی تھوڑے ہی دن ہونے کی بات ہے کہ میں ایک جزیرے کا گورنر تھا جہاں دو دو دن آدھا ایک ٹکڑے روٹی اور پنیر پر بسر کی - ڈاکٹروں نے بھوکوں مارا اور دشمنوں نے ہڈی پسلی کا برادہ صندل بنایا - اور رشوت درکنار ایک ادھی تنخواہ کی بھی پائی - مگر ع - کارے کہ خدا کند فلک را چہ مجال - ہم تو انتظامیان کی گائے ہیں لیکن -

کسی بُرا نہ مانیے کہ جو گنوار کہے | جیسے گھر کا نابدا بھلا برا بہا لے !

فوجدار نے کہا بدھو کسی جاہل کے کہنے کا برا نہ مانو - تمہارا تو دل صاف ہے - بس لوگوں کو بکنے دو - اگر کوئی گورنر مالا مال ہوکے آیا تو لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ اسنے خوب رشوت لی اور اگر خالی ہاتھ آیا تو خندہ زنی ہونے لگی کہ اس گدھے سے بڑھ کے بھی کوئی گدھا ہوگا گورنری کرکے بھی جوتیاں ہی چٹخاتے آئے ہیں - بدھو بولے یہ تو ہم بھی جانتے ہیں کہ لوگ ہمکو گدھا کہینگے مگر چور نہ کہینگے -

یہ گفتگو ہوتی جاتی تھی اور فوج طفلان مفت ساتھ تھی اسی برزخ سے حضور شہزادے کی ڈیوڑھی پر آئے اور دونوں میزبانوں کو استقبال کے لیے پھاٹک پر پایا - بدھو نے کہا آپ لوگ جائیے میں جب تک گدھے کے دانے گھاس کا سامان نہ کرلونگا نہ آؤنگا یہ بیچارہ رات بھر حیران رہا - اسکے بعد جاکے شہزادی اور شہزادے کے قدموں پر گر پڑے اور کہا - ای آقا و زوجہ معظمۂ آقا حضور کے حکم سے غلام نے جزیرے کی گورنری قبول کی - مگر جیسا مفلس گیا ویسا ہی مفلس آیا - نہ کچھ کھویا نہ پایا سلطنت کا انتظام اچھا کیا یا برا اسکے گواہ موجود ہیں - میں نے شکوک رفع کیے مقدمے فیصل کیے اور بھوکوں مرا

کیونکہ وہ بدبخت ظالم مجھے کھانے نہین دیتا تھا اور کہتا تھا کہ جزیرون کے گورنرون کو کم خوراک ہونا چاہیے دشمنون نے حملہ کیا شبخون مارا جزیرے والے کہتے ہین کہ ہمارے بازوے توانا و قوت سرِدست سے انکو شکست ہوئی وہ خداشناس لوگ ہین جھوٹ کیون کہتے - مگر اب سے آئے گھر سے آئے یہان اب کان پکڑتے ہین- گورنری سے بدتر کوئی کام نہین ہی- کام بہت اور کھانا ندارد اور خوف ہر دم ہر گھڑی- کل مین جزیرے سے روانہ ہوا- وہی سڑکین وہی بازار وہی مکان وہی جھتین وہی کھڑکیان چھوڑ کے آیا ہون جو پہلے تھین نہ کسی کا قرضدار ہون نہ زردار- گو مجمع قوانین کا جی چاہتا تھا گر سوچا کہ ع- ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت ✤ کا معاملہ ہوگا - جزیرے سے صرف گدھا میرے ہمراہ تھا اور بس - ایک غار مین گر ارات بھر چلا یا کیا مصیبت پر مصیبت پڑی فوجدار کہاں کہ نہ آئین تو ہم پاتال کی خبر لائین- دس دن کی گورنری مین یہ تجربہ ہوگیا کہ اگر کوئی گورنری دیتا ہو دے تو گورنری نہ کرے - صرف جزیرے ہی کی نہین- تمام دنیا کی بھی ملے تو لات مارے ہین حضور کے قدم کی جوتیان ہون- بلی بخشے چوہا لنڈورا ہی ہو کے جیے گا مین پھر اپنے آقا کی خدمت مین حاضر ہا پیٹ بھر کے کھانا تو ملتا ہی - پلاؤ نہین چنا ہی سہی-

بدھو خدا خدا کرکے خاموش ہوے اور لمبی چوڑی تقریر ختم کی- فوجدار کو خوف تھا کہ مبادا بہت کچھ بیہودہ بکین مگر جلد بخیر گزشت اسکا انھون نے شکریہ ادا کیا رئیس نے بدھو کو گلے لگا کر کہا واللہ اسکا مین دلی رنج ہوتا ہی کہ اسقدر جلد آپ نے گورنمنٹ چھوڑ دی مگر ہم آپ کو کوئی اور عہدہ اپنے ملک مین دینگے جسمین کام کم آرام بہت ہو- شہزادی نے بھی کہا ہم تمھاری تکلیف کا معاوضہ کر دینگے تم بہت زخمی ہوے ہو-

فصل - ۵۶

رئیس اور رئیسہ خوش تھے کہ بدھو نفر کی گورنری کا لطف بہت اچھا رہا اور جو جزیرہ انکو دیا تھا اُسکی گورنمنٹی انھون نے خوب نبا ہی- اسی روز داروغہ بھی آگیا اُسنے پوست کندہ کل حال بیان کیا اور غنیم کی حملہ آوری اور خفیف سی زدوکوب کی کیفیت سُنکر دونون کمال محظوظ ہوے کہ مارے خوف کے بدھو بھاگ آئے-

اب سنیے کہ جنگ کا روز معہودہ آن پہونچا اور رئیس نامدار نے اپنے سوار کو سمجھا دیا کہ خدائی فوجدار کو زخمی کرنا مگر نہ مار ڈالنا نہ زخمی کرنا - فوجدار سے کہا اپنے نیزے سے لوہے کے سرے نکال لو جنگ مین خون خرابہ نہونا چاہیے - فوجدار نے کہا بہتر- جو راسے ہو مجھکو ہر طرح

سے لڑنے کو تیار ہین -

آخر کار روز معہودہ آیا - بڑے معرکے کا دن تھا - رئیس کے حکم سے باغ کی املاک کے سامنے ایک چبوترہ بنگیا تھا اور اسپر شامیانہ نصب ہوا اور اہین جنگ کے پیر فیصلی یا پنچ اور مستغیثہ خواص اور اسکی لڑکی یہ سب بیٹھے اردگرد کے قصبون سے لوگ جوق جوق جمع ہوے کہ اس جنگ کو دیکھین جسکا نام بھی آجتک کسی زندہ یا مردہ نے نہین سُنا تھا -

سب سے پہلے دنگل مین مہتمم جنگ آیا - دیکھا کہ زمین ہموار ہے چوطرفہ خود گیا اور دیکھا کہ کہین کوئی ایسی جگہ تو نہین ہے جہان بے ایمانی سے کسی نے پولی زمین رکھی ہو کہ مخالف کا پانوُ اُسکے بعد مستغیثہ اور اسکی لڑکی دونون برقع پوش آئین اور بڑے تردد کا اظہار حرکات و سکنات سے کیا - بعد ازان فوجدار صاحب آئے اور اسکے کچھ عرصے کے بعد انکا مخالف بڑے کروفر کے ساتھ آیا - ڈھول اور تاشے اور نوبت خانہ بجتا ہوا - اور نقارخانون کے گھوڑون ٹاپون کی آواز دو کوس سے سُنائی دیتی تھی - جس عراقی پر یہ سوار تھا وہ جہان پر جاتا تھا دھرتی دھمکنے لگتی تھی - سر سے پانون تک مسلح - اونچا بنا ہوا - سینہ چوڑا چکلا - چیتے کی سی کمر شیر کا سا پنجہ ع - بہ ہیکل قوی چون تناور درخت + رنگ بھورا اور چہرے پر جھائیان - شہزادے نے بہت اچھی طرح ہدایت کر دی تھی کہ اس اس طرح پیش آنا سمجھا دیا تھا کہ خبردار فوجدار پر چوٹ نہ آنے پائے مگر اپنے آپ کو بھی بچائے رہنا ورنہ موت رکھی ہوئی ہے اگر جنگ جوش کے ساتھ ہوئی تو غضب ہی ہو جائیگا - مخالف آن کے مستغیثہ کے قریب بیٹھا اور غور سے دیکھنے لگا کہ مجھے کون اپنا شوہر کہتی ہے -

جنگ کے فوجی منتظم نے خدائی فوجدار کو آواز دی اور انکے مخالف کے روبرو پوچھا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ فوجدار تمھاری طرف سے تمھاری پیروی کرین - اُنھون نے کہا بیشک - انکی کارروائی مثل ہماری ساختہ پرداختہ کارروائی کے ہوگی انکو پورے پورے اختیار ہین - رئیس اور رئیسہ ایک اونچی جگہ پر جو خاص اسی لیے بنوائی گئی تھی متمکن ہوے تماشا گاہ یعنی جنگگاہ مین دور تک تل رکھنے کی جگہ نہین تھی لوگ بڑی خوشی سے گئے کہ اس نئی قسم کی جنگ کو دیکھین جو دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے - شرط یہ تھی کہ اگر فوجدار فاتح ہون تو مخالف کو مجبور ہو کر اس خواص کی لڑکی کے ساتھ شادی کرنی پڑیگی اور اگر شکست کھائی تو وہ آزاد ہو جائیگا اور عورت اسکو شادی پر مجبور نہ کریگی - اور بس -

مہتمم جنگ نے دونون کی مساوی رعایت کے ساتھ کھڑے ہونے کا بندوبست کیا کہ تم یہان رہو اور تم یہان رہو - بگل ہوا اور باجا بجنے لگا - زمین گھوڑون کی ٹاپون سے ہلنے لگی تماشائیون کے دل دھڑدھڑ کرتے تھے کہ دیکھیں کسکی جان پر بن آتی ہے اور کیا ہوتا ہے خدائی فوجدار اپنی معشوقہ ماہ سیما کو یاد کر کے منتظر تھے کہ ادھر جنگ کی جھنڈی کا اشارہ ہو اور ہم ٹوٹ جائیں - انکے مخالف کے اور ہی خیال تھے اُسنے چاہی تھا اسکی طرف نظر ڈالی تو حسن خداداد کا عاشق ہو گیا اور عشق خانہ برانداز نے انکے دل میں جگہ کر لی - اور اب یہ ثابت ہو گئے - خدائی فوجدار کی برچھی سے پہلے اثر کرتی اس پری کی نگاہ کی برچھی پہلے ہی سے آر پار ہو گئی - دیکھتے ہی گھائل ہو گیا -

عشق در آمد در گفت سلام علیک	عشقی بود ولی شاد مگر گفت سلام علیک
یہ تو معشوقہ پری وش کے گھورنے میں ٹوٹ رہے تھے - ~	
اسقدر بادۂ الفت سے کیا ہے مدہوش	مجھکو معشوق مرے پاس کی ہے خبر کچھ بھی نہین

ادھر جھنڈی سے اشارہ کیا گیا اُدھر خدائی فوجدار تیر کی طرح پہونچے اور بدھو نے آواز دی ای شاباش - مرحبا - خدا کو سونپا آج شمشیر شجاعت کے جوہر دکھاؤ - تم برسرِ حق ہو مگر مخالف نے دیکھا کہ فوجدار صاحب بڑھتے آتے ہیں - ع نہ بلدیہ ٹلدیہ جنبد نہ جائے مخالف نے منتظم جنگ سے پوچھا کہ یہی شرط ہے نا کہ اگر ہم شکست پائیں تو اس نازنین کو بیاہین اسنے کہا جی ہان - مخالف نے کہا ہم ہارے - ہم اس نامی پہلوان نامدار کا مقابلہ نہین کر سکتے - اب ہمارا اس پری کے ساتھ نکاح ہو جائے - بدھو تو چاہتے ہی تھے کہ جنگ ہو - انھون نے کہا بیشک عہد کے مطابق ضرور شادی ہونی چاہیے - خود اور جنگی وردی مخالف نے گھوڑے ہی پر سے اُتار ڈالی تو خواص اور اُسکی لڑکی نے غل مچا کر کہا (فریب - دغا - دغا - یہ وہ شخص نہین ہے) اتنے مین مخالف نے چاہا کہ اُس نوخیز کی مان سے کہا - ہم راضی ہمارا خدا راضی - بے جھگڑے کے ہم شادی کرنے پر تیار ہین - ع - گڑ سے جو مرے تو زہر کیون دو + فوجدار نے للکارا کہ شادی ضرور ہونی چاہیے -

اب فوجدار نے آگے مخالف سے کہا کہ جوان کیا ہمت ہار گئے عورت کے پھیر مین بہادری کو خاک مین ملا دیا - واہ) بدھو بولے حضور انکی راے سے ہمکو اتفاق ہے جو میاں کو جو کچھ دینا ہو وہ بلی کو دے دو بس کوئی دقت نہوگی - اور اُن عورتون کے پاس جا کر کہا بی بیو - وہی شخص ہے - مگر جادوگرون نے تمکو دق کرنے کے لیے یہ ہتھکنڈے کیے ہین - ایک بڑے

نامی بہادر کو ہمارے آقائے نامدار نے شکست فاش دی تو جادوگروں نے اسکی صورت بدل کر طالب علم کی صورت بنادی اور انکی معشوقہ پری وش کو گنوارن بنادیا۔ امیر خواص نے کہا اچھا اسی کے ساتھ ہماری لڑکی کی شادی سہی۔ بی بی بن کے رہنا اس سے بہتر ہی کہ مایوسی مین زندگی بسر ہو۔

اب فیصلہ یہ ہوا کہ جو اصل شخص ہو اسکی تلاش ہو اور دس بارہ دن مین مخالف کی صورت بدل جائے اور اصل آدمی بھی ظاہر ہون تو انکے ساتھ شادی ہو کیونکہ جادو کا اثر ایک ہفتے سے زیادہ نہین رہ سکیگا۔ دو ہفتے کے لیے میان مخالف قید کیے جائین فوجدار صاحب کی فتح کا باجا بجنے لگا۔ تماشائی تماشا دیکھنے گئے تھے مایوس ہوے کہ نہ تلوار چلی نہ بھالا چلا اور مطلب ہی کیا جب کسی کی بوٹیان بچتے نہ دیکھین اسکول کے لڑکون کا قاعدہ ہو کہ جب کبھی کسی کو پھانسی چڑھتے دیکھنے جاتے ہین اور سنتے ہین کہ پھانسی کا حکم منسوخ ہو گیا تو بڑا رنج ہوتا ہو۔ بھیڑ چھٹ گئی۔ فوجدار اور رئیس گھر واپس گئے۔ مخالف قید۔ خواص اور اسکی لڑکی بڑی خوش ہوئین کہ گو اصل مجرم نہ ملا۔ مگر شادی تو ہوگی۔ کسی کے ساتھ سہی۔

فصل۔ ۵۷

خدائی فوجدار صاحب نے اب ٹھان لی کہ چاہیے جو کچھ ہو ہم اس آرام کی زندگی نہ بسر کرینگے پڑے پڑے مفت کی روٹیان توڑتے ہین مایختیان اُڑاتے ہین۔ خدا کو کیا صورت دکھائینگے۔ ایک دن رئیس سے اجازت کے طالب ہوے اور دونون میزبانون نے افسوس اور قلق کے ساتھ اجازت دی۔ رئیسہ نے بدھو کو اسکی بی بی کا خط دیا اور بدھو اسکا مطلب سُنکر رونے لگے کہ ہاے گورنری کا لطف ہماری بی بی نے نہ اُٹھایا اور ہمکو اب پھر اپنے سودائی کے ساتھ جان کھپی کرنی پڑی۔ بی بی نے شہزادی کو جھڑ بیری بھیجدی اگر نہ بھیجتی تو ہمین رنج ہوتا۔ وہ جھڑ بیری ہی سہی۔ مان کا پان بھلا۔ احسان فراموشی تو نہین کی۔ الغرض جس حیثیت سے مین جزیرے کے اندر گیا اسی قطع سے باہر واپس آیا۔ برہنہ پیدا ہوا تھا۔ برہنہ ہون۔ نہ لیا نہ دیا مگر اس مقام سے جانے کا بڑا رنج ہو میان بدھو نفر دل سے یہ باتین کر رہے تھے کہ خدائی فوجدار سر سے پانون تک مسلح ہو کر آن موجود ہوے۔ ادھر اُدھر سے لوگ انکے دیکھنے کو جمع ہو گئے۔ رئیس اور رئیسہ بھی آئے۔ بدھو گدھے پر سوار مگر بہت ہی خوش۔ رئیس کے داروغہ نے انکو سفر خرچ کے لیے دو سو اشرفیان دین اور فوجدار اس حال سے واقف نہ تھے اور سب انکی زیارت

کرنے آئے تھے کہ اتنے مین وہ خواص جوان پر عاشق ہوئی تھی آئی اور ... ت کے ساتھ یون گانے لگی—

ارے بے رحم تو جاتا کہان ہی
ذرا تو روک لے ملتفت رہوار
مصیبت پر مری کچھ رحم کھاؤ
کرو اب رحم میری بے کسی پر
مین ہون فرہاد تو شیرین اگر ہے
سنو بپتی مری میری زبانی
دہائی ہے گیا چوری مرا دل
فقط دل ہی نہین اسنے اڑایا
عجب اس دیس کی ہے ریت یارو
ٹھگون کی ہے وہ بڑھیا بیشک و ریب
گورنر بنکے ہوپنچے آپ ٹابو
پھٹے ڈر ہو خدا کی مار تجھپر
کو ترنا پانے سے کیا حاصل ہے پیارے

خبر ہے کچھ کہ روتی کون یان ہی
یہ عجلت کیا ہے کیون جلدی پڑی ہے
مہینے دو مہینے بعد جاؤ
مجھے غارت کیا اس عشق نے ہائے
خطا گر کچھ ہوئی بندہ بشر ہی
تمھین دیکھا ہے جب سے آنکھ بھر کر
کسی کمبخت نے پایا ہے کھرا دل
اڑائی ٹوپیان بھی مخملی تین
کہ چورون اور ٹھگون کو کہتے ہین بتاؤ
پڑین جو تر پہ اسکے کوڑے ہر روز
وہان چندیا بنی کوہ سیاہ تو
خدائی فوجدار نامور سے
ہمارے تم بنو اور ہم تمھارے
خدا غارت کرے تمکو جہان ہو

نہ کچھ ہون نہ کچھ مین سانپ ہون یا
خراب و خستہ یان بندی کھڑی ہے
کرو اب رحم میری بے بسی پر
پڑا پالا ہے اک بے رحم سے ہائے
حقارت سے نہ دیکھو مجھکو جانی
ہوا ہے دل ہمارا عشق کا گھر
فقط دل ہی نہین اسنے چرایا
چرا کر لیگیا طنبورہ اور بین
جو بدھو ساتھ ہے مکار و پر عیب
گہن سے تب چھٹے ماہ شب افروز
ارے گھامڑ گدھے تو اور گورنر
صبا پیغام میرا جا کے کہدے
جو مانو تو ہے احسان گر نہ مانو

فوجدار غور سے سُن رہے تھے جب اسنے اشعار ختم کیے تو بدھو کی طرف مخاطب ہو کر کہا یہ کیا کہتی ہین بھئی یہ مخملی ٹوپی کیسی اور بین کی چوری چہ معنی دارد۔ بدھو بولے ٹوپیان تو ہین مگر بین اور طنبورے کا حال نہین معلوم۔ رئیس نے دل لگی دل لگی مین کہا کیون صاحب یہ چوری اور سینہ زوری۔ ٹوپیان اور بین اور طنبورہ ابھی دے دو یا ہمسے جنگ کرو۔ فوجدار نے کہا لاحول ولا قوۃ۔ یہ محسن کشون کا کام ہے۔ بھلے مانس کہین احسان فراموش ہوتے ہین۔ آپ برا و تلوار نکالون۔ ٹوپیان بدھو نفر کہتے ہین کہ انکے پاس ہین وہ لے لیجیے طنبورہ اور بین نہ ہمارے پاس ہے نہ بدھو نفر کے پاس بندہ نہ کبھی چور بنتا نہو گا۔ ہان اگر کوئی یہان مجھ پر رکھے تو میرا کون قصور ہے۔ حضور مجھے خوب جانتے ہین اچھا رخصت۔

رئیسہ نے کہا فوجدار صاحب خدا آپ کو ہر مہم مین کامیاب کرے اب اگر آپ زیادہ یہان رہینگے تو ان عورتون کی آتش عشق اور بھڑکے گی۔ خدا حافظ ہے اور بین تو آج ہی ان سب کو

سپرد کیے دیتا ہوں نامحرم پر نظر ڈالنا کیا معنی - اتنے میں اس خواص نے کہا فوجدار صاحب میں نے عشق کے نشہ میں چور ہو کے کہا تھا واقعی میں اور طنبورہ یہاں ہی ہے یہ وہی مثل ہوئی - ع - ڈھنڈھورا شہر میں لڑکا بغل میں - بدھو نے کہا ہم جانتے تھے اگر تجھے چوری کرنی ہوتی تو اپنی سلطنت میں ہزاروں گھاتوں سے چوراتا -

فوجدار نے سر تسلیم خم کر کے رئیس اور رئیسہ اور حاضرین کو سلام کیا اور گھوڑا بیدجاوہ جا بدھو کا گدھا ٹخ ٹخ کرتا پیچھے پیچھے - اب دونوں چلے -

فصل - ۵۸

فوجدار صاحب نے بعد مدت اپنے آپ کو کھلے میدان میں پایا آدمی نہ آدم زاد دیکھی عورت کی گستاخی اور اشارہ بازی کا ڈر - جی خوش ہو گیا کہ اس سستی اور آرام کی جگہ سے اپنے موقع پر آگئے اور اسلحہ سے کام لینے کو تیار ہوئے بدھو کی جانب مخاطب ہو کر کہا اے بدھو آزادی سے بڑھ کر اور کوئی عطیہ خدا انھیں عجب چیز ہے - گوہر کان اور دُر دریا کی اسکے مقابل میں کوئی اصل و حقیقت نہیں آزادی اور آبرو کے لیے جان دے دے تو بیز یبا ہے - سب سے بدنصیبی انسان کی یہ ہے کہ غلامی میں بسر کرے شہزادی کے مکان پر سونے کے تقیے کھاتے اور برف کا پانی پیا اور فالسے کی برف کیوڑے کی برف بھنگ کی برف نوش کی بید مشک شربت کی برف - دودھ کی برف بالائی کی برف پلاؤ بریانی زیر بریانی مطنجن زردہ سیف الانواع و اقسام کے کباب کندن قلیہ مسلم مرغ کباب فیرنی سفیدا ملنبئی اور نایاب آم طرح طرح کی مٹھائیاں کھائیں شاہیں ایسی میں جو بادشاہوں کو نصیب نہیں ہوتیں مگر بیکار ہم تو اپنے حساب بھوکے رہے - آزادی کجا - پرائے گھر کھایا تھا نا -

یارب تو جہاں کن کہ پریشاں نشوم	محتاج برادران و خویشاں نشوم
بے منت مخلوق مرا روزی دہ	تا از در تو بر در ایشاں نشوم

بدھو نے کہا یہ بھی حضور کو کچھ خبر ہے کہ دو سو اشرفیاں زاد راہ کے لیے ساتھ کر دی ہیں سو آزادی نہ سہی - آڑ تو ہے - سراؤں میں سوائے زدوکوب کے اور کیا ہے -

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ دس بارہ آدمی جو کسانوں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے دکھائی دیئے ہری ہری دوب پر کھانا کھاتے تھے - ایک جانب کوئی شے سفید چادر سے ڈھکی ہوئی تھی - فوجدار صاحب نے سلام کر کے پوچھا کیوں بندہ نواز اس چادر کے نیچے کیا ڈھکا ہے - انھوں نے کہا کچھ مورتیں ہیں جو ہم اپنے گانوں میں لیے جاتے ہیں چادر ڈال دی ہے کہ گرد نہ پڑے اور اپنے کاندھوں پر لیے

جلتے ہیں کروٹ نہ جائیں۔ فوجدار نے کہا جو چیز اس احتیاط سے جائیگی وہ ضرور عمدہ ہوگی۔ دوسرا
بولا حضور بہت ہی عمدہ ہیں پہلے دکھا دوں۔ چادر اُٹھائی تو مہادیو کی مورت۔ بیل پر سوار۔ بھبوت
لگائے۔ سانپ اور اژدہے گلے سے لٹکے ہوئے۔ کل مورت سونے کی نظر آتی تھی۔ فوجدار
نے کہا یہ کوئی ہم لوگوں کے پیشے کے تھے۔ نرگاؤ سوار اژدر افگن۔ اسکے بعد ایک عورت دیکھی
کالی جی کی مورت۔ سیاہ فام۔ لال لال زبان نکلی ہوئی۔ خونخوار۔ شمشیر برہنہ ہاتھ میں۔ فوجدار
نے کہا کیا جلال ہے۔ بدھو بولے حضور یہ اس مثل کو پوری کرتی ہیں کہ جسکی تیغ اُسکی دیغ۔ فوجدار
مسکرائے اور تیسری مورت دیکھی۔ ہنومان جی بجرنگ بلی سر سے پانوں تک لال۔ ہاتھ میں بجر
کوئی اٹھارہ من کا دُم دو سو کوس کی۔ فوجدار بولے یہ ہم سب کے دادا پیر تھے۔ پہاڑ کے
پہاڑ ایک اُنگلی پر اُٹھا کر تبت سے سیلون لیگئے۔ ایک اور چادر اُٹھائی تو بھیروں جی۔ کالے
کتے پر سوار۔ شراب کی بوتل ہاتھ میں۔ فوجدار ہنسے اور کہا یہ جنگ بازخانی معلوم ہوتے ہیں۔
بدھو نے کہا جنگ بازخانی کیا معنی۔ فوجدار بولے ہماری اصطلاح میں شراب پینے والوں کو جنگ
بازخانی اور شراب کو جنگ بازخان۔ اور بھنگ کو ٹھنیا اور تاڑ کو ملدراز خان کہتے ہیں۔ انکی
تصویر بھی شراب دردست بنوائی گئی۔ بدھو یہ سب ہمارے پیشے کے لوگ ہیں۔ اژدر اور دیو اور
شیر کو سمجھتے کیا تھے اور ہم کیا سمجھتے ہیں تمنے خود دیکھا کہ اُس روز شیر ہمسے دب گیا۔ اور باہر نہ نکلا
اچھا بھائی صاحب اب آپ مورتوں کو ڈھک دیجیے۔ یہ سب ہمارے پیشے کے لوگ ہیں فرق
یہ ہے کہ وہ دیوتا تھے حقائق رموز پہچانتے تھے اور ہم گنہگار دوزخی ہیں دنیوی امور میں پھنسے ہوے
ہیں۔ واللہ اعلم ہمارا کیا حشر ہوتا ہے۔ وہ تو سب اچھے رہے اور ہمارا خدا حافظ ہے اگر معشوقۂ زرین
قید سحر سے رہا ہوں تو جان میں جان آئے اور دماغ بھی ہمارا صحیح ہو جائے۔ بدھو نے اپنے
دل میں کہا یا خدا اسکی سُن لے اور مدد کرنا۔

ان لوگوں کو فوجدار کی یہ زیغ اور گفتگو دونوں پر استعجاب ہوا۔ اور مطلب کم سمجھے
اور کھانا کھا کر اسباب سنبھالا اور فوجدار سے رخصت ہوئے۔

بدھو اپنے آقا کی یادداشت پر عش عش کرنے لگے کہ کوئی تاریخی واقعہ ایسا نہیں ہے جو انکو
حفظ نہو۔ کہا حضور یہ دن اچھا رہا۔ نہ ڈنڈا اونگا چلا نہ لٹھ چلا نہ زخمی ہوئے نہ بھوکوں مرے
خدا کا شکر ہے۔ فوجدار نے کہا سچ کہتے ہو مگر ہر وقت یکساں تھوڑا ہی رہتا ہے۔ بعض لوگ
ضعیف الاعتقاد ہوتے ہیں گھر سے چلے اور چھینک پڑی بس پلٹے چلے آتے ہیں گویا چھینک نے

توپ لگا دی - بعض آدمی دھوبی کی لادی دیکھکر — شیر کا گمان کرتے ہیں — ان مورتوں کے دیکھنے سے بدھو نفر کو بڑی امیدین پیدا ہین - بدھو نے کہا الحمدللہ ایک بات دریافت طلب یہ ہی کہ بیسواڑے کے آدمی جنگ مین یہ ضرور کہتے ہین (سدا بھوانی داہنی کو سدھ کرین گنیش - پانچوین دیوتا رکھشا کرین اَور تھالبشن مہیش) فوجدار نے کہا (لونڈے ہی رہے ارے بدنصیب ان بہادرون کے نام سے جوش پیدا ہوتا ہی) - بدھو نے گفتگو کا رنگ بدل دیا کہا اس خواص نے تو ستم ہی ڈھایا - مالک مالکن دونون سب کے سامنے اظہار عشق - مگر عشق بھی کیا بد بلا ہی لوگ کہتے ہین کہ عشق ایک کمسن لڑکا ہی اور اندھا ہی - ایسا کاری تیر لگا کر جگر کے پار ہوگیا - عشق بس حیا اور عصمت کا جانی دشمن ہی وہ ناگن ہی کہ اسکا کاٹا پانی تک نہین مانگتا - فوجدار بولے سنو بدھو عشق کو عقل سے کوئی بحث نہین - اگر ذرا بھی عقل دماغ مین باقی رہیگی تو عشق دور رہیگا —

گرچہ بدنامیست نزد عاقلان ما نمی خواہیم ننگ و نام را

خوف اور شرم اور حیا سے عشق کو کیا سروکار - خواص نے شرم اور خوف دونون کو عشق کی بدولت بھون کھایا کل کھیلی مین گر پڑا گیا تھا کہ یا الٰہی چہ کردہ شود - بدھو نے کہا آپ سنگدل اور بیرحم اور ظالم آدمی ہین - مین تو اسکا غلام ہوجاتا - اللہ ری تمھاری سنگدلی - اگر ایک نظر بھر کر مجھے دیکھ لیتی تو عمر بھر غلام رہتا مگر سمجھ مین نہین آتا کہ حضور مین اسنے کیا دیکھا کون نئی بات دیکھی کہ عاشق ہوگئی - سر سے پانون تک غور کر کے جو آپ کو دیکھتا ہون تو کوئی پہلو درست نہین - اونٹ تیری کون کل سیدھی میرے نزدیک تو حضور کی صورت ڈراؤنی ضرور ہی باقی اللہ اللہ خیر صلاح - فوجدار بولے بات یہ ہی بھائی بدھو کہ حسن دو طرح کا ہوتا ہی جسمانی اور روحانی اول قسم کا حسن مثل مہر نیم افروز روشن ہوتا ہی - صاحب غیرت - پابند سلسلہ وضع - شجاع - مخیر - خدا ترس - غریب پرور - خلیق - بدقطع آدمی مین بھی یہ صفات ہوسکتے ہین - جب کوئی شخص اس حسن پر جان دیتا ہی وہ عشق صادق ہوتا ہی اور خدا اس سے خوش ہوتا ہی - گو مین خوبصورت نہین خوب جانتا ہون مگر بدقطع بھی نہین ہون ایماندار آدمی کی لوگ ضرور تعظیم کرینگے بشرطیکہ ان صفات سے محروم نہو جو اوپر معرض بیان مین آئی ہین -

یہ باتین کرتے کرتے وہ ایک جنگل مین پہونچے جو سڑک سے قریب تھا - فوجدار ایک دفعہ کسی سبز سبز بیل مین جو کئی درختون تک گئی تھی پھنس گئے سمجھے نہین کہ یہ کیا معاملہ ہی بدھو سے کہا یار ہمکو تو معلوم ہوتا ہی کہ کوئی مہم عظیم پیش آنے والی ہی عجب نہین کہ ساحرون نے اس

خواص کا انتقام لینے کے لیے یہ کوشش کی ہو کہ ہم اس سفر مین آگے نہ بڑھنے پائین اور جسطرح سوار
پیر اک بھنس کے عاجز آجاتا ہی اسی طرح ہم اس بیل مین پھنس کے منزل پر نہ پہونچ سکینگے اثر جلد
ثابت ہو جائیگا کہ اگر فولاد کا جال بھی ہو اور ریشم کے ہاتھ کا بنا ہو تو مین توڑ کے نکل جاؤنگا جسطرح
نپولین اس جزیرے سے جہان وہ قید ہوا نکل گیا تھا۔ بھالے سے کاٹ کے نکل جانے کو تھے کہ دو نوجوان
عورتین جو گڈریون کی لڑکیان تھین درختون سے نکلکر سامنے آئین۔ لباس تو گلہ بانون کی
عورتون کا سا تھا مگر کپڑے بیش بہا اور ریشمی اور سنہری لیس اور بانکڑی ٹنکی تھی اور سر کے بال آفتاب
کی کرنون کی طرح چمکتے تھے اور جوڑا کھلا ہوا دونون زلفین کاندھون پر دو ناگنون کیطرح لہرائی تھین سر سے
پانؤن تک عالم نور۔ رشک حور دور از قصور۔ عمر پندرہ اور اٹھارہ برس کی بیچ مین۔ بدھو نفردنگ
فوجدار عش عش کرنے لگے۔ معلوم ہوتا تھا کہ آفتاب تک انکی دید کے لیے ٹھہر گیا سب سکوت مین
آخر کار ایک زنگلہ نے کہا ای پہلوان جری۔ مہربانی کر کے اس بیل کو نہ توڑیے گا یہ ہمنے اپنے دل بہلانے
اور تفریح کے لیے چڑھائی ہی۔ اسکی وجہ بھی مختصر طور پر سُن لیجیے۔ ایک قصبے مین جہان بہت سے
روسا اور امرا اور عمائد رہتے ہین ایک دن یہ صلاح ہوئی کہ وہ اپنی بہو بیٹیون بیبیون بہنون کو
لیکر یہان آئین اور خوش روزہ کرین کیونکہ اس جوار مین یہ مقام بہت ہی دلکش اور فرح بخش ہی
ہم لوگ تفریح طبع کے لیے گلہ بان اور چرواہے بنتے ہین اور وہی لباس پہنتے ہین ہمکو کئی گیت
گڈریون کے یاد ہین جنکے ایک ہندی کے مشہور کب بلاقی داس جی مصنف ہین اور دوسرے کے
مصنف ملک محمد جائسی۔ ابھی اسکی نوبت نہین آئی کیونکہ کل ہی سے تماشا شروع ہوا ہی سامنے
ایک بڑا دریا ہی اسکے کنارے پر چھولداریان ہمنے نصب کر دی ہین اور اسکے چوطرفہ سبزہ زار اور مرغزار
پر بہار ہی۔ کل ہمنے یہ جال ڈالا جو بیل کی صورت نظر آتا ہی تاکہ چڑیان اسمین پھنسین اور ہم
گرفتار کر لین۔ اگر آپ ہمارے مہمان ہون تو آپ کی بڑی خاطر کیجائے اور خوش خوش
شریک دعوت ہو جیے یہان غم اور رنج کا نام بھی نہین ہی۔

جب وہ خاموش ہوئی تو فوجدار نے یون جواب دیا۔ اسمین کوئی شک نہین ای نوجوان حسینہ
کہ فرقوت نما آنی بت پندار پیلی فرخار کو رود زبار پر غسل کرتے ہوے دیکھکر اسقدر متحیر نہوا ہوگا
جسقدر مین تمکو دفعتہ دیکھکر خوش ہوا۔ مین خوش ہون کہ آپ دل بہلانے کے لیے یہان آئی ہین
اور میری جو آپنے دعوت کی اسکا شکریہ ادا کرتا ہون اگر کوئی امر آپ کی خدمتگاری کے لیے
میرے امکان مین ہو تو فرمائیے بخوشی بجا آوری احکام کے لیے حاضر ہون کیونکہ میرا تو پیشہ یہی ہی کہ ہر قسم کے

لوگون پر احسان کرون خصوصاً آپ کی طرح کے لوگون پر۔ اگر یہ جال تمام دنیا بھر مین پھیلجاے تو دوسری دنیا پیدا کر کے اسمین سے گزر کرون اور اس جال کو نہ توڑون اور اگر یقین نہ آئے تو سنو کہ مین کون ہون (خدائی فوجدار شیر افگن) دوسری دوشیزہ بولی۔ اہاہ فوجدار صاحب آپ ہی ہین۔ ای بہن یہ تو بڑے پہلوان نامور ہین تاریخین بھری پڑی ہین۔ اگر مورخ نے جھوٹ بولا ہو تو مجبوری ہی اور عجب نہین کہ یہ جو انکے ساتھ ہین یہ بدھو نفر بڑے ظریف مصاحب ہین بدھو نے کہا جی ہان۔ بدھو نفر صاحب جسکی ظرافت مشہور ہی بندہ ہی ہی۔ اسکی بہن نے کہا اب انکو ضرور رہنے دیجیو۔ انکی ملاقات سے ہمارے باپ بھائی سب محظوظ ہونگے ہمنے سنا ہی کہ یہ بڑے پہلوان ہین اور انکی معشوقہ جنپر انکی جان جاتی ہی بڑی حسینہ عالم مین فرد ہین۔ فوجدار بولے بیشک فرد ہین ہان اگر آپ کا حسن دیکھکر لوگ امتحان لینا چاہین تو وہ اور بات ہی آپ لوگ مجھے اصرار نہ کیجیے مین ٹھہر نہین سکتا آرام کرنا میرے پیشے کے خلاف ہی۔

اس عرصے مین ان چارون کے پاس نازنینون سے ایک نوعمر کا بھائی آیا یہ بھی گلہ بانون کے کپڑے پہنے تھا مگر بہت ہی قیمتی۔ بہن نے بھائی سے کہا یہ صاحب فوجدار شیر افگن اور یہ انکے ساتھی بدھو نفر ہین جنکے حالات ہمنے تاریخ مین پڑھے ہین۔ اسنے کہا جناب آپ کی دعوت ہی۔ فوجدار کو دعوت قبول کرنی پڑی اور اسکے ہمراہ چلے۔ جال ہٹا لیا گیا دیکھا تو اسمین انواع و اقسام کی خوش رنگ چڑیان پھنسی ہوئی تھین اور زبان حال سے یہ مصرع سناتی تھین۔ ع۔ دام ہمرنگ زمین بود گرفتار شدیم ٭ وہان کوئی تیس آدمی گلہ بانون کا لباس پہنے جمع تھے۔ فوجدار اور بدھو نفر کے شریک ہونے سے وہ بہت ہی خوش ہوے کیونکہ ان دونون کا حال انکو پیشتر سے معلوم تھا۔

یہ جھٹ پٹ کھانے کے کمرے مین گئے وہان طرح طرح کے کھانے چنے ہوے تھے اور کثرت سے تھے۔ فوجدار کو انھون نے سب سے پہلے بٹھایا اور سب متحیر تھے کہ اس قطع کا آدمی دیکھا نہ سنا تھا جب دسترخوان ہٹایا گیا تو فوجدار نے یون تقریر کی زاہدون کی راے ہی کہ سب گناہون سے بڑا گناہ تکبر ہی مگر میری راے ہی کہ احسان فراموشی سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہین۔ مین نے کبھی احسان فراموشی کا جرم نہین کیا کیونکہ اسکو بیوقوفی کا کام سمجھتا ہون بلکہ پاجی بھی اکثر احسان فراموش نہین ہوتے اگر احسان کا معاوضہ نہین کر سکتا تو ڈھنڈورا پٹوا دیتا ہون کہ فلان شخص نے ہمارے اوپر احسان کیا ہی محسن افضل اور اشرف ہوتا ہی اور

جسپر احسان کیا جاتا ہو وہ کمتر درجے کا ہوتا ہی - اسی سبب سے خدا کا درجہ سب سے اشرف ہی
کہ وہ سب پر احسان کرتا ہی - میں آپکے احسان کا معاوضہ نہیں کرسکتا مگر اسقدر کرسکتا ہون کہ
دو دہ کو جو راستا گیا ہو وہان دو دن تک رہون اور ڈنکے کی چوٹ کہون کہ یہ نوجوان خاتونین
جو سوائے ہماری معشوقہ زرین کمر کے اور تمام خدائی کی عورتون سے بہترین یہ کسی کو گالی
دینا نہیں ہی - بدھو انکی تقریر غور سے سُن رہے تھے - کہا حضرات بھلا یہ ممکن ہی کہ کوئی شخص ہمارے
ان آقا کی تقریر سُنے اور انکو سڑی سودائی سمجھے - بھلا کوئی مولوی کیسا ہی عالم کیون نہو ممکن نہین
کہ انکا مقابلہ کرسکے - بدھو کی طرف مخاطب ہوکر فوجدار نے کہا (او بدھو تمام دنیا مین کوئی ذی عقل
ایسا بھی ہی جو ایک نظر تجھے دیکھے اور کامل یقین ہوجاے کہ تو پرلے سرے کا گدھا اور پاجی اور
حرامزادہ ہی تو سور کے بچے میرے معاملات مین کون دخل دینے والا ہی - اگر جواب دیگا تو ماری
ڈالونگا - جا کے گھوڑے کو کس - مین ابھی روانہ ہونگا اور جو کہا ہی وہ کرونگا - یہ کہکر
بڑے غصے مین اُٹھے اور کہا اگر کوئی ہمارے کلام کی تردید کرے تو سمجھ لے کہ اسکا سر تن سے
جدا ہی) حاضرین جلسہ حیرت مین ہوے کہ یہ واقعی سڑی ہی یا بھلا چنگا -

ان لوگون نے کہا آپ کاہے کو تکلیف کیجیے گا ہمکو خود یقین ہی کہ آپ اچھی شریف زادی
اور سپاہی ہین - آپکی سوانح عمری پڑھ ہی چکے ہین - فوجدار نے کسی کی ایک ٹٹو سی اور
سوار ہوکر نیزے کو گھماتے ہوے شاہ راہ عام کے بیچون بیچ مین کھڑے ہوے جہان سے
اس مرغزار کو راہ گئی تھی - بدھو گدھے پر پیچھے پیچھے - اور وہ کل جماعت ساتھ کہ دیکھین اس
تکبر اور غرور کا نتیجہ کیا ہوتا ہی -

الغرض بیچون بیچ مین کھڑے ہوکر حضور فوجدار نے بہت غل مچاکر کہا (ای مسافرو - سُن رہو پہلوانو
پیادو - سوارو جو ادھر سے گزر رہے ہو یا آج سے کل تک گزرو سنو کہ خدائی فوجدار
شیر افگن یہان اس امر کے لیے مستعد کھڑے ہین کہ آپ سب تسلیم کرلیجیے کہ جو پریان اس سبزہ زار
کو آج کل رونق بخشتی ہین وہ ساری خدائی مین بہ اعتبار حسن و جمال کے سوائے ایک معشوقہ زرین کمر
کے اور سب سے تمام عالم مین بہترین ہین اگر کسی کو اسمین اختلاف ہو تو بسم اللہ حاضر - ہمین میدان
ہمین چوگان ہمین گو) دو بار کہا مگر دونون بار جواب نہ ملا - اتفاق سے اُسی دم بہت سے سوارون کا
گزر ہوا - ہاتھون مین بھالے - کاندھون مین بالے - گھوڑے بگٹٹ آرہے تھے - اور بعض سوار
جوش کے ساتھ بھالے ہلا رہے تھے - مرغزار والے ذرا دور ہٹ گئے کہ مبادا اس

خون خرابے ین کسی جھپیٹ مین آجائین - فوجدار اور بھی تن گئے ذرا خوف نہین - بدھو کی نانی مرگئی - جب سوار قریب آئے تو انمین سے ایک نے کہا ذرا راستے سے ہٹ او بچہ شیطان ورنہ یہ ناگوری بیل کچل کے دھر دینگے - انھون نے بآواز بلند کہا او حرامزادو - تمھارے بیلون کو ہم کیا سمجھتے ہین اگر دنیا بھر کے مست سانڈ ہون تو کیا پروا ہی - او پاجیو یا تو اقرار کرو کہ جو مین کہا وہ صحیح ہی یا جنگ کرو کسانون کو جواب دینے کا موقع نہ ملا اور نہ فوجدار وہان سے ہٹے - اور کل خونخوار بیل اور گائین اور بھیڑ کے لوگ دھنس پڑے اور فوجدار اور بدھو اور گھوڑا اور گدھا - کوئی ادھر گرا کوئی اُدھر گرا - بدھو زخمی ہوے - فوجدار ششدر - گدھا نیمجان - گھوڑا بھی کسی قدر زخمی - فوجدار اُٹھے - ادھر گرے اُدھر گرے - بہزار خرابی اُٹھے اور غل مچا کے کہا - ای ساحرو ای ناکارو - ٹھہرو - ایک پہلوان تن تنہا تم سب سے لڑنے کو مستعد ہی - بھاگنے کو پیچھا نہ کرنا چاہیے ایک مشہور مثل ہی مگر ہم پیچھا کرتے ہین مگر اُن لوگون نے پھر کے نہ دیکھا کون ہی اور کیا بکتا ہی - تھکاوٹ کے سبب سے راہ ین فوجدار بیٹھ گئے کہ بدھو گدھے اور گھوڑے کو لیکے آتا ہوگا - جب بدھو آیا تو دونون سوار ہوے اور بغیر اسکے کہ مرغزار کے میزبانون سے رخصت ہون شرم اور خفت کے ساتھ آئے روانہ ہوے -

فصل - ۵۹

فوجدار اور بدھو نفر بیلون اور سانڈون کی ٹھ بھیڑ سے خستہ ہو گئے تھے کیونکہ لڑائی ذرا وقت کی تھی خاک دھول مین لت پت - مگر چلتے چلتے ایک تال ملا - پانی صاف شفاف اور تال سے ایک چھوٹی سی ندی ایک باغ مین جاتی تھی - رشک حمار اور قاطر کو آزاد کر دیا اور آقا اور ملازم خراب وخستہ دریا کے کنارے بیٹھے - دونون نے منھ ہاتھ دھو کر شراب پی اور کچھ روٹی اور پنیر اور انڈے کھائے تو ذرا خستگی کم ہوئی - پہلے تو فوجدار نے کھانے سے انکار کیا کہ مارے غم کے کھانا نہ کھاؤنگا اور بدھو نے بھی ادب کے سبب سے نہ کھایا - فوجدار نے کہا ہم تو غم کھانے کے لیے پیدا ہوے ہین اور تم بدھو کھانا کھانے کے لیے - بدھو نے کہا سرکار بھوکے رہین بندہ تو پیٹ بھر کے کھائیگا وہ مثل نہین سُنی کہ امیٹھا سنگھ کا جنگ مین جاہے بندر یا مر جاسے مگو بھو کی نہ مرے - کھاؤ خوب اور لڑو خوب منھ چلا جاے - چاہے اسکے ساتھ پیٹ بھی چلے اس سے بڑھ کے دیوانہ پن اور کیا ہوگا کہ انسان کل امور سے مایوس ہو کر کھانا چھوڑ دے - ہماری صلاح یہ ہی کہ روٹی اور پنیر اور کھائیے اور شراب موجود ہی نوش فرمائیے اور اس

[illegible] بر ذرا آرام کیجیے - بیدار ہو کر سب تھکاوٹ دور ہو جائیگی - فوجدار نے انکی رائے سے اتفاق کیا اور کہا بدھو تمکو تو ہم بیوقوف سمجھتے تھے مگر تم فلاسفر نکلے - اچھا بدھو ہم تمھارے کہنے سے سوتے ہین تم ذرا دور جاکے گھوڑے کی لگام سے تین چار سو کوڑے اپنے لگاؤ کہ وہ بیچاری اس جادو کے طلسم سے نجات پائے - بدھو نے کہا جنے حضور اب اسوقت ہم اور آپ دونون سو رہین - کوڑے بازی کی بحث پھر ہوا کریگی - اتنے کہو ذرا صبر کرین اس خستگی کی حالت مین کوڑے کھانا محال ہی ابھی تو مین زندہ ہون دیکھا جائیگا وعدہ پورا کر دینگے -

کھانا کھا کر شراب پی کر سو گئے اور گھوڑے اور گدھے کو خدا کی راہ پر چھوڑ دیا کہ ہری ہری دوب خوب چرین دیر مین بیدار ہوئے اور سوار ہو کر ایک سرا مین پہونچے جو وہان سے کوئی کوس بھر کے فاصلے پر تھی پوچھا ٹکنے کی جگہ ہی - بھٹیارے نے کہا (ہی - اور ہر طرح کا آرام ہی) بدھو نے اُتر کر ایک صاف ستھرا کمرا لیا اور جانورون کو اصطبل مین باندھا - اسباب رکھا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس سرا کو فوجدار سلطان خانہ نہین سمجھے - فوجدار صاحب ایک بنچ پر بیٹھے تھے - بھٹیاری نے کہا جو حکم ہو بجا لاؤن -

فوجدار نے کہا کھانے کی فکر کرو - بدھو نے بھٹیارے سے پوچھا کہ کچھ کھانے کو ہی اُسنے کہا تمام دنیا کی نعمت موجود ہی مچھلیان - مرغ - مرغابی - فاختہ - ہریل - بکری کا گوشت جو حکم ہو - بدھو نے کہا اس سب کی کیا ضرورت ہی صرف دو مرغ کا قورمہ تل دو بس - ہمارے آقا بہت ہی کم خور ہین اور ہم بھی علیٰ ہذا - بھٹیاری بولی - مرغ آج نہین ہی ہمارے میان کو معلوم نہ تھا بدھو نے کہا کہ اچھا پھر چار فاختہ ہی کھانا پکے - وہ بولی فاختہ پچاس کے قریب بازار بھیج چکی ہون بدھو نے کہا اچھا بکری کا گوشت پکاؤ - وہ بولی چھ سیر گوشت سامنے والے مسافر نے لیا ہی - بدھو نے کہا ارے انڈے تو ہین - اُسنے کہا مرغیان ہی نہین - انڈے کہان سے ہونگے - بدھو نے کہا ارے اسے خدا کچھ تو ہی یا کچھ بھی نہین - وہ بولی بط کے انڈے اور آلو ہین کڑھائی مین آلو تلے ہوئے اور انڈون کے ساتھ پاس رہے ہین اور پکار رہے ہین کہ آؤ اور گرما گرم کھاؤ - بدھو نے کہا لاؤ جلد لاؤ - بھٹیاری نے کھانے کے وقت کھانا حاضر کیا مگر قبل اسکے کہ یہ کھانا کھائین انھون نے دیکھا کہ انکے قریب کے کمرے مین دو مسافر ٹکے ہین - ایک نے کہا آؤ یار خدائی فوجدار کی تاریخ کا دوسرا حصہ پڑھین - اُسنے کہا اجی ان مہملات کو چھوڑو - نرے سودائی کی بات کا کون ٹھکانا ہی اُسنے جواب دیا کہ سچ ہی کیا ہی - کچھ تو لطف آوے ہی گا - مگر افسوس ہی کہ مورخ نے لکھا ہی کہ فوجدار

کو اب اپنی معشوقہ زرین کمر کا پیار نہین رہا۔

فوجدار نے جو یہ سُنا تو مارے غصے کے بدن تھر تھرانے لگا۔ زور سے کہا (اگر کوئی شخص کہیگا کہ خدائی فوجدار نے اپنی معشوقہ زرین کمر کو چھوڑ دیا تو مین بزور شمشیر اسکو قایل کر دونگا نہ وہ ایسی معشوقہ ہو کہ بھول سکے اور نہ فوجدار ایسے ہر دیگی پیچھے ہین۔ فوجدار کے پیشے کا جز اول یہ ہو کہ مستقل مزاج رہین۔ اور شجاعت کے اصول کا برتاؤ کرین۔ دوسرے کمرے سے آواز آئی (یہ کون ہماری بات کا جواب دے رہا ہو) بدھو بولے (وہی خدائی فوجدار جو اپنی قوت بازو سے شیر کو بھیڑ بنا دیتے ہین اور جو کسی سے دب کے نہ رہے)۔

ویسے ہی دو رئیس فوجدار کے پاس آئے اور گلے مین ہاتھ ڈال کر کہا (اے شیر افگن ناموے زہے نصیب کہ آپ کی ملاقات ہوئی۔ حضور نے اس صدی مین بڑا نام کیا۔ سپہر سیادت کے نیر اعظم ہو آپ کا نام تاریخ تک مین درج ہو کہ فخر رستم و اسفندیار ہوے اب یہ تاریخ دیکھیے حضور کا ذکر اسی مین ہو فوجدار نے کتاب لیکر ادھر ادھر اُلٹ کے دیکھی۔ کہا تین باتین قابل غور ہین اولاً زبان خراب۔ مؤنث اور مذکر کی غلطیان۔ دوسرے مکالمہ غلط۔ تیسرے واقعات غلط ناموں مین بھی غلطی کی ہو۔ الغرض ع۔ خود غلط املا غلط انشا غلط + اور لکھا ہو کہ بدھو نفر کی بی بی نکاحی نہ تھی۔ بدھو نے کہا جھک مارتا ہو۔ اس رئیس نے کہا (آپ کی نسبت میان بدھو نفر صاحب اس مورخ نے لکھا ہو کہ گرسنہ چشم ہو اور سادہ لوح بالکل خرک) بدھو نے کہا خدا اس سے سمجھے میرا نام ہی نہ لیا ہوتا تو خوب تھا۔ اب سے آئے گھر سے آئے۔

ان دونون نے فوجدار سے کہا کہ حضور چل کے ہمارے ساتھ کھانا کھائین کیونکہ خوب جانتے تھے کہ سرا مین انکے موافق کھانا نہین ہو۔ فوجدار صاحب خلیق تو تھے ہی دعوت قبول کر لی اور انکے ساتھ کھانا کھایا۔

بدھو نے بھٹیارے کے ساتھ بط کے انڈے اور آلو نوش کیے عند التذکرہ ایک نے پوچھا کہ فوجدار صاحب آپ کی معشوقہ ابھی دوشیزہ ہی ہین یا شادی ہو گئی۔ اور اب اُنکا حال کیا ہو۔ انھون نے کہا جناب ابھی دوشیزہ ہی ہین۔ خط کتابت ابتک تھی مگر اب جادوگرنی کے بازی بننے سے ہیئت بدل گئی ہو اور گنوارن کی قطع ہو گئی۔

اسکے بعد کل واقعات جو غارہین اور رئیس کے ساتھ پیش آئے تھے بعد حسرت بیان کیے یہ لوگ ششدر تھے کہ اسکو سودائی کہین یا مولوی یا منشی۔ ایسا خوش تقریر نغز گفتار اور دماغ کا

یہ حال کبھی کچھ کبھی کچھ -

بدھو نے خوب پی اور بھٹیارے کو اسقدر پلائی کہ وہ دھت ہو گیا اور انھون نے فوجدار کے پاس جا کے کہا حضرت - خدا کرے ایک دفعہ اس کتاب کا مصنف میرے ساتھ کھانا کھا لے مجھے مرچیکا لکھتا ہی لعنت - شکر ہی کہ شرابی نہ کہا - انھون نے جواب دیا تمھاری صورت سے تو گرسنہ چشم ہونا ثابت نہین ہوتا - بدھو بولے حضور واللہ یہ اس کتاب کے فوجدار اور بدھو ہم دونون نہین ہین - کوئی اور رہی ہونگے - ہمارے آقا جری دور اندیش اور عاشق تن - مگر یک در گیر محکم گیر - مین سادہ مزاج نیک - فہمیدہ - کمخور - خوش مزاج - زندہ دل -

رئیس - حضور کی تاریخ کے قابل تو لیس حصہ اول کا مصنف تھا - یہ تو نالائق آدمی معلوم ہوتا ہی - اسکندر اعظم کی بھی یہی راے تھی کہ (ہمارا حال صرف ایپلاس ہی لکھ سکتا ہی)

فوجدار - اجی کسے باشد - مگر جھوٹ نہ لکھے - واقعات درج کرے -

چشم ما روشن دل ما شاد -

رئیس - آپ کسی روز بزور تیغ سمجھ لیجیے گا - جاتا کہان ہی گیدی خر - ٹھہر تو جاے - آپ ذرا اس کتاب کو غور سے ملاحظہ فرمائیے -

فوجدار - مین یہ مشہور کرنا چاہتا ہون کہ مین نے اس کتاب کو پڑھا نہین تاکہ مورخ کو معلوم ہو جائے کہ اسکی محنت رائگان گئی اور جو رکھ وہ مجھے دینا چاہتا تھا وہ بات حاصل نہ ہوئی -

رئیس - جہان جانے کی آپ نے ٹھانی ہی وہ مقام حضور کے قابل نہین - اودھو قابل دید ہی مگر سالار کے میلے جانا شایان شان نہین -

فوجدار - نہ جاؤنگا اور اس غرض سے تمام پر ظاہر کرونگا کہ مین وہ فوجدار نہین ہون جسکا ذکر اس کتاب مین کیا گیا ہی اب مجھے اجازت دیجیے تو ذرا آرام کرون -

بدھو - اور غلام کو بھی آزاد فرمائیے - اب نیند آئی ہی -

یہ دونون رخصت ہوے اور دونون رئیس آہستہ آہستہ باتین کرنے لگے کہ بھی جہل او عقل کو آج یکجا دیکھا - انکو کامل یقین ہو گیا کہ انھین فوجدار اور بدھو کا ذکر خیر درج تاریخ تھا اور مورخ نے بہت ہی صحیح حال قلمبند کیا تھا -

فوجدار تڑکے کجر دم اٹھے - اور اپنے اُن دوستون سے رخصت ہوے بدھو نے

بھٹیارے کو خوش کر دیا اور صلاح دی کہ اب آیندہ قیمت کم لیا کرو اور کھانا اچھا دیا کرو۔

فصل ۔ ۶۰

صبح کا سہانا سمان تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں اور یقین کامل تھا کہ دن بھر ایسا ہی موسم رہیگا اور فوجدار صاحب اسپ بادرفتار پر سوار ہو کر چلے۔ ادھر کی راہ چھوڑ دی اور اب نربدا دریا کے اس مقام کی تلاش میں چلے جہاں مصنف تاریخ یعنی جلد دوم کے مصنف کا مکان تھا اور جسنے انکو بے سبب بدنام کیا تھا۔ چھ دن تک کوئی بات قابل اندراج مزید نہوئی ساتویں دن شب کو درختوں کے تلے انھوں نے بسیرا لیا۔ دونوں اپنے اپنے جانوروں سے اُترے اور بدھو فوراً سو گیا۔ یہ خوب چھک کے کھانا کھا چکا تھا۔ فوجدار بھوکے تھے اور طرح طرح کے خیالات بھی انکے دل میں جاگزین تھے۔ انکو نیند کہاں۔ ہزار ہا خیال دل میں آتے جاتے تھے کبھی رومی دروازے کی سیر کرتے تھے کبھی معشوقہ کو بندریا کی شکل میں دیکھتے تھے کہ اچک پھدک رہی ہے اور حکیم اس سے کہہ رہے ہیں کہ تمھارا مصاحب بڑا ناکارہ ہے صرف پانچ کوڑے روز لگاتا ہے اور ابھی اتنے ہزار کوڑے ابھی باقی ہیں۔ انکو بڑا بُرا معلوم ہوا کہ انکا مصاحب بڑا احسان فراموش نکلا۔ اور دل ہی دل میں کہنے لگے کہ اگر بدھو نہیں مانتا تو ہم خود اپنے ہاتھ سے اسپر کوڑے پھٹکارینگے۔ تین ہزار کوڑے کو دیکھیے اور پانچ کوڑے روز کو۔

فوجدار نے گھوڑے کی لگام لی اور بدھو کے پاس گئے اور آہستہ سے اپنی لکڑی سے جگانا شروع کیا۔ بدھو نے گھبرا کر کہا کون ہے میاں۔ سونے دو۔ کیوں دق کرتے ہو۔ فوجدار بولے ہم ہیں فوجدار۔ ہم کوڑے لگانے آئے ہیں۔ معشوقہ زریں کمر تکلیف میں ہیں اور تم بیفکر اور ہم پریشان آج ہم نہ مانینگے۔ کم سے کم تین ہزار کوڑے لگائینگے کچھ تو قرضہ کم ہونا چاہیے۔ بدھو نے کہا ع دیوار گوش دارد فہمیدہ لب بجنبان + سنو صاحب کوڑوں کی بحث میں زبردستی نہیں ہو سکتی یہ خوشی کی بات ہے۔ بالفعل ہماری خواہش نہیں ہے۔ ہاں کچھ دن بعد ضرور عرض کرونگا۔ چاہے چابک لگائیے چاہے ذبح کیجیے چاہے گل لگائیے۔ فوجدار نے کہا اب یہ معاملہ تمھاری رائے پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ گو گنوار ہو مگر نازک بدن اور بزدل۔ یہ کہکر بدھو نفر کے کپڑے اُتارنے لگے اور کہا اب نہ چھوڑونگا۔ بدھو نفر نے انکو گرا دیا اور انپر چڑھ بیٹھا۔

فوجدار۔ او بے ایمان آقا سے جسکا نمک کھاتا ہے یہ بے ادبی۔ لعنت خدا۔

بدھو۔ میں نہ بادشاہ نہ بادشاہ گر۔ اگر خاموش رہو اور کوڑوں کا ذکر نہ کرو۔ تو فوراً

چھوڑ دو ان ورنہ اے دغا باز ابھی مار ڈالتا ہون تو نے میری بی بی سے دغا کی -
فوجدار - ہم لوگ ایسے بازی کا نام بھی نہ لینگے - تمھاری ہی راے پر چھوڑتا - بس -
بدھو بھاگتے اور دور جا کے کھڑے ہوے تو معلوم ہوا کہ کسی چیز سے انکا سر ٹکرایا -
ہاتھ سے ٹٹولا تو دو پاؤن مع بوٹ کے ہاتھ مین آ گئے - مارے خوف کے دوسرے درخت
کے پاس گئے اور وہان بھی وہی واقعہ ہوا - خدائی فوجدار کو پکارا (مدد دے) فوجدار
نے جا کے پوچھا کیا ماجرا ہے ڈر کاہے کا ہے - کہا ان سب درختون سے انسان کے پاؤن
اور جوتے لٹکتے ہین - فوجدار نے دیکھا تو فوراً سمجھ گئے - کہا ڈر و مت بدھو یہ ہاتھ پاؤن
اور جوتے ڈاکوؤن کے ہین افسران سرکاری جب انکو جنگلون مین گرفتار کرتے ہین تو بیس بیس
اور تیس تیس کو درختون پر پھانسی دے کے چل دیتے ہین - اب معلوم ہوتا ہے کہ قریب ہی
منزل مقصود ہے - یہ خیال انکا صحیح تھا -
صبح کو فوجدار اور بدھو نفر نے دیکھا کہ ڈاکوؤن کی لاشین جا بجا ٹنگی ہین یہ انکو دیکھکے
تو خائف ہوے ہی تھے مگر ویسے ہی چالیس کے قریب ٹھگ زندہ جیتے جاگتے وہین پہونچے
اور کہا جب تک ہمارا کپتان نہ آئے جنبش نہ کرنا - فوجدار پیادہ پا تھے گھوڑا چرتا
تھا - بھالا الگ درخت کے پاس کھڑا تھا - بالکل بے بس - ٹھگون نے گدھے کا کل
سامان چھین لیا خوش قسمتی سے وہ اشرفیان جو رئیس کے ہان ملی تھین وہ بدھو کے پاس
چھپی ہوئی تھین - وہ لوگ انکے سر سے پاؤن تک تلاشی لیتے مگر اسی وقت انکا کپتان آگیا -
جو تیس برس کی عمر - موٹا تازہ - میانہ قد سے اونچا - متین آدمی - بھوری رنگت - گھوڑے
پر سوار - سبز رنگ کا جبہ - دو پستول - دیکھا کہ لوگ بدھو کو لوٹ رہے ہین منع کیا تعمیل حکم
فوراً کی گئی اور بدھو کی اشرفیان بچگئین - تعجب سے دیکھا کہ نیزہ درخت سے لگا ہوا ہے اور
خود کھڑا ہے اور فوجدار زرہ پہنے ہوے بہت ہی افسردہ دلی اور پژمردگی کے ساتھ کھڑے
ہین اور غم کی صورت نظر آتے ہین - کپتان انکے قریب گیا - کہا بھائی صاحب یہ نہ سمجھئے گا
کہ آپ کسی قاتل کے ہاتھ مین پڑے ہین مین رحمدل ہون ظالم نہین ہون میرا نام پل ورپل
ہے - فوجدار بولے میری پژمردگی کا سبب یہ نہین ہے کہ مین آپ لوگون مین گھر گیا بلکہ یہ
سبب ہے کہ مین پشت توسن پر نہ تھا اور مسلح نہ تھا حالانکہ ہمارے پیشے کے لوگون پر فرض
ہے کہ ہر دم مسلح اور سوار رہین اگر مسلح اور سوار ہوتا تو آپ کے پسیا ہی آسانی سے مقابلہ

- کر سکتے ہین خدائی فوجدار شیر افگن ہون جسکی بہادری سے سارا زمانہ واقف ہی -

بل زوریل سمجھ گیا کہ بہادر تو نہین کوئی سڑان بڑگوا دِھر اُدھر فوجدار کا نام سنا تھا مگر اسکو یقین نہین آتا تھا کہ انسان اسقدر پاگل ہوسکتا ہی - خوشی یہ تھی کہ جس شخص کے پاگل پن کا حال دور سے کانون سُنا تھا اسکو اب پاس سے بچشم دیکھا - اُسنے کہا آپ ستردہ ہون آیندہ اپنے پیشے کے خلاف کوئی کارروائی نہ کیجیے گا خدا پر بھروسا رکھو وہ دم کے دم مین غریب کو امیر اور رنجیدہ کو خوش کر دیتا ہی -

فوجدار شکریہ ادا کرنے ہی کو تھے کہ سوارون کے گھوڑون کی ٹاپون کی سی آواز آئی اور ایک نوجوان سوار کوئی بیس برس کا سن سبز وردی ڈاٹے لیس لگی ہوئی پتلون چست قرابینچہ لیے ہوے تلوار اور خنجر کمر سے لگا ہوا آیا اور کہا اے بل زوریل مین تمھاری ہی تلاش مین ہون کہ تمھاری مدد سے ہماری مصیبت دور ہو جائیگی - مین آپ کے دلی دوست رضا کی لڑکی جانی ہون کنٹورنامے ایک شخص مجھپر ریجھا اور مجھ سے وعدہ کیا کہ شادی کرونگا مگر اب دوسرے کے ساتھ شادی کرنے والا ہی مین حضور کے پاس اس مجلس مین آئی ہون کہ مجھے بچائیے اور میرے باپ کی حفاظت کیجیے - مین نے اپنا بدلا اس سے لینا چاہا اور جنگل مین جہان وہ چھپا پھرتا تھا قرابینچہ بھونک دیا اور پستول سر کر دی اب آپ مجھے اور میرے باپ کو بچائیے - مین نے ضرور اُسکا خون کیا واللہ اعلم بچا کہ مر گیا -

بل زوریل کو اس حسینہ گلفام جانی نام کی کم عمری اور جرأت اور حسن گلو سوز اور بہادری سخت تعجب تھا - کہا اچھا بانو چلو چلکے دیکھین زندہ ہی یا مر گیا اسکے بعد غور کیا جائیگا کہ کیا کرنا چاہیے

فوجدار صاحب نے جو غور سے سُن رہے تھے کہا کوئی اس امر مین دخل نہ دو ہم سمجھ لینگے ہتھیار اور گھوڑا لاؤ - بدھو نے کہا خدا کی قسم شادی بیاہ کے معاملے مین تو ہمارے آقا اُستاد ہین ابھی ایک پہلوان کو پچھاڑ کر بازی جیتی بل زوریل نے آقا اور بدھو کی ایک نہ سنی اور سپاہ سے کہا جو کچھ اس آدمی (بدھو) سے چھینا ہی وہ واپس دو اور یہ کہکر جانی کو لیکر روانہ ہوا - ایک مقام پر خون پڑا دیکھا اور پہاڑ کی جانب کچھ آدمی نظر آئے - بل زوریل اور جانی نامے نے وہی دھرّا لیا معلوم ہوا کہ کنٹور کے آدمی اُسکو لیے جاتے ہین - زندہ خواہ مردہ - یہ نہ معلوم ہوا علاج کے لیے اسپتال لیے جاتے ہین یا دفنانے کے لیے قبرستان - بڑی جلدی کی کہ ان تک پہونچ جائین دیکھا کہ کنٹور کے آدمی اسکو لیے جاتے ہین اور اسنے آہستہ سے کہا ارے اب مجھے

یہین دفنا دو - زخم اب آگے نہین جانے دیتے - جانی اور بل زوریل گھوڑون کے اوپر سے کود کود کے قریب گئے - نوکرون نے بل زوریل کو دیکھا تو کانپ اُٹھے اور جانی کو کنور کی حالت پر رحم آیا کچھ سنگدلی اور کچھ رحمدلی سے زخمی کے ہاتھون مین ہاتھ دے کر کہا اگر ہمارے کے مطابق ہاتھ تمنے مجھے دیا ہوتا تو اس مصیبت مین نہ پڑتے - زخمی بیچارے نے ذرا آنکھین کھولین اور جانی کی آواز پہچانی اور کہا ای بانوے جمیلہ تمھاری راے بر سر غلط تھی افسوس کہ تمھارے ہاتھون مین نے جان گنوائی اور بے وجہ بے سبب - کوئی قصور نہین - میری جانب سے ایسی کوئی بات نہین ہوئی جس سے مین ایسی سخت سزا کا مستحق سمجھا جاتا - مگر قسمت - جانی نے کہا کیا یہ جھوٹ ہی کہ تم کل شمشیر بہادر کی لڑکی لڈن سے شادی کرنے پر نہین آمادہ تھے اُسنے کہا ہاے افسوس کون لڈن اور کیسے شمشیر بہادر - مین اس مرتے وقت خدا کو گواہ کر کے کہتا ہون کہ میری کبھی اس قسم کی نیت نہ تھی کسی دشمن نے تمھارا دل میری طرف سے پھیر دیا - خیر یہی غنیمت ہی کہ مرتے دم تمھارے زانو پر سر ہے ع - آرزو یہ تھی کہ دم نکلے تمھارے سامنے + -

جانی نے گالون پر ہاتھ پھیرا اور معلوم ہوا کہ اسکا دل کوئی مسوستا ہی کہ مفت مین جان لی اور فوراً غش آگیا اور عاشق کے سینے پر گر پڑی اور ادھر کنور کا منکا ڈھل گیا - بل زوریل کے ہاتھ پانون بھول گئے کہ کیا کرون کیا نہ کرون - نوکر جا کے تازہ پانی لائے کچھ چھڑکا کچھ پلایا جانی کو ہوش آیا مگر کنور نے آنکھین پھیر دین - اور ٹھنڈا ہوگیا - جانی نے اپنے دوست صادق کی جان کنی اور اسکے بعد راہی ملک بقا ہونے کا حال دیکھا تو اشک خونین کا دریا آنکھون سے روان ہوا - زار زار رونے لگی گریہ تلخ کی آواز کوسون کی خبر لائی جسنے سُنا دور سے سمجھ گیا کہ کسی کا کوئی جوان عزیز قریب مرا ہی خود کہنے لگی ای ظالم جلد باز عاشق کش قاتلہ بیگناہ عورت ہاے تو نے کسی بیجرم کو مفت مین قتل کر ڈالا - بیگناہ کی جان لی - جو تجھپر مرتا تھا اُسکو تو نے مار ہی ڈالا - ہاے رقابت واے رقابت - ہاے بستر عروسی پر آرام کرنے کے عوض اُس بیچارے نے آغوش لحد مین جگہ پائی - بل زوریل باوصف سنگدلی کے خود بھی رونے لگا حالانکہ ہزارون کو قتل کر چکا تھا - نوکر زار زار رونے لگے - جانی کو ہر ہر قدم پر غش آنے لگا دور تک غم اور ماتم کی صورت مجسم نظر آتی تھی -

بل زوریل نے مرنے کے نوکرون سے کہا کہ اپنے آقا کی لاش انکے باپ کے مکان پر لیجاؤ کہ یہان سے قریب ہی وہین پر دفنا دے جائینگے - جانی نے کہا ہم اپنی مان کیطرح فقیر ہو جائینگے -

اور جنون کی مسجد مین جاکے رہینگے بل زوریل نے کہا تمھارے لیے اب یہی مناسب ہی۔ کوبل زوریل نے اسنے کہا کہ جہان کہیں تمکو پہونچا آؤن اور تمھارے باپ کو بھی کنور کے عزیزون سے بچاؤنگا اگر وہ تمہاری جان لیں۔ اور بل زور بھی اپنے آدمیون مین واپس آئے اور عاشقی و معشوقی اور رقابت کا جھگڑا یون طی ہوا کہ کنور کی مفت مین جان گئی اور جانی کو فقیرن اور جوگن بننا پڑا اور یہ سب رشک کا سبب تھا اور رشک بھی بے سبب۔

بل زور نے اپنے آدمیون کو مع فوجدار کے لیس پایا۔ آپ اپیچ دے رہے تھے کہ تم لوگ یہ پیشہ چھوڑ دو اسمین جسم اور روح دونون کا ہردم خطرہ رہتا ہی۔ یہ لوگ خوش گفتور دل۔ بیچارے سمجھے بھی نہین کہ یہ بک کیا رہا ہی۔ بل زور نے آتے ہی بدھو نفر سے پوچھا کہ ان لوگون نے تمھارا اسباب سب دے دیا۔ اسنے کہا جی ہان۔ مگر تین محملی ڈبیان نہین ملین جو بہت قیمتی ہین سو کیسقدر رد و بدل کے بعد وہ بھی واپس ہوئین۔ اور بل زور نے سب آدمیون کو قطار مین کھڑا کیا اور لوٹ کا اسباب اور نقد اور جواہرات سب مین تقسیم کر دیا اور فوجدار سے کہا اگر ان بیچارون کو کچھ حق نہ ملے تو بسر کیونکر کرین۔ بدھو نے کہا ایک بات تو ہمنے ضرور دیکھی وہ یہ کہ چوٹون تک مین انصاف کے بغیر کام نہین چلتا۔ یہ فقرہ سنتا تھا کہ انمین سے ایک جور آگ ہوگیا اور بندوق اُٹھا کے کندا اُنکے سر پر مارنے ہی کو تھا کہ فوراً بل زور نے روکا ورنہ بدھو کا سر کھل جاتا اور سب مسخرا پن بھیجے کی راہ نکل جاتا۔ بدھو مارے ڈر کے کانپ اُٹھے اور ٹھان لی کہ ان لوگون مین بات کرنا بلکہ لب تک ہلانا حماقت ہی۔ اتنے مین دو سوار اسی ٹھگون کی پلٹن کے آئے اور کہا حضور کچھ سوار ادہر چلے آتے ہین۔ بل زور نے پوچھا کس قسم کے ہین جنکے ہم گاہک ہین یا جو ہمارے گاہک ہین۔ انھون نے کہا جنکے ہم گاہک ہین۔ حکم ہوا پھر جاکے لاؤ۔ ایک بھی نہ بھاگنے پائے وہ روانہ باشدا ورادھر فوجدار اور بدھو نفر اور بل زور یل باہم باتین کرنے لگے۔

بل زور نے فوجدار سے کہا بھائی صاحب ہم ٹھگون کی زندگی بھی کوئی زندگی ہی۔ ہردم خطرہ ہر قدم پر خوف۔ ہر مقام پر ڈر۔ ادھر سے گئے اور ادھر سے گئے۔ مگر ایک قسم کی مجبوری ہی وہ ایک وجہ ہی ایسی ہوگئی ہی ورنہ خدا گواہ ہی مین بڑا نیکدل اور رحمدل اور خوش نیت آدمی ہون اگر خواستۂ خدا ہی تو اس کمبخت پیشے سے نجات پاؤنگا اور آدمی بنجاؤنگا۔ انشاء اللہ۔

فوجدار کو تعجب ہوا کہ بل زور ایسا فصیح اور فہمیدہ ہی۔ ٹھگ اور ایسا خوش تقریر۔ چوری چکاری ڈاکے والے اور ایسے خوش کلام۔ بل زور سے کہا مریض کی خوش نصیبی یہ ہی کہ تشخیص مرض ہوجائے

خدا تمھارا حکیم ہی علاج کیوے تو کارگر ہوگا۔ گنہگار اگر عاقل ہو تو بیوقوف گنہگار سے کہین اچھا ہی تمھاری گفتگو سے معلوم ہوتا ہی کہ بڑے فہمیدہ ہو خدا تمکو مدد دیگا اگر اس پیشے کو چھوڑکر ہمارے ساتھ رہو تو ہم اپنا پیشہ تمکو سکھاوین۔ وہ ہنسا اور جانی کا حال بیان کیا اور بدھو کو بڑا رنج ہوا کہ ایسی شوخ اور بیباک اور طرار اور حسین نوجوان اور یہ مصیبت۔

اب بل زور کے چیلے مع ساتھیون کے واپس آ گئے۔ دو شریف زادے گھوڑون پر سوار دو جاتری پیادہ پا۔ ایک گاڑی پر عورتین بھری ہوئین جنکے ساتھ چھ ملازم پیادہ تھے اور کچھ ملازم سوار اور دو خچر والے۔ ٹھگ چو طرفہ سے گھیرے ہوے۔ بل زور نے ان دونون شریفون سے پوچھا آپ کون ہین۔ انھون نے کہا ہم دونون حیدرآباد کی فوج کے کپتان ہین اور رخصت لیکے وطن جاتے ہین سپاہی کی اوقات کیا کچھ اشرفیان ہمارے پاس ہین۔ اسکے بعد عورتون سے وہی سوال کیا انکے ملازم نے کہا ہمارے آقا کی صاحبزادی ہین اور باقی سب انکی پیشخدمتین ہین۔ جاتریون نے کہا ہم جاترا کرکے بندرابن متھرا جاتے ہین۔ بل زور نے کپتانون سے کہا جناب آپ نصف روپیہ مجھے قرض دیتے جائیے۔ انھون نے یہی غنیمت سمجھا۔ اسکے بعد جاتریون سے پچاس روپیہ وصول کیا۔ باقی معاف۔ عورتون سے انکے ملازمون کے ذریعے سے دو سَو اشرفیان وصول کین۔ شہزادی نے مارے خوشنودی کے خواہش ظاہر کی کہ بل زور کے ہاتھ کو بوسہ دے مگر بل زور نے انکار کیا اور کہا آپ میری مان بہن ہین مجھے معاف فرمائیے کہ مین نے آپ کو تکلیف دی۔ اسکے بعد جاتریون سے جو وصول کیا تھا وہ اُنکو واپس کر دیا اور کچھ اپنے پاس سے دیا اور کپتانون سے کہا آپ لوگ بھی ہماری طرح سپاہی ہین اور ہم آپ کی تعظیم کرتے ہین مگر پیشے سے مجبور ہین انھون نے انکا شکریہ ادا کیا اور بل زور نے قلم دوات کاغذ منگوا کر ایک پاس سب کو لکھ دیا اور کہا کہ ہماری پلٹن کے ٹھگ اگر ملین تو یہ پاس دکھانا کوئی تم سے نہ بولیگا اسکے بعد سب سے رخصت ہوے اور شہزادی کو ادب کے ساتھ سلام کیا سب عش عش کرنے لگے کہ واہ رے ٹھگون کے افسر تو اور یہ رحمدلی ! ! ! ٹھگون مین سے ایک شخص نے کہا ہمارے کپتان صاحب ٹھگون کی افسری کے قابل تو کیا ہین ہان پادری بننے کے قابل البتہ ہین زندہ جو ہم نہ مانینگے لڑ پڑینگے۔ بل زور نے سنلیا اور تلوار نکالکر دو ٹکڑے کرکے کہا بدتمیز بے ادب سپاہی کی یہی سزا ہے۔ سب سپاہی تھرا اُٹھے کہ آیندہ کے لیے کان پکڑے۔ ذرا زبان تک نہ ہلا سکینگے یہ ہمیر تو لیجیا پورا ٹھگون کے افسرون کا برتاؤ کرتا ہے اور اورون کے لیے اسکندر اعظم

بتیا تا ہی۔ بل زورنے فوجدار صاحب کو ایک خط لکھدیا ۔ ایک دوست دریاے نربدا کے
پاس رہتے تھے اُنکو لکھا کہ میرے نامی دوست خدائی فوجدار جنکی شجاعت مشہور آفاق ہے
آتے ہین ۔ انسے بکشادہ پیشانی پیش آنا اور انکی خاطر کرنا یہ مسلح گھوڑے پر سوار مع اپنے مصاحب
بدھو نفر کے آتے ہین اور مصاحب گدھے پر ہین ۔ ہمارے دوست نیاڑی کو بھی اطلاع کردو
کہ نقل محفل سے آید۔ مدعی تک انسے خوش ہو جائینگے کیونکہ انکا جوش دیوانگی اور بچپنانہ حرکتین
اور انکے ملازم کا مسخراپن ساری خدائی کے خوش کرنے کو کافی ہے۔ بل زورنے اپنے ایک ٹھگ
کو خط دیا اور اُسنے بھلے مانسون کے کپڑے پہنے اور خط مکتوب الیہ کے پاس لیگیا۔

فصل - ۶۱

بل زور کے ساتھ فوجدار صاحب تین دن اور تین رات رہے اگر تین سو برس بھی رہتے
تو ہر روز ایک نئی بات سوجھتی اور اُنچ ہی کی لیتے۔ سکھانے کہین بتے۔ بیٹے کہین تھے کبھی
بھاگ کے اِدھر کبھی بھاگ کے اُدھر۔ کبھی کمینگاہ مین کھڑے کھڑے سورہے ہین ذرا سے کھٹکے مین
منزلون دور۔ ہردم جاسوس روانہ کیے جاتے تھے۔ سنتری پہرے پر رہتے تھے اور بندوقین
داغتے تھے۔ بل زور شب کو ساتھیون سے الگ رہا اور اُن مقامون پر جہان کسی کا گزر
نہ تھا کیونکہ گورنر سرکاری کے بیشمار اشتہار اسکی گرفتاری کے چھپ کر شائع ہو چکے تھے کہ اسکو
گرفتار کرلو اس سبب سے ہردم خائف رہتا تھا۔ وہ کسی کا اعتبار نہین کرتا تھا اور خوف تھا
کہ مبادا اسی کے آدمی اسکو دھروادین کیونکہ سرکار سے انعام کی طمع دیگئی تھی اسکی زندگی
قابل رشک نہ تھی بلکہ بڑی مصیبت کی زندگی تھی۔

الغرض بل زور بل اور بدھو اور فوجدار چھ جوانون کو ہمراہ لیکر دریاے نربدا کی طرف
چلے اور اثناے راہ مین بل زور نے فوجدار سے کہا کہ بالفعل آپ میرے ایک دوست
کے ہان جو دریاے نربدا کے کنارے درگاگڑھ نامے قصبے مین رہتے ہین چلیے وہان بھی بڑا
لطف ہوگا۔ کئی دن کے بعد داخل ہوے اور باہم خلق اور تپاک کی باتین ہوکر بل زور
رخصت ہوا کہ مبادا کوئی گرفتار کرلے۔ انکے رخصت ہونے کے بعد مہر جہانتاب بعد آن بان
وشوکت وشان نمودار ہونے لگا اور نسیم سحری نے غنچون کو گدگدانا شروع کیا۔ مشرق سے
نور برسنے لگا۔ جوانان چمن پر بھی عجب جوبن تھا کہ اتنے مین باجے کی آواز نے قوت سامعہ
کو تازگی بخشی اور رفتہ رفتہ کوس اور ڈہل اور انگریزی باجے کی آواز آئی اور معلوم ہوا کہ

رُک گئے میزبان نے چاہا کہ اِن لونڈون کو سزا دین مگر انکا پتا کہان اب بل ذور کے دوست کے مکان پر داخل ہوے۔ جیسا کہ امیرون کا مکان ہونا چاہیے ویسا تھا کشادہ اور صاف۔ مورخ انکو اب یہان ہی چھوڑتا ہی۔

فصل۔ ۶۲

فوجدار کا میزبان مذاق کا آدمی تھا مگر اعتدال اور دور اندیشی کے ساتھ۔ اسکا نام شاہ زرغام تھا۔ سوچا کہ انکی دیوانگی کا حظ حاصل کرنا ضرور ہی مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی خیال ہوا کہ ایسا مذاق نہو جس سے انکا دل دکھے اور نہ کوئی مذاق ایسا ہو جس سے کسی کو چوٹ چپیٹ آئے فوجدار کے ہتھیار انھون نے پہلے ہی اُتروا لیے۔ دیکھا تو تلوار اور نیزہ زنگ آلود اور خود بقدر دُبلے کہ ہڈی ہڈی گنوا لیجیے جیسا کہ بیان ہو چکا ہی۔ انکو ایک چھت پر شامیانے کے نیچے بٹھایا اُس روز میلا تھا یہ سمجھے کہ یہ سب سامان ہمارے ہی لیے ہوا ہی۔ کبھی سوانگ نکلے اور ٹھٹھر کرتب دکھائے کبھی میلے والون نے غل مچایا۔ ریلا پیلا۔ بدھو بہت خوش کہ رئیس کے ہان کیطرح یہان بھی مہمان نوازی ہوگی اور اس شادی مین خوب خوب شرابین پینگے اور مرغ کے کباب اور پراٹھے اور پلاؤ چکھینگے۔ کچھ کھائی کچھ باندھی پوٹ۔

شاہ زرغام نے کئی اور دوستون کی دعوت کی اور سب نے فوجدار کی تعظیم کی جس سے یہ اور بھی پھول گئے اور ضبط نہ کر سکے۔ بدھو کی باتون اور مسخرے پن پر سب لوٹ جاتے تھے۔ میزبان نے کہا بدھو نفر ہمنے سُنا ہی کہ تم کوفتون اور گوشت کے عاشق ہو کہ کھاتے ہو اور گھر بھی باندھ لیجاتے ہو۔ بدھو نے کہا حضور یہ خبر کسی نے غلط بیانی کی ہی۔ مین ایسا ندیدہ نہین ہون آقا سے پوچھ لیجیے آٹھ آٹھ دن تک ہم اور ہمارے آقا فقط ذراسی جھڑبیری کھا کے رہتے ہین ہان اگر مرغن کھانا ملے تو ضرور ذرا زیادہ کھاؤنگا۔ گرسنہ چشم بندہ نہین ہی۔ اور یون لے مرنے اور تہمت دھرنے کی تو بات ہی اور ہی۔ فوجدار نے کہا جناب اسکی تو ہم بھی گواہی دینگے اسکی صفائی اور کمخوری ضرب المثل ہی اور آب زر سے لکھنے کے قابل۔ بھوک کے وقت جب اسکو کھانا ملتا ہی تو ذرا جلد جلد بڑے بڑے نوالے لیتا ہی اور پیٹو معلوم ہوتا ہی مگر اس صفائی کی تو قسم کھانی چاہیے اور گورنری کے زمانے مین تو انار کے دانے اور انگور تک چھری سے کھاتا تھا صفائی کا اسقدر خیال تھا۔ شاہ زرغام نے کہا (کیا! کیا بدھو نفر گورنر ہو گئے تھے) بدھو نے کہا (جی۔ دس دن تک گورنری کی مگر خدا کی مار) فوجدار نے کل حال من وعن گورنری کی نسبت بیان کیا اور سامعین

بہت محظوظ ہوے -

کھانا کھانے کے بعد - فوجدار کو اُنکے میزبان ایک کمرے مین لیگئے جہان فرش نہ تھا مگر ایک میز پر ایک سر بنا ہوا تھا - غالباً کسی سخت اور کمیاب دھات کا تھا -

شاہ - ایک راز سربستہ بیان کرون مگر ظاہر نہ ہونے پائے -

فوجدار - قول شجاعان جان دارد - کیا مجال - چاہے کوئی مار ڈالے مگر نہ کہین -

شاہ - دیوار گوش دارد فہمیدہ لب بجنبان - اگر ظاہر ہوگیا تو مر جاؤنگا -

فوجدار - ممکن نہین - لب تک نہ جنبش کرین - ہم رازدان لوگ ہین جناب -

شاہ - اب یہان سواے ہمارے اور تمھارے اور کوئی نہین ہی - یہ سر ایک بڑے نامی اور مشہور زمانہ ساحر کا بنایا ہوا ہی - یہ ایک اوجھا تھا اور سر آٹو نامے جادوگر کا نامی شاگرد جسکا آج تک نام ہی اور وہ شہرۂ آفاق ہی - ہزار روپیے انعام کے وعدے پر اُسنے ہمارے ہان رہ کر یہ سر بنایا اور وصف اسمین یہ ہی کہ جو سوال کیجیے جواب لے لیجیے - ستارون کے حساب خسوف اور کسوف اور خدا جانے کن کن باتون کا لحاظ کرکے اُسنے یہ سر بنایا - کل اسکا وصف مین دکھاؤنگا جمعہ کے دن نہین بولتا آج جمعہ ہی کل تک غم کھائیے تب تک آپ غور کرکھیے کہ کیا سوال پوچھیے گا - میرا تجربہ ہی کہ جواب غلط تو ہونے ہی نہین پاتا فوجدار کو اسکا یقین نہ آیا مگر یہ سوچے کہ غلط ہوتا تو کل کا وعدہ نکرتا - شاہ انکو باہر لیگئے اور دروازہ بند کردیا جہان سب احباب بیٹھے تھے اور ماجھو نفر اپنے آقا کی مجنونانہ حرکتون کو فخر یہ بیان کر رہے تھے یہ بھی وہان پہونچے -

شام کو فوجدار صاحب کو انھون نے خچر پہ سوار کیا اور بھلے مانسون کے کپڑے پہنائے اور اچکن کی پشت پر کڑھوا دیا - (خدائی فوجدار) جو جو لوگ انکے نام سے واقف تھے وہ مع لونڈے کے ساتھ ہولیے -

فوجدار - شاہ زرغام صاحب - دیکھیے ہمارے پیشے کے یہ اعزاز ہین - لوگ جانتے بھی نہین اور ہمراہ رکاب ہو لیے -

شاہ - مشک کہین چھپ سکتی ہی - تو بہ سپہگری کے فنون کے استادون کا نام آفتاب کی طرح نور برساتا ہی - کہین آفتاب پر کوئی خاک ڈال سکتا ہی -

اتنے مین آواز آئی دار ہے او پاگل فوجدار مڑی - ابے تو ابھی تک زندہ ہی - جا بجا اسقدر بٹ پٹا کے ایک ٹیان سا موجود ہی - اور لطف یہ کہ تو خود تو پاگل ہی ہی مگر وصف

یہ ہی کہ اوروں کو بھی پاگل کردیتا ہی یہ جو رہ ساتیرے ہمراہ ہین انکی حالت پر ہمکو بہت ترس آتا ہی
گیدی تو اس پاگل پن سے درگذر اور جاکے اپنی اراضی کو دیکھ اور بال بچون سے مل جل تو تیرا
دماغ اور بھی کھلکھل ہو جائیگا) شاہ نے کہا بھائی صاحب بڑے ناصح نہ بنیے اپنی راہ لگیے
فوجدار صاحب کو آپ کی صلاح کی کوئی ضرورت نہین ہی وہ صحیح و سالم ہین اور ہم لوگ کوئی
سڑی نہین بس اب دور ہو اور خبردار اب بیہودہ نہ بکنا - اسنے کہا حضور بجا فرماتے ہین انکو
صلاح دینا - چون گردگان برگنبد است - مگر افسوس ہی کہ اتنا بڑا لائق آدمی اور جہان سبھگری
کا ذکر آیا بس سڑی ہو گیا - اب بندہ کسی کو صلاح نہ دیگا چاہے خضر کی عمر بھی کیون نہو
صلاح بھی دو اور جھڑکی بھی کھاؤ -

ناصح صاحب روانہ بادشاہ اور جلوس فوجدار روان - لڑکون اور تماشائیون کی اسقدر
بھیڑ ہو گئی کہ شاہ نے کسی بہانے سے فوجدار کو بڑا سا رومال اُڑھا دیا اور گھر واپس آئے
وہان شاہ زرغام کی بی بی نے جو خاتون کہلاتی تھین اور بڑی خوبرو خوشخو زندہ دل اور معزز
عورت تھین کئی معزز عورتون کو بلوایا تھا کہ فوجدار کی دیوانگی اور جوش جنون کا لطف اٹھائین
بڑی عمدہ دعوت میزبان نے کھلائی اور دس بجے ناچ شروع ہوا - دو شوخ طبع عورتون نے
فوجدار کو بہت چھیڑا - فوجدار دُبلے پتلے مرے ہوئے تھا ت - لمبا بیڈول قد - زرد رنگ
اور بد قطع - انکو دیکھکر سب کو ہنسی آتی تھی - اُن دو عورتون نے اُنسے عشق ظاہر کیا اور انھون
نے انکو حقارت کی نظر سے دیکھنا شروع کیا اور انھون نے بہ آواز بلند کہا ہمین آرام کرنے دو
لعنت بر کار شیطان - ہم اپنی معشوقہ زرین کمر کے سوا اور کسی کو آنکھ اُٹھا کے نہ دیکھینگے
بس - یہ کہکر بیٹھ گئے بہت ہی خستہ تھے - شاہ نے کہا انکو بستر پر لٹا دو - بدھو بھی آئے اور انکو
معلوم ہوا کہ یہ بھی ناچ مین شریک تھے کہا (میرے آقا یہ کیا سوجھی - تمکو اس کہروا ناچ سے جو
بازاری عورتون کا ناچ ہی کیا سروکار - تمھارا ناچ تلوار کی باڑھ ہی - یا یہ تھرکنا - مجھے
بُلا لیا ہوتا مین ہی ذرا ناچتا - گو نچنیا نہ سہی مگر تم نہ تھکتے) اس تقریر پر سب ہنس دیے اور
بدھو نے آقا کو بستر پر لٹا کر چادر اُڑھا دی کہ پسینے آئین -

دوسرے دن شاہ نے اس جادوگر کے بنائے ہوئے سر کا تجربہ کرنا چاہا مع فوجدار
اور بدھو نفر اور دو بیبیون اور اپنی بی بی کے شاہ نے اُس کمرے مین جا کر قفل لگا لیا اسکی
خاصیت بیان کر دی اور کہا اس راز کو پوشیدہ رکھنا - آج اول مرتبہ امتحان کا ہی شاہ کے

دوستون کے علاوہ اور کسی کو اس راز کا حال معلوم نہین تھا اور اگر اُنسے نہ کہا گیا ہوتا تو وہ
بھی اور لوگون کیطرح بیوقوف ہوگئے ہوتے اس چالاکی اور حزم سے وہ کل تیار ہوئی تھی سب کے
پہلے خود شاہ زرغام نے پوچھا (ای سر - اپنی کشش کے زور سے بتاؤ کہ ہم اس وقت کیا سوچ رہے
ہین) ہونٹھ تک نہ ہلے اور جواب سُنا (مین کسی کے دل کی بات نہین بتا سکتا) سب متحیر کہ کمرے
بھر مین ہم لوگون کے سوا اور کوئی نہین یہ آواز کہان سے آئی - شاہ نے پوچھا (اس کمرے مین
کون کون ہی - آواز آئی (آپ اور آپکی بی بی اور دو آپکے دوست اور دو اُنکے دوست اور ایک مشہور
پہلوان خدائی فوجدار اور اُنکا مصاحب سدھو نام) اب اور بھی زیادہ حیرت ہوئی - شاہ نے کہا
ہمکو تو یقین ہوگیا کہ ہمنے دھوکا نہین کھایا اب کوئی اور صاحب سوال کرین - ایک بی بی نے بڑھ کر کہا
(بھلا ہم خوبصورت کیونکر ہوجائین) جواب سُنا (حیا پروری کی عادت اختیار کرو) دوسری نے کہا
سر میرا میان مجھے پیار کرتا ہی یا نہین) جواب سُنا (اُسکے برتاؤ سے تم خود جان سکتی ہو) اب شاہ کے
ایک دوست نے جاکے پوچھا (ہم کون ہین) جواب (تم خود جانتے ہو) سوال (ہم تو جانتے ہی ہین مگر
تم بتاؤ - جواب (تم منشی پاروالے ہو) دوسرے نے پوچھا - (اچھا بتاؤ ہمارے لڑکے کی کیا خواہش ہی
جواب - (خواہش ہی کہ تمکو دفنا دے) یہ بھی بھڑک اُٹھے کہا واقعی وہ ایسا ہی نالائق ہی - اب کچھ نہ پوچھونگا
اب شاہ کی بی بی نے جاکے کہا - ای سر میری سمجھ مین نہین آتا کہ کیا پوچھون - بھلا بتاؤ
ہمارے میان کب تک زندہ رہینگے - جواب سُنا (مدت تک - کیونکہ تندرست آدمی ہین اور قوی الجثہ
اور اعتدال کو کسی شی مین ہاتھ سے نہین دیتے بڑی عمر ہوگی - اب فوجدار صاحب آئے - کہا
ہمنے جو رومی دروازے مین جاکر جوغار بزرگ کا ذکر کیا تھا صحیح ہی یا غلط - اگر بدھو پر کوڑے پڑلین
تو ہماری معشوقہ جادو سے نجات پائین یا نہین - کیا وہ جادو ہی مین رہینگی - جواب سُنا (غار کے
بارے مین کچھ سچ ہی کچھ غلط - بدھو پر کوڑے کم کم اور دیر مین پڑینگے معشوقہ جادوگرون سے
نجات پائینگی) - فوجدار نے کہا بس یہی چاہتا ہون کہ معشوقہ صحیح رہین -
سب کے آخر مین بدھو نے سوال کیا - ای سر - کیا دوسری گورنری مجھے ملیگی - مصاحب
پہلوان کی کمبختی کی زندگی کب ختم ہوگی - مین اپنی بی بی اور بچون کو دیکھ سکونگا یا نہین) جواب آیا
تم اپنے ہی گھر کے گورنر ہوگے اور اُنسے تم ملوگے اور اس زندگی سے نجات پاکر گھر مین
چین سے رہوگے) بدھو نے کہا لاحول ولا قوۃ - یہ تو خود بھی مین جانتا تھا - فوجدار نے جھلا کر
کہا او جانور - ابلے اور کیا چاہتا ہی اس سے بہتر جواب اور کیا ہوگا سدھو بولے جی ہان - مگر

ذرا اور صاف صاف ہوتا تو بہتر تھا۔
دوسرے دن فوجدار صاحب کا دل چاہا کہ ذرا بازار کی سیر کریں۔ ادھر اُدھر سیر کرنے کے بعد
ایک مقام پر سائین بورڈ دیکھا۔(مطبع نور) فوراً چھاپے خانے کے اندر داخل۔ دیکھا کہ
مصلح سنگ پتھر پر غلط حروف کو کاٹ کاٹ کے صحیح کر رہے ہیں۔ آگے بڑھے تو دیکھا کاتب
لکھ رہے ہیں۔ زرد کاپی اور چھاپے کی سیاہی۔ اور آگے بڑھے کلوں کو دیکھا۔ ٹائپ فونڈری
کو دیکھا۔ مشینیں دیکھیں۔ اب کتابوں کے گودام میں آئے پوچھا یہ کون کتاب ہے۔ کہا
(دیوان ظہیر فاریابی) ۸ر قیمت۔ فوجدار نے مسکرا کر کہا۔ ۔۔

	در مکہ بنہ زد کہ بیابی	دیوان ظہیر فاریابی	

اب ۸ر کو بکتا ہے۔ یہ لال لال جلد کی کون کتاب ہے۔ کہا جی یہ اخلاق جلالی ہے
فوجدار نے کہا عمدہ کتاب ہے محقق دوانی کی تصنیف لطیف۔ بس فارسی میں یہ دو کتابیں اخلاق
کی نایاب ہیں۔ اخلاق جلالی اور اخلاق ناصری۔ وہ محقق دوانی کا کلام ہے اور یہ محقق طوسی علیہ الرحمۃ
کا۔ کتب فروش نے کہا آجکل یہ نئی کتاب طبع ہوئی ہے مثنوی بزم وصال۔ طبع بھی حال ہی میں
ہوئی ہے اور تصنیف بھی خاص عجم کا کلام ہے۔ اور یہ جام ہوشربا ہے۔ فوجدار نے کہا ہمکو یہ ایشیائی
قصے پسند نہیں آتے۔ گلزار خیال اور جام ہوشربا اور توتے مینا کی کہانی اور فسانۂ عجائب فی نفسہٖ
عمدہ ہوں مگر پرانا فیشن ہے۔ وہی معمولی کہانیاں۔ مبالغے کے دریا بہا دیے۔ جن اور بھوت اور پریت
اور دیوؤں کا ذکر جسکا سر نہ پیر۔ ہمکو اس قسم کے قصوں میں کوئی لطف نہیں آتا ہے۔ ذرا اگر
دروغ ہو تو خیر۔ مضائقہ نہیں اور جو سر سے پاؤں تک دروغ ہو تو پڑھنے کو جی نہیں چاہتا۔
اس سے تو داستان یہ چہار نامہ اور بلی نامہ اچھا ہے۔ کوڑی نہو تو کوڑی کے بھر تین تین ہیں +
آپکے ہاں مثنوی نلدمن بھی چھپی ہے۔ کہاں چھپی ہے۔ فوجدار نے ایک جلد خریدی۔ اشعار۔

اعصاب لبش بکار تب تن	معشوقۂ نازنین طلب کن	از نجم مغزہائے باد ادن	دل گفت کہ ای طبیب نادان
	چہ زنی رگ جنون را	آگاہ نئی تب درون را	

کتب فروش نے شاہنامہ فردوسی وطوسی سامنے رکھ دیا وہ بھی فوجدار صاحب نے خرید لیا
اور کہا یہ ہمارے پیشہ شریف کے متعلق ہے سرع سکے را دو کردو دورا چار کرد +
کتب فروش نے مسکرا کر ایک کتاب دی اور کہا حضور اسمیں کسی فوجدار صاحب کا
حال درج ہے۔ فوجدار نے کہا میں نے اِدھر اُدھر یہ کتاب پڑھی ہے میرے نزدیک اس قابل ہے

مین مرد نہین عورت ہون۔ معصیت کے دنون مین میرا باپ مجھے چھوڑ کر وطن سے بھاگا اور جواہرات اور اشرفیان دفنا کر مجھے جگہ دکھا دی۔ دوارغام نامے ایک شخص نوجوان میرے اوپر عاشق ہوا اور ہمارا اُنکا عشق بڑھا۔ مین اپنے دو چچاؤن کے حفاظت مین تھی ایک روز مین اور وہ دونون بھاگے اور شام پور نامے ایک مقام پر ایک سرامین فروکش ہوے وہان کے نواب نے مجھے بلوایا اور ہم قوم سمجھکر پوچھا کہ یہان کیونکر آنا ہوا۔ مین نے کہا فرقہ مخالف کے جور نے جلاوطن ہونے پر مجبور کیا نہ باپ کی خبر ہی نہ عزیزون کی اتنے مین کسی نے کہدیا کہ اسکے ساتھ ایک بیس اُنیس برس کا گبرو بھی اب سنیئے کہ وہان کے لوگ عورتون کو اسقدر نہین چاہتے جسقدر گبرو کو چاہتے ہین۔ مین نے کہا حضور وہ بھی عورت ہی۔ حکم ہوا کہ مرد ہو چاہے عورت ابھی حاضر کرو۔ زنانہ لباس پہناکر مین اسکو لے آئی۔ نواب عاشق ہو گئے اور ایک سرکاری باغ مین اسکو جگہ دی اور چوکی پہرا بٹھا دیا۔ اور مجھسے کہا کہ تم کشتی لو اور جا کے اپنی اشرفیان اور جواہرات لے آؤ۔ یہان دو ملاحون نے جو شراب کے نشے مین چور تھے بلا حکم شراب کی بدمستی کے طفیل مین دو آدمیون کو بندوق سے مارا۔ اب میری خواہش یہ ہی کہ آپ میری تجہیز وتکفین میرے مذہب کے اصول کے مطابق کیجیے گا کہ آپ کے ہم مذہب ہون اور میری کوئی خطا بھی نہین ہی۔ شرابیون کی خطا نے میری جان لی۔

سامعین کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور جنرل نے کہ بڑا رحم دل افسر تھا کہا۔ اچھا اچھا جتنے معاف کیا اور قریب جاکر اپنے ہاتھون سے مشکین کھولدین۔

اتنے مین ایک شخص فقیرانہ بھیس کیے ہاتھ مین بڑی لمبی لکڑی لیے اس نوجوان عورت کے پاس گیا اور کہا دردلو۔ ہمین پہچانا۔ نائب السلطنت صاحب یہ میری بیٹی ہی۔ لڑکی باپ کو لپٹ گئی اور دونون ملکے بہت روئے۔ بدھو نے جو غور کرکے دیکھا تو یہ اس فقیر کولپٹ گئے اور جنرل سے کہا حضور ابھی چند روز ہوے یہ ہمکو راستے مین ملے تھے ہمارے پڑوسی اور یار ہین انھون نے مجھسے کہا کہ ہمارے ساتھ ملکے اشرفیان کھود دو مگر ہم نہ جاسکے اپنی لڑکی کا بھی حال پوچھتے تھے وہ خدا کے فضل سے مل ہی گیئن۔ اس لڑکی نے غور کرکے دیکھا تھاہ۔ یہ تو بدھو نفر ہمارے گاؤن کے معلوم ہوتے ہین۔

حاضرین کو بڑا تعجب ہوا کہ کس حسن اتفاق سے بچھڑے ہوے ملے سب کی آنکھین اشکبار تھین۔ جنرل نے کہا آپ لوگون کی اشکباری اور حضور کے حکم کی تعمیل سے مجبور ہون حالانکہ

قسم کھائی تھی کہ خون کا بدلا لونگا - اچھا لے دلو جان خوش وخرم رہو اور جلا د کو بلا و جی - ان دونون کو پھانسی دے دو - نائب السلطنت نے کہا کہ انکو بھی چھوڑ دو - اپنے ہوش مین نہ تھے جنرل نے تعمیل حکم کی مگر بڑی ہوشیاری کے ساتھ -

اب یہ فکر ہوئی کہ دوار غام کو کسطرح وہان سے رہائی دیجاے - کیونکہ اسکی جان بڑے خطرے مین تھی - فقیرانہ بھیس مین جو تھا اُسنے دو ہزار روپیے دینے کا وعدہ کیا کہ اگر کوئی دوار غام کو اس قید سے رہائی دے تو ہم اسکو دو ہزار روپیہ دین بحث ہوتے ہوتے آخر کار ایک آدمی نے بیڑا اٹھا لیا کہ ہم چھڑا لائینگے جس مکان مین وہ قید ہے وہ میرا جانا ہوا ہے اور کئی بار وہان ہو آیا ہون - جنرل اور نائب السلطنت کو اس شخص پر اعتقاد نہ تھا مگر اس جادو جمال اور اسکے باپ نے ضمانت کر دی - اسکے بعد نائب السلطنت ساحل پر گئے اور جنرل مور نیو اپنے ساتھ اس جادو جمال کو اور اسکے باپ کو اپنے گھر لیگئے - اور نائب السلطنت نے کہا کہ اگر کسی شے کی ضرورت ہو تو ہمسے منگوا لینا اور انکی خوب خاطر کرنا - جادو جمال کے حسن اور بانکی ادا پر لوٹ تھے اور ہزار جان سے عاشق -

فصل - ۶۴

جنرل مور نیو کی بی بی نے جو جادو جمال کو اپنے مکان مین دیکھا تو بڑے ہی تپاک سے پیش آئین اور بڑی عاجزی کے ساتھ استقبال کیا اور کہا - زہے نصیب کہ آپ نے کلبۂ فقیر کو رونق اور عزت بخشی - ع - ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کر دی + اُسکے حسن اور عشوہ اور ادا اور بھولی بھولی باتون کے انداز و ناز سے عاشق ہو گئی - شہر کے سب لوگ اسکے دیکھنے کو جوق جوق جمع ہو گئے گویا کوئی بڑا تماشا تھا -

فوجدار صاحب نے جنرل مور نیو سے کہا کہ آپ نے نامناسب طریقہ دوار غام کی رہائی کا اختیار کیا ہی - امید کم اور مایوسی کا احتمال زیادہ ہی - اگر کسی جگہ خشکی مین بھاگ کے آتے اور وہان سے سوار ہوتے تو اچھے رہتے - جنرل جعفر نے اپنی بی بی ملندرا کے ساتھ ہی کارروائی کی تھی - بدھو بولے اجی حضرت آپ بھولتے ہین - ملندرا کو وہ سمندر ہی سمندر اُڑا لائے تھے -

فوجدار نے کہا موت کے سوا اور سب چیزون کی دوا ہی اگر کوئی جہاز آئے تو ایکی ہم جانے لے آئین - بدھو نے کہا جی بجا ہی کہنے اور کرنے مین بڑا فرق ہی - وہ جو لانے گیا ہی بڑا ایماندار معتبر آدمی معلوم ہوتا ہی - ورنیو نے کہا اگر نہ آیا تو خدائی فوجدار صاحب کی راسے پر

عمل کیا جائیگا - دو دن کے بعد دوار غام کی تلاش مین کشتی روانہ ہوئی یہ بڑی کشتی تھی اور پانی پر خوب بہتی تھی اور اُسکے دو دن کے بعد جنرل جہاز لیکر روانہ ہوے اور نائب السلطنت سے کہہ گئے کہ دوار غام اور جادو جمال کی جو سرگذشت ہو اس سے اطلاع دینا -

ایک دن صبح کے وقت خدائی فوجدار صاحب ہوا کھاتے ہوے ساحل بحر کی طرف جارہے تھے اور سر سے پاؤن تک مسلح تھے انکا قول تھا کہ میری زینت اسلحہ ہی اور میری تفریح جنگ ہی چلتے چلتے کیا دیکھتے ہین کہ ایک اور پہلوان اوچی بنا ہوا ڈھال تلوار کٹار قرابین بندوق نیزہ کل اسلحہ سے لیس ایک شان کے ساتھ چلا آتا ہی - قریب آن کر زور سے ڈانٹ کر کہا -

بس خدائی فوجدار شیر افگن ٹھہر جانا - خبردار قدم نہ بڑھانا - مین بھی تمھارے ہی پیشے کا ہون اور تمکو ٹوکتا ہون بلکہ ہمارے تمھارے اسی میدان مین تلوار چلے ہمارا نام جہان پہلوان صف شکن بدر الدجےٰ ہی اور یہ ڈھال جو چاند کیطرح چمک رہی ہی اس بات کی شاہد حال ہی شرائط ہمارے آپکے یہ ہونگے کہ اگر ہم کامیاب ہون تو تم سال بھر تک ہتھیار نہ اٹھاؤ - بالکل نہتھے بنجاؤ اور ہتھیار ہاتھ تک مین نہ لو - اور گھر پر رہو اور آرام کرو - اور اگر ہم ہار جائین تو ہماری نیکنامی تمھاری طرف منتقل ہو جائے اور ہمارا سر کاٹ لو اور تمام دنیا مین نام ہو جائے - اور بحث یہ ہی کہ ہماری معشوقہ حسن مین بدرجہا بہتر ہی اتنا سننا تھا کہ فوجدار نے غور سے انکو دیکھا اور کہا اے جہان پہلوان صف شکن بدر الدجےٰ - اول تو مجھے خوب یقین ہی کہ تمنے آجتک ہماری معشوقہ زرین کمر کو دیکھا ہی نہین ع - تونے دیکھے ہی نہین ناز و نزاکت والے + لیکن آپ نے خود چھیڑا ہی تو بسم اللہ -

کرتے جو ن کو وہ نہین ہم تو سخن مین سبقت	پر وہ کچھ ہمسے سنیگا جو سنائیگا ہمین

اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ (ہماری نیکنامی آپ کی جانب منتقل ہوگی) اس سے معاف فرمائیے بندے کو معلوم ہی نہین کہ آپ کی نیکنامی کیا ہی - اسنے کہا پھر جو کچھ ہونا ہو آج ہی ہو اور چٹکیاں بجاتے ہو - فوجدار کو اسکی گستاخی پر بڑا غصہ آیا - کہا اچھا پھر ہو جاے یہاں ہر دم تلے رہتے ہین - آئیے بسم اللہ جسے خدا دے وہ لے - یہ تو اللہ کی دین ہی -

جہان پہلوان صف شکن بدر الدجےٰ کا حال اہل شہر کو معلوم ہوگیا اور ویسرا ے و نائب السلطنت کو بھی اطلاع ہوئی کہ فوجدار سے کوئی پہلوان بر سر پیکار ہی - ویسرا ے سمجھے کہ جنرل مور نبو نے کوئی شگوفہ چھوڑا ہی بہت سے احباب کو لیکر ساحل بحر پر آئے اور دیکھا کہ دونون پہلوان نبرد آزما ہونے ہی کو ہین - پوچھا کیون صاحب یہ یکایک جلد آپ مین اور انہین کیونکر چلگئی - اسنے کہا

یہ کہتے ہین کہ انکی معشوقہ سے خوبصورت دنیا مین کوئی نہین ہی اور ہم کہتے ہین ہماری معشوقہ
اُنسے کہین بڑھ چڑھ کے ہین۔ شرطین بھی بیان کر دین۔ ولیسرا سے نے جن زور بل اسکے دوست
سے جسکے فوجدار صاحب مہمان تھے علحدہ دریافت کیا کہ یہ بدر الدجے کون ہی جسکی ڈھال
چاند کی قطع کی بنی ہوئی ہی اور چاند کی سی چمکتی ہی۔ انکو بھی نہین معلوم تھا تب ولیسرا سے نے کہا
اگر آپ لوگون کی یہی مرضی ہی کہ اس بحث مین لڑ مرین تو بسم اللہ۔ مگر آثار سے انکو معلوم ہوگیا تھا
کہ دل لگی ہی۔ فوجدار کو بیوقوف بناتے ہین۔ بدر الدجے اور فوجدار نے انکا شکریہ تہ دل سے ادا کیا
اور گھوڑے کو ایڑ دیکر مخالف پر جھپٹ پڑے اور نیزہ لیکر کام تمام ہی کرنے کو تھے کہ جہان پہلوان نے
اسپ بادرفتار کو کاوا دیکر اس زور سے ایک ہُولا دیا کہ راکب اور مرکب دونون بر سر زمین۔ جہان
پہلوان کود کے انکی چھاتی پر ہو رہے اور چھری گردن پر رکھ کر کہا اب یا تو تسلیم کرو کہ ہماری معشوقہ
سب سے خوبصورت ہین یا یہ خنجر ہی اور یہ گلو۔ فوجدار نے کہا ہماری معشوقہ زرین کمر سے کوئی
بڑھ کے نہین ہی۔ (یہ معلوم ہوتا تھا کہ قبر یا کنوین کے اندر سے کوئی بولتا ہی) بہت زور سے گرے
تھے دماغ مین چکر آگیا) کہا اب تم ہمکو مار ڈالو۔ ہمارا کیا کرایا سب خاک مین ملگیا مگر امر حق سے
انکار نہین کر سکتا۔ جہان پہلوان نے کہا مین تمھاری جان نہ لونگا۔ خدا تمکو عمر طبعی عطا کرے
مگر حسب شرائط ایے آپ ہتھیار اُتار دیجئے اور سال بھر تک گھر مین باآرام زندگی بسر کیجیے۔

ولیسرا ے اور بل زور کے دوست اور کل حاضرین نے یہ تماشا دیکھا۔ فوجدار نے کہا۔ قول
مردان جان دارد۔ حسن مین تو ہماری معشوقہ بےمثل ہین مگر اور شرائط ہم ضرور پورے کرینگے۔ جہان
پہلوان نے گھوڑے کو خیز کیا اور یہ جا وہ جا۔ ولیسرا سے نے بل زور کے دوست سے کہا۔
آپ بھی انکی دُم کے ساتھ جاکے دریافت کیجیے کہ یہ کون کون صاحب ہین۔ لوگون نے فوجدار
صاحب کو زمین سے اُٹھایا اور دیکھا کہ چہرہ زرد ہی اور دل سرد اور پسینون مین شرابور گھوڑا بالکل بیدم
ہوگیا۔ ہلنے کی طاقت نہین۔ بدحواس گریان و حیران کہ یہ کیا ہوا۔ سوچا کہ یا تو خواب ہی یا جادو کا کھیل
بڑا رنج تھا کہ آقاے نامدار نے شکست فاش پائی اور اس ذلت کے ساتھ مخالف چھاتی پر
چڑھ بیٹھا اور اب سال بھر تک ہتھیار چھو نہین سکتے انکی بہادری یاد کر کے افسوس کرتے تھے کہ وہ
سب کارنمایان ملیا میل ہو گئے اور آفتاب ناموری گہن مین آگیا۔ اسکو یقین ہو گیا کہ گھوڑا
نہ بچیگا اور فوجدار کی ہڈی پسلی ٹوٹ گئی۔ فوجدار صاحب کو ولیسرا سے کی ایا۔ کھلی گاڑی پر
لاد کے لیگئے اور ولیسرا سے بھی گئے کہ دریافت کرین کہ جہان پہلوان کون ہین جسنے فوجدار

ادھ مرا کر دیا۔

فصل ۶۵

جنرل موریسو نے جہان پہلوان کے گھوڑے کے پیچھے گھوڑا دوڑا دیا۔ انکے ساتھ بہت سے لڑکے سرا کے دروازے تک گئے جو شہر کے اندر تھے بل زور کے دوست انکی تحقیقات کو گئے دیکھا کہ ایک آدمی جہان پہلوان کے ہتھیار اُتار رہا ہی۔ انھون نے جو دیکھا کہ یہ شخص وہان سے چھپا کیے ہوے آتا ہی تو کہا مین خوب سمجھتا ہون کہ آپ کیون چھپا رہے ہین۔ آپ دریافت کرتے تو سنئے ہین کہ مین کون ہون اور مین آپ سے یہ امر مخفی نہ رکھونگا مین اور فوجدار ایک ہی وطن کے رہنے والے ہین اور مین طالب علم ہون۔ فضیلت کی پگڑی باندھی گئی ہی فوجدار کی دیوانگی کا حال آپ پر روشن ہی عالم و فاضل آدمی ہی مگر دماغ صحیح نہین۔ مین نے اس ترکیب سے انکو خانہ نشین کیا ایک مرتبہ اور مین پہلوان بن کے آیا تھا مگر گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور مین ایسی زور سے گرا کہ کئی دن تک بیمار پڑا رہا اب پھر وطن کے احباب نے کہا کہ جا کے اس طرح سے لڑو اور اسکو آدمی بناؤ۔ اپنے قول کا یہ شخص اسقدر سچا ہی کہ جو کہا وہی کریگا۔ آپ آپکی خدمت مین یہ التجا ہی کہ مہربانی کر کے انپر یہ نہ ظاہر ہونے پائے کہ مین کون ہون ورنہ انکے دادا پیر بدھو نفر چھپا نہ بھی نہ پائین۔ بل زوریل کے دوست نے کہا اجی بندہ نواز یہ آپ نے کیا غضب کیا تمام دنیا کا نقصان کیا ایسے بڑی سودائی کو جس سے ساری خدائی کا دل بہلتا تھا آپ نے آدمی بنا دیا اب انکی مجنونانہ حرکتون اور میان بدھو نفر کی ٹائین ٹائین اور مسخرے پن کی دل لگی گئی۔ خدا کرے یہ اپنے ہوش مین نہ آئین اور بدھو انکے ساتھ رہین رونے کو ہنساتا ہی مگر ہمین یقین ہی کہ آپ اسمین کامیاب نہونگے طالب علم نے کہا ہمین خوب معلوم ہی کہ ہم کامیاب ہونگے اپنے کئے کا فوجدار کو بہت خیال ہی۔ الغرض طالب علم ہتھیار خچر پر رکھکر رخصت ہوے اور بل زور کے دوست نے جا کر کل حال ویسراے سے بیان کیا انکو کمال رنج ہوا کہ فوجدار اور بدھو نفر جو نقل محفل تھے انکی صحبت کا لطف جاتا رہا۔

فوجدار صاحب چھ دن تک بیمار بستر پر پڑے رہے اور طالب علم اپنے وطن مین داخل ہوے مع الخیر والعافیت۔ فوجدار غمزدہ دل شکستہ ستم رسیدہ ہر دم اپنی شکست کا افسوس کرتے تھے بدھو نے تسلی دینی شروع کی کہا جناب من۔ دل کو ڈھارس دیجیے جوانمردی کیجیے جیتنے گا جو ہارے گا بھی جوتے بھی کھائیگا شکر کیجیے کہ ہڈی پسلی نہ ٹوٹی۔ بڑا بچا بدن آپکا ہی مین اس

زور سے گرتا تو خدا گنج ہو جاتا آپ ہنستے گنجے بنے ہوئے ہین - اب گھر چلیے اور واہی تباہی
مارے مارے نہ پھریے - اگر انصاف سے دیکھیے تو ہمارا آپ سے زیادہ نقصان ہوا گورنری گئی
اور اب آیندہ کوئی امید نہ رہی کل آرزوؤن کا خون ہوا ع - آرزوئین ہوئین سب خون پڑا
رن کیسا + فوجدار نے کہا بدھو نفر یہ کیا بک رہے ہو - ارے بھائی یہ قید اور شرط تو
صرف سال بھر کے لیے ہی - سال بھر کے بعد پھر ہم گلگون صرصر تک پر سوار ہو کر اوبچی بنے
ہوئے یہان آئینگے - اور وابی اور راجگی تمکو دینا بائین ہاتھ کا کرتب ہی - بدھو نے کہا یا خدا ہماری
سن لے اور شیطان کو بہرا کر دے ہمنے اکثر سنا ہی کہ دنیا بہ امید قائم ہی -
اتنے مین بل زور کے دوست آئے اور بدھو نفر خاموش ہو گئے - اُسنے کہا فوجدار صاحب
لیجیے دوار غام کو وہ لے آئے اور تلوہ لائے یہ خوشخبری لایا ہون اب وہ ولیسرا کے پاس
آگئی ہونگی - فوجدار نے کہا الحمد للہ - اگر نہ لاتے تو ہم جاتے اور بزور تیغ لاتے مگر تیغ کیجا ہم تو
شکست پا کے اب کسی مصرف کے نہ رہے - چوڑیان پہنین - تلوار کھا ان - بدھو نے کہا خاموش
ع - بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد + مثل مشہور ہی - ہار جیت ہوا ہی کرتی ہی گھوڑے پر
جو چڑھیگا وہ گریگا بھی ضرور اگر گر کے بچکیا گیا تو گیا گذرا - اور گر کے پھر سوار ہوا تو شہسوار ہو گیا
اب آپ دوار غام سے ملیے معلوم ہوتا ہی وہ آ گئے کیونکہ گھر مین کھلبلی مچی ہوئی ہی -
بدھو کی رائے صحیح نکلی - جو بہادر آدمی کشتی پر جا کے دوار غام کو لانے گئے تھے انھون نے
کل حال بیان کیا اور اس جادو جمال کو دیکھکر ولیسرا بہت خوش ہوئے - دوار غام نے
مردانے کپڑے کشتی پر پہن لیے تھے - جامہ زیب ایسے تھے کہ اگر گدڑی بھی پہنے تو گدڑی کے
لال معلوم ہوتے - جسنے دیکھا خدا کی شان کی تعریف کی کہ کیا صورت زیبا ہی - سن کوئی سترہ اٹھارہ
برس کا - درویش مع اپنی جادو جمال لڑکی کے اُنکے استقبال کے لیے آئے ذرا لجا کے اور شرما کے
جادو جمال دوار غام سے ملی - بوسہ بازی نہین ہوئی کیونکہ وفور عشق و محبت مین ذرا شرم اور لحاظ
زیادہ ہو جاتا ہی - دوار غام اور جادو جمال دونون کا حسن ضرب المثل ہو گیا - چندے آفتاب چندے
ماہتاب - یہ دونون آنکھون ہی آنکھون مین باتین کرتے تھے - بہادر نے دوار غام کی رہائی کا مختصر طور پر
ذکر کیا اور درویش یعنی بدھو کے ہموطن جادو جمال نے حسب اقرار بہادر کو انعام دیا -
اب یہ فکر ہوئی کہ درویش کو ظلم ظالمان سے بچائین اور رشوت اور خوشامد کے ذریعے سے
اپنا کام لین مگر درویش نے کہا کہ جس ظالم شقی کے تعلق بادشاہ نے ہمارے جلا وطن کی

کارروائی کی ہو وہ رشوت اور خوشامد دونون سے نفرت کرتا ہی۔ اسکے لیے کوئی اور ہی تدبیر
ہونی چاہیے ایسی ایسی تدبیر کارگر ہوگی۔ بل زوریل نے کہا ہم اپنے احباب کے ذریعے سے
کوشش کرینگے کہ آرزو برآئے۔ آئندہ السعی منی والاتمام من اللہ۔ دوارغام کو ہم اپنے ساتھ
لیجائینگے کہ اپنے والدین سے مل لے وہ انکی جدائی مین تڑپ رہے ہونگے۔ جادو جمال ہمارے
ہان رہینگی اور ویسرا سے خوشی کے ساتھ درویش کو اپنے ہان قیام کرنے کی اجازت دینگے
جب تک ہم اپنی کوششون مین کامیاب ہون۔

ولیسرا نے اس صلاح سے کلی اتفاق کر لیا۔ دوارغام نے پہلے تو ناراضی ظاہر کی اور کہا
ہم اس زن جادو جمال کو چھوڑ کے نہ جائینگے مگر یہ جانا کہ اسی بہانے والدین سے مل لونگا وہ بیچارے
پریشان ہونگے لہذا اتفاق کر لیا۔ جادو جمال بل زوریل کے دوست کے ہان انکی بی بی کے ساتھ رہی
اور درویش اسکا باپ ولیسرا کے ہان مقیم ہوا۔ بل زوریل کے دوست کی روانگی کا دن آیا
اور اسکے دو دن بعد فوجدار اور بدھو روانہ ہوے شکست کے سبب سے اس سے بیشتر
روانگی محال تھی جب دوارغام اپنی مطبوعہ جادو جمال سے رخصت ہوے تو دونون اشکبار
دونون کے دل پر درد۔ دونون کے لب پر آہ سرد۔ درویش نے داماد سے کہا اگر ضرورت ہو
تو ہزار روپیے کی تھیلی لیتے جاؤ مگر دوارغام نے صرف سو روپیہ بل زوریل کے دوست سے
قرض لیا اور کہا رام نگر پہنچ کر واپس کر دونگا۔ الغرض دونون روانہ ہوے اور انکے تھوڑی دیر کے
بعد فوجدار اور بدھو نفر رخصت ہوے اور حلیہ کہ اوپر لکھا گیا ہی خدائی فوجدار بے ہتھیار
مسافرون کی وضع بنائے ہوئے اور بدھو نفر پیادہ پا۔ کیونکہ انکے گدھے پر فوجدار
صاحب کے اسلحہ لدے ہوے تھے۔

فصل ۔ ۶۶

وہان سے روانہ ہونے کے وقت فوجدار پہلے اس مقام پر گئے جہان شکست فاش پائی
تھی وہان جا کے آہ و نالہ کر کہا ہماری کشتی نامرادی اسی مقام پر غرق ہو گئی اور ہم تمام عمر کے لیے
ننگے ہو رہے اب ہمیشہ بدنامی ہی رہیگی۔ بدھو نفر نے جو یہ حسرت کی باتین سنین تو کہا سنیے صاحب
بہادر کو وہ جو مصیبت اور ذلت کے وقت بھی خوش رہے۔ ہمکو دیکھیے گورنری مین بھی خوش تھے
اور اب پیادے ہیں اب بھی مزے مین ہین۔ خوش نصیبی جسکا نام ہی وہ ایک بدکار عورت
ہی اور بدمستی مین کسی آشنا کو تباہ کر دیا کسی کو آسمان پر چڑھا دیا۔

فوجدار نے کہا بدھو تم تو فلاسفر دن کی سی گفتگو کرتے ہو - مرد آخر بین اور فہمیدہ ہو
خدا جانے یہ باتین کہان سے تمنے سیکھین مگر اتنا یاد رکھو کہ خوش نصیبی جس شی کا نام ہی وہ نام
نام ہی کوئی بات اتفاق سے سرزد نہین ہوتی - بلکہ حکم خدا سے - یہ قول صحیح ہی کہ انسان اپنی حالت
کو خود درست کر سکتا ہی تمنے دور اندیشی کے خلاف کیا یہ نہ سوچے کہ ہمارا القات گھوڑا اس ٹٹوے
اسپ عربی کا بھلا کیا مقابلہ کریگا مگر قول مردان جان دارد جو کہا وہ کرینگے - چلو بدھو اب سال بھر
گھر مین رہین سال بھر دم لیکے ہرے ہو جائینگے اور پھر تلوار اور بھالے کو کام مین لائینگے یہ تو
جان کے ساتھ ہی - جلد جلد آؤ - بدھو نے چلکے کہا سرکار اب پیادہ تو ہمسے جلد نہ چلا جائیگا - ہمارے
نزدیک خود اور بکتر اور نیزہ وغیرہ کسی مقام پر ٹانگ دیجیے اور گدھے پر ہمکو لدنے دیجیے ورنہ چلنا دوبھر
ہو جائیگا - فوجدار بولے دیکھی کیا بات کہی ہی - چلو ٹانگ دین اور وہان کسی لوح پر کندہ کر دین

یہ ہتھیار اٹھائے وہ مرد جوان	ڈرے جس سے بدر الدجے پہلوان

بدھو نے کہا [illegible] کہ ابھی اسلیے ساتھ ہی ٹانگ دیجیے
مگر پیدل چلا نہ جائیگا - فوجدار نے کہا نہ رشک حمار کا قصور ہی نہ ہتھیار کی درستی کا فتور ہی - یہ سب
ہماری ہی بیوقوفی ہی - بدھو بولے جی ہان گھوڑے گھوڑے لڑین بدنام ہو موچی - کرے گدھا بدنام
ہو پالان - نیکی کا ثمرہ بدی - ہتھیار اور گھوڑے کا تو یون ہی بھرکس نکل گیا ہی اور مین پیدل ایک قدم
نہین چل سکتا - اس گفتگو اور بحث مین پورے چار دن گزرے مگر کوئی ایسی بات نہین ہوئی کہ جو قابل
بیان ہو پانچوین روز ایک گانون مین داخل ہوئے سرا کے دروازے پر بہت سے آدمی جمع تھے -
جب فوجدار اور بدھو قریب آئے تو انمین سے ایک نے کہا ان دونون صاحبون مین سے
ایک صاحب ہماری شرط کا فیصلہ کر دینگے یہ مسافر لوگ ہین نہ ہمکو اور نہ فریق مخالف کو پہچانتے ہین
فوجدار نے کہا شرط کا حال بتائیے ہم ابھی فیصلہ کر دینگے اسنے کہا اس گانون مین دو آدمیون پر شرط
ہوئی ہی کہ کوس بھر زمین پیدل کے دوڑین ایک بڑا موٹا ہی تین من دس سیر اور دوسرا ایک من
دس سیر - موٹے آدمی نے ٹوکا تھا اب وہ کہتا ہی کہ دبلا آدمی جو ایک من دس سیر وزنی ہی
وہ دو من بوجھ اٹھا کے دوڑے اور دبلا راضی نہین ہوتا - بدھو نے کہا جی ہم فیصلہ کر دینگے تمام عالم
جانتا ہی کہ گورنری کر چکے ہین اور پیچیدہ پیچیدہ مقدمے فیصل کیے ہین - فوجدار نے کہا یار بدھو تم ہی
فیصلہ کر دو ہمارا سر چکرا رہا ہی دماغ صحیح نہین ہی - بدھو نے کہا سنو صاحب پہل موٹے کی طرف سے
ہوئی ہی سپہگری کا قاعدہ یہ ہی کہ جو ٹوکا جائے اسکو اختیار رہی کہ جس ہتھیار سے چاہے لڑے موٹے نے

پھل کی تو دو من اپنا گوشت میان بدھوے صاحب کاٹ چھانٹ کے پھینک دین اور برابر کی دوڑ ہو۔ دُبلے ولے بہت خوش ہوے بگر موٹے والون نے کہا یہ فیصلہ منظور نہین بدھو سوچے کہ یہ فیصلے تو بنے ہی رہین آؤ کچھ لے مرین کہا اچھا تو اب آخری حکم یہ ہے کہ نصف شرط موٹا دے اور نصف دُبلا اور شراب اور روٹی اور گوشت کی دعوت ہو اور ہم اور ہمارے آقا بھی شریک ہون۔ وہ لوگ راضی ہو گئے مگر فوجدار بہت بگڑے کہا بدھو تم بڑے پیٹو ہو یہ کہکر گھوڑے کو تیز کیا اور مجبور ہوکر بدھو نے بھی گدھے کو تیز کیا مگر آقا کو گالیان دیتے ہوے کہ دعوت اور شراب چھوڑی –

شب کو آقا اور بدھو نے آسمان کے شامیانے مین آرام کیا اور کھیتون کی ہوا کھائی – آسمان صاف شفاف تھا دوسرے دن چلے تو ایک پیادہ نظر آیا۔ آتے ہی فوجدار کے قدم لیے کہا حضور چلیے [illegible] شہزادی نے بلایا ہے سامنے تو ڈیوڑھی اور باغ ہے۔ مجھے حضور نے پہچانا نہین مین ہی پہلوان [illegible] لڑنے آیا تھا مگر اُس لڑکی کو حسینہ دیکھکر نہ لڑا اور انجام یہ ہوا کہ دوسرے دن شہزادی [illegible] کہ جنگ کے قبل جو ہدایت کی تھی اُسکے خلاف کیون کیا – بدھو نے کہا [illegible] ہم تو سمجھے تھے کہ کوئی پہلوان ہو تم تو ٹکے کے پیادے نکلے واہ رے پیادو [illegible] اچھا ہمارے پاس شراب ہے اور گھاس سے عمدہ پنیر – آیئے کھائیے [illegible] آہستہ آہستہ بڑھایا مگر بدھو جم گئے۔ اور کھائی کے کہا۔ بھائی صاحب ہمارے آقا آپ کہ جاینگے جانے دیجیے اُسنے کہا سچ کہتا کتنا سودائی ہے [illegible] کہا اب سال بھر تک ہتھیار نہ اُٹھاینگے کشتی ہار کے آئے ہین۔ پیادہ نے مفصل حال دریافت کرنا چاہا بدھو نے کہا اب دیر ہو جائیگی۔ خلاصہ یہ ہے کہ جہان پہلوان نے انکو گرا دیا۔ یہ کہکر گدھے پر سوار ہوے اور کہا اب اور کسی دن وقت فرصت انشاءاللہ بیان کرونگا۔ یار زندہ صحبت باقی بدھو داڑھی صاف کرکے پھر پیادے سے رخصت ہوے اور اپنے آقا کے پاس حاضر ہوکر کہا چلیے۔ یہ ایک درخت کے سائے مین منتظر تھے –

فصل – ۶۷

شکست پانے اور ذلت اُٹھانے کے قبل فوجدار نامدار کے دل مین بہت سے وسواس نے جگہ پائی تھی اور جب رخش جرار کی پشت سے زمین پر آرہے تو گویا عرق انفعال کے سیکڑون گھڑے اُنپر پڑے اور مجاریون اور جھرکون مین تو

کہتے تھے مگر ابکی گرے تو چاروں شانوں چت - گو نبرد آزمائی کے جوہر خوب دکھائے مگر جنگ دو سردار و ۵

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے ای میر	مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہی حضور نے ایک درخت کے سائے مین بسیرا لیا تھا اور جس طرح جس بوٹیوں پر اور مکھیاں شہد پر گرتی ہین اسی طرح ہزارہا قسم کے خیالات نے انکے مرغ دل تردد منزل کو اپنا شکار بنایا تھا - کبھی معشوقۂ زرین کمر کے جادو سے نجات پانے کا خیال - کبھی شکست فاش کا ملال یا الٰہی اب اس قید کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہوگی - بدھو نے آکے کہا حضور شہزادی کے پیادے نے کیا عمدہ شراب پلائی تھی اوہ پیر سبحان اللہ - فوجدار بولے یار بدھو تمکو ابتک یہی یقین ہی کہ وہ پیادہ تھا پہلوان نہ تھا بھول گئے کہ ہماری معشوقہ کو جادو نے کیا سے کیا کر دیا تھا بالکل گنوارن کی قطع برنرخ ہی بدل گئی - اور فوجدار سجیل رو آئینہ ابرو کو اس طالب علم کی ہیئت مین مبدل کر دیا جو ہمارا دوست تھا اور یہ سب ان جادوگرون کی کارستانی تھی جو میری آبرو کے خواہان تھے - اچھا اب یہ بتاؤ کہ شہزادی کے اس آدمی سے تمنے یہ بھی پوچھا تھا کہ اس پریزاد کا حشر کیا ہوا - اب بھی میری جدائی اور فرقت کے صدمون سے پریشان ہی یا ہر کہ از دیدہ دور از دل دور کا معاملہ ہی - آنکھیں ہوئین چار دلمین آیا پیار - آنکھیں ہوئین اوٹ دلمین آئی کھوٹ - بدھو بولے اجی جناب مین اس حماقت مین نہین پڑتا کسی کے دل کا حال کیا معلوم اور پھر عورتون کے عشق کا حال کوئی کیا جان سکتا ہی - فوجدار نے کہا بھائی بدھو یاد رکھو کہ عشق سے جو مجنونانہ حرکتین سرزد ہوتی ہین وہ اور شی ہی اور جب انسان کسی کے بار احسان سے دبا ہوتا ہی تب جو بات کرتا ہی وہ شی دیگر ہی - ممکن ہی کہ انسان کے دل مین عشق نہو مگر یہ ممکن نہین ہرگز ممکن نہین کہ نا شکر گزار ہو اور احسان فراموش - یہ پری واقعی مجھپر عاشق ہی تم جانتے ہی ہو کہ اسنے مجھے تین مخملی ٹوپیان دین - جب اس سے جدا ہوکے چلنے لگا تو اسنے کونسا - میری مفارقت نے اسکو آٹھ آٹھ آنسو رلائے - اور کیا کیا نہ کیا - اور گو شرمیلی ہی مگر راز دل سب پر افشا کر دیا کہ مجھے گھایل کیے جاتا ہی یہ سب اس امر کی علامتین ہین کہ وہ تہ دل سے میرے اوپر عاشق تھی اور جب عاشق ناکام و نامراد ہوتا ہی تو برا بھلا کہنے اور کوسنے لگتا ہی - مین نے اسکو کوئی امید نہین دلائی اور نہ کوئی روپیہ والا ہون کیونکہ میرا دل تو معشوقۂ پریزاد کے ہاتھ مین ہی - اور میرا خزانہ براے نام خزانہ ہی ع - قرار در کف آزادگان نگیرد مال + ہان اسکی یاد کا مٹنا میرے دل کی فنا پر موقوف ہی مگر عشق اپنی معشوقہ پریزاد ہی کا ہی - اسکی یاد کو ترجیح دونگا - اگر تم اپنے چوتڑون پر کوڑے کھاتے

اور تمھاری کھال بھی اُنکے نام پر اُدھڑ جاتی تو اچھا تھا - خدا کرے تیری کھال کو بھیڑیے کھائین -
تو نے اس ستم زدہ کا خیال نہ کیا اور ذرا سی کڑی نہ جھیلی گئی - کیڑے ہی پڑینگے - بدھو نے کہا حضور
کسی ملعون ہی کو یقین ہوگا کہ میرے کوڑے کھانے سے جادو کا اثر کم ہو جاتا - لاحول ولا قوۃ الا
یہ تو وہی مثل ہوئی کہ مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ - مجھے پورا پورا یقین ہے کہ آپ نے کسی کتاب
مین یہ نہ پڑھا ہوگا کہ کسی پر کوڑے لگانے سے کسی کے جادو کا اثر کم ہو گیا ہو - لاکھون کتابین
پڑھ ڈالی ہونگی مگر یہ نہ پڑھا ہوگا خیر خلاصہ یہ کہ جب کبھی جی چاہیگا تفریحاً کوڑے بھی ہلکے ہلکے کھا لونگا
کل امر مرہون باوقاتہا - فوجدار نے کہا بدھو خدا تمکو توفیق نیک عطا کرے اور تمھارے دل مین
ایسی بات آجائے کہ تم میری معشوقہ کی مدد کرو کیونکہ تم میرے ملازم ہو اور مین اُنکا غلام ہون -

یہ باتین کرتے کرتے راہ راہ جا رہے تھے کہ دفعتاً اسی مقام پر پہونچے جہان بیلون کے
نیچے کچل گئے تھے - فوجدار نے وہ جگہ پہچان لی اور بدھو سے کہا یہ وہی مقام ہے جہان رنگین طبع
نوجوانون اور انکی خوبرو عورتون کی خاطر سے ہم مدعو ہوے تھے اور وہ گڈریون اور گڈریون کے
بھیس مین تھے پُرانے زمانے کے بھیڑی چرانے کی تقلید کی تھی اور خوب ہی سوجھی تھی میری صلاح
یہ ہے کہ جب تک مین پھر فوجدار نہ ہون تب تک ہم تم بھی انھین لوگون کی تقلید کرین مین بھیڑی
اور اس پیشے کی ضروری اشیا تمکو خرید دونگا اور ہمارا نام فوجو چرواہا اور تمھارا نام بدھا چرواہا
ہوگا اور ہم پہاڑون پر چلا لگا ئینگے اور جنگلون اور مرغزارون مین گھومینگے کہین گائینگے کہین
بخت نارسا کی شکایت کرینگے اور چشمون کا آب صاف نوش کرینگے ندیون اور قہار دریاؤن کا
پانی پینگے - درختون کے لذیذ لذیذ پھل کھائینگے اور اشجار رفیع تناور درختون کے سائے مین
بیٹھین اور لطف اٹھائینگے - پھولون کی بھینی بھینی مہک مشام جان کو معنبر کریگی اور مرغزارون
کی دوب کا فرش زمردین اور مختلف مختلف گیاہ سے ہزارہا قسم کے فرش مکلف و مشجر نظر افروز
ہونگے - صاف ہوا سے سرد روح کو وجد مین لائیگی - ماہ منیر اور ستارون کی روشنی ضیابخش ہوگی
اور شب دیجور شکست پائیگی - نغمہ باربدی سے فرحت حاصل ہوگی اور جی خوش ہوگا دل مین
شعر و سخن کا ولولہ پیدا ہو جائیگا اور حسن و عشق کا لطف آئیگا اور تصنیف و تالیف اور عشقبازی کا
سے ابدالآباد تک تمام رہیگا - بدھو بولے خدا کی قسم مین تو اس قسم کی زندگی پر جان دیتا ہون
اور عجب نہین کہ خلیفہ اور طالب علم بھی ہماری دیکھا دیکھی ہمارا تتبع کرین اور خدا نے چاہا تو
پادری صاحب بہادر بھی گلہ لیے ہمارے ساتھ ہون بڑا خوش مزاج زندہ دل آدمی ہے - فوجدار نے

کہا بھئی بدھو واللہ ہمکو تمسے اتفاق ہے - طالب علم کا نام تلتوا چرواہا رکھا جائیگا بشرطیکہ چرواہا
ہونا منظور کرے اور کیون نہ منظور کریگا - خلیفہ کو ہم کمبخت چرواہا کہینگے ایک اور کا بھی یہی نام
رہ چکا ہے - اب رہے پادری صاحب - انکا نام ذرا غور طلب ہے انکے پیشے کے مطابق انکو ہم پدرو
چرواہا کہینگے اب رہین عورتین - انکے نام گڈریون کے نام کے مطابق اپنی اپنی پسند سے تجویز کرینگے
ہماری معشوقہ کا نام ایسا جامہ زیب ہے کہ شہزادی اور فقیرن سب کے لیے موزون ہے کوئی تردد ہمکو
نہ کرنا پڑیگا - بدھو تم کوئی نام اپنی والی کے لیے تجویز لو - بدھو بولے جو ہماری بھدی بی بی کا نام
ہے وہی سب سے زیادہ موزون ہے - بس اسی پر اکتفا ہے - ع قناعت بہر حال اولی ترست
شعر مین بھی وہی نام ہر ردیف مین جمیگا - ف

بہن خرقۂ خویش آراستن	بہ از جامۂ عاریت خواستن

ہان پادری صاحب البتہ پھٹیل ہی رہنا چاہیے کیونکہ وہ پادری ہین اگر طالب علم کو ضرورت
ہو تو مضائقہ ندارد - فوجدار نے کہا خدا کی قسم بدھو - عجب لطف کی زندگی ہوگی - ٹہرک سے دے دے
ماکو چلم تماکو کی آواز نکلے گی - کھنجڑی گلا رتی جان لیگی - کینگڑی کے تار لگاتار دل کو لبھائینگے اور
گز کے گھونگھرو کی چھن چھن مزہ دکھائیگی - جھانجھ کی آواز سوتون کو جگائیگی - بدھو نے پوچھا کیون
جناب یہ کینگڑی کیا شی ہے - انھون نے کہا ایک قسم کا پرانا باجا ہے دکھن مین بھی اسکا استعمال ہے
اور یہان بھی گز سے بجائی جاتی ہے اور گز مین گھونگھرو ہوتے ہین اور کینگڑی کے تار گز سے بجائے
جاتے ہین - کینگڑی ہندی لفظ ہے شہنائی فارسی لفظ ہے - شہنا یعنی جتنی نَے ہین سب کا بادشاہ کے
شہنائی سے گلہ بانون کو کون بحث ہے - مختلف زبانون سے مختلف زبانون کے الفاظ علم موسیقی مین
لیے جاتے ہین - مین شاعر بھی ہون اور علم موسیقی سے بھی واقف ہون اور طالبعلم صاحب کو بھی
اِن باتون کا ذوق ہے - پادری صاحب کی نسبت مین کچھ عرض نہین کرسکتا مگر شاید کچھ شعر کہتے
ہین اور خلیفہ نے بھی صحبت پائی ہے شعر سمجھ لیتا ہے - ستار کا سب کو شوق ہے ہم معشوق کی جدائی
کا افسوس کرینگے اور تم عشق کی باتین کرنا - اب دو آدمی باقی رہے - ایک سر بیٹھے گا کہ ہائے ہمکو سب
نظر حقارت سے دیکھتے ہین اور دوسرے کو اسکی رائے ہی پر چھوڑ دو چاہے گائے چاہے بجائے
الغرض سب اپنے اپنے دھندے لگینگے اور خوب دل لگی رہیگی - بدھو بولے افسوس ہے کہ ہمین زندگی کی
امید نہین کہ ایسا دن دیکھنے مین آئیگا ایسی قسمت کہا اگر یہ ہو تو ایسے ایسے ظروف ہم بیچے بناوین
کہ واہ ہی واہ - ہار بنا دن - زردی وہ جو کبھی کسی نے کھائی نہو - ساگ تیل مین ایسا پکاؤن کہ

انگلیاں چاٹو - اگر کوئی عشق عش نہ کریگا تو بُرا بھی نہ کہیگا - کسی نہ کسی شئے کا اُستاد ضرور کہیگا - ہماری لڑکی کھانا لیکر کھیت مین آیا کریگی مگر ہوشیار رہیے گا وہ بڑی پیاری لونڈیا ہی اور گرد ایسے بڑے بڑے حرامزادے ہوتے ہین یہ نہ ہوگا کہ کوئی ذات شریف اُسکو تاک لیجائین - چاہے گانون ہو چاہے شہر - نیک اور بد سب کہین ہوتے ہین - اسمین شہزادہ ہو خواہ باری کمار - مثل ہی کہ جوانی پر گدھی بھی اچھی معلوم ہوتی ہی - اور جب عاشق معشوق راضی تو کیا کرے قاضی - اور دل مین دونون طرف سے پیار - تو کیا کریگی مان مُردار - فوجدار نے کہا بس بدھو بس - اب ذرا ان مثلون کو تہ کر رکھو - ہم انکے بغیر ہی نفس مطلب کو پہونچ گئے - ہزار بار سمجھایا کہ مثلون کو محدود رکھو مگر گفتہ بہ دست یہ مثل تمھارے اوپر صادق آتی ہی - بدھو بولے (اور حضور پر یہ مثل صادق آتی ہی - خود را فضیحت و دیگران را نصیحت - چھلنی کیا کہے سوپ کو کہ جسمین نو سو چھید) فوجدار نے کہا بھائی مین موقع محل پر استعمال کرتا ہون جیسے نگینہ انگوٹھی پر جم گیا مگر تم تو بارون گھٹنا پھوٹے آنکھ - مثل کے معنی بتا چکا ہون کہ چھوٹے چھوٹے فقرے ہون ناقل و دل - مشہور و معروف زبان زد - اور تم مثل کو بے محل اور مہمل استعمال کرتے ہو - اچھا اب اس بحث کو ختم کرو رات زیادہ آئی اب آرام کرنا چاہیے اور ذرا سرک کے ہٹ کے رہو - دیدہ باید کہ شب حاملہ فردا چہ زاید -

وہان سے دور دور جا کے بستر جمایا کھانا دیر مین کھایا اچھا کھانا نہ تھا - بدھو بہت خفا تھے کہ اس پیشے کے لوگون کے ساتھ جنگلون اور پہاڑون مین رہنا ستم ہی مگر جب دو ایک امیر میزبانون اور دعوتون کا کھانا یاد آیا تو خوش ہو گئے کہ وہ البتہ مزیدار چیزین تھین - سوچے کہ ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن * یہ تو خراٹے بھرنے لگے اور انکے آقا کی آنکھین تک نہ جھپکین -

فصل - ۶۸

کبھی کبھی آفتاب جہانتاب اپنا دورہ ختم کر کے اس دنیا کا سفر اختیار کرتے ہین اور کرۂ ارض کو تیرہ و تار چھوڑ جاتے ہین - ہو کا عالم - اس فصل کے ابتدا کے وقت بعینہ یہی حال تھا یعنی مصنف باوقار کہتا ہی کہ آفتاب غروب ہو گیا اور اندھیری رات چھائی اور مہتاب نے بھی صورت چھپائی - فوجدار میٹھی نیند سوئے مگر آنکھ فوراً کھل گئی برعکس انکے بدھو نفر نے جو لمبی تانی تو تڑکا کر دیا - خر - خر - صحیح المزاج اور بیفکرے پن کی دلیل - فوجدار کی آنکھین کٹورا سی کھلین تھین انھون نے بدھو کو جگا کر کہا (بدھو تم بھی عجیب الخلقت آدمی ہو - خدا جانے پتھر کا بنا ہی یا پیتل کا کوئی حس ہی نہین مین جاگتا ہون اور تمکو سوتا پاتا ہون - مین روتا ہون تو گاتا ہی - یہان مارے بھوک کے آنتین

قل ہو اختر پڑھتی ہین اور تم پیٹ بھرے ہو۔ پیٹو۔ جو تمیز دار اور شائستہ ملازم ہوتے ہین وہ اپنے
آقا کی مصیبت کے وقت عیش و راحت بھول جاتے ہین اور اُنکی مصیبت مین شریک حال
ہوتے ہین۔ دیکھو رات کسطرح کی بھیانک ہوتی ہی اور ہو کا عالم۔ جی چاہتا ہی کہ ایسی رات مین
کچھ سوئے تو کچھ جاگے بھی۔ خدا کے واسطے بیدار ہو۔ اُٹھو اور جی کڑا کر کے تین چار سو کوڑے کھاؤ
تاکہ معشوقۂ پریزاد قید فرنگ سے آزادی پائے۔ یہ کوئی زبردستی نہین ہی اگر ایسا کرو تو احسان ہی
مین تمسے لپا ڈگی نہین کرنا چاہتا۔ اِس مرتبہ تمھاری قوت آزما چکا ہون جب تم کوڑے پڑ چکینگے
تو ہم مزے سے گانا دندنانا اور مین بھی خوش ہونگا اور آج ہی سے وہ زندگی شروع کرینگے جو ہم
اپنے گانوں مین بسر کرینگے یعنی گلہ بانی۔ بدھو نے کہا حضور بندہ کوئی بڑی سودائی یا بڑا نا سمجھ
آدمی نہین ہی کہ میٹھی نیند چھوڑ کے کوڑے کھائے اور نہ خدا نے اِس قسم کی طبیعت دی ہی کہ کوڑے
کھانے کے بعد گانے کی سوجھی اب مجھے سونے دیجیے اور اسقدر دق نہ کیجیے کہ مجبور ہو کے مجھے
آپ سے مخالفت کرنی پڑے بس۔ فوجدار بگڑ گئے کہا او سنگدل شقی القلب ای احسان فراموش
نمکحرام محسن کش۔ نمک پھوٹ پھوٹ نکلیگا۔ میرے ہی سبب سے تو گورنر ہو گیا۔ میری ہی وجہ
سے تو بادشاہی پاتا یا کوئی اور ایسی شی جو انسان کو کم ملتی ہی مگر دیر آید درست آید۔ تیری بدنصیبی کو
مین کیا کرون۔ بدھو نے کہا یہ کچھ بھی ہماری سمجھ مین نہین آتا۔ ہم تو یہ جانتے ہین کہ جب سو رہا
کرتے ہین تو دنیا و ما فیہا سے بیفکر ہو جاتے ہین ع نے غم دزد نے غم کالا ٭ نیند بھی کیا شی ہی کہ ہو لنا
فکر کا آدمی کو نہین رہتی۔ نہ بھوک معلوم ہوتی ہی نہ پیاس۔ گرمی اور سردی دونون یکسان۔ نیند
وہ سکہ ہی جس سے کل اشیا انسان خرید سکتا ہی اور بادشاہ و فقیر دونون کا نیند مین ایک درجہ
ہو جاتا ہی۔ جاہل اور عالم دونون یکسان۔ ہان بس ایک عیب نیند مین البتہ ہی۔ وہ یہ کہ نوم اور
موت کا ایک درجہ ہی سونے والے اور مردے مین کوئی فرق نہین۔ فوجدار نے کہا ایسی فصاحت
بیان اور طلاقت زبان تو تمنے کبھی پیشتر نہین ظاہر کی تھی تمھاری مثل سچ ہی کہ تخم تاثیر صحبت اثر
اُسنے کہا۔ فرمایے خداوند نعمت اب کون مثلین کہنے لگا آداب عرض ہی۔ ہمارے اور آپ کے
فرق صرف یہ ہی کہ آپ موقع پر استعمال کرتے ہین اور ہم بے موقع۔ سگ جا ہے جو ہو ر مثل تو ہی۔
یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک آواز سنائی دی اور جنگل گونجنے لگا۔ فوجدار نے اُٹھ کر
تلوار ہاتھ مین لی۔ بدھو آنکھ بند کر کے گدھے کے پیچھے چھپ رہے اور گدھے کے پاؤن ادھر اُدھر
دیکھے۔ انکو خوف تھا اور فوجدار کو استعجاب رفتہ رفتہ آواز تیز ہونے لگی اور بدھو لرزنے لگے

فوجدار اکڑنے لگے - بات یہ تھی کہ کچھ لوگ کوئی چھ سو سور فروخت کے لیے ایک میلے مین لیے جاتے تھے اور اس گروہ کے چلنے اور سورون کے گھُرکنے کی آواز سے کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی - انکی سمجھ مین نہ آیا کہ کیا ماجرا ہی - چھ سو سورون کا اس زور سے ریلا آیا کہ بدھو کھل گئے اور فوجدار اور رشک حمار دونون گرے - ان نجس جانورون کے گھُرکنے اور جماعت کثیر اور ریلے سے راکب اور مرکب بدھو اور فوجدار زین اور پالان سب گر پڑے بدھو جھاڑ پونچھ کے اٹھے اور فوجدار سے کہا ذرا تلوار تو دیجیے مین ان سورون سے تو سمجھ لون - یہ سور نکلے - فوجدار نے کہا جانے بھی دو - یہ ہماری سزا ہی شکست کھائے ہوئے پہلوانون کو ٹھوکر کاتے ہین لومڑیان کھا جاتی ہین اور سور کچل جاتے ہین - بدھو بولے شکست کھائے ہوئے پہلوانون کے رفقا کی یہ سزا ہی کہ مکھیان کاٹین اور کیڑے کھائین اور بھوکون مرین اور لطف یہ کہ ہم لوگ نہ پہلوانون کے لڑکے نہ عزیز ہم ناحق گھن کی طرح گیہون کے ساتھ پستے ہین بدھو کو فوجدار سے کون قرابت ہی - کوئی نہین - اچھا اب بقیہ شب آرام سے سوئیے خدا نے چاہا تو کل ستارۂ قسمت چمک جائیگا فوجدار بولے حضور آرام فرمائین میان بدھو نفر صاحب - آپ سونے ہی کے لیے پیدا ہوے ہین - بندہ نہ سوئیگا - مین رات بھر جاگونگا اور دل کو ان اشعار سے بہلاؤنگا جو مین نے کل کہے تھے تمکو ابھی نہین سنائے ہین - بدھو نے کہا حضور شعر شاعری مین جسقدر وقت چاہین ضائع کرین بندہ تو آرام سے پانون پھیلا کے سوئیگا - یہ کہکر پانون پھیلا کر انٹا چیت پڑے اور پھر خراٹے لینے لگے - ع نے غم دزد نے غم کالا + فوجدار ایک درخت پرمیوہ وسایہ دار کے نیچے لیٹ کر با دل سرد و آہ پُر درد یون پڑھنے لگے - ؎

عشق کا انجام یارو موت ہی — چاہنے والون کا مطلب فوت ہی

جب سنو ہی لب پر آہ آتشین — غمزدہ - افسردہ دل - خاطر حزین

ناخدا اے کشتی عشاق زار — ہی اجل ای مرد غافل ہوشیار

روز مرگ عشاق کی بکر عید ہی — موت عاشق کے لیے اک عید ہی

جان انکی جاتی ہی ہر روز و شب — ہر گھڑی کی موت ہی یارو غضب

ہر گھڑی ہی سب یہ یہ میری دعا — ہو بخیر انجام عاشق یا خدا

ان اشعار کے اختتام پر فوجدار نے کئی بار ٹھنڈی سانسین بھرین اور زار زار روئے انتہا کا رنج اور قلق تھا شکست کھائی منھ کی کھائی اور معشوقہ پر بیدا ہاتھ نہ آئی -

بدھو نے آہستہ سے کہا (بکر بیہ کون لفظ ہی) مگر فوجدار نے اسکا خیال نہ کیا -

اب روز روشن نمودار ہوا اور بدھو نفر کلبلا کر آنکھین ملتے ہوے اُٹھے اور شعاع مہر کو دیکھکر انگڑائی لی اور سور کے چرانے والے کو بہت کوسا اور سورون کو دعاے بد دی - دونون سوار ہوکر چلے تو سہ پہر کے وقت انکو کچھ لوگ ملے دس سوار اور پانچ چھ پیادے - فوجدار متحیر - بدھو خائف کیونکہ یہ لوگ سر سے پاؤن تک مسلح تھے اور جنگی قاعدے سے آتے تھے - فوجدار نے کہا بدھو بھئی اگر وہ زمانہ ہوتا تو واللہ بھٹے کی طرح سے مین نے انکے سر اُڑا دیے ہوتے مگر افسوس - اتنے مین اُن سب نے آن کے فوجدار کو گھیر لیا اور تلوارون اور بھالون سے چھیتیا لیا اور کہا ہم مار ڈالینگے - ایک پیادے نے انکے گھوڑے کی لگام لی اور سڑک کے باہر کھینچ لایا اور اشارہ کرکے کہا خبردار زبان نہ ہلانا - اور لوگ بدھو کو مع گدھے کے انکے قریب کھینچ لائے دو تین بار فوجدار پوچھنے کو تھے کہ مجھے کہان لیے جاتے ہو مگر زبان ہلنے بھی نہ پائی اور انھون نے تلوار اٹھائی - یہی بدھو کا بھی حال تھا - بولنا محال تھا لبہ کے ہلتے ہی لوگ انکو اور گدھے دونون کو تلوار کے نیچے دھر لیتے تھے - رات زیادہ آگئی اور دونون قیدیون کا خوف بڑھتا گیا اور سوار اور پیادے کہتے جاتے تھے کہ (چلے چلو قیدیو بھیڑیو - کتو مردارخوارو - خبردار جو ذرا لب کو جنبش ہوئی) فوجدار اور بدھو کے کان پک گئے گالیون کی بھرمار - بدھو نفر دل ہی دل مین کہنے لگے کہ مردارخوارو اور بھیڑیون اور کتون کے الفاظ ہم سے نہ سہے جائینگے یہ لوگ ہمپر برس ہی پڑے - گویا ہم کتے ہین خدا کرے اس مصیبت ہی پر نجات ملے - اس سے بدتر وقت نہ خدا دکھائے -

فوجدار ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے مگر متردد - سمجھ مین نہین آتا تھا کہ کیون یہ لوگ گالیان دے رہے ہین - انکو یقین ہو گیا کہ کچھ بُرا ہی دن دیکھنے مین آئیگا خدا خیر کرے اسی حالت مین کوئی ایک گھنٹے کے بعد ایک محل کے قریب آئے اور فوجدار نے پہچانا کہ یہ اُس شہزادی کا مکان ہی جہان ابھی رہے تھے - کہا یا خدا مدد دے - دیکھیے کیا حشر ہوتا ہی اس مکان مین ہمہ ساغر ہمہ عیش ہی مگر مفتوح اور بھیڑے ہوے پہلوان کے لیے عیش منغص بہ رنج ہو جاتا ہی اور ساغر مبدل بہ زہر - اب محل معلیٰ کے احاطے کے اندر داخل ہوے اور دیکھا کہ سر تا پا آراستہ ہی اور اسطرح سے آراستہ ہی کہ خوف اور استعجاب دوبالا ہو گیا جیسا ذیل کی فصل سے منکشف ہوتا ہی -

فصل-۶۹

سوار گھوڑون سے اُترے اور پیادے آگے بڑھے اور کل جماعت نے جاکر فوجدار
اور بدھو کو زبردستی اُتارا اور احاطے مین لائے جسکے قریب صدہا جھاڑ اور کنول روشن تھے
اور ادھر اُدھر کوئی پانچ سو چراغ جگمگاتے تھے گو رات بہت تیرہ و تار تھی مگر اس روشنی
کے سبب سے روز روشن کو بھی شرم آتی تھی۔ درمیان مین ایک قبر تھی۔ زمین سے
کوئی دو گز اونچی سیاہ مخمل کا شامیانہ اسپر نصب تھا اور نقرہ سونے کی شمع کافوری ضیا بخش
قبر پر ایک زنِ رنگِ روشن جمال زار فریب کی لاش۔ اجل خود خوبصورت معلوم ہوتی تھی۔
دربغت کے ایک تکیے پر سر رکھا تھا اور عنبر بار و مشک آگین پھولون کا تاج زیب سر
اس کے ہاتھ چھاتی پر تھے اور خوشبودار گلہائے معنبر کے ہار۔ ایک جانب ایک تھیٹر سا
بنا تھا۔ دو کرسیون پر دو آدمی متمکن تھے۔ وضع سے معلوم ہوتا تھا کہ بادشاہ ہین۔
اور ان کرسیون کے بعد تھوڑی دور پر دو اور کرسیان تعین جنپر خدائی فوجدار اور بدھو
نفر بٹھائے گئے سب خاموش تھے ان دونون سے بھی کہدیا گیا تھا کہ چپ رہنا۔ اگر نہ بھی
کہا جاتا تو بھی یہ خاموش ہی رہتے کیونکہ حیرت نے انکی زبان بند کردی تھی۔ تھیٹر کی اسٹیج
پر دو بڑے آدمی آئے جنکے ہمراہ بہت سے لوگ تھے فوراً فوجدار نے پہچان لیا کہ رئیس و رئیسہ
یعنی شہزادے اور شاہزادی ہین جنکے ہان یہ بہت عرصہ تک مہمان رہ چکے تھے۔
رئیس اور رئیسہ دو بڑی بیش بہا کرسیون پر اُن دونون کے قریب متمکن ہوے
جو بادشاہ معلوم ہوتے تھے۔
فوجدار غور کرکے جو دیکھتے ہین تو وہی طرس جو اپنر عاشق ہوئی تھی قبر پر مردہ پڑی
ہی جو دیکھا اسکو حیرت ہوئی جب رئیس اور رئیسہ تھیٹر مین رونق بخش ہوے تو فوجدار
اور بدھو نفر نے جُھک کے سلام کیا اور ان دونون نے گردن کے اشارے سے جواب دیا
اتنے مین ایک افسر نے آن کر بدھو کو ایک بڑا بھاری فرغول جو چغے کا بھی باپ تھا پہنایا
اس کے ہر طرف انگارے نکل رہے تھے۔ سیاہ رنگ۔ اُسکی ٹوپی اُتار کر اُسنے ایک بہت ہی
اونچی لمبی چوڑی نکیلی ٹوپی اسکے سر پر رکھی اس قسم کی ٹوپی قیدیون کو وہان پہنائی جاتی تھی
اور کان مین کہا کہ اگر ذرا کان ہلایا تو مار ہی ڈالونگا یا گلا گھونٹ ڈالونگا۔ بدھو نے دیکھا تو جُبے
سے شعلے نکل رہے ہین مگر بدن جلتا نہین تعجب کیا کہ جُبہ ہی اس قسم کی ہے کچھ پروا نہ کی۔ ٹوپی

آثار کے دیکھتا تو شیطان بنے ہوسے بھرپن لی اور کہا کچھ پروا نہیں۔ نہ جنہ جلاتا ہی نہ ڈولی کے شیطانات دق کرتے ہین۔ فوجدار نے بھی غور سے دیکھا گو خائف تھے مگر ہنسی آہی گئی کہ واہ کیا برزخ شریف ہی۔ اب قبر کے نیچے سے ہلکی ہلکی آواز باجے کی آنے لگی۔ انسان کی آواز کا مین پتا ہی نہ تھا اِس سبب سے صداے دلکش اور بھی لطف مزید دکھاتی تھی۔ اسکے بعد اس جسم مردہ کے قریب ایک خوبصورت جوان نے بآواز خوش ستار پر بڑی خوبی سے یہ رُباعیان گائین۔

جانان مرا بہ من بیارید | دین مردہ دلم بدو سپارید
گر بوسہ زند باین لبانم | تا زندہ شوم عجب مدارید
مستم ز غم عشق تو مستم مستم | دل در طلب وصل تو بستم بستم
گو ینہ مرا عاشق بدنام توئی | منکر نتوان بود کہ ہستم ہستم

ان بادشاہان مصنوعی مین سے ایک نے کہا ای ساحر حق شناس پس اس خواص کی نسبت جو آپ نے فرمایا تھا اسکا مطلب ہم سمجھے۔ فوجدار جو انکے معشوق ہین وہ اب فوجدار نہ رہے ہان انکا نفر البتہ تھوڑی سی مصیبت سہے تو وہ بچ جاے۔ گو ظاہرا ہشتو ہی مگر ع۔ زندہ ست نام فرخ آن مہ جبین بہ حسن * ای ساحر غرطیش نام عالی مقام زبان فیض بنیان سے فرمایئے کہ اس خواص بچاری کی رہائی کون تدبیر سے ہی فوراً ترکیب بتایئے تاکہ وہ بیکس جلد زندہ ہوجاے۔ غرطیش نے سنتے ہی کہا۔ سنو ای صاحبان والاشان وحاضرین رفیع المکان و اُمرا غربا و افسران و ماتحتان یکے بعد دیگرے جاؤ اور بدھو نفر کے مُنھ کو چوبیس ٹانکون سے ٹانکو اور انکا ڈنڈا گولا بناؤ تو خواص فوراً قید طلسم سے رہائی پالے۔ یہ سُنکر بدھو سے نہ رہا گیا۔ کہا خدا کی قسم اب خاموش نہین رہا جاتا۔ بھلا کوئی ہاتھ تو لگا لے۔ مرجاؤن مگر مُنھ نہ سلواؤن بھلا ایسی کارروائی کو خواص کی رہائی سے کیا سروکار ہی۔ فوجدار کی معشوقہ پر مصیبت پڑی ہم دھرے گئے کوڑے ہمپر لگائے گئے۔ فلان بوڑھیا پر جادو ہوا ہماری شامت آئی خواص مرگئی ہماری جان پر بنی۔ لو صاحب اب یہ فکر ہونے لگی کہ ہمارا مُنھ سیا جاے اور ڈنڈا گولا بنایا جاے۔ کسی اور اُلّو کو پھانسیے۔ تم ڈال ڈال تو ہم پات پات۔ دل لگی نہین ہی بدھو کو غیظ کی نظر سے دیکھکر اُسنے خوفناک آواز سے کہا (اب تمھاری موت آئی ہی اگر شیر بھی ہو تو بکری بنا دون خبردار۔ اگر ایک لفظ بھی بولا تمھارا مُنھ سیا جاے اور بیچ کھیت سیا جاے۔ اور گولا ڈنڈا تو خیر اور سوئیان بدن مین چبھوئی جائین۔ نامعقول! ای افسر و تعمیل حکم کرو اگر ذرا توقف ہوا تو

جہان کے ہو وہین پہونچا دونگا۔

اتنے مین سامنے سے چھ خواص علینکبازنکی قطار نظر آئی۔ سب کے داہنے ہاتھ اٹھے ہوے اور مکر برہنہ بدھو کو گرفتار کرنے ہی کو تھین کہ اسنے غل مچاکے کہا بس خبردار۔ چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جاے جسطرح ہمارے آقا کا منھ درگت کے ساتھ دھلایا گیا تھا اسیطرح ہمارا بھی دھلایا جاے چاہے تیز سی تیز چھری سے بدن ہو کا جاے کچھ پروا نہین چاہے جلتے بلتے انگارون سے بدن جلادو صبر کرونگا مگر یہ ممکن نہین کہ خواص میرے بدن پر ہاتھ لگاے۔ استغفر اللہ کیا مجال ہو نہ الا

اتنے مین فوجدار صاحب نے بھی ہانک لگائی دیٹیا ذرا صبر کرو اور ان بھلےمانسون کا کہنا مانو اور ہمارا شکریہ ادا کرو کہ تمکو ایسا کردیا کہ اب ہر مقام پر پوچھے جاتے ہو بچہ۔ اور جبادو کے اثر سے تم ہی نجات دیتے ہو اور تم باذنی کہکر مردے کو زندہ کرتے ہو) اتنے مین خواصون نے انکو گھیر لیا اور یہ بہت سنبھل کے اور زور کرکے پریشان و حیران کرسی پر ڈٹے رہے اور داڑھی اور چہرے کو ہاتھون سے چھپا لیا۔ انھون نے آکے ذرا انکو تھپتھپایا اور جھک کے سلام کیا۔ بدھو نے جل بھنکر کہا بس اب بہت ادب کی نہ لو۔ خواصو ہمپر احسان کرو۔ تمھارے ہاتھون سے سرکے کی بو آتی ہی۔ مگر وہ کب سنتی تھین سب کی سب نے ملکر انکے جسم کو سوئیون سے چھونا شروع کیا اور یہ اسقدر عاجز ہوے کہ جھلا کر ایک مشعل روشن کو لیکر دوڑے کہ منھ ہی جھلس دونگا اور وہ سب گر پڑکر بھاگین اور انھون نے غل مچایا (دور ہو۔ دوزخی عورتو۔ کیا مین نے پیتل پایا تانبے کا بنا ہون کہ یہ سب سختیان برداشت کرسکون۔ بس اب اگر ذرا ادھر رخ کیا تو جلا ہی دونگا۔

اب سنیے کہ وہ بیچاری خواص دیر تک ایک کروٹ لیٹے لیٹے تھک گئی تو مجبور ہوکر کروٹ بدلنی پڑی۔ کروٹ بدلنا تھا کہ سب نے نعرۂ خوشی بلند کرکے کہا (زندہ ہو گئی۔ زندہ ہو گئی۔ کیا شان خدا کیا اسکی ایسی ہی کہ مردے کو زندہ کردیا) بدھو سے کہا گیا کہ اب غصے کو ذرا تھوک دو تمھاری مہربانی سے مردہ زندہ ہو گیا۔ فوجدار نے جو یہ حیرت انگیز معاملہ مشاہدہ کیا تو فوراً بدھو کے قدمون پر گر پڑے اور کہا بھائی جان بارہا بزرفیق و شفیق بالتحقیق بدھو نفر اب وقت آگیا کہ تم کوڑے کھاکے ہماری معشوقہ پریزاد کو بھی قید سحر سے بچاؤ۔ بدھو نے کہا بجا ارشاد ہوا کیا اچھا وقت آپکو ہاتھ آیا ہی۔ ماشاء اللہ ماشاء اللہ۔ بدن مین ابھی ابھی سوئیان چبھوئی گئین کوڑے کھانے کا کیا اچھا موقع ہی۔ نمک بر جراحت۔ اب میری گردن مین پتھر باندہ کے کنوین مین ڈال دو کہ سب کی بلا میرے ہی سر آجاے۔ ایک دفعہ ہی سب کی بلا رد۔ اس عرصے مین خواص مردہ سیدھی ہو کر

قبر پر بیٹھی اور کئی باجے اپنا لطف دکھلانے لگے بایان جوڑی اور ستار- اور کئی آدمیون نے ملکر کہنا شروع کیا یہ خواص مدت العمر تک زندہ رہے آمین آمین- رئیسہ اور رئیس اور اُن دونون بادشاہون نے کھڑے ہوکر فوجدار اور بدھو کو ساتھ لیا اور خواص کے استقبال کو گئے کہ اسکو قبر سے اُتارین خواص نے جسکے قالب مین گویا از سر نو جان آئی تھی بڑی بڑی نزاکت سے انکو اشارہ کرکے سلام کیا اور فوجدار کی جانب اشارہ کرکے کہا خدا تمکو معاف کرے ای خدائی فوجدار تمھاری ہی بیرحمی کے سبب سے مین خدا جھوٹ نہ بلاے ہزار برس تک مردہ رہی اور ای بدھو نفر تمھاری بھی تمام عمر شکرگذار رہونگی تمکو چھ عمدہ عمدہ قمیص دیتی ہون- نئی نہین مگر صاف تو ہین- بدھو نے کلاہ تری ہاتھ مین لیکر زمین کو بوسہ دیا اور اسکا ہاتھ چوم لیا- رئیس نے حکم دیا کہ انکی ٹوپی اور جبہ اُتار لو اور اسکے کپڑے اسکے حوالے کرو- تعمیل حکم کی گئی- بدھو نے عرض کی کہ حضور یہ ٹوپی اور جبہ مجھی کو دے دیجیے کہ اپنے وطن لیجاؤن اور آج کا دن عمر بھر یاد رکھون کہ عجب دن ہی- رئیسہ نے کہا درست ہو- لیجاؤ کون بڑی بات ہی اب رئیس نے حکم دیا کہ سب چلے جاؤ اور جگہہ خالی کردو اور فوجدار اور بدھو کو انکی پرانی جگہہ مین آرام کرنے دو-

فصل - ۰ ۷

اس شب کو بدھو اپنے آقا کے کمرے مین ایک دری پر جو چارپائی پر بچھی تھی سوئے اگر امکان مین ہوتا تو آقا کے کمرے سے دور رہتے کیونکہ انکو خوب معلوم تھا کہ آقا مارے سوالون اور جوابون کی بھرمار کے سونے نہ دینگے اور انکو بولنا شاق تھا کیونکہ اب تک درد باقی تھا- اور بولنے کی تاب نہ تھی- اگر ایک چھپر مین تنہا سونا ملتا تو اس آراستہ کمرے مین سونے پر اسکو ترجیح دیتے کہ فوجدار کی صحبت سے نجات ملتی-

انکا خوف صحیح تھا جو سوچے تھے بعینہ وہی ہوا- فوجدار بستر پر کمر سیدھی کرتے ہی کفن پھاڑکر بولے بدھو آج شب کی سرگذشت کی نسبت تمھارا کیا خیال ہی- خدا نہ کرے کہ کوئی کسی کو چاہے اور چاہنے والا ناکام رہے اور معشوق نظر حقارت سے دیکھے- یہ خواص کسی تلوار کے گھاؤ یا گولی یا زہر سے نہین مری تھی صرف اس سبب سے مری تھی کہ مین حقارت سے دیکھتا تھا- بدھو نے کہا وہ مری یا زندہ رہی- برس بھر پہلے مرتی یا دو برس بعد- میری جوتی کی نوک سے- مگر مجھ پر مصیبت کمبخت نے کیون ڈھائی ایک نا تا قبت اندیش خواص کے جنون کو میرے جسم کی اذیت سے کون جوڑ ہی- خدا ان ساحرون کو جہنم واصل کرے بہ تو جادو کرتے مین اور مار ہم کھال اُدھیڑی

جاتی ہی بہرکیف اب غلام کو آرام کرنے دیجیے اور نکیرین کی طرح سوالون کی بھرمار نہ کیجیے ورنہ
ٹھرّی سے خبر دیدونگا۔ فوجدار نے کہا خدا حافظ ہی۔

دونون سو رہے۔ اس مقام پر مورخ نے بیان کیا ہی کہ فوجدار ستم رسیدہ کسطرح پر اور کیونکر
شہزادے کے مکان پر واپس آنے۔ وجہ یہ ہوئی کہ طالب علم جو بیڑا اٹھا کر آئے تھے کہ فوجدار
کو شکست دے کر راہ راست پر لاؤنگا اول مرتبہ شکست کھا گئے تو قسم کھالی کہ مکرر لڑونگا اور ستمبر
کامیاب ہوے اور جب اسکی خبر شہزادی کو معلوم ہوئی تو انکو اپنے آدمی بھیجکر بلوا بلوایا تاکہ ذرا
دل لگی ہے اور وہ طلوعی ورنہ گرفتار کر لائے اور وہ لگی چاہتے والی خواص کو قبر پر مردہ بنا کے سلایا
جیسا کہ اوپر ہم معرض بیان مین لا چکے ہین اور جسکا اعادہ اب فضول ہی۔

خواص نے جو فوجدار کی رائے مین مردہ سے زندہ ہوگئی تھی اپنے آقا کے مذاق کو قائم
اور برقرار رکھا۔ وہی ہار کا تاج زیب سر کیے ہوے جو قبر مین سر پر تھا اور سفید اطلس کا دوپٹا
اوڑھے جسمین سنہری لیس ٹکی تھی بال بکھرے ہوے ہاتھ مین آبنوس کی سیاہ لکڑی لیے ہوے
وہ اس انداز سے فوجدار کے کمرے مین داخل ہوئی کہ اس بھوت کو جو مردہ سے زندہ
ہوگیا تھا دیکھکر فوجدار ڈرے اور لحاف سے منھ کو ڈھانک لیا۔ گھگھی بندھ گئی۔ وہ
انکے سرہانے ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور آہ سرد بھر کر کہا۔ (جب معزز شریف زادیان عشق سے
ایسی پوندھیا جائین کہ عفت اور حیا کا مطلق خیال نہ کرین اور بالکل عشق کے ہاتھ بک جائین تو
انکو یہی سزا ملنی چاہیے جو مجھ دکھیا کو ملی ہی۔ ہاے مین بھی انھین بدبخت عورتون مین سے
ہون جنکو اس خانہ خراب عشق نے خراب کر دیا مگر اس حالت مین بھی مین نے حیا پروری
کے خلاف نہ کیا اور اسیقدر سکوت اختیار کیا کہ ضبط نہ کر سکی اور جان دے دی ع۔ کالن
سوختہ را جان شد و آواز نیامد + تو بڑا سنگدل ہی۔ تیری بیرحمی نے مجھے دو دن مردہ رکھا
خدا نے بچا لیا ورنہ مر تو گئی ہی تھی۔ خدا گنج پہونچ گئی ہوتی۔

اتنے مین بدھو بولے جی ہان عشق ایسی ہی بلا ہی۔ میرا گدھا بھی اسی مین مبتلا ہی اب یہ تو
فرمائیے کہ خدا گنج مین کیا کیا دیکھا۔ دوزخ مین کیا کیا ہی۔ تم ایسی ہرجائیون کو دوزخ ہی مین جھلنا ہوگی
وہ بولی اگر دوزخ کے اندر چلی جاتی تو پھر حشر تک آ سکتی پھاٹک تک گئی تھی وہان کوئی درجن بھر
شیطان ٹنس کھیل رہے تھے۔ عجیب الخلقت لوگ۔ لباس بھی واہیات۔ آگ سے کھیلتے تھے
اور آگ ہی کی بکل چیزین تھین۔ بالکل نئی اور انوکھی بات دیکھی۔ اور اس سے بھی انوکھا بات یہ تھی کہ جب کوئی

مارتا تھا تو کتابون کو زور زور جوتون سے پیٹتا تھا سب سے زیادہ مار ایک کتاب پر پڑی
ایک شیطان نے کہا دیکھو تو کون کتاب ہی دوسرے نے کہا (حصۂ دوم سوانح عمری خدائی فوجدار
تیسرا فکس) سب کے سب نے مل کے لعنت کا لفظ کہا اور کہا اسکو قعر جہنم مین پھینکو۔ بڑی بُری کتاب
ہی۔ فوجدار کا نام بھی لیا گیا مین یہ طلسم دیکھا کی کہ جسپر عاشق ہون اسکا نام لیا جاتا ہی۔ فوجدار
بولے اس دنیا مین طلسم ہی طلسم تو ہی ہی۔ اور ہو گیا۔ خیر ہمارا نام اس دنیا سے اُس دنیا تک
ہو گیا۔ اگر اچھی کتاب ہی تو حشر تک نام رہیگا اور اگر خراب ہی تو چند ہی روز مین مٹ جائیگا۔

خواص شکایتون کے دفتر کھول ہی رہی تھی کہ فوجدار نے بات بیچ مین کاٹ دی اور
کہا بی بی صاحب مین نے اکثر بار کہا ہی کہ آپ نے مجھ سے ناحق دل لگایا مین بجز شکریہ کے
اور کوئی معاوضہ نہین کر سکتا مین اپنی معشوقہ کے سوا اور کسی کی جانب آنکھ اُٹھا کر بھی نہ
دیکھونگا۔ وہ میری اور مین اُنکا۔ کوئی کیسی ہی حسین کیون نہو۔ باشد۔ اب آپ اپنی عزت
اپنے ہاتھ رکھیے محالات کو کوئی ممکنات نہین کر سکتا۔

یہ سُنکر خواص نے غصے اور غیظ کی آواز بنا کر کہا خدا تجھے غارت کرے۔ گنوار کا لٹھ پتھر سے
زیادہ سخت۔ شیطان کے بچے۔ آج ہی نہ آنکھین پھوڑ ڈالی ہون تو سہی۔ اور سفتوح پیٹ کے
جوتیان کھا کے آنے والے بے شرم۔ کیا تو یہ سمجھتا ہی کہ مین نے تیرے عشق مین جان دی۔
تجھپر لعنت۔ تجھ ایسے کتون کو ایڑی چوٹی پر سے قربان کر دون۔ تیری صورت سے تو مین بیزار
ہون تجھ ایسے پر جان دیتی بھلا! - بدھو بولے (سچ ہی۔ عشق مین جان دے دینا جھوٹی باتین
ہین کوئی لاکھ کہے ہم کب مانتے ہین۔ لاحول ولا قوۃ !!!-)

اس گفتگو مین وہ قوال اور مطرب اور شاعر آیا جسنے وہ اشعار گائے تھے اور فوجدار کو
جھک کے سلام کر کے کہا حضور مجھے اپنے غلامون مین تصور کرین حضور کا بڑا نام ہی فوجدار بولے
آپ کون صاحب ہین۔ معلوم ہو تو اُسی کے مطابق اخلاق سے پیش آؤن۔ اُسنے کہا (بھول گئے
اُس روز اشعار سنائے تھے گاتا ہوا تھا) فوجدار نے کہا (اب پہچانا۔ مگر وہ اشعار ہمارے مذاق کے
خلاف ہین۔ شاعر بولا (اپنا اپنا مذاق ہی شاعرون کو سب جائز ہی-)

فوجدار جواب دینے ہی کو تھے کہ میزبان آ گئے اور مزے مزے کی گفتگو ہونے لگی جسمین
بدھو نے وہ مسخرہ پن کیا کہ ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے کچھ سادگی اور کچھ مسخرہ پن۔ تھوڑی
دیر کے بعد فوجدار اپنے میزبانون سے رخصت ہوئے اور کہا کہ سفتوح پہلوان کو شور کے بہانے مین

رہنا اس سے بہتر ہی کہ محل شاہی مین رہے۔ خواص کی نسبت جو اُنسے سوال کیا گیا تو کہا اس عورت کو کوئی ایسا کام دیجیے جسمین محنت پڑے اور سستی کم ہو جائے انھون نے کہا ہی کہ جہنم مین لیس کی ضرورت ہوتی ہی۔ لیس بنانا انکو سکھائیے وہان کام آئیگا۔) بدھو نے اس رائے سے اتفاق کیا اور کہا کسی لیس بنانے والی عورت کو ہمنے کبھی کسی پر مرتے نہین دیکھا مین جب پھاوڑا لیکر زمین کھودتا ہون تو اپنی کرمہ یعنی جورو نہین یاد آتی۔ حالانکہ ملکون سے زیادہ عزیز ہی رئیسہ نے کہا اچھا بدھو اب ہم اس عورت سے سلائی کا کام لینگے۔ اسمین یہ برق ہی۔ خواص بولی دکسی علاج کی ضرورت نہین ہی۔ بڑا علاج یہ ہی کہ اس بدبخت کی لاش میرے سامنے سے دور رہے مجھے اس کتے کی صورت سے نفرت ہی) یہ کہکر روتی صورت بنائی اور رومال منھ پر رکھکر چلی گئی۔ بدھو نے کہا اس بیچاری پر ہمین افسوس آتا ہی عاشق بھی ہوئی تو ایسے جسکا دل پتھر ہی اور قلب فولاد کا۔ اگر مجھے دل دیا ہوتا یہ دن کاہے کو دیکھتی۔

اس گفتگو کے بعد فوجدار نے کپڑے پہنے اور رئیس اور رئیسہ کے ساتھ کھانا کھایا اور سیر کو دو آشنے

فصل ۔ ۷۱

بیچارے خدائی فوجدار شرمندہ و خوار کشتی کھا کے افسردہ دلی کے ساتھ سفر کر رہے تھے شکست کا انہتا سے زیادہ ملال تھا مگر خوشی یہ تھی کہ معشوقہ پر یزاد اب قید جادو سے رہائی پائیگی کیونکہ بدھو ایک عورت یعنی خواص کو اُسکے روبرو چنگا کر چکا تھا۔ بدھو نے کہا حضور بندۂ درگاہ بھی بڑے خوش نصیب آدمی ہین۔ طبابت بھی کی تو کوڑے کھائے اور سوئیان چبھوئی گئین حالانکہ طبیب مریضون کو مار ڈالتے ہین اور اسپر بھی فیس لیتے ہین۔ کیا اُلٹی بات ہی ہم زندہ کرنے مین جوتیان کھائین۔ وہ قتل کرنے مین انعام پائین۔ فوجدار بولے بھائی خدا کا شکریہ نہین ادا کرتے کہ ایزد جاہل بدھو کو یہ نعمت عطا کی کہ مردے کو زندہ کرے اور جادوگر کا جادو پھیر دے واہ رے بدھو۔ کیا علم ہی۔ خلقی علم۔ قدرتی علم۔ کوڑے پڑے اور مریض چنگا ہو گیا۔ سوئیان چبھوئین اور مردہ زندہ۔ جاہل آدمی اور مسیحائی کا دم بھرتا ہی خدا ہر ایک کو یہ نعمت نہین دیتا۔ بڑی خوش نصیبی ہی۔ خدا تمپر بڑا مہربان ہی۔ اللہ مہربان تو کل مہربان۔ اگر اسکول مین پڑھتے تو روپیہ صرف ہوتا محنت کرنی پڑتی تم گنوار آدمی بھلا ند کجا۔ اور ڈلیا ڈھونے والے کو اس سے کیا کام ہی۔ خدا نے گھر بیٹھے تمکو یہ جوہر عطا کیا اسکا شکریہ ادا کرو۔ ہاتھ پاؤن پر ڈاکٹری کرنے لگے) بدھو نے کہا ہاتھ پاؤن پر تو ڈاکٹری ہی نہین

کرتے ہین - ہان جو ترددات پر البتہ ڈاکٹری کرتے ہین کوڑے کھاتے ہین بس ایک جوتے
کھانے باقی ہین ایکی کوئی مریض ایسا بھی خدا بھی دیگا جو بغیر ہمارے جوتے کھائے اچھا
نہو سکے - فیس دینے والا کوئی نہین - جوتے مارنے والے سب ہین - کوڑے چٹکانے
والے موجود - معشوقون کے ساتھ لطف صحبت کوئی اٹھائے اور کوڑے میان بادھو کی پیٹھ
اس اندھیر کا بھی کوئی ٹھکانا ہی - ایسا مریض کوئی نہ ملا جو ہمکو صبح شام پنیر اور مکھن اور روٹی کھلائے
اور شراب کا جام پلائے اور اس ترکیب سے مریض شفا پائے - یا علاج یہ ہو کہ میان بادھو
کو سو اشرفیان دیجائین تب جاکے مریض اچھا اور مردہ زندہ ہو جائے یا جادو کا اثر جاتا رہے -
فوجدار نے کہا بھائی صاحب اگر فیس ہی کا رونا ہی اور پہلے ہمین پر ہتھا صاف کرنا ہی
تو بسم اللہ - جو کہو حاضر ہی - مگر وہ بیچاری تو اس مصیبت سے کسطرح نجات پائے ایسے
آئے گھر سے آئے - لے اب ہماری خاطر سے پانچ سو چھ سو سات سو آٹھ سو کوڑے تو کھا لو -
بادھو نے کہا بس آٹھ ہی سو پر کفایت اور قناعت کی ہم تو سمجھے تھے کبھی ختم ہی نہو گا - اچھا فرما
کیا دیجیے گا - جھوٹا کھاسے میٹھے کے لالچ - ہم راضی ہمارا خدا راضی - یہ بولے مول تول کی سنا
نہین ہی سادہ - کچھ نہین تو بی بی بچون ہی کا فائدہ سہی - کوڑے تو کوڑے ہم تو جوتے تک
کھانے کو تیار ہین مگر ہاتھ تو گرمائین - بی بی اور بچون کی محبت سے یہ بھی منظور - کچھ پروا نہین
اب جھٹ پٹ فرما دیجیے کہ فی کوڑا کیا دیجیے گا - بندے حاضر ہین چاہے کھال اُدھڑ جائے
فوجدار نے کہا بھئی جو تم مانگو گے وہ دینگے - ہم اسمین بنا نہین ہین - وہ بیچاری اچھی ہو جائے
بیمار ، مرضی کا بیسا چاہے رہے چاہے جہنم مین جائے - جان ہی تو جہان ہی ہم اُن لوگون مین
نہین ہین کہ چمڑی جائے دمڑی نہ جائے - اب ان دونون مین مول تول ہونے لگا -
بادھو - صاحب یہ تو معاملے کی بات ہی - اسمین صفائی چاہیے -

راستی موجب رضائے خداست		کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

فوجدار - اگر معاملہ ہی ہی تو بیشک معاملہ [illegible] چاہیے - تم کہو کہ ہم اتنے پر
راضی ہین - بس فیصلہ ہو جائے وہ بات ہی کیا ہی -
ب - ای تو کچھ کہو گے بھی - خالی خولی باتون سے کیا فائدہ ہی -
ف - تم خود ہی کہو - ہم غور کرکے جواب دے دینگے - بولو -
ب - ہم فی کوڑا دو آنہ لینگے - تین ہزار تین سو کئی کوڑے ہین -

ف منظور - جو کہو وہ منظور - ہمکو کسی بات مین عذر نہین ہی -

ب - تو ہمکو بھی منظور ہی - ہمکو تو روپیے سے مطلب ہی -

ف - بدھو تمنے ہمکو مول لے لیا - ہم تمھارے غلام کے غلام کے جولا ہم ہین جسوقت معشوقہ زرین کمر جادو کے قید سے نجات پائیگی معلوم ہوگا کہ چاند گہن سے چہوٹا - ع

وہ رنگ سرخ ہی لطف شراب سے ہوتا
تمھیں لعل کا ہی آفتاب سے ہوتا

غرور حسن نے نازان کیا تمھین ورنہ
نیاز نامہ مشرف جواب سے ہوتا

شراب تھوڑی سی پینا مناسب آپکو ہی
ستم بہت ہی تمھارے حجاب سے ہوتا

جھکو ہوتے ہین رخسار یار کے صدقے
کمال ماہ ہی حسن شباب سے ہوتا

قریب ہی کہ کرے آفتاب حشر طلوع
کمال ننگ ہی یوسف نقاب سے ہوتا

اثر انکو اربہون رندی سمجھ نہ سہل آتش
نشنا وروان کا گزارا ہی آب سے ہوتا

ای پیارے بدھو - ای بدھو سے عزیز - ای جان جان بدھو پیارے مین اور معشوقہ زرین کمر دونون درم ناخریدہ غلام ہوجائینگے اور تمام تمھاری غلامی کا دم بھرینگے اگر وہ عیست اصلی آجاے اور ضرور آئیگی تو ہمکو اپنی شکست کا کچھ رنج نہو - لہذا اسکو فال نیک سمجھین اب یہ بتاؤ کہ کوڑون کی کارروائی کب سے شروع کروگے کوئی وقت مقرر کردو - اگر جلد کارروائی ہوئی تو دو دو کوڑے کے عوض سوا دو آنہ کر دونگا - بدھو بولا (کب سے) کیا معنی آج ہی شب سے سہی جب یہ کام کرنا ہی ہی تو تاخیر کیون ہو - چلیے کسی کھلے میدان مین چلین -

لاؤ کلھاڑا کاٹو نیم		اور بسم اللہ الرحمن الرحیم

فوجدار رات کے انتظار مین تھے - چون گوش روزہ دار برا اللہ اکبر ست + یا خدا جلد رات ہو اور شاہد آرزو سے ملاقات ہو - الانتظار اشد من الموت کا نقشہ تھا - خدا خدا کرکے رات آئی اور انکا کلیجا ہاتھ بھر کا ہوگیا - ورنہ کہتے تھے کہ یا خدا عاشقون کی شب ہجر کی طرح اس دن کی انتہا ہی نہین - ختم ہی نہین ہونے آتا - آفتاب آج غروب ہی نہوگا - خدا خیر کرے - شب کہ پردہ دار عاشقان ست کا کہین ذکر ہی نہین - رات کی صورت ہی نہین دیکھنے مین آتی آج اس دن کی بات ہی نہین ہی - دن ہی دن ہی - شاید ہماری آرزو پوری نہوگی اور شاہد آرزو سے ہم آغوش نہونگے -

شب کو فوجدار اور بدھو نے تھوڑی دور جا کے گھوڑے اور گدھے کو کھول دیا۔ فوجدار نے کہا یار دیکھو کھال نہ اپنی ادھیڑ ڈالو۔ ایسا نہ کرنا کہ کھال اُدھڑ جائے اور پھر کل اس قابل نہ رہو یا جان پر بن آئے۔ بدھو نے کپڑے اُتار کر لنگی باندھی اور چھ سات کوڑے فوجدار کے رو برو زور زور سے اپنے لگائے اور کہا حضور بندہ درگزرا۔ محنت بہت اور مزدوری کم۔ ساڑھے تین آنے کوڑا ہو تو خیر۔ ع۔ این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ فوجدار نے کہا اچھا نہ ہارو۔ ہم چار آنے فی کوڑا دینگے۔ بدھو بولے تو پھر تو چاہیے کوڑوں کا مینھ مینھ برسنے لگے۔ فوجدار خلقی رحمدل آدمی تو تھے ہی ذرا الگ آڑ مین ہٹ گئے۔ بدھو ایک ہی حرامزادے ملعون نے کوڑے درختون پر پھٹکارنے شروع کیے اور غل مچاتے جاتے تھے کہ ہائے مرا۔ کھال اُدھڑ گئی۔ جان نکل گئی۔ فوجدار کو بڑا رحم آیا۔ کہا۔ بدھو کوئی ہزار کے قریب تو پڑے ہونگے۔ اب بھائی صاحب جان کے دشمن نہو جیے۔ کل پر رکھیے۔ مینھ سہتے۔ بدھو بولے جناب گھری مزدوری اور چوکھا کام۔ اب آپ ذرا ہٹ جائیے تو ہزار کوڑے اور لگا لون۔ فوجدار بولے بھئی اب ہمسے نہین دیکھا جاتا۔ تمکو اختیار رہی۔ بدھو نے میدان خالی پا کر شاسٹ کوڑے پھٹکارنے شروع کیے اور کئی درختون کی چھال اُڑادی اور زور سے (ہائے مرا) کہکے گر پڑا۔ فوجدار نے دوڑکے اُٹھا لیا اور اچھی جگہ لٹا کر کہا (بے بھئی بس۔ اب ہمارے لیے اپنی جان شیرین نہ دو۔ اپنی بی بی بچون پر رحم کرو) بدھو نے کہا مارے پسینون کے بُرا حال ہے ذرا کچھ اُڑھا دیجیے صبح کو دونون روانہ ہوے اور ایک سرا مین پہونچے۔ اور اسکو فوجدار صاحب بھی سرا ہی سمجھے محل نہین سمجھے شکست پانے سے عقل سلیم سے ذرا ذرا کام لینے لگے تھے فوجدار صاحب سرا مین نکلے تو کمرے مین کئی کتابین دیکھین۔ مثنوی۔ نلدمن۔ نل اور دمن کی عشقبازی۔ ے

آن گفت کہ ای طبیب نادان		زخم مفزا سے یا مداوان

اسکے بعد یوسف زلیخا سے جامی پر نظر پڑی۔ ے

الٰہی غنچۂ امید بکشاے		گلے از روضۂ جاوید بنماے

بعد ازان نسخۂ بہار دانش دیکھا اور بدیع جسم کے ورق گردانی کی اور کہا یہ سب اگلے وقتون کے جھوٹے قصے ہین۔ کوئی بات صحیح نہین۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ دماغ ذرا ذرا صحیح ہی بدھو سے کہا اب آج کی شب باقیماندہ کوڑے لگاؤگے یا نہین۔ اُسنے کہا جی ہان مگر درختون کے نیچے۔ فوجدار نے کہا آج دم لے لو۔ بدھو نے

ہو سکے ہ اب مین بہت سی شلین کہین اور فوجدار نے جھلا کر انکو روکا کہ بس اب شلین موقوف کر دیجیے - صاف صاف گفتگو کرد - از برائے خدا - اکثر منع کیا مگر بر گنبد ست - بدھو نے کہا صاحب اس عادت کو مین کیونکر دور کرون - جب شل کے مین کوئی بات کر ہی نہین سکتا شل کے ہاتھ بک گیا ہون - میری بدنصیبی - اگر ممکن ہو تو اس عادت کو بدلونگا - اسوقت کی گفتگو یون ختم ہو گئی -

فصل - ۲ - ۷

فوجدار اور بدھو دن بھر اس انتظار مین تھے کہ کہین رات آئے تو کوڑے لگائے جائین اور کامیابی کے ساتھ معشوقہ پری زاد قید سے نجات پائین - اس اثنا مین ایک شخص تین ملازمون کے ساتھ سرا مین آئے - ایک ملازم نے کہا حضور خوب سرد مقام ہے اور صاف - یہین قیام فرمائیے فوجدار نے کہا بدھو - یار ہمین یاد آتا ہے کہ دوسرے حصۂ سوانح عمری مین اسی شخص کا ذکر ہے کیونکہ اسکے آدمی نے اس کا نام جنرل فرغول بتایا - فوراً اس سے انھون نے اور اسنے انسے پوچھا کہ آپ کہان جاتے ہین جواب وسوال کے بعد فوجدار نے کہا (آخاہ آپ ہی تو نہین ہین جنکا ذکر خدائی فوجدار شیر افگن کے حصۂ دوم سوانح عمری مین درج ہے -)

فرغول - جی ہان - وہی جنرل فرغول بندہ خاکسار ہے آپ فوجدار صاحب سے مجھ سے یارانہ تھا - مین اور وہ ایک جلسے مین شریک تھے -

فوجدار - بھلا ہماری اور انکی صورت اور قطع ملتی ہے یا نہین -

فرغول - مطلق نہین - انکے ساتھ ایک مصاحب رہتا تھا - بدھو نفر بڑا گدھا - الو کا پٹھا - بڑا پیٹو - اور واہی -

بدھو - وہ کوئی مصنوعی بنا ہوا بدھو ہو گا - اصل بدھو نفر بندہ ہے - گدھا کوئی اور ہو گا - ہم بڑے ہنسوڑ ہین - سال بھر ہمارے ساتھ رہیے تو معلوم ہو - اور یہ فوجدار صاحب ہین - بہادر - جری - عاشق تن -

فرغول - حضرت آپ تو واللہ سچ مچ ظریف نکلے مگر پہلے جس بدھو نفر کو ہمنے دیکھا تھا وہ تو بڑا گھامڑ تھا - گدھا بالکل گدھا - اور بڑا کھاؤ - بڑا پیٹو -

بدھو - وہ بنا ہوا تھا - مگر آپ کو اسنے خوب چکما دیا واللہ -

فرغول - جی ہان - مگر قطع آپ ہی کی سی تھی - اور بڑا پیٹو اور گدھا -

فوجدار - ہمارے نام سے ایک آدمی مصنوعی فوجدار شیر افگن بنا ہوا جنگل کوہستان مین غتنا یا کرتا ہی اور اُسکے ساتھ ایک مصاحب بھی رہتا ہی - بھلا ہمارے مصاحب کا اور اُسکا کیا مقابلہ - کجا یہ طرار ظریف بذلہ سنج - کجا وہ گھامڑ - بدتمیز - بے سلیقہ -

بدھو - ہمکو اُسکو ذرا بھڑوا دیجیے تو مزہ آئے - بھلا جسقدر مثلین مجھے یاد ہین اگر اُسکے باپ کو بھی یاد ہون تو ٹانگ کی راہ نکل جاؤن - کیا دل لگی ہی کچھ - وہ مثل نہین آپ نے سنی

فوجدار - خدا کے واسطے اول جلول نہ بکو - مثلین وثلین نہ کہا کرو - ہزار بار کہدیا ہی مگر تم سنتے ہی نہین - اور باتون مین مقابلہ کرو تو مضائقہ ندارد - تمنے گورنری کی ہی جزیرون کی بادشاہی کی ہی - اسکے تو باپ کے باپ کو بھی نصیب نہوئی ہوگی ہیہ - چہ داند بوزنہ لذات ادرک

بدھو - ایک جزیرہ اسکو ملے اور دوسرا ہمکو - پھر دل لگی دیکھیے وہ وہ حکم جاری کرون کہ اچھے اچھے دنگ ہو جائین - وہ سور کیا جانے -

فوجدار - نہ ہمارے مصاحب کا مقابلہ اُسکا مصاحب کر سکتا ہی نہ ہماری معشوقہ کا مقابلہ اُسکا معشوق کر سکتا ہی

اس گفتگو کے بعد یہ اپنی راہ گئے وہ اپنی راہ گئے - فوجدار صاحب نے ٹھانا کہ اب بخط راست گھر چلین اور آرام سے سال بھر رہین با مزے مزے سے گلہ بانی کرین اور کھیتون اور جنگلون مین سیر کرین خوب گائین بجائین لطف اُٹھائین - شاید وہ پری بھی بصد شان دلبری جلوہ افگن اور رونق بخش کہسار ہو - اب دلی خواہش مین یہ ہین کہ ہم دونون میان بی بی گلہ بانی کرین ان خیالات اور خواہشات سے وہ ایک چھوٹی پہاڑی پر چڑھے اور وہان سے اُنکا گانون اُنکو دکھائی دیا - یہ دیکھکر بدھو نے سجدہ کیا اور کہا اے وطن مالوف اپنی آنکھیں کھول اور اپنے لڑکے بدھو نفر کو دیکھ جو تیرے پاس آیا ہی گو امیر نہین مگر خوب کوڑے کھا کے آیا ہی اور اسی طرح اپنے فرزند فوجدار سے بھی ہم آغوش ہو - گو مفتوح ہوکر آیا ہی تاہم خود بھی فاتح ہی اور بڑا فاتح - روپیہ بھی میرے پاس ہی - کوڑے تو کھائے مگر پہلے مالش بنکے بھی آیا ہون - فوجدار نے کہا بدھو اس گدھے پن کی باتون کو چھوڑو - چلو بخط راست اپنے وطن اور اپنے گانون چلو - اور وہان چلکے مشورہ اور غور کرو کہ گلہ بانی کا پیشہ کیونکر اختیار کرین یہ کہکر پہاڑ سے اُترے اور بخط راست اپنے گانون گئے -

فصل - ۷۳

مورخ کہتا ہی کہ اس گانون مین داخل ہونے کے پہلے فوجدار نے دیکھا کہ دو لڑکے

کھیت مین لڑ رہے ہین ایک نے دوسرے سے کہا بہت پریشان نہو پران مل - اب ایسی بات تمام عمر نہ دیکھوگے - فوجدار نے یہ سنکر بدھو سے کہا (دوست تمنے کچھ سنا یہ لڑکا کیا کہتا ہی (اب ایسی بات تمام عمر نہ دیکھوگے) بدھو نے کہا خدا جانے کیا کہتا ہی یہ فوجدار بولے یہ میری جانب مخاطب ہوکر کہتا ہی کہ معشوقہ پری نژاد کو کبھی نہ دیکھوگے - بدھو کچھ کہنے ہی کو تھے کہ ایک خرگوش جسکے پیچھے بہت سے کتے اور شکاری دوڑتے آتے تھے پناہ لینے کے لیے بدھو کے گدھے کے نیچے آن کے چھپا اور بدھو نے زندہ پکڑکے فوجدار کے حوالے کیا اور فوجدار نے کہا بس اب معشوقہ نہ ملیگی - بدھو بولے اسکے معنی یہ ہین کہ معشوقہ خرگوش ہی اور کتے جادوگر - اسلیے چھوڑا کہ مین نے آپ کو دے دی اب آپ ہمکنار ہوں - فال نیک ہی بد نہین ہی -

وہ دونون لڑکے خرگوش کی تلاش مین آئے بدھو نے ایک سے پوچھا کہ یہ جھگڑا کیا تھا - اسنے کہا ایک لڑکے نے دوسرے سے ایک پنجرا چھین لیا اور کہا اب کبھی عمر بھر یہ نہ ملیگا - بدھو نے فوجدار سے کہا جناب آپ فال نیک اور فال بد کے پھیر مین پڑیے نہ ہمی لوگ ان باتون کو خاک نہین مانتے اب اس فکر کو چھوڑیے اور گھر چلیے -

شکاریون نے آن کر خرگوش مانگا اور فوجدار نے حوالے کر دیا اور چلے تو گانون کے پاس پادری صاحب اور طالب علم ایک کھیت مین ملے اب سنیے کہ بدھو نے وہ جنہ آتشیار گدھے پر جھول کی طرح لٹکایا اور کلاہ تتری اسکے سر پر رکھی - تگ - ع - خر اربل اطلس بپوشد خر ست + پادری صاحب اور طالب علم دونون نے ان دونون کو پہچانا اور تپاک سے ملے - فوجدار گھوڑے سے اترے اور بغلگیر ہوے لڑکون نے جو گھوڑے کو اس قطع سے دیکھا تو دوڑے آئے شیطان تک نے اس سے پناہ مانگی ہی - کہا لڑکو آؤ دیکھو بدھو کا گدھا کس ٹھاٹھ سے آیا ہی اور فوجدار کا گھوڑا اور بھی لقات بنکے آیا ہی آخرکار فوج طفلان مع پادری اور طالبعلم ہمراہ گانون مین داخل ہوے اور فوجدار کے گھر پہونچے - دروازے پر ماما اور بھتیجی کھڑی تھین کیونکہ انکو انکے آنے کی خبر مل چکی تھی - بدھو کی بی بی نے بھی سنا تھا - نیم برہنہ - لڑکی کو گھسیٹتی ہوئی بال کھلے ہوے میان کو دیکھنے آئین - وہ تو سمجھی تھی کہ گورنر بنکے آتے ہونگے متحیر ہوکے کہا ارے یہ تو کنگن گئے ہوے آیا ہی) کتے کیطرح پا دہ پا - جا رہی کہ گورنر) بدھو نے کہا چپ رہو جی - کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ دانت مین روٹی ندارد - گھر پر چلکے وہ وہ باتین سناؤن کہ تمکو اچنبا ہوجاے - روپیہ پیسہ پاس موجود ہی مقدم بات تو یہ ہی - اپنی قوت سے کمایا ہی - وہ بولی بس ویسے ہی چاہیے - چاہے جس طرح سے

پیدا کیا ہو۔ اس سے کوئی جنت میں کوئی نئی بات نہیں ہو۔ لڑکی باپ سے ملی۔ اور کہا کہ کچھ لائے ہو۔ بڑی آرزو تھی کہ تمسے ملون جیسے اندھے کو آنکھون کی آرزو ہوتی ہو لڑکی نے اُسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور بی بی نے بیٹی پکڑی اور گدھے کو آگے آگے لیکر یہ قافلہ گھر روانہ ہوا اور فوجدار صاحب یہان ماما اور بھتیجی اور پادری اور طالب علم کے پاس رہے بلا تکلف اور بے موقع وقت دیکھیے۔ فوجدار صاحب اپنے دونون دوستون کو علحدہ لیگئے اور آہستہ سے کہا یار ہم شکست کھا گئے اور شرط یہ ہو کہ سال بھر تک ہتھیار نہ اُٹھائینگے اور اب ممکن کیا کہ اسکے خلاف کوئی کارروائی ہمسے سرزد ہو استغفر اللہ اصول کے خلاف ہو اب ہم ایک سال گلہ بانی کرینگے اگر فرصت ہو تو آپ بھی جنگل چلیے اور شریک ہو جیے۔ بھیڑی اور بکری خرید لینگے اور آپ کے لیے گلہ بانی کے نام بھی تجویز ہو نگے۔ طالب علم کا نام تلبور رکھا ہو۔ (کل نام جو تجویز سے تھے وہ فوجدار صاحب نے بتائے)

فوجدار کی اس نئی حرکت مجنونانہ پر ان دونون کو اور بھی حیرت ہوئی مگر سوچے کہ شاید اس کارروائی سے پچھلے جنون کا دفع دخل ہو اور انکو یقین دلایا کہ ہم بھی شریک ہونگے۔ تلبو گڈریے نے کہا مین شاعر ہون تفریح طبع کے لیے گنوارو شعر کہا کرونگا۔ یہ آپ کو خوب ہی سوجھی اچھا پیشہ ہو۔ مگر پہلے اپنی معشوقون کے نام تجویز کرنے چاہییں کہ شعر مین وہی نام لائین اور ہر درخت کے تنے پر انکی تعریف ہو جیسے سلف کے گڈریے شاعرون کی عادت تھی۔ فوجدار نے کہا صحیح ہو مگر مجھے تو اسکی کوئی ضرورت نہین ہو مین تو اپنے معشوق کے نام پر فدا ہون۔ رونق انجمن۔ شمع محفل۔ زینت کوہ۔ زیب جنگل۔ مہر سپہر بذلہ سنج۔ گیسوے عذار حسن وجمال۔ دونون دوست رخصت ہوے۔

اب اتفاق دیکھیے کہ ماما اور بھتیجی نے یہ تقریر سُنلی اور انکو تنہا پاکر کمرے مین آئین بھتیجی نے کہا چچا اب جو خدا خدا کرکے اتنے دن بعد گھر آئے ہو تو آرام سے زندگی بسر کرو۔ یہ اوپچ کی اچھی نئی کہ پھر جنگلون مین گھومو اور تباہ ہو۔ اس خیال سے درگذریے۔ ماما نے کہا اور یہ تو فرمایے سرکار کہ جیٹھ بیساکھ کی گرمی اور ساون بھادون کی برسات اور ماگھ پوس کے جاڑے مین گلہ بانی کا کام بھلا آپ سے ہوسکیگا۔ ہرگز نہین۔ یہ سنڈے مسنڈے گنوارون کا کام ہو جو لڑکپن سے اسکے عادی ہین۔ سچ یون ہو کہ اس سے تو وہی پیشہ اچھا تھا۔ اب میری صلاح مانیے دھوپ مین مین نے جو نسخہ تجویز نہین کیا ہو اُنکا اس سے اوپر عمر ہوتے آئی۔ گھر مین مزے سے رہیے اور علاقہ دیکھیے۔ اور اس خبط سے درگذریے۔ فوجدار بولے اپنا کام کرو صاحب مجھے عقل

ڈ سکھلاؤ مین ذرا بے چین ہون مجھے بستر پر سلا دو۔ خوب یاد رکھو کہ جاہے مین فوجدار والاتبار ہون چاہے گوڑیا مگر تمکو کھانے بھر کو کمی نہوگی۔ تجربہ اسکا شاہد ہی۔ وہ دونون نیک بیبیان ماما اور بھتیجی انکو بستر تک پہونچا آئین اور کھانا کھلایا اور خاطر کی۔

فصل - ۷۴

مورخ این فسانہ رنگین و روایت دلنشین میگوید کہ کوئی شی دنیا مین انقلاب سے خالی نہین ہی۔ اعلی سے ادنے ہو گئے اور امیر سے فقیر اور گدا سے گوشہ نشین کر دیتی بنگئے فوجدار بھی اس انقلاب کے چکر سے خالی نہ تھے۔ انکے دل مین انقلاب نے جگہہ کی واللہ اعلم اسکا سبب کیا تھا۔ شاید مفتوح ہونے کی شرم سے ایسا ہوا یا منجانب اللہ۔ الغرض انکو تپ شدید آ گئی اور چھہ دن تک صاحب فراش رہے احباب یعنی پادری صاحب اور طالب علم اور خلیفہ انکی عیادت کو جایا کرتے تھے اور انکے خیر خواہ مصاحب بدھو نفرانکے پاس سے جنبش بھی نہین کرتے تھے۔ سب کو یقین تھا کہ شکست پانے کے غم اور معشوقہ کی قید کے رنج نے انکی یہ دُرگت بنائی ہی اور یہ بُری گھڑی دکھائی ہی لہذا کوشش بلیغ کی کہ انکو ڈھارس دین۔ تلبو نے کہا اب اُٹھیے اور کمر ہمت چست باندھ کر گلہ بانی کیجیے۔ اسکے جواب مین فوجدار نے کچھہ اول جلول باتین کین۔ لغو اور بے معنی انکے احباب نے طبیب کو طلب کیا۔ نبض دیکھکر طبیب نے اپنے طور پر آہستہ سے کہا (صاحب اب انسے کہیے کہ خدا کی یاد کرین۔ مزاج کا حال تو ظاہر ہی۔ ع۔ مجھ مین کیا باقی ہی جو دیکھے ہی تو آن کے پاس) فوجدار نے باستقلال تمام یہ گفتگو سُنی مگر اسکے برعکس ماما اور بھتیجی اور بدھو سے نہ رہا گیا اور وہ زار زار روئے اور فوجدار کی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ڈاکٹر نے راے دی کہ نا امیدی اور دل کی پریشانی سے انکی یہ نوبت ہوئی۔ فوجدار نے کہا مین ذرا آرام کرنا چاہتا ہون مجھے سونے دیجیے۔ سب وہان سے چلے گئے اور یہ پاؤن پھیلا کے سوئے۔ چھ گھنٹے تک سویا کیے اور ماما اور بھتیجی سمجھی کہ اب بیدار نہونگے یہ آخری نیند ہی۔ مگر یہ بیدار ہوے اور زور سے کہا۔ الحمد للہ تعالے جل شانہ۔ خدا نے میرے اوپر بڑا احسان کیا۔ اُسکی کریمی کے صدقے۔

دوستان را کجا کنی محروم	تو کہ با دشمنان نظر داری

بھتیجی نے بغور یہ گفتگو سُنی۔ سوچی کہ چچا نے آج خلاف معمول عقل کی بات کی۔ بیماری کے وقت سے آج یہ کلمات سُننے مین آئے۔ اُسنے پوچھا آپ کیا کہہ رہے ہین کیا کوئی نئی خلاف

معمولی بات ہوئی۔ کہا بیٹا خدا نے ہمپر بڑا احسان کیا کہ باوصف گناہ بخش دیا۔ اب میری رائے صاف ہے۔ وہ ابر جہالت جو میرے دل پر چھایا ہوا تھا دور ہوگیا اور یہ سب میری شامت اعمال کا نتیجہ تھا۔ نہ مین وہ فضول اول جلول نامعقول کتابین پڑھتا نہ اس گت کو پہونچتا۔ دیو سے آدمی لڑا اور شیرون کا کچھار چھین لیا اور ظالم سے مظلوم کو بچایا۔ اب مجھے اپنے مشاغلہ پر افسوس آتا ہے اور راست کہ یہ راست۔ افسوس ہے کہ اسقدر عرصے کے بعد مجھے اپنی حماقت کا یقین ہوا اب اتنا وقت بھی نہین کہ تلافی مافات کر سکون۔ بیٹا مین اب قریب المرگ ہون۔ آج مرا کل دوسرا دن۔ شکر ہے کہ سڑی بنکے نہین مرتا ہون۔ مین دیوانہ تو ضرور ہو گیا تھا مگر اب مرنے کے وقت بقید مذہب ہون۔ بیٹا ذرا میرے دوستون کو بلواؤ۔ پادری صاحب طالب علم اور خلیفہ۔ مین اپنی حماقت کا افسوس کرونگا اور وصیت لکھونگا۔ اتنے مین وہ تینون خود ہی آگئے۔ دیکھتے ہی فوجدار نے کہا بھائی صاحب مجھے مبارکباد دیجیے کہ مین اب سڑی سودائی نہین رہا۔ فوجداری کا زمانہ گیا اب مین صحیح المزاج ہون اب مین غرغاط تیسوقی اور مہمل قصے کہانیون کے پھیلوانون اور اُنکی اولاد کا دشمن جانی ہون۔ اِن پوچ پادر ہوا باتون سے نفرت کامل ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ مین اپنی حماقت کا معترف ہون۔ ہائے اگر نہ پڑھتا تو اس وہاڑے کو کاہے کو پہونچتا۔ تجربے نے میری بیوقوفی مجھپر ثابت کر دی اور اب مجھے اس پیشے کے نام سے تنفر ہے۔ ع۔ شکر خدا کہ از مدد بخت کارساز دیدہ دن دیکھا۔

ان تینون کو فوجدار کی تقریر کا یقین نہ آیا سمجھے کہ یہ بھی کوئی شعبۂ جنون ہے۔ طالب علم نے کہا (کیا آپ کیا فرماتے ہین۔ معشوقۂ پریزاد نے قید سحر سے رہائی پائی اب وقت عیش ہے چلیے گلہ بانی کرین یہ آپ کس خبط مین پڑے ہین۔) فوجدار نے کہا بھائی اب یہ بنانے کا وقت نہین ہے۔ اب ہمارا دم آخری ہے۔ اب ہم مجنون نہین ہین۔ آپ لونڈی اور عالم مذہبی کو بلوائیے سرکاری افسر کے سامنے ہم وصیت لکھنا چاہتے ہین۔ اِن معاملون مین سہل انگاری نہ چاہیے۔ پادری صاحب تو موجود ہی ہین۔ لونڈی کو بلوائیے۔

فوجدار صاحب کی تقریر سنکر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگا۔ گو حیرت تھی اور شک ہوتا تھا مگر انکی بات کا یقین ہوگیا۔ چونکہ دفعۃً دیوانگی کی حالت سے خاصے بھلے چنگے ہو گئے اِس سبب سے لوگون کو اور بھی یقین ہوگیا کہ اب انکے آخری دن ہین اسکے بعد جو خیالات فوجدار نے ظاہر کیے اُسنے کامل یقین ہوگیا کہ اب خلل دماغ نہین ہے

پادری نے سب [illegible] جو کہہ دیا اور طالب علم جا کے افسر سرکاری کو لے آئے کہ وصیت لکھی جائے - بیچارے بدھو نفر کو جو یہ معلوم ہوا کہ اُنکے آقا کی حالت بد سے بدتر ہو گئی اور ماما اور بھتیجی کو گریان جو دیکھا تو خود بھی ڈھاڑین مار مار کے رونے لگے - پادری صاحب اور نوٹری کی مایوسی کی گفتگو سنکر یہ تینون اور بھی زار زار رونے لگے - فوجدار صاحب چاہے جس حالت مین تھے ہر دل عزیز تھے - صرف گھر ہی کے عزیز انکو عزیز نہین رکھتے تھے بلکہ ایرے غیرے بھی محبت کرتے تھے -

اب سرکاری افسر اور معزز گواہون کے مقابل مین وصیت نامہ لکھا گیا اور فوجدار نے یون لکھوایا (مین بہ ثبات ہوش و حواس وصیت کرتا ہون کہ اپنی جنون کی حالت مین جو روپیہ مین نے اپنے رفیق بدھو نفر کو دیا تھا اُسکا ایک ایک حبے کا حساب مین نے لے لیا ہی اگر احیاناً کچھ روپیہ اُسکے پاس باقی ہو تو وہ اُسی کا مال سمجھا جائیگا اگر دیوانگی کی حالت مین مین نے جزیرے کی گورنری اُسکو دے دی تو میری خواہش اب حالت ثبات نفس مین یہ ہی کہ خدا اُسکو کسی سلطنت کا شہنشاہ کر دے - بڑا خیر خواہ اور وفادار ملازم ہی - بھائی بدھو نفر خدا کے لیے ہمکو معاف کرنا - ہم جب دیوانے ہو گئے تھے تو ہمکو یقین تھا کہ ہمارے پیشے کے لوگ ظالم سے مظلوم کو بچاتے تھے تمکو بھی ہمنے دیوانہ کر دیا تھا - افسوس

بدھو نفر نے اسکا یون جواب دیا - (میرے آقاے نامدار - خانہ زاد کی صلاح مانیے اور مرنے سے احتراز کیجیے مرنے سے کیا فائدہ - اگر کوئی گولی مارے اور انسان مر جائے تو وہ اور بات ہی مگر از خود جان دینا یعنے چہ - چلیے کھیتون مین گلہ بانی کرین - شاید معشوقہ پریزاد کسی جھاڑی مین نظر آ جائے - اگر شکست پانے کا غم ہی تو کل الزام میرے سر پر رکھیے کہیے کہ گھوڑے کو اچھی طرح کسا نہ تھا - پہلوان جیتتے بھی ہین اور ہارتے بھی ہین - اسکا کیا غم ہی - آج ہارے - کل جیتے) طالب علم نے کہا بدھو نفر بڑا تجربہ کار آدمی ہی کیا عمدہ راے دی ہی -

فوجدار نے کہا حضرات - اب میری دیوانگی کی حالت کا ذکر جانے دیجیے اور فوجداری کی باتین نہ کیجیے اور جو وقعت آپکی نظر مین پیشتر میری تھی وہی اب بھی ہونی چاہیے اب وصیت کا سلسلہ شروع ہوتا ہی (مین اپنی بھتیجی کو اپنی کل جائداد منقولہ غیر منقولہ کا وارث مقرر کرتا ہون - جو تنخواہ ماما کی آج تک باقی نکلے وہ اسکو دیجائے اور پانچ اشرفیان

مزید براں - میں پادری صاحب اور طالب علم کو جو یہاں موجود ہیں اپنا وصی مقرر کرتا ہوں
میں وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری بھتیجی شادی کرنا چاہے تو اسکو اختیار ہے مگر وصی ضرور
اس امر کی تحقیقات کرلیں کہ جسکے ساتھ اسکا عقد ہو اسنے اس قسم کی فضول کتابیں نہ
پڑھی ہوں جنمیں دیووں اور انسان کی لڑائی اور پہلوانوں اور شیروں اور اژدہوں کی
جنگ کا ذکر ہو جنسے ہمیں خلل دماغ ہو گیا تھا - اگر وہ جان بوجھ کر کسی ایسے کے ساتھ عقد
کرے تو کل جائداد ضبط اور وصی کو اختیار ہوگا کہ کسی اچھے کام میں لائے - اگر میرے
کسی وصی کو اس مصنف کا نام معلوم ہو جائے جسنے دوسرا حصہ سوانح عمری فوجدار
تصنیف کیا ہے تو میری جانب سے معافی مانگیں کہ میں نے جوش دیوانگی میں اسکا وقت عزیز
رائگاں کیا اور اسکو اسقدر مہملات لکھنا پڑا -

کچھ اور فقروں کے بعد وصیت نامہ ختم ہوا اور اسپر دستخط کیے اور تصدیق کی گئی کہ دفعتہً
غشی فوجدار پر طاری ہوئی اور ہاتھ پاؤں پھیلا کے بستر پر دراز ہوئے - یہ کیفیت
دیکھکر حاضرین سمجھ گئے کہ وقت آخری ہی مدد کو دوڑے - مفرح قلب ادویہ پلائیں اور مسکنات
اور مقویات اور شراب کی مدد سے تین دن زندہ رہے گو بار بار غش آتا تھا مگر بھتیجی مزے
سے کھاتی تھی ماما مابختیاں اڑاتی تھی ماہ جو نعفر کو دل میں کوئی رنج نہ تھا وجہ یہ
کہ وہ وصیت جسمیں زر کا ذکر ہوتا ہے غم کو مبدل بہ راحت کرتی ہے اور جو رنج عزیز کی
وفات کا ہونا چاہیے وہ نہیں ہوتا آخر کار اُن مہمل کتابوں کے خلاف بہت کچھ
کہکر کہ وہ محض اول جلول پوچ پادر ہوا ہوتی ہیں - فوجدار کا وقت آخری آگیا
نوٹری نے انکے استقلال کی بڑی تعریف کی اور فوجدار نے داعی اجل کو
لبیک کہا - پادری صاحب نے افسر سرکاری سے کہا کہ مہربانی کرکے ایک سرٹیفکٹ
لکھیے کہ انھوں نے آپ کے روبرو بعد تحریر وصیت انتقال کیا تاکہ کسی اور مورخ کو جرأت
نہو کہ انکی سوانح عمری کی تیسری جلد تالیف کرکے فضول اور بے معنی قصوں سے
لوگوں کے دماغ کو پھیر دے -

الغرض خدائی فوجدار شیر افگن کا یوں حشر ہوا - مورخ نے انکے مقام ولادت
کو اسوجہ سے مخفی رکھا ہے کہ اور شہروں کو رشک نہو کہ ہائے ہم کیوں اس سعادت سے
محروم رہے جسطرح سے یونان کے سات شہر باہم کٹ مرے کہ بقراط کی پیدائش یہیں

ہو رہی تھی۔ ہم اس مقام پر حملۂ آبادھو نفر اور ماما اور طالب علم کی گریہ وزاری کا حال قلم انداز کرتے ہین اور لوح کے سنگ پر جو اشعار پیشتر درج ہوے تھے اُسکے عوض اشعار مصنفہ حضرت طالب علم صاحب لکھتے ہین ۔ ؎

یہ ہی مرقد پہلوانِ دلیر	پیل نامور رشکِ غرندہ شیر
حقیقت مین تھا یہ پلٹن شیرنر	نہ خوفِ اجل اور نہ مرنے کا ڈر
بہ یک ضربتِ تیغ خارا شگاف	پرے کے پرے دم مین کرتا تھا صاف

بہت دن رہی اسکی دیوانگی
کٹا وقتِ آخر بہ فرزانگی

اس فسانۂ عجوبہ روزگار سرگزشت فوجدار باوقار کے مصنف عالی تبار نے آپ قلم کی جانب خطاب کرکے یون کہا ہی۔ (ای میرے خامۂ نادرت طراز سحر بیان شاباش صفحۂ قرطاس پر وہ وہ گلفشانیان کی ہین کہ جسقدر زیادہ تیری تعریف کی جاے کم ہی۔ خدا نے تجھے منقار ہزار داستان عطا کی ہی اور یہ نعمت غیر مترقبہ بخشی ہی کہ آج کوئی تیرا جواب دینے والا نہین ہی۔ شاہان جہان تیری تعظیم کرتے ہین اور ہم تیرا دم بھرتے ہین ۔ مین اسی لیے خلق ہوا تھا کہ خدائی فوجدار شیر افگن کی سوانح عمری لکھون اور داد سخن دے کر ارباب صافی مذاق مین نام نیک پیدا کرون اور وہ بھی اسی لیے دنیا مین جلوہ افگن ہوے تھے کہ ہمارے قلم مریم شکم سے اُنکے حالات زیب صحائف روزگار ہون اب کسی کی کیا مجال ہی کہ ہمارے فوجدار کی سرگزشت لکھنے کو قلم اُٹھائے یا زبان طعن دراز کرے ۔ ؎

اگر بے ہنرے کشد دم طعن	معنی زندش طپانچۂ لعن

فوجدار کی سوانح عمری لکھنے کے لیے دل و دماغ چاہیے ۔ ؎

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو این جاست	نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

اب منشیان دقیقہ رس کو لازم ہی کہ اس نامور اور جری شیر مرد کی سرگزشت لکھنے کا درد سر نہ اُٹھائین اور فوجدار صاحب کو اپنی مرقد منورہ اور مزار مطہرہ مین بہ آرام تمام میٹھی نیند سونے دین یہ نہ کرین کہ اُنکو مرقد سے خواہ مخواہ پھر اُٹھائین اور جسطرح بعض مورخون نے مردون کو زندہ کر دیا ہی اسی طرح اُنکو قم باذن القلم کہکر زندہ بنائین اور

تیسری مہم پر نکلین - وہ مہمین جو فوجدار صاحب نے اس کامیابی کے ساتھ سر کی ہین اور جنکے حالات کے مطالع سے اُنکے ہموطن اور تمام دنیا کے شائقین اچھو بہ گزین از بس محظوظ و مسرور ہوے وہ اس مجنونانہ پیشے والون کے عبرت کے لیے کیا کم ہین - خدا شناس ناظرین پر فرض ہی کہ مذہبی اصول کے مطابق اپنے دشمنون کے ساتھ بھی دوستی کرین مجھے فخر کا مقام ہی کہ سب سے پہلے مین ہی نے آپ ایسے بہادر مبارز نامدار کی سوانح عمری قلمبند کی اور آپ کے کارہاے نمایان کی تاریخ شگرف لکھی میری اصلی خواہش یہ تھی کہ ان مجنونون اور دیوانون کی دیوانگی اور جنون کا خاکا اُڑاؤن اور تمام عالم پر ظاہر کرون کہ کیسے سڑی سودائی لوگ تھے اور کیسے کیسے مہمل اور بے معنی اُنکے قصے ہین - امید ہی کہ خدائی فوجدار کی حماقتون اور مجنونانہ حرکتون سے اس پیشے کا آفتاب ہمیشہ کے لیے غروب ہو جائیگا اور انشاء اللہ ابد الآباد تک غروب ہی رہیگا - آمین - آمین -

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ یہ فسانہ عجیب یہ روزگار سرگذشت خدائی فوجدار جسمین مزاح و مذاق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہی بڑے حُسن اہتمام سے اختتام کو پہونچا لائق مصنف نے خدائی فوجدار کی تحریر سرگذشت مین جو نادرت طرازی اور سحر بیانی کی ہی وہ درحقیقت ایک نقش اول تھا مگر فاضل مترجم نے اسکے اُردو لباس پہنانے مین جو ہمہ دانی اور قابلیت صرف کی ہی وہ ارباب صافی مذاق کی داد کے قابل ہی اسمین اصلا شک نہین کہ یہ کتاب بجاے خود ایک دلکش اور مذاق انگیز فسانہ ہی لیکن اسکا یہ اردو ترجمہ بھی اپنی خاص خوبیون اور محبوبیون کے سبب سے ایک نئی تصنیف کی وقعت رکھتا ہی اس معاملہ مین لائق مترجم کی گلفشانیون کی جسقدر تعریف کیجاے کم ہی کیونکہ مترجم نے اسکے دلچسپ بنانے مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا اور اب ممکن نہین کہ کوئی کیسا ہی افسردہ دل ہو اور اسکو پڑھے اور اُسکے دل کی کلی نہ کھلجاے واقعی ایسی بیسے زیادہ دلچسپ کتاب شاذ و نادر ہی دیکھنے مین آئی ہوگی یہ بہت پرانی کتاب ہی زمانہ سلف مین ملک اسپین مین خدائی فوجداری کے شائق کے آدمیون کی بڑی گرم بازاری تھی یہ وہ حضرات تھے جو

غلبۂ شجاعت سے پر لڑنے بھڑنے مین جانین دینے کو تیار رہتے تھے ان لوگون نے اسکو اپنا
پیشہ اختیار کر لیا تھا۔ خدائی فوجدار نے بہت سے مہمل اور فضول قصے دیکھے تھے انکو بھی
سوجھی لاؤ ہم بھی اس پیشہ کو اختیار کرین اور مظلومون کو ظالمون کے پنجے سے چھڑائین اور
زیر دستون کو زبردستون کے ظلم سے نجات دین اسی دھن مین یہ اپنے مکان سے
کئی مرتبہ باہر نکلے انکے ہمراہ ایک ملازم بھی تھا اس ملازم کی عجیب وغریب وضع ہی جب
آقا خدائی فوجدار ہو تو نوکر کو کیون نہ دور کی سوجھے۔ میان بدھو نفر جزیرہ کی فرمانروائی
چاہتے تھے اور انکی یہ آرزو ایک دل لگی باز رئیس نے پوری کی انکا قصہ بڑے مذاق کا ہی
جب ایک جزیرہ کے گورنر ہوکر گئے تو وہان آپ کا بڑی دھوم دھام سے استقبال ہوا اور
مسند گورنری پر جگہ دیگئی کلہم ہفتہ بھر آپ نے سات روز حکومت کی اور اس عرصہ مین بڑے
بڑے مقدمے بھی فیصل کیے آخرکار مصنوعی جنگ ہوئی اور اسمین آپ کو لوگون نے خوب ہی
الّو بنایا۔ بھوک کے مارے یہ بہت پریشان تھے ڈاکٹر کوئی چیز کھانے نہ دیتا تھا اور جب جزیرہ
کی حفاظت کے لیے یہ لڑنے کو آئے تو آپ کا بھرکس ہی نکل گیا بالآخر یہ گورنری چھوڑ کر بھاگ
کھڑے ہوے بدھو نفر کی سرگذشت نے قصہ مین جان ڈال دی ہی یہ بڑا ظریف شخص تھا
خدائی فوجدار نے اپنی ایک فرضی معشوقہ بھی قرار دی تھی اور سفر وحضر مین کوئی لمحہ اسکی یاد سے
خالی نہ جاتا تھا جب بار بار پٹائی اور جنگ وجدل سے مہلت ہوتی تو یہ اپنی معشوقہ پری جمال کو
یاد فرمایا کرتے تھے الغرض کئی سال کی صحرانوردی اور صف آرائی کے بعد گھر پلٹ کر آئے
اور پھر آتے ہی آپ کا خاتمہ بالخیر ہوگیا۔ بس قصہ تو اتنا ہی ہی مگر اسکے ضمن مین اور عجیب
قصے آتے گئے ہین اور یہ سب قصے بحیثیت مجموعی نہایت ہی مذاق انگیز ہین غالباً جو صاحب
ایک نظر ملاحظہ فرمائینگے ضرور بالضرور داد سخن دینگے۔ الحمد للہ کہ یہ فسانۂ رنگین وروایت
دلنشین جسکا ایک ایک حرف مذاق سے پر ہی بار دوم مطبع منشی نول کشور مین بسرپرستی
جناب منشی الف ساہب بابو پراگ نرائن صاحب مالک مطبع موصوف بماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ع
چھپ کر زینت دہ بزم مشتاقان ہوا۔

نام کتاب	قیمت
جام سرشار باتصویر جسکا پہلے نام فسانۂ جدید تھا بنظر ثانی پنڈت رتن ناتھ در لکھنوی چھپا	عہ
فسانۂ جدید کے متفرق رسالہ ماہواری بابت ماہ جون و اگست لغایت دسمبر ۱۸۸۷ء علحدہ علحدہ فی ماہ۔	۲ر
طلسم خیالات یعنی افسانہ بنگ وجیتا ولا اِس ناول دلپذیر کو بابو رومیش چندر دت سی۔ ایس۔ سولین بنگال نے جو ایک مشہور ناولسٹ ہین زبان بنگلہ مین تصنیف کیا تھا اب منشی ہردیال صاحب سرشتہ دار متوطن سرومن نگر ضلع ہردوئی نے زبان اُردو مین بہت فصیح و بلیغ ترجمہ فرمایا۔	۸ر
فسانۂ سوزن عشق ترجمۂ ناول سیمسٹرس مترجمۂ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب منصرم عدالت فیض آباد عجیب قصۂ دلچسپ ہے لائق دید ہے۔	عہر ب
فسانۂ آلہ دین ولیلی ترجمۂ ناول اشار آف منگریلیا مترجمۂ منشی محمد امیر حسن صاحب رئیس قصبۂ کاکوری ضلع لکھنؤ تحصیلدار راٹھ ضلع ہمیرپور بہ اضافۂ تصاویر مناسب مقام ہے اس ترجمہ کی عبارت ایسی دلچسپ ہے جو سوا اسے مطالعہ کے زبان قلم سے ادا نہین ہوسکتی۔	عہر/

نام کتاب	قیمت
دیگنر ورنفیڈا۔ ترجمۂ ناول دی ہیروولف مترجمۂ منشی محمد امیر حسن صاحب موصوف یہ ناول نہایت عمدہ قابل دید ہے کاغذ سفید گندہ۔	عہر ب ۸ر
ایضاً حسب مراتب بالا کاغذ ریمی۔	عہ
اسرار آسیہ مصنفۂ مولوی محمد احسن بلگرامی	ہر ب
ناول روزالیمبرٹ مترجمۂ منشی امراؤ مرزا صاحب حیرت دہلوی حصۂ اول۔	عہ ب
ایضاً حصہ دوم۔	عہر ب ۸ر
خون ناحق۔ مترجمۂ منشی خلیل الرحمان اسمین علاوہ دیگر مفید مطالب ہونے کے سراغ رسانی پولیس قابل ملاحظہ ہے۔	۱۰ر ب
دلستان۔ مترجمۂ بابو راجی داس بھارگو اسکی ہر دلعزیزی دیکھنے پر منحصر ہے۔	عہر ب
کامنی۔ مصنفۂ پنڈت رتن ناتھ۔	عہ ب
بچھڑی ہوئی دلھن۔ از پنڈت صاحب موصوف	۱۰ر ب
کڑم دھم " "	۸ر ب
پی کہاں۔ " "	۸ر ب
الف لیلہ اردو نثر بطرز ناول مصنفۂ پنڈت رتن ناتھ صاحب اسمین قصص بترتیب راتن نمبروار درج ہین۔	عہر ۸ر

نام کتاب	قیمت
ہشنو۔ مصنفہ پنڈت رتن ناتھ۔	۶ر ب
ناول اعجوبہ۔ مصنفہ منشی لالتا پرشاد صاحب شفق۔	۸ر ب
مجموعۂ افسانۂ دلپذیر۔ ترجمہ کتاب ٹیلس فرام اس قصہ سے بہت سے نتائج سودمند نکلتے ہین مولوی احسان اللہ صاحب وکیل عدالت معصفی بانس گانون ضلع گورکھپور نے بڑی قابلیت سے ترجمہ کیا ہی۔ لطف یہ کہ ہر ایک قصہ کی لوح و ہندسہ وخاتمہ بھی جدا گانہ ہی کاغذ سفید۔	عہ
دام محبت ترجمۂ ناٹک مسمی بچہر اوداباوٹ نہ ٹھنگ مترجمۂ لالہ سیتارام بی۔ اے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس قسمت الہ آباد۔	۱۲ر
ترجمۂ اُردو ناول زنسٹ اٹرویرین الأس مصنفۂ رائٹ آنریبل لارڈ لٹن مع دیگر قصائص یہ دونون ناول اُس جادو نگار مصنف کی تصنیف ہین جو انگلستان کے ناول نویسون مین سب سے بڑا سمجھا جاتا ہی۔	عہ ۸ر ب
جذبۂ عشق۔ ایک مشہور ناول ٹرائیمف اف لف کا ترجمہ ہی۔ اسمین ایک یونانی لڑکی کا ذکر ہی جسنے اپنے حسن اور تمیز سے ایک وحشی کو مہذب بنایا تھا۔	۸ر ب

نام کتاب
ہنگامۂ عشق۔ ناول پاسٹورا کا ترجمہ ہی ایسا دلفریب ناول ہی کہ ایک دفعہ اگر ہاتھ مین آجائے پھر ممکن نہین کہ بے ختم کیے چھوڑنے کو جی چاہے۔
اُردو شیکسپیر۔ یعنی اُردو ترجمہ کنٹیک اولیر مترجمۂ لالہ سیتا رام بی۔ اے مجلد۔
وملیس کی ایک شہزادی۔ یہ ناول بھی بڑا دلچسپ ہی۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مصنف نے تصنیف کے وقت ہندوستانی مذاق کا خیال رکھا تھا۔
لعبت فرنگ مسمی بہ افسانۂ نادر لحقیقت اس فسانۂ ہر دل عزیز کو کتاب برو تہ اسٹیجو بادر جنرکس سے منشی عدیم النظیر خوش تقریر جناب منشی رام نرائن صاحب نے ترجمہ فرمایا۔ عجب دلچسپ قصہ اور عبارت ہی اگر اسکے عنوان کو بھی کوئی صاحب ملاحظہ فرمالین پھر کیا ممکن کہ بغیر تمامی کتاب دل کو چین پڑے۔
روہنی ناول۔ مترجمۂ منشی جوالا پرشاد صاحب بی۔ اے۔ برق سبوج۔ یہ ایک بنگال کے قصہ کا ترجمہ ہی۔